عِلمِ الٰہی باقاعدہ

145

مصنّف
ریورنڈ فرنک ۔ بی ۔ رہنسٹروم ۔ تھی ڈی
پرنسپل
سویڈش مشن تھیوجیکل انسٹیٹوٹ
گورکھپور

مصنف

مسیحی مذہب کے پاک نوشتے — مسیحی کلیسا
مسیحی مذہب کی بنیادی تعلیم — خداوند یسوع مسیح کی الوہیت
نئے عہدنامے کا اختصار — اور انسانیت
مکتی کا اُپا
کھویا ہوا انسان اور اس کا نجات دہندہ



علمِ الٰہی باقاعدہ

145

مصنفہ

ریورنڈ فرنک۔ بی۔ ریسٹرڈم۔ تھی۔ ڈی

پرنسپل

سویڈش مشن تھیولوجیکل انسٹیٹیوٹ

گورکھپور

مصنفات

مسیحی مذہب کے پاک نوشتے

مسیحی مذہب کی بنیادی تعلیم

نئے عہد نامے کا اختصار

منجی کا آیا

مسیحی کلیسیا

[illegible] اور مسیح کی الوہیت

اور انسانیت

کھویا ہوا انسان اور اس کا نجات دہندہ

۱۹۴۵ء

مصنف کا خیال

قریباً چودہ برس گزر گئے جب کہ مسیحی مذہب کی بنیادی تعلیم کی کتاب تصنیف ہوئی۔ اس وقت مصنف کا خیال اس کتاب کی بابت یہ تھا کہ وہ صرف ہمارے مشن میں اور خاص کر ہمارے بائبل ٹریننگ اسکول میں استعمال کی جائے۔ لیکن مصنف کی ناحفیظی کی ایک بات یہ ہے کہ وہ کتاب نہ فقط دوسری مشنوں میں پھیل گئی بلکہ ان کے ذریعے اس کتاب کی بابت اچھی سفارش بھی کی گئی۔ ان گزرے برسوں کے اندر جب مصنف بائبل اسکول میں علم الٰہی کی بابت سکھلایا کرتا ہے تب بار بار یہ خیال پیدا ہوا کہ وہ اس کا مضمون اس سے زیادہ بڑھا کر چھپائے۔ اس لئے اس نے پرانی کتاب کی تعلیم کو بڑھا کر نئی تعلیم کو قلمبند کر کے اس نئی صورت کی کتاب میں ملا کر مدرسہ علم الٰہی کے پڑھنے والوں کی خدمت میں پیش کیا۔ اس کتاب کے تصنیف کرنے میں مصنف نے روحانی فائدہ اور برکات حاصل کیں۔ اس لئے اس کی التماس پڑھنے والوں سے یہ ہے کہ وہ دعا اور غور کے ساتھ کتاب کو پڑھیں تو ان کو نہ صرف روحانی توفیق حاصل ہوگی بلکہ ان کے وسیلے سے اوروں کو بھی روحانی فائدہ پہنچے گا۔

وقت اور مقام مصنف کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ اس کتاب میں الٰہی کلام کی تعلیم کا بیان کرے۔

اگرچہ مصنف کو معلوم ہے کہ یہ کتاب صورت اور زبان اور مضمون کی بابت کامل کے درجے سے نہایت دور ہے تاہم وہ امید رکھتا ہے کہ اگر پڑھنے والے دعا کے ساتھ اس کو پڑھیں تو روحانی فائدہ اور ترقی حاصل کرتے رہیں گے۔

مصنف گورکھپور — ۱۹۴۵ء

ابواب کی فہرست

مقدمہ

میں نے کتاب علم الٰہی باقاعدہ از ابتدا تک باغور پڑھی۔ یہ امر تسلیم شدہ ہے کہ علم الٰہی کا سمجھنا اور سمجھانا بہت مشکل ہے۔ لیکن اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کو اس علم کے راز و نیاز پر کامل عبور حاصل ہے، اور ایک حد تک میرے ذاتی تجربے کے فیصلے کے اعتبار سے مصنف اس میدان میں ایک مستند صاحبِ فن ہے۔

مصنف نے اس کتاب میں بڑے بڑے مشکل اور دقیق مضامین پر ایک محققانہ بحث کی ہے، اور پوری طرح سے ان مسائل پر روشنی ڈالی ہے، جن کو ابھی تک مسیحی علما پس پشت ڈالے ہوئے تھے۔ گویا مصنف نے ایک تاریک ویران، بیابان ایک چراغ روشن کر دیا ہے جو ہمارے لئے اور ہماری آئندہ نسلوں کے لئے باعث ہدایت ہے۔ وقت اور مقام مجھ کو اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ میں اس کتاب کا بالتفصیل تبصرہ آپ کے سامنے پیش کروں، لیکن ہاں! اتنا ضرور قلمبند کروں گا کہ مصنف موصوف نے فلسفے اور منطق کو بالائے طاق رکھ کر ملحوظ ہوتی آسان مثالوں اور دلیلوں سے ان مضامین کو صاف کیا ہے جن میں زمانۂ حال کے عالم، علومِ مباحثہ، گندہ اور زہریلے اوزار استعمال کرتے ہیں، اور دوسروں کے دلوں کو زخمی کرنے میں ان کو خاص راحت حاصل ہوتی ہے۔

مسئلہ تثلیث، کفارہ اور تجسم کو مصنف نے پورے طور سے بیان

کیا ہے۔ دلیلوں کا ثبوت بائبل ہی سے پیش کیا ہے اور ان آیات کو پیش کیا ہے جن کے بغیر تسلیم کئے ہم کو کوئی چارہ نہیں۔ مصنف نے بائبل کو اپنا خاص فتح کا ذریعہ بنایا ہے، ہر پیچیدگی کو سیدھے عقلی دلیل سے صاف کیا ہے، اور جس کے بعد اسی کے ثبوت میں بائبل کی وہ آیتیں پیش کی ہیں جو فلسفے اور منطق کی الجھی ہوئی گتھیوں سے مزید درجے مفید اور کارآمد ہیں۔ یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے، بلکہ اس کے لئے علم کے وسیع ذخیرے کی ضرورت ہے۔ میں ان دوستوں کو دعوت دیتا ہوں جو کہتے ہیں کہ بائبل میں تثلیث کا کہیں ذکر نہیں آیا۔ وہ آئیں اور اس دسترخوان پر بیٹھیں اور چشمِ بصیرت کو کشادہ دل کے ساتھ اور ان آیتوں کو پڑھیں جن کا ذکر مصنف نے اپنی اس بےنظیر کتاب میں کیا ہے۔ میرا دعویٰ ہے، کہ اگر کوئی حق کا متلاشی ہو تو اس پر وہ سب بھید کھل جائیں گے جو کہ ابھی تک تاریکی میں پڑے ہوئے ہیں۔

نیکی اور بدی، مردوں کی قیامت، وغیرہ تمام مضامین ایسے ہیں جن کے لئے ہم لوگ اکثر فلسفی و منطقی دلیل سے حجت کرتے ہیں اور خدا کے رازوں کو اپنے علم و حکمت سے معلوم کرنے کی خواہش کرتے ہیں۔ مصنف نے سادی اور سلیس زبان میں اس طور سے بیان کیا ہے کہ صرف وہی شخص جو صداقت و حقیقت کو کام میں لائے ان کو پورے طور سے سمجھے گا۔ اگرچہ یہ مضامین قدیم سے انسانی دماغوں کو پریشان کئے ہوئے ہیں، لیکن کتاب مذکور وہ شمعِ ہدایت ہے جس نے اپنی روشنی سے ہر پیچیدگی دور کر دیا ہے۔ مسیحیوں کے لئے بائبل سند ہے ہی۔ لیکن مصنف نے بائبل کی آیات کو کچھ ایسے پیرایہ اور خوبی سے پیش کیا ہے کہ مسلم بھائیوں کو جو کہ بائبل (توریت) کو الہامی تصور کرتے ہیں۔ باوجود ذہنی تسلیم کام کے کوئی دیگر چارہ نہیں۔

ہاں اس قدر ضرور دقیقت ہے کہ کتاب مذکور کو سمجھنے کے لئے بائبل مقدس

کے مطالعہ کی عام ضرورت ہے۔ انسانی تجربہ ہمیشہ اپنے میں وسیع اور کشادہ ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ عالم اپنی علم کی اور دستکار اپنی دستکاری کے واسطے اور کشادگی کا متلاشی ہے۔ پس اسی امر کو میں مدنظر رکھ کر یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ مصنف نے اپنی اس بےنظیر کتاب اور محنت و مشقت و ذاتی اور دیگر انفرادی زندگیوں کے تجربوں کو ایک نیا راستہ روشن کیا یا جس سے ہم خدا کے مشکل بھید اور اس کی نہایت پوشیدہ راہوں کو آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔ مصنف کی ہر دلیل میں سادگی روشن ہے مسیح کی دوسری آمد، یہ مضمون بھی بہت مشکل ہے لیکن جب ہم اس کتاب کا مطالعہ کرتے ہیں تو بے چون و چراں ان تمام امور کو تسلیم کر لیتے ہیں جن کو ہم ابھی تک اپنی تنگدلی سے انکار کرتے چلے آئے ہیں۔ میں خود اس کتاب کا بے حد مشکور ہوں جس نے میری معلومات کے ذخیرے میں ایک اور اضافہ کیا۔ ہم سب اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ جناب مسیح یسوع ابن اللہ کی دوسری آمد ہو گی، لیکن کب، کیسے اور کس صورت میں، ان تمام باتوں کا جواب آپ کے لئے اور میرے لئے اس کتاب میں مندرج ہیں، پڑھئے اور غور کیجئے، اور اپنی روحانی زندگی کے لئے فائدہ حاصل کیجئے، ہم دلیلیں تو بےشمار پیش کر سکتے ہیں، لیکن نورِ حقیقی کہاں ہے جس کی ہماری زندگیوں میں خاص ضرورت ہے، وہ نور تو صرف بائبل سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ اور اس کتاب میں بائبل کی وہ چنی ہوئی آیتیں دی ہوئی ہیں، جن سے ہر بات پر کافی روشنی پڑتی ہے، میں ہی صرف نہیں بلکہ ہر وہ شخص جو اس کتاب کا مطالعہ کرے گا، معلوم کرے گا کہ مصنف نے در اصل ایک قابل داد سر داشت کیا ہے ایک اور بیان قابل غور ہے، وہ دوزخ اور بہشت کا ہے۔ بیشتر علماء کا خیال اسی مضمون کی بابت تسکین دہ نہیں ہے لیکن مصنف موصوف نے اس مضمون کو اس خوبی اور انداز سے بیان کیا ہے کہ مبتدی کے لئے بھی اس کے سمجھنے میں کوئی دقت نظر نہیں آتی۔ اس کے ساتھ ساتھ عراف کا

بھی ذکر خوب عمدگی سے کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ کیا مقام ہے۔ اور روح کس حالت میں یہاں رہتی ہے۔ یہ تمام امور خراج تحسین کے مستحق ہیں۔ آخرالذکر جو بات ہے وہ مخالف مسیح کا ظاہر اور نمایاں ہونا اور اس دنیا میں جنگ و جدل کا عالم برپا کرنا۔ ہم جب اس مضمون کا مطالعہ کرتے ہیں تو بہت سی ایسی باتیں معلوم ہوتی ہیں جن سے ہم ابھی تک بے خبر تھے۔

میری دل سے یہ دعا ہے کہ خدا مصنف کے دل و دماغ اور کلام کو اپنے روح پاک بخشے، اور اس کو ایسی طاقت بخشے کہ اس کے ہر لفظ سے مسیح یسوع کا نام اس دنیا میں روشن کیا جائے اور وہ جلال پائے۔ مجھے کامل امید ہے کہ جس طرح میں نے اس کتاب سے فائدہ حاصل کیا ہے۔ کاش کہ ہر شخص اس سے ایک روحانی طاقت حاصل کرے۔ میرے خیال میں اگر کتاب مذکور علم الٰہی کے مدرسوں میں مطالعہ نصاب کے داخل کی جائے تو بے حد مناسب اور فائدہ مند ہوگی۔ ہندوستان کو اس وقت ایسے ہی عالموں کی ضرورت ہے جو مسیحیت کے ہر راز کو پورے طور سے سمجھا سکیں۔ مجھ کو امید ہے کہ مصنف میری مبارک باد کو قبول کرے گا۔

فقط

خدا مصنف کے ساتھ ہووے۔ آمین

ایچ۔ ڈبلیو۔ تھیوادی لیسل

مشنیل اسکول

لکھنؤ، یو۔ پی

دیباچہ

جو تعلق انسان الٰہی ذات سے رکھتا ہے اس کا اصل مطلب مذہب ہے۔ یہ تعلق خدا سے رکھنے کے لئے انسان پیدا ہوا تھا۔ اس لئے اس کی زندگی میں یہ خواہش پائی جاتی ہے کہ وہ کسی ایسی چیز یعنی خدا کی عزت اور عبادت کرے۔ انسان کی عقل اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ ضرور ایک خدا ہے۔ اس کے دل میں ایک روحانی تلاش رکھ دیا گیا ہے اور پرستش کرنے کی تمام قوت بھی بنی آدم میں ملتی ہے۔ انسان اور حیوان کے درمیان خاص الخاص فرق یہ ہے کہ انسان خدا کا پرستار ہوتا ہے اور حیوان کے لئے یہ تجربہ امکان سے باہر ہے۔ انسان نے اپنی حقیقت کے اعتبار سے روح پائی ہے۔ اس نے اس کو اسی حالت میں ہو کر خدا کے ساتھ تعلقات رکھنے کا تجربہ ممکن ہے۔ مذہب کا خیال عالمگیر ہے اور یہ خیال ہر خاص و عام کے درمیان پایا جاتا ہے۔ انسان اپنی ذات سے خدا کی ہستی کو ثابت کر سکتا ہے۔ خدا کی پرستش کرنا کوئی بوجھ نہیں بلکہ اس کے برعکس یہ خوشی کی بات ہے۔ خدا کو جاننا اور اس سے رفاقت رکھنا روحانی زندگی کا اصل تجربہ ہے۔ حیوان میں جسمانی زندگی ہے جو اس جہان سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ زندگی ضرور انسان میں بھی موجود ہے لیکن اصلی نہیں بلکہ اس کی اصل زندگی روحانی اور ابدی ہے۔ اصل زندگی کے وسیلے سے انسان خدا سے رفاقت رکھ سکتا ہے۔ انسان ضرور اپنے معبود کا ایسا علم رکھتا ہے کہ اس کی حقیقت کی بابت دھوکہ کھانا ناممکن ہے۔ ثابت ہوتا ہے کہ انسان ایک پرستار مخلوق ہے اور جب انسان ایک پرستار مخلوق ہے تب ضروری بات ہے کہ وہ کسی نہ کسی معبود کی عبادت کرے۔ اس کی دلی خواہش ہے کہ وہ اپنے معبود کی خوشی حاصل کرے۔ لیکن عقل کے مطابق ظاہر ہے کہ یہ خوشی حاصل کرنا دشوار ہے۔ تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر زمانے

میں یہ خواہش انسان کی روح میں پائی جاتی ہے کہ وہ کسی الٰہی وجود کی عزت و عبادت کرے۔ انسان میں کسی مذہب کا خیال رکھنا عام بات ہے۔ یہ خیال سیکھنے سکھانے سے پیدا نہیں ہوتا بلکہ فطرتی ہے جنگلی قوموں کا مذہب خصوصاً بُت پرستی ہے اس میں پیڑ پتھر، لکڑی، درختوں اور جانوروں کی عبادت ہوتی ہے۔ اس بات کی بابت پولُس رسُول نے اتھینے کے لوگوں سے کہا کہ اے اتھینے والو۔ میں دیکھتا ہوں کہ تم ہر بات میں دیوتاؤں کے ماننے والے ہو چنانچہ میں نے سیر کرتے اور تمھارے معبودوں پر غور کرتے وقت ایک ایسی قربان گاہ بھی پائی جس پر لکھا تھا نا معلوم خدا کے لئے پس جس کو تم بغیر معلوم کئے پوجتے ہو میں تم کو اسی کی خبر دیتا ہوں۔ اعمال ۱۷: ۲۲-۲۳

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اتھینی لوگ کسی انجان دیوتا کی عبادت کرتے تھے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسا مذہب رکھنے سے انسان کو کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ فقط ایسا مذہب انسان کے لئے ضروری ہے جس سے وہ ازلی ابدی خدا سے میل ملاپ رکھ سکے۔ اس سے پیشتر ہم بیان کر چکے ہیں کہ مذہب کا خیال جو انسان کے دل میں پایا جاتا ہے وہ سیکھنے سے پیدا نہیں ہوتا بلکہ فطرتی ہے۔ تو بھی حقیقی مذہب کا خیال جس سے انسان خدا سے میل ملاپ رکھ سکے بغیر سیکھے پیدا نہیں ہوتا۔ یہ مذہب جس کی بابت اس کتاب میں بیان ہو رہا ہے اس کا صاف صاف علم بائبل مقدس سے حاصل ہوتا ہے۔ مقدس بائبل الٰہی مدد سے لکھی گئی اور الٰہی ذات کی بابت انسان کو روشن کر دیتی ہے۔ کیونکہ یہ ہر طرح کے علم کا چشمہ ہے۔ خداوند مسیح نے صاف فرمایا ہے۔ کہ "اگر کوئی شخص جو اس کی مرضی پر چلنا چاہے وہ جان لے گا کہ یہ تعلیم خدا کی طرف سے ہے یا میری طرف سے۔ یوحنا ۷: ۱۷

پھر جس نے اس کی گواہی قبول کی اس نے اس بات پر مہر کر دی کہ خدا سچا ہے۔ مثلاً کسی ایک بات کی وجہ سے اور دوسرا اس کا نتیجہ۔ جب کوئی بات کسی

عقلمند کے سامنے ظاہر ہوتی ہے تب خیال اس کی عقل میں پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس کا سبب کیا ہے۔ انسان کی عقل گواہی دیتی ہے کہ وہ اصل سبب خدا ہے۔ انسان کا ضمیر بھی سکھاتا ہے کہ ایک الٰہی قانون موجود ہے جس کا ماننا انسان پر فرض ہے اس کی بابت لکھا ہے کہ جب وہ قومیں جو شریعت نہیں رکھتیں اپنی طبیعت سے شریعت کے کام کرتی ہیں تو باوجود شریعت نہ رکھنے کے وہ اپنے لئے خود ایک شریعت ہیں۔ چنانچہ وہ شریعت کی باتیں اپنے دلوں پر لکھی ہوئی دکھاتے ہیں اور ان کا دل بھی ان باتوں کی گواہی دیتا ہے۔ اور ان کے ضمیر کے خیالات ان پر الزام لگاتے ہیں یا ان کو روکے رکھتے ہیں۔ رومیوں ۲: ۱۴-۱۵

انسان بت پرست ہے اگرچہ خدا نے شروع ہی سے انسان کو حقیقی پرستش کی خاصیت بخشی جس سے انسان زندہ اور برحق خدا کی عبادت کرے لیکن انسان زمانہ بہ زمانہ سورج، چاند ستاروں اور زمین کی مختلف مخلوقات کی پرستش اور ہر قسم کی عبادت کرتے ہیں۔ خدا کا فرمان اس کی بابت نہایت صاف ہے "تو ان کے آگے سجدہ نہ کرنا اور نہ ہی ان کی عبادت کرنا کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں اور جو مجھ سے عداوت رکھتے ہیں ان کی اولاد کو تیسری اور چوتھی پشت تک باپ دادا کی بدکاری کی سزا دیتا ہوں"۔ خروج ۲۰: ۵ — تم میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ یعنی چاندی سونے کے دیوتا اپنے لئے نہ گھڑ لینا۔ خروج ۲۰: ۲۳

"تم بتوں کی طرف رجوع نہ ہونا اور نہ اپنے لئے ڈھالے ہوئے دیوتا بنانا۔ میں خداوند تمھارا خدا ہوں"۔ احبار ۱۹: ۴

بت پرستوں کی تواریخ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ لوگوں میں دیوتاؤں کے ماننے والے بہت ہیں۔ یہ بات پوشیدہ نہ رہے کہ انسان طوفان کے بعد بت پرستی میں یہاں تک گرفتار ہوئے کہ انھوں نے دوسری ہستیوں کو اپنا معبود مان لیا۔

یہودیوں نے آس پاس کی ساری قوموں نے ناپاک ہستیوں کی پرستش کرتی تھیں،
اس لئے وہ بھی اس آزمائش میں یہاں تک گر گئے کہ انھوں نے ملک مصر کے ناپاک دیوتاؤں
کی عبادت کی رسم خدائے پاک کے آگے گزرانی۔ اور اس طور پر اپنی دلی خباثت کو ظاہر کرکے
اقرار کیا کہ خدا کی پاکیزگی کا علم بالکل نہیں تھا۔ وہ بت پرستی کی دلدل میں ایسے پھنسے کہ خدا
کی بجائے ایک بچھڑا بنا کر اس کی پوجا کی اور اسے خدا بتایا جو انھیں ملک مصر سے باہر نکال
لایا تھا۔ یہودیوں کی بابت لکھا ہے کہ "انھوں نے خداوند اپنے خدا کے سب حکم ترک
کر دیئے اور اپنے لئے ڈھالی ہوئی مورتیں یعنی دو بچھڑے بنائے اور یسیرت بنائی اور
آسمانی ستاروں کی فوج کی پرستش کی اور بعل کی عبادت کی" ۲۔سلاطین ۱۷: ۱۶
کیونکہ اس نے ان اونچے مقاموں کو جنھیں اس کے باپ حزقیاہ نے ڈھا دیا تھا پھر
بنایا۔ اور بعل کے لئے مذبحے بنائے اور یسیرت بنائی جیسے شاہ اسرائیل اخی اب نے کیا
تھا کہ آسمان کی ساری فوج کو سجدہ کرتا اور ان کی پرستش کرتا تھا۔ ۲۔سلاطین ۲۱: ۳
کیونکہ اس نے ان اونچے مقاموں کو جن کو اس کے باپ حزقیاہ نے ڈھایا تھا پھر بنایا
اور بعلیم کے لئے مذبحے اور یسیرتیں بنائیں اور سارے آسمانی لشکر کو سجدہ کیا اور ان کی
پرستش کی۔ ۲۔تواریخ ۳۳: ۳

بہت برس گزرے جبکہ یورپ میں مختلف فرقے تھے جو اودن اور تھور
دیوتاؤں کو الٰہی ذات سمجھ کر ان کی پرستش کرتے تھے ان دیوتاؤں کے پرستار سخت دل
اور جنگجو ہو گئے جو خون و کشت کو دیکھ کر خوش ہوتے۔ ان کی نظر میں لڑائی پیارا اچھا اور
بڑی فخر کی بات تھی لیکن بستر پر مرنا عزت کی بات نہیں سمجھی جاتی تھی۔ ان کے قول کے
مطابق اپنی موت مرنا گویا بہشت کے دروازوں سے دور رہنا تھا۔ ان کے مندروں
میں پرستش کے وقت جو کام ہوتے تھے ان کا ذکر کرنا بھی شرم کی بات ہے۔ کرنتھیس
شہر تمام عورتیں زہرہ کی پرستش میں اپنے کو کسبی بناتی تھیں اور اس سے بہت روپیہ

جمع ہو جایا کرتا تھا جس سے شہر کا خزانہ بھر جاتا تھا لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں
کے لوگ بدکاری اور زناکاری میں ضرب المثل ہو گئے۔ اسی طرح افسس شہر کے رہنے
والے ارتمیس دیوی کے پوجنے والے تھے۔ اس شہر میں اس دیوی کے مندر میں
اور بھی مورتیں تھیں۔ یہودیوں کے آس پاس کی سب قومیں ذیل کے دیوتاؤں
کی پرستش کرتی تھیں

بعل بریت۔ قضات ۸: ۳۳ ، البریت۔ قضات ۹: ۴۶
عستارات ۱۔سلاطین ۱۱: ۵ کموس ۱۔سلاطین ۱۱: ۷ بعل ۱۔سلاطین ۱۶: ۳۱
سکات بنات ، نسیا ، نیرگل ۲۔سلاطین ۱۷: ۳۰ نبحاز ، ترتاق ، ملک عنملک ۲۔
سلاطین ۱۷: ۳۱ نسروک۔ یسعیاہ ۳۷: ۳۸ تموز حزقی ایل ۸: ۱۴ بعل فغور
ہوسیع ۹: ۱۰ ملکوم ، کیوان۔ عاموس ۸: ۲۶ مولک ، رفان اعمال ۷: ۴۳
برنیس۔ اعمال ۱۴: ۱۲ دیسکوری۔ اعمال ۲۸: ۱۱

اگر ہم آج کل بت پرستی پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ اس میں بھی بدکاری کی
طرف رجحان ظاہر ہے۔ بت پرستوں کی حالت نہایت ابتر ہو جاتی ہے۔ صاف ظاہر
ہوتا ہے کہ بت پرستی نے شروع ہی سے انسان پر قوی ہو کر اس کو برباد کر دیا ہے۔ بس
بے انسان الٰہی امداد کے بغیر بت پرستی کی غلامی سے رہائی نہیں پا سکتا۔ ناپاک معبودوں
کی پرستش میں پرستاروں کی روح برباد ہے۔ اس کے برعکس پاک معبود کی پرستش
سے انسان کی ذات صاف ہو جاتی ہے۔ روحانی باتوں میں بھی جھوٹ پر ایمان رکھنے
سے بڑا نقصان ہوتا ہے۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ بتوں کے پرستار لوگ آج کل نادانی
ناپاکی اور برائی میں گرفتار ہیں کیونکہ وہ دیوتاؤں کو سچا خدا مان کر ان کی پوجا کرتے
ہیں۔ ناپاک چیزوں کی پرستش سے انسان ناپاک ہو جاتا ہے۔ اور برائی پھیل جاتی
ہے۔ سب پر روشن ہے کہ ناپاک معبودوں کی پرستش کرنے کا نتیجہ کیا ہے۔ ناپاک

معبودوں کی پرستش سے بنی اسرائیل کی حالت یہاں تک خراب ہوئی کہ ان کی سرزمین بتوں سے بھرپور ہو گئی۔ وہ اپنے ہاتھوں کے بنائے ہوئے کاموں کو اپنی انگلیوں کی کاریگری کو سجدہ کرتے تھے۔ یسعیاہ ۲ : ۸ خدا نے کہا میرے لوگوں نے دو برائیاں کیں۔ انھوں نے مجھ زندہ خدا کو چھوڑ دیا۔ اور اپنے لئے ٹوٹے پھوٹے حوض کھودے ہیں جن میں پانی نہیں ٹھہر سکتا۔ یسعیاہ ۲ : ۱۳

بیان ہو چکا ہے کہ دنیا کی سب قومیں کوئی نہ کوئی مذہب مانتی ہیں۔ قدیم زمانے سے لیکر آج تک کئی انسان خدا کے ماننے والے ہوئے ہیں۔ دنیا میں بہت سے مذہب ہیں لیکن وہ سب عالمگیر مذہب نہیں صرف مسیحی مذہب ہی عالمگیر مذہب ہے اور نہ ہی کوئی اور مذہب ہے جو اس کی طرح ہر ایک ملک میں پھیلا ہو۔ مسیح کا نام ہر زبان میں لیا جاتا ہے۔ بائبل مقدس کا ترجمہ سات سو زبانوں میں کیا جا چکا ہے لیکن دوسرا کوئی اور مذہب نہیں جس کی کتاب کا ترجمہ ایک سو زبان میں کیا گیا ہو۔ بائبل مقدس کی کئی لاکھ جلدیں ہر سال چھاپی جاتی ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ کوئی مذہب مسیحی مذہب کی مانند فتح یابی نہیں دکھا سکتا۔ چونکہ مسیحی مذہب نے بہت سے جھوٹے معبودوں کو شکست دی ہے اسی وجہ سے ہر ملک میں اس کے ماننے والے بڑھتے جاتے ہیں جہاں کہیں یہ مذہب مانا جاتا ہے وہاں نہ صرف آہستہ آہستہ بدی دور ہو جاتی ہے بلکہ ہر اچھی بات میں ترقی ہوتی جاتی ہے اور پاکیزگی، سچائی اور علم و دولت زیادہ بڑھتی جاتی ہے۔

اس کتاب میں علم الٰہی کا ٹھیک مطلب دیا گیا ہے۔ علم الٰہی وہ علم ہے جو خدا اور اس رشتہ کا بیان کرتا ہے جو اس کے اور خلقت کے درمیان ہے۔ علم الٰہی کو ایک علم کہا جاتا ہے جس میں خدا اور الٰہی چیزوں کا تعلق بالترتیب اور منطقی طور پر دیا جاتا ہے۔

علم الٰہی اور مذہب میں کیا تعلق ہے؟

علم الٰہی ایک علم ہے لیکن مذہب ایک عملی بات ہے ہماری زندگی میں مذہب اور علم الٰہی دونوں ہیں لیکن عملی زندگی دونوں میں کبھی کبھی جدا ہو جاتی ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کوئی علم الٰہی کو خوب ٹھیک طور سے جانتا ہو لیکن راست باز نہ ہو۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی راست باز ہو لیکن مذہب کی سچائی کی تعلیم کا ترتیب وار علم نہ رکھتا ہو۔

علم الٰہی کا مقصد خدا اور خلقت کے رشتے اور حقیقت کو ڈھونڈ کر نکالنا ہے اور وہ عام طور پر چار حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

(الف) علم الٰہی متعلق بائبل
(ب) علم الٰہی تواریخی
(ج) علم الٰہی باقاعدہ
(د) علم الٰہی عملی
(ہ) علم الٰہی قدرتی

کسی تھیولاجیکل سیمنری میں علم الٰہی اس طرح تقسیم کیا جاتا ہے۔

(الف) علم الٰہی الہامی
(ب) علم الٰہی تفسیری
(ج) علم الٰہی عقلی
(د) علم الٰہی تذلیلی
(ہ) علم الٰہی تعلیمی

(۱) علم الٰہی بائبل کے متعلق : ۔ بائبل کے متعلق علم الٰہی ان سب تعلیموں

کا جو خدا اور خلق کے رشتے کے بارے میں ہیں اور جو رسولوں کے زمانے تک بڑھتی گئیں اور جن کا ذکر صرف بائبل میں مندرج ہے سلسلہ وار بیان کرتا ہے۔

(ب) **علم الٰہی تواریخی**:۔ رسولوں کے زمانے سے زمانہ حال تک کی تعلیم متعلقہ بائبل کی ترقی کا پتہ لگتا ہے اور کلیسیا کی زندگی میں جو کچھ اس کی ترقی کا نتیجہ ہوا اس کا بیان کرتا ہے۔

(ج) **علم الٰہی باقاعدہ**:۔ جو بھی خدا اور خلقت کے رشتے کے بارے میں پاک کلام اور تواریخ سے ملتا ہے اس کا سلسلہ وار بیان علم الٰہی باقاعدہ میں دیا جاتا ہے

(د) **علم الٰہی عملی**:۔ اس کے بارے میں ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ وہ سچائی کا ایک طریقہ ہے جس سے انسان کی زندگی نیک اور پاک ہو جاتی ہے۔ اس علم الٰہی کے ساتھ وہ علم ہے یعنی وعظ یا درس۔ بتانے اور سنانے کا علم اور علم پاسبانی۔ تعلیم الٰہی کا سرچشمہ خدا ہے۔ وہ خدا ہی اپنے وجود اور حقیقت کے علم کا سرچشمہ ہے۔ اس علم الٰہی میں خود خدا نے مکاشفہ کے مضمون کا اختیار اور بیان ہے اول یہ خلقت میں خدا کا مکاشفہ اور دوم خدا پاک پاک کلام میں خدا کا مکاشفہ ہے۔

(س) **علم الٰہی قدرتی (نیچرل تھیولوجی)**: خلقت علم الٰہی کا ایک چشمہ ہے پاک فرشتے اقرار کرتے ہیں کہ خدا نے اپنے آپ کو خلقت میں ظاہر کیا ہے۔ دنیا کے بنانے اور انتظام کرنے میں اس کی ہستی اور خصلت کا ظاہری ثبوت ملتا ہے۔ اس کی بابت زبور ۱۹: ۱-۴ میں لکھا ہے "آسمان خدا کا جلال بیان کرتے ہیں اور فضا اس کی دستکاری دکھاتی ہے۔ ایک دن دوسرے دن سے باتیں کرتا ہے اور ایک رات دوسری رات کو معرفت بخشتی ہے۔ ان کی کوئی زبان یا بولی نہیں۔ ان کی آواز سنی نہیں جاتی تو بھی زمین میں ان کی تان گونجتی ہے اور دنیا کے کنارے تک ان کا کلام پہنچا ہے ان میں اس نے آفتاب کے لئے خیمہ کھڑا کیا ہے جو دولہا کی مانند خلوت خانہ سے نکلتا ہے اور

پہلوان کی طرح میدان میں دوڑنے سے خوش ہوتا ہے افلاک سے اس کی برآمد ہے اور اس کی گردش اس کے دوسرے کنارے تک ہوتی ہے۔ اس کی گرمی سے کوئی چیز چھپی نہیں کیونکہ اس کی اندیکھی صفتیں یعنی اس کی ازلی قدرت اور الوہیت دنیا کی پیدائش کے وقت سے بنی ہوئی چیزوں کے ذریعے سے معلوم ہو کر صاف نظر آتی ہے یہاں تک کہ ان کو کچھ عذر باقی نہیں رومیوں ۱: ۲۰ اس کے علاوہ ہر ایک انسان کے دل میں اس کی ہستی اور خصلت کا باطنی ثبوت پایا جاتا ہے یعنی وہ شریعت کی باتیں اپنے دلوں میں لکھی ہوئی دکھاتے ہیں۔ اور ان کا دل بھی ان باتوں کی گواہی دیتا ہے۔ اور ان کے باہمی خیالات یا تو ان پر الزام لگاتے ہیں یا ان کو معذور رکھتے ہیں۔ رومیوں ۲: ۱۵

یہ کہ علم الٰہی قدرت میں شریک ہے علم آکاش یا تواریخ یا سائنس کے ذریعے سے حاصل ہوتا ہے کہ علم الٰہی قدرت میں شریک ہے۔

خدا کا مکاشفہ پاک نوشتوں میں موجود ہے۔ پاک کلام صفائی کے ساتھ بتلاتا ہے کہ خلقت میں خدا کے مکاشفے کا علم پورے طور سے نہیں ملتا ہے۔ جس کی ضرورت گنہگاروں کے لئے ہے۔ گو کہ اتھینی لوگوں نے نامعلوم خدا کے لئے ایک قربان گاہ بنائی تاہم وہ روزانہ عبادت میں دوسرے دیوتاؤں کے علاوہ ایک الٰہی ہستی کا اقرار کرتے تھے۔ اس ہستی کو وہ اب تک نہیں جانتے تھے۔ اس کی ذات اور کمال کا خیال انہیں نہ تھا۔ اعمال ۱۷: ۲۳ اسلئے الٰہی علم کی بنیاد اور پورے سامان کا خاص سرچشمہ پاک کلام ہے۔ علم الٰہی اس علم کو کہتے ہیں جو خدا کی بابت ہے

سوالات

۱۔ مذہب کا اصلی مطلب کیا ہے؟

۲۔ کیا انسان میں کسی مذہب کا خیال سکھانے سے پیدا ہوتا ہے ۔ یا وہ فطرتی ہے ؟

۳۔ انسان اور حیوان کے درمیان خاص الخاص کیا فرق ہے ؟

۴۔ کس سبب سے انسان کے لئے خدا سے شراکت رکھنے کا تجربہ ممکن ہے ؟

۵۔ روحانی زندگی کا اصل تجربہ کیا ہے ؟

۶۔ کن ملکوں میں دیوتا ادین اور تھور الہٰی جان سمجھے جاتے تھے ؟

۷۔ ادین اور تھور کی پرستش کرنے کا نتیجہ لوگوں کے درمیان کیا ہوا ؟

۸۔ کرنتھ کے رہنے والے کس کی پرستش کرتے تھے ؟

۹۔ افسس کے رہنے والے کس کی پرستش کرتے تھے ؟

۱۰۔ آج کل بت پرستی کیسی ہے ؟

۱۱۔ انسان کی عقل کی گواہی الہٰی ذات کی بابت کیا ہے ؟

۱۲۔ کیا دنیا کے سب مذہب عالمگیر مذہب ہیں ؟

۱۳۔ انسان کی ضمیر کی گواہی الہٰی ذات کی بابت کیا ہے ؟

۱۴۔ بائبل کا ترجمہ تقریباً کتنی زبانوں میں کیا گیا ہے ؟

۱۵۔ علم الہٰی کا اصل مطلب کیا ہے ؟

۱۶۔ علم الہٰی کتنے حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے ؟

۱۷۔ علم الہٰی متعلقہ بائبل کا کیا مطلب ہے ؟

۱۸۔ علم الہٰی تواریخی کا کیا مطلب ہے ؟

۱۹۔ علم الہٰی عملی کا کیا مطلب ہے ؟

۲۰۔ علم الہٰی باقاعدہ کا کیا مطلب ہے ؟

۲۱۔ علم الہٰی قدرتی کا کیا مطلب ہے ؟

۲۲۔ علم الہٰی کا چشمہ کون ہے ؟

پہلا باب

کتابِ مقدس ایک الہامی کتاب ہے

قدیم زمانہ سے آج تک مقدسوں کا پکا گمان یہ ہے کہ کتابِ مقدس الہام سے تصنیف کی گئی کیونکہ اس میں اور باقی کتابوں میں اسی سبب سے فرق ہے کہ جو تعلیم کتابِ مقدس میں درج ہے وہ خدا کی نسبت لکھا ہوا علم اور مکاشفہ ہے وہ کتاب جس سے عجیب علم ملتا ہے ضرور الہٰی تعلیمات ہیں۔ کتابِ مقدس کا خاص کام یہ ہے کہ انسان پر خدا کو آشکار کرے ۔ اگرچہ ہم خلقت ۔ عقل ۔ ایمان اور تجربے سے الوہیت کے سمجھنے میں کچھ مدد حاصل کر سکتے ہیں تاہم الوہیت کے علم کا چشمہ خدا کا کلام ہے کیونکہ علم الہٰی کے لئے کتابِ مقدس ہی سند ہے جس میں انسان کی نجات کی پوری تعلیم درج ہے ۔

(ا) الہام ہونے کا مطلب :-

الہام وہ تاثیر ہے جو خدا کی روح کی ہدایت سے پاک نوشتوں کے مصنفوں کے دماغ پر نازل ہوئی جس سے ان کی تصنیفات الہٰی مکاشفہ بن گئیں ۔ الہام دماغ پر اثر انداز ہوتا ہے نہ کہ جسم پر ۔ اگر ہم سچائی کو جاننا چاہتے ہیں تو وہی پاک روح جس نے پہلے مکاشفہ کیا اسی کو مطلب بھی بتانا پڑے گا ۔ الہام کو کبھی کبھی مکاشفہ یا سچائی کے خدا کا سیدھی بات چیت کرنا کہتے ہیں ۔ جس سچائی کے بغیر اس کی قوت کی مدد کو کوئی انسان حاصل نہیں کر سکتا ۔ الہام وہ الہٰی اثر ہے جو آئندہ کی سچائی اور ضروری باتوں کو ظاہر کرتا ہے ۔ الہام وہ الہٰی قدرت ہے جو بائبل کے مصنفوں کو پاک روح سے بخشی گئی ۔

جس کے وسیلے سے خدا کے پیغاموں کے سنانے اور بولنے میں وہ غلطی سے بچائے گئے۔ اس الہام کے بغیر بائبل انسانی کتاب ہوتی ہے لیکن وہ الہامی کتاب خدا کی کتاب ٹھہرتی ہے۔

(ب) کس طریقے سے کتابِ مقدس تصنیف ہوئی؟

کتابِ مقدس الٰہی اور الہامی اسی سبب سے ٹھہرتی ہے کہ وہ خدا کی طرف سے ہے خدا نے پاک رُوح کی معرفت روحانی آدمیوں پر اپنے کلام کو ظاہر کیا۔ کوئی انسان اپنی طرف سے اس قسم کی کتاب لکھ نہیں سکتا۔ کیونکہ انسان کے مقدور سے باہر ہے۔ اگر خدا اپنے مکاشفے کی روح بائبل کے مصنفوں پر ظاہر نہ کرتا تو وہ الٰہی علم سے ضرور محروم رہتے۔ یہ امر امکان سے باہر ہے کہ کوئی مصنف اپنے ہم جنسوں کو اپنی طرف سے ایسی خبر دے۔ بے شمار موقعوں پر بائبل کے مصنف فرماتے ہیں کہ خدا کا کلام مجھ پر نازل ہوا۔ صاف ظاہر ہے کہ بائبل کے مصنف روح کی تحریک کے سبب سے خدا کی طرف سے بولتے تھے۔ ۲ پطرس ۱: ۲۱ انسان دینی عقل کے بغیر الہام کے خدا کی پہچان تک نہیں پہنچ سکتے۔ مسیحیوں کے درمیان یہ خیال مشہور ہے کہ بائبل ایسی الہامی کتاب ہے جسے خدا نے نبیوں اور رسولوں کے وسیلے لکھوایا ہے اگرچہ مسیحی یہ مانتے ہیں بائبل خدا کا کلام ہے" تاہم وہ نہیں سمجھتے کہ بائبل خدا کی انگلی سے لکھی گئی نہ کہ وہ آسمان سے اتری۔ جس طرح مسلمان لوگ اپنے قرآن کی بابت بتلاتے ہیں۔ لیکن روح القدس بائبل کا بانی ٹھہرتا ہے اور بائبل سے انسان کو الٰہی پیغام ملتا ہے" تاکہ وہ جان سکے کہ وہ خدا کی مرضی اور ہدایت سے لکھا گیا ہے۔ بائبل کے مصنف خدا کے بلاوے سے بولتے تھے۔ اس لئے بائبل خدا کا کلام ٹھہرتا ہے۔ اگرچہ بائبل انسان کے ہاتھوں سے قلم بند ہوئی" تاہم حقیقت میں پاک روح اس کا مصنف ہے۔ اس نیت سے انسان کا فرض ہے کہ اس کو قبول کرے کیونکہ وہ اس کلام کے

ذریعے سے خدا ہم سے بولتا ہے۔

رسولوں کی بابت یہ فرمایا گیا ہے کہ وہ خوش تھے کہ لوگوں نے ان کا پیغام خدا کا کلام جان کر قبول کیا۔ ۱۔ تھسلنیکیوں ۲: ۱۳ بائبل کی مانند کوئی اور کتاب نہ کبھی لکھی گئی اور نہ پھر کبھی لکھی جائے گی۔ کیونکہ الٰہی مدد سے وہ ساری باتیں جو بنی آدم کی نجات اور اخلاقی کاملیت سے تعلق رکھتی ہیں بائبل میں درج کی گئی ہیں جو باتیں انسان کی روحانی زندگی سے نسبت رکھتی ہیں پاک کلام میں اس کی کمی نہیں ہے بلکہ بے نقص اور کافی ہے۔ بائبل کے مصنف صفائی کے ساتھ اس امر کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم سُنی سنائی باتیں نہیں بلکہ ہم ایسی باتیں لکھتے ہیں جن کی حقیقت کو آپ بھی جانتے ہیں۔ اگر بائبل کو فقط انسانی کتاب سمجھتے تو شاید بہت دشمن اس کو مٹانے کا منصوبہ نہ باندھتے۔ اس کلام کی مخالفت کے واسطے لوگ منصوبہ باندھتے ہیں نہ صرف اس کتاب کے دشمن بے شمار ہیں بلکہ اس کے دوست بھی بے شمار ہیں۔ خدا نے انسان کی روحانی ہدایت کے لئے بائبل کو بخشا ہے وہ ایک روحانی پیغام ہے اس لئے اس کو پڑھنا حفظ کرنا اور ماننا لازم ہے۔ بائبل اور دوسری کتابوں میں فرق ہے کیونکہ دوسرے مصنف سوچتے اور اپنی رائے دے کر تصنیف کیا کرتے ہیں۔ لیکن بائبل کے مصنف الٰہی آدمیوں کی مانند لکھتے ہیں کیونکہ وہ اپنے گمان اور خیالات پیش نہیں کرتے بلکہ یوں لکھتے ہیں کہ ہم خدا کی بابت بتا کر لکھتے ہیں۔

(ج) کتاب مقدس الٰہی مکاشفہ ہونے کا ثبوت ہے

۱۔ معجزہ الٰہی مکاشفہ کی شہادت ہے۔ معجزہ قدرت کا ایک واقعہ ہے جو خلقت یا کسی اور کی معمولی قاعدے سے نہیں ہوا بلکہ اس کا کرنے والا خدا ہے۔ جب کوئی بات معمولی قاعدے سے باہر ہوتی ہے تو ہم اسے معجزہ کہتے ہیں

خدا معجزوں کو اپنے بندوں کے وسیلے سے کرتا ہے تاکہ لوگوں پر ظاہر ہو کہ خدا ہی نے انہیں استاد اور رہنما مقرر کیا ہے۔ خداوند مسیح ایک الٰہی استاد تھے یہ بات اس کے معجزوں پر موقوف ہے اور خاص کر اس کے پھر جی اٹھنے کے معجزہ پر۔ یہی ایک ایسا بڑا معجزہ ہے جسے کلیسیا اپنی زندگی کا چشمہ قرار دیتی ہے۔ وہ سب معجزوں کو بھی پورے طور پر مانتی ہے جو پاک نوشتوں میں درج ہیں اور صرف انہی پر ہمارا ثبوت منحصر ہے کہ پاک کلام خدا کی طرف سے بااختیار مکاشفہ ہے۔

جب الیشع نے شونیم میں ایک لڑکے کو زندہ کیا تو اس کی ماں نے جان لیا کہ الیشع مرد خدا ہے اور خداوند کا کلام جو اس کے منہ میں ہے وہ سچا ہے۔ ۲ سلاطین ۴: ۲۸-۳۴۔ یسوع مسیح نے جو خود تمام زمانوں کا سب سے بڑا معجزہ ہے اپنے معجزوں کو اس امر کے دعوے میں بطور ثبوت کے پیش کیا کہ میرا آنا خدا کی طرف سے ہے اور جو کام میں کرتا ہوں وہی میرے گواہ ہیں۔ یوحنا ۱۰: ۲۵۔ میرے کاموں ہی کے سبب سے میرا یقین کرو۔ یوحنا ۱۴: ۱۱ نیکدیمس جو شرع کا معلم تھا اس بات کا اقرار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ تو خدا کی طرف سے استاد ہو کر آیا ہے کیونکہ جو معجزے تو دکھاتا ہے کوئی شخص نہیں دکھا سکتا جب تک خدا اس کے ساتھ نہ ہو۔ یوحنا ۳: ۲ یسوع مسیح کے معجزوں سے خدا کی مہر اس کی زندگی اور کلام پر ہے بائبل کی تعلیمات اور معجزے ایک دوسرے پر گواہی دیتے ہیں۔

۲۔ نبوت الٰہی مکاشفہ کی شہادت ہے:۔ خدا سے خبر پا کر آئندہ باتوں کی پیشین گوئی کرنا نبوت کہلاتا ہے۔ نبی اپنی نبوت کے مطلب کی بابت خود بھی ہمیشہ واقف نہ تھے۔ ۱۔ پطرس ۱: ۱۱-۱۲ یہ کافی ہے کہ نبوتوں کو الٰہی مکاشفہ کا ثبوت مانیں۔ اگرچہ یہ روشن ہو چکا ہے کہ نبوتوں کے مطابق جو باتیں واقعہ ہو کر

گزری ہیں ان میں الٰہی حکمت اور مقصد تھا اور یہ کافی تھا کہ الہام کرنے والے روح پاک کو ان کا مطلب معلوم تھا۔ دانی ایل ۱۲: ۸، ۲۔ پطرس ۱: ۱۹-۲۰۔

ظاہر ہوتا ہے کہ بائبل مقدس کی پوری ہوئی پیشین گوئیاں ایک ثبوت ہیں کہ بائبل مقدس خدا کا کلام ہے لہٰذا بائبل مقدس کی پوری ہوئی پیشین گوئیوں پر غور کرنا لازم ہے کیونکہ امر امکان سے باہر ہے کہ کوئی آدمی اپنے ہم جنسوں کو آنے والی خبر دے۔ یہ بات انسان کی حکمت اور قوت سے باہر ہے۔ پیشین گوئی پوری ہو جانے پر پہچانی جاتی ہے۔ بائبل مقدس کی پیشین گوئیاں عجیب ہیں۔ ان میں سے بہتیری پوری ہو چکی ہیں اور ان سے ہمارے ایمان کو بڑی پختگی حاصل ہوئی ہے۔ خدا کے بندے یعنی نبی غیب دان ہو کر خدا کی طرف سے روحانی اور اخلاقی زندگی کے پیغام دے سکے۔ الٰہی بھید فقط اسی طرح سے کھلتا ہے کہ خدا اپنے بندوں پر یہ ساری باتیں ظاہر کرے۔ اگر خدا نبیوں پر اپنے بھید ظاہر نہ کرتا تو وہ اس علم سے محروم رہتے۔ یہ امر نبیوں کے مقدور میں نہیں کہ اپنی علمیت اور لیاقت سے ایسی باتوں کی خبر پیشتر سے ہم کو دیتے کیونکہ نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوئی بلکہ آدمی روح القدس کی تحریک کے سبب سے خدا کی طرف سے بولتے تھے۔ ۲ پطرس ۱: ۲۱۔ معلوم ہوتا ہے کہ پیشین گوئیوں کا ثبوت ان کے زیادہ کام آیا جن کو ان کے پورا ہونے سے پہلے آگاہی حاصل ہوئی۔ وہ بھید جو نبیوں پر ظاہر کئے گئے کسی ملک قوم یا آدمی سے تعلق رکھتے تھے۔ ان عجیب نبوتوں میں ایسی باتوں کی پیشین گوئی ظاہر کی گئی۔ جو سینکڑوں برس آگے واقع ہونے والی تھیں۔ بائبل میں پیشین گوئیاں دی گئیں جن میں سے کچھ پوری ہو گئی ہیں اور کچھ پڑی ہیں اور کسی کا پورا ہونا ہونے والا ہے۔ بائبل کی تعلیم یہ ہے کہ پاک روح کے سکھانے سے کتاب مقدس کے مصنف نے پیشین گوئیاں کیں۔ پس امر کی بابت بھی مصنف کی کتاب پاک نوشتے میں زیادہ

بیان مندرج ہے۔

۳۔ بائبل کی تعلیمات کی خوبی سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ الہامی اور الٰہی کتاب ہے۔ اگرچہ بہتیرے مقدس لوگ زندگی بھر بڑی دل سوزی اور غور کے ساتھ بائبل کی تعلیمات کو سیکھتے رہتے ہیں تاہم بار بار نئی باتیں ظہور میں آتی ہیں۔ بائبل میں نہ صرف حقیقی حکمت اور عجیب تعلیم ہے بلکہ اس کی قوت بھی ظاہر ہوتی ہے۔ اے خداوند تیرا کلام آسمان پر ابد تک قائم ہے۔ زبور ۱۱۹: ۸۹۔ بائبل مقدس مقدسوں کے واسطے ایک بڑی کان ہے جس میں کھودنے والے عمر بھر کھود کھود کر بیش قیمت چیزوں کو پا سکتے ہیں۔ بائبل مقدس میں دنیاوی سفر کے لئے مسافر کا نقشہ، راہوں کی رہنمائی کے لئے روشنی اور روحانی زندگی کی پرورش کے لئے خوراک اور زندگی کا لنگر ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ یہ نہ صرف مصنفوں کی [illegible] بلکہ الٰہی روح سے تصنیف ہوئی ہے۔ بائبل مقدس کی تعلیم خدا کی بابت یہ ہے کہ خداوند محبت، قادر مطلق، رحیم و کریم، قدوس، علم الغیب، حاضر و ناظر، ازلی و ابدی اور عادل و سچا ہے۔ یہ اعلیٰ علم بائبل میں درج ہے۔ اس کے مصنفوں نے اقرار کیا ہے کہ ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا کے الہام سے نازل ہوئی ہے۔ بائبل مقدس میں الوہیت کی تعلیم صفائی اور لائق طور پر پائی جاتی ہے۔

ان باتوں کے علاوہ بائبل مقدس الٰہی کلام اس سبب سے ٹھہرتی ہے کہ اس میں نجات کی تدبیر کامل اور کافی طور پر دی گئی ہے۔ اور ہر بات جو انسان کی نجات کے واسطے ضروری ہے اس کتاب میں درج ہے۔ بائبل مقدس خدا کا کلام ہے اور اس کی ہدایتوں پر عمل کرنے سے بہتری اور آسودگی ملتی ہے۔ مسیح کی الوہیت اور انسانیت ملی جلی ہے اور اس کا چال چلن بے عیب، حمیدہ اور پاک تھا۔ اسے تواریخی حقیقت کے علاوہ اور کسی قسم کا قیاس نہیں کر سکتے۔ مسیح نے اپنے

آپ کو خدا کا بیٹا اور اس کے ساتھ ہونے کا دعویٰ کیا۔ تاریخ میں صرف وہی ایک انسان تھا جس نے حق اور سچائی سکھائی اور خدا سے ایک ہونے کا دعویٰ کیا۔ یسوع مسیح نے الٰہی پیغمبر کی شہادت میں ایسے کام دکھائے جسے خدا کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا۔ کتاب مقدس میں خدا مصنفوں کے وسیلے سے اپنی ذات و صفات انسان پر ظاہر کرتا ہے۔ اس طرح خدا کا کلام ان کے سپرد ہوا۔ فقط بائبل مقدس ہی سے راہ نجات کی نسبت حقیقی تعلیم ملتی ہے۔ یوحنا رسول اس کی بابت یوں فرماتے ہیں کہ یہ اس لئے لکھے گئے کہ تم ایمان لاؤ کہ یسوع ہی خدا کا بیٹا مسیح ہے اور ایمان لا کر اس کے نام سے زندگی پاؤ۔ یوحنا ۲۰: ۳۱

بائبل کی خوبی اسی طرح ظاہر ہوتی ہے کہ ہمارے نجات دہندہ خداوند یسوع مسیح کی بشارت دیتی ہے۔ مصنفوں کی بڑی کوشش یہی ہے کہ ہر بات میں اپنی نہیں بلکہ خدا کی عزت ہو۔ اس کی اس صفت سے ہم سمجھتے ہیں کہ بائبل خدا کا کلام ہے کیونکہ وہ دوسری مذہبی کتابوں کی طرح انسان کی بڑائی نہیں کرتی ہے۔ بائبل میں نہ صرف انسان کے واسطے راہ نجات موجود ہے بلکہ انسان کی مذہبی ہدایت اور رہنمائی کے لئے کافی تعلیم ہے۔ ثابت ہوتا ہے کہ کتاب مقدس اس لئے تصنیف کی گئی ہے کہ انسان کو نجات کی خبر دلائے۔ بائبل مقدس کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ انسان نجات کی دانائی حاصل کرے۔ خدا کی کتاب ہونے کے سبب سے اس کی ساری تعلیمات ماننے کے لائق ہیں۔ یہ الزام [illegible] کہ خدا جو انسان کا خالق و مالک و پروردگار ہے اس کو کوئی الہامی پیغام پہنچنے اور اس پر اپنی مرضی ظاہر کرنے اور اگر وہ چاہے تو اس سے بولنے کا [illegible] پورا اختیار رکھتا ہے۔ بہت سے لوگ اس بات کے گواہ ہیں کہ پاک کلام کو پڑھنا اور اس پر عمل کرنا بہت فائدہ مند ہے۔ ہر ایک ملک میں اردو ترجمہ کی بائبل پڑھی جاتی ہے اور حال ہی بائبل مقدس سات سو سے زیادہ زبانوں میں چھپ چکی ہے اور کئی جاپان کے لوگ رفتہ رفتہ اس کو اپنا دستور العمل بنا رہے ہیں۔ جن لوگوں کے پاس

بائبل پہنچی ہے ان لوگوں کی زندگیاں تبدیل ہو گئی ہیں۔ اور ضرور یہی سبب ہے کہ بائبل کی تعلیمات پر عمل کرنے سے لوگ برکتیں حاصل کرتے ہیں۔ اگرچہ بائبل میں بعید کی باتیں پائی جاتی ہیں تاہم وہ تعلیم جو زیادہ تر نجات سے خاص تعلق رکھتی ہے ایسی آسان ہے کہ بے علم بھی اس کو حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کی بابت خدا صاف فرماتا ہے۔ یعنی وہ حکم جو آج کے دن میں تم کو دیتا ہوں تمہارے لئے بہت مشکل نہیں اور نہ وہ دور ہے۔ وہ آسمان پر نہیں کہ تم کہو کہ آسمان پر کون ہماری خاطر چڑھے اور اس کو ہمارے پاس لاکر سنائے۔ تاکہ ہم اس پر عمل کریں بلکہ وہ کلام بہت نزدیک ہے وہ تمہارے منہ میں اور تمہارے دل میں ہے تاکہ تم اس پر عمل کرو۔

"تیرے کلام کا مکاشفہ روشنی بخشتا ہے۔ وہ سادہ لوگوں کو فہم عطا کرتا ہے۔ زبور ۱۱۹: ۱۳۰ خداوند کا یہ حکم ہے کہ ہم اس کتاب کو پڑھیں تم خداوند کی کتاب میں ڈھونڈو اور پڑھو۔ ان میں سے ایک بھی کم نہ ہوگا اور کوئی بے جفت نہ ہوگا کیونکہ میرے منہ نے یہ حکم کیا ہے اور اس کی روح نے ان کو جمع کیا ہے یسعیاہ ۳۴: ۱۶۔ اگرچہ میں نے اپنی شریعت کے احکام کو ان کے لئے ہزار ہا بار لکھا پر وہ ان کو اجنبی خیال کرتے ہیں۔ ہوسیع ۸: ۱۲ میرے لوگ عدم معرفت سے ہلاک ہوئے۔ چونکہ تو نے معرفت کو رد کیا اس لئے میں بھی تجھ کو رد کروں گا "تاکہ تو میرے حضور کاہن نہ ہو اور چونکہ تو اپنے خدا کی شریعت کو بھول گیا ہے اس لئے میں بھی تیری اولاد کو بھول جاؤں گا۔ ہوسیع ۴: ۶ ہم کو سچائی کی تلاش اور اس کی پیروی کرنے کے لئے بائبل کو پڑھنا چاہیے۔ خواہ اس سے ہمارے دل پسند خیالوں کی مخالفت ہو یا ہمارا طریق عمل برا ٹھہرے۔ اس کی بابت خداوند یسوع صاف فرماتا ہے کہ اگر کوئی اس کی مرضی پر چلنا چاہے۔ تو وہ اس تعلیم کی بابت جان جائے گا۔ کہ خداوند کی طرف سے ہے۔ یا میں اپنی طرف سے کہتا ہوں۔ یوحنا ۷: ۱۷ خود بائبل مقدس ہی سے ثابت ہوتا ہے

کہ یہ کتاب الہام سے لکھی گئی ہے۔ پاک نوشتوں کے مصنفوں نے اسے کامل سند جانا ہم جانتے ہیں کہ بائبل میں بعض باتیں ایسی ہیں جن کا سمجھنا مشکل ہے۔ جاہل اور بے قیام لوگ ان کے مضمونوں کو بھی اور صحیفوں کی طرح کھینچ تان کر اپنے لئے ہلاکت پیدا کرتے ہیں۔ لیکن ہم مضمون کی ایک آیت کو سمجھنے کے لئے اس مضمون کی تمام آیتوں کا باہم مقابلہ کریں نہ صرف ایک مصنف کی تصنیفات میں سے بلکہ بائبل مقدس کے اور حصوں سے بھی تو اس طرح دقیق آیت کا مطلب صاف اور آسان ہو جائے گا۔ اس بات کی غفلت کے سبب سے اکثر لوگوں کو دھوکہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے دعوے کی تائید میں ایسی آیتوں کے حوالے پیش کرتے ہیں جن کا اصل مطلب بالکل برعکس ہوتا ہے۔ بائبل مقدس پر نکتہ چینی اور چھان بین ہو رہی ہے۔ اس سے بائبل کی تشریح میں تو مدد ملنی ممکن ہے اور اس سے ہمارے ایمان کے اصول کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اگر ہم بائبل کے الہامی ہونے پر یقین رکھتے ہیں تو یہ نہ صرف اس لئے کہ ہم کو ایسا یقین کرنے کی تعلیم دی گئی ہے بلکہ اس سبب سے کہ ہم خود اس میں سے اپنی روح کے اندر خدا کی آواز معلوم کرتے ہیں۔ اگر ہم بائبل کی قدر و طاقت کو دریافت کرنا چاہتے ہیں تو ہم اپنے ذاتی تجربے سے معلوم کر سکتے ہیں کہ وہ فی الحقیقت خدا کا کلام ہے یسوع مسیح نے کہا۔ "تم گمراہ ہو اس لئے کہ نہ کتاب مقدس کو جانتے ہو نہ خدا کی قدرت کو۔ متی ۲۲: ۲۹ یسعیاہ ۳۴: ۱۶

مقدس بائبل وہ کتاب ہے جس کو سب مسیحی اپنے ایمان کی بنیاد سمجھتے ہیں وہ خدا کا کلام کہلاتا ہے اس لئے کہ وہ خدا کے حکم سے لکھا گیا ہے۔ خدا نے نبیوں اور رسولوں کے وسیلے سے انسان کو بائبل مقدس بخشی۔ بائبل مقدس ہی انسان کی رہنمائی کے واسطے روشنی اور اس کی قوت کے واسطے خوراک ہے۔ بائبل مقدس کی تعلیم بے عیب اور اس کے وعدے نہایت قیمتی ہیں۔ کسی دوسری کتاب میں اس کے برابر عجیب

تعلیم نہیں ملتی۔

"اے خداوند تیرا کلام آسمان پر ابد تک قائم ہے۔" زبور ۱۱۹: ۸۹

ظاہر ہے پاک کلام انسان کے دنیاوی سفر کے واسطے آسمانی رہنمائی ہے اس لئے

بائبل مقدس کو غور کے ساتھ اور آیت آیت کے ساتھ ملا کر پڑھنا چاہیئے۔

۴۔ مسیحی دستاویز کی اصالت سے ثابت ہوتا ہے کہ بائبل الٰہی کتاب ہے مسیحی

دستاویز کی اصالت یا ثبوت:۔

پرانا اور نیا عہدنامہ کی کتابیں اسی زمانے میں لکھی گئیں جس وقت یہ منسوب

کی گئیں۔ اور یہ آدمیوں کے وسیلے سے لکھی گئیں۔ ثابت ہوتا ہے کہ بائبل مقدس

ان شخصوں سے جن کے نام درج ہیں قلم بند ہوئیں۔ اس لئے وہ اصلی ہے۔

(الف) پرانے عہدنامہ کی اصالت ذیل کی باتوں سے ظاہر ہوتی ہے:۔

۱۔ نئے عہدنامہ کی گواہی سے جس میں پرانے عہدنامہ کی کتابوں کی اصالت

یا سچائی کا اشارہ کیا گیا۔ یا حوالے دیئے گئے۔ یقیناً نیا عہدنامہ پرانے عہدنامہ

کی اصالت پر صاف شہادت دیتا ہے۔

۲۔ اسفار یہود کے وسیلے سے جلاوطنی کے بعد عزرا اور نحمیاہ کے وقت ——

(۴۵۰ ق م) موسیٰ کی پانچ کتابیں یشوع کی کتاب کے ساتھ نہ صرف

موجود ہی تھیں بلکہ با اختیار بھی سمجھی جاتی تھیں۔

۳۔ ہیکل میں شریعت کی کتاب کے پائے جانے سے یوسیاہ بادشاہ کے اٹھارویں

سال میں (۶۲۱ ق م) ۲۔ سلاطین ۲۲: ۸، ۲۳: ۲

۴۔ سامریوں کی گواہی توریت سے جو عزرا اور نحمیاہ کے وقت سے تھے۔

وہ آج تک توریت کو اپنی عبادت میں پڑھا کرتے تھے۔

۵۔ پاک نوشتوں کے بار بار قول و قرار سے کہ موسیٰ نے ایک شریعت اپنے

لوگوں کے لئے لکھی جو دوسری قوم کے لوگوں سے پہنچنے کی گئی جو اس وقت

کے بہت بعد تھیں۔ خروج ۲۴: ۴؛ ۳۴: ۲۷ گنتی ۳۳: ۲ احبار ۳۱: ۲۲-۲۶

ب:۔ نئے عہدنامہ کی اصالت ذیل کی باتوں سے ثابت ہوتی ہے اور ہم یہ

ضرورت نہیں سمجھتے کہ نئے عہدنامہ کی تیسری صدی تک کی موجودگی کا ذکر

کیا جائے کیونکہ ہمارے پاس ان کے کلام کی باتیں ہیں۔ جو کم سے کم چودہ سو

سال کی ہیں اور تیسری صدی سے ان کا ذکر ساری تواریخ اور علمیات میں ملتا

ہے۔ یہ ساری قلمی کتاب عام طور سے دوسری صدی کے آخر میں اصل سمجھی جاتی تھی۔

(۵) پاک کلام کے مصنفوں کے اعتبار سے ثابت ہوتا ہے کہ بائبل مقدس الٰہی

کتاب ہے۔ اس کے متعلق انجیل کے مصنفوں کو صرف کھوجنے اور معلوم کرنے

کی ضرورت ہے اگر وہ گواہ قابل اعتبار ہیں تو ان کی گواہی بھی پرانے عہدنامہ کے

متعلق قابل اعتبار ہے کیونکہ نیا عہدنامہ پرانے عہدنامہ کی اصلیت پر شہادت

دیتا ہے۔

(الف) بائبل مقدس کے مصنف قابل اور لائق گواہ ہیں کیونکہ وہ جن باتوں کی

گواہی دیتے تھے ان کو پورے طور پر جانتے تھے۔ ان کے پاس دریافت

اور تلاش کرنے کا کافی وقت تھا۔ اور جن واقعات کے وہ گواہ ہیں ان پر

پورا اثر ہو چکا تھا۔

(ب) وہ دیانتدار گواہ ہیں۔ یہ اس سے بھی ظاہر اور ثابت ہوتا ہے کہ ان کی گواہی

نے ان کو دنیاوی طور سے خطرہ میں ڈال دیا اور ان کی کیفیت کا پتہ ان کی سچائی

کے ذکر سے لگتا ہے۔

(ج) بائبل مقدس کے مصنفین کی تحریر ایک دوسرے کی پختگی کرتی ہے۔ رسول

مسیح کے دوست تھے ان کی گواہی کی سچائی کم نہیں کی جا سکتی کیونکہ وہ صرف

خداوند یسوع مسیح کے پیچھے اس لئے ہوئے تھے کہ ان کو یقین ہو گیا تھا کہ
کہ وہ حقیقت میں خدا کا بیٹا ہے۔

(۶) بائبل مقدس کے مصنفین کی شہادت کے موافق تجربہ کاری کے ساتھ نئے عہدنامہ
کی تواریخ میں کسی ایسی حقیقت کا بیان نہیں ملتا جو تجربے کے برخلاف ہو بلکہ
ایسی حقیقت کا بیان ملتا ہے جو تجربے میں آچکے ہیں۔ رسول لوگ نہ صرف اس
امر کا دعوے کرتے تھے کہ پاک روح کی ہدایت سے بولتے ہیں بلکہ اپنی پاک
رفتار و گفتار سے اس بات کو ثابت بھی کرتے تھے وہ ایسی زندگی بسر کرتے
تھے جیسی مرد خدا کی ہونی چاہیے اس لئے ان کی تعلیم سے الٰہی تعلیم ثابت ہوتی ہے

(۷) کتاب مقدس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ الٰہی کتاب ہے۔ اور یہ امر قابل غور ہے
کہ پاک کلام کی محافظت کی گئی ہے۔ زمانے کا تجربہ یہ ہے کہ ہر وقت ایسے لوگ
پائے جاتے ہیں جو کوشش کرتے ہیں کہ اس کتاب کو نیست و نابود کر دیں یہوداہ
کے بادشاہ یہویاکیم نے خدا کے پیغام کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے آگ میں جلا دیا۔
ان زمانوں میں جس میں یہودی لوگ غیر قوموں سے ستائے گئے نہ صرف ہیکل
پھونک دی بلکہ عہد کا صندوق بھی جس میں اصلی توریت کا نسخہ رکھا گیا تھا۔
لوٹا گیا لیکن ایسے دنوں میں خدا نے اپنے لوگوں کی حفاظت کی کیونکہ ان میں ایسے
لوگ پائے جاتے تھے جو پاک نوشتوں کی حفاظت کرتے تھے جب انٹی اوکس
نے یروشلم کو اپنے قبضے میں کر لیا تب اس نے حکم دیا کہ ہر ایک آدمی جس کے
پاس پاک نوشتے پائے جائیں وہ جان سے مارا جائے گا اور مقدس کتاب آگ
میں بھسم کر دی۔ مانا یہ جاتا ہے کہ توریت کی کتابوں کی تصنیف ہونے کے وقت
سے آج تک تین ہزار تین سو برس گزر چکے ہیں۔ لیکن سب سے پرانی تواریخ کی
کتابیں جو ہاتھ میں آئی ہیں وہ صرف دو ہزار برس کے قریب ہیں بائبل مقدس

کے پہلے اور آخری مصنفوں یعنی موسیٰ اور یوحنا رسول کے درمیان قریباً
پندرہ سو برس کا زمانہ پایا جاتا ہے۔ اگرچہ تنگی کے دنوں میں جب ہر قسم کی
آفت یہودیوں پر آئیں تاہم ان کی پاک کتاب کی عجیب محافظت کی گئی ہے۔

(۸) بائبل مقدس کی بہت سی باتیں جو موجودہ علم کے ساتھ موافقت رکھتی ہیں
اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ بائبل مقدس الہامی کتاب ہے۔ ایک اور قابل
غور بات یہ ہے کہ صرف بائبل مقدس کی روحانی باتوں میں ایک ہم آوازی
پائی جاتی ہے۔ اور نہ ہی دنیاوی باتوں میں آج کے علم کی واقعیت کے خلاف
بیان کرتی ہے بلکہ بہت سی باتوں میں موجودہ علم کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے
اگر بائبل مقدس الٰہی کتاب نہ ہوتی تو وہ بہت باتوں میں آج کے علم کی واقفیت
کے خلاف بیان کرتی کیونکہ بائبل مقدس بہت سینکڑوں سال پہلے تصنیف
ہوئی۔ اور اس وقت کے علم کی واقفیت میں بہت ترقی ہو گئی ہے جب ہم
دوسری مذہبی کتابوں میں دنیا، سورج، چاند اور ستاروں کی پیدائش کا
بیان پڑھتے ہیں تو یہ بات صاف ظاہر ہے کہ ان کتابوں کے بیانات میں ایک
بھی نہیں ملتا جو موجودہ علم سے ایسا ملے جیسے بائبل مقدس میں موسیٰ کا بیان
ملتا ہے۔ دوسری مذہبی کتابوں میں مصنف الہام سے محروم رہنے سے ایسی بھول
کرتے تھے جس سے بائبل مقدس کے مصنف بچ گئے کیونکہ روح کا الہام انہیں
بچاتا تھا۔ ضرور بائبل مقدس کئی باتوں کو ان کی حقیقت کے مطابق تو نہیں
لیکن انسان کی بول چال کے مطابق بیان کرتی ہے جیسے یشوع کی کتاب میں
لکھا ہے۔

اے آفتاب تو جبعون پر ٹھہرا رہ۔ یشوع ۱۰: ۱۲

ہم مانتے ہیں کہ یہ قول اگلے زمانوں کے خیال کے مطابق ہے۔ جب لوگ سوچتے تھے

کہ زمین ایک جگہ ٹھہری ہے اور سورج اس کے گرد گردش کرتا ہے اور جیسا ہماری نظر میں بھی دکھائی دیتا ہے۔ یہی محاورہ یشوع کے دنوں میں بھی استعمال ہوتا تھا۔ کہ سورج چھ یا سات بجے صبح کو اٹھے گا۔

(۸) کتاب مقدس کے مختلف حصوں میں یکتائی اور موافقت سے وہ الہامی اور الٰہی کتاب ٹھہرتی ہے۔ یہ امر مانا جاتا ہے کہ بائبل مقدس نہ صرف ایک عقل کا کلام ہے بلکہ اس کی یکتائی سے اس بات کی دلیل ملتی ہے کہ وہ ایک الٰہی کتاب ہے۔ بائبل مقدس میں بے شمار ایسی چھوٹی چھوٹی اتفاقی باتیں ہیں جو ضرور اپنے آپ میں تو بہت زور نہیں رکھتیں لیکن جن کے ملنے سے بڑی پختہ دلائل ملتی ہیں۔ اور ان دلائل سے بائبل کی سچائی بڑی پختگی کے ساتھ ثابت کی جا سکتی ہے۔ ان دلائل کی پختگی کسی ایک بات پر موقوف نہیں بلکہ بہت سی باتوں کے ملنے پر ہے۔

بائبل مقدس کے مصنف نہ صرف مختلف اقسام کے اشخاص تھے بلکہ ان کی تحریر بھی مختلف تھی یعنی ان میں تواریخ، شریعتوں، کہاوتوں اور نبوتوں کو لکھنے والے جدا جدا تھے اور ان کی تصنیفات میں طرح طرح کی نصیحت پائی جاتی ہے۔ اور اس کی بابت صرف یہاں اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ وہ سب ایک ہی روح کے بلائے پر بولتے تھے۔ اگرچہ ایک جلد میں چھیاسٹھ تصنیفات جمع کی گئی ہیں۔ جو بہت سے مصنفوں سے ڈیڑھ ہزار برس کے عرصے میں تصنیف ہوئیں۔ تاہم حقیقت میں بائبل مقدس ایک ہی کتاب ہے کیونکہ اس کا ایک ہی مصنف یعنی پاک روح ہے۔ بائبل مقدس کے مصنف بہت قسم کے تھے اور وہ بہت درجے رکھتے تھے۔ ان میں بعض عالم فاضل تھے جیسے پولُس رسول۔ عزرا۔ داؤد۔ دانی ایل اور لوقا۔ اور بعض

تصنیفات کے مصنفوں کا پتہ بھی نہیں چلتا۔ اگرچہ مصنف تو بہت تھے اور زمانے بھی مختلف تھے اور پھر پیدائش اور علمی لیاقت میں بھی بہت فرق تھا تو بھی ان کی ساری تصنیفات میں موافقت اور یکتائی پائی جاتی ہے اور سبب اس کا یہ ہے کہ سب کے سب پاک روح کی ہدایت سے بولتے اور لکھتے تھے۔ بائبل مقدس کی کتابوں میں سے کوئی تو ندی کے کنارے پر اور کوئی یروشلیم کے محلوں میں لکھی گئی۔ کوئی تو پتمس کے ٹاپو میں اور کوئی رومی قید خانہ میں تصنیف کی گئی۔ لیکن اس کی یکتائی سے ثابت ہوتا ہے کہ کتاب مقدس الٰہی پیغام ہے۔ بائبل مقدس کے علاوہ یہ کبھی دیکھنے میں نہیں آیا کہ اتنے مختلف مصنف ایک ہی مضمون پر لکھیں اور ان کی تصنیف میں موافقت ہو۔ اگرچہ بائبل مقدس کی کتابیں جدا جدا صدیوں میں تصنیف ہوئیں تاہم ان کے بیانات میں عجیب ہم آوازی پائی جاتی ہے۔ بلکہ وہ ایک دوسرے کو پیغام بھی بخشتے ہیں۔ بائبل مقدس کی تعلیمات کی مطابقت سے ثابت ہوتا ہے کہ بائبل مقدس ایک ہی کتاب ہے۔ اگرچہ بائبل مقدس کی سچائی بہت صورتوں میں پیش کی جاتی ہے۔ تاہم ان سارے حصوں میں عجیب مطابقت نظر آتی ہے۔ جب بائبل مقدس کی ایک کتاب کوئی تعلیم دیتی ہے تو دوسری کتاب اسے رد نہیں کرتی۔ بلکہ اور بھی صفائی کے ساتھ اس کا بیان کرتی ہے حالانکہ بائبل مقدس کے بہت سے مصنف تھے جو وقت کے خیال سے ایک دوسرے سے بہت دور تھے۔ اور نہ ہی انھوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔ تاہم ان کا مضمون روح اور نشانہ یکساں تھا۔ ہر ایک تصنیف نے اپنے اپنے وقت کے مطابق اخلاقی اور دینی خیال کو زیادہ سے زیادہ پیش کیا اور یہی خیالات آج کل دنیا کی رہنمائی کرتے ہیں۔

(۹) دنیا کو کتاب مقدس کی تاثیر سے ظاہر اور ثابت ہوتا ہے کہ وہ الہامی اور الٰہی ہے اور یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ پاک کلام کی تاثیرات سے بہت سی

اخلاق شائستگی کی باتوں میں قدیم زمانے کی بہ نسبت دنیا نے نہایت ہی ترقی کی ہے اور ہر طرح کے لوگوں کی اور بھی اچھی حالت ہو گئی ہے۔ پہلی صدی میں انجیل مقدس کی جلد ترقی اس کی الٰہی بنیاد ظاہر کرتی ہے تواریخ میں یہ ایک عجیب بات ہے کہ تین صدیوں کے بیچ میں بت پرستی کی جگہ مسیحیت کام کرنے لگی۔ رومی بادشاہت کا مسیحی ہو جانا ایمان اور عبادت کی عجیب تبدیلی ہے جو کبھی بھی رہ جائی جا سکے گی۔ مسیح کی موت کے پچاس برس بعد رومی بادشاہت کے تقریباً ہر ایک بڑے شہر میں کلیسیائیں قائم ہو چکی تھیں۔ اس وقت کی رکاوٹیں مسیحیت کی ترقی کو روکنے کے لئے کچھ نہ کر سکیں۔ غیر قوموں کے ملکوں کی ناپاکی و گندگی جو ان میں بسی رہتی صرف قدرتی ترقی کے قانون سے ان میں سے نکل نہیں سکتی تھی۔ اور نہ ہی کسی اور حکمت اور طریقے سے بلکہ انجیل مقدس سے یہ ہو سکتا ہے کیونکہ انجیل خدا کی قدرت ہے۔ بغیر مقدس کلام کی سچائی اور پاکیزگی کے قدرتاً کوئی یہ نتیجہ نکال نہیں سکتا۔ جب ہم یہ سوچتے ہیں کہ کسی قدرتی ترقی سے انجیل پھیل تو یہ اور بھی تعجب کی بات دکھائی دیتی ہے چونکہ انجیل مقدس کے پھیلانے والے زیادہ تر جاہل اور حقیر لوگوں میں سے تھے۔ لہٰذا مقدس کلام کی تاثیر کا اثر جو دنیا میں ہوا اس کی الٰہی بنیاد ظاہر کرتی ہے۔ ان باتوں کے علاوہ پاک کلام کا اثر جو ان کی روز مرہ کی رفتار و گفتار اور اس کی عادت پر ہوا یہ بھی الٰہی بنیاد پر ہی موقوف ہے۔ مقدس لوگ نہ صرف دوسروں کو تبدیل کرنے میں ہی لگے رہے بلکہ دوسروں کے فائدے کے لئے انھوں نے اپنے آپ کو خود انکار بنا ڈالا۔

(د) کتاب مقدس کی تاثیر سے مصیبت زدوں کے آرام کے واسطے اچھے انتظام

کئے جاتے ہیں یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ تمام انسانوں کو بائبل مقدس کے اثر سے طرح طرح کے تمام فائدے حاصل ہو رہے ہیں۔ چونکہ تمام آدم زاد کو آزادی کا حق برابر ہے لہٰذا نہ صرف مسیحیوں کو بائبل مقدس کے اثر سے فائدہ حاصل ہوا ہے بلکہ جہاں کہیں بھی بائبل مقدس کی تعلیم قبول کی گئی ہے وہاں رحم دلی اور ہمدردی بڑھ گئی ہے جن ملکوں میں بائبل مقدس کا اثر نہیں پہنچا وہاں بہت سے مصیبت زدہ بڑی بے رحمی اور سنگدلی سے دبے پڑے ہیں۔ اور بہت سے مریض بیماریوں میں مبتلا ہیں اور مر رہے ہیں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ مقدس بائبل کے اثر کی وجہ سے ہسپتال اور شفاخانے بنائے گئے اور ان کا شمار بڑھتا جا رہا ہے۔ بائبل مقدس کے اثر کی وجہ سے دنیا میں بہت بڑی تبدیلی ہو رہی ہے جہاں کہیں بھی مسیحی مذہب ہو گا قوانین عملداری میں کمزوروں اور غریبوں کے انصاف اور حفاظت کا انتظام اقرار پائے گا۔ اس تبدیلی میں خدا کی انگلی نظر آتی ہے۔ جب انجیل کی خوشخبری لوگوں کے پاس پہنچی تو بہت سے لوگوں نے اس کے لئے خدا کا شکر کیا۔

(ب) عورتوں کی زندگی کی تبدیلی دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بائبل مقدس ضرور خدا کی طرف سے ہے۔ بہت سے ملکوں میں جہاں بائبل مقدس کی منادی نہیں ہوئی وہاں عورتیں غلاموں کی طرح رکھی جاتی ہیں۔ بہت سے لوگوں کا خیال عورتوں کے لئے یہ ہے کہ ان کی خدمت میں یہ شامل ہے کہ اپنے شوہروں اور اولاد کے لئے خاص ترقی کا باعث ہوں۔ بائبل مقدس بھی اس امر کا اقرار کرتی ہے کہ اولاد اپنی والدہ ہی کی تعلیم اور کوشش اور دعاؤں کے اثر سے بڑے مرتبے اور خدمت کے لئے تیار ہوتی ہے۔ وہ ضرور دنیا کے لئے

برکت کا باعث ہوتی ہے۔ یہ بات بالکل صاف ہے کہ دنیا کے پیشوں اور مختلف خدمتوں میں مردوں کا کام عورتوں کے کام سے جدا ہے اگر بے قدری کے سبب سے عورتیں ترقی کا باعث نہ ہوں تو اس سے سارے ملک کو ایسا نقصان پہنچتا ہے جو بیان سے باہر ہے دیکھنے میں آیا ہے کہ علم کی تحصیل اور استعمال میں عورتیں مردوں کے برابر ہیں اس کے علاوہ خوشخبری کو پھیلانے اور روحوں کو بچانے میں ان کی خدمت بڑی ہے۔ بائبل مقدس عورتوں کو بڑی عزت دیتی ہے عورتوں کی ترقی اور آراستگی حاصل کرنے میں بائبل کے علاوہ کوئی دوسری مذہبی کتاب مدد نہیں دیتی اور نہ لوگوں پر اثر کرتی ہے۔ بائبل مقدس کی تاثیر کی وجہ سے دنیا میں عورتوں کے حق میں بڑی تبدیلی ہو رہی ہے جب بائبل مقدس کی تاثیر ایسی تبدیلی کا سبب ہے تو اس سے بھی ظاہر اور ثابت ہوتا ہے کہ بائبل مقدس خدا کا کلام ہے۔

(۱۰) قوم یہود کی موجودگی سے ثابت ہوتا ہے کہ بائبل الہٰی کتاب ہے بائبل مقدس میں یہودی قوم کی بابت ایک عجیب بیان درج ہے اور یہ بیان تواریخی طور پر مستند درج ہے۔ خدا نے اس قوم کو دنیا کی سب قوموں میں سے چن لیا تاکہ وہ انصاف در ہاتھ اُن پر ظاہر کرے۔ اگرچہ یہودی لوگ قدیم قوموں کے درمیان تھوڑے اور کم قدر سمجھے جاتے تھے۔ تاہم روحانی طور سے وہ ان کے شاگرد ٹھہرے۔ کیونکہ خدا کا کلام ان کے سپرد ہوا۔ مقدس کلام میں لکھا ہے کہ ان کے وسیلے سے دنیا کی ساری قوموں کو برکت ملے گی کیونکہ وہ دنیا کے سارے لوگوں میں چنے ہوئے ٹھہرے۔ ان کی تواریخ ایسی عجیب ہے کہ اس سے پہلے کسی دوسرے کی نہ ہوئی جب غیر قوم

والے دیوتاؤں کے آگے جھکتے اور ان کی پرستش کرتے تھے تب یہودی لوگ یہواہ نام صرف ایک اکیلے خدا کی پرستش کرتے تھے۔ اور وہ پیشین گوئیاں بھی جو بنی اسرائیل لوگوں سے تعلق رکھتی ہیں وہ بھی عجیب ہیں۔ خدا نے موسیٰ کی معرفت بنی اسرائیل سے کہا کہ اگر تم خداوند کے حکموں پر عمل کرتے رہو تو خداوند تیرا خدا تجھے زمین کی سب قوموں سے سرفراز کرے گا۔ اور جب تو خداوند اپنے خدا کی آواز کا شنوا ہوگا تو یہ ساری برکتیں تجھے ملیں گی۔ سو تو شہر میں مبارک ہوگا اور کھیت میں بھی مبارک ہوگا۔ تیرا ٹوکرا اور تیری کٹھوتی مبارک ہوں گے اور تو اندر آتے وقت مبارک ہوگا اور باہر جاتے وقت بھی مبارک ہوگا۔ خداوند تیرے دشمنوں کو جو تجھ پر حملہ کریں تیرے زیر شکست دلائے گا۔ وہ تیرے مقابلہ کو تو ایک ہی راستے آئیں گے پر سات سات راستوں سے ہو کر تیرے آگے سے بھاگیں گے۔ خداوند تیرے انبار خانوں میں اور سب کاموں میں جن میں تو ہاتھ لگائے برکت کا حکم دے گا۔ خداوند تیرا خدا اس ملک میں جسے وہ تجھ کو دیتا ہے تجھ کو برکت بخشے گا۔ اگر تو خداوند اپنے خدا کے حکموں کو مانے اور اس کی راہوں پر چلے تو خداوند اپنی اس قسم کے مطابق جو اس نے تجھ سے کھائی تجھ کو اپنی پاک قوم بنا کر قائم رکھے گا۔ اور دنیا کی سب قومیں یہ دیکھ کر کہ تو خداوند کے نام سے کہلاتا ہے تجھ سے ڈر جائیں گی اور جس ملک کو تجھ کو دینے کی قسم خداوند نے تیرے باپ دادا سے کھائی تھی۔ اس میں خداوند تیری اولاد کو اور تیرے چوپایوں کے بچوں کو اور تیری زمین کی پیداوار کو خوب بڑھا کر تجھ کو برومند کرے گا۔ خداوند آسمان جو اس کا اچھا خزانہ ہے تیرے لئے کھول دے گا کہ تیرے ملک میں وقت پر مینہ برسائے اور وہ تیرے سب کاموں میں جن میں تو

ہاتھ لگائے برکت دے گا اور تو بہت سی قوموں کو قرض دے گا پر خود قرض نہیں لے گا۔ اور خداوند تجھ کو دُم نہیں بلکہ سر ٹھہرائے گا اور تو پست نہیں بلکہ سرفرازہی رہے گا۔ بشرطیکہ تو خداوند اپنے خدا کے حکموں کو جو میں تجھ کو آج کے دن دیتا ہوں سنے اور احتیاط سے ان پر عمل کرے اور جن باتوں کا میں آج کے دن تجھ کو حکم دیتا ہوں ان میں سے کسی سے دہنے یا بائیں ہاتھ مڑ کر اور معبودوں کی پیروی اور عبادت نہ کرے۔ استثنا ۲۸: ۱-۱۴ لیکن اگر تو خداوند کے حکموں کو بھولے اور ان پر عمل نہ کرے تو ہر طرح لعنتیں تجھ پر نازل ہوں گی اور تجھ کو لگیں گی استثنا ۲۸: ۱۵۔ اور خداوند تجھ کو زمین کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک تمام قوموں میں پراگندہ کرے گا استثنا ۲۸: ۶۴ جب تک یہودی لوگ خداوند کے حکموں کو مانتے رہے تب تک خداوند ان کے ساتھ رہا لیکن جب انھوں نے اپنے باپ دادا کے خدا کو چھوڑ دیا اور ان کی حکم عدولی کا پیالہ لبریز ہو گیا تب وہ بھی اپنے ملک سے نکالے گئے۔ یہ پیشین گوئیاں سنہ عیسوی میں پوری ہوئیں اور اس بات کا ذکر بھی تواریخوں میں مندرج ہے۔

(۱۱) بائبل مقدس کے اخلاقی انتظام سے ثابت ہوتا ہے کہ کتاب مقدس الٰہی اور الہامی کتاب ہے۔ سب اس بات کا اقرار کریں گے کہ جو اخلاقی قاعدے یا انتظام بائبل مقدس میں دیئے ہوئے ہیں وہ سب دوسرے قاعدوں سے بڑھ کر ہیں جو دنیا میں مانے جاتے ہیں۔ نظر آتا ہے کہ ان ملکوں کے درمیان جہاں بائبل مقدس کی تعلیم پہنچ گئی ہے برعکس ان کے جو اس کی تعلیم سے محروم رہے آسمان و زمین کا فرق ہے۔ غیر قوموں کا اخلاقی قاعدہ عام طور پر داغی ہے۔ کیونکہ ان میں انسان کے اخلاقی کاموں کا کافی و لازمی نمونہ نہیں ملتا۔

اس کا سبب یہ ہے کہ وہ خدا اور خلقت کو یکساں سمجھتے ہیں اور خدا کی پاک مرضی کے منکشف کی بابت کچھ نہیں جانتے لیکن بائبل مقدس کی مدد اور ہدایت سے انسان ایسی خرابیوں سے بچ سکتے ہیں۔ بائبل مقدس میں اعلیٰ درجہ کا اخلاقی نمونہ موجود ہے۔

(۱۲) کتاب مقدس اس سبب سے بھی الہامی پیغام ٹھہرتی ہے کہ انبیا کبھی کبھی خود بھی اس پیغام کو جو آسمان سے انھیں دیا گیا تھا بخوبی نہیں سمجھتے تھے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنا پیغام اور خیال پیش نہیں کرتے تھے بلکہ خدا کا مقدس کلام سناتے تھے ان کے حق میں پطرس رسول کی شہادت یہ ہے کہ اسی نجات کی بابت ان نبیوں نے بڑی تلاش اور تحقیق کی جنہوں نے اس فضل کے بارے میں جو تم پر ہونے کو تھا نبوت کی انھوں نے اس بات کی تحقیق کی کہ مسیح کا روح جو ان میں تھا پیشتر سے مسیح کے دکھوں کی اور ان کے بعد کے جلال کی گواہی دیتا تھا۔ وہ کون سے اور کیسے وقت کی طرف اشارہ کرتا تھا۔ ان پر یہ ظاہر کیا گیا کہ وہ نہ اپنی بلکہ تمھاری خدمت کے لئے یہ باتیں کیا کرتے تھے جن کی خبر اب تم کو ان کی معرفت ملی جنھوں نے روح القدس کے وسیلے سے جو آسمان پر سے بھیجا گیا تم کو خوشخبری دی اور فرشتے بھی ان باتوں پر غور سے نظر کرنے کے مشتاق ہیں۔ ۱-پطرس ۱: ۱۰-۱۲

(۱۳) بائبل مقدس کی شہادت اپنی اصلیت کی بابت یہ ظاہر کرتی ہے کہ وہ الٰہی اور الہامی کتاب ہے۔

(۱) نئے عہد نامے کی بابت۔ نئے عہد نامے کی کتابوں کی تعلیم کی خوبی سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خدا کی طرف سے ہے۔ اور سبب یہ ہے کہ انجیل مقدس کی کتابیں نہ صرف رسولوں کے ہاتھ سے تصنیف ہوئیں ہیں بلکہ روح القدس

کی ہدایت سے لکھوائی گئی ہیں۔ بہت سی اور بھی مذہبی کتابیں ہیں لیکن کسی میں
انجیل کے برابر برکت پائی نہیں جاتی اور دیکھنے میں آیا ہے کہ وہ برکت کا
وسیلہ ہے۔

نئے عہدنامے کے مصنف صفائی کے ساتھ فرماتے ہیں کہ ہم اپنی طرف سے
نہیں لکھتے ہیں۔ خداوند یسوع مسیح اپنے کلام کے الہامی ہونے کی بابت یہ
دعویٰ کرتے ہیں کہ جو مجھے نہیں مانتا اور میری باتوں کو قبول نہیں کرتا اس کا
ایک مجرم ٹھہرانے والا ہے یعنی جو کلام میں نے کیا ہے آخری دن وہی اسے مجرم
ٹھہرائے گا۔ یوحنا ۱۲: ۴۸ نئے عہدنامے کے حق میں پطرس رسول فرماتے ہیں
کہ تم بھی اگر چاہتے ہو تو ان باتوں کی سچائی کو دریافت کر سکتے ہو۔ اے اسرائیلیو
یہ باتیں سنو کہ یسوع ناصری ایک شخص تھا جس کا خدا کی طرف سے ہونا تم
پر ان معجزوں اور عجیب کاموں اور نشانوں سے ثابت ہوا جو خدا نے اس
کی معرفت تم میں دکھائے۔ تم آپ بھی جانتے ہو۔ اعمال ۲: ۲۲ جب ہم
نے تمہیں اپنے خداوند یسوع مسیح کی قدرت اور آمد سے واقف کیا تھا تو
دغابازی کی گھڑی ہوئی کہانیوں کی پیروی نہیں کی تھی۔ بلکہ خود اس کی عظمت
کو دیکھا تھا۔ ۲۔ پطرس ۱: ۱۶ پولس رسول کی شہادت یہ ہے جو چیزیں
نہ آنکھوں نے دیکھیں اور نہ کانوں نے سنیں نہ آدمی کے دل میں آئیں وہ سب
خدا نے اپنے محبت رکھنے والوں کے لئے تیار کیں لیکن ہم پر خدا نے ان کو
روح کے وسیلے سے ظاہر کیا کیونکہ روح ساری باتیں بلکہ خدا کی تہ کی باتیں بھی
دریافت کر لیتا ہے مگر ہم نے نہ دنیا کا روح بلکہ وہ روح پایا جو خدا کی طرف
سے ہے تاکہ ان باتوں کو جانیں جو خدا نے ہمیں عنایت کی ہیں اور ہم ان باتوں
کو ان الفاظ میں نہیں بیان کرتے جو انسانی حکمت نے ہم کو سکھائے ہیں بلکہ ان الفاظ

جو روح نے سکھائے ہیں ۱۔ کرنتھیوں ۲: ۱۲-۱۳ کیونکہ وہ مجھے انسان کی طرف
سے نہیں پہنچی اور نہ مجھے سکھائی گئی بلکہ یسوع مسیح کی طرف سے مجھے اس کا
مکاشفہ ہوا۔ گلتیوں ۱: ۱۲۔ انجیل مقدس کی اصلیت کا ایک اور ثبوت اس
وعدے سے ملتا ہے جسے خداوند یسوع مسیح نے روحانی رہنمائی کے لئے اپنے شاگردوں
کو دیا۔ یوحنا ۱۴: ۱۷، خداوند یسوع مسیح نے رسولوں کو استاد بنا کر بھیجا اور
ان کو ان کی تعلیم کے لئے پاک روح کی فوق الانسانی مدد کا وعدہ کیا جیسا پرانے
عہدنامے کے نبیوں سے وعدہ کیا تھا متی ۱۰: ۷ یوحنا ۱۴: ۲۶-۲۷؛ ۱۶: ۱۳
پنتکست کے روز رسولوں نے پاک روح کا بپتسمہ پایا۔ انھوں نے یہ دعوے
کیا کہ وہ روح پاک کے اثر سے بولتے تھے اور وہ پرانے عہدنامے کے مصنفوں
کی طرح الٰہی اختیار سے بولتے تھے۔ ۱۔ کرنتھیوں ۱۱: ۲۸، ۱۳: ۸، ۱۳۰: ۲۸،
گلتیوں ۱: ۱۲، ۱۰۔ تھسلنیکیوں ۴: ۲، ۸

جب انطاکیہ کی کلیسیا کے بزرگ عبادت کر رہے تھے تب روح القدس
نے کہا کہ میرے لئے برنباس اور ساؤل کو اس کام کے لئے مخصوص کر دو جس کے
واسطے میں نے ان کو بلایا ہے۔ اعمال ۱۳: ۲۔ جب غیر قوموں میں سے خدا
کی طرف رجوع لائے ہوئے لوگوں کے بارے میں یروشلم کی کلیسیا میں فیصلہ
ہوا تب بزرگوں نے یہ کہا کہ روح القدس اور ہم نے یہ مناسب جانا کہ ان
ضروری باتوں کے سوا تم پر اور بوجھ نہ ڈالیں۔ اعمال ۱۵: ۲۸ پولس رسول کی
شہادت اپنے پیغام کی بابت یہ ہے کہ ہماری خوشخبری تمہارے پاس نہ
فقط لفظی طور پر پہنچی بلکہ قدرت اور روح القدس اور پورے اعتقاد
کے ساتھ۔ ۱۔ تھسلنیکیوں ۱: ۵ آدمی ہم کو مسیح کا خادم اور خدا کے بھیدوں
کا مختار سمجھے۔ ۱۔ کرنتھیوں ۴: ۱۔ جب پولس رسول روم کے قید خانہ میں رہا

تب اس کا دستور تھا کہ خدا کی بادشاہت کی گواہی دے دے کر اور موسیٰ کی
توریت اور نبیوں کے صحیفوں سے یسوع کی بابت سمجھا سمجھا کر صبح سے شام تک
ان سے بیان کرتا تھا اعمال ۲۸ : ۲۳

ذیل کی آیات رسولوں کی تعلیم کو پرانے عہدنامے کے نوشتوں کی تعلیم کے
برابر بتاتی ہیں ۱- پطرس ۱ : ۱۱-۱۲ ، ۲- پطرس ۱ : ۲۱ ، ۳ : ۲ —
۳ : ۱۶ ، ۲ تھیس ۳ : ۱۶

عبرانیوں کے مصنف کی گواہی اس کی بابت یہ ہے کہ جو کلام فرشتوں کی معرفت
فرمایا گیا تھا جب وہ قائم رہا اور ہر ایک قصور اور نافرمانی کا ٹھیک ٹھیک بدلہ
ملا تو اتنی بڑی نجات سے غافل رہ کر ہم کیونکر بچ سکتے ہیں جس کا بیان پہلے
خداوند کے ذریعے سے ہوا اور سننے والوں سے ہمیں پایۂ ثبوت کو پہنچا۔ عبرانیوں
۲ : ۳-۴ جب موسیٰ کی شریعت کا نہ ماننے والا دو یا تین شخصوں کی گواہی سے
بغیر رحم کئے مارا جاتا ہے تو خیال کرو کہ وہ شخص کس قدر زیادہ سزا کے لائق
ٹھہرے گا جس نے خدا کے بیٹے کو پامال کیا اور عہد کے خون کو جس سے
وہ پاک ہوا تھا ناپاک جانا اور فضل کی روح کو بے عزت کیا۔ عبرانیوں ۱۰ : ۲۹

(۳) قدیم کلیسیا کے بزرگوں کی شہادت نئے عہدنامے کی بابت :- نہ صرف رسول
لوگ نئے عہدنامے کی الہامی کتاب ہونے کی شہادت دیتے ہیں بلکہ قدیم کلیسیا
کے بزرگوں کی تصنیفات بھی جو پہلی دوسری اور تیسری صدی میں تصنیف
ہوئیں۔ انجیل کی کتابوں کی اصلیت کا پکا ثبوت دیتی ہیں۔ رسولوں کی موت کے
بعد مسیحی مصنف ایسی تصنیف کرنے لگے جن میں انجیل کی بہت سی آیات
درج کی گئیں۔ اور ثابت ہوتا ہے کہ وہ تمام آیات موجودہ انجیل کی آیات
میں سے ہیں جو آج موجود ہے۔ نہ صرف قدیم زمانوں کے مسیحی مصنف

اپنی کتابوں میں انجیل کا ذکر کیا ہے۔ بلکہ پہلی عیسوی صدی کے دیگر بڑے
مصنف بھی اپنی تصنیفوں میں انجیل کی کتابوں کا ایسا ذکر کرتے ہیں جس سے
ثابت ہوتا ہے کہ کتابیں مذکور وہی ہیں جو ہماری انجیل میں درج ہیں۔

(۳) انجیل مقدس کے قدیم ترجموں اور قدیم کلیسیا کے بزرگوں کی تصنیفات
سے ثابت اور ظاہر ہوتا ہے کہ دوسری صدی عیسوی کے آخر میں سریانی زبان
میں انجیل کا ترجمہ کیا گیا اور چند سال کے بعد لاطینی میں بھی ترجمہ کیا گیا اور
یہ ترجمے موجود ہیں۔ سنہ ۳۵۰ء کے قریب اتھیوپک ETHIOPI ترجمہ تیار کیا
گیا۔ اس زمانے کے مسیحی ان کتابوں پر بہت بھروسہ رکھتے اور مانتے تھے کہ یہ
اصلی اور الہامی کتابیں ہیں اور ان کی تمام تعلیمات اس انجیل کی تعلیمات
سے ملتی ہیں جو آج ہمارے پاس موجود ہے اور اس سے انجیل مقدس اعتبار
کے لائق ہے۔

(۴) انجیل کے نقشوں سے ثابت ہوتا ہے کہ انجیل مقدس اصلی ہے۔ رسولوں کے
زمانے سے لیکر پندرہویں صدی تک بائبل مقدس کی کتابیں نقل نویسوں
سے قلمبند کی جاتی تھیں لیکن فقط عرصہ قریباً چار سو سال کا ہوا ہے جب سے
چھاپنے کی حکمت نکل گئی ہے۔ اس وقت میں رسولوں کے زمانے کی ساری
کتابیں موجود کی گئیں اور بہت برسوں تک ایک ایک کرکے کتاب کی جلد
نقل کی گئی اور اس طرح ان زمانوں کے اندر کتاب کی ساری جلدیں نقل کی
گئیں اور پھر کثرت کے ساتھ نسخے تیار کرکے دنیا بھر کی مسیحی کلیسیاؤں
میں پھیلائے گئے۔ ممکن ہے کہ نقل نویسوں کے قلمبند کرنے سے کوئی لفظ
بھول سے رہ جاتا اور کبھی کبھی کوئی نیا لفظ آجاتا تھا۔ قدیم زمانے کے نقل
نویسوں کی تحریر کا مقابلہ کرنے سے ایسی غلطیاں ظاہر ہوتی ہیں اگرچہ اس

قسم کی غلطیاں نکلیں تو بھی دینی تعلیمات کی نسبت نئے عہدنامے میں کچھ بھی تبدیلی نہیں ہوئی۔ انجیل کے پہلے نسخے اب موجود نہیں ہیں، اور کسی کو معلوم نہیں کہ کس طرح غائب ہوئے۔ سب سے پرانے نسخے جو آج موجود ہیں چوتھی صدی کے ہیں اور اس صدی کے بھی تھوڑے ہی ہیں لیکن اس کے بعد جو تیار کئے گئے وہ شمار میں بہت ہیں۔ ان میں نقل نویسوں کی غلطیاں ضرور پائی جاتی ہیں لیکن تعلیمات کی بابت وہ سب ایک دوسرے اور موجودہ انجیل سے ملتے ہیں اس لئے موجودہ انجیل پر پورا ایمان رکھنا سب ایمانداروں کا فرض ہے چونکہ اس کی اصلیت کی بابت کچھ شک نہیں ہے۔

(ب) پرانے عہدنامے کی کتابوں سے یہ ثابت ہوا کہ نئے عہدنامے کی کتابیں الہٰی کلام ہے تب نئے عہدنامے کی کتابوں کے لکھنے والوں کی گواہی سے پرانے عہدنامے کی کتابیں بھی الہٰی کلام ثابت ہوتی ہیں کیونکہ نئے عہدنامے کی کتابوں کا بیان ان کی اصلیت پر گواہی دیتا ہے۔

(۱) خدا یسوع مسیح کی شہادت پرانے عہدنامے کی اصلیت کی بابت:

یسوع مسیح پرانے عہدنامے کو بچپن ہی سے خوب پڑھتے تھے۔ وہ منادی کرتے تب وہ اس سے اقتباس کرتے تھے۔ اس لئے پرانے عہدنامے کی سچائی کی نسبت یسوع مسیح کی شہادت کافی ہے۔ خداوند یسوع مسیح پاک نوشتوں کی بڑی قدر کرتے اور چاہتے تھے کہ ہر شخص انہیں حفظ کرے اور عمل میں لائے۔ بائبل مقدس صفائی کے ساتھ یہ تعلیم پیش کرتی ہے کہ یسوع مسیح پرانے عہدنامے کو خدا کا دیا ہوا پیغام جانتے تھے اسی لئے اس نے یہودیوں سے کہا کہ تمہاری ناواقفی اس سے ظاہر ہے کہ اگرچہ تم پاک نوشتوں کو الہٰی کلام جانتے ہو تاہم یہ نہیں جانتے کہ وہ میری گواہی دیتے ہیں۔ یوحنا ۵: ۳۹۔ یسوع نے اپنے شاگردوں کے ذہن

کھول دے تاکہ کتاب مقدس کو سمجھیں اور ان سے کہا یوں لکھا ہے کہ مسیح دکھ اٹھائے گا۔ لوقا ۲۴: ۴۵-۴۶۔ پھر اس نے ان سے کہا کہ اے نادانو! اور نبیوں کی ساری باتوں کے ماننے میں سست اعتقادو کیا مسیح کو یہ دکھ اٹھا کر اپنے جلال میں داخل ہونا ضرور نہ تھا؟ پھر موسیٰ سے اور سب نبیوں سے شروع کر کے سارے نوشتوں میں جتنی باتیں اس کے حق میں لکھی ہوئی تھیں وہ ان کو سمجھا دیں۔ لوقا ۲۴: ۲۵-۲۷۔ نوشتوں کا پورا ہونا ایک بہت ضروری بات ہے کیونکہ وہ الہٰی کلام ہے۔ یسوع نے یہودیوں سے کہا کہ تم گمراہ ہو اس لئے کہ نہ کتاب مقدس کو جانتے ہو اور نہ خدا کی قدرت۔ متی ۲۲: ۲۹۔ اس نے یہ بھی کہا کہ کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں۔ یوحنا ۱۰: ۳۵۔ ان کے پاس موسیٰ اور انبیاء تو ہیں ان کی سنیں۔ لوقا ۱۶: ۲۹۔ وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ مقدس کلام میں سے نہ کچھ گھٹے گا اور نہ کچھ بڑھے گا۔ مکاشفہ ۲۲: ۱۸-۱۹۔

یسوع مسیح نے موسیٰ کی پانچ کتابوں میں سے چار کا حوالہ دیا اور زبور، یسعیاہ، ملاکی اور زکریاہ کی کتابوں میں سے یہ کہہ کر لکھا ہے کہ مندرجہ ذیل آیات کو پڑھئے۔ متی ۴: ۴، ۷، ۱۰۔ مرقس ۱۲: ۲۶۔ لوقا ۲۴: ۴۴۔ کہ ایک نقطہ یا شوشہ توریت میں سے ہرگز نہ ٹلے گا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے اور یہ کہا کہ پاک نوشتے توڑے نہیں جا سکتے۔ یہودیوں کے درمیان یہ مقابلہ ظاہر کرتا تھا کہ حوالے پاک کتاب میں سے دیئے گئے اور خدا سے الہامی ہیں۔ مسیح نے ان آیات کو بھی استعمال کیا۔ "خدا کا کلام" یوحنا ۱۰: ۳۵۔ مرقس ۷: ۱۳۔ "خدا کی حکمت" لوقا ۱۱: ۴۹۔

(۲) رسولی شہادتیں پرانے عہدنامے کی کلیسیا کی بابت:

دیکھنا چاہئے کہ مسیح کی گواہی اور رسولی گواہی میں کچھ فرق نہیں ہے۔ دونوں

ہیں کہ ہمارے پاس نبیوں کا وہ کلام ہے جو زیادہ معتبر ٹھہرا اور تم اچھا
کرتے ہو جو یہ سمجھ کر اس پر غور کرتے ہو کہ وہ ایک چراغ ہے جو اندھیری جگہ میں
روشنی بخشتا ہے۔ جب تک پو نہ پھٹے اور صبح کا تارا تمہارے دلوں میں نہ
چمکے۔ اور پہلے یہ جان لو کہ کتاب مقدس کسی نبوت کی بات کی تاویل کسی کے ذاتی
اختیار پر موقوف نہیں کیونکہ نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوئی
بلکہ آدمی روح القدس کی تحریک کے سبب خدا کی طرف سے بولتے تھے۔ ۲-پطرس
۱: ۱۹-۲۱۔ اے بھائیو! اس نوشتے کا پورا ہونا ضروری تھا جو روح القدس نے
داؤد کی زبانی اس کے حق میں پہلے سے کہا تھا۔ اعمال ۱: ۱۶۔ نہ صرف یسوع مسیح
بلکہ رسولوں نے بائبل مقدس کو ایک کامل سند مانا۔ ظاہر ہے کہ پولس رسول کا دستور
تھا کہ مسیح کی الوہیت کی تعلیم کی بابت مباحثے میں یہودیوں کے ساتھ نوشتوں
کی باتوں کا چرچا کرتا تھا۔ اعمال ۱۷: ۲۔ بیریہ کے لوگوں نے بڑے شوق سے
کلام کو قبول کیا اور روز بروز کتاب مقدس میں تحقیق کرتے تھے کہ آیا یہ باتیں
اسی طرح ہیں۔ اعمال ۱۷: ۱۱۔ وہ پھر کہتے ہیں کہ کیونکہ جتنی باتیں پہلے لکھی
گئیں وہ ہماری تعلیم کے لئے لکھی گئیں۔ تاکہ صبر اور کتاب مقدس کی تسلی سے
امید رکھیں۔ رومیوں ۱۵: ۴۔ تو بچپن سے ان پاک نوشتوں سے واقف ہے۔
جو تجھے یسوع مسیح پر ایمان لانے سے نجات حاصل کرنے کے لئے دانائی بخش سکتے
ہیں ہر ایک صحیفہ جو خدا کے الہام سے ہے تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راستبازی
میں تربیت کرنے کے لئے فائدہ مند ہے۔ ۲-تیمتھیس ۳: ۱۵-۱۶۔ اپنی تعلیم کو ثابت
کرنے کے واسطے رسول لوگ پاک نوشتوں سے آیات پیش کیا کرتے تھے۔
ثابت ہوتا ہے کہ ایک مصنف دوسرے مصنف کی تصنیف کی بابت اچھی
گواہی دیتا ہے۔ پولس رسول کی تصنیف کے حق میں پطرس رسول یہ فرماتے ہیں

کہ ہمارے پیارے بھائی پولس نے بھی اس حکمت کے موافق جو اسے عنایت
ہوئی تھی یہی لکھا ہے اور اپنے سارے خطوں میں ان باتوں کا ذکر کیا ہے
جن میں بعض باتیں ایسی ہیں جن کا سمجھنا مشکل ہے اور جاہل اور بے قیام لوگ
ان کے معنوں کو بھی اور صحیفوں کی طرح کھینچ تان کر کے اپنے لئے ہلاکت پیدا
کرتے ہیں ۲-پطرس ۳: ۱۵

(۳) سپٹواجنٹ کے ترجمے سے ثابت ہوتا ہے کہ پرانا عہدنامہ اصلی کتاب ہے۔
پرانے عہدنامے کی قدیم ترجموں سے ثابت ہوتا ہے کہ کتاب مقدس کی تعلیمات
کی تبدیلی نہیں ہوئی۔ بائبل مقدس کے پڑھنے سے پتہ لگتا ہے کہ یہودیوں کی نظر
میں خدا کے کلام کو تبدیل کرنا بڑا گناہ تھا۔ ہر یہودی اپنی پیدائش سے کتاب
مقدس کو خدا کا کلام مانتا چلا آتا ہے اور اس پر چلنے کی کوشش کرتا ہے اگر
ضرور ہو تو اس کے لئے اپنی جان بھی دے سکتا ہے۔ یہودی لوگ اپنی پاک کتاب
کی حفاظت کرانے کے لئے بڑے عالم لوگ مقرر کرتے تھے۔ کوئی ایسا اشارہ تک
بھی نہیں ہے کہ کسی شخص کا خیال یہ تھا کہ بائبل مقدس کی تعلیمات کو تبدیل کرے۔
مسیح سے کوئی ۲۸۰ برس قبل پرانا عہدنامہ یونانی زبان میں ترجمہ کیا گیا۔ یہ
ترجمہ کرنے میں ستر شخص شریک تھے اس لئے ہی اس کا نام سپٹواجنٹ رکھا گیا
ضرور ہے کہ الفاظ اور عبارتوں میں آزادی تھی۔ تو بھی تعلیمات میں کچھ تبدیلی
نہ ہوئی۔ پس ثابت ہوا کہ بائبل مقدس بغیر تبدیلی کے قدیم زمانے سے چلی آتی
ہے۔ تقریباً ۳۰۰ برس قبل مسیح بائبل مقدس کی تعلیمات کا نئی نئی زبانوں میں
ترجمہ شروع ہوا اور آج تک چلا آتا ہے۔ اگر ہم ان پرانے ترجموں کا مقابلہ کریں
تو ہم کو معلوم ہوگا کہ ان کے مضمونوں سے ہم آوازی پائی جاتی ہے۔ ان ترجموں
میں ذیل کے مشہور ہیں۔ سپٹواجنٹ۔ سریانی۔ مصری۔ عربی۔ گوتھی۔ فارسی۔

لاطینی ۔ گوتھک ۔ آرامی ۔ اینگلو سیکسن اور سلوونک ۔

یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ دنیا کے بہتیرے دینی اور اخلاقی ہادی زمانہ حال میں اس امر کا اقرار کرتے ہیں کہ بائبل مقدس کی تاثیر کی وجہ سے دنیا کے ہر انتظام سے بڑی تبدیلی ہو رہی ہے۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ بائبل مقدس کی تاثیر سے انسان کی جان کی قدر بہت بڑھ گئی ہے۔ علم اور ہنر بہت ترقی پائے جاتے ہیں۔ انسان کی ترقی کے لئے طرح طرح کے انتظام نکلتے ہیں۔ ایسی تلاش میں بہتوں نے اپنی جان کو گویا قربان کر دیا کہ ان کے ہم جنس کو بھلائی حاصل ہو۔ وہ کتاب جس کی تاثیر سے ایسی تبدیلی ہوئی اور ہوتی ہے بغیر شک و شبہ خدا کا پیغام اور مکاشفہ ہے۔ ان باتوں کے علاوہ بائبل مقدس کے اندرونی اور تواریخی موجودہ ثبوت بے شمار ہیں اور معقول ہیں لیکن وقت اور مقام مجھ کو اس امر کی اجازت نہیں دیتا کہ میں اس باب میں ان سے زیادہ بیان کروں۔ یہ بات صحیح ہے "اگر کوئی اس کی مرضی پر چلنا چاہے تو وہ اس تعلیم کی بابت جان جائے گا کہ خدا کی طرف سے ہے" یوحنا [illegible]۔

سوالات

(۱) مقدسوں کا گمان بائبل کے الہام ہونے کی بابت کیا ہے؟

(۲) بائبل کے الہام ہونے کا مطلب کیا ہے؟

(۳) کس طریقے سے بائبل تصنیف ہوئی؟

(۴) بائبل کے مصنفوں کی شہادت اپنے پیغام کی بابت کیا ہے؟

(۵) کس طرح معجزہ الہٰی مکاشفہ کی شہادت ہے؟

(۶) کس طرح نبوت الہٰی مکاشفہ کی شہادت ہے؟

(۷) کس طرح بائبل کی تعلیمات کی خوبی سے ثابت ہوتا ہے کہ بائبل الہٰی کتاب ہے؟

(۸) کس طرح مسیحی دستاویز کی اصلیت سے ثابت ہوتا ہے کہ بائبل ایک الہٰی کتاب ہے؟

(۹) کن پانچ دلیلوں سے پرانے عہدنامے کی اصلیت ظاہر ہوتی ہے؟

(۱۰) کن دلیلوں سے نئے عہدنامے کی اصلیت ظاہر ہوتی ہے؟

(۱۱) کس طرح بائبل کے مصنفوں کے اعتبار سے ثابت ہوتا ہے کہ بائبل الہٰی کتاب ہے؟

(۱۲) کس طرح بائبل کے مختلف حصوں کی یکتی اور موافقت سے بائبل الہٰی کتاب ہے؟

(۱۳) کس طرح بائبل کی تاثیر سے تبدیلی ہوئی؟

(۱۴) کس طرح بائبل کے اخلاقی انتظام سے ہوتا ہے کہ بائبل الہٰی اور کتاب مقدس ہے؟

(۱۵) قدیم کلیسیا کے بزرگوں کی شہادت نئے عہدنامے کی بابت کیا ہے؟

(۱۶) مسیح کی شہادت پرانے عہدنامے کی بابت کیسی ہے؟

(۱۷) رسولوں کی شہادت پرانے عہدنامے کی بابت کیسی ہے؟

(۱۸) کس طرح سپٹواجنٹ کے ترجمے سے ثابت ہوتا ہے کہ پرانا عہدنامہ اصلی کتاب ہے؟

دوسرا باب

انسان پر فرض ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے کی بابت علم رکھے۔ اس کی بابت لکھا ہے کہ خداوند کو پہچانو۔ یسعیاہ ۳۱:۳۴۔ اس کے ملنے خداوند کا کلام فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو اپنے خداوند کو پہچانتے ہیں مضبوط ہوں گے۔ دانی ایل ۱۱:۳۲۔ موجودہ زمانہ میں ایسی نصیحت دینا مناسب ہے۔ لیکن ایک وقت آنے والا ہے، جب سب لوگ اسے پہچانیں گے۔ اس بات کے بارے میں مقدس کلام میں یوں لکھا ہے۔ تب ہم جانیں گے ہاں خداوند کو پہچانیں گے اور اس کے عرفان میں ترقی کریں گے۔ ہوسیع ۶:۳۔ پولس رسول فرماتے ہیں کہ اب ہمیں آئینہ میں دھندلا سا دکھائی دیتا ہے لیکن اس وقت روبرو دیکھیں گے۔ اور ایسے پورے طور پر پہچانیں گے کہ جیسے ہم پہچانے گئے ہیں۔ ۱۔کرنتھیوں ۱۳:۱۲۔ لفظ خدا کا مطلب ہے، سبھوں کا مالک اور جو کسی دوسرے کا محتاج نہ ہو۔ لفظ خدا یونانی زبان میں "تھی اوس" اور عبرانی زبان میں "الوہیم" اور سنسکرت میں "دیوا" یا "دوا" کہتے ہیں جو لفظ دی یو سے تعلق رکھتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس لفظ کا اصل مطلب روشنی تھا۔ یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ قدیم زمانے میں بہت سے لوگ روشن پرست تھے اور وہ آفتاب کی پرستش کرتے تھے۔ اس سے ضرور یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ معبود روشن ہے۔ ہر زمانے میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو ناستک کہلاتے ہیں چونکہ وہ کہتے ہیں کہ کوئی خدا نہیں ہے۔ جب بائبل مقدس ان آدمیوں کا ذکر کرتی ہے تو وہ فرماتی ہے کہ ایسے لوگ بیوقوف ہیں۔ "احمق نے اپنے دل میں کہا ہے کہ کوئی خدا نہیں"۔

زبور ۱۴:۱۔ ایسے لوگ ایک بھی ایسا ثبوت پیش نہیں کر سکتے جس سے یہ ظاہر کر سکیں کہ خدا کی ہستی نہیں ہے۔ اس کے برعکس جو کچھ خدا کی نسبت معلوم ہو سکتا ہے وہ علم کے چشموں کے ذریعے سے ہوتا ہے اور وہ چشمے بائبل مقدس اور خلقت ہے خلقت بھی ایک الہٰی کتاب کی مانند ہے جس سے انسان کو الہٰی پیغام حاصل ہوتا ہے آسمان خدا کا جلال بیان کرتا ہے۔ پوشیدہ نہ رہے کہ خدا نے اپنے پاک کلام کے سوا موجودات میں بھی اپنے آپ کو آشکارا کیا ہے۔ اگرچہ ساری موجودات خدا کے خیالوں کا اظہار ہے جو دنیا کی پیدائش سے ظاہر ہوتا ہے۔ تاہم موجودات میں خدا کا اظہار فقط پاک کلام کے ذریعے سے بخوبی سمجھا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ خدا کے سچے لوگوں کے اپنے روحانی تجربے دیگر ثبوتوں سے بہتر ہیں۔ خدا اپنی جلالی صفتوں کو ظاہر کر کے اپنا علم اور پہچان بخشتا ہے۔ انسان اتنا علم اور ادراک رکھتا ہے کہ وہ اپنے مالک کو جاننا اور پہچاننا ممکن ہے۔ زمانہ بہ زمانہ خدا اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے۔ خداوند موسیٰ سے ہمکلام ہوا جس طرح کوئی اپنے دوست سے کلام کرتا ہے۔ خروج ۳۳:۱۱۔ اگرچہ بائبل میں خدا کے وجود اور حقیقت کی نسبت کثرت کے ساتھ دلیلیں موجود ہیں تاہم بائبل مقدس کے مصنفوں کے درمیان خدا کے وجود حق میں کلام نہ تھا تو بھی اس کی نسبت ان کو کوئی شک نہ تھا ان کی رفاقت خدا سے بنی رہی اس لئے انہیں ضرورت نہ تھی کہ اس کے وجود اور حقیقت کی دلیلیں پیش کریں۔ بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ پاک کلام میں خدا کے وجود کے حق میں کوئی ثبوت پایا نہیں جاتا بلکہ بائبل خدا کے وجود کو بغیر ثبوت تسلیم کرتی ہے۔ اس امر کے بہتیرے گواہ ہیں کہ یہ دعویٰ درست نہیں بلکہ سچے خدا کے وجود کے حق میں بہت سی دلیلیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً قادر مطلق ہے کیا کہ ہم اس کی عبادت کریں۔؟ ایوب ۲۱:۱۵۔ "آسمان خدا کا جلال ظاہر کرتا ہے۔ اور فضا اس کی دستکاری

دکھاتی ہے۔ دن سے دن بات کرتا ہے اور رات کو رات حکمت سکھاتی ہے۔ زبور ۱۹: ۱-۲۔ اگرچہ انسان خدا کی بابت پورا علم حاصل کر نہیں سکتا تاہم اس کو بائبل مقدس سے کافی علم مل سکتا ہے۔ وہ خدا کی بندگی کرے اور اس سے دعا مانگے۔ بائبل مقدس اور خلقت کے علم کے دو سر چشمے ہیں لیکن خلقت کی روشنی کافی نہیں کیونکہ جیسے پولس رسول فرماتے ہیں کہ لوگوں نے خدا کو پہچاننا ناپسند کیا۔

(۱) **خدا کے متفرق نام:** پرانے عہدنامے کے زمانے میں خدا بہت سے ناموں کے ذریعے سے اپنے آپ کو ظاہر کیا کرتا تھا۔ ذیل کے عبرانی الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔

(۱) الوہیم۔ پیدائش ۱: ۱ خداوند زور آور، پیدا کرنے والا۔

(۲) یہوواہ۔ پیدائش ۴: ۲۶۔ ازلی ابدی، الفا اور اومیگا۔

(۳) ایل ایلیون۔ پیدائش ۱۴: ۲۲۔ خداوند خدا تعالیٰ آسمان و زمین کا مالک۔

(۴) یہوواہ یری۔ پیدائش ۲۲: ۱۴۔ خداوند دیکھ لے گا۔

(۵) ایل شدی۔ خروج ۶: ۳۔ خداوند قادر مطلق سب کچھ کر سکتا۔ ایل شدی کا اصل مطلب قادر مطلق ہے۔ پیدائش کی کتاب میں اس نام کا ذکر چھ دفعہ پایا جاتا ہے اور خروج کی کتاب میں دو دفعہ پایا جاتا ہے۔ گنتی کی کتاب میں دو دفعہ روت کی کتاب میں دو دفعہ ایوب کی کتاب میں اکتیس دفعہ زبور کی کتاب میں دو دفعہ یسعیاہ کی کتاب میں ایک دفعہ حزقی ایل کی کتاب میں دو دفعہ یوایل کی کتاب میں دو دفعہ۔ اور خدا نے ابراہام، اضحاق اور یعقوب پر ایل شدی نام کو ظاہر کیا۔

(۶) یہوواہ نسی۔ خروج ۱۷: ۱۵۔ خداوند میرا جھنڈا ہے۔

(۷) یہوواہ سلوم۔ قضاۃ ۶: ۲۴۔ اطمینان کا خدا۔

(۸) یہوواہ شمّاہ۔ خداوند وہاں ہے۔

(۹) یہوواہ صدقینو۔ یرمیاہ ۲۳: ۶۔ خداوند ہماری صداقت۔

(۲) بائبل مقدس صفائی کے ساتھ یہ تعلیم پیش کرتی ہے کہ صرف ایک ہی خدا ہے جو ساری کائنات کا پیدا کرنے والا ہے۔ پیدائش ۱: ۱ خدا نے موسیٰ سے کہا میں جو ہوں سو میں ہوں۔ خروج ۳: ۱۴۔ داؤد کہتا ہے کہ آسمان خدا کا جلال ظاہر کرتا ہے۔ ایک دن دوسرے دن سے باتیں کرتا ہے اور ایک رات دوسری رات کو معرفت بخشتی ہے۔ ان کی کوئی لغت اور زبان نہیں۔ ان کی آواز سنائی نہیں دیتی لیکن ساری زمین میں ان کا کلام پہنچا ہے۔ زبور ۱۹: ۱-۴ یوحنا ۱۴: ۷-۹۔ ۱-کرنتھیوں ۱۵: ۱۹۔ عبرانیوں ۱: ۱-۳۔ خدا صرف وجود نہیں بلکہ سب کی زندگی کا چشمہ ہے۔ ہم اس کی روشنی میں شامل ہو کر روشنی دیکھیں گے۔ زبور ۳۶: ۹۔ خدا اپنے آپ میں زندگی رکھتا ہے۔ یوحنا ۵: ۲۶۔ پولس رسول کہتے ہیں کہ جو کچھ خدا کی نسبت معلوم ہو سکتا ہے وہ ان کے باطن میں ظاہر ہے اس لئے کہ خدا نے اس کو ان پر ظاہر کر دیا کیونکہ اس کی اندیکھی صفتیں یعنی اس کی ازلی قدرت اور الوہیت دنیا کی پیدائش کے وقت سے بنائی ہوئی چیزوں کے ذریعہ سے معلوم ہو کر صاف نظر آتی ہیں یہاں تک کہ ان کو کچھ عذر باقی نہیں۔ رومیوں ۱: ۱۹-۲۰۔ اگرچہ قدرت کی چیزیں آئینے کی مانند ہیں جس میں خدا کا جلال و کمال نظر آتا ہے تاہم وہ کافی وسیلہ نہیں ہے کہ اس سے تمام الٰہی صفتیں ظاہر کی جائیں اور نہ ان سے کسی صفت کا پورا اظہار ہو سکتا ہے۔ ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کی جلالی صفتوں کا پورا اظہار یسوع کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے۔ وہ اندیکھے خدا کی صورت ہے اور خدا کو جاننے پہچاننے کا سب سے بڑا وسیلہ ہے۔ یسوع فرماتا ہے کہ جس نے بیٹے کو دیکھا اس نے باپ کو دیکھا۔ یوحنا ۱۴: ۹۔ یسوع کی بابت فرمایا گیا ہے کہ وہ خدا کے جلال کا پرتو اور اس کی ذات کا نقش ہے۔ عبرانیوں ۱: ۳۔ خدا

اپنی ہستی کا چشمہ اپنے آپ ہی میں رکھتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ کیا میرے سوا کوئی اور خدا ہے؟ نہیں کوئی چٹان نہیں۔ میں تو کوئی نہیں جانتا۔ یسعیاہ ۴۴: ۸ میرے سوا کوئی نہیں۔ میں ہی خداوند ہوں۔ میرے سوا کوئی دوسرا نہیں۔ یسعیاہ ۴۵: ۵، ۴۵: ۱۴-۲۵، ۴۶: ۹، ۱۰-۴۸: ۳-۴۔ ایک ہی خدا ہے یعنی باپ جس کی طرف سے ساری چیزیں ہیں۔ ۱-تیمتھیس ۲: ۵۔ یعقوب ۲: ۱۹۔ اے سن اے اسرائیل خداوند ہمارا خدا اکیلا خدا ہے۔ استثنا ۶: ۴۔ کہ تو جانے کہ خداوند ہی خدا ہے اور اس کے سوا اور کوئی ہے ہی نہیں۔ استثنا ۴: ۳۵۔ سو تو اے اے خداوند خدا بزرگ ہے۔ کیونکہ جیسا ہم نے اپنے کانوں سے سنا ہے اس کے مطابق کوئی تیری مانند نہیں اور تیرے سوا کوئی خدا نہیں۔ ۲-سموئیل ۷: ۲۲ اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔ یوحنا ۱۷: ۳۔ اور سوا ایک کے اور کوئی خدا نہیں۔ ۱-کرنتھیوں ۸: ۴ لیکن ہمارے نزدیک تو ایک ہی خدا ہے۔ ۱-کرنتھیوں ۸: ۶۔ سب کا خدا اور باپ ایک ہی ہے جو سب کے اوپر اور سب کے درمیان اور سب کے اندر ہے۔ افسیوں ۴: ۶۔ ازلی بادشاہ یعنی غیر فانی نادیدہ واحد خدا کی عزت اور تمجید ابدالآباد ہوتی رہے۔ آمین۔ ۱-تیمتھیس ۱: ۱۷۔ کیونکہ اسی میں ہم جیتے اور چلتے پھرتے اور موجود ہیں۔ اعمال ۱۷: ۲۸۔ اور ہر ایک گھر کا کوئی نہ کوئی بنانے والا ہے مگر جس نے سب چیزیں بنائیں وہ خدا ہے۔ عبرانیوں ۳: ۴ خدا نے آسمان و زمین اور سمندر اور جو کچھ ان میں ہے پیدا کیا۔ اعمال ۱۴: ۱۵ خدا نے دنیا اور اس کی ساری چیزوں کو پیدا کیا وہ آسمان و زمین کا مالک ہے۔ اعمال ۱۷: ۲۴۔ ان کے علاوہ اور بہت سی آیات خدا کی ہستی کی نسبت بائبل مقدس میں اس بڑے ثبوت کے لئے پائی جاتی ہیں۔

(۳) **خدا روح ہے:۔** لفظ روح سے مراد یہ ہے کہ اس میں جسم نہیں پایا جاتا۔ اس بات پر بائبل مقدس صاف گواہی دیتی ہے۔ یسوع مسیح جو اپنے باپ کی نسبت پورا علم رکھتا ہے، بتاتا ہے کہ خدا روح ہے اور ضرور ہے کہ اس کے پرستار روح اور سچائی سے پرستش کریں۔ یوحنا ۴: ۲۴ روح کے گوشت اور ہڈی نہیں ہوتی۔ لوقا ۲۴: ۳۹ خداوند روح ہے۔ ۲-کرنتھیوں ۳: ۱۷۔ خدا روح ہو کر انسان کی مانند جسمانی آنکھوں سے نہیں دیکھا جاتا بلکہ، اس کے برعکس اس کا دیدار روحانی ہوتا ہے۔ اسی سبب سے اسے جسمانی وسیلوں کی ضرورت نہیں کہ وہ اپنے لوگوں سے کلام کرے۔

(۴) **خدا ازلی اور ابدی ہے:۔** ابتدا میں خدا نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا پیدائش ۱: ۱ وہ زندہ خدا اور ابدی بادشاہ ہے۔ یرمیاہ ۱۰: ۱۰ میں اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ میں ہمیشہ زندہ ہوں۔ استثنا ۳۲: ۴۰۔ ابدی خدا تیری پناہ ہے اور اس کے ابدی بازو تیرے نیچے ہیں۔ استثنا ۳۳: ۲۷۔ پیشتر اس سے کہ پہاڑ پیدا ہوئے اور زمین اور دنیا کو تو نے بنایا ازل سے ابد تک تو ہی خدا ہے۔ زبور ۹۰: ۲۔ تیرا تخت قدیم سے مستحکم ہے۔ تو ازل سے ہے۔ زبور ۹۳: ۲۔ تیرے برس پشت در پشت تو وہی ہے اور تیرے برسوں کی انتہا نہ ہو گی زبور ۱۰۲: ۲۴، ۲۷ میں ہی اول اور میں ہی آخر ہوں اور میرے سوا کوئی خدا نہیں۔ یسعیاہ ۴۴: ۶ وہ جو عالی اور بلند ہے اور ابدالآباد تک قائم ہے۔ یسعیاہ ۵۷: ۱۵ جو خدا نے جہان کے شروع ہونے سے پیشتر ہمارے جلال کے واسطے مقرر کی تھی۔ ۱-کرنتھیوں ۲: ۷۔ ازلی بادشاہ ۱-تیمتھیس ۱: ۱۷۔ ۱۰۔ اے خداوند تو نے ابتدا میں زمین کی بنیاد ڈالی اور آسمان تیرے ہاتھ کی کاریگری ہے۔ وہ سب پوشاک کی مانند پرانے ہو جائیں گے تو انہیں چادر کی طرح لپیٹے گا اور وہ پوشاک کی طرح بدل جائیں گے۔ مگر تو وہی ہے اور تیرے برس ختم نہ ہوں گے۔ عبرانیوں ۱: ۱۰-۱۲۔ میں بدلتا نہیں۔ ملاکی ۳: ۶۔ خدا میں نہ کوئی تبدیلی

ہو سکتی ہے۔ یعقوب ۱: ۱۷

(۵) **خدا کی ہمہ جا حاضری:۔** ہمہ جا حاضری کا مطلب یہ ہے کہ خدا سب جگہ موجود ہے۔ ہم پیشتر یہ دیکھ چکے ہیں کہ خدا روح ہے اس لئے وہ مکانی اور زمانی قید سے بری ہے۔ اس کے سامنے کوئی چھپی ہوئی بات نہیں۔ خداوند کی آنکھیں ہر جگہ ہیں اور نیکوں اور بدوں کی نگران ہیں۔ امثال ۱۵: ۳۔ داؤد فرماتا ہے کہ میں تیری روح سے بچ کر کہاں جاؤں یا تیری حضوری سے کدھر بھاگوں اگر آسمان پر چڑھ جاؤں تو تو وہاں ہے۔ اگر میں پاتال میں بستر بچھاؤں تو دیکھ تو وہاں بھی ہے اگر میں صبح کے پر لگا کر سمندر کی انتہا میں جا بسوں تو وہاں بھی تیرا ہاتھ میری رہنمائی کرے گا اور تیرا دہنا ہاتھ مجھے سنبھالے گا۔ اگر میں کہوں کہ یقیناً تاریکی مجھے چھپا لے گی اور میری چاروں طرف کا اجالا رات بن جائے گا تو اندھیرا بھی تجھ سے نہیں چھپا سکتا بلکہ رات بھی دن کی مانند روشن ہے۔ زبور ۱۳۹: ۷۔۱۲۔ دیکھ آسمان بلکہ آسمانوں کے آسمان میں بھی تو سما نہیں سکتا۔ ۱۔ سلاطین ۸: ۲۷۔ کیا کوئی آدمی پوشیدہ جگہوں میں اپنے آپ کو چھپا سکتا ہے کہ میں اسے نہ دیکھوں۔ کیا زمین و آسمان مجھ سے معمور نہیں ہیں۔ یرمیاہ ۲۳: ۲۴۔ خداوند کی نظر راستبازوں کی طرف ہے اور اس کے کان ان کی دعا پر لگے ہیں مگر بدکار خداوند کی نگاہ میں۔ ۱۔ پطرس ۳: ۱۲۔ ساری خلقت میں خدا کے بے شمار کام چل رہے ہیں اور جس جگہ اور جس وقت کوئی کام پیش آئے وہ کرنے کے لئے موجود ہے۔ وہ بادلوں پر سوار ہوتا ہے جہاں اس کا کام وہاں اس کی حضوری ملتی ہے۔

(۶) **خدا کی قدرت کلی:۔** بائبل مقدس صفائی کے ساتھ سکھاتی ہے کہ خدا قادر مطلق کے نام سے اپنے آپ کو ظاہر کرتا رہا ہے۔ اس نے خود ابرہام سے فرمایا "میں خدائے قادر ہوں۔ تو میرے حضور میں چل اور کامل ہو۔" پیدائش ۱۷: ۱۔ خلقت کی بے

شمار چیزیں قدرت الہٰی پر شہادت دیتی ہیں۔ اور ایوب اس بات کا اقرار کرتا ہے "میں جانتا ہوں کہ تو سب کچھ کر سکتا ہے اور تیرا کوئی ارادہ روک نہیں سکتا۔ ایوب ۴۲: ۲۔ آسمان اور زمین میں، سمندر اور گہراؤ میں خداوند نے جو چاہا وہی کیا۔ زبور ۱۳۵: ۶۔ اے خداوند! قادر مطلق تیرے کام بڑے اور عجیب ہیں۔ مکاشفہ ۱۵: ۳۔ وہ اپنی ذات کا انکار نہیں کر سکتا۔ ۲۔ تیمتھیس ۲: ۱۳۔ ہمارا خدا تو آسمان پر ہے اس نے جو چاہا وہی کیا۔ زبور ۱۱۵: ۳۔ ایوب کہتا ہے کہ میں جانتا ہوں کہ تو سب کچھ کر سکتا ہے اور تیرا کوئی ارادہ ترک نہیں کر سکتا۔ ایوب ۴۲: ۲۔ خدا نے ایک بار فرمایا۔ میں نے دو بار سنا کہ قدرت خدا ہی کی ہے۔ زبور ۶۲: ۱۱۔ خدا کی قدرت کی تعلیم سے مشہور ہے جو کام خدا کرنا چاہتا ہے وہ کر سکتا ہے لیکن وہ ایسا کام نہیں کرتا جو کسی طرح سے اس کی پاک ذات کے خلاف ہو۔ دیکھو وہ چھین لیتا ہے کون اسے ہٹا سکتا ہے کون اس سے کہہ سکتا کہ تو کیا کرتا ہے۔ ایوب ۹: ۱۲۔ میں خداوند ہی سب کا خالق ہوں یسعیاہ ۴۴: ۲۴ میرے ہی ہاتھ نے زمین کی بنیاد ڈالی اور میرے داہنے ہاتھ نے آسمان کو پھیلایا۔ یسعیاہ ۴۸: ۱۳۔ کہ میں نے زمین کو اور انسان و حیوان کو جو روئے زمین پر ہیں اپنی بڑی قدرت اور بلند بازو سے پیدا کیا اور ان کو جسے میں نے مناسب جانا بخشا یرمیاہ ۲۷: ۵۔ زمین کے تمام باشندے ناچیز گنے جاتے ہیں اور وہ آسمانی لشکر اور اہل زمین کے ساتھ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے اور کوئی نہیں جو اس کا ہاتھ روک سکے یا اس سے کہے کہ تو کیا کرتا ہے۔ دانی ایل ۴: ۳۵۔ پر آدمیوں سے تو نہیں ہو سکتا لیکن خدا سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ متی ۱۹: ۲۶۔ خدا جو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور جو چیزیں نہیں ہیں ان کو اس طرح بلا لیتا ہے کہ گویا وہ ہیں۔ رومیوں ۴: ۱۷۔ وہ اپنی مرضی کی مصلحت سے سب کچھ کرتا ہے۔ افسیوں ۱: ۱۱۔ وہ سب چیزوں کو اپنی قدرت کے کلام سے سنبھالتا ہے۔ عبرانیوں ۱: ۳۔ خداوند خدا جو ہے اور جو تھا اور جو آنے والا ہے یعنی قادر

مطلق خدا فرماتا ہے۔ مکاشفہ ۱: ۸ خدا قادرِ مطلق ۱۹: ۶۔

(۷) **خدا کا عالم الغیب ہونا:۔** اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا سب کچھ جانتا اور دیکھتا ہے۔ خداوند کی آنکھیں ساری زمین میں دوڑتی پھرتی ہیں ۲۔ تواریخ ۱۶: ۹ اس کی آنکھیں انسان کی راہوں پر لگی ہوئی ہیں اور وہ اس کی روشوں پر نظر کرتا ہے۔ کوئی ایسی تاریکی نہیں ہے، نہ موت کا سایہ جہاں بدکاری کرنے والا اپنی بدی کو چھپا سکے۔ ایوب ۳۴: ۲۲-۲۳۔ اس کی دانش کمال ہے۔ ایوب ۳۷: ۱۶ خداوند آسمان پر سے دیکھتا ہے۔ وہ سب بنی نوعِ انسان پر نگاہ رکھتا ہے وہ اپنی سکونت کے مقاموں سے زمین کے سب بادشاہوں کو دیکھتا ہے۔ زبور ۳۳: ۱۳، ۱۴۔ وہ ستاروں کا شمار کرتا اور ان کا جدا جدا نام رکھتا ہے۔ زبور ۱۴۷: ۴۔ وہ ہر کے دل کے ہر ایک خیال کو جانتا ہے۔ حزقی ایل ۱۱: ۵ وہ پوشیدہ چیزوں کو ظاہر کرتا ہے جو کچھ اندھیرے میں ہے اسے جانتا ہے اور نور اسی کے ساتھ ہے۔ دانی ایل ۲: ۲۲ خداوند کی آنکھیں ہر جگہ ہیں اور نیکوں اور بدوں کی نگران ہیں۔ امثال ۱۵: ۳۔ اس کے سامنے کوئی چیز چھپی نہیں بلکہ جس سے ہم کو کام ہے اس کی نظروں میں سب چیزیں کھلی اور بے پردہ ہیں۔ عبرانیوں ۴: ۱۳ کیونکہ خدا ہمارے دل سے بڑا ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔ ۱۔ سموئیل ۸: ۳۹۔ خداوند سارے دلوں کو جانتا ہے اور خیالوں کے سارے تصوروں کو پہچانتا ہے۔ ۱۔ تواریخ ۲۸: ۹ خداوند کا فہم بیان سے باہر ہے۔ زبور ۱۴۷: ۵ کل موجودات کی تمام اشیاء اس کی آنکھوں کے سامنے برہنہ پڑی ہیں اور بغیر سیکھے سکھائے وہ سب کچھ جانتا ہے۔ بائبل مقدس کامل صفائی اور پورے زور کے ساتھ بتاتی ہے کہ اس کو اس جہان کی پوری خبر ہے۔

(۸) **خدا کی بے تبدیلی کی بابت:۔** بائبل مقدس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تبدیل نہیں ہوتا بلکہ وہ جو تھا اور ہے کل اور آج بلکہ ابد تک یکساں ہے۔ عبرانیوں ۱۳: ۸ اور ہر ایک اچھی بخشش اور کامل انعام اوپر سے ہے جس میں نہ کوئی تبدیلی ہو سکتی

ہے اور نہ گردش کے سبب سے اس پر سایہ پڑتا ہے۔ یعقوب ۱: ۱۷ خدا انسان نہیں کہ جھوٹ بولے اور نہ وہ آدم زاد ہے کہ اپنا ارادہ بدلے کیا جو کچھ اس نے کہا اسے نہ کرے؟ یا جو فرمایا ہے اسے پورا نہ کرے۔ گنتی ۲۳: ۱۹ لیکن وہ ایک خیال میں رہتا ہے اور کون اس کو پھرا سکتا ہے؟ اور جو کچھ اس کا جی چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔ ایوب ۲۳: ۱۳ تو نے قدیم سے زمین کی بنیاد ڈالی۔ آسمان تیرے ہاتھ کی صنعت ہے۔ وہ نیست ہو جائیں گے پر تو باقی رہے گا۔ بلکہ وہ سب پوشاک کی مانند پرانے ہو جائیں گے تو ان کو لباس کی مانند بدلے گا۔ اور وہ بدل جائیں گے۔ زبور ۱۰۲: ۲۵، ۲۶۔ کیونکہ میں خداوند لاتبدیل ہوں۔ ملاکی ۳: ۶ خداوند اپنی ذات و صفات کی بابت ابدالآباد بے تبدیل ہے۔ وہ نہ فقط بے تبدیل ہے بلکہ اس میں زندگی اور کاملیت کی ایسی معموری بھی رہتی ہے کہ وہ گھٹ بھی نہیں سکتی۔ خدا کی صفتوں میں ترقی ممکن نہیں کیونکہ وہ شمار میں پوری ہیں اور ان کا حاصل بے حد ہے۔

(۹) **خدا کی دانشمندی:۔** اس کی بابت لکھا ہے کہ خدا نے دانائی سے زمین کی بنیاد رکھی اور عقل مندی سے آسمان کو آراستہ کیا۔ امثال ۳: ۱۹ میں ہی دانش ہوں۔ امثال ۸: ۱۴۔ دانائی اور توانائی اس کے ساتھ ہیں۔ ایوب ۱۲: ۱۳، ۱۶۔ خداوند کی دانش کامل ہے۔ ایوب ۳۷: ۱۶۔ اے خداوند تیری صنعتیں کیا ہی بیشمار ہیں تو نے سب کو حکمت سے بنایا۔ زبور ۱۰۴: ۲۴ جس قدر آسمان زمین سے اونچا ہے اسی قدر میری راہیں تمہاری راہوں سے اور میرے خیال تمہارے خیالوں سے ہیں۔ یسعیاہ ۵۵: ۹ حکمت اور قدرت اسی کی ہے۔ دانی ایل ۲: ۲۰ خدا کی دولت اور حکمت اور علم کیا ہی ہیں۔ رومیوں ۱۱: ۳۳۔ واحد حکیم خدا رومیوں ۱۶: ۲۷ خدا کی طرح طرح کی حکمت۔ افسیوں ۳: ۱۰

(۱۰) **خدا کی پاکیزگی:۔** خدا کی پاکیزگی کامل اور ابدی ہے اس لئے اس

کا گناہ کرنا یا کرانا ناممکن ہے۔ وہ گناہ کی برداشت نہیں کر سکتا۔ بائبل مقدس میں خدا
کی پاکیزگی کی بابت کمال صفائی اور بڑے زور کے ساتھ بیان دیا گیا ہے کہ وہ اپنی
ذات اور بالکل کامل ہے اس لئے وہ چاہتا ہے کہ ہم بھی کامل ہو جائیں۔ تو قدوس
ہے تو اسرائیل کی مدح میں سکونت کرنے والا ہے۔ زبور ۲۲: ۳ خدا قدوس ہے۔ زبور ۹۹: ۹
کیونکہ میں خداوند تمہارا خدا ہوں۔ اس لئے اپنے آپ کو مقدس کرنا اور پاک ہونا کیونکہ میں
قدوس ہوں۔ احبار ۱۱: ۴۴ معبودوں میں اے خداوند تیری مانند کون ہے؟ کون
ہے جو تیری مانند اپنے تقدس کے باعث جلالی اور اپنی مدح کے سبب سے رعب
والا اور صاحب کرامات ہے؟ خروج ۱۵: ۱۱۔ اس کا نام قدوس اور مہیب ہے۔
زبور ۱۱۱: ۹ خدائے قدوس کی تقدیس صداقت سے کی جائے گی۔ یسعیاہ ۵: ۱۶ قدوس
قدوس قدوس رب الافواج ہے۔ یسعیاہ ۶: ۳۔ تیری آنکھیں ایسی پاک ہیں کہ تو بدی کو
دیکھ نہیں سکتا جس طرح تمہارا بلانے والا پاک ہے اسی طرح تم بھی اپنے سارے چال
چلن میں پاک بنو۔ کیونکہ لکھا ہے کہ پاک ہو اس لئے میں پاک ہوں۔ ۱۔ پطرس ۱: ۱۵۔ ۱۶ صرف
تو ہی قدوس ہے۔ مکاشفہ ۱۵: ۴

(۱۱) **خدا کی صداقت**:۔ بائبل مقدس سکھاتی ہے کہ خدا انسان نہیں کہ جھوٹ
بولے نہ آدم زاد ہے۔ گنتی ۲۳: ۱۹ وہ وہی چٹان ہے۔ اس کی صنعت کامل ہے۔
کیونکہ اس کی سب راہیں انصاف کی ہیں وہ وفادار خدا اور بدی سے مبرا ہے۔ وہ
منصف اور برحق ہے۔ استثنا ۳۲: ۴۔ وہ ہمیشہ اپنی سچائی کو برقرار رکھتا ہے۔
زبور ۱۴۶: ۶ تیری مصلحتیں قدیم سے وفادار اور سچی ہیں۔ یسعیاہ ۲۵: ۱ جس نے
اس کی گواہی قبول کی اس نے اس بات پر مہر کر دی کہ خدا سچا ہے۔ یوحنا ۳: ۳۳ جس
نے مجھے بھیجا ہے وہ سچا ہے۔ یوحنا ۸: ۲۶ تمہارا بلانے والا سچا ہے۔ ۱۔ تھسلنیکیوں ۵: ۲۴
اگر ہم بے وفا ہو جائیں گے تو بھی وہ وفادار رہے گا کیونکہ وہ آپ اپنا انکار نہیں کر سکتا۔

۲۔ تیمتھیس ۲: ۱۳۔ خدا جھوٹ نہیں بول سکتا۔ ططس ۱: ۲۔ وہ سچا اور عادل ہے۔
۱۔ یوحنا ۱: ۹

(۱۲) **خدا کی مہربانی**:۔ اس کی بابت داؤد فرماتا ہے کہ خداوند مہربان
ہے۔ مبارک ہے وہ جس کا بھروسہ اس پر ہے۔ زبور ۳۴: ۸ تو نیک ہے اور
نیکی کرتا ہے۔ زبور ۱۱۹: ۶۸۔ خدا مہربان ہے۔ زبور ۱۴۵: ۸۔ خدا مہربان ہے۔
خروج ۳۴: ۶ ہر اچھی بخشش اور کامل انعام اوپر سے ہے اور نوروں کے باپ
کی طرف سے ملتا ہے جس میں نہ کوئی تبدیلی ہو سکتی ہے اور نہ گردش کے سبب
سے اس پر سایہ پڑتا ہے۔ یعقوب ۱: ۱۷

(۱۳) **خدا کی رحمت**:۔ کیونکہ جس قدر آسمان زمین سے بلند ہے اسی قدر
اس کی شفقت ان پر ہے جو اس سے ڈرتے ہیں۔ زبور ۱۰۳: ۱۱ خداوند رحیم و کریم
ہے۔ زبور ۱۰۳: ۸ خداوند بھلا ہے۔ اس کی رحمت ابدی ہے۔ زبور ۱۰۰: ۵ رحمت
بھی تجھ سے ہے۔ زبور ۶۲: ۱۲۔ خداوند خدائے رحیم و کریم اور برداشت کرنے والا
ہے۔ زبور ۸۶: ۱۵۔ اے خداوند تیری رحمت ابدی ہے۔ زبور ۱۳۸: ۸ زمین خداوند
کی رحمت سے معمور ہے۔ زبور ۳۳: ۵۔ تو کریم و رحیم خدا ہے۔ یوناہ ۴: ۲ ہمارے
خداوند یسوع مسیح کے خدا اور باپ کی حمد ہو جو رحمتوں کا باپ اور ہر طرح کی تسلی کا خدا
ہے۔ ۲۔ کرنتھیوں ۱: ۳۔ افسیوں ۲: ۴

(۱۴) **خدا محبت ہے**:۔ خدا اپنی ذات میں محبت رکھتا ہے جس سے کمال
محبت صادر ہوتی ہے۔ جو محبت نہیں رکھتا وہ خدا کو نہیں جانتا کیونکہ خدا محبت
ہے۔ خدا محبت ہے۔ ۱۔ یوحنا ۴: ۸، ۱۶ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس
نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی
زندگی پائے۔ یوحنا ۳: ۱۶۔ وہ اپنے سورج کو بدوں اور نیکوں دونوں پر چمکاتا ہے۔

اور راست بازوں اور ناراستوں دونوں پر مینہ برساتا ہے۔ متی ۵: ۴۵ خدا اپنی محبت کی خوبی ہم پر یوں ظاہر کرتا ہے کہ جب ہم گنہگار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطر موا۔ رومیوں ۵: ۸ کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی ماں اپنے شیر خوار بچے کو بھول جائے اور اپنے رحم کے فرزند پر ترس نہ کھائے؟ ہاں وہ شاید بھول جائے پر میں تجھے نہ بھولوں گا۔ یسعیاہ ۴۹: ۱۵۔ پاک کلام کے مضمون میں سے الٰہی محبت عجیب اور سب سے بڑی ہے۔ ممکن نہیں کہ خدا محبت کے خلاف کوئی کام کرے۔ اس کی لمبائی چوڑائی، اونچائی اور گہرائی بے ناپ بھی ہے۔ کوئی انسانی زبان ہے نہیں جس کے ذریعے سے الٰہی محبت کی معموری ظاہر کی جائے۔ خدا نے اپنی بڑی محبت اسی طرح ظاہر کی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا۔ وہ ہمارے گناہوں کے سبب گھائل کیا گیا اور ہماری بدکرداری کے باعث کچلا گیا۔ ہماری ہی سلامتی کے لئے اس پر سیاست ہوئی تاکہ اس کے مار کھانے سے ہم شفا پائیں۔ یسعیاہ ۵۳: ۵۔ صلیبی پیغام الٰہی محبت کا اظہار ہے۔

(۱۴) **خداوند وفادار ہے:** پاک کلام کی شہادت یہی ہے کہ خدا کی پاکیزگی اس کی وفاداری کا چشمہ ہے۔ اسرائیل کا وفادار جھوٹ نہیں بولتا۔ ۱-سموئیل ۱۵: ۲۹۔ اے خداوند تیرا کلام آسمان پر سدا ثابت ہے۔ تیری سچائی پشت در پشت ہے۔ زبور ۱۱۹: ۸۹، ۹۰۔ تیری وفاداری عظیم ہے۔

سوالات

(۱) کن دو چشموں سے ہم خدا کی نسبت علم حاصل کر سکتے ہیں۔

(۲) کس طرح خلقت خدا کا جلال ظاہر کرتی ہے۔

(۳) کس سبب سے بائبل مقدس کے مصنفوں میں خدا کے وجود کے حق میں کچھ شک نہیں تھا؟

(۴) عبرانی لفظ الوہیم کا کیا مطلب ہے؟

(۵) عبرانی لفظ یہوواہ کا کیا مطلب ہے؟

(۶) عبرانی لفظ ال الیون کا کیا مطلب ہے؟

(۷) عبرانی لفظ یہوواہ یری کا کیا مطلب ہے؟

(۸) عبرانی لفظ ال شدی کا کیا مطلب ہے؟

(۹) عبرانی لفظ یہوواہ نسی کا کیا مطلب ہے؟

(۱۰) عبرانی لفظ یہوواہ سلوم کا کیا مطلب ہے؟

(۱۱) عبرانی لفظ یہوواہ شماہ کا کیا مطلب ہے؟

(۱۲) عبرانی لفظ یہوواہ صدق نون کا کیا مطلب ہے؟

(۱۳) خدا کی جلالی صفتوں کا پورا مکاشفہ کس کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے؟

تیسرا باب

تعلیم خداوند یسوع کی بابت

(۱) **خداوند یسوع مسیح کی دو شخصیت ہیں :-** جب ہم خداوند یسوع
مسیح کی ذات بائبل میں پڑھتے ہیں تو ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ یسوع میں انسانیت اور
الوہیت پائی جاتی ہے۔ یسوع مسیح کی منادی سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنی بابت
جانتا تھا اور یہی دعویٰ کرتا تھا کہ ابن آدم دنیا کی پیدائش سے پیشتر موجود تھا۔
اس لئے وہ کبھی اپنی انسانیت کی طرف ذکر کرتا ہے اور کبھی اپنی الوہیت کی طرف
جب یوحنا کی انجیل ۱۴ : ۲۸ میں فرماتا ہے کہ میرا باپ مجھ سے بڑا ہے تو صاف
آشکارا کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی انسانی ہستی پر بولتا ہے۔ کیونکہ پیشتر اس سے اس
نے صفائی کے ساتھ ان الفاظ میں اپنی الوہیت کا ذکر کیا کہ میں اور باپ ایک
ہیں۔ یوحنا ۱۰ : ۳۰ جب یسوع لعزر کی قبر پر رویا۔ یوحنا ۱۱ : ۳۵، ۳۳، ۴۴، تو
ظاہر ہے کہ یہ انسانی روح سے تھا لیکن بعد میں اس کی الوہیت ظاہر ہوئی جب
اس نے لعزر کو مردوں میں سے زندہ کیا۔ اسی طرح مسیح انسانی حیثیت سے کشتی
میں سوتا تھا۔ لیکن الوہیت کی روح سے اس نے ہوا کو ڈانٹا اور پانی سے
کہا۔ چپ رہ، تھم جا۔ مرقس ۴ : ۳۸ مسیح کا دکھ اٹھانا اور مرجانے سے
اس کی انسانیت دکھائی دیتی ہے لیکن وہ موت کے قبضہ میں ہمیشہ کے لئے نہ رہ
سکا کیونکہ اس میں الوہیت پائی جاتی تھی اور اسی روح کی قدرت سے اس

قبر اور قبر کی مہر کو توڑ دیا اور یوں ظاہر اور ثابت کیا کہ فقط انسان نہیں بلکہ خدا بھی ہے۔
اس کا ذکر صفائی کے ساتھ پولس رسول رومیوں کے خط میں بیان کرتے ہیں۔
رومیوں ۱ : ۳-۴۔ لیکن پاکیزگی کی روح کے اعتبار سے مردوں میں سے جی اٹھنے
کے سبب سے قدرت کے ساتھ خدا کا بیٹا ٹھہرا جس کی معرفت ہم کو فضل اور
رسالت ملی تاکہ اس کے نام کی خاطر سب قوموں میں سے لوگ ایمان کے تابع ہوں
اس میں مسیح کی انسانیت اور الوہیت کا ذکر پایا جاتا ہے۔ الوہیت کے اعتبار سے
یسوع مسیح ازلی اور تمام دنیا کا پیدا کرنے والا اور سنبھالنے والا ہے۔ اس
میں تمام انسانی صفات اور تجربے ہیں۔ اس حیثیت میں اس نے گناہ کی
خاصیت کو معلوم کیا اور خدا کے انصاف کو پورا کیا انسان کی حیثیت میں وہ گناہ
کے لئے کفارہ ہوا۔ اور عوض کے طور پر دنیا کے گناہوں کو اٹھا لیا۔

خداوند یسوع کی الوہیت :-

پہلا ثبوت خداوند یسوع مسیح کا ازلی وجود۔ مسیح اگلے زمانے میں مختلف
قسم کے ناموں سے اپنے آپ کو ظاہر کیا کرتا تھا۔ جن میں ایک نام خداوند کا فرشتہ۔
پیدائش ۱۶ : ۱۸ پیدائش کی کتاب کے سولہویں باب میں ایک ایسی ہستی کا بیان
ہے جو یہوواہ کے فرشتے کے نام سے ملقب اور مشہور ہے ثابت ہوتا ہے کہ یہ
فرشتہ یسوع مسیح ہی ہے۔ کیونکہ اس وقت جب یہوواہ کا فرشتہ کہا گیا وہ یہوواہ
بھی کہا گیا ہے۔ صفائی کے ساتھ یوں آشکارا کیا جاتا ہے کہ کل کلام میں یہ یہوواہ
کا فرشتہ خداوند یسوع مسیح ہی ہے۔ اور وہ خداوند کے فرشتے کو بیابان میں
پانی کے ایک چشمہ کے پاس ملی۔ یہ وہی چشمہ ہے جو شور کی راہ پر ہے۔ اور اس
نے کہا اے ساری کی لونڈی ہاجرہ تو کہاں سے آئی اور کدھر جاتی ہے؟
اس نے کہا کہ میں اپنی بی بی ساری کے پاس سے بھاگ آئی ہوں۔ خداوند کے

فرشتہ نے اس سے کہا کہ تو اپنی بی بی کے پاس لوٹ جا اور اپنے آپ کو اس کے
قبضہ میں کر دے۔ اور خداوند کے فرشتہ نے اس سے کہا کہ میں تیری اولاد کو
بہت بڑھاؤں گا یہاں تک کہ کثرت کے سبب سے اس کا شمار نہ ہو سکے گا۔
اور خداوند کے فرشتہ نے اس سے کہا کہ تو حاملہ ہے اور تیرے بیٹا ہوگا۔ اس کا
نام اسمٰعیل رکھنا۔ اس لئے کہ خداوند نے تیرا دکھ سن لیا ہے وہ گورخر کی طرح آزاد
مرد ہوگا اس کا ہاتھ سب کے خلاف اور سب کے ہاتھ اس کے خلاف ہوں گے
اور وہ اپنے سب بھائیوں کے سامنے بسا رہے گا۔ اور ہاجرہ نے خداوند کا جس
نے اس سے باتیں کیں ایل روئی نام رکھا یعنی اے خدا تو بصیر ہے کیونکہ اس
نے کہا کیا میں نے یہاں بھی اپنے دیکھنے والے کو جاتے ہوئے دیکھا۔ پیدائش ۱۶: ۷-۱۳
پھر خداوند ممرے کے بلوطوں میں اسے نظر آیا اور وہ دن کو گرمی کے وقت اپنے
خیمہ کے دروازہ پر بیٹھا تھا۔ اور اس نے اپنی آنکھیں اٹھا کر نظر کی اور کیا دیکھتا
ہے کہ تین مرد اس کے سامنے کھڑے ہیں۔ وہ ان کو دیکھ کر خیمہ کے دروازہ سے ان
سے ملنے کو دوڑا اور زمین تک جھکا۔ اور کہنے لگا کہ اے میرے خداوند اگر مجھ
پر آپ نے کرم کی نظر کی ہے تو اپنے خادم کے پاس سے چلے نہ جائیں۔ پیدائش ۱۸: ۱-۳
پھر انہوں نے اس سے پوچھا کہ تیری بیوی سارہ کہاں ہے؟ اس نے کہا وہ
ڈیرے میں ہے۔ تب اس نے کہا میں پھر موسم بہار میں تیرے پاس آؤں گا اور
دیکھ تیری بیوی سارہ کے بیٹا ہوگا۔ اس کے پیچھے ڈیرے کا دروازہ تھا سارہ
وہاں سے سن رہی تھی۔ پیدائش ۱۸: ۹-۱۰ پھر خداوند نے ابرہام سے کہا کہ سارہ
کیوں یہ کہہ کر ہنسی کہ کیا میرے جو ایسی بڑھیا ہو گئی ہوں واقعی بیٹا ہوگا۔ کیا خداوند
کے نزدیک کوئی بات مشکل ہے۔ پیدائش ۱۸: ۱۳-۱۴۔ تب وہ مرد وہاں سے
اٹھے اور انہوں نے سدوم کا رخ کیا اور ابرہام ان کو رخصت کرنے کو ان کے ساتھ

ہو لیا۔ اور خداوند نے کہا کہ جو کچھ میں کرنے کو ہوں کیا اسے ابرہام سے پوشیدہ رکھوں۔
پیدائش ۱۸: ۱۶-۱۷۔ اور خداوند نے فرمایا کہ اگر مجھے سدوم میں شہر کے اندر
پچاس راستباز ملیں تو میں ان کی خاطر اس مقام کو چھوڑ دوں گا۔ پیدائش ۱۸: ۲۶
شاید پچاس راستبازوں میں پانچ کم ہوں۔ کیا ان پانچ کی کمی کے سبب سے
تو تمام شہر کو نیست کرے گا۔ اگر مجھے وہاں پینتالیس ملیں تو میں اسے
نیست نہیں کروں گا۔ پھر اس نے اس سے کہا کہ شاید وہاں چالیس ملیں۔
تب اس نے کہا کہ میں ان چالیس کی خاطر بھی یہ نہیں کروں گا۔ پھر اس نے کہا
خداوند ناراض نہ ہو تو میں کچھ اور عرض کروں۔ شاید وہاں تیس ملیں۔ اس نے
کہا۔ اگر مجھے وہاں تیس ملیں تو بھی ایسا نہیں کروں گا۔ پھر اس نے کہا دیکھئے۔
میں نے خداوند سے بات کرنے کی جرأت کی شاید وہاں بیس ملیں۔ اس نے کہا میں
بیس کی خاطر بھی اسے نیست نہیں کروں گا۔ تب اس نے کہا خداوند ناراض نہ ہو
تو میں ایک بار پھر کچھ عرض کروں۔ شاید وہاں دس ملیں۔ اس نے کہا میں دس
کی خاطر بھی اسے نیست نہیں کروں گا۔ جب خداوند ابرہام سے باتیں کر چکا تو
چلا گیا اور ابرہام اپنے مکان کو لوٹا۔ پیدائش ۱۸: ۲۸-۳۳۔ اور وہ دونوں فرشتے
شام کو سدوم میں آئے اور لوط سدوم کے پھاٹک پر بیٹھا تھا اور لوط ان کو دیکھ کر
ان کے استقبال کے لئے اٹھا اور زمین تک جھکا۔ اور کہا اے میرے خداوند
اپنے خادم کے گھر تشریف لے چلئے اور رات بھر آرام کیجئے اور اپنے پاؤں دھوئیے
اور صبح اٹھ کر اپنی راہ لیجئے اور انہوں نے کہا نہیں ہم چوک ہی میں رات کاٹیں
گے۔ لیکن جب وہ بہت بضد ہوا تو وہ اس کے ساتھ چل کر اس کے گھر میں آئے
اور اس نے ان کے لئے ضیافت تیار کی اور بے خمیری روٹی پکائی اور انہوں نے کھایا۔
اور اس سے پیشتر کہ وہ آرام کرنے کے لئے لیٹیں سدوم شہر کے مردوں نے جوان سے

لے کر بڈھے تک سب لوگوں نے ہر طرف سے اس گھر کو گھیر لیا۔ اور انہوں نے
لوط کو پکار کر اس سے کہا کہ وہ مرد جو آج رات تیرے ہاں آئے کہاں ہیں۔ پیدائش ۱۹: ۵
اور کہا کہ اے بھائیو! ایسی بدی تو نہ کرو۔ پیدائش ۱۹: ۷۔ انہوں نے کہا یہاں سے
ہٹ جا۔ پھر کہنے لگے کہ یہ شخص ہمارے درمیان قیام کرنے آیا تھا اور اب حکومت
جتاتا ہے۔ سو ہم تیرے ساتھ ان سے زیادہ بدسلوکی کریں گے۔ تب وہ اس مرد
یعنی لوط پر پل پڑے اور نزدیک آئے تاکہ کواڑ توڑ ڈالیں پیدائش ۱۹: ۹۔ اور ان
مردوں کو جو گھر کے دروازہ پر تھے کیا چھوٹے کیا بڑے اندھا کر دیا۔ سو وہ دروازہ
ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک گئے۔ پیدائش ۱۹: ۱۱۔ اور زمین پر دھوپ نکل چکی تھی
جب لوط ضغر میں داخل ہوا۔ تب خداوند نے اپنی طرف سے سدوم اور عمورہ پر
گندھک اور آگ آسمان سے برسائی۔ پیدائش ۱۹: ۲۳-۲۴۔ خروج کے تیسرے
باب میں یوں آیا ہے۔ کہ موسیٰ اپنے خسر یترو کی جو مدیان کا کاہن تھا بھیڑ بکریاں
چراتا تھا اور وہ بھیڑ بکریاں ہنکاتا ہوا ان کو بیابان کی پرلی طرف سے خدا کے پہاڑ
حورب کے نزدیک لے آیا۔ اور خداوند کا فرشتہ ایک جھاڑی میں سے آگ کے شعلہ
میں اس پر ظاہر ہوا۔ اس نے نگاہ کی اور کیا دیکھتا ہے کہ ایک جھاڑی میں آگ
لگی ہوئی ہے پر وہ جھاڑی بھسم نہیں ہوتی۔ تب موسیٰ نے کہا میں اب ذرا ادھر
کترا کر اس بڑے منظر کو دیکھوں کہ یہ جھاڑی کیوں نہیں جل جاتی۔ جب خداوند
نے دیکھا کہ وہ دیکھنے کو کترا کر آ رہا ہے تو اس نے جھاڑی میں سے پکارا اور کہا
اے موسیٰ! اے موسیٰ! اس نے کہا میں حاضر ہوں۔ تب اس نے کہا ادھر پاس
مت آ۔ اپنے پاؤں سے جوتا اتار کیونکہ جس جگہ تو کھڑا ہے وہ مقدس زمین ہے۔
پھر اس نے کہا کہ میں تیرے باپ کا خدا یعنی ابرہام کا خدا اور اضحاق کا خدا اور
یعقوب کا خدا ہوں۔ موسیٰ نے اپنا منہ چھپایا کیونکہ وہ خدا پر نظر کرنے سے ڈرتا تھا۔

اور خداوند نے کہا میں نے اپنے لوگوں کی تکلیف جو مصر میں ہیں خوب دیکھی اور
ان کی فریاد جو بیگار لینے والوں کے سبب سے ہے سنی اور میں ان کے دکھوں کو
جانتا ہوں۔ اور میں اترا ہوں کہ ان کو مصریوں کے ہاتھ سے چھڑاؤں اور اس ملک
سے نکال کر ان کو ایک اچھے اور وسیع ملک میں جہاں دودھ اور شہد بہتا ہے۔
یعنی کنعانیوں اور حتیوں اور اموریوں اور فرزیوں اور حویوں اور یبوسیوں کے ملک
میں پہنچاؤں۔ دیکھ بنی اسرائیل کی فریاد مجھ تک پہنچی ہے اور میں نے وہ ظلم بھی
جو مصری ان پر کرتے ہیں دیکھا ہے۔ سو اب آ میں تجھے فرعون کے پاس بھیجتا ہوں
کہ تو میری قوم بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لائے۔ موسیٰ نے خدا سے کہا میں کون
ہوں۔ جو فرعون کے پاس جاؤں اور بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لاؤں۔ اس
نے کہا میں ضرور تیرے ساتھ رہوں گا اور اس کا کہ میں نے تجھے بھیجا ہے تیرے
لئے یہ نشان ہوگا کہ جب تو ان لوگوں کو مصر سے نکال لائے گا تو تم اس پہاڑ
پر خدا کی عبادت کرو گے۔ خروج ۳: ۱-۱۲۔ پھر قضات کی کتاب کے چھٹے باب
میں یوں آیا ہے۔ پھر خداوند کا فرشتہ آ کر عفرہ میں بلوط کے ایک درخت کے
نیچے جو یوآس ابیعزری کا تھا بیٹھا اور اس کا بیٹا جدعون مے کے ایک کولھو میں
گیہوں جھاڑ رہا تھا تاکہ اس کو مدیانیوں سے چھپا رکھے اور خداوند کا فرشتہ اسے
دکھائی دے کر اس سے کہنے لگا کہ اے زبردست سورما! خداوند تیرے ساتھ ہے۔
جدعون نے اس سے کہا اے میرے مالک! اگر خداوند ہی ہمارے ساتھ ہے تو ہم
پر یہ حادثے کیوں گزرے اور اس کے وہ سب عجیب کام کہاں گئے جن کا ذکر
ہمارے باپ دادا ہم سے یوں کرتے تھے کہ کیا خداوند ہی ہم کو مصر سے نہیں نکال
لایا؟ پر اب تو خداوند نے ہم کو چھوڑ دیا اور ہم کو مدیانیوں کے ہاتھ میں کر دیا۔ تب
خداوند نے

خداوند نے اس پر نگاہ کی اور کہا کہ تو اپنے اسی زور میں جا اور بنی اسرائیل کو مدیانیوں کے ہاتھ سے چھڑا۔ کیا میں نے تجھے نہیں بھیجا؟ اس نے اس سے کہا اے مالک! میں کس طرح بنی اسرائیل کو بچاؤں؟ میرا گھرانا منسی میں سب سے غریب ہے اور میں اپنے باپ کے گھر میں سب سے چھوٹا ہوں۔ خداوند نے اس سے کہا میں ضرور تیرے ساتھ ہوں گا اور تو مدیانیوں کو ایسا مارے گا جیسے ایک آدمی کو۔ تب اس نے اس سے کہا کہ اب اگر مجھ سے تو ہی باتیں کرتا ہے۔ اور میں تیری منت کرتا ہوں کہ تو یہاں سے نہ جا جب تک میں تیرے پاس پھر نہ آؤں اور اپنا ہدیہ نکال کر تیرے آگے نہ رکھوں۔ اس نے کہا کہ جب تک تو پھر آ نہ جائے میں ٹھہرا رہوں گا۔ تب جدعون نے جا کر بکری کا ایک بچہ اور ایک ایفہ آٹے کی فطیری روٹیاں تیار کیں اور گوشت کو ایک ٹوکری میں اور شوربا ایک ہانڈی میں ڈال کر اس کے پاس بلوط کے درخت کے نیچے لا کر گزرانا۔ تب خدا کے فرشتہ نے اسے کہا اس گوشت اور فطیری روٹیوں کو لے جا کر اس چٹان پر رکھ اور شوربے کو انڈیل دے۔ اس نے ویسا ہی کیا۔ تب خداوند کے فرشتہ نے اس عصا کی نوک سے جو اس کے ہاتھ میں تھا گوشت اور فطیری روٹیوں کو چھوا اور اس پتھر سے آگ نکلی اور اس نے گوشت اور فطیری روٹیوں کو بھسم کر دیا۔ تب خداوند کا فرشتہ اس کی نظر سے غائب ہو گیا۔ اور جدعون کہنے لگا افسوس ہے اے مالک خداوند کہ میں نے خداوند کے فرشتہ کو روبرو دیکھا۔ خداوند نے اس سے کہا تیری سلامتی ہو! خوف نہ کر۔ تو مرے گا نہیں۔ تب جدعون نے وہاں خداوند کے لئے مذبح بنایا اور اس کا نام یہوواہ سلوم رکھا اور وہ ابیعزریوں کے عفرہ میں آج تک موجود ہے۔ ان تمام حوالوں میں خداوند یسوع مسیح کا اظہار دیا جاتا ہے۔ وہ خداوند کے لشکر کے سردار کے نام سے بھی مشہور ہے۔ یشوع ۵: ۱۵۔ اس کا نام عجیب لکھا ہے۔ قضات ۱۳: ۱۷-۱۸

وہ خدا کے بیٹے کی صورت میں اپنے آپ کو ظاہر کیا کرتا تھا۔ دانیل ۳: ۲۵۔

(۲) **مسیح کلمۃ اللہ ہے:۔** پاک کلام میں یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ جو بیابان میں موسیٰ پر ظاہر ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہمکلام ہوا اور جس کی آواز اس نے کوہ سینا پر سنی وہ خدا کا کلام تھا اس کی بابت لکھا ہے کہ "ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا" یوحنا ۱: ۱ اور کلام مجسم ہوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال۔ یوحنا ۱: ۱۴۔ نہ صرف یہودی اور مسیحی بلکہ ہندو اور مسلمان بھی یہ خیال رکھتے ہیں کہ عبرانی لفظ داہبار اور کلدیی لفظ ممرہ اور یونانی لوگس اور عربی لفظ کلمہ اور سنسکرت لفظ شبد جیب مسیحی مذہب کی تصنیفات میں آتا ہے ایک ہی مطلب آپ میں رکھتا ہے یعنی خداوند یسوع مسیح۔

(۳) مجسم ہونے سے پیشتر وہ خدا تھا اس کی بابت بائبل مقدس میں لکھا ہے اور آسمان پر کوئی نہیں چڑھا سوا اس کے جو آسمان سے اترا۔ یعنی ابن آدم جو آسمان میں ہے۔ یوحنا ۳: ۱۳۔ یوحنا بپتسمہ دینے والے نے کہا کہ ایک شخص میرے بعد آتا ہے وہ مجھ سے پہلے تھا۔ یوحنا ۱: ۳۰۔ اگر تم ابن آدم کو اوپر جاتے دیکھو گے جہاں وہ پہلے تھا تو کیا ہوگا؟۔ یوحنا ۶: ۶۲ مسیح صاف بتاتا تھا کہ میں خدا کو جانتا ہوں اس لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اور اس نے مجھے بھیجا ہے یوحنا ۷: ۲۹ میری گواہی سچی ہے۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ میں کہاں سے آیا اور کہاں جاتا ہوں۔ یوحنا ۸: ۱۴۔ تم نیچے کے ہو لیکن میں اوپر کا ہوں۔ یوحنا ۶: ۲۳۔ مسیح نے کہا اگر خدا تمہارا باپ ہوتا تو تم مجھ سے محبت رکھتے اس لئے کہ میں خدا سے نکلا اور آیا ہوں کیونکہ میں آپ سے نہیں آیا بلکہ اسی نے مجھے بھیجا۔ یوحنا ۸: ۴۲ میں تم سے

سچ سچ کہتا ہوں کہ پیشتر اس سے کہ ابرہام پیدا ہوا میں ہوں۔ یوحنا ۸: ۵۸۔ میں باپ سے نکلا اور دنیا میں آیا ہوں، پھر باپ کے پاس جاتا ہوں۔ یوحنا ۱۶: ۲۸ مسیح نے کہا کہ اے باپ، میں چاہتا ہوں کہ جنہیں تو نے مجھے دیا ہے جہاں میں ہوں وہ بھی میرے ساتھ ہوں تاکہ میرے اس جلال کو دیکھیں جو تو نے مجھے دیا ہے۔ کیونکہ تو نے بنائے عالم سے پیشتر مجھ سے محبت رکھی۔ یوحنا ۱۷: ۲۴ کیونکہ تم ہمارے خداوند یسوع مسیح کے فضل کو جانتے ہو کہ غریب بن گیا تاکہ تم اس کے سبب سے دولت مند ہو جاؤ۔ ۲۔ کرنتھیوں ۸: ۹۔ وہ خدا کی صورت پر تھا۔ فلپیوں ۲: ۶-۷ وہ سب چیزوں سے پہلے ہے۔ کلسیوں ۱: ۱۷۔ وہ جسم میں ظاہر ہوا۔ ۱۔ تیمتھیس ۳: ۱۶ تو نے ابتدا میں زمین کی بنیاد ڈالی اور آسمان تیرے ہاتھ کا کام ہے عبرانیوں ۱: ۱۰۔ یسوع کی بابت لکھا ہے کہ اے خدا تیرا تخت ابد الآباد رہے گا۔

دوسرا ثبوت:۔ پیشین گوئیاں۔ خداوند یسوع مسیح کی بابت یاد رکھنا چاہیے کہ خداوند یسوع مسیح نے اپنے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا کیونکہ بائبل کی پیشین گوئیاں پوری ہوئیں۔ اسی ثبوت سے صاف ظاہر کیا جاتا ہے کہ یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے۔

(۱) **خداوند یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہوگا۔**

(الف) پیشین خبری۔ زبور ۲: ۷ تو میرا بیٹا ہے میں آج کے دن تیرا باپ ہوں۔

(ب) پیشین خبری کا پورا ہونا۔ لوقا ۱: ۳۲ جو پیدا ہونے والا ہے۔ خدا کا بیٹا کہلائے گا۔

(۲) **خداوند یسوع مسیح کے آنے کی بابت۔**

(الف) پیشین خبری۔ پیدائش ۳: ۱۵ گناہ میں گر جانے کے بعد خدا نے وعدہ کیا کہ میں ایک نجات دلانے والا دوں گا۔

(ب) پیشین خبری کا پورا ہونا۔ گلتیوں ۴: ۴۔ اس پیشین خبری دینے کے قریب

چار ہزار برس کے بعد جب وقت پورا ہوا تب خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا۔

(۳) **خداوند یسوع مسیح مقررہ وقت پر پیدا ہوگا۔** اس بات کی بابت پیشین گوئیاں کی گئی تھیں۔ کہ یسوع مسیح کس زمانے میں ظاہر ہوگا۔ اس کے مجسم ہونے سے ہزار برس پہلے بہت سے اشارے دیئے گئے تھے کہ کس وقت پر آئے گا۔ دانیل نے وقت کا اشارہ کیا کہ یروشلم کو دوبارہ تعمیر کے حکم میں اور مسیح کی آمد میں چار سو ترے برس کا عرصہ ہوگا۔

(الف) پیشین خبری۔

۱۔ یعقوب نے نبوت کی کہ یہوداہ سے سلطنت کا عصا جدا نہ ہوگا اور نہ حاکم اس کے پاؤں کے درمیان سے جاتا رہے گا جب تک شیلوہ نہ آئے اور قومیں اس کی مطیع ہوں گی۔ پیدائش ۴۹: ۱۰

(۲) دانیل نبی نے پیشین گوئی کی کہ یروشلم کے پھر بنانے کے حکم دیئے جانے کے ۴۸۳ برس بعد مسیح آئے گا۔ دانیل ۹: ۲۴ ملاکی ۳: ۱

(ب) پیشین خبری کا پورا ہونا۔

۱۔ ان دنوں میں ایسا ہوا کہ قیصر اوگوستس کی طرف سے یہ حکم جاری ہوا کہ ساری دنیا کے لوگوں کے نام لکھے جائیں۔ یہ پہلی اسم نویسی سوریہ کے حاکم کورنیس کے عہد میں ہوئی۔ اور سب لوگ نام لکھوانے کے لئے اپنے اپنے شہر کو گئے۔ پس یوسف بھی گلیل کے شہر ناصرت سے داؤد کے شہر بیت لحم کو گیا جو یہودیہ میں ہے۔ اس لئے کہ وہ داؤد کے گھرانے اور اولاد سے تھا۔ تاکہ اپنی منگیتر مریم کے ساتھ جو حاملہ تھی نام لکھوائے۔ جب وہ وہاں تھے تو ایسا ہوا کہ اس کے وضع حمل کا وقت آپہنچا۔ اور اس کا پہلوٹا بیٹا پیدا ہوا اور اس کو اس نے کپڑے میں لپیٹ کر چرنی میں رکھا کیونکہ ان کے واسطے سرائے میں جگہ نہ تھی۔ لوقا ۲: ۱-۷۔

(۳): تواریخ صاف بتاتی ہے کہ دانیل کی پیشن گوئی کے مطابق فارس کے بادشاہ نے یروشلم کو دوبارہ تعمیر کرنے کا حکم دیا۔

(۴) خداوند یسوع مسیح کس نسل سے نکلے گا؟

(ا) پیشن خبری۔

۱: عورت کی نسل سے نکلے گا۔ پیدائش ۳: ۱۵
۲: ابرہام کی نسل سے نکلے گا۔ پیدائش ۱۲: ۳
۳: اضحاق کی نسل سے نکلے گا۔ پیدائش ۲۶: ۴
۴: یعقوب کی نسل سے نکلے گا۔ پیدائش ۲۸: ۱۴
۵: یہوداہ کی نسل سے نکلے گا۔ پیدائش ۴۹: ۱۰
۶: یسی کی نسل سے نکلے گا۔ یسعیاہ ۱۱: ۱
۷: داؤد کی نسل سے نکلے گا۔ یرمیاہ ۲۳: ۵

(ب) پیشن خبری کا پورا ہونا۔

۱: وہ عورت سے پیدا ہوا۔ گلتیوں ۴: ۴
۲: وہ ابن داؤد سے نکلا۔ متی ۱: ۱۔ اعمال ۱۳: ۲۲، ۲۳۔ رومیوں ۱: ۳
۳: وہ ابن ابرہام سے نکلا۔ متی ۱: ۱
۴: خداوند یہوداہ سے نکلا۔ عبرانیوں ۷: ۱۴
۵: یسی کی جڑ موجود رہے گی۔ رومیوں ۱۵: ۱۲
۶: اضحاق ہی سے تیری نسل کہلائے گی۔ عبرانیوں ۱۱: ۱۷-۱۹

(۵) خداوند یسوع مسیح کنواری سے پیدا ہوگا۔

(ا) پیشن خبری۔

۱: دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی اور وہ اس کا نام عمانوایل،

رکھے گی۔ یسعیاہ ۷: ۱۴

(ب) پیشن خبری کا پورا ہونا۔

۱: یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا وہ پورا ہو کہ دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی اور اس کا نام عمانوایل رکھیں گے۔ متی ۱: ۲۲، ۲۳

(۶) خداوند یسوع مسیح بیت لحم میں ہوگا۔

(ا) پیشن خبری۔

میکاہ نبی نے کہا اے بیت لحم افراتاہ اگرچہ تو یہوداہ کے ہزاروں میں شامل ہونے کے لئے چھوٹا ہے تو بھی تجھ میں سے ایک شخص نکلے گا اور میرے حضور اسرائیل کا حاکم ہوگا اور اس کا مصدر زمانہ سابق ہاں قدیم الایام سے ہے۔ میکاہ ۵: ۲

(ب) پیشن خبری کا پورا ہونا۔

۱: یوسف اور مریم نام لکھوانے کے واسطے بیت لحم گئے۔ اور اس وقت وہاں خداوند یسوع مسیح پیدا ہوا۔ لوقا ۱: ۵، ۷

(۷) خداوند یسوع مسیح کے پیش رو کی بابت۔

(ا) پیشن خبری۔

۱: پکارنے والی آواز! بیابان میں خداوند کی راہ درست کرو۔ صحرا میں ہمارے خدا کے لئے شاہراہ ہموار کرو۔ یسعیاہ ۴۰: ۳

۲: دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجوں گا اور میرے آگے راہ درست کرے گا اور خداوند جس کے تم طالب ہو ناگہاں اپنی ہیکل میں آموجود ہوگا۔ ہاں عہد کا رسول جس کے تم آرزو مند ہو آئے گا۔ رب الافواج فرماتا ہے۔ ملاکی ۳: ۱

۳۔ اور وہ ایلیاہ کی روح اور قوت میں اس کے آگے آگے چلے گا کہ والدوں کے دل اولاد کی طرف اور نافرمانوں کو راستبازوں کی دانائی پر چلنے کی طرف پھیرے اور خداوند کے لئے ایک مستعد قوم تیار کرے۔ لوقا ۱: ۱۷

(ب) پیشین خبری کا پورا ہونا۔

۱۔ ان دنوں میں یوحنا بپتسمہ دینے والا آیا اور یہودیہ کے بیابان میں یہ منادی کرنے لگا۔ متی ۳: ۱

(۸) خداوند یسوع مسیح بزرگوں میں عزت پائے گا۔

(و) پیشین خبری۔

۱۔ ترسیس کے اور جزیروں کے بادشاہ نذریں گذرانیں گے سبا اور سیبا کے بادشاہ ہدیے لائیں گے۔ زبور ۷۲: ۱۰

(ب) پیشین خبری کا پورا ہونا۔

۱۔ دیکھو کئی مجوسی پورب سے یروشلیم میں یوں کہتے ہوئے آئے کہ یہودیوں کا بادشاہ جو پیدا ہوا ہے وہ کہاں ہے؟ کیونکہ پورب میں اس کا ستارہ دیکھ کر ہم سجدہ کرنے آئے ہیں۔ وہ اس کے آگے گر گئے اور انہوں نے اپنے ڈبے کھول کر سونا۔ لوبان، مر، اس کی نذر کیا۔ متی ۲: ۱-۱۱

(۹) خداوند یسوع مسیح کے پیدا ہونے پر بچے قتل کئے جائینگے

(و) پیشین خبری

۱۔ رامہ میں ایک آواز سنی جاتی ہے کہ راخل اپنے لڑکوں پر روتی ہے اور ان کی بابت تسلی نہیں پاتی کیونکہ وہ نہیں ہیں۔ یرمیاہ ۳۱: ۱۵

(ب) پیشین خبری کا پورا ہونا۔

۱۔ جب ہیرودیس نے دیکھا کہ مجوسیوں نے ہنسی کی تو نہایت غصہ ہوا اور

آدمی بھیج کر بیت لحم اور اس کی ساری سرحدوں کے اندر ان سب لڑکوں کو قتل کروا دیا جو دو دو برس کے یا اس سے چھوٹے تھے۔ اس وقت وہ بات پوری ہوئی جو یرمیاہ نبی کی معرفت کہی گئی تھی۔ متی ۲: ۱۶-۱۷

(۱۰) یسوع مسیح مصر سے بلایا جائے گا۔

(و) پیشین خبری۔

۱۔ مصر سے میں نے اپنے بیٹے کو بلایا۔ ہوسیع ۱۱: ۱

(ب) پیشین خبری کا پورا ہونا۔

۱۔ مصر سے میں نے اپنے بیٹے کو بلایا۔ متی ۲: ۱۳-۱۵، ۲۱

(۱۱) خداوند یسوع مسیح موسیٰ کی مانند ہوگا۔

(و) پیشین خبری۔

۱۔ جب موسیٰ مرنے کو تھا تب خدا نے اس سے کہا کہ میں تیرے بھائیوں میں تجھ سا ایک نبی پیدا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ استثنا ۱۸: ۱۵

(ب) پیشین خبری کا پورا ہونا۔

۱۔ چنانچہ موسیٰ نے کہا کہ خداوند خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے مجھ سا ایک نبی پیدا کرے گا۔ جو کچھ وہ تم سے کہے اس کی سننا۔ اعمال ۳: ۲۲

(۱۲) یسوع مسیح کی منادی گلیل میں شروع ہوگی۔

(و) پیشین خبری۔

۱۔ لیکن اندوہگین کی تیرگی جاتی رہے گی۔ اس نے قدیم زمانہ میں زبولون اور نفتالی کے علاقوں کو ذلیل کیا پر آخری زمانہ میں قوموں کے گلیل میں دریا کی سمت یردن کے پار بزرگی دے گا۔ جو لوگ تاریکی میں چلتے تھے انہوں نے بڑی روشنی دیکھی۔ جو موت کے سایہ کے ملک میں رہتے تھے ان پر نور چمکا۔ یسعیاہ ۹: ۱-۲

(ب) پیش خبری کا پورا ہونا۔

۱۔ لکھا ہے کہ مسیح نے گلیل میں منادی کرنے سے اس نبوت کو پورا کیا۔ متی ۴: ۱۲-۱۷۔ اعمال ۱۰: ۳۷

(۱۳) خداوند یسوع مسیح بادشاہ کے طور پر یروشلیم میں داخل ہوگا۔

(ا) پیش خبری۔

۱۔ اے بنت صیون تو نہایت شادمان ہو۔ اے دختر یروشلیم خوب للکار کیونکہ دیکھ تیرا بادشاہ تیرے پاس آتا ہے۔ وہ صادق ہے اور نجات اس کے ہاتھ میں ہے۔ وہ حلیم ہے اور گدھے پر بلکہ جوان گدھے پر سوار ہے۔ زکریاہ ۹: ۹

(ب) پیش خبری کا پورا ہونا۔

۱۔ اے صیون کی بیٹی مت ڈر۔ دیکھ تیرا بادشاہ گدھے کے بچے پر سوار ہوا آتا ہے۔ یوحنا ۱۲: ۱۵

(۱۴) خداوند یسوع مسیح معجزے دکھائے گا۔

(ا) پیش خبری

۱۔ اس وقت اندھوں کی آنکھیں وا کی جائیں گی اور بہروں کے کان کھولے جائیں گے۔ تب لنگڑے ہرن کی مانند چوکڑیاں بھریں گے اور گونگے کی زبان گائے گی کیونکہ بیابان میں پانی اور دشت میں ندیاں پھوٹ نکلیں گی۔ یسعیاہ ۳۵: ۵، ۶

(ب) پیش خبری کا پورا ہونا۔

۱۔ یسوع نے جواب میں ان سے کہا کہ جو کچھ تم سنتے ہو اور دیکھتے ہو جا کر یوحنا سے بیان کر دو۔ کہ اندھے دیکھتے اور لنگڑے چلتے پھرتے ہیں۔ کوڑھی پاک صاف کئے جاتے اور بہرے سنتے ہیں اور مردے زندہ کئے جاتے ہیں اور غریبوں کو خوشخبری سنائی جاتی ہے۔ متی ۱۱: ۴، ۵۔

۲۔ پس سردار کاہنوں اور فریسیوں نے صدر عدالت کے لوگوں کو جمع کرکے کہا ہم کرتے کیا ہیں؟ یہ آدمی تو بہت معجزے دکھاتا ہے۔ یوحنا ۱۱: ۴۷

(۱۵) یسوع مسیح تمثیلوں میں منادی کرے گا۔

(ا) پیش خبری۔

۱۔ میں اپنا منہ کھول کے ایک تمثیل کہوں گا اور میں راز کی باتوں کو جو قدیم سے ہیں ظاہر کروں گا۔ زبور ۷۸: ۲

(ب) پیش خبری کا پورا ہونا۔

۱۔ یہ سب باتیں یسوع نے بھیڑ سے تمثیلوں میں کہیں اور بغیر تمثیل کے وہ ان سے کچھ نہ کہتا تھا تاکہ جو نبی کی معرفت کہا گیا تھا وہ پورا ہو۔ متی ۱۳: ۳۴، ۳۵

(۱۶) خداوند یسوع مسیح کو ایک شاگرد تیس روپے کے واسطے پکڑوا دیگا

(ا) پیش خبری۔

۱۔ زکریاہ نبی نے قبل از مسیح ۵۱۸ ۔ ۵۲۰ برس میں اس کی بابت پیشن گوئی کی۔ زکریاہ ۱۱: ۱۲-۱۳

۲۔ داؤد نبی نے کہا کہ میرا دوست جس پر میں بھروسہ رکھتا تھا اور جو میری روٹی کھاتا تھا اس نے بھی میرے خلاف لات اٹھائی ہے۔ زبور ۴۱: ۹

(ب) پیش خبری کا پورا ہونا۔

۱۔ یسوع نے کہا تم میں سے ایک آدمی مجھے پکڑوا دے گا تاکہ وہ نوشتہ پورا ہو کہ جو میری روٹی کھاتا ہے اس نے مجھ پر لات اٹھائی۔ یوحنا ۱۳: ۱۸-۲۱

(۱۷) خداوند یسوع میں ٹھوکر کا پتھر ہوگا۔

(ا) پیش خبری۔

۱۔ اور وہ ایک مقدس ہوگا لیکن اسرائیل کے دونوں گھرانوں کے لئے صدمہ

اور ٹھوکر کا پتھر اور یروشلم کے باشندوں کے لئے پھندا اور دام ہوگا۔ یسعیاہ ۸:۱۴

(ب) پیشین خبری کا پورا ہونا۔

ا:۔ چنانچہ لکھا ہے کہ دیکھو میں صیون میں ٹھیس لگنے کا پتھر اور ٹھوکر کھانے کی چٹان رکھتا ہوں اور جو اس پر ایمان لائے گا وہ شرمندہ نہ ہوگا۔ رومیوں ۹:۳۳

(۱۸) خداوند یسوع مسیح اوروں کے دکھ آپ اٹھائے گا۔

(و) پیشین خبری

ا:۔ تو بھی اس نے ہماری مشقتیں اٹھالیں اور ہمارے غموں کو برداشت کیا پر ہم نے اسے خدا کا مارا کوٹا اور ستایا ہوا سمجھا۔ حالانکہ وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا اور ہماری بدکرداری کے باعث کچلا گیا۔ ہماری ہی سلامتی کے لئے اس پر سیاست ہوئی تاکہ اس کے مار کھانے سے ہم شفا پائیں۔ ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے۔ ہم میں سے ہر ایک اپنی راہ کو پھرا پر خداوند نے ہم سب کی بدکرداری اس پر لادی۔ یسعیاہ ۵۳:۴-۶

(ب) پیشین خبری کا پورا ہونا۔

ا:۔ ابن آدم اس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتوں کے بدلے فدیہ میں دے۔ متی ۲۰:۲۸

(۱۹) خداوند یسوع مسیح کی قیمت سے کمہار کا کھیت خرید لیا جائیگا

(و) پیشین خبری۔

ا:۔ اور خداوند نے مجھے حکم دیا کہ اسے کمہار کے سامنے پھینک دے یعنی اس بڑی قیمت کو جو انہوں نے میرے لئے ٹھہرائی اور میں نے یہ تیس روپے لے کر خداوند کے گھر میں کمہار کے آگے پھینک دیئے۔ زکریاہ ۱۱:۱۳

(ب) پیشین خبری کا پورا ہونا۔

ا:۔ اور وہ روپوں کو مقدس میں پھینک کر چلا گیا اور جا کر اپنے آپ کو پھانسی دی۔ سردار کاہنوں نے روپے لے کر کہا کہ انہیں ہیکل کے خزانہ میں ڈالنا روا نہیں۔ کیونکہ خون کی قیمت ہے۔ پس انہوں نے صلاح کر کے روپوں سے کمہار کا کھیت پردیسیوں کے دفن کرنے کو خریدا۔ متی ۲۷:۵-۷

(۲۰) خداوند یسوع مسیح دکھ اٹھائے گا۔

(و) پیشین خبری۔

ا:۔ میں پانی کی طرح بہہ گیا۔ میری سب ہڈیاں اکھڑ گئیں۔ میرا دل موم کی مانند ہو گیا۔ وہ میرے سینہ میں پگھل گیا۔ میری قوت ٹھیکرے کی مانند خشک ہو گئی اور میری زبان میرے تالو سے چپک گئی اور تو نے مجھے موت کی خاک میں ملا دیا۔ زبور ۲۲:۱۴-۱۵

(ب) پیشین خبری کا پورا ہونا۔

ا:۔ اے باپ اگر تو چاہے تو یہ پیالہ مجھ سے ہٹا لے تو بھی میری مرضی نہیں بلکہ تیری ہی مرضی پوری ہو۔ اور آسمان سے ایک فرشتہ ظاہر ہوا وہ اسے تقویت دیتا تھا۔ پھر وہ سخت پریشانی میں مبتلا ہو کر اور بھی دل سوزی سے دعا کرنے لگا اور اس کا پسینہ گویا خون کی بڑی بڑی بوندیں ہو کر زمین پر ٹپکتا تھا۔ لوقا ۲۲:۴۲-۴۴

(۲۱) خداوند یسوع مسیح مار کھائے گا۔

(و) پیشین خبری۔

ا:۔ وہ ستایا گیا تو بھی اس نے برداشت کی اور منہ نہ کھولا۔ جس طرح برہ جسے ذبح کرنے کو لے جاتے ہیں اور جس طرح بھیڑ اپنے بال کترنے والوں کے سامنے بے زبان ہے اسی طرح وہ خاموش رہا۔ یسعیاہ ۵۳:۷۔

(ب) پیشین خبری کا پورا ہونا۔

ا:۔ جب سردار کاہن اور بزرگ اس پر الزام لگا رہے تھے تو اس نے کچھ جواب نہ

دیا۔ متی ۲۷: ۱۲

(۲۲) خداوند یسوع مسیح کی شکل بگاڑ دی جائے گی۔

(ا) پیش خبری۔

۱۔ میں نے اپنی پیٹھ پیٹنے والوں کے اور اپنی داڑھی نوچنے والوں کے حوالہ کی۔ میں نے اپنا منہ رسوائی اور تھوک سے نہیں چھپایا۔ یسعیاہ ۵۰: ۶

(ب) پیش خبری کا پورا ہونا۔

۱۔ تب بعض اس پر تھوکنے اور اس کو مکے مارنے اور اس سے کہنے لگے نبوت کی باتیں سنا اور پیادوں نے اسے طمانچے مار مار کر اپنے قبضے میں لیا۔ مرقس ۱۴: ۶۵

(۲۳) خداوند یسوع مسیح پر تھوکا جائے گا۔

(ا) پیش خبری۔

۱۔ جس طرح بہتیرے تجھ کو دیکھ کر دنگ ہو گئے اس کا چہرہ ہر ایک بشر سے زائد اور اس کا جسم بنی آدم سے زیادہ بگڑ گیا تھا۔ یسعیاہ ۵۲: ۱۴

۲۔ وہ آدمیوں میں حقیر و مردود۔ مردِ غمناک اور رنج کا آشنا تھا۔ لوگ اس سے گویا روپوش تھے اس کی تحقیر کی گئی اور ہم نے اس کی کچھ قدر نہ جانی۔ یسعیاہ ۵۳: ۳

(ب) پیش خبری کا پورا ہونا۔

۱۔ یسوع کانٹوں کا تاج رکھے ارغوانی پوشاک پہنے باہر آیا اور پیلاطس نے ان سے کہا دیکھو یہ آدمی۔ یوحنا ۱۹: ۵

(۲۴) خداوند یسوع مسیح انسان کے گناہوں کیواسطے دکھ اٹھائیگا

(ا) پیش خبری۔

۱۔ حالانکہ وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھایل کیا گیا اور ہماری بدکرداری کے باعث کچلا گیا۔ ہماری ہی سلامتی کے لیے اس پر سیاست ہوئی تاکہ اس کے مار کھانے سے ہم شفا پائیں۔ ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے۔ ہم میں سے ہر ایک اپنی راہ کو پھرا پر خداوند نے ہم سب کی بدکرداری اس پر لادی۔ یسعیاہ ۵۳: ۵-۶

۲۔ اپنی جان ہی کا دکھ اٹھا کر وہ اسے دیکھے گا اور سیر ہوگا۔ اپنے ہی عرفان سے میرا صادق خادم بہتوں کو راستباز ٹھہرائے گا کیونکہ وہ ان کی بدکرداری خود اٹھا لے گا۔ اس لیے میں اس کو بزرگوں کے ساتھ حصہ دوں گا اور وہ لوٹ کا مال زور آوروں کے ساتھ بانٹ لے گا کیونکہ اس نے اپنی جان موت کے لیے انڈیل دی اور وہ خطاکاروں کے ساتھ شمار کیا گیا تو بھی اس نے بہتوں کے گناہ اٹھا لیے اور خطاکاروں کی شفاعت کی۔ یسعیاہ ۵۳: ۱۱-۱۲

(ب) پیش خبری کا پورا ہونا۔

۱۔ وہ آپ ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر لئے ہوئے صلیب پر چڑھ گیا۔ تاکہ ہم گناہوں کے اعتبار سے مر کر راستبازی کے اعتبار سے جئیں۔ اور اسی کے مار کھانے سے تم نے شفا پائی۔ ۱۔پطرس ۲: ۲۴

(۲۵) خداوند یسوع مسیح پر ٹھٹھا اور ہنسی کی جائے گی۔

(ا) پیش خبری۔

۱۔ وہ سب جو مجھے دیکھتے ہیں میرا مضحکہ اڑاتے ہیں وہ منہ چڑاتے وہ سر ہلا ہلا کر کہتے ہیں۔ اپنے کو خداوند کے سپرد کر دے۔ وہی اسے چھڑائے جب کہ

وہ اس سے خوش ہے تو وہی اسے چھڑائے۔ زبور ۲۲ : ۸۔۷

(ب) پیش خبری کا پورا ہونا۔

ا:۔ اور راہ چلنے والے سر ہلا ہلا کر اس کو لعن طعن کرتے اور کہتے تھے
اے مقدس کے ڈھانے والے اور تین دن میں بنانے والے اپنے
تئیں بچا۔ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو صلیب پر سے اتر آ۔ اسی طرح سردار
کاہن بھی فقیہوں اور بزرگوں کے ساتھ مل کر ٹھٹھے سے کہتے تھے۔
اس نے اوروں کو بچایا۔ اپنے تئیں نہیں بچا سکتا۔ یہ تو اسرائیل کا
بادشاہ ہے۔ اب صلیب پر سے اتر آئے تو ہم اس پر ایمان لائیں۔
اس نے خدا پر بھروسہ کیا ہے۔ اگر وہ اسے چاہتا ہے تو اب اس کو
چھڑائے۔ کیونکہ اس نے کہا تھا کہ میں خدا کا بیٹا ہوں۔
متی ۲۷: ۳۹۔ ۴۳

(۲۶) **خداوند یسوع مسیح کو سرکہ دیا جائے گا۔**

(و) پیش خبری۔ زبور ۶۹: ۲۱۔ انہوں نے مجھے کھانے کے عوض
پت دی اور میری پیاس بجھانے کو سرکہ پلایا۔

(ب) پیش خبری کا پورا ہونا اس کے مطابق ہے۔
دیکھو متی ۲۷: ۳۴۔ ۴۸

(۲۷) **خداوند یسوع مسیح کے ہاتھ پاؤں چھیدے جائیں گے**

(و) پیش خبری۔

ا:۔ کیونکہ کتوں نے مجھے گھیر لیا ہے۔ بدکاروں کی گروہ
مجھے گھیرے ہوئے ہے۔ وہ میرے ہاتھ اور پاؤں چھیدتے
ہیں۔ زبور ۲۲: ۱۶۔

(ب) پیش خبری کا پورا ہونا

ا:۔ وہاں انہوں نے اس کو اور اس کے ساتھ اور دو شخصوں کو مصلوب کیا۔ ایک کو ادھر
ایک کو ادھر اور یسوع کو بیچ میں یوحنا ۱۹: ۱۸

(۲۸) خداوند یسوع مسیح اپنی جان دے گا۔

(و) پیش خبری۔

ا:۔ اس نے اپنی جان موت کے لئے انڈیل دی اور وہ خطاکاروں کے ساتھ شمار کیا گیا تو بھی
اس نے بہتوں کے گناہ اٹھا لئے اور خطاکاروں کی شفاعت کی یسعیاہ ۵۳: ۱۲

(ب) پیش خبری کا پورا ہونا۔

ا:۔ یسوع نے پھر بڑی آواز سے چلا کر جان دیدی۔ متی ۲۷: ۵۰

(۲۹) یسوع مسیح دشمنوں کے لئے دعا کرے گا۔

(و) پیش خبری

ا:۔ اور خطاکاروں کی شفاعت کی۔ یسعیاہ ۵۳: ۱۲

(ب) پیش خبری کا پورا ہونا۔

ا:۔ یسوع نے کہا اے باپ! ان کو معاف کر کیونکہ یہ جانتے نہیں کہ کیا کرتے ہیں۔ اور انہوں
نے اس کے کپڑوں کے حصے کئے اور ان پر قرعہ ڈالا۔ لوقا ۲۳: ۳۴

(۳۰) خداوند یسوع مسیح خطاکاروں کے ساتھ شمار کیا جائے گا۔

(و) پیش خبری۔

ا:۔ وہ خطاکاروں کے ساتھ شمار کیا گیا تو بھی اس نے بہتوں کے گناہ اٹھا لئے۔ یسعیاہ ۵۳: ۱۲

(ب) **پیش خبری کا پورا ہونا۔**

ا:۔ تب اس مضمون کا وہ نوشتہ کہ وہ خطاکاروں میں گنا گیا پورا ہوا۔ مرقس ۱۵: ۲۸

(۳۱) خداوند یسوع مسیح چھیدا گیا۔

(ا) پیشین خبری

ا۔ اور وہ اس پر جس کو انہوں نے چھیدا ہے نظر کریں گے۔ زکریاہ ۱۲: ۱۰

(ب) پیشین خبری کا پورا ہونا۔

ا:۔ مگر ان میں سے ایک سپاہی نے بھالے سے اس کی پسلی چھیدی اور فی الفور اس سے خون اور پانی بہہ نکلا۔ یوحنا ۱۹: ۳۴

(۳۲) خداوند یسوع مسیح ایلی ایلی لما شبقتنی کہے گا۔ جس کا مطلب ہے اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔

(ا) پیشین خبری۔

ا:۔ اے میرے خدا اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ زبور ۲۲: ۱

(ب) پیشین خبری کا پورا ہونا

ا:۔ اور تیسرے پہر کے قریب یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر کہا ایلی ایلی لما شبقتنی یعنی اے میرے خدا اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ متی ۲۷: ۴۶

(۳۳) خداوند یسوع مسیح کے کپڑے بانٹے جائیں گے۔

(ا) پیشین خبری

ا:۔ وہ میرے کپڑے آپس میں بانٹتے ہیں اور میری پوشاک پر قرعہ ڈالتے ہیں۔ زبور ۲۲: ۱۸

(ب) پیشین خبری کا پورا ہونا۔

ا:۔ اور اس کے کپڑوں پر قرعہ ڈال کر کہ کس کو کیا ملے انہیں بانٹ لیا۔ مرقس ۱۵: ۲۴

(۳۴) خداوند یسوع مسیح کی ایک ہڈی نہ توڑی جائے گی۔

(ا) پیشین خبری۔

ا:۔ وہ اس کی سب ہڈیوں کو محفوظ رکھتا ہے۔ ان میں سے ایک بھی توڑی نہیں جاتی۔ زبور ۳۴: ۲۰

(ب) پیشین خبری کا پورا ہونا۔

ا:۔ اور یہ باتیں اس لئے ہوئیں کہ یہ نوشتہ پورا ہو کہ اس کی کوئی ہڈی نہ توڑی جائے گی۔ یوحنا ۱۹: ۳۶

(۳۵) خداوند یسوع مسیح مرنے کے بعد دولت مندوں کے ساتھ ہوگا۔

(ا) پیشین خبری۔

ا:۔ اور وہ اپنی موت میں دولت مندوں کے ساتھ ہوا۔ یسعیاہ ۵۳: ۹

(ب) پیشین خبری کا پورا ہونا۔

ا:۔ اور یوسف نے لاش کو لے کر صاف مہین چادر میں لپیٹا۔ اور اپنی قبر میں جو اس نے چٹان میں کھدوائی تھی رکھا۔ پھر وہ ایک بڑا پتھر قبر کے منہ پر لڑھکا کر چلا گیا۔ متی ۲۷: ۵۹، ۶۰

(۳۶) خداوند یسوع مسیح کا بدن سڑنے نہ پائے گا۔

(ا) پیشین خبری۔

ا:۔ نہ اپنے مقدس کو سڑنے دے گا۔ زبور ۱۶: ۱۰

(ب) پیشین خبری کا پورا ہونا۔

ا:۔ اور نہ اپنے مقدس کے سڑنے کی نوبت پہنچنے دیگا۔ اعمال ۲: ۲۷

(۳۷) خداوند یسوع مسیح جی اٹھے گا۔

(ا) پیشین خبری۔

ا:۔ تیرے مردے جی اٹھیں گے۔ میری لاشیں اٹھ کھڑی ہوں گی۔ یسعیاہ ۲۶: ۱۹

(ب) پیشین خبری کا پورا ہونا۔

ا:۔ وہ یہاں نہیں بلکہ جی اٹھا ہے۔ لوقا ۲۴: ۶ اب پر ان کی آنکھیں کھل گئیں اور انہوں نے اس کو پہچان لیا اور وہ ان کی نظر سے غائب ہوگیا۔ لوقا ۲۴: ۳۱ وہ کہہ رہے تھے کہ خداوند بیشک جی اٹھا اور شمعون کو دکھائی دیا ہے۔ لوقا ۲۴: ۳۴

(۳۸) خداوند یسوع مسیح آسمان پر چڑھ جائیگا۔

(ا) پیش خبری ۔

ا:۔ تو نے عالم بالا کو صعود فرمایا ۔ تو قیدیوں کو ساتھ لے گیا زبور ۶۸ : ۱۸

(ب) پیش خبری کا پورا ہونا ۔

ا:۔ جب وہ انہیں برکت دے رہا تھا تو ایسا ہوا کہ ان سے جدا ہو گیا اور آسمان پر اٹھایا گیا ۔ لوقا ۲۴ : ۵۱ یہ کہہ کر وہ ان کے دیکھتے دیکھتے اوپر اٹھا لیا گیا اور بدلی نے اسے ان کی نظروں سے چھپا لیا ۔ اعمال ۱ : ۹

(۳۹) خداوند یسوع مسیح خدا کے دہنے ہاتھ جا بیٹھے گا ۔

(ا) پیش خبری ۔

ا:۔ یہوواہ نے میرے خداوند سے کہا تو میرے دہنے ہاتھ بیٹھ جب تک کہ میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں کی چوکی نہ کر دوں ۔ زبور ۱۱۰ : ۱

(ب) پیش خبری کا پورا ہونا ۔

ا: لیکن اس نے فرشتوں میں سے کسی کے بارے میں کب کہا کہ تو میرے دہنی طرف بیٹھ جب میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں تلے کی چوکی نہ کر دوں ۔ عبرانیوں ۱ : ۱۳

(۴۰) خداوند یسوع مسیح پاک روح بھیجے گا ۔

(ا) پیش خبری

ا:۔ اور اس کے بعد میں ہر فرد بشر پر اپنی روح نازل کروں گا ۔" یوایل ۲ : ۲۸ "میں ان ایام میں غلاموں اور لونڈیوں پر اپنی روح نازل کروں گا " یوایل ۲ : ۲۹ لیکن جب وہ مددگار آئے گا جس کو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی روح حق جو باپ سے صادر ہوتا ہے ۔ تو وہ میری گواہی دے گا ۔ یوحنا ۱۵ : ۲۶

(ب) پیش خبری کا پورا ہونا ۔

ا: جب عید پنتکست کا دن آیا تو وہ سب ایک جگہ جمع تھے ۔ کہ یکایک آسمان سے ایسی

آواز آئی جیسے زور کی آندھی کا سناٹا ہوتا ہے ۔ اور اس سے سارا گھر جہاں وہ بیٹھے تھے گونج گیا ۔ اور انہیں آگ کے شعلے کی سی پھٹتی ہوئی زبانیں دکھائی دیں ۔ اور ان میں سے ہر ایک پر آ ٹھہریں ۔ اور وہ سب روح القدس سے بھر گئے اور غیر زبانیں بولنے لگے جس طرح روح نے انہیں بولنے کی طاقت بخشی ۔ اعمال ۲ : ۱-۴

(۴۱) خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے نجات ہو سکتی ہے ۔

(ا) پیش خبری ۔

ا:۔ اپنی جان ہی کا دکھ اٹھا کر وہ اسے دیکھے گا اور سیر ہو گا ۔ اپنے ہی عرفان سے میرا صادق خادم بہتوں کو راستباز ٹھہرائے گا ۔ کیونکہ وہ ان کی بدکرداری خود اٹھا لے گا یسعیاہ ۵۳ : ۱۱

(ب) پیش خبری کا پورا ہونا ۔

ا:۔ اور کسی دوسرے کے وسیلے سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس کے وسیلے سے ہم نجات پا سکیں ۔ اعمال ۴ : ۱۲ وہ چاہتا ہے کہ سب آدمی نجات پائیں اور سچائی کی پہچان تک پہنچیں ۔ کیونکہ خدا ایک ہے اور خدا اور انسان کے بیچ میں درمیانی بھی ایک یعنی مسیح یسوع جو انسان ہے ۔ ۱-تیمتھیس ۲ : ۴-۶

(۴۲) خداوند یسوع مسیح نے اپنی بابت پیش گوئی کی ۔

ا:۔ موت کی پیش خبری ۔ متی ۱۶ : ۲۱ ، ۲۶ : ۲۳ - ۳۱ (۲) اپنے جی اٹھنے کی پیش خبری متی ۱۶ : ۲۱ ، ۲۶ : ۳۲

خداوند یسوع مسیح نے نہ صرف اپنے مرنے کا اشارہ کیا بلکہ اس بات کا بھی کہ کب مروں گا اور کس کے وسیلے سے پکڑوایا جاؤں گا ۔ اور اپنی جان دوں گا لیکن تیسرے دن کے بعد جی اٹھوں گا ۔ اس بات کے بارے میں وہ یوناہ نبی کا حوالہ پیش کرتا ہے ۔

(۳) پاک روح کے نازل ہونے کی پیش خبری ۔ یوحنا ۱۵ : ۲۶ ، ۱۶ : ۱۴

(۴) شہر یروشلیم کے برباد ہونے کی پیش خبری ۔ متی ۲۴ : ۱ - ۲۲ مرقس ۱۳ : ۱ - ۲۳ لوقا ۲۱ : ۵-

(ب) پیشین خبری کا پورا ہونا۔

یہ پیشین گوئیاں رفتہ رفتہ سب پوری ہو گئیں۔ بائیبل اور تواریخ کے پڑھنے والوں کو معلوم ہے کہ سب باتیں زمانہ بہ زمانہ اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔ اور ان باتوں کی شہادتیں اور گواہیاں مقدس کلام میں مندرج ہیں۔

۱:- خدا کی گواہی۔ دیکھو آسمان سے یہ آواز آئی یہ میرا پیارا بیٹا ہے۔ متی ۳: ۱۷ مرقس ۱: ۱۱ لوقا ۳: ۲۲ یہ میرا پیارا بیٹا ہے۔ اس کی سنو۔ متی ۱۷: ۵ مرقس ۹: ۷ لوقا ۹: ۳۵ باپ جس نے مجھے بھیجا ہے اسی نے میری گواہی دی ہے۔ یوحنا ۵: ۳۷ ایک تو میں خود گواہی دیتا ہوں اور ایک باپ جس نے مجھے بھیجا میری گواہی دیتا ہے۔ یوحنا ۸: ۱۸ پطرس رسول نے کہا ہے کہ جب ہم اس کے ساتھ مقدس پہاڑ پر تھے تو آسمان سے یہی آواز آتے سنی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں۔ ۲- پطرس ۱: ۱۷-۱۸

۲:- مسیح کی گواہی اپنی بابت:- اگرچہ خداوند یسوع مسیح نے اپنے انسان ہونے کے بارے بار بار گواہی دی تاہم وہ اس بات کو بھی نہیں چھپاتا جو اس سے بڑھ کر ہے اور مندرجہ ذیل حوالجات میں اس حقیقت کو صاف طور پر دیکھ سکتے ہیں۔

(۱) عورت نے اس سے کہا میں جانتی ہوں کہ مسیح جو خرستس کہلاتا ہے۔ آنے والا ہے۔ جب آئے گا تو ہم سب کو سب باتیں بتلائے گا۔ یسوع نے اس سے کہا میں جو تجھ سے بول رہا ہوں وہی ہوں۔ یوحنا ۴: ۲۵-۲۶

(۲) سردار کاہن نے مسیح سے کہا کہ اگر تو خدا کا بیٹا مسیح ہے تو ہم سے کہہ دے۔ یسوع نے اس سے کہا کہ تو نے خود کہہ دیا۔ متی ۲۶: ۶۳-۶۴

(۳) کیا تو خدا کا بیٹا مسیح ہے؟ یسوع نے کہا کہ ہاں میں ہوں۔ مرقس ۱۴: ۶۱-۶۴

(۴) اگر میں اپنی گواہی آپ دیتا ہوں تو بھی میری گواہی سچی ہے۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ میں کہاں سے آیا ہوں اور کہاں کو جاتا ہوں۔ یوحنا ۸: ۱۴

(۶) یسوع نے کہا کہ کیا تو خدا کے بیٹے پر ایمان لاتا ہے؟ اس نے جواب میں کہا اے خداوند وہ کون ہے کہ میں اس پر ایمان لاؤں؟ یسوع نے اس سے کہا تو نے تو اسے دیکھا ہے اور جو تجھ سے باتیں کرتا ہے وہی ہے۔ یوحنا ۹: ۳۵-۳۹

(۷) میں اور باپ ایک ہیں۔ یوحنا ۱۰: ۳۰ آیا تم اس شخص سے جسے باپ نے مقدس کر کے دنیا میں بھیجا کہتے ہو کہ کفر بکتا ہے۔ اس لئے کہ میں نے کہا کہ میں خدا کا بیٹا ہوں۔ اگر میں اپنے باپ کے کام نہیں کرتا تو میرا یقین نہ کرو۔ یوحنا ۱۰: ۳۶-۳۷

(۸) مسیح نے کہا کہ یہ بیماری موت کی نہیں۔ بلکہ خدا کے جلال کے لئے ہے تاکہ اس کے وسیلے سے خدا کے بیٹے کا جلال ظاہر ہو۔ یوحنا ۱۱: ۴

(۹) جس نے مجھے دیکھا اس نے باپ کو دیکھا یوحنا ۱۴: ۹ یسوع مسیح اس بات کا دعویٰ کرتا تھا کہ میں خدا کا بیٹا ہوں۔ اور الٰہی قدرت بھی رکھتا ہوں۔ اور وہ یوں دعویٰ بھی کرتا تھا کہ آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے۔ متی ۲۸: ۱۸ ان پر اور ثابت ہوا ہے کہ میں اس دعوے کی پختگی اس کے خاص عجیب کام سے صاف ظاہر کی گئی ہے کیونکہ جیسا وہ کہتا تھا ویسا وہ کرتا بھی تھا

۵ ثبوت۔ روح القدس کی گواہی۔

۱:- سچائی کا روح جو باپ کی طرف سے نکلتا ہے، وہ میری گواہی دے گا۔ یوحنا ۱۵: ۲۶

۲:- وہ اپنی طرف سے نہیں کہے گا۔ لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا۔ وہ میرا جلال ظاہر کرے گا۔ یوحنا ۱۶: ۱۳-۱۴

۶۔ ثبوت۔ رسولوں کی گواہی جو مسیح کے حق میں دی گئی تھی۔ نہایت عجیب ہے۔ کیونکہ انہوں نے اوروں سے زیادہ اس کی رفاقت حاصل کی اور اس کی زیادہ تعلیم بھی پائی یہ سوال لازم آتا ہے۔ کہ یسوع مسیح کے حق میں ان کی کیا گواہی ہے؟ یہ بات سچ ہے کہ اس کے جی اٹھنے کے دن تک ان کی سمجھ میں گڑبڑ رہی۔ لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ

یسوع مسیح کی پیشین گوئی اپنے مرنے اور جی اٹھنے کے بابت لفظی طور سے پوری ہوئی۔
تب ان کا ایمان بالکل پکا ہو گیا۔ وہ بڑی دلیری کے ساتھ
سنہیڈرن کے سامنے یہی دعویٰ کرتے تھے۔ کہ وہ شخص جو تمہارے ہاتھ سے قتل
کیا گیا۔ خدا کا بیٹا ہے۔ رسولوں کی گواہی اسی لئے قبول کرنے کے لائق ہے۔ کیونکہ
وہ کئی برس تک یسوع کے ساتھ چلتے اور اس کے کاموں کو دیکھتے رہے۔ دیکھنا
چاہیئے رسولوں کی گواہی اس زمانے میں جس میں یسوع مصلوب ہوا دی گئی تھی۔ اور اس
جگہ میں بھی جہاں یسوع کے ذریعے سے ہزاروں لوگوں کے سامنے عجیب کام کئے گئے۔
اگر ان کی گواہی یسوع کے حق میں راست نہ تھی۔ لوگوں نے ان کے فریب کو کیوں ظاہر
نہ کیا۔ اور ان کے منہ کیوں نہ بند کرتے تھے؟ رسولوں کی گواہی بہت بڑی سمجھی جاتی
ہے۔ اگرچہ رسولوں کی عبارتوں میں بہت فرق پایا جاتا ہے۔ اور ان میں کوئی بوڑھا
تھا۔ ان میں کوئی عالم اور کوئی جاہل تھا تاہم ان کی گواہی میں عجیب طور پر یکتائی پائی
جاتی ہے۔ ہر جگہ رسول یسوع کی گواہی دیتے رہے۔ اپنے فائدے کے واسطے نہیں
بلکہ دکھ پانے کے واسطے یہاں تک کہ انہوں نے اپنی گواہی کی سچائی پر اپنے خون سے مہر کی۔
۱۔ **یوحنا رسول کی گواہی**۔ اس کی انجیل میں یسوع مسیح کی الوہیت کی تصویر
عمدہ طور سے کھینچی ہوئی ہے۔ اس کی شہادت یسوع کے حق میں شاگردوں سے زیادہ پکی ہے
کیونکہ اس کی رفاقت یسوع کے ساتھ عجیب تھی وہ نہ صرف ان تین شاگردوں میں سے ایک تھا
جو مسیح کے ساتھ رفاقت رکھتے تھے۔ بلکہ اس کی تصنیفات سے ظاہر و ثابت ہوتا ہے۔
کہ وہ یسوع کی الوہیت کو زیادہ آسانی کے ساتھ پہچان سکتا تھا دیکھنا چاہیئے یوحنا رسول
یسوع مسیح کی الوہیت پر یہاں تک زور دیتا ہے۔ کہ نہ صرف اس زمانے کے ناستک لوگ
اس کے کلام پر بہت حملہ کرتے تھے۔ بلکہ آجکل بھی بائیبل کے دشمن اس انجیل پر زیادہ
حملہ کرتے ہیں۔ اس کی انجیل میں یسوع مسیح کے دعووں کو زیادہ درج کیا گیا ہے۔ جیسا

کہ لکھا ہے۔ کہ کلام خدا تھا یوحنا ۱:۱ کلام مجسم ہوا یوحنا ۱:۱۴ یوحنا صفائی کے ساتھ فرماتا
ہے۔ کہ ہم نے اس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال یوحنا ۱:۱۴ ہم ایمان لاتے
ہیں کہ تو خدا سے نکلا ہے یوحنا ۱۶:۳۰ یسوع نے اور بہت سے کام کئے جو اس کتاب میں
لکھے نہیں گئے۔ لیکن یہ اس لئے لکھے گئے کہ تم ایمان لاؤ۔ کہ یسوع ہی خدا کا بیٹا مسیح ہے۔
اور ایمان لاکر زندگی پاؤ یوحنا ۲۰: ۳۰۔ ۳۱ اس کی گواہی سچی ہے۔ یوحنا ۲۱: ۲۴ جب
ہم آدمیوں کی گواہی قبول کر لیتے ہیں تو خدا کی گواہی اس سے بڑھ کر ہے۔ اور خدا کی گواہی یہ ہے
کہ اس نے اپنے بیٹے کے حق میں گواہی دی ہے۔ ۱ یوحنا ۵:۹
(۲) **پولوس رسول کی گواہی**۔ پولوس رسول کا قول یسوع مسیح کے دعووں کے حق میں غور کے
قابل ہے۔ وہ اَن دیکھے خدا کی صورت اور تمام مخلوقات سے پہلے مولود ہے۔ کیونکہ اسی میں
ساری چیزیں پیدا کی گئیں۔ آسمان کی ہوں یا زمین کی دیکھی ہوں یا ان دیکھی تخت ہوں یا
ریاستیں یا حکومتیں یا اختیارات ساری چیزیں اسی کے وسیلے سے اور اسی کے واسطے پیدا
ہوئی ہیں۔ کلسیوں ۱: ۱۵-۱۶ مسیح مردوں میں سے جی اٹھنے کے سبب سے قدرت کے ساتھ
خدا کا بیٹا ٹھہرا رومیوں ۱:۴ پولوس مسیحی ہونے کے بعد فوراً عبادت خانوں میں منادی کرنے
لگا۔ کہ مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ اعمال ۹:۲۰ جب وقت پورا ہو گیا۔ تو خدا نے اپنے بیٹے کو
بھیجا۔ گلتیوں ۴:۴ پولوس کی گواہی کافی ہے۔
(۳) **پطرس رسول کی گواہی**۔ تو زندہ خدا کا بیٹا ہے۔ یسوع نے پطرس سے کہا
تو مبارک ہے۔ کیونکہ یہ بات گوشت اور خون نے نہیں بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے تجھ پر ظاہر کی ہے
متی ۱۶: ۱۶-۱۷ اسرائیل کا سارا گھرانا یقین جان لے کہ خدا نے اسی یسوع کو جسے تم نے مصلوب
کیا خداوند بھی کیا اور مسیح بھی اعمال ۲:۳۶ توبہ کرو اور رجوع لاؤ تاکہ تمہارے گناہ مٹائے
جائیں اور اس طرح خداوند کے حضور سے تازگی کے دن آئیں اور وہ اس مسیح کو جو تمہارے
لئے مقرر ہوا ہے یعنی یسوع کو بھیجے اعمال ۳: ۱۹-۲۰ یہ وہ ہی ہے۔ جو خدا کی طرف سے

زندوں اور مُردوں کا منصف مقرر کیا گیا۔ اس کے بارے میں سب نبی گواہی دیتے ہیں۔
اعمال ۱۰: ۴۲، ۴۳ پطرس یہ دعویٰ کرتا ہے کہ ہم لوگ اس بات کے گواہ ہیں کہ مسیح جی اٹھا ہے
وہ بڑی دلیری سے اس جماعت کے آگے جس نے تھوڑے دن پہلے یسوع کو مجرم ٹھہرایا تھا۔
گواہی دیتا ہے کہ یسوع جس کو تم نے صلیب دیا خدا نے مُردوں میں سے جلایا یہ شہادت
جھٹلائی نہ گئی۔ یسوع کی لاش کہیں پیش نہ کی گئی۔

(۴) توما کی گواہی۔ توما نے جواب میں اس سے کہا اے میرے خداوند اے میرے
خدا۔ یوحنا ۲۰: ۲۸

(۵) متی کی گواہی۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ جو خداوند نے نبی کے ذریعے سے کہا
تھا وہ پورا ہو۔ متی ۱: ۲۲

(۶) نتن ایل کی گواہی۔ نتن ایل نے یسوع سے کہا کہ تو مجھے کہاں سے جانتا ہے؟
یسوع نے جواب میں اس سے کہا۔ کہ اس سے پہلے کہ فلپس نے تجھے بتایا جب تو انجیر کے
درخت کے نیچے تھا میں نے تجھے دیکھا۔ نتن ایل نے اس کو جواب دیا۔ کہ اے ربی تو
خدا کا بیٹا ہے۔ تو اسرائیل کا بادشاہ ہے۔ یوحنا ۱: ۴۸۔ ۴۹

(۷) فلپس کی گواہی۔ فلپس نے نتن ایل سے کہا۔ کہ جس کا ذکر موسیٰ اور نبیوں نے
کیا ہے۔ وہ ہم کو مل گیا ہے۔ یوحنا ۱: ۴۵

(۸) اندریاس کی گواہی۔ ان دونوں میں سے جو یوحنا کی بات سن کر یسوع کے
پیچھے ہو گئے تھے۔ ایک اندریاس تھا۔ اس نے سگے بھائی شمعون سے کہا ہم کو یسوع مسیح
مل گیا ہے۔ یوحنا ۱: ۴۰، ۴۱

(۹) ثبوت۔ چند شخصوں کی گواہی۔ رسولوں کے علاوہ یسوع مسیح کے زمانے میں اور
لوگ تھے۔ انہوں نے اسے دیکھا اور سنا اور اس کے ساتھ باتیں کیں انہوں نے اسے نہ
صرف انسان سمجھا بلکہ اس سے کچھ بڑھ کر بھی۔

یوحنا بپتسمہ دینے والے کی گواہی۔ میں تمہیں توبہ کے لئے پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں
لیکن جو میرے بعد آتا ہے وہ مجھ سے زور آور ہے۔ متی ۳: ۱۱ یہ گواہی کے لئے آیا کہ
نور کی گواہی دے اور پکار کے کہے کہ یہ وہی ہے۔ جس کا میں نے ذکر کیا۔ کہ جو میرے
بعد میں آتا ہے وہ مجھ سے بڑا ہے۔ کیونکہ وہ مجھ سے پہلے تھا۔ یوحنا ۱: ۱۵ یوحنا نے
جواب میں ان سے کہا کہ میں پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں۔ تمہارے درمیان ایک شخص کھڑا
ہے جسے تم نہیں جانتے یوحنا ۱: ۲۶ دوسرے دن اس نے یسوع کو دیکھ کر کہا۔ دیکھو
یہ خدا کا برہ ہے۔ یہ وہی ہے جس کی بابت میں نے کہا تھا۔ کہ ایک شخص میرے بعد
آتا ہے۔ جو مجھ سے زیادہ مقدم ٹھہرا ہے۔ میں تو اسے پہچانتا نہ تھا۔ مگر اس لئے پانی
سے بپتسمہ دیتا آیا ہوں یوحنا نے یہ گواہی دی کہ میں نے روح کو کبوتر کی طرح آسمان سے
اترتے دیکھا ہے۔ اور وہ اس پر ٹھہر گیا کہ جس نے مجھے پانی سے بپتسمہ دینے کو بھیجا اسی
نے مجھ سے کہا کہ جس پر تو روح کو اترتے اور ٹھہرتے دیکھے وہی روح القدس سے بپتسمہ
دینے والا ہے۔ میں نے دیکھا اور گواہی دی کہ یہ خدا کا بیٹا ہے۔ یوحنا ۱: ۲۹۔ ۳۴ اس
کی گواہی کی بابت یسوع نے کہا کہ یوحنا نے سچائی کی گواہی دی ہے۔ میرے پاس جو گواہی ہے
وہ یوحنا کی گواہی سے بڑی ہے۔ یوحنا ۵: ۳۳۔ ۳۶ یوحنا کی گواہی یسوع کے حق
غور کے قابل ہے۔ نہ صرف یسوع مسیح نے کہا کہ یوحنا نے سچائی کی گواہی دی ہے۔ بلکہ
بہت لوگ کہتے ہیں۔ کہ یوحنا نے کوئی معجزہ نہیں دکھایا مگر جو کچھ یوحنا نے یسوع کے حق
میں کہا تھا وہ سچ تھا یوحنا ۱۰: ۴۱

۲۔ مرقس کی گواہی۔ خدا کے بیٹے یسوع مسیح کی خوشخبری کا شروع مرقس ۱: ۱ خداوند
کی راہ تیار کرو۔ مرقس ۱: ۳

۳۔ لوقا کی گواہی۔ ان کی گواہی یہ ہے۔ کہ بہتوں نے ان باتوں کو جو ہمارے درمیان
واقع ہوئی ہیں۔ ان کو ترتیب وار بیان کیا جیسا کہ انہوں نے جو شروع سے خود دیکھنے

فرشتے اور کلام کے خادم تھے۔ انہیں ہم تک پہنچایا۔ ان سے بھی مناسب جانا کہ سب باتوں کا
سلسلہ شروع سے ٹھیک ٹھیک دریافت کر کے ان کو ترتیب سے لکھ۔ تا کہ تجھے ان باتوں کی
تو جان لے کہ وہ باتیں جن کی تو نے تعلیم پائی ہے کیسی پکی ہیں۔ لوقا ۱:۱۔۴ میں نے پہلا
رسالہ ان باتوں کے بیان میں تصنیف کیا جو یسوع شروع میں کرتا اور سکھاتا رہا۔
اعمال ۱:۱

۴۔ مارتھا کی گواہی۔ اے خداوند میں ایمان لا چکی ہوں کہ خدا کا بیٹا مسیح جو دنیا
میں آنے والا تھا۔ یوحنا ۱۱:۲۷

۵۔ ایک صوبیدار کی گواہی۔ صوبیدار نے دیکھ کر کہا۔ بے شک یہ آدمی خدا کا بیٹا ہے
مرقس ۱۵:۳۹

۶۔ ستفنس کی گواہی۔ میں آسمان کو کھلا ہوا اور ابن آدم کو خدا کی داہنی طرف کھڑا ہوا
دیکھتا ہوں۔ اعمال ۷:۵۶

۷۔ فلپس کی گواہی۔ وہ شہر سامریہ میں جا کر لوگوں میں مسیح کی منادی کرنے لگا۔ اس
نے اپنی زبان کھول کر اسی نوشتے سے شروع کیا۔ اور انہیں یسوع مسیح کی خوشخبری دی۔
اعمال ۸:۵، ۳۵

۸۔ عبرانیوں کے خط کے مصنف کی گواہی۔ عبرانیوں ۱:۱۔۸ اگلے زمانہ میں
خدا نے باپ دادا سے حصہ بہ حصہ اور طرح بطرح نبیوں کی معرفت کلام کیا اس زمانے
کے آخر میں ہم سے بیٹے کی معرفت کلام کیا جسے اس نے ساری چیزوں کا وارث ٹھہرایا اور
جس کے وسیلے سے اس نے عالم بھی پیدا کئے۔ وہ اس کے جلال کا پرتو اور اس کی
ذات کا نقش ہو کر سب چیزوں کو اپنی قدرت کے کلام سے سنبھالتا ہے۔ وہ گناہوں کو
دھو کر عالم بالا پر کبریائی کی دہنی طرف جا بیٹھا اور فرشتوں سے اسی قدر بزرگ ہو گیا جس
قدر اس نے میراث میں ان سے افضل نام پایا۔ کیونکہ فرشتوں میں سے اس نے کبھی کسی

کہا کہ تو میرا بیٹا ہے۔ آج تو مجھ سے پیدا ہوا۔ اور پھر یہ کہ میں اس کا باپ ہونگا اور وہ
میرا بیٹا ہوگا۔ اور جب پہلوٹھے کو دنیا میں پھر لاتا ہے۔ تو کہتا ہے۔ کہ خدا کے سب فرشتے
اسے سجدہ کریں۔ مگر بیٹے کی بابت کہتا ہے کہ اے خدا تیرا تخت ابدالآباد رہے گا۔ اور تیری
بادشاہت کا عصا راستی کا عصا ہے۔

۸۔ ثبوت۔ شیطان اور ناپاک روحوں کی گواہی۔

شیطان نے کہا کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو فرما کہ یہ پتھر روٹیاں بن جائیں۔ اور اپنے تئیں
نیچے گرا دے۔ پھر اس نے کہا کہ اگر تو جھک کر مجھے سجدہ کرے تو یہ سب کچھ تجھے دے دوں گا۔
متی ۴:۳۔۹ ناپاک روحوں نے کہا کہ اے خدا کے بیٹے ہمیں تجھ سے کیا کام؟ کیا تو اس لئے
آیا ہے کہ وقت سے پہلے ہمیں عذاب میں ڈالے۔ متی ۸:۲۹ اے یسوع خدا تعالیٰ کے بیٹے
ہمیں تجھ سے کیا کام۔ مرقس ۵:۷

اگرچہ خداوند یسوع مسیح کے حق میں کافی ثبوت ہیں کہ وہ ابن خدا ہے۔ تاہم بہت سے لوگ
ابھی تک ناواقف ہیں۔ مسلمان لوگ سمجھتے ہیں کہ خداوند یسوع مسیح کو ابن خدا کہنا بڑا
گناہ اور کفر ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ خدا کی اولاد نہیں ہے۔ یہ نہایت غلط خیال
ہے۔ ان کو سمجھانا چاہئیے کہ جسمانی مطلب اس بیٹے کا نہیں ہے۔ بلکہ روحانی ہے
[illegible] قرآن میں یسوع کو خدا کے بیٹے کی صورت میں پیش نہیں کیا گیا۔ بلکہ اس کو روح
[illegible]
[illegible] معلوم ہو [illegible] اعتراض [illegible] کا یسوع مسیح
خدا کا بیٹا ہے۔ اگر یہ جگہ اجازت نہیں دیتی ہے کہ اس امر کی تحقیق [illegible] دیا
[illegible] بائبل پڑھنے سے ہر ایک شخص ان کو اپنی ذاتی تجربے سے
ثابت کر سکتا ہے۔

(۹) ثبوت۔ خداوند یسوع مسیح کے اختیارات کی گواہی۔

خداوند یسوع مسیح نے فرمایا کہ آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے۔ متی ۲۸: ۱۸ یسوع مسیح نے اپنے اختیار کا دعویٰ اس طرح کیا کہ میرے باپ کی طرف سے سب کچھ مجھے سونپا گیا۔ اور کوئی بیٹے کو نہیں جانتا سوا باپ کے اور اس پر جس پر بیٹا ظاہر کرنا چاہے۔ پاک کلام میں صفائی کے ساتھ یوں تعلیم ہمیشہ کی جاتی ہے کہ پرانے عہد نامے کے اختیار کے مقابلے میں یسوع اپنے اختیار کو زیادہ ٹھہراتا ہے۔ اس نے سبت کی بابت اپنا شرعی اختیار پیش کیا۔ مرقس ۲: ۲۸ توریت کی بعض ہدایتوں پر اس نے عمل نہ کیا۔ لیکن اس نے شریعت کے خلاف ایک کوڑھی کو چھوا۔ اور عورت سے پرہیز نہ کیا جس کے بارہ برس سے خون جاری تھا مرقس ۵: ۲۴ یسوع مسیح خود اپنے اختیار پر بڑا زور دیتا تھا۔ بار بار اس نے فرمایا کہ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں۔ پھر وہ کہتا ہے۔ کہ تم سن چکے ہو۔ کہ اگلوں سے کہا گیا تھا لیکن میں تم سے کہتا ہوں۔ متی ۵: ۲۱ یسوع صاف بتلاتا ہے کہ میں اپنی جان دیتا ہوں تاکہ اسے پھر لے لوں کوئی اسے مجھ سے چھینتا نہیں بلکہ میں اسے آپ دیتا ہوں مجھے اس کے دینے کا بھی اختیار ہے۔ اور اسے پھر لینے کا بھی اختیار ہے۔ یوحنا ۱۰: ۱۷-۱۸ یسوع کی بابت لکھا ہے کہ وہ ساری حکومت اور اختیار کا سر ہے۔ کلسیوں ۲: ۱۰ یسوع نے اپنے شاگردوں کو اختیار بھی دیا لوقا ۱۰: ۱۹

۳۔ پیدائش کے کام کرنے کا اختیار۔

سب چیزیں اس کے وسیلے سے پیدا ہوئیں۔ اور جو کچھ پیدا ہوا ہے۔ اس میں سے کوئی چیز اس کے بغیر پیدا نہیں ہوئی۔ دنیا اس کے وسیلے سے پیدا ہوئی یوحنا ۱: ۳-۱۰ ایک ہی خداوند ہے یعنی یسوع مسیح جس کے وسیلے سے ساری چیزیں موجود ہیں۔ اور ہم بھی اسی کے وسیلے سے ہیں ۱ کرنتھیوں ۸: ۶ اسی میں ساری چیزیں پیدا کی گئیں۔ آسمان کی ہوں یا زمین کی۔ دیکھی ہوں یا اندیکھی ساری چیزیں

اسی کے وسیلے سے اور اسی کے واسطے پیدا ہوئی ہیں۔ کلسیوں ۱: ۱۶ سب چیزیں اپنے کلام کی قدرت سے سنبھالتا ہے عبرانیوں ۱: ۳

۲۔ مسیح کی تعلیم دینے کے اختیار

اس کی بابت لکھا ہے۔ کہ جب یسوع نے یہ باتیں ختم کیں۔ تو ایسا ہوا کہ بھیڑ اس کی تعلیم سے حیران ہوئی کیونکہ وہ ان کو فقیہوں کی طرح نہیں بلکہ صاحب اختیار کی طرح انہیں تعلیم دیتا تھا۔ متی ۷: ۲۸-۲۹ ہم جانتے ہیں کہ تو کلام اور تعلیم درست ہے۔ لوقا ۲۰: ۲۱ مسیح ایسی تعلیم دیتا تھا۔ کہ لوگ بولتے تھے کہ اس کو یہ حکمت اور معجزے کہاں سے مل گئے۔ متی ۱۳: ۵۴ اس کا کلام اختیار کے ساتھ تھا۔ اور سب نے اس پر یہ گواہی دی۔ اور ان پر فضل باتوں پر جو اس کے منہ سے نکلتی تھیں۔ تعجب کر کے کہنے لگے۔ کیا یہ یوسف کا بیٹا نہیں؟ لوقا ۴: ۲۲ وہ سبت کے دن انہیں تعلیم دے رہا تھا۔ اور لوگ اس کی تعلیم سے حیران تھے۔ کیونکہ اس کا کلام اختیار کے ساتھ تھا۔ لوقا ۴: ۳۲ انسان نے کبھی ایسا کلام نہیں کیا یوحنا ۷: ۴۶ حقیقت میں خداوند یسوع مسیح اس دنیا میں سب سے بڑا استاد ہے۔ اس کے کلام و کلام اس کی خوبیاں اور بزرگی اور جلال کو ظاہر کرتے ہیں۔ انجیل میں اس بات کے اشارے پائے جاتے ہیں۔ کہ جہاں کہیں وہ جاتا تھا نہ صرف اس کے کلام اور تعلیم بلکہ اس کے سکھانے اور کام کرنے کا طریقہ لوگوں کے دلوں پر بڑا اثر کرتا تھا۔ اس زمانے میں کوئی ایسا انسان طور سے اس قسم کی تعلیم دینے کو کام میں نہیں لایا۔ یسوع تمام گلیل میں پھرتا رہا اور ان کے عبادت خانوں میں تعلیم دیتا رہا۔ خداوند یسوع مسیح استاد کے طور پر تعلیم دیتا رہا۔ انہیں روز بروز تعلیم دیتا ہوا ناصرت آیا۔ ایک وقت وہ ہیکل میں تعلیم دیتا رہا۔ پھر وہ جھیل کے کنارے بھیڑ کی کثرت کے سبب سے کسی کشتی

میں بیٹھ کر تعلیم دیتا رہا۔ مسیح کی بابت ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ بلا ناغہ ایسے مزار سے
...وں پر تعلیم دیتا۔ اور آسمان کی بادشاہت کی بابت کلام کرتا رہتا تھا۔ اور اس
زندگی کو پیش کرتا تھا۔ جو خدا اپنے فرزندوں کو بخشتا ہے۔ یسوع کے کلام اور
کلام اس کی بزرگی اور جلال کو ظاہر کرتے تھے۔ بائبل میں اس امر کے بہت سے
اشارے پائے جاتے ہیں۔ کہ جہاں کہیں وہ خدا کی بادشاہت کی بابت سکھاتا
تھا۔ نہ فقط اس کے عجیب کلام بلکہ اس کے سکھانے کا طریقہ لوگوں کے دلوں پر
بڑا اثر کرتا تھا۔ بار بار عالم و استاد اس کی تعلیم کو سن کر تعجب کرتے تھے۔ اس کے سننے
والوں میں سے بہتیرے تعجب کے سبب اس کی دیر تک شوق کے ساتھ سنتے تھے۔ دوسرے
بالخاص کر کے کاہن لوگ غصہ کے ساتھ اس کی سنتے اور کوشش کرتے تھے۔ کہ اس کو اس کی
باتوں میں پھنسا لیں۔ یسوع نے بڑا استاد ہو کر آسمانی بادشاہت کی بابت تمثیلوں کے ذریعے سے
سکھاتا تھا۔ ایسی تعلیم کے استعمال سے روحانی اور آسمانی باتوں کو سمجھانا بالکل آسان کیا گیا۔
یسوع علم الٰہی کے استاد ہونے کے سبب سے اختیار کے ساتھ تعلیم دیتا رہا۔ اس کی تعلیم سے
لوگوں پر بڑا اثر ہوا۔ یسوع استادوں کے درمیان ایک نہ تھا۔ بلکہ وہ استادوں کا سب سے
بڑا استاد تھا۔ اسی سبب سے اس کی تعلیم میں بڑی صفائی اور اثر پایا جاتا تھا۔ یسوع الٰہی سچائی
کی تعلیم دیا کرتا تھا۔ جو انسان کی روحانی زندگی سے تعلق رکھتی تھی۔ وہ یہی نہایت
ضروری تعلیم پیش کیا کرتا تھا۔ جو اعمال میں لائی جائیں۔ جب بڑے بڑے استاد یسوع کی آزمائش کرنا
چاہتے تھے بہت قسم کے سوالات پیش کیا کرتے تھے۔ جس سے روحانی فائدہ تعلق نہیں رکھتا
تھا۔ تب ان کو ٹال کر وہ نجات کی بابت تعلیم پیش کیا کرتا تھا۔ اس وقت فریسیوں اور
سردار کاہنوں نے سپاہی بھیجے کہ اسے پکڑ لیں۔ لیکن جب انہوں نے مسیح کا عجیب کلام سنا تو
حیران ہو کر کہنے لگے کہ ہرگز کسی شخص نے اس آدمی کی مانند کلام نہیں کیا۔ یسوع مسیح استاد ہو کر
بڑے زور سے اپنا کلام پیش کیا کرتا تھا۔ وہ نبیوں کی مانند کبھی نہیں کہتا تھا۔ کہ خدا فرماتا ہے۔

بلکہ اس کے برعکس وہ دلیری اور اختیار کے ساتھ کہتا تھا کہ میں تم سے کہتا ہوں۔ وہ
اپنی تعلیم کی مضبوطی اور سچائی کے ثبوت میں کسی یہودی عالم کی تصنیفات کبھی پیش نہیں کرتا تھا۔
وہ اپنے آپ کو ہیکل اور نبیوں سے بڑا بتلاتا تھا۔ اور شریعت کی بعض باتوں کو بھی بدل دیتا
تھا۔ یہودیوں نے نبیوں کی روایتوں کی بہت بڑائی کی۔ لیکن یسوع نے انہیں رد کر کے ان کے
اختیار کو بالکل باطل ٹھہرایا۔ اس کی نظر میں حقیقی اور سچی تعلیم پیش کرتا کافی نہ تھا۔ کلام اور اعمال
دونوں سے وہ سکھاتا تھا۔ اس نے اپنے کلام کے سننے والوں کو بڑی ہدایت دی کہ وہ نہ
صرف اس کی باتوں سے بلکہ اس کی طبیعت اور زندگی سے سبق سیکھیں۔ اس نے اپنے شاگردوں
سے کہا۔ میرے پاس آؤ اور مجھ سے سیکھو کیونکہ میں حلیم ہوں اور دل کا فروتن۔ متی ۱۱ : ۲۸-۲۹
میں نے تمہیں نمونہ دکھایا ہے۔ یوحنا ۱۳ : ۱۵

یہودی علم جانتے تھے کہ یسوع مسیح کوئی معمولی استاد نہیں اسی لئے نیکدیمس نے اس سے
کہا۔ کہ ہم جانتے ہیں۔ کہ تو خدا کی طرف سے استاد ہو کر آیا ہے۔ کیونکہ جو معجزے تو دکھاتا ہے۔ کوئی
شخص نہیں دکھا سکتا۔ جب تک خدا اس کے ساتھ نہ ہو۔ یوحنا ۳ : ۲ اس کی تعلیم نہ صرف
مضمون و مطلب میں نادر تھی بلکہ اس کے سکھانے کا طریقہ بھی عجیب تھا۔ اس کا کلام نہایت پر مطلب
تھا۔ وہ اپنے کلام کی بابت یہ دعویٰ کرتا تھا کہ آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن میری باتیں نہ ٹلیں گی۔

۳۔ مسیح کے عجیب کام کرنے کا اختیار۔

سردار کاہن یسوع سے پوچھنے لگے کہ تو ان کاموں کو کس اختیار سے کرتا ہے؟ اور
کس نے تجھے یہ اختیار دیا ہے۔ متی ۲۱ : ۲۳ یہودیوں نے اس سے کہا۔ کہ تو جو ان کاموں کو
کرتا ہے۔ ہمیں کون سا نشان دکھاتا ہے؟ یوحنا ۲ : ۱۸ سب لوگ خدا کی شان کو دیکھ کر حیران
ہوئے لوقا ۹ : ۴۳ دیکھو یوحنا ۵ : ۳۶ جو کام میں اپنے باپ کے نام سے کرتا ہوں وہی
میرے گواہ ہیں۔ یوحنا ۱۰ : ۲۵ میرا یقین کرو کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں۔ نہیں تو
میرے کاموں ہی کے سبب سے میرا یقین کرو۔ یوحنا ۱۴ : ۱۱ یہ تو نئی تعلیم ہے کہ وہ ناپاک

روحوں کو بھی اختیار کے ساتھ حکم دیتا ہے کہ وہ اس کا حکم مانتی ہیں مرقس ۱: ۲۷ یسوع نے کہا
میرا باپ اب تک کام کرتا ہے اور میں بھی کام کرتا ہوں۔ جس طرح باپ مُردوں کو اٹھاتا اور زندہ
کرتا ہے اسی طرح بیٹا بھی جنہیں چاہتا ہے۔ زندہ کرتا ہے یوحنا ۵: ۱۷، ۲۱۔ بار بار یسوع نے
اپنا اختیار ظاہر کیا۔ وہ مریضوں کو اُٹھنے کا حکم دیتا تھا اور وہ شفا پاکر اُٹھتے تھے۔ موت اور
بیماریاں اس کے ماتحت تھیں۔ آسمان کی ہوا اور سمندر کی لہریں اس کے تابع تھیں نیکدیمس
نے یسوع سے کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ تو خدا کی طرف سے استاد ہو کر آیا ہے کیونکہ جو معجزے تو دکھاتا
ہے کوئی شخص نہیں دکھا سکتا جب تک خدا اس کے ساتھ نہ ہو یوحنا ۳: ۲ بہت لوگ
معجزوں کا یقین جلدی نہیں کرتے ہیں۔ کیونکہ دیکھنے میں بہت کم معجزے آتے ہیں۔ بعض کہتے
ہیں کہ معجزے ہو نہیں سکتے۔ کیونکہ وہ قوانین قدرت سے باہر ہیں۔ یہ کوئی عجیب
کی بات نہیں کہ مسیح کے ذریعے سے معجزے ظاہر ہو سکتے۔ کیونکہ وہ خود تمام معجزوں
میں سب سے بڑا معجزہ تھا

۹۔ خداوند مسیح کو گناہ معاف کرنے کا اختیار

تم جانو کہ مجھے زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے۔ مرقس ۲: ۱۰ یسوع نے اس
عورت سے کہا کہ تیرے گناہ معاف ہوئے۔ وہ کون ہے جو گناہ کو بھی معاف کرتا ہے۔
لوقا ۷: ۴۸ - ۵۰

۱۰۔ خداوند مسیح کی علم الغیبی۔

یسوع نے کہا کہ تم کیوں اپنے دلوں میں برے خیال لاتے ہو۔ متی ۹: ۴ یسوع نے
اپنے شاگردوں سے کہا کہ اپنے سامنے کے گاؤں میں جاؤ اور اس میں داخل ہوتے ہی ایک
گدھی کے بچے کو بندھا ہوا پاؤ گے جس پر کوئی آدمی اب تک سوار نہیں ہوا۔ اسے کھول لاؤ
مرقس ۱۱: ۲ یسوع شروع سے جانتا تھا۔ کہ جو ایمان نہیں لاتے وہ کون تھے۔ اور کون اس
کو پکڑوائے گا۔ یوحنا ۶: ۶۴ یسوع نے کہا کہ یہ بیماری موت نہیں بلکہ خدا کے بیٹے کا جلال

ہو۔ ہمارا دوست لعزر سو گیا ہے۔ لیکن میں اسے جگانے جاتا ہوں۔ تب
یسوع نے ان سے صاف کہہ دیا کہ لعزر مر گیا یوحنا ۱۱: ۴، ۱۱ - ۱۴ وہ سب کو جانتا تھا۔
وہ آپ جانتا تھا کہ انسان کے دل میں کیا کیا ہے۔ یوحنا ۲: ۲۴ - ۲۵ میں تجھ سے
سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ مرغ بانگ نہ دے گا۔ جب تک تو تین مرتبہ میرا انکار نہ کرے گا۔
یوحنا ۱۳: ۳۸ اب ہم جان گئے کہ تو سب کچھ جانتا ہے اور اس کا محتاج نہیں کہ کوئی
تجھ سے پوچھے اس سبب سے ہم ایمان لاتے ہیں۔ تو خدا سے نکلا ہے۔ یوحنا ۱۶: ۳۰
تو سب کے دلوں کو جانتا ہے۔ اعمال ۱: ۲۴

۱۱۔ ثبوت مسیح کی خدا کی طرح پرستش ہوتا۔

پاک کلام میں ظاہر و آشکارا ہے۔ کہ اس سے الٰہی عبادت منسوب ہوئی۔
ہم جانتے ہیں۔ کہ اس پرستش سے جو یسوع کو دی گئی تھی اس کے خدا ہونے کا
ایک بڑا ثبوت ملتا ہے۔ جب یوحنا رسول ایک آسمانی فرشتے کے قدموں میں
گر کے پرستش کرنے لگا۔ تب اس نے کہا خبردار ایسا نہ کر میں بھی تیرا اور تیرے
بھائی نبیوں اور اس کتاب کی باتوں پر عمل کرنے والوں کا ہم خدمت ہوں۔
خدا ہی کو سجدہ کر مکاشفہ ۲۲: ۹ جب کرنیلیس نے پطرس رسول کے قدموں
پر گر کے سجدہ کیا تو پطرس نے اسے اٹھا کر کھڑا کیا۔ اور کہا میں بھی انسان ہوں
اعمال ۱۰: ۲۵، ۲۶ جب شہر کے رہنے والوں نے دیکھا کر پولس اور برنباس کے
ذریعے سے معجزے ظاہر ہوئے تب وہ بولنے لگے آدمیوں کی صورت میں دیوتا
اتر کر ہمارے پاس آئے ہیں۔ تب انہوں نے مانا اور کہنے لگے کہ ہم بھی انسان ہیں۔
اعمال ۱۴: ۱۱ - ۱۵ لیکن اس کے برعکس یسوع مسیح نے ایسی پرستش قبول کی اس
کی نسبت لکھا ہے کہ ان میں جو لوگ کشتی پر تھے انہوں نے اسے سجدہ کیا اور کہا تو خدا

خدا کا بیٹا ہے متی ۱۴: ۳۳ شاگردوں نے اس کے پاس آکر اس کے قدموں پر
گر کر اسے سجدہ کیا متی ۲۸: ۹ اس نے کہا اے خداوند میں ایمان لاتا ہوں
اور اسے سجدہ کیا یوحنا ۹: ۳۸ اور جو کچھ تم میرے نام سے چاہو گے وہ میں کروں گا
تاکہ باپ بیٹے میں جلال پائے یوحنا ۱۴: ۱۳ توما نے کہا اے میرے خداوند اور اے میرے
خدا یوحنا ۲۰: ۲۸ وہ اس کو سجدہ کر کے بڑی خوشی سے یروشلم کو لوٹ گئے لوقا ۲۴: ۵۲
ایک کوڑھی نے یسوع کے پاس آکر اسے سجدہ کیا متی ۸: ۲ ایک
سردار نے آکر اسے سجدہ کیا متی ۹: ۱۸ یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا تم
اپنے خدا پر ایمان رکھتے ہو مجھ پر بھی ایمان رکھو یوحنا ۱۴: ۱ سب لوگ بیٹے کی
عزت کریں جس طرح باپ کی عزت کرتے ہیں یوحنا ۵: ۲۳ جب پہلوٹھے کو دنیا
میں پھر لاتا ہے تو کہتا ہے کہ خدا کے سب فرشتے اسے سجدہ کریں عبرانیوں
۱: ۶ یسوع کے جی اٹھنے کے بعد شاگردوں نے اس کی پرستش کی جب یسوع
آسمان پر اٹھایا گیا تو انہوں نے اس کو سجدہ کیا لوقا ۲۴: ۵۲ رسولوں نے
اپنی دعا میں اس سے ہدایت مانگی کہ کس کو یہوداہ اسکریوتی کی جگہ مقرر کریں
اعمال ۱: ۲۴ ستفنس نے یسوع سے درخواست کی کہ اے خداوند یسوع میری روح
کو قبول کر اعمال ۷: ۵۹ پولس نے شیطان کی نسبت تین مرتبہ خداوند سے
التماس کی ۲ کرنتھیوں ۱۲: ۸-۹ خدا نے یسوع کو وہ نام بخشا جو سب ناموں سے
اعلیٰ ہے تاکہ یسوع کے نام پر ہر ایک گھٹنا ٹیکے فلپیوں ۲: ۹-۱۰
جی اٹھایا [illegible] ۲ تھسلنیکیوں ۲ ... ۸ عبرانیوں ۱۳: ۲۱ پاک کلام سے یہ
ظاہر ہوتا ہے کہ خداوند یسوع مسیح نے ایسی پرستش قبول کی کہ خدا کے سوا کسی کو
پرستش کرنے کا حکم یا اجازت نہیں مکاشفہ ۵: ۱۲

۱۴ ثبوت مسیح کی صورت کا بدل جانا

اور ان کے سامنے اس کی صورت بدل گئی اس کا چہرہ سورج کی مانند چمکا
اور اس کی پوشاک نور کی مانند سفید ہو گئی متی ۱۷: ۲ اور جب ہم اس کے
ساتھ مقدس پہاڑ پر تھے تو آسمان سے آواز آئی کہ یہ میرا اکلوتا بیٹا ہے ۲ پطرس
۱: ۱۶-۱۸

۱۵ ثبوت مسیح کی موت کے واقعات

دوپہر سے تیسرے پہر تک تمام ملک میں اندھیرا چھایا رہا
لوقا ۲۳: ۴۴ سورج کی روشنی جاتی رہی لوقا ۲۳: ۴۵ اور مقدس کا پردہ بیچ
میں سے پھٹ گیا لوقا ۲۳: ۴۵ چٹانیں پھٹ گئیں متی ۲۷: ۵۱ قبریں کھل گئیں
اور مقدس لوگوں کے جو سو گئے تھے جی اٹھے متی ۲۷: ۵۲ اس کے جی اٹھنے کے بعد
وہ قبروں میں سے نکل کر مقدس شہر میں گئے اور بہتوں کو دکھائی دیئے متی ۲۷: ۵۳
اس بات کے دیکھنے سے ایک آدمی نے کہا بے شک یہ خدا کا بیٹا ہے متی ۲۷: ۵۴

۱۶ ثبوت مسیح کے جی اٹھنے کی گواہی

مسیح کا جی اٹھنا ہمارے مذہب کے کونے کا پتھر ہے۔ جب ہم بائبل پڑھتے
ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ رسول زور کے ساتھ اس بات کا ذکر کرتے تھے
پولس کہتا ہے کہ اگر مسیح جی نہیں اٹھا تو ہمارا ایمان بے فائدہ ہے ۱ کرنتھیوں
۱۵: ۱۴ جب یہوداہ کی جگہ رسول چننے کے لئے ... تب رسولوں نے کہا یہ ظاہر
ہے کہ وہ ہمارے ساتھ مسیح کے جی اٹھنے کا گواہ بنے اعمال ۱: ۲۱-۲۲
پنتکست کے دن پطرس کی منادی اس کی نسبت تھی اور رسول بڑی دلیری سے
مسیح کے جی اٹھنے کی گواہی دیتے تھے۔ پنتکست کے بعد رسول فرماتے ہیں
کہ اس یسوع کو خدا نے جلایا جس کے ہم گواہ ہیں اعمال ۲: ۳۲ خدا نے

یسوع کو مردوں میں سے جلایا جس کے ہم گواہ ہیں۔ اعمال ۳: ۱۵ ہم ان کاموں کے گواہ ہیں۔ جو اس نے یہودیوں کے ملک اور یروشلم میں کئے اور انہوں نے اس کو صلیب پر لٹکا کر مار ڈالا۔ اس کو خدا نے تیسرے دن جلایا اور ظاہر بھی کر دیا نہ ساری امت پر بلکہ ان گواہوں پر جو آگے سے خدا کے چنے ہوئے تھے۔ یعنی ہم پر جنہوں نے اس کے مردوں میں سے جی اٹھنے کے بعد اس کے ساتھ کھایا پیا اعمال ۱۰: ۳۴-۴۱ پولوس فرماتے ہیں۔ کہ مسیح مردوں میں سے جی اٹھنے کے سبب قدرت کے ساتھ خدا کا بیٹا ٹھہرا رومیوں ۱: ۴ اس نے دکھ سہنے کے بعد بہت سے ثبوتوں سے اپنے آپ کو ان پر زندہ ظاہر بھی کیا۔ چالیس دن تک انہیں نظر آتا رہا۔ اعمال ۱: ۳ اور ان سے بات چیت کی اور ان کے ساتھ کھانا کھایا اعمال ۱۰: ۴۱ اپنے ہاتھ پیروں کو دکھایا اور اپنے آپ کو ان پر ظاہر کیا آخر میں ان کے سامنے آسمان پر چلا گیا لوقا ۲۴: ۱۳-۵۱ یوحنا ۲۰: ۱۹-۲۹؛ ۲۱: ۴-۲۳ اعمال ۱: ۳-۱۱ یسوع مسیح نے دفن ہونے کے بعد اپنے آپ کو بڑی مرتبہ ظاہر کیا۔

(الف) جی اٹھنے کے روز چھ مرتبہ

(۱) مریم مگدلینی کو پہلے دکھائی دیا مرقس ۱۶: ۹

(۲) دوسری مریم کو — متی ۲۸: ۱

(۳) دو چیلوں کو یعنی اس کے بعد دوسری صورت میں جب وہ دیہات کی طرف پیدل جا رہے تھے دکھائی دیا مرقس ۱۶: ۱۲

(۴) گیارہ چیلوں کو — مرقس ۱۶: ۱۴

(۵) شمعون کو — لوقا ۲۴: ۳۴

(۶) دس شاگردوں کو — یوحنا ۲۰: ۱۹

(ب) آسمان پر چڑھ جانے سے پیشتر چار مرتبہ

(۱) گیارہ شاگردوں کو — یوحنا ۲۰: ۲۶

(۲) شاگردوں کو — یوحنا ۲۱: ۱

(۳) یعقوب کو — ۱-کرنتھیوں ۱۵: ۷

(۴) پانچ سو سے زیادہ بھائیوں کو — ۱-کرنتھیوں ۱۵: ۷

(ج) آسمان پر چڑھ جانے کے بعد دو دفعہ

(۱) پولوس رسول کو — ۱-کرنتھیوں ۱۵: ۸

(۲) یوحنا رسول کو — مکاشفہ ۱: ۱۸

خدا نے اسے مردوں میں سے جلا کر یہ بات سب پر ظاہر کر دی ہے اعمال ۱۷: ۳۱ یسوع فرماتے ہیں کہ میں زندہ رہوں گا الٰہی کلام کی شہادت کے مطابق دعوے حق ٹھہرتا ہے۔ کہ خداوند یسوع مسیح مرا اور پھر مردوں میں زندہ ہوا ہر ایک ثبوت سے آشکارہ کیا جاتا ہے کہ خدا کی قدرت یسوع میں تھی ان ثبوتوں کے علاوہ بہت سے ثبوت ہیں لیکن ہم جو خدا کے بیٹے پر ایمان رکھتے ہیں اپنے آپ میں گواہی رکھتے ہیں۔ مسیحی۔ تجربہ مسیح کو نیکا اور کا نجات دہندہ قبول کرتے ہیں۔ جو بلے حد عبادت اور پرستش کے لائق ہے

(ب) خداوند یسوع مسیح کی انسانیت۔ (۱) اس نے اپنے آپ کو انسان کہا اور اسے دوسروں نے انسان کہا۔ یوحنا ۸: ۴۰ تم مجھ جیسے شخص کے قتل کی کوشش میں ہو۔ اعمال ۲: ۲۲ یسوع ناصری ایک شخص تھا رومیوں ۵: ۱۵ جب ایک شخص کے قصور سے بہت سے آدمی مر گئے تو خدا کا فضل اور اس کی جو بخشش ایک ہی آدمی یعنی یسوع مسیح کے فضل سے ۱-کرنتھیوں ۱۵: ۲۱ آدمیوں کے سبب سے موت آئی تو آدمی ہی کے سبب سے مردوں کی قیامت بھی آئی۔

۱۔ تیمتھیس ۲: ۵ خدا ایک ہے۔ اور خدا اور انسان کے بیچ میں درمیانی بھی ایک یعنی مسیح یسوع ہے۔ جو انسان ہے۔ متی ۱: ۱ ابراہام سے داؤد تک کی نسل کو ظاہر کرتا ہے۔ کہ مسیح داؤد کی شاہی نسل سے پیدا ہوا لوقا ۳: ۲۳-۳۸ آدم کی نسل کو بتاتے ہوئے ثابت کرتا ہے کہ مسیح داؤد کی نسل سے پیدا ہوا۔

۲۔ مسیح نے اپنے آپ کو ابن آدم بھی کہا بائبل میں اسی مرتبہ کے قریب یہ لکھا ہے۔ کہ یسوع ابن آدم ہے۔ یسوع نے کہا کہ لوگ کیا کہتے ہیں۔ کہ میں جو ابن آدم ہوں کون ہوں؟ متی ۱۶: ۱۳ ابن آدم ہو کر ان کا گناہوں کا معاف کرنا متی ۹: ۶

(۳) خداوند یسوع مسیح مجسم ہوا یوحنا ۱: ۱۴ ا۔ یوحنا ۴: ۲ اور کلام مجسم ہوا یسوع مسیح مجسم ہو کر آیا ہے۔ وہ خدا کی طرف سے ہے

(۴) اس میں انسان کے جسم کی سب باتیں تھیں متی ۲۶: ۳۸ یوحنا ۱۱: ۳۳ لوقا ۲۴: ۳۹ ا۔ یوحنا ۱: ۱ ا۔ یوحنا ۴: ۳

(۵) خالق کی حد بندی متی ۸: ۲۴ یوحنا ۴: ۵ زبور ۱۲۱: ۴-۵ یسعیاہ ۴۰: ۲۸

خالقی قوت کی حد بندی۔

(ا) اسے ضرور دعا کرنا تھا مرقس ۱: ۳۵

(ب) روح سے مسیح بھرتا تھا متی ۳: ۱۶ لوقا ۴: ۱ اعمال ۱۰: ۳۸

(ج) زندہ ہونے کے بعد انسان کا جسم رکھتا لوقا ۲۴: ۳۹ یوحنا ۲۰: ۲۷

(د) آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد انسانی جسم رہا ہے۔ اعمال ۷: ۵۵-۵۶ مکاشفہ ۵: ۶ متی ۲۶: ۶۴

(ی) وہ انسانی جسم کی ترقی کے عام شریعت کے تابع تھا۔

(۹) لڑکا بڑھتا اور قوت پاتا گیا۔ اور حکمت سے معمور ہوتا گیا۔ لوقا ۲: ۴۰

(ب) وہ استادوں کے بیچ میں بیٹھ کر ان کی سنتا اور ان سے سوال کرتا تھا۔ لوقا ۲: ۴۶

(ج) اس نے دکھ اٹھا کر فرمانبرداری سیکھی عبرانیوں ۵: ۸

(د) اس نے خود کی آزمائش کی حالت میں دکھ اٹھایا عبرانیوں ۲: ۱۸

(ر) اس نے دکھ اٹھایا اور مر گیا لوقا ۲۳: ۴۶ یوحنا ۱۹: ۳۰-۳۴

۸۔ بیٹا باپ کی ماتحتی میں جگہ لیتا ہے۔

(۱) باپ بیٹے سے بڑا یوحنا ۱۴: ۲۸

(۲) باپ نے بیٹے کو پیدا کیا۔ عبرانیوں ۱: ۵ یوحنا ۳: ۱۶

(۳) بیٹا باپ کے سبب سے زندہ رہتا ہے۔ یوحنا ۶: ۵۷

(۴) بیٹا بغیر باپ کے کچھ نہیں کرتا یوحنا ۵: ۱۹

(۵) باپ نے بیٹے کو بھیجا یوحنا ۶: ۲۹ یوحنا ۸: ۲۹-۴۲

(۶) بیٹا باپ سے حکم پاتا ہے۔ یوحنا ۸: ۲۶-۴۰

(۷) بیٹا باپ سے خبر پاتا ہے۔ یوحنا ۸: ۲۶-۴۰

(۸) بیٹا باپ سے اختیار پاتا ہے۔ یوحنا ۱۳: ۳

(۹) باپ نے بیٹے کو وہ کام سپرد کیا جسے اسے کرنا چاہئے۔ یوحنا ۵: ۳۶ یوحنا ۱۷: ۴

(۱۰) اس کی بادشاہت باپ نے مقرر کی لوقا ۲۲: ۲۹

(۱۱) بادشاہت باپ کے حوالے کر دی جائے گی۔ ا۔ کرنتھیوں ۱۵: ۲۴

(۱۲) بیٹا باپ کے تابع ہو جائے گا تاکہ خدا سب میں سب کچھ ہو۔ ا۔ کرنتھیوں ۱۵: ۲۷-۲۸

(۱۳) باپ بیٹے کا سر ہے جیسے بیٹا کلیسیا کا سر ہے۔ ا۔ کرنتھیوں ۱۱: ۳

یاد رکھیئے کہ اناجیل مجسم ہو نے سے مسیح کے حوالے ہیں۔ نہ کہ اس کلام کے جو پہلے موجود تھا۔

(۹) مسیح کی انسانی ذات کامل تھی۔

(ا) اس کی پیدائش فوق انسانی تھی لوقا ۱ : ۳۴ - ۳۵

(ب) عورت کا تخم وہ تھا جس کا کوئی دنیوی باپ نہیں تھا۔ اس کی پیدائش خدا کی قدرت سے انسانی نسل کی زنجیر کو توڑ کر ہوئی۔ یسوع مسیح میں اصلی انسانیت کا نمونہ تھا کیونکہ اس میں ہر ایک خوبی پورے انداز سے کے ساتھ پائی جاتی تھی۔ اس میں نہ کسی بات کی کمی اور نہ ہی کوئی نقص پایا گیا۔ اس کی انسانیت میں عقل و مرضی کی تو بتی عجیب ہیں۔ اس میں خدمت کو پورا کرنے میں کمی کا پتہ نہیں ملتا اسی لئے اس نے معقول طور پر اپنی خدمت کو انجام دیا۔ بائبل کے بیانات سے یہ ظاہر ہے۔ کہ یسوع مسیح کی مرضی خدا کی مرضی سے کمال میل اور موافقت رکھتی ہے۔ وہ دنیا میں تھا پر دنیا کا نہ تھا۔ اس کے منہ سے کبھی کوئی ایسی بات نہ نکلی۔ جس سے تجھے افسوس کرنا پڑا ثابت ہوتا ہے۔ کہ یسوع مسیح میں کامل انسانیت نظر آتی تھی۔ اگرچہ وہ اسی دنیا میں تینتیس برس تک آدمیوں میں رہا۔ بالکل انسان کی طرح اٹھتا بیٹھتا چلتا پھرتا سوچتا بولتا سوتا اور جاگتا تھا۔ تاہم ایک بات کا فرق تھا کہ اس میں کسی قسم کی بدی پائی نہ گئی۔

(ج) وہ بے گناہ تھا۔ وہ مقدس میں گیا۔ پھر کبھی نظر نہ آتی اس نے دعا کی کہ باپ انہیں معاف کر۔ لیکن اس نے کبھی نہیں کہا کہ مجھے معاف کر۔ اس نے کہا کہ تمہیں نئے سرے سے پیدا ہونا ہے۔ لیکن اسے اس کی ضرورت نہ تھی۔

(۱) تم میں کون مجھ پر گناہ ثابت کرتا ہے۔ یوحنا ۸ : ۴۶

(۲) دنیا کا سردار آتا ہے۔ اور وہ مجھ میں اس کا کچھ نہیں یوحنا ۱۴ : ۳۰

(۳) وہ گناہ سے واقف نہ تھا۔ ۲ کرنتھیوں ۵ : ۲۱ دیکھو یسعیاہ ۵۳ : ۹ متی ۸ : ۱۶،۲۷

(۴) وہ ساری باتوں میں ہماری طرح آزمایا گیا۔ لیکن بے گناہ رہا عبرانیوں ۴ : ۱۵

(۵) وہ پاک و بے داغ اور گنہگاروں سے جدا اور آسمانوں سے بلند کیا گیا۔ عبرانیوں ۹ : ۱۴

(۶) اس نے اپنے آپ کو ازلی روح کے وسیلے خدا کے سامنے بے عیب قربان کر دیا عبرانیوں ۹ : ۱۴

(۷) نہ اس نے گناہ کیا۔ اور نہ اس کے منہ سے کوئی مکر کی بات نکلی ۱ پطرس ۲ : ۲۲

سب سے بڑا فرق جو یسوع مسیح کے جسمانی احوال میں اور دیگر شخصوں کے احوال میں نظر آتا ہے۔ سو وہ اس کی بے گناہی ہے۔ مسیح کے دوستوں اور دشمنوں کی گواہی یہ ہے کہ وہ بے قصور اور بے عیب تھا۔

۱- ایک نمونہ کی طبیعت انسانی۔

(ا) وہ فرشتوں سے کچھ ہی کم کیا گیا عبرانیوں ۲ : ۹

(ب) اس نے ہمارے لئے ایک نمونہ چھوڑ دیا۔ ۱ پطرس ۲ : ۲۱

(ج) وہ تھوڑے وقت میں زیادہ علم کا چشمہ بن گیا۔ یوحنا ۸ : ۵۷

(د) سب نے اس پر گواہی دی۔ اور ان پُر فضل باتوں پر جو اس کے منہ سے نکلتی تھیں تعجب کرنے لگے لوقا ۴ : ۲۲

(ح) یسوع ان کے آگے آگے جا رہا تھا۔ وہ حیران ہونے لگے اور پیچھے پیچھے چلنے والے ڈرنے لگے مرقس ۱۰ : ۳۲

۹۔ یسوع مسیح نے کاملیت میں انسان کے خیال سے بڑھ کر اپنے آپکو پیش کیا۔ متی ۲۷ : ۴۶ مرقس ۱ : ۲۴ لوقا ۴ : ۳۴، ۲۳ : ۴۷ یوحنا ۱۸ : ۳۸، ۹ : ۴-۱۰ اعمال ۳ : ۱۴، ۴ : ۲۷ - ۳۰ ۱-پطرس ۱ : ۱۹، ۲ : ۲۲ ۱- یوحنا ۱ : ۵ - ۲۰

۱۔ یسوع مسیح دوسرا آدم تھا۔ اس لئے وہ روحانی سر تھا۔ اور ایک نئے خاندان کا شروع تھا۔

(ا) وہ ابدیت کا باپ کہا جاتا ہے یسعیاہ ۹: ۶

(ب) وہ اپنی نسل کو دیکھے گا یسعیاہ ۵۳: ۱۰

(ج) اس نے اپنے آپ کو داؤد کی اصل و نسل کہا مکاشفہ ۲۲: ۱۶

(د) بیٹا جنہیں چاہتا ہے زندہ کرتا ہے۔ یوحنا ۵: ۲۱

(ح) یسوع مسیح فرماتا ہے کہ میں انگور کا درخت ہوں یوحنا ۱۵: ۱ اس کی جگہ زمین میں نہیں بلکہ آسمان میں ہے۔

(و) وہ ہمیشہ کی زندگی کا دینے والا ہے۔ یوحنا ۱۷: ۲

(م) وہ کلیسیا کا سر ہے۔ افسیوں ۵: ۲۳

(ن) پہلا آدم خالقی زندگی کا چشمہ ہے۔ لیکن دوسرا آدم روحانی زندگی کا چشمہ ہے مجسم ہونے سے یسوع مسیح میں الوہیت اور انسانیت ایک ہی وجود میں ملی اور موجود ہیں۔ اس نئے وجود میں یسوع دولتمند ہوا انسان کی خاطر غریب بنا تاکہ انسان اس کی غریبی کے سبب سے دولتمند ہو جائے ۲۔ کرنتھیوں ۸: ۹ خدا کی صورت پر اور خدا کے برابر ہو کر اس نے اپنے آپ کو خالی کر دیا اور خادم کی صورت اختیار کی فلپیوں ۲: ۶۔ ۷ اس نے اپنی بشریت کے دنوں زور زور سے پکار کر اور آنسو بہا بہا کر اسی سے دعائیں اور التماس کی۔ جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا۔ اور خدا ترسی کے سبب سے اس کی سنی گئی۔ عبرانیوں ۵: ۷ جب وہ پہلے پیشتر کے جلال میں داخل ہوا۔ تو وہ صلیبی موت میں انسان کی نجات کے لئے قربان ہوا۔ اور جی اٹھ کر موت پر غالب آیا۔

۲۔ خداوند یسوع مسیح کی دو حالتیں۔

(۱) خداوند یسوع مسیح کی فروتنی کی حالت

(۲) اس کی فروتنی کی حالت کیسی تھی؟

(۱) یہ تعلیم پائی جاتی ہے۔ کہ یسوع مسیح نے اپنی نسبت الٰہی صفتوں کو چھوڑ دیا۔ وہ جو اس تعلیم کو جانتے ہیں۔ جیسا فلپیوں ۲: ۷ میں لکھا ہے کہ اس نے اپنے آپ کو خالی کر دیا۔ اس تعلیم کو ماننے والے کینوٹک کہلاتے ہیں۔ یہ لفظ یونانی لفظ الکینوزین سے نکلا ہے۔

اس تعلیم کو صاف کرنے کے لئے کچھ سوالات پوچھنے لازمی ہیں۔ کیا یہ تعلیم ٹھیک ہے، یا غلط ثابت ہوتی ہے۔ فقط اتنا کہنے سے یہ ثابت نہیں ہو جاتا کہ مسیح نے اپنی الٰہی صفتوں کو چھوڑ دیا۔ الہیات اپنی دنیاوی کاموں کو ترک کر سکتی ہے۔ وہ خلقت کے بنائے جانے سے پیشتر بغیر دنیاوی کاموں کے موجود تھا۔ لیکن الٰہی صفتوں کو ترک کرنا الوہیت کو ترک کرنا ہے۔ ذیل کی آیتوں کے پڑھنے سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح نے اپنی الٰہی صفتوں کو نہیں چھوڑ دیا۔

(۱) کیا اس نے گناہوں کو معاف کرنے کا اختیار چھوڑ دیا۔ متی ۹: ۶

تم جان لو کہ ابن آدم کو جہاں پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے؟

(۲) اگر اس کے پاس قوت نہ تھی۔ تو اس نے اپنے شاگردوں کو اختیار کیوں دیا اس نے اپنے بارہ شاگردوں کو بلا کر انہیں ناپاک روحوں پر اختیار بخشا متی ۱۰: ۱ لوقا ۹: ۱، ۱۰: ۱۹، ۲۲: ۲۹

(۳) اگر اس کے پاس اختیار نہ تھا۔ تو دوسروں کو فرزند بننے کا اختیار کیوں بخشا جتنوں نے اسے قبول کیا اس نے انہیں خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا یوحنا ۱: ۱۲

(۴) اس کو عدالت کرنے کا اختیار تھا۔ اسے عدالت کرنے کا بھی اختیار بخشا اس لئے کہ وہ آدم زاد ہے۔ یوحنا ۵: ۲۷

(د) یسوع مسیح میں زندگی رکھنے کا اختیار تھا جس طرح باپ اپنے آپ میں زندگی رکھتا ہے۔ اسی طرح اس نے بیٹے کو بھی یہ بخشا یوحنا ۵ : ۲۶

(۶) ہمیشہ کی زندگی دینے کا اختیار تھا۔ تو نے اسے ہر بشر پر اختیار دیا ہے تاکہ جنہیں تو نے اسے بخشا ان سب کو وہ ہمیشہ کی زندگی دے یوحنا ۱۷ : ۲۔ ۷ وہ انسان کے خیالوں کو جانتا تھا۔ یسوع نے ان کے خیال معلوم کر کے کہا۔ کہ تم کیوں اپنے دلوں میں برے خیال لاتے ہو متی ۹ : ۴ مرقس ۱۳ : ۳۳ ، ۲ : ۱۳

(۸) یسوع مسیح غیر فانی زندگی کی قوت رکھتا تھا عبرانیوں ۷ : ۱۶

(ب) ایسی تعلیم بھی پائی جاتی ہے۔ کہ یسوع مسیح یہانتک فرماتا ہے۔ کہ اس نے الٰہی صفتوں کو نہیں چھوڑ دیا۔ اور نہ ان کا پورا استعمال ہی چھوڑا۔ لیکن ان کو آزادی سے استعمال کرنا چھوڑ دیا۔

یہ تعلیم سب تعلیموں سے زیادہ دلپسند آسودگی بخشنے والی سمجھی جاتی ہے۔ مسیح نے خدا کے ساتھ کے جلال کو چھوڑ دیا ہے۔ تاکہ ایک خادم کی صورت اختیار کرے۔

۱۔ یسوع مسیح یہ دعویٰ کرتا ہے۔ کہ میں اپنی جان دیتا ہوں تاکہ اسے پھر لے لوں کوئی اسے مجھ سے چھینتا نہیں بلکہ میں اسے آپ ہی دیتا ہوں۔ مجھے اس کے دینے کا بھی اختیار ہے۔ اور اسے پھر لینے کا بھی اختیار ہے۔ یوحنا ۹ : ۱۷

۱۸، ۹ : ۱۱ -

(۲) فلپیوں ۲ : ۶۔ ۱۱ اس سے یہ تعلیم نہیں نکلتی کہ یسوع مسیح نے اپنی الٰہی صفتوں کو چھوڑ دیا بلکہ یہ ہے۔ کہ اس نے اپنے الٰہی جلال کو ترک کر دیا۔

(ج) یسوع مسیح یہانتک فروتن ہوئے کہ اس نے اپنے آپ کو روح القدس کے قبضے میں کر دیا۔ متی ۳ : ۱۶ لوقا ۴ : ۱ ، ۴ : ۱۸ اعمال ۱۰ : ۳۸

۲۔ خداوند یسوع مسیح کے فروتنی کے درجے کیسے تھے۔

(ا) اس نے اپنے لئے کوئی عزت نہ کمائی فلپیوں ۲ : ۷ آسمان میں اس کی عزت تھی

(ب) اس نے ایک خادم کی صورت اختیار کی فلپیوں ۲ : ۷

(۱) جس کی خدمت فرشتے کرتے تھے عبرانیوں ۱ : ۶

(۲) خدا کی صورت۔ خادم کی صورت

(۳) وہ خدمت کرنے کے لئے آیا متی ۲۰ : ۲۸

(ج) وہ انسان کی طرح بنایا گیا

(۱) وہ گوشت اور خون میں شریک ہے

(۲) اسے پسند آیا کہ اپنے بھائیوں کی طرح بنایا جائے عبرانیوں ۲ : ۱۴

د۔ وہ موت تک فرمانبردار رہا فلپیوں ۲ : ۸

(۱) تیری مرضی پوری ہو متی ۲۶ : ۳۹

(۲) میں تیری مرضی بجا لانے کے لئے آیا ہوں عبرانیوں ۱۰ : ۷۔ ۹

ر۔ وہ یہانتک فرمانبردار رہا کہ اس نے صلیبی موت گوارا کی فلپیوں ۲ : ۸

(۱) ابن خدا نے اپنے آپ کو کروس پر میخوں سے ٹھکوائے جانے کے سپرد کر دیا

(۲) وہ جو لعنتی نہ تھا ہم جو لعنتی تھے ہمارے لئے لعنتی بنا تاکہ ہمیں خدا کے پاس پہنچا دے گلتیوں ۳ : ۱۳

۳۔ خداوند یسوع مسیح کی بلندی کی حالت

(۱) خداوند یسوع مسیح کی بلندی کی حالت کیسی تھی؟

(ا) الٰہی صفتوں کے آزاد استعمال کو پھر سے اختیار کرنا تھا۔

(ب) سب حد بندی کو دور کرنا ہے۔

(ج) خدا نے الوہیت کے درجے سے مسیح کو بلند نہیں کیا۔ کیونکہ جتنا وہ بلند ہے۔ اس سے زیادہ بلند نہیں ہو سکتا ہے۔ کہ اس کی فروتنی میں اس کی الوہیت نیچی نہیں

نہیں کی گئی۔ اس طرح اس کی بلندی جو اس کی الوہیت اونچی نہیں ہے
لیکن مسیح جو ہمارا درمیانی ہے۔ بلند کیا گیا۔ مجسم ہوا مسیح بلند کیا جاتا ہے۔

۴۔ خداوند یسوع مسیح کی بلندی کے درجے کیسے تھے؟

(الف) اس کا زندہ ہونا قدرتی طور سے ضروری تھا۔
(۱) اس نے اپنی جان پھر سے لے لی یوحنا ۱۰: ۱۷
(۲) یہ ناممکن تھا مسیح موت کے قبضے میں رہتا۔ اعمال ۲: ۲۴
(ب) آسمان پر چڑھ جانے سے خدا نے مسیح کو بلند کیا۔
(۱) وہ آسمان میں اٹھایا گیا۔ لوقا ۲۴: ۵۱ اعمال ۱: ۹) افسیوں ۴: ۱۰
(۲) آسمان کو اسے قبول کرنا تھا۔ اعمال ۳: ۱۹-۲۱
(الف) آسمان پر اٹھائے جانے کا طریقہ لوقا ۲۴: ۵۰
(ب) مسیح کے آسمان پر اٹھائے جانے کا نتیجہ۔ اعمال ۲: ۳۳
(ج) خدا نے مسیح کو اپنی داہنی طرف بٹھانے میں بلند کیا مرقس ۱۶: ۱۹ اعمال ۲: ۳۳) ۵: ۳۱ افسیوں ۱: ۲۰ کلسیوں ۳: ۱ عبرانیوں ۱: ۱۲-۱۳
(د) خدا نے مسیح کو خداوند ہونے کے لئے بلند کیا اعمال ۲: ۳۶) ۱۰: ۳۶
(ہ) خدا نے یسوع کو مسیح ہونے کے لئے بلند کیا اعمال ۳: ۱۵) ۵: ۳۱
(و) مسیح نجات دہندہ ہونے کے لئے بلند کیا گیا اعمال ۵: ۳۱
(ز) مسیح منصف ہونے کے لئے بلند کیا گیا یوحنا ۵: ۲۲
(ح) اسے دنیا کا اختیار دے کر بلند کیا گیا۔
(۱) یسوع نے کہا کہ آسمان و زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے متی ۲۸: ۱۸
(۲) یسوع کے نام پر ہر ایک گھٹنا جھکے فلپیوں ۲: ۱۰
(۳) موت اور عالم ارواح کی کنجیاں میرے پاس ہیں مکاشفہ ۱: ۱۸

(۳) سب کچھ اس کے پاؤں تلے کر دیا۔ افسیوں ۱: ۲۰-۲۳) ۴: ۱۰
۱ کرنتھیوں ۱۵: ۲۵-۲۷ کلسیوں ۲: ۱۰ عبرانیوں ۲: ۷) ۲: ۲۲ ۱ پطرس ۳: ۲۲
دنیا کی عبادت کا حقدار ہونے کے لئے بلند کیا گیا خدا باپ کے جلال کے لئے ہر ایک زبان اقرار کرے کہ یسوع مسیح خداوند ہے۔ فلپیوں ۲: ۱۱

۵۔ خداوند یسوع مسیح کی تین خدمتیں۔

پاک کلام کی تعلیم کے بموجب یسوع مسیح کی خاص خدمتیں تین قسم کی تھیں یعنی پہلا نبی دوسرا سردار کاہن اور تیسرا بادشاہ۔ بنی اسرائیل کے درمیان نبیوں اور سردار کاہنوں اور بادشاہوں کے مقرر کرنے میں مسح کرنا ایک معزز رسم تھی تیل جو پاک روح کی تشبیہ ہے مسح کرنے میں استعمال کیا جاتا تھا خروج ۳۰: ۳۰-۳۱ ۱ سموئیل ۱۵: ۱) ۱۹: ۱۶ سو اس لئے یہ تینوں لقب رکھنے کے لائق ہیں۔ کیونکہ وہ ان تین خدمتوں کے لئے مسح کیا گیا لوقا ۴: ۱۸ مسیح کے لقب سے مسح کیا ہوا مراد ہے ان تینوں مرتبوں سے خداوند یسوع مسیح کی خدمتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ پاک کلام میں کافی اشارے ہیں۔ جس سے ہم دیکھتے ہیں کہ یسوع مسیح ان تین قسم کے کام اپنے لوگوں کے لئے کرتا ہے۔ ۱ کرنتھیوں ۱: ۳۰ میں لکھا ہے۔ کہ مسیح یسوع ہمارے لئے خدا کی طرف سے حکمت ٹھہرا۔ (یہاں لفظ حکمت نبی کے طرف اشارہ کرتا ہے) یسوع مسیح مجسم ہو کر اور جان دے کر تین طرح سے اپنے لوگوں کے لئے مبارک ٹھہرا ہے کیونکہ وہ اپنے لوگوں کے لئے نبی اور بادشاہ اور کاہن ہو کر تینوں طرح سے انہیں فائدہ پہنچاتا ہے۔

(۱) بائبل کی تعلیم خداوند یسوع کے نبی ہونے کی بابت۔

بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ نبی صرف وہ ہے جو ہونے والی باتوں کی نبوت کرتا ہے لیکن بائبل میں یہ لفظ ان لوگوں کے لئے بھی استعمال کیا گیا ہے جو کسی طرح انسان پر خدا

کی مرضی کو ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً ابرہام کے حق میں یہ بتایا گیا کہ وہ نبی تھا یعنی تو اس
مرد کی جورو واپس کر دے کیونکہ وہ نبی ہے۔ پیدائش ۲۰: ۷ گو کہ ان کے ذریعے
سے کوئی پیشنگوئی نہیں کی گئی۔ تاہم وہ نبی کہلاتا تھا۔ یہودی بزرگوں کی بابت
کہا گیا۔ کہ میرے ممسوحوں کو مت چھوؤ اور میرے نبیوں سے بدی نہ کرو۔ زبور
۱۰۵: ۱۵ یوحنا بپتسمہ دینے والے کی بابت لکھا ہے کہ وہ نبی سے بڑا تھا متی ۱۱: ۹
خدا کے کلیسیا میں الگ الگ شخص مقرر کئے پہلا رسول دوسرا نبی ۱۔کرنتھیوں ۱۲: ۲۸
نبیوں کا کام تھا۔ کہ خدا کی طرف سے بولیں یسوع مسیح نے صرف اپنے تئیں نبی بتایا
تھا متی ۱۳: ۵۷ اور لوگ اسے نبی جانتے تھے پس وہ لوگ اس کا معجزہ دیکھ کر
کہنے لگے جو نبی دنیا میں آنے والا تھا فی الحقیقت یہی ہے۔ یوحنا ۶: ۱۴ پیشن گوئی۔
یسوع کے نبی ہونے کی بابت میرے ہی بھائیوں میں سے ایک نبی برپا ہوگا۔ اور
میں اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اسے فرماؤں گا۔ وہ سب
ان سے کہے گا۔ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لیکر کہے گا نہ سنے گا تو میں
اس کا حساب اس سے لوں گا۔ استثنا ۱۸: ۱۵-۱۹۔ جو شخص بھی اس نبی کی نہ
سنے گا وہ امت میں سے نیست و نابود کر دیا جائے گا اعمال ۳: ۲۲، ۲۳؛ ۷: ۳۷ اس
کی گواہی دیتے ہیں۔ اعمال ۱۰: ۴۳ یسوع کی گواہی نبوت کی روح ہے۔
مکاشفہ ۱۹: ۱۰

۲۔ یسوع نبی ہونے کے واسطے مسح کیا گیا۔ خداوند خدا کی روح مجھ پر ہے۔
کیونکہ اس نے مجھے مسح کیا یسعیاہ ۶۱: ۱ خداوند کا روح مجھ پر ہے۔ اس لئے
اس نے مجھے غریبوں کی خوشخبری دینے کے لئے مسح کیا لوقا ۴: ۱۸ وہ روح القدس
اور قدرت سے مسح کیا گیا۔ خدا نے خوشی کے تیل سے تیرے ساتھیوں کی نسبت
تجھے زیادہ مسح کیا عبرانیوں ۱: ۹-۳۔ یسوع نبی ہو کر خدا کے کام کو ظاہر کرنے

کا وسیلہ تھا۔ جس طرح نبی اپنے لوگوں کے درمیان خدا کے چنے ہوئے
وسیلے تھے۔ جس کے ذریعے سے خدا اپنی مرضی اور الٰہی چیزوں کا مکاشفہ بنی
اسرائیل پر ظاہر کرتا تھا جو کچھ خدا اور انسان کی بابت شباہت کی بابت جاننا ضروری
ہے۔ یسوع کے ذریعے سے ظاہر ہوا۔ وہ دعویٰ کرتا ہے۔ خدا کی طرف سے سب
کچھ مجھ کو سونپا گیا اور کوئی بیٹے کو نہیں جانتا سوائے باپ اور کوئی باپ کو نہیں جانتا سوائے
بیٹے کے اور اس کے جس پر بیٹا ظاہر کرنا چاہے یوحنا ۱۱: ۲۷ ۳۔ یسوع نبی ہو کر خدا کا
کلام کہلاتا ہے۔ یوحنا ۱: ۱ میں نے تیرے نام کو ان آدمیوں پر ظاہر کیا۔ یوحنا ۱۷: ۶
خدا نے اس زمانے کے آخر میں بیٹے کی معرفت کلام کیا۔

۴۔ یسوع نبی ہو کر یہ دعا کرتا ہے۔ کہ اس کی تعلیم خدا کی طرف سے تھی۔ جو میں نے
خدا سے سنا وہی دنیا سے کہتا ہوں میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کرتا بلکہ جس طرح
باپ نے مجھے سکھایا اسی طرح یہ باتیں کہتا ہوں یوحنا ۸: ۲۶-۲۸ میں نے اپنی
طرف سے کچھ نہیں کہا بلکہ باپ جس نے مجھے بھیجا اسی نے مجھ کو حکم دیا کہ کیا کہوں اور
کیا بولوں یوحنا ۱۲: ۴۹-۵۰، ۱۴: ۱۰، ۲۴، ۱۵: ۱۵، ۱۷: ۸، ۱۴ یسوع
کام اور کلام میں قدرت والا نبی تھا لوقا ۲۴: ۱۹

۵۔ یسوع نبی ہو کر اس میں حکمت و معرفت کے سارے خزانے چھپے ہوئے تھے
کلسیوں ۲: ۳ وہ خدا کی طرف سے حکمت ہے ۱۔کرنتھیوں ۱: ۳۰ جب لوگ اس
کی تعلیم سنتے تھے تو حیران ہو کر بولتے تھے کہ اس کو یہ حکمت اور معجزے کہاں سے مل
گئے متی ۱۳: ۵۴ یہ نئی تعلیم ہے۔ مرقس ۱: ۲۷ اس کا کلام اختیار کے ساتھ تھا لوقا
۴: ۳۲ وہ حکمت سے معمور ہوتا گیا مرقس ۲: ۴۰ یسوع حکمت میں ترقی کرتا گیا
لوقا ۲: ۵۲ انسان نے کبھی ایسا کلام نہیں کیا لوقا ۲: ۵۲ یوحنا ۷: ۴۶ اس کے
پاس خدا کا بھید ہے عاموس ۳: ۷

۶۔ یسوع نبی ہو کر پیشن گوئی کرتا ہے۔ ہیکل کے گرائے جانے کی پیشن گوئی متی ۲۴: ۱ یروشلم کے برباد ہونے کی پیشن گوئی لوقا ۱۹: ۴۱ یسوع نے اپنی موت اور جی اٹھنے کی پیشن گوئی کی متی ۱۶: ۲۱، ۲۶: ۲۳ - ۳۱

۷: ۔ یسوع نبی ہو کر انسانی نبیوں میں سے اس عہد میں اعلےٰ اور افضل ہے پرانے زمانے سے موسیٰ اول شمار کیا گیا لیکن موسیٰ سے یسوع عزت کے لائق ہے یسوع مسیح انسانی نبیوں میں زیادہ ہے۔ کیونکہ ان نبیوں کی غیب بینی محدود تھی لیکن اس کے برعکس یسوع مسیح کی غیب بینی نا محدود تھی اسلئے غیب بین کے نام سے مشہور تھے۔ کہ بہت آسمانی اور روحانی باتیں جو دوسروں سے چھپی ہوئی تھیں ان کو نظر آئیں۔ ایسی بھید کی باتیں نفسانی آدمیوں کے واسطے ان دیکھی ہیں جو بائبل موسیٰ کی حضوری میں ملی انہیں بنی اسرائیل پر ظاہر کیا انسانی نبیوں کے سامنے بڑے بھید چھپے رہے لیکن یسوع کی کامل غیب بینی کے سبب سے اس کے علم میں کچھ کمی نہیں تھی اس کے سامنے کوئی بھید کی بات نہیں پرانے عہد نامے کے نبیوں کے ناموافق یسوع مسیح علمی قوت کا چشمہ تھا۔ جیسے خدا کا کلام پرانے زمانے میں نبیوں پر آیا دیکھیے کہ مسیح پر نہیں آیا وہ خود کلام تھا نبیوں کو الہام ہوتا تھا لیکن مسیح مجسم تھا مسیح کا نبی کا کام جسم میں آنے سے پیشتر شروع ہوا ۱۔ پطرس ۱: ۱۱ عبرانیوں ۱۲: ۲۵ - ۲۶ وہ اپنی خدمت کلیسیا کے ذریعے سے انجام دیتا ہے۔ مسیح کا ایمانداروں کے سامنے جلال میں خدا کا آخری ظہور یوحنا ۱۶: ۲۵، ۱۲: ۲۶ - ۲۴، ۱ - کرنتھیوں ۱۳: ۱۲، مکاشفہ ۲۱: ۳ - ۲۳۔

۲: ۔ بائبل کی تعلیم خداوند یسوع مسیح کے کاہن ہونے کی بابت ایک نبی اور کاہن میں فرق ہے۔ نبی خدا سے خبر لے کر انسان کو دیتا ہے۔ لیکن ایک

کاہن انسان کی آواز خدا کے پاس لے جاتا ہے۔ مسیح نبی اور کاہن دونوں ہیں وہ خدا کی طرف سے آیا اور خدا کے پاس پھر واپس گیا۔ اس لئے اپنی خدمت پہلے قربانی چڑھا کر پوری کی۔ اور وہ ہم سفاعت کر کے پرانے عہد نامے کی کاہن کا خاص کام یہ تھا کہ خدا اور انسان کے درمیان کھڑے ہوں اور انسان کے حق میں خدا سے سفارش کریں یسوع مسیح کے ذریعے سے یہ کام پورے طور سے ہوتا ہے۔ اسرائیلی کہانت میں بھی یسوع مسیح کی مثال ملتی ہے (پہلا) مسیح کی کہانت لازوال ہے چونکہ یہ ابد تک قائم رہنے والا ہے۔ اس لئے اس کی کہانت لازوال ہے۔ اس لئے جو اس کے وسیلے سے خدا کے پاس آتے ہیں وہ انہیں پوری نجات دے سکتا ہے۔ عبرانیوں ۷: ۲۴ - ۲۵ اس لئے کہ شریعت کو کمزور آدمیوں کو سردار کاہن مقرر کرتی ہے۔ مگر اس قسم کا کلام جو شریعت کے بعد دی گئی اس نے بیٹے کو مقرر کیا ہے۔ جو ہمیشہ کے لئے کامل کیا گیا ہے عبرانیوں ۷: ۲۸ وہ ابد تک کاہن ہے عبرانیوں ۶: ۲۰۔

۲: ۔ اس کی کہانت کا مقرر کرنے والا خدا ہے عبرانیوں ۱۳: ۱ - ۲

کوئی شخص اپنے آپ یہ عزت اختیار نہیں کرتا جب تک ہارون کی طرح خدا کی طرف سے بلایا نہ جائے اسی طرح مسیح نے بھی سردار کاہن ہونے کی بزرگی اپنے نائیں نہیں پائی بلکہ اس نے دی جس نے اس سے کہا تھا تو میرا بیٹا ہے عبرانیوں ۵: ۴ - ۵ انسانی کاہن کے ذریعے سے اپنے کام کے لئے مقرر کئے گئے تھے۔ لیکن یسوع مسیح اپنے کام کے واسطے خود کی طرف سے مقرر کیا گیا

۳: ۔ مسیح کی کہانت بنی لاوی کی کہانت سے بہتر ہے۔ اگر بنی لاوی کی کہانت کامل ہوتی تو پھر کیا حاجت تھی کہ دوسرا کاہن ملک صدق کے طریقے کا پیدا ہو اور ہارون کے طریقے کا نہ گنا جائے عبرانیوں ۷: ۱۲ جو جسمانی احکام کی شریعت کے موافق نہیں

بلکہ غیر فانی زندگی کے قوت کے مطابق مقرر ہو تو ہمارا دعویٰ اور بھی ظاہر ہو گیا۔
عبرانیوں ۷: ۱۶ اسی لئے یسوع ایک بہتر عہد کا ضامن عبرانیوں ۷: ۲۲ اب جو باتیں ہم کہہ رہے ہیں ان میں سے بڑی بات یہ ہے ہمارا ایسا بڑا سردار کاہن ہے جو آسمانوں پر کبریا کے تخت کے داہنی طرف جا بیٹھا اور مقدس اور اس حقیقی خیمہ کا خادم ہے جسے خداوند نے کھڑا کیا ہے۔ نہ انسان نے عبرانیوں ۸: ۱-۲ اس لئے اس قدر بہتر خدمت پائی جسقدر اس بہتر عہد کا درمیانی ٹھہرا جو بہتر وعدوں کی بنیاد پر قائم کیا گیا۔ عبرانیوں ۸: ۶

۴: ۔ یسوع سردار کاہن ہو کر قربانیاں چڑھاتا ہے موسیٰ کی رسمی شریعت بموجب کاہن کا خاص کام یہ تھا کہ نذروں اور گناہوں کی قربانیاں گذارنے عبرانیوں ۵: ۱، ۸: ۳ اور نادانوں اور گمراہوں کے لئے سفارش کرے وہ ہر روز پہلے اپنے گناہوں کے واسطے اور پھر امت کے واسطے قربانیاں چڑھاتے لیکن مسیح نے ایک بار اپنے آپ کو قربان کر دیا اپنے لئے نہیں بلکہ گناہگاروں کے لئے عبرانیوں ۷: ۲۷، ۹: ۲۳، ۹: ۲۵ مسیح بکروں اور بچھڑوں کا خون لے کر نہیں بلکہ اپنا ہی خون لے کر پاک مقام میں ایک ہی بار گیا۔

۵: ۔ یسوع سردار کاہن کی خدمتیں

یسوع مسیح سردار کاہن ہو کر اپنی خدمتوں کو انجام دیتا ہے۔ کہ وہ انسان کے لئے کفارہ اور سفارش کرتا ہے۔

(الف) سردار کاہن یسوع انسان کے لئے کفارہ کرتا ہے

۱۔ خداوند یسوع مسیح کا کفارہ نجات کی بنیاد ہے۔ مسیح نے کہا کہ یہ میرا خون ہے جو بہتوں کے لئے گناہوں کی معافی کے واسطے بہایا جاتا ہے متی ۲۶: ۲۸ ... مسیح کے پیش رو یوحنا کے حق میں یہ لکھا ہے۔ کہ تو خداوند کے آگے اس راہ

کو درست کرے کہ اس کے لوگوں کو نجات کی خبر دے جس سے ان کے گناہوں کی معافی ہو لوقا ۱: ۷۶ - ۷۷ توبہ کرو اور تم میں سے ہر ایک گناہوں کی معافی کے لئے یسوع مسیح کے نام پر بپتسمہ لے تو تم روح القدس انعام میں پاؤ گے اعمال ۲: ۳۸ یسوع مسیح نے آپ ہی سکھایا کہ میری موت کفارے کی موت ہو گی یوحنا ۳: ۱۴: ۱۵ کفارہ بائبل کی اصولی تعلیم ہے اور اس دنیا کا سب سے بڑا مضمون ہے۔ خداوند یسوع مسیح کے دکھ اور موت کے وسیلے سے الٰہی شریعت و انصاف کا تقاضہ پورا ہوا ہے۔ اور خدا اور انسان کے درمیان میل اور ملاپ ہو سکتا ہے یہ باتیں سب پر روشن ہیں کہ آدمی بذات خود کچھ علاج نہیں کر سکتا۔ یسوع کی قربانی اور کفارہ گناہوں کا علاج ہے وہ ہی عجیب قربانی اور کفارہ الٰہی محبت کا بڑا اظہار کرتے ہیں صاف معلوم ہوتا ہے گتسمنی باغ کے غم اور صلیبی موت کے دکھ سے وہ الٰہی محبت ظاہر ہوتی ہے پاک نوشتوں میں کفارے کے مبارک عجیب پیغام پر بڑا ہی زور دیا گیا ہے کفارے کا بھید اور مضمون گہرا ہے اس کی لمبائی اور چوڑائی اور گہرائی اور اونچائی ضرور بے ناپ ہے پاک کلام کے مصنفوں کو مقدور نہ تھا کہ وہ کفارے کا پورا بیان کریں اس کا بھید پورے طور سے نہ کسی پر کھلا ہے۔ اور یقیناً اس دنیا میں نہ کھلے گا میں سمجھتا ہوں کہ نہ آسمان پر نہ زمین پر کوئی زبان ہے جس کے وسیلے سے اس عجیب مضمون کا پورا مطلب ظاہر کیا جائے انسان کی مخلصی اور نجات اس الٰہی انتظام کے ذریعے سے ہوتی ہے۔ یسوع کی قربانی کے بغیر موسیٰ کی شریعت کی قربانی کا بھید پورے طور سے نہیں کھلتا اگر انسان کفارے کے ادا کرنے والے خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاتا ہے تو اس کے گناہ معاف

دے سکتے۔ اور وہ گناہ کے زور اور لعنتوں سے رہائی پا سکتا ہے۔ خدا نے مسیح کو اس کے خون کے وسیلہ سے ایک ایسا کفارہ ٹھہرایا جو ایمان لانے سے فائدہ مند ہو اور جو یسوع پر ایمان لائے اسے راستباز ٹھہرانے والا ہو۔ رومیوں ۳: ۲۵، ۲۶

ذیل کی آیتیں یہ صفائی کے ساتھ پیش کرتی ہیں کہ بائیبل کی تعلیم یہ ہے کہ نجات کا وسیلہ مسیح کی موت ہے اعمال ۴: ۱۲! لوقا ۲۰: ۲۶ میں یہ لکھا ہے کہ مسیح اس لئے آیا کہ اپنی جان بہتوں کے بدلے فدیہ میں دے اور پطرس رسول (۱ پطرس ۲: ۲۴) فرماتے ہیں۔ کہ مسیح آپ ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر اٹھا کے صلیب پر چڑھ گیا تاکہ ہم گناہوں کے حق میں مر کے راستبازی میں جئیں ان کوڑوں کے سبب سے جو اس کے بدن پر پڑے تم چنگے ہوئے جو گناہ سے واقف نہیں تھا اسی کو اس نے ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اس میں ہو کر خدا کی راستبازی ہو جائیں ۲ کرنتھیوں ۵: ۲۱! مسیح نے اپنے آپ کو سب کے فدیہ میں دیا (۱ تیمتھیس ۲: ۶) مسیح نے ہر ایک آدمی کے لئے موت کا مزہ چکھا تھا کیونکہ جس کے لئے سب چیزیں ہیں اور جس کے وسیلہ سے سب چیزیں ہیں اس کو یہی مناسب تھا کہ جب بہت سے بیٹوں کو جلال میں داخل کرے تو ان کی نجات کے بانی کو دکھوں کے ذریعے سے کامل کرے عبرانیوں ۲: ۱۰ اور بکروں اور بچھڑوں کا خون لیکر نہیں بلکہ اپنا ہی خون لے کر پاک مکان میں ایک ہی بار داخل ہو گیا اور ابدی خلاصی کرائی کیونکہ جب بکریوں بیلوں کے خون اور گائے کی راکھ ناپاکوں پر چھڑکی جانے سے ظاہری پاکیزگی ہوتی ہے تو مسیح کا خون جس نے اپنے آپ کو ازلی روح کے وسیلے بے عیب قربان کر دیا تمہارے دلوں کو مردہ کاموں سے کیوں نہ پاک کرے گا تاکہ زندہ خدا کی عبادت کریں اور اسی سبب سے وہ نئے عہد کے وقت قصوروں کی معافی کے لئے ہوتی ہے بلائے ہوئے لوگ وعدہ کے بموجب ابدی میراث کو حاصل کریں

کیونکہ جہاں وصیت ہے وہاں وصیت کرنے والے کی موت ثابت کرنی ضروری ہے۔ اس لئے کہ وصیت کرنے والا زندہ رہتا ہے۔ اس کا اجرا نہیں ہوتا عبرانیوں ۹: ۱۷-۲۰! تم جانتے ہو کہ تمہارا نکما چال چلن جو باپ دادا سے چلا آتا تھا اس سے تمہاری خلاصی فانی چیزوں یعنی سونے چاندی کے ذریعے سے نہیں ہوئی بلکہ ایک بے عیب اور بے داغ برے یعنی مسیح کے بیش قیمت خون سے ۱ پطرس ۱: ۱۸-۱۹

۲- لفظ کفارہ سے کیا مراد ہے؟

جب ہم کفارے پر غور کرتے ہیں۔ تو یہ خیال لازم آتا ہے کہ اس لفظ میں گناہ کا اشارہ ہے اور دو قسم کے لوگوں کا ذکر بھی پایا جاتا ہے یعنی ایک قصوروار آدمی جس پر قانون کے مطابق فتویٰ دیا گیا اور ایک راست جس کا نقصان ہوا ہے۔ قانون کے مطابق قصوروار کو اس شخص کا پورا بدلہ دینا ہے۔ جس کا اس نے قصور کیا ہے بائیبل کی صاف تعلیم یہ ہے کہ گناہ کرنے کے سبب سے انسان کی جو مزدوری موت ہے اس کو دی گئی لیکن مسیح آپ تمام دنیا کے لوگوں کو اپنے بدن پر اٹھا کر صلیب پر چڑھ گیا تاکہ ہم گناہوں کے حق میں مر کر راستبازی میں جئیں اگر انسان مسیح کے کفارے کو قبول نہ کرے اور اس پر ایمان نہ لائے تو اس کے لئے کوئی دوسرا وسیلہ نہیں ہے جس سے وہ خدا کے نزدیک پہنچ سکے تاکہ نجات پائیں عبرانی لفظ کاپر سے کفارہ کہلاتا ہے جس کا مطلب کسی چیز کو ڈھانکنا یا چھپانا ہے۔ کفارہ کا بڑا دن ڈھانکنا کا دن ہے۔ (مبارک ہے وہ جس کا گناہ بخشا گیا اور جس کی خطا ڈھانکی گئی زبور ۳۲: ۱) کفارے کے سبب سے ہمارے گناہ خدا سے ڈھانکے گئے وہ ان کا بدلہ ہم سے نہ لے گا خدا انصاف پسند ہے کہ گناہ کی سزا دینا لازمی بات ہے اس لئے اس نے ایسا انتظام کیا جس سے گناہ پر جو فتویٰ ہے وہ دور ہو اور خدا راضی ہو جائے۔

اسی لئے پرانے عہد کے زمانے میں جانوروں کی قربانی کے وسیلے سے خدا نے
گناہوں کی معافی بخشی لیکن خداوند مسیح کے کفارے سے یہ معافی پورے طور پر
حاصل ہوتی ہے کفارہ ہی مسیح کی قربانی ہے۔

(۳) بائیبل کفارے کا کیسا بیان کرتی ہے۔

(۱) اخلاقی صورت میں پیش کی جاتی ہے۔

(۱) ایسی تدبیر جو خدا باپ کی محبت میں پیدا ہوئی بائیبل سے صاف آشکارہ
کیا جاتا ہے کہ الٰہی محبت اس طرح ظاہر ہوئی کہ خدا باپ نے مقرر کیا کہ وہ اپنا
اکلوتا بیٹا دے جب آدم اور حوا گناہ کی بری حالت میں تھے۔ اور کسی طرح کی
کوشش خدا کے ساتھ میل اور ملاپ نہ حاصل ہو سکا۔ تب خدا نے عورت کی
نسل کی معرفت نجات دلانے کا وعدہ کیا۔ اس کے بعد خدا نے بار بار اپنے
نبیوں کے ذریعے سے بتا دیا کہ پورے وقت پر وہ نجات دینے والا آئے گا۔
خدا کی محبت کی بابت لکھا ہے۔ کہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی ہے کہ اس نے
اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی
زندگی پائے یوحنا ۳: ۱۶ پھر خدا کی محبت جو ہم سے ہے اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ خدا
نے اپنے اکلوتے بیٹے کو دنیا میں بھیجا تاکہ ہم اس کے سبب سے دنیا کے تمام گنہگاروں
کے واسطے نجات کا دروازہ کھول دیا ہے۔ اور جب تک توبہ کی امید باقی ہو کھلا رہے گا
خدا کی مہربانی تجھ کو توبہ کی طرف مائل کرتی ہے۔ رومیوں ۲: ۴، ۵: ۸ عبرانیوں ۲: ۹

ایسی تدبیر جو یسوع مسیح کی محبت میں پیدا ہوئی یسوع مسیح اپنی مرضی سے اپنی جان دینے
کے لئے تیار تھا جیسا کہ اپنی بابت لکھتا ہے کہ دیکھو میں آتا ہوں کتاب کے طومار میں
میرے حق میں لکھا ہے۔ اے میرے خدا میں تیری مرضی بجا لانے پر خوش ہوں تیری
شریعت تو میرے دل میں ہے زبور ۴۰: ۷ بخشش دینے سے الٰہی محبت ظاہر کی گئی ہے

وہ بخشش خدا کا اکلوتا بیٹا تھا الٰہی پیغاموں میں بڑھ کر اور کوئی پیغام نہیں ملتا۔
پاک کلام کا پیغام یہ ہے کہ اس سے زیادہ محبت کوئی شخص نہیں کرتا کہ اپنی جان
اپنے دوستوں کے لئے دے دے یوحنا ۱۵: ۱۳ لوقا ۹: ۲۲-۴۴-۲ کرنتھیوں
۵: ۱۵ گلتیوں ۱: ۴ گلتیوں ۵: ۲۵-۲۷ کلسیوں ۱: ۲۲ ططس ۲: ۱۴ ۱ فیبوں
۲: ۲۱ ۴: ۲۔

(ب) خطا کی قربانی کی صورت میں قربانی چڑھانے سے کفارہ حاصل ہوتا ہے قربانی
کے سلسلے کا رواج جو آجکل عالمگیر ہو گیا اس کی بابت بائیبل سے یہ پتہ ہم کو ملتا ہے کہ
وہ قدیم طریقے کا ہے دنیا کی زیادہ قوموں میں کفارے قدیم رسم باپ دادوں سے چلی
آتی ہے انسان اپنے گناہوں کو یاد کرنے کے لئے کوئی جانور لے آتے اور عبادت کی
جگہ میں اس کی جان اپنی جان کے عوض میں دیتے ہیں پاک کلام میں کفارے کے اشارے
ملتے ہیں جب انسان گناہ میں گرفتار ہوئے تب خدا نے انہیں چمڑے کے کرتے بنا کر
پہنائے اس وقت انسان گوشت نہیں کھاتے تھے اس لئے یہ چمڑے ان جانوروں کے
تھے جو قربانی میں چڑھائے پیدائش ۳: ۲ بائیبل ہمیں نہیں سکھاتی کہ خدا نے اس
وقت انسان کو کسی قربانی کا زبانی فرمان بخشا یا جانوروں کو قربان کرنے کا حکم دیا کب
اور کہاں دیا یہ ظاہر ہوتا ہے۔ انسان کے ساتھ گناہ اور قصور کا خیال پایا جاتا ہے
ممکن ہے کہ خدا نے یہ بتا دیا کہ میں جانور کی قربانی چاہتا ہوں کیونکہ جب قائن نے اپنی
مرضی کے مطابق اپنی کیفیت کے حاصل میں سے خدا کے واسطے قربانی چڑھائی تب خدا
نے اس کو قبول نہیں کیا لیکن جب ہابل اپنی پہلوٹھی بکریوں میں سے لے آیا تب خدا
نے اس کو قبول کیا پیدائش ۴: ۴-۵ ان قربانیوں میں ضرور بہت فرق تھا قائن نے
اپنی مرضی کے مطابق قربانی چڑھائی لیکن ہابل خدا کی مرضی کے مطابق کیونکہ اس نے اپنے کو
گنہگار جان کر اپنی جان کی عوض جان چڑھائی اس لئے اس نسبت یہ فرمایا گیا ایمان ہی سے

ہابل نے کاہن سے افضل قربانی خدا کے لیے گذرانی اور اسی کے سبب اس کے
راستباز ہونے کی گواہی دی گئی اور اگرچہ وہ مرگیا ہے تاہم اسی کے وسیلہ سے اب
تک کلام کرتا ہے عبرانیوں ۱۱: ۴ اگر خون کی قربانی الٰہی انتظام نہ ہوتا تو غیر قوموں میں
خون کی قربانیاں نہیں بلکہ کاہن کے سے چڑھاوے چڑھائے جاتے صاف ظاہر ہوتا
ہے کہ غیر قوموں میں خون کی قربانیاں چڑھانے کا دستور دنیا کے دور دور ملکوں میں
بھی قدیم زمانے سے چلا آتا ہے یہودیوں میں کثرت سے قربانیاں چڑھائی جاتی تھیں
جب نوح طوفان سے بچ نکلا تو اس نے خداوند کے لئے ایک مذبح بنایا اور اس
پر سوختنی قربانیاں چڑھائیں اور خداوند نے خوشنودی کی خوشبو لی اور خداوند نے
اپنے دل میں کہا کہ انسان کے لیے میں زمین پر کبھی لعنت نہ کروں گا پیدائش ۸: ۲۰، ۲۱
تب ابراہام نے جاکر اس مینڈھے کو اور اس کو لے کر بیٹے کے بدلے میں سوختنی قربانی
کے لیے چڑھایا پیدائش ۲۲: ۱۳ جب بنی اسرائیل بت پرستی کرنے لگے تب موسیٰ
نے لوگوں سے کہا تم نے بڑا گناہ کیا اور اب میں خداوند کے پاس اوپر جاتا ہوں کہ
شاید میں تمہارے گناہ کا کفارہ کروں خروج ۳۲: ۳۰ ایوب نے اپنے بیٹوں کو
بلوایا اور انہیں پاک کیا اور سب کو سویرے اٹھ کے ان سبھوں کے شمار کے
مطابق سوختنی قربانیاں گذرانیں کیونکہ ایوب نے کہا شاید میرے بیٹوں نے کچھ خطا
کی ہے اور اپنے دلوں میں خدا کی ملامت کی ایوب ۱: ۵ خدا نے ایوب کے دوستوں
کو یہ حکم دیا کہ اپنے لیے سات بیل اور سات مینڈھے لے کر میرے بندے
ایوب کے پاس جاؤ اور اپنے لئے سوختنی قربانی گذرانو ایوب ۴۲: ۸

۳ قربانی کا انتظام

موسیٰ کے وسیلے سے قربانی کا علم بہت حاصل ہوا لیکن اس نے قربانی کے
سلسلہ کو شروع نہیں کیا کیونکہ اس سے قبل وہ جاری تھی خدا نے موسیٰ کی

معرفت قربانی چڑھانے کے طریقے کی بابت حکم دیا یہودیوں کی قربانیاں بہت قسم
کی تھیں۔ لیکن دو خاص مطلب کے لیے تھیں وہ اپنے خاص کفارے کے لئے
قربانی چڑھاتے تھے تاکہ خدا اس سے راضی ہو۔ اور وہ شکر گذاری کے لئے بھی
قربانی چڑھاتے تھے اس کا ذکر احبار کی کتاب میں مندرج ہے۔ ان کا چوتھا
باب پڑھنے سے ہم کو پتہ لگتا ہے کہ تقصیر کی قربانی ایک خاص قربانی تھی جس میں
شرعیت پائی جاتی ہے اس بیان کے مطلب میں تین قسم کے لوگوں کے لئے
قربانیاں ہوتی تھیں قربانی کاہن کے لیے اگر کاہن ممسوح لوگوں کی طرح گناہ
کیا۔ تو وہ اپنے قصور کے واسطے جو اس نے کیا ہے ایک بے عیب بچھڑا چڑھاتا
تھا کہ گناہ کی قربانی ہو۔ احبار ۴: ۳

۲ قربانی سردار کے لئے۔ جو کوئی سردار بھول چوک سے خداوند اپنے
خدا کے سب حکموں میں سے کسی کی بابت ایسا کام جس کا کرنا روا نہیں کرے
اور خطاکار ہو جائے۔ تب وہ ایک بکری کا بچہ بے عیب نر اپنی قربانی کے واسطے
لائے احبار ۴: ۲۲-۲۳ قربانی عام لوگوں کے لئے احبار ۴: ۲۷-۲۸ اگر
کوئی عوام الناس میں سے نادانستہ خداوند کے حکموں میں سے کسی کی بابت ایسا
کام جس کا کرنا روا نہیں کرے اور قصوروار ہو جائے تب وہ اپنی قربانی ایک بے عیب
بکری کو اپنے گناہ کے لئے جو اس نے کیا لائے پرانے عہد نامے میں قربانی کی
طرف بہت اشارہ پایا جاتا ہے اسی وقت سب کا بیان لکھیں گے۔

یہودیوں کے کفارے کے بارے

احبار کی کتاب کے ۱۶ باب میں دیا گیا ہے۔ یعنی ہارون کاہن اپنے اور اپنے
گھر کے لئے اور بنی اسرائیل کے لیے اور مقدس کے لئے اور جماعت کے خیمے کیلئے
اور مذبح کے لئے کفارہ دیا کرتا تھا شریعت کے مطابق ساری چیزیں خون بہانے

جانے سے پاک کی جا سکتی ہیں اور بغیر خون بہائے معافی نہیں ہوتی عبرانیوں ۹:۲۲ موسٰے کی شریعت کے مطابق تین قسم کی خاص قربانیاں پیش کی جاتی ہیں۔ جن میں قتل کرنا پایا جاتا ہے۔

ا۔ **سوختنی قربانی** ۔ یہ قربانی مخصوصیت سے تعلق رکھتی تھی، یہ قربانی آگ سے بالکل جلائی جاتی تھی۔ اس قسم کی قربانی شروع سے گذرانی جاتی تھی

ب۔ **خطا اور تقصیر کی قربانی** ۔ اس قربانی کے ذریعے سے قصور وار معافی حاصل کرنے کے واسطے خدا کے پاس آ سکتا تھا۔ بھول چوک کی قربانی اور خطا کی قربانی میں علماء کے قول کے بموجب اس بات کا فرق تھا کہ بھول چوک کی قربانی اد کسی کام یا قرض کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے لیکن خطا کی قربانی شریعت کے کسی خاص حکم کی نافرمانی کرنے کے سبب سے گذرانی جاتی تھیں۔ خطا اور تقصیر کی قربانی یسوع کی موت اور کفارے کی طرف اشارہ کرتی تھی۔ اس کی قربانیاں انسان کی نجات سے خاص علاقہ رکھتی تھیں۔

ج۔ **سلامتی کی قربانی** ۔ یہ رفاقت کی قربانی تھی کیونکہ اس سے رفاقت کی تشبیہ ملتی ہے۔ جو خدا اور اس کے لوگوں میں تھی اور ایسا تھا کہ خطا اور تقصیر کی قربانیوں میں طرح طرح کے جانور چڑھائے جائیں لیکن عبرانیوں ۱۰:۴ کے مطابق ممکن نہیں ہے کہ بیلوں اور بکروں کا خون گناہوں کو دور کرے لیکن جب یسوع قربان ہوا اس لئے انسان کی نجات ضروری ہے۔ وہ خدا کا برہ ہے جو دنیا کے گناہ اٹھا لئے جاتا ہے یوحنا ۱:۲۹ یسوع نے اپنے آپ کو خوشبو کی مانند خدا کی نذر کر کے قربان کیا عبرانیوں ۵:۲ ہمارا بھی فسح یعنی مسیح قربان ہوا ۱۔کرنتھیوں ۵:۸ اگر یسوع اپنے آپ کو قربان نہ کرتا۔ تو وہ دنیا میں کامیابی سے خالی رہتا جو خاص بات اس قربانی میں پائی جاتی ہے یہ ہے کہ شریعت کی قربانیاں قانون کے مطابق گذرانی

جاتی ہیں ذیل کی باتوں کا ہونا لازمی تھا۔

(ا) قربانی چڑھانے والے کو لازمی تھا کہ اپنے گناہوں کا اقرار کرے اور رہائی پانے کی کوشش کرے۔

(ب) قربانی چڑھانے والے کو لازمی تھا کہ اپنے خاص جانور کو جس کو اپنے دام دے کر خریدا قربانی میں چڑھائے اس کے برعکس وہ جنگلی جانور کو شکار کر کے قربانی کے لئے نہ لائے۔

(ج) قربانی چڑھانے والے کو لازمی تھا کہ اپنے ہاتھ جانور کے ماتھے پر رکھے اور اپنے قصوروں کا اقرار کرے اپنی سزا کا بوجھ اس کے اوپر دھرے۔ جب کوئی آدمی کو لاتا تو وہ اس کو کاہن کے سپرد کر دیا کرتا تھا تب کاہن قاعدے کے مطابق وہ اپنا ہاتھ رکھتا جس سے وہ یہ ظاہر کرتا کہ میرے گناہ اس پر لادے گئے اور میری جان کے بدلے اس جانور کی جان لی جائے۔ وہ ظاہر کرتا کہ میرے گناہ مجھ پر سے اتار کر اس پر لادے جائیں۔

۳۔ قربانی چڑھانے والے کو لازمی تھا کہ تشبیہ کے طور پر جانور کے سر پر اپنے گناہ کا بوجھ ڈالے تب کاہن اسے قتل کر دیتا تھا۔ اور اس کا خون مذبح پر چھڑک دیتا تھا۔ اور جو خطا کی قربانی کے بچھڑے سے کیا تھا ایسا ہی اس بچھڑے سے کرے اور کاہن اس کے لئے کفارہ دے تو معافی ملے گی احبار ۴:۲۰ اور کاہن اس کے لئے اس کی خطا کا جو اس نے کی تھی کفارہ دے تو اسے معافی ملے گی۔ احبار ۴:۳۵ اس عجیب بیان سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ اس قربانی کے انتظام میں خون بہایا جاتا اصلی بات ہے اس کے بارے میں لکھا ہے۔ چونکہ بدن کی حیات لہو میں ہے اسے میں نے مذبح پر تم کو دیا۔ کہ اس سے تمہاری جانوں کے لئے کفارہ ہو کیونکہ وہ جس سے کسی جان کا کفارہ ہوتا ہے سو لہو ہے۔ احبار ۱۷:۱۱ اگر قربانی اس طریقے کے

مطابق چڑھائی گئی ہو تب خدا اس کو قبول کرتا ہے اور وہ گناہ جس کے لئے
کفارہ دیا جاتا ہے معاف ہوتا ہے۔ اس بیان سے ہم دیکھتے ہیں یہ پرانے عہد نامے
کے زمانے میں جانوروں کی قربانی سے کفارہ ہوتا تھا۔

۱۳ موسوی قربانی کا انتظام مسیح کی قربانی کا سایہ تھا۔

جو دوسروں کے گناہوں کے کفارے کے لئے اپنی جان دے یسوع مسیح کی
قربانی ایک گنی ہے جس سے موسیٰ کی شریعت کے بہت سے بھید کھل جاتے ہیں۔
یسوع مسیح کی پیدائش سے سینکڑوں برس پیشتر خدا نے بنی اسرائیل کو یہ تعلیم دی کہ
کفارے اور شریعت کے ذریعے سے گناہ کی معافی ہو گی۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی
بتایا کہ یہ حقیقی نہیں بلکہ علامتی کفارے ہیں۔ اس کی بابت لکھا ہے کہ ہو نہیں سکتا
کہ بیلوں اور بکروں کا خون گناہوں کو مٹا دے عبرانیوں ۱۰: ۴ یہ آنے والی چیزوں
کا سایہ ہے۔ کلسیوں ۲: ۱۷ شریعت آنے والی نعمتوں کا سایہ ہے۔ اور ان چیزوں
کی حقیقی صورت نہیں۔ اس لئے ان سالانہ قربانیوں سے جو ہمیشہ گذرانی جاتی ہیں ان کو جو پاس
آتے ہیں کبھی کامل نہیں کر سکتی عبرانیوں ۱۰: ۱ جانوروں کی قربانیاں علامتی ہیں کیونکہ
حقیقت میں انسان کے پاس کچھ ہے نہیں جسے وہ خدا کو دے سکے خدا اس کی نسبت
صاف بتاتا ہے کہ اگر میں بھوکا ہوتا تو تجھ سے نہ کہتا دنیا اور اس کی معموری میری
ہے کیا میں بیلوں کا گوشت کھاتا ہوں یا بکروں کا لہو پیتا ہوں؟ زبور ۵۰: ۱۲-۱۳
موسوی قربانیوں کا خاص مقصد یہ ہے کہ اس حقیقی قربانی کی طرف سے جو صلیب پر
چڑھائی گئی اشارہ کرتی ہیں۔ بلکہ سردار کاہن بھی اس کا نمونہ تھے یسوع ہمیشہ تک کاہن
رہے گا۔ زبور ۱۱۰: ۴ عبرانیوں ۵: ۶ بائیبل کی صاف تعلیم یہ ہے۔ کہ جب صلیب
پر حقیقی قربانی چڑھائی گئی تب موسوی قربانی کا سارا انتظام بے مطلب ہو گیا مسیح نے فرمایا
کہ میں بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہوں یوحنا ۱۰: ۱۱-۱۵ میں اپنی جان دیتا ہوں

اسے آپ دیتا ہوں۔ یوحنا ۱۰: ۱۷-۱۸ یہ میرا بدن ہے جو تمہارے واسطے دیا
جاتا ہے لوقا ۲۲: ۱۷ یہ میرا خون ہے جو تمہارے واسطے بہایا جاتا ہے لوقا ۲۲: ۲۰
ہمارا مسیح قربان ہوا۔ ۱۔ کرنتھیوں ۵: ۷ مسیح کتاب مقدس کے بموجب ہمارے گناہوں
کے لئے موا ۱۔ کرنتھیوں ۱۵: ۳ یہ شخص ہمیشہ کے لئے گناہوں کے واسطے ایک ہی قربانی
گذران کر عبرانیوں ۱۰: ۱۲ عبرانیوں کے کتاب کے مصنف ضرور صفائی کے ساتھ
موسوی شریعت کی قربانی اور خداوند یسوع کی قربانی کے درمیان مقابلہ کرتے ہیں۔
مسیح نہ بکروں اور نہ بچھڑوں کا خون لے کے بلکہ اپنا ہی خون لے کر پاک مکانوں
میں ایک ہی بار داخل ہو گیا۔ اور ابدی خلاصی کرائی عبرانیوں ۹: ۱۱-۱۲ یسوع مسیح
انسانی شکل میں ظاہر ہو کر اپنے آپ کو پست کر دیا۔ خدا نے مسیح میں ہو کر دنیا کا اپنے
سے میل کر لیا۔ مسیح ہمارے واسطے کفارہ ہوا اور اپنے سب ایمانداروں کے واسطے
جان دی۔ وہ اپنے ابدی آرام کو چھوڑ کر انسانی صورت اختیار کر کے اس دنیا میں آیا اور
اپنے آپ کو خاکسار کیا اور موت تک بلکہ صلیبی موت تک فرمانبردار رہا یسوع مسیح اس
طور پر انسان کے گناہ اپنے اوپر اٹھا کے صلیب کے اوپر چڑھ گیا۔ تاکہ خدا اس کی قوت
راستباز ٹھہرائے اور ہر ایک ایماندار بھی اس سے نجات اور راستبازی کو حاصل کرے
ہمارا بھی فسح یعنی مسیح قربان ہوا۔ ۱ کرنتھیوں ۵: ۷ قربانیوں میں جو خون بہایا گیا۔
یسوع کی صلیبی موت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اصلی اور حقیقی قربانی خداوند یسوع مسیح
خود تھا۔ پرانے عہد نامے کی ساری قربانیاں اسی سے خاص تعلق رکھتی ہیں۔ جب
یوحنا اصطباغی نے یسوع کی بابت یہ کہا کہ دیکھو خدا کا برہ تب سب یہودی لوگ
اس کا مطلب خود سمجھتے تھے کیونکہ ہر روز دو برے ایک صبح اور ایک شام قربان گاہ
میں قربان ہوتے تھے۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ روزانہ قربانی کا برہ جو گناہ کا چڑھاوا
تھا مسیح کے کفارے کا نشان تھا۔ موسوی قربانی سے گناہوں کا کفارہ صرف بنی اسرائیل

کے لئے مخصوص تھا۔ لیکن یوحنا اصطباغی کہتا ہے کہ مسیح کا کفارہ تمام دنیا کے لئے ہے۔

۵۔ موسوی قربانیوں میں معاوضہ کا خیال موجود ہے۔

بائیبل قربانی کی بابت یہ تعلیم پیش کرتی ہے۔ کہ موسوی قربانیوں میں کفارہ اور معاوضہ کا خیال پایا جاتا تھا۔ جو مسیح کی قربانی کی طرح تھا۔ موسوی شریعت کے مطابق قصوروار شخص اپنا ہاتھ جانور کے سر پر رکھتا تھا۔ اور جانوروں کی جان انسان کی جان کا معاوضہ ہوتی تھی۔ گنہگار شخص نجات پاتا تھا کیونکہ اس کے عوض گویا ایک جان کفارے میں دی جاتی تھی اور وہ حیوان کے سر پر ہاتھ رکھنے سے پوری قوم کے گناہ اس پر رکھتا تھا اور وہ حیوان اس کو لے جاتا تھا۔ یہودی اور غیر قوموں کے جانوروں کی قربانیوں میں ایک جیسا مطلب پایا جاتا تھا۔ کہ میری جان گویا گناہ کے سبب کھو گئی ہے۔ لیکن مناسب ہے کہ اس کے عوض دوسری جان دوں ایک جان کی سزا کو دور کرنے کے واسطے دوسری جان چڑھائی جاتی تھی۔ احبار ۱۷: ۱۱ کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گناہوں کی معافی کے عوض میں جان دینے سے معافی مل جاتی ہے۔ بائیبل میں یہ ذکر آشکارا ہے۔ کہ مسیح کی موت اوروں سے اس لئے بہت فرق رکھتی ہے۔ کہ وہ اس دنیا میں اسی لئے مجسم ہو کر آیا کہ اپنی جان کو گنہگاروں کے عوض میں کفارے کے لئے دے۔ موسوی قربانی کے انتظام میں صاف تعلیم یہ ہے کہ خدا کی مرضی کے مطابق جان کے عوض جان دینے سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ ان دین کی قربانیوں کے ذریعے سے صاف طور سے یہ آیتیں معلوم ہوتی ہیں۔

۱) شخصی قربانی۔ اگر کوئی بھول چوک سے کوئی گناہ کرے تو اس کے باعث گناہوں کا کفارہ دے کر وہ بخشا جائے۔ احبار ۴: ۱۴-۳۱

۲) خاندانی قربانی۔ مثلاً فسح کا برہ خروج ۱۲: ۲۷

۳) قومی قربانی۔ یہ قربانی صبح شام ہیکل میں چڑھائی جاتی تھی خروج ۲۹: ۲۸-۴۰

مسیح کے کفارے میں یہ اصول کی بات ہے کہ وہ انسان کے عوض میں ان کے گناہوں کے واسطے مارا گیا یہ کفارہ بھی ایک قسم کا معاوضہ ہے۔ جو جان کے عوض جان دینے سے حاصل ہوتا ہے۔ پرانے عہد نامے کی ساری قربانیاں جن میں جان کے عوض جان دی جاتی تھی۔ خداوند یسوع مسیح مصلوب کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ زمانہ بزمانہ دیندار یہودیوں کو معلوم تھا۔ اس قربانی کے اندر ضرور کوئی الٰہی بھید چھپا ہوا ہے۔ اس کو یہ بھی معلوم تھا کہ ممکن نہیں ہے۔ کہ حیوانات میں حیوان کی جان انسان کی جان کے برابر ہو۔ کیونکہ ممکن نہیں بیلوں اور بکروں کا خون گناہوں کو دور کرے عبرانیوں ۱۰: ۴ یہ تعلیم بڑی صفائی سے بائیبل میں سکھائی جاتی ہے۔ گنہگاروں کی جان کے عوض مسیح کی جان دینے سے گنہگاروں کی مخلصی ہے۔ پولوس کہتا ہے۔ جو گناہوں سے واقف نہ تھا۔ اسی کو اس نے ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اس میں ہو کر خدا کی راستبازی ہو جائیں ۲۔ کرنتھیوں ۵: ۲۱ مسیح نے ہمارے واسطے اپنے آپ کو خوشبو کی مانند نذر کر کے قربان کیا افسیوں ۵: ۲ جب یوحنا بپتسمہ دینے والا یسوع مسیح کی بابت یہ کہتا تھا کہ دیکھو یہ خدا کا برہ ہے۔ جو دنیا کے گناہ اٹھائے لئے جاتا ہے یوحنا ۱: ۲۹ تب یہ تعلیم ان کے سامنے پیش کرنا چاہتا تھا۔ کہ یہ وہی ہے جس کی علامتیں ہو کر ہیکل کے جانور ذبح کئے جاتے تھے۔ یسوع مسیح کا گنہگاروں کے عوض مصلوب ہونا اور خون بہانا نجات کی بنیادی تعلیم ہے۔ مسیح کے حق میں لکھا ہے یہ وہ برہ ہے۔ جو بنائے عالم کے وقت سے ذبح ہوا ہے۔ مکاشفہ ۱۳: ۸ یسوع مسیح کے کفارے میں قانون کا خیال ضرور ہے۔ اور ہم کو یہ تسلیم کرنا ہے کہ مسیح قانون کے بموجب انسان کا عوض بنا۔ بائیبل کی صاف تعلیم یہ ہے کہ یسوع مسیح نے انسان کے عوض دکھ برداشت کیا۔ اور خدا کی طرف سے اس کو گناہ کی پوری سزا کی تکلیفیں ملیں جو گناہوں کے لئے کفارہ ہوا۔ اس نے ہماری مشقتیں اٹھائیں اور ہمارے

بخوں کا بوجھ اپنے اوپر اٹھایا پر وہ ہمارے گناہوں ہی کے سبب گھائل کیا گیا۔
اور ہماری بدکرداری کے لئے کچلا گیا۔ اور ہماری ہی سلامتی کے لئے اس پر سیاست
ہوئی تاکہ اس کے مار کھانے سے ہم چنگے ہوں پر خدا نے ہم سبھوں کی بدکرداری اس
پر لادی وہ تو نہایت ستایا گیا اور غمزدہ ہوا تو بھی اس نے اپنا منہ نہ کھولا اور جیسے برّہ
ذبح کرنے لے جاتے جیسے بھیڑ اپنے بال کترنے والے کے آگے بے زبان ہے۔ اسی طرح
اپنا منہ نہ کھولا ہمارے گناہوں کے سبب سے اسے مار پڑی خداوند کو پسند آیا کہ
اسے کچلے اس نے اسے غمگین کیا جب اس کی جان گناہ کی قربانی کے لئے گذرانی جائے تو وہ
اپنی نسل کو دیکھے گا۔ اور اس کی عمر دراز ہوگی اور خدا کی مرضی اس کے وسیلے سے
بر آئے گی اپنی جان ہی کا دکھ اٹھا کر وہ اسے دیکھے گا۔ اور سیر ہوگا۔ اپنی ہی پہچان سے
میرا صادق بندہ بہتوں کو راستباز ٹھہرائے گا۔ کیونکہ وہ ان کی اپنے اوپر اٹھائیگا۔
اس نے اپنی جان موت کے لئے انڈیل دی اور وہ گنہگاروں کے درمیان شمار کیا
گیا۔ اور اس نے بہتوں کے گناہ اٹھا لئے اور گنہگاروں کی شفاعت کی یسعیاہ ۵۳:
اس عجیب بیان میں کفارے اور معاوضے کا خیال پایا جاتا ہے۔ ایک برّہ جو دوسروں
کے گناہوں کے لئے کفارہ ہوا۔ ہر ایک بے عیب شخص ایک قصور وار کے عوض میں
سزا اور تکلیف برداشت کرنے کے لئے تیار رہا۔ پولوس رسول کے خط میں کفارے
کا یہ خیال پایا جاتا ہے۔ اور قصور وار شخص کا فتوا ایک بے عیب اور بے گناہ شخص پر
لگایا جائے۔ یعنی جو گناہ سے واقف نہ تھا۔ اسی کو اس نے ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا
یعنی انسان کا عوض ہے۔

جیسا کہ کفارے کی نئی تعلیم کی بنیاد ہے۔ وہ خدا کا برّہ ہے مسیح ہمارے بدلے
میں لعنتی ہوا۔ گلتیوں ۳: ۱۳ جب ایک سب کے واسطے موا۔ تو سب مر گئے۔
۲ کرنتھیوں ۵: ۱۴ پولوس رسول پکا ثبوت دیتے ہیں ہم اپنے عوض کے ساتھ

مر گئے۔ ایک بار سبھوں کے گناہوں کا بوجھ اٹھایا، عبرانیوں ۹: ۲۸ مسیح نے بھی
ایک بار گناہوں کے واسطے دکھ اٹھایا۔ یعنی راستباز نے ناراستوں کے لئے
۱۔ پطرس ۳: ۱۸ یہ پرانے عہد نامے کی قربانی کی مانند ہے جو ایک آنے والی قربانی
کی محض مثل تھی جو کہ قربانی تھی۔ ۲۔ نے ہمارے گناہوں کی خاطر اپنے تئیں دیا گلتیوں
۱: ۴ جب قصوروں کے سبب مردہ ہی تھے تو ہم کو مسیح کے ساتھ زندہ کیا۔ افسیوں
۲: ۵ ہم نے اسی سے محبت کو جانا کہ اس نے ہمارے واسطے اپنی جان دے دی۔
۱ یوحنا ۳: ۱۶ اپنی جان بہتوں کے بدلے دے گا۔ متی ۲۰: ۲۸ بہتر ہے کہ ایک
آدمی مسیح عوض امت کے واسطے مرے نا کہ ساری قوم ہلاک ہو یوحنا ۱۱: ۵۰
یسوع اس قوم کے واسطے مرے گا۔ یوحنا ۱۱: ۵۱ اور نہ صرف اس قوم کے واسطے بلکہ
اس واسطے بھی کہ خدا کے پراگندہ فرزندوں کو جمع کر کے ایک کر دے یوحنا ۱۱: ۵۲
مسیح بے دینوں کے لئے موا۔ رومیوں ۵: ۶ جب ہم گنہگار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطر
موا رومیوں ۵: ۸ اور جس طرح ایک ہی شخص کی نافرمانی سے بہت سے لوگ
گنہگار ٹھہرے اسی طرح ایک کی فرمانبرداری سے بہت سے لوگ راستباز ٹھہریں
گے۔ رومیوں ۵: ۱۹ مسیح نے کلیسیا کے لئے اپنے آپ کو موت کے حوالے کر دیا۔
افسیوں ۵: ۲۵ مسیح نے ہمارے واسطے دکھ اٹھایا ۱ پطرس ۲: ۲۱ وہ ہمارے
گناہوں کے لئے موا۔ ۱ تھسلنیکیوں ۵: ۱۰ یسوع مسیح نہ فقط موت کی سہنا تھا بلکہ
سزا کی موت کو سہنا تھا۔ مسیح کی موت صلیبی تھی وہ بے عزتی کی موت بھی تھی جس سے
رومیوں میں بڑے بڑے بدکار آگزارے جاتے تھے وہ شہر کے باہر قتل کیا
گیا گویا ہے کہ جن جانوروں کا خون سردار کاہن پاک مکان میں گناہ کے کفارے
کے واسطے لے جاتا ہے ان کے جسم خیمہ گاہ کے باہر جلائے جاتے ہیں۔ اسی لئے
یسوع نے بھی امت کو خود اپنے خون سے پاک کرنے کے لئے دروازے سے

یا ہر دکھ اٹھایا۔ عبرانیوں ۱۳ : ۱۱-۱۲ خداوند یسوع مسیح انسان کا ضامن ہے۔
یسوع مسیح انسان کا ضامن اسی طرح لائق ہے۔ کہ اس میں ذیل کی صفتیں موجود ہیں

(۱) چاہیئے کہ وہ ہمارا ضامن ٹھہرے۔ جو انسان ہو شریعت انسان کے واسطے دی گئی تھی۔ کہ وہ اس کو پورا کرے انسان کو مناسب ہے کہ اس کے حکموں کو عمل میں لائے یا نافرمانی کی سزا اٹھائے۔ لیکن یسوع مسیح نے انسان کی صورت اختیار کی تاکہ انسان کا عوض ہوتے وہ انسان کی جگہ میں آیا تاکہ اس کا بوجھ اپنے اوپر اٹھائے یسوع کے لئے انسان کی مانند بننا بلکہ ضروری تھا لیکن الٰہی ذات کی نسبت مار کھانا ممکن نہ تھا۔ لکھا ہے کہ جس صورت میں لڑکے خون اور گوشت میں شریک ہوتے۔ وہ خود بھی ان کی طرح ان میں شریک ہوا۔ تاکہ موت کے وسیلے سے اس کو جس کو موت پر قدرت حاصل تھی یعنی ابلیس کو تباہ کر دے۔ اور جو عمر بھر موت کے ڈر سے غلامی میں گرفتار تھے۔ انہیں چھڑا لے عبرانیوں ۲ : ۱۴-۱۵ یسوع مسیح خدا ہے۔ اور انسان بھی ہے۔ وہ شریعت کا دینے والا اور پورا کرنے والا ہے۔

(ب) چاہیئے کہ وہ انسان کا ضامن ٹھہرے آپ بے گناہ ہو اگر انسان کا ضامن آپ شریعت کے نیچے لعنتی ہو۔ تو وہ کس طرح سے انسان کو شریعت کی لعنت سے چھڑا سکے گا۔ یسوع مسیح اس لئے انسان کا ضامن ہو سکتا ہے کہ اس میں کسی طرح کا گناہ پایا نہ گیا۔ پرانے عہد نامے کے زمانے کے سردار کاہن کے لئے یہ ضرور تھا کہ پہلے اپنی صفائی کے لئے اور پھر لوگوں کے لئے قربانی گزرانے لیکن یسوع مسیح کو اپنے لئے قربانی چڑھانے کی ضرورت نہ تھی کیونکہ اس میں کچھ کمی نہ تھی۔

(ج) چاہیئے کہ وہ انسان کا ضامن ٹھہرے ایسا جو اپنی زندگی پر پورا اختیار رکھتا ہو۔
معلوم ہوتا ہے کہ انسان اپنی زندگی پر اختیار نہیں رکھتا یا اپنی زندگی کا مالک نہیں کیونکہ زندگی خدا کی بخشش ہے۔ اس کے برعکس یسوع مسیح پورے طور سے اپنی زندگی

کا مالک تھا یوحنا ۱۰ : ۱۷-۱۸

(د) تجارت کی صورت میں مخلصی دام کی مانند ہے فدیہ دینے سے کفارہ حاصل ہوتا ہے
بائیبل سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہودیوں کے درمیان فدیہ دینے سے کفارہ ہوا۔ اس کی بابت لکھا ہے۔ کہ خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ جب تو بنی اسرائیل کا شمار کرے جتنے شمار کے لائق ہیں تو ان کے شمار کرتے میں ہر مرد اپنی جان کا خداوند کے لئے فدیہ دے تاکہ ان کے حساب کرنے میں ان پر وبا نہ اترے اور اپنی جانوں کے فدیہ میں خداوند کے لئے نذر کرتے وقت آدھی مثقال سے امیر زیادہ نہ دے اور غریب کم نہ دے۔ اور تو فدیہ کا روپیہ بنی اسرائیل سے لے اور تو اس کو جماعت کے کام میں خرچ کر اور یہ بنی اسرائیل کے لئے خداوند کے رو برو یادگار اور فدیہ ان کی جانوں کا ہو گا۔ خروج ۳۰ : ۱۲-۱۶ اس بیان میں لفظ فدیہ استعمال ہوا ہے۔ یہودیوں کے نزدیک فدیہ سے کسی کے خریدے جانے کا معاوضہ مراد ہے۔ اگر اس سے خون بہانے کا معاوضہ مانگا جائے تو اپنی جان چھڑانے کے لئے جتنا اس کے سر دھرا جائے سو پورا دے خروج ۲۱ : ۳۰ اس بیان سے ہم معلوم کرتے ہیں کہ پرانے عہد نامے کے زمانے قوم کے بموجب قصوروار شخص دام دینے سے شریعت کی لعنت سے چھڑایا جائے۔ لیکن اس بات کا اشارہ جو نئے عہد میں پایا جاتا ہے ان سب کا مرکز خداوند یسوع مسیح ہے۔ اس نے صاف فرمایا کہ میں اس لئے نہیں آیا۔ کہ خدمت لوں۔ بلکہ خدمت کروں۔ اور اپنی جان بہتیروں کے لئے فدیہ میں دوں متی ۲۰ : ۲۸ مسیح نے صلیب پر حقیقی فدیہ دیا۔ ابن آدم بھی اس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے۔ اور اپنی جان فدیہ میں دے۔ مرقس ۱۰ : ۴۵ اس نے خاص اپنے خون سے مول لیا۔ اعمال ۲۰ : ۲۸ قیمت سے خریدا گیا ہوں ۱۔ کرنتھیوں ۶ : ۲۰ تم قیمت سے خریدے گئے ہو۔ ۱۔ کرنتھیوں ۷ : ۲۳

مسیح نے ہم کو مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔ گلتیوں ۳: ۱۳ شریعت کے ماتحتوں کو مول لے کر گلتیوں ۴: ۵ اس نے اپنے آپ کو سب کے فدیہ میں دیا۔ ۱-تیمتھیس ۲: ۶ اس نے اپنے آپ کو ہمارے واسطے دے دیا۔ تاکہ فدیہ ہو کر ہم کو ہر طرح کی بے دینی سے چھڑا لے۔ ططس ۲: ۱۴ سونے چاندی کے ذریعے سے نہیں بلکہ ایک بے عیب اور بے داغ برّے یعنی مسیح کے بیش قیمت خون سے ۱-پطرس ۱: ۱۸-۱۹ مسیح نے اپنے خون سے ہر ایک قبیلے اور اہل زبان اور امت اور قوم میں سے خدا کے واسطے لوگوں کو خرید لیا مکاشفہ ۵: ۹ دنیا میں سے خرید لئے گئے تھے مکاشفہ ۱۴: ۳ ذیل کی آیتوں میں یہ تعلیم پیش کی جاتی ہے کہ اس قوم کے فدیوں میں یسوع مسیح کا خون مراد ہے۔ ۱-پطرس ۱: ۱۹ یسوع کا خون وہ قیمت ہے جس کے دینے سے انسان کی روح کی غلامی سے رہائی حاصل ہوتی ہے۔ اپنے آپ کو فدیہ میں دے کر یسوع مسیح تمام خریدے ہوئے انسان کا مالک بنا۔ قدیم کلیسیا میں کوئی سو برس تک یہ رویا دور تک پھیل گئی تھی کہ جو فدیہ گنہگاروں کے خرید لینے میں دیا گیا شیطان کو ضرور ملا کیونکہ وہ ان کا مالک ہے۔ یہ بے بنیاد اور باطل تعلیم بہت زمانوں سے کلیسیا میں مانی جاتی تھی ان کے سامنے یہ بڑا سوال تھا کہ فدیہ کی قیمت کس ہاتھ دی گئی۔ فدیہ کی قیمت آدھا مثقال تھا خروج ۳۰: ۱۳ یہ آدھا مثقال مسیح کے خون کا نقش ہے۔ اس نے اپنی جان فدیہ میں دی تھی ۲۰: ۲۸ مرقس ۱۰: ۴۵ گلتیوں ۳: ۱۳ و ۴: ۵ ططس ۲: ۱۴ ۱-تیمتھیس ۲: ۶ ۱-پطرس ۲: ۱ مکاشفہ ۱: ۵

۲- سب کو فدیہ کی ضرورت تھی خروج ۳۰: ۱۲ ہر ایک انسان میں کوئی فرق نہیں کیونکہ سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں رومیوں ۳: ۲۲-۲۳ یسوع مسیح نے اپنے آپ کو سب کے فدیے میں دیا ۱-تیمتھیس ۲: ۶ یہودیوں اور یونانیوں میں کچھ فرق نہیں رومیوں ۱۰: ۱۲

۳- فدیہ کی قیمت خدا کے وسیلے سے مقرر کی گئی۔ نیم مثقال خروج ۳۰: ۱۱-۱۶ تاکہ نہ زیادہ جتنا اس کے لئے ٹھہرایا جائے اتنا ہی دینا پڑے گا خروج ۲۱: ۳۰ قیمت انسان سے مقرر نہیں کی گئی۔ خدا کا بیٹا یہ مقرری قیمت ہے۔ دنیا کے بنائے جانے سے پیشتر یہ قیمت مقرر کی گئی تھی۔ کلیسیا مسیح کے خون کے وسیلے خریدی گئی ہے۔ اعمال ۲۰: ۲۸ مجھے ایک فدیہ ملا ہے ایوب ۳۳: ۲۴

۴- فدیہ کی قیمت مقدس مثقال کے حساب سے تھی۔ ۳۰: ۱۳ کفارے کی قیمت عبادت گاہ کے مثقال کے وزن کے برابر ہونی چاہئیے۔ یسوع مسیح اس مثقال کے وزن کے برابر تھا۔

۵- فدیہ کی قیمت پاک شریعت کے مطالبہ کے مطابق ہونی چاہئیے اس قیمت سے ہم خریدے گئے ہیں۔ ۱-کرنتھیوں ۶: ۲۰ (۷: ۲۳) اس کی جان کا فدیہ گراں بہا ہے زبور ۴۹: ۸ مسیح کا کفارہ عبادت گاہ کی قیمت کے برابر تھا۔ ۱-پطرس ۱: ۱۸-۱۹

۶- کفارے کی قیمت سب لوگوں کے لئے برابر تھی خروج ۳۰: ۱۵ مالدار زیادہ نہ دے اور غریب کم دے کچھ فرق نہیں سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں۔ رومیوں ۳: ۲۳ مسیح کا خون سب لوگوں کے واسطے کافی ہے۔ مسیح نے اپنے خون سے ہر ایک قبیلے اور اہل زبان اور امت اور قوم میں سے خدا کے واسطے لوگوں کو خرید لیا۔

۷- ہر ایک کو فدیہ کی قیمت خود دینی پڑتی تھی۔ خروج ۳۰: ۱۶ کلام صاف ہے کوئی اپنے بھائی کے بدلے میں اسے چھڑانے کے لئے خدا کو کچھ دے نہیں سکتا زبور ۴۹: ۷۔

۸- فدیہ کی پوری قیمت ہی دینے پر یہ منحصر تھا۔ کہ اگر فدیہ دینے والا قبول کیا جائیگا۔ یعنی آدھا مثقال جو مقرر کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ کچھ نہیں مالدار یا غریب کے لئے

کی وجہ سے کوئی آدمی قبول نہیں کیا گیا بغیر خون بہائے معافی نہیں ہوتی عبرانیوں
۹ : ۲۲ (ب) کفارے میں حصہ لینے کا فقط یہی ایک طریقہ تھا۔ ایوب ۳۶ : ۱۸ ۔ ۱۹
(د) قانونی صورت ہیں ۔ قانون کی فرمانبرداری کے کام ۔ جیسے خدا کا قانون طلب
کرتا ہے ۔ ویسے ہی پورا کرتا ہے ۔ مسیح شریعت کے ماتحت پیدا ہوا ۔ تاکہ شریعت
کے ماتحتوں کو مول لے کر چھڑا لے ۔ گلتیوں ۴ : ۵ ہمیں اسی طرح ساری راستبازی کو
پورا کرنا مناسب ہے متی ۳ : ۱۵ جو پیالہ میں پینے کو ہوں تم پی سکتے ہو ؟ اور جو
بپتسمہ میں لینے کو ہوں تم لے سکتے ہو ؟ مرقس ۱۰ : ۳۸ میں شریعت کو پورا کرنے
آیا ہوں متی ۵ : ۱۷ تاکہ میری مرضی نہیں تیری مرضی متی ۲۶ : ۳۹ مسیح موت تک
فرمانبردار رہا فلپیوں ۲ : ۸ ایک ہی فرمانبرداری سے بہت سے لوگ راستباز
ٹھہریں گے ۔ رومیوں ۵ : ۱۹ ہر ایک ایمان لانے والے کی راستبازی کے لئے
مسیح شریعت کا انجام ہے ۔ رومیوں ۱۰ : ۴ مسیح نے ہمیں شریعت کی لعنت سے
چھڑایا ۔ گلتیوں ۳ : ۱۳

(ج) میل کرانے سے کفارہ حاصل ہوتا ہے ۔ بائبل میں یہ بات صاف ظاہر کی جاتی
ہے گناہ کرنے کے سبب سے انسان خدا کا دشمن بن گیا ہے ۔ جب تک آدم
اور حوا باغ عدن میں بے عیب و بے گناہ رہے تب تک وہ خدا کے ساتھ چلتے
پھرتے اور گفتگو کرتے تھے لیکن جب انھوں نے گناہ کیا تو خدا کی آواز سن کر
بھاگنے لگے اور درختوں میں چھپ گئے انسان اس بدی حالت میں ہو کر بغیر وسیلے
خدا کے حضور ٹھہر نہیں سکتا ہے ۔ اس لئے یہ نہایت لازمی بات ہے کہ ایک میل کرانے
والا آئے جو خدا اور انسان کے درمیان میل ملاپ کرانے کے لئے کھڑا ہو مسیح اپنا خون
لے کر پاک مکان میں ایک بار داخل ہو گیا اور ابدی خلاصی کرائی عبرانیوں ۹ : ۱۲ خدا سے
اس کے بیٹے کی موت کے وسیلہ سے ہمارا میل ہو گیا ۔ رومیوں ۵ : ۱۰ باپ کو پسند آیا

مسیح کے خون کے سبب جو صلیب پر بہا صلح کر کے سب چیزوں کا اسی کے وسیلے سے
اپنے ساتھ میل کر لے خواہ وہ زمین کی ہوں ۔ خواہ وہ آسمان کی ہوں کلسیوں ۱ : ۲۰ ۔ ۲۱

۴ ۔ کفارے کی ضرورت ۔ خدا پاک و راستباز اور منصف ہو کر اپنی پاک ذات
صفات کا انکار نہیں کرتا ۔ گناہ کی سزا دینا لازمی بات تھی اس لئے کہ الٰہی قانون کا
نفاذ پورا ہو جائے ظاہر ہے کہ بغیر سزا کے قانون کسی کام کا نہیں ہے ۔ صداقت
اور عدالت اس کے تخت کی بنیاد ہیں ۔ زبور ۹۷ : ۲ خداوند کی شریعت کامل
ہے زبور ۱۹ : ۷ وہ قانون جس کی کوئی سزا مقرر نہ ہو لغو سو ناکارہ ہے ۔ قصور
کی سزا دینا لازمی بات ہے ۔ تاکہ انصاف اور حکومت قائم رہے اگر حاکم نافرمانوں کو
سزا نہ دیں ۔ تو کون اس کو مانے گا ؟ اگر قانون کی نافرمانی کرنے والوں کو کوئی سزا
نہ دی جائے تو وہ قانون کہلانے کے لائق نہیں ہے ۔ وہ شریعت جس کی کوئی سزا مقرر
نہ ہو سو بالکل بے کار ہے ۔ اگر سرکار قانون کے عدول کرنے والوں کو کچھ بھی تنبیہ نہ
دے تو کون اسے مانے گا ۔ بائبل میں آشکارہ کیا جاتا ہے کہ خدا اپنے قانون کو
ناچیز نہیں جانتا اور بدی کی نسبت سے بے پرواہی نہیں کرتا کیونکہ اس کی صفتیں
ایسی پاک ہیں ۔ کہ وہ اپنے پاک ذات کا انکار نہیں کر سکتا ہے وہ برائی سے نفرت
اور راستی کو پسند کرتا ہے ۔ اگر خدا بغیر کفارہ گنہگاروں پر رحم دکھائے تو لوگ
یہ خیال کریں گے ۔ خدا قصوروں کی بابت پروا نہیں کرتا ۔ اگر انسان ایسے خیال رکھے
تو وہ ضرور گناہ میں زیادہ پڑ جائیں گے ۔ اگر خدا اپنے قانون کی عزت کرتا ہے ۔ تو
قصورواروں کو سزا دیئے بغیر وہ کس کی عزت کیونکر ظاہر کر سکتا ہے ۔ ؟ الٰہی کلام
یہ ہے کہ جو کلام فرشتوں کی معرفت فرمایا گیا تھا جب وہ قائم رہا اور ہر قصور و نافرمانی
کا ٹھیک ٹھیک بدلہ ملا عبرانیوں ۲ : ۲ خدا کی طرف ایسی عجیب تدبیر نکالی گئی ہے
کہ یسوع مسیح ہماری خطاؤں کی سزا کو اپنے اوپر اٹھا کر ہمارا عوض ہوا خدا اپنی بڑی

محبت کے بغیر اپنے قانون کو عزت نہیں دے سکتا۔ اس لئے گنہگاروں کو معافی دینے
کے واسطے ایک خاص تدبیر نکالی یعنی مسیح کا کفارہ تاکہ نہ اس کے انصاف کا دعوے
باطل ٹھہرے اور نہ اس کی محبت ٹوٹے جیسے خدا اپنی پاکیزگی اور مرضی اور محبت کو
ویسے ہی اپنے انصاف کو پیار کرتا ہے کیونکہ ہر ایک قصور اور نافرمانی کے لئے سزا
مقرر ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ انتقام لینا اور سزا دینا میرا کام ہے استثنا ۳۲: ۳۵
ناراستوں کے لئے ایک بھسم کرنے والی آگ ہے۔ استثنا ۴: ۲۴ خدا کا تخت
ابد الآباد رہے گا۔ اس کی بادشاہت کا عصا راستی کا عصا ہے۔ اس نے راستبازی
سے محبت اور بدکاری سے عداوت رکھی عبرانیوں ۱: ۸-۹ خداوند غضب میں دھیما مگر
زور میں توانا ہے اور وہ گنہگاروں کو بے گناہ نہیں ٹھہرائے گا۔ ناحوم ۱: ۳
انسان کے فریب ہونے کے سبب سے خدا کی حکومت کی سب خوبیاں اب پوری
طرح سے ظاہر نہیں ہوئیں۔ لیکن یہ انسان کا قصور ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ خدا کی
بادشاہت پاک ہے۔ اور اگر ہم کسی طرح سے اس کی بادشاہت پر داغ لگائیں
تو اس داغ کو مٹانا پڑے گا۔ اس دنیا میں بھی ایسا ہے۔ کہ انصاف اور بادشاہت
کو قائم رکھنا اور انہیں ذلت و رسوائی سے بچانا اور خطاکاروں کو سزا دینا ضرور
ہے۔ اور اگر ایسا نہیں ہوتا تو کون قانون کو جانے گا؟ انسان گناہ کرنے ناپاک
اور بگڑا ہوا ہے۔ اس لئے قانون کا فتویٰ بموجب یہ ہوگا کہ جیسی کرنی ویسی بھرنی
اپنے گناہ کا پھل کھاؤ اور وہ قتل موت ہے۔ یہ ٹھیک ہے۔ اور یہ فتویٰ راست
ہے۔ اس بات کی بابت پطرس رسول نہایت صفائی کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ کہ
جب خدا نے گناہ کرنے والے فرشتوں کو نہ چھوڑا بلکہ جہنم میں بھیج کر تاریک غاروں
میں ڈال دیا تاکہ عدالت کے دن تک حراست میں رہیں اور نہ پہلی دنیا کو چھوڑا بلکہ
بے دین دنیا پر طوفان بھیج کر راستبازی کی منادی کرنے والے نوح کو مع اور سات

آدمیوں کے بچالیا اور سدوم اور عمورہ کے شہروں کو خاک سیاہ کر دیا اور انہیں
ہلاکت کی سزا دی۔ اور آئندہ زمانے کے بے دینوں کے لئے جائے عبرت بنا دیا
اور راستباز لوط کو جو بے دینوں کے ناپاک چال چلن سے دق تھا رہائی بخشی تو
خداوند دینداروں کو آزمائش سے نکال لینا اور بدکاروں کو عدالت کے دن
تک سزا میں رکھنا جانتا ہے۔ ۲ پطرس ۲: ۴-۹ خدا ٹھٹھوں میں نہیں اڑایا جاتا
ہے۔ کیونکہ آدمی جو کچھ بوتا ہے وہ کاٹے گا۔ گلتیوں ۶: ۷ اور آخر میں ایسا ہوگا۔
کہ گناہ کرنے والے جہنم کے بیچ اس آگ میں ڈالے جائیں گے جو کبھی بجھنے کی نہیں
مرقس ۹: ۴۴ جب اس نے اپنے بیٹے ہی کو دریغ نہ کیا۔ بلکہ ہم سب کی خاطر اسے
حوالے کر دیا۔ رومیوں ۸: ۳۲ اس لئے مسیح کو خدا کے انصاف کے دعوے کو پورا
کرنا پڑا۔ اور گناہ کی سزا کو اپنے اوپر اٹھانا پڑا۔ اس کی بابت پاک روح پولوس
رسول کی معرفت کہتا ہے کہ خدا نے مسیح کے خون کے باعث ایک ایسا کفارہ ٹھہرایا
جو ایمان لانے سے فائدہ مند ہو۔ کیونکہ جو گناہ پیشتر سے ہو چکے ہیں۔ اور جن سے
خدا نے تحمل کر کے طرح دی تھی اس کی راستبازی ظاہر ہو۔ ان کے بارے میں وہ
اپنی راستبازی ظاہر کرکے بلکہ اسی وقت اس کی راستبازی ظاہر ہو۔ تاکہ خود بھی عادل
رہے۔ اور جو یسوع پر ایمان لائے اس کو بھی راستباز ٹھہرانے والا ہو۔ رومیوں ۳: ۲۵
اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ الٰہی قانون کے تقاضے پورا کرنا ضرور ہے اگر اس کا
پورا کرنا بدلے یا معاوضے کے ذریعے سے ہے۔ تو وہ الٰہی اور انسانی راستی کے خلاف
نہیں ہے۔ بائیبل کی تعلیم یہ ہے۔ کہ مسیح کی موت کے ذریعے سے قانون کا تقاضہ
پورا ہوا۔ اور گناہ پر جو الٰہی فتویٰ تھا۔ وہ دور ہو گیا۔ اور خدا راضی ہو گیا۔ مسیح
نے انسان کے عوض میں دکھ برداشت کیا۔ اور خدا کی طرف سے اس کو گناہ کی
پوری سزا کی تکلیف ملی جو گناہوں کے لئے کفارہ ہوا۔ مسیح نے انسان کے عوض سزا

سزا برداشت کی اور اس کا کفارہ خدا کو منظور ہوا۔ کیونکہ مسیح نے انصاف کے
تقاضے کو بھی پورا کیا۔ پھر مسیح نے ناراستوں کے عوض ہو کر ان کی تکلیف کو گوارہ کیا
جو ان پر آنے والی تھی بائبل کی تعلیم یہ ہے۔ کہ گناہوں کی معافی کے لئے یہ ضرور تھا
کہ وہ دکھ اٹھائے لکھا ہے کہ مسیح انہیں تعلیم دینے لگا۔ کہ ضرور ہے کہ ابن آدم بہت
دکھ اٹھائے اور بزرگوں اور سردار کاہنوں اور فقیہ اسے رد کریں۔ اور وہ
قتل کیا جائے۔ اور تین دن کے بعد جی اٹھے مرقس ۸: ۳۱ مجھے آج اور کل
اور پرسوں اپنی راہ پر چلنا ضرور ہے لوقا ۱۳: ۳۳ مجھے ایک بپتسمہ لینا ہے۔
اور جب تک نہ ہو لے میں کیا تنگ رہوں گا۔ لوقا ۱۲: ۵۰ پہلے ضرور ہے۔
کہ وہ بہت دکھ اٹھائے اور اس زمانے کے لوگ اسے رد کریں۔ لوقا ۱۷: ۲۵
یہ جو اس کی نسبت لکھا ہے۔ اس کا پورا ہونا ضروری تھا۔ لوقا ۲۲: ۳۷
ضرور ہے۔ کہ ابن آدم گنہگاروں کے ہاتھ میں حوالے کیا جائے اور صلیب
دیا جائے اور تیسرے دن جی اٹھے لوقا ۲۴: ۷ کیا مسیح کو یہ دکھ اٹھا کر
اپنے جلال میں داخل ہونا ضرور نہ تھا؟ پھر موسیٰ سے اور سب نبیوں سے
شروع کر کے سارے نوشتوں میں جتنی باتیں اس کے حق میں لکھی ہوئی تھیں اُس
نے ان سب کو سمجھا دیا۔ لوقا ۲۴: ۲۶-۲۷ یہ وہ باتیں ہیں۔ جب میں تمہارے
ساتھ تھا تم سے کہی تھیں کہ ضرور ہے۔ کہ جو کچھ میری بابت موسیٰ کی توریت اور نبیوں
کے نوشتوں اور زبور میں لکھا ہے پورا ہو۔ تب ان کی آنکھوں کو کھول کر کتابوں
کو سمجھیں اور ان سے کہا کہ یہ لکھا ہے۔ اور یہ ضرور تھا کہ مسیح دکھ اٹھائے اور
تیسرے دن مُردوں میں سے جی اٹھے اور یروشلم سے لے کر ساری قوموں میں توبہ
اور گناہوں کی معافی کی منادی کی جائے۔ اور تم ان باتوں کے گواہ ہو لوقا
۲۴: ۴۴-۴۷ جس طرح موسیٰ نے سانپ کو بیابان میں بلندی پر چڑھایا اسی طرح

ضرور ہے۔ کہ ابن آدم بھی اونچے پر چڑھایا جائے تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک
نہ ہو۔ بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے یوحنا ۳: ۱۴-۱۵ جب تک گیہوں کا دانہ زمین میں گر کے
مر نہیں جاتا اکیلا رہتا ہے لیکن جب مرجاتا ہے۔ تو بہت سا پھل لاتا ہے یوحنا ۱۲: ۲۴
میں اگر زمین سے اونچے پر چڑھایا جاؤں گا تو سب کو اپنی طرف کھینچوں گا یوحنا ۱۲: ۳۲۔
جس نے مجھے بھیجا ہے۔ ہمیں اس کے کام دن ہی دن میں کرنا ضروری ہیں۔ وہ رات آنے
والی ہے جس میں کوئی شخص کام نہیں کر سکتا۔ یوحنا ۹: ۴ کیونکہ جس کے لئے سب چیزیں
ہیں۔ اور جس کے وسیلے سے سب چیزیں ہیں اس کو یہی مناسب تھا۔ کہ جب بہت سے
بیٹوں کو جلال میں داخل کرے تو ان کی نجات کے بانی کو دکھوں کے ذریعے سے کامل
کر دے عبرانیوں ۲: ۱۰

۵۔ **کفارے کی مثالیں**۔ کفارہ الٰہی کی مثال ملکی شریعت میں ملتی ہے۔ جب
کوئی شخص بدکاروں کے عوض میں اپنی جان دیتا ہے۔ یا آپ ہی شخصی مصیبت اٹھاتا
ہے۔ تاکہ ملکی شریعت کی بے عزتی نہ ہو۔ ذیل کی باتیں اس پر روشنی ڈالتی ہیں قدیم
تواریخ میں یہ بیان پایا جاتا ہے۔ کہ ملک لوکریا میں زلیوکس نام ایک بادشاہ
تھا۔ اس کے ملک میں زناکاری بہت پھیلی جاتی تھی اس گناہ کو روکنے کے لئے بادشاہ
نے یہ قانون جاری کیا۔ کہ اگر کوئی اس گناہ میں پکڑا جائے تو اس کی دونوں آنکھیں
پھوڑ ڈالی جائیں تاکہ وہ سب زنا کا ارادہ رکھنے والے عبرت پکڑیں۔ اس سخت سزا
کے ڈر کے مارے لوگوں کی حالت تھوڑے دن تک درست ہو گئی۔ لیکن کچھ عرصہ
کے بعد ایک آدمی اس گناہ میں پکڑا گیا۔ اور مجلس کے آگے اس کی نالش کی گئی جب
بادشاہ کو معلوم ہوا۔ کہ یہ شخص ان کا بیٹا اور گدی کا وارث ہے تب وہ گھبرانے لگے اور
کہا کہ اگر میرا بیٹا اندھا ہو جائے۔ تو وہ میرے بعد ملک کی حکومت نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر
قانون کے مطابق سزا نہ دی جائے۔ تو میرا انصاف کہاں رہا؟ کس طرح سے میں اپنے

بیٹے کو چھڑا سکتا ہوں؟ شریعت کے مطابق دونوں آنکھیں پھوڑی جائیں۔ میں ایک تدبیر کر سکتا ہوں۔ جس سے قانون کا دعویٰ پورا ہو۔ اور اپنے بیٹے کی زندگی بالکل برباد نہ ہو۔ میں اپنی ایک آنکھ پھڑوا ڈالوں۔ اور اس طرح بیٹے کی ایک آنکھ بچ جائیگی جب لوگوں نے دیکھا کہ بادشاہ اس گناہ سے ایسی نفرت رکھتا ہے۔ اور اپنے قانون کو اتنا بیش قیمت سمجھتا ہے۔ کہ وہ آپ ہی ایسی تکلیف اٹھاتا ہے۔ تب سب لوگ یہ خیال کرنے لگے۔ کہ زنا بڑا میلا کام ہے۔ کہ جیسے یہاں ہی پورے طور سے خدا کے کفارے کی تدبیر کی مثال پہلو دکھائی گئی۔ لیکن بہت باتوں میں موافقت نظر آتی ہے اس مقدمہ میں شریعت کے مطابق دو آنکھیں پھوڑی جانے کا فتویٰ اس پر دیا گیا۔ اگرچہ قانون کا توڑنے والا بادشاہ کا بیٹا تھا تاہم بادشاہ اپنے قانون کو توڑ نہیں سکتا تھا۔ یہ بات سمجھو۔ ہرگز ممکن نہیں کہ وہ شریعت جس کی کوئی سزا مقرر نہ ہو۔ سو بیکار ہے۔ اگر حاکم قصور واروں کو سزا نہ دے۔ تو کون اسے جانے گا۔ اگر کوئی حاکم ایسا پایا جائے جو اپنے قانون کو بھول جاتا ہے۔ لیکن یہ خدا کے لئے نا ممکن ہے۔ کہ وہ اپنی راست بازی کو بھول جائے۔ خدا جو حقیقی منصف ہے بے انصافی نہیں کر سکتا ہے۔ خدا کی پاک صفتیں ایسی ہیں۔ کہ وہ راستی کو پسند اور برائی سے نفرت کرتا ہے۔ وہ اپنی صفات کا انکار نہیں کر سکتا۔ بیان کرتے ہیں ایک خاندان میں دو بھائی تھے۔ بڑے بھائی کا چال چلن بہت درست تھا اور چھوٹے بھائی کا چال چلن یہاں تک خراب ہوا کہ وہ خونی ہو گیا۔ بڑا بھائی اس کو سکھاتا اور نصیحت کرتا۔ لیکن سب کچھ بالکل بے فائدہ تھا۔ ایک رات جب وہ اپنے گھر میں آیا تھا۔ اس کی پوشاک پر خون کے داغ اور نشان لگے تھے۔ جب بڑے بھائی نے خون کے نشان کو دیکھا تب اس کو معلوم ہوا کہ بھائی نے کیا کیا ہے۔ اس لئے اپنے بھائی سے کہا کہ تم جلدی سے اپنے کپڑے اتار دو۔ اور میرے کپڑوں کو

پہن لو۔ اور میں تمہارے کپڑے پہن لوں گا۔ تھوڑی دیر کے بعد پولیس آ گئی۔ اور جب اس نے دیکھا کہ بڑے بھائی کے کپڑوں پر خون کا داغ ہے۔ تب اس نے اس کو پکڑ لیا۔ اور مجلس کے آگے اس پر موت کا فتویٰ دیا گیا۔ قتل ہونے سے پیشتر اس نے اپنے چھوٹے بھائی کو ایک خط روانہ کیا۔ جس میں اس نے صفائی کے ساتھ اس کو بتلایا۔ کہ وہ اس کے ضامن ہو کر اس کے بدلے میں اپنی جان دیتے گا ہوں۔ یہ خط بڑے بھائی کے کہنے پر چھوٹے بھائی کو دیا گیا۔ یہ خط پڑھ کر وہ بے چین ہو گیا۔ اور حاکموں کے پاس جا کر ان کو اپنا پورا حال بتلانے لگا۔ لیکن حاکموں کا جواب نہایت صاف تھا۔ کہ شریعت کا تقاضا ہے کہ ایک جان کے عوض ایک جان دی جائے پورا ہوا۔ اسی طرح یسوع مسیح ہماری جگہ میں اور ضامن ہو کر مرا اس کی نسبت لکھا ہے۔ کہ جب وقت ہو گیا۔ تو خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا جو عورت سے پیدا ہوا اور شریعت کے ماتحت پیدا ہوا۔ تاکہ شریعت کے ماتحتوں کو مول لے کر چھڑا لے اور ہم کو لے پالک ہونے کا درجہ ملے گلتیوں ۴: ۴ - ۵ یہ تعلیم شروع سے رسولوں کے ذریعے سے کلیسیا میں دی گئی۔ پولوس کہتا ہے سب سے پہلے تم کو وہی بات پہنچا دی۔ جو مجھے پہنچی تھی۔ کہ مسیح کتاب مقدس کے بموجب ہمارے گناہوں کے لئے مؤا ۱ کرنتھیوں ۱۵: ۳ - پطرس رسول کہتا ہے۔ کہ یسوع آپ ہمارے گناہوں کو بدن پر لئے ہوئے صلیب پر چڑھ گیا۔ تاکہ ہم گناہوں کے اعتبار سے مر کر راستبازی کے اعتبار سے جئیں۔ اور اسی کے مار کھانے سے تم نے شفا پائی۔ یوحنا رسول کہتا ہے یسوع نے ذبح ہو کر اپنے خون سے ہر ایک قبیلے اور اہل زبان اور امت اور قوم میں سے خدا کے واسطے لوگوں کو خرید لیا۔

مکاشفہ ۵: ۹

۶ - کفارہ عالمگیر انتظام ہے۔

اس کی بابت یوحنا رسول فرماتے ہیں۔ کہ وہی ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے

اور نہ صرف ہمارے ہی گناہوں کا بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا بھی۔ ۱ یوحنا ۲:۲ ۲
خدا نے مسیح میں ہو کر اپنے ساتھ میل ملاپ کر لیا۔ اور ان کی تقصیروں کو ان
کے ذمہ نہ لگایا۔ اور اس نے میل ملاپ کا پیغام ہم کو سونپ دیا ہے۔ ۲ کرنتھیوں ۵:۱۹
خدا نے بیٹے کو دنیا میں اس لئے نہیں بھیجا کہ دنیا پر سزا کا حکم کرے بلکہ اس لئے کہ
دنیا اس کے وسیلے سے نجات پائے۔ جو اس پر ایمان لاتا ہے۔ اس پر سزا کا حکم
نہیں ہوتا۔ جو اس پر ایمان نہیں لاتا اس پر سزا کا حکم ہو چکا اس لئے کہ وہ خدا کے
اکلوتے بیٹے پر ایمان نہیں لایا۔ جو بیٹے پر ایمان لاتا ہے۔ ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے
لیکن جو بیٹے کی نہیں مانتا زندگی کو نہیں دیکھے گا بلکہ اس پر خدا کا غضب رہتا ہے۔
یوحنا ۳:۱۷-۱۸ و ۳۶ جیسا کہ ایک کے قصور کے سبب وہ فیصلہ ہوا جس کا نتیجہ
سب آدمیوں کی سزا کا حکم ہے۔ ویسے ہی راستبازی کے ایک کام کے وسیلے سے
سب آدمیوں کو وہ نعمت ملی جس سے راستباز ٹھہر کر زندگی پائیں۔ کیونکہ جس طرح ایک
شخص کی راستبازی سے بہت سے لوگ گنہگار ٹھہرے گئے۔ اسی طرح ایک ہی کی نافرمانی سے
بہت سے لوگ راستباز ٹھہریں گے۔ رومیوں ۵:۱۸-۱۹ اس سے ظاہر ہوتا ہے
کہ مسیح کے کفارے کے سبب سے آدم کے گناہ کے نتیجے یہاں تک مٹ گئے ہیں۔
کہ جب تک انسان کو مسیح نافرمانی سے رد نہیں کرے گا۔ مسیح کے کفارے کے
سبب سے وہ جو لڑکپن ہی میں مرتے ہیں سزا سے بچ جاتے ہیں۔ یوحنا ۱۸:۱۶ جو کوئی خداوند کا
نام لے گا نجات پائے گا۔ اعمال ۲:۲۱ خدا سب آدمیوں کو ہر جگہ حکم دیتا ہے کہ توبہ کریں۔
اعمال ۱۷:۳۰ جو کوئی چاہے آبِ حیات مفت لے۔ مکاشفہ ۲۲:۱۷ ہم جانتے ہیں کہ خدا چاہتا ہے
کہ سارے آدمی نجات پائیں اور سچائی کی پہچان تک پہنچیں ا تھمتھیس ۲:۴ وہ کسی کی ہلاکت نہیں
چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ ہر ایک کی توبہ تک نوبت پہنچے ۲ پطرس ۳:۹ خداوند یہواہ فرماتا ہے کہ
کہ مجھے اپنی حیات کی قسم کہ شریر کے مرنے سے مجھے کچھ خوشی نہیں بلکہ اس میں ہے کہ

شریر اپنی راہ سے باز آئے اور جیئے باز آؤ تم اپنی بری راہوں سے باز آؤ ورنہ تم
مرو گے۔

خدا کا برہ دنیا کا گناہ اٹھا لے جاتا ہے

یوحنا ۱:۲۹ تم تمام دنیا میں جا کر ساری خلق کے سامنے انجیل کی منادی کرو جو ایمان
لائے اور بپتسمہ لے وہ نجات پائے گا۔ اور جو ایمان نہ لائے وہ محروم ٹھہرایا جائے گا۔
مرقس ۱۶:۱۵-۱۶ ہر ایک آدمی کیلئے موت کا مزہ چکھتا ہے۔ عبرانیوں ۲:۹ ۲
پطرس ۲:۱ اگرچہ کفارہ سبھوں کے لئے ہے تو بھی سب لوگ نافرمانی کے سبب سے
رہائی نہیں پا سکتے ہیں فقط ایمان لانے والے رہائی پا سکتے ہیں وہ سب آدمیوں کا منجی ہے
خاص کر ایمانداروں کا۔ تمتھیس ۴:۱۰ اچھا چرواہا بھیڑوں کے لئے اپنی جان
دیتا ہے ان سب کو وہ ہمیشہ کی زندگی دے یوحنا ۱۰:۱۱ جب ان کے لئے درخواست
کرتا ہوں میں دنیا کے لئے درخواست نہیں کرتا بلکہ ان کے لئے جنہیں تو نے مجھ کو دیا ہے
کیونکہ وہ تیرے ہیں یوحنا ۱۷:۹ میں ان کی خاطر اپنے آپ کو مقدس کرتا ہوں تاکہ وہ
بھی سچائی کے وسیلے سے مقدس ہوں یوحنا ۱۷:۱۹ میں چاہتا ہوں جنہیں تو نے
مجھے دیا ہے جہاں کہیں ہوں وہاں وہ بھی میرے ساتھ ہوں۔

(۷) کفارے کا نتیجہ۔ بائبل کی تعلیم کے بموجب کفارے کے وسیلے سے خدا
اور انسان کے درمیان میل ملاپ ہو گیا۔ رومیوں ۵:۱۱ اس واسطے خدا بغیر راستی
ہوئے گناہوں کی معافی بخش سکتا ہے۔ یعنی مسیح کے کفارے کے الہٰی انتظام کے ذریعے
سے انسان کو راستباز ٹھہراتے ہیں۔ کفارے سے الہٰی شریعت اور انتظام کا تقاضا
پورا ہوا۔ اور خدا راضی ہو گیا۔ تقاضے کا مطلب ہے۔ قصوروار کو سزا دی جائے لیکن مسیح
نے اپنے کفارے کے ذریعے سے ہم کو اس سزا سے رہا کیا۔ اس کے خون کے ذریعے سے
قصوروں کی معافی اس کے اس فضل کی دولت کے موافق حاصل ہے۔ افسیوں ۱:۷ تم
جو پہلے دور کے تھے اب مسیح یسوع میں مسیح کے خون کے سبب سے اب نزدیک ہو گئے

افسیوں ۲: ۱۳ جب ہم اس کے خون کے باعث اب راستباز ٹھہرے تو اس کے وسیلے سے غضب الٰہی سے ضرور ہی بچیں گے۔ رومیوں ۵: ۹۔ اس کے وسیلے سے ہم دونوں کی ایک ہی روح کے باپ کے پاس رسائی ہوتی ہے۔ افسیوں ۲: ۱۸ اور اس کے خون کے سبب جو صلیب پر بہا صلح کر کے سب چیزوں کو اسی کے وسیلے سے اپنے ساتھ میل کرے خواہ وہ زمین کی ہوں خواہ آسمان کی۔ کلسیوں ۱: ۲۰ خدا کے بیٹے یسوع کا خون ہم کو تمام گناہوں سے پاک کرتا ہے۔ یوحنا ۱: ۷۔ یہ ایک عجیب بیان ہے کہ گنہگار انسان کو مسیح کی موت کے سبب سے نجات حاصل ہو سکتی ہے۔ اسی کفارے کے سبب سے ایمان لانے والے خدا کے سامنے مقبول نظر ہوتے ہیں۔ چونکہ ہمیں یسوع کے خون کے سبب سے اس نئی اور زندہ راہ سے پاک مکان میں داخل ہونے کی دلیری ہے۔ تو آؤ ہم سچے دل اور پورے ایمان کے ساتھ اور دل کے الزام کو دور کرنے کے لئے دلوں پر چھینٹے لے کر اور بدن کو صاف پانی سے دھلوا کر خدا کے پاس چلیں۔ عبرانیوں ۱۰: ۱۹-۲۲۔ یسوع کی قربانی اور کفارے کے سبب سے انسان کا بچنا ممکن ہے۔

جب گناہ انسان کے درمیان پہنچا تو یسوع مسیح کے کفارے کے بغیر خدا کو کوئی راہ نظر نہیں آئی جس سے وہ دور ہو اور آدمیوں کو خلصی حاصل ہو۔ انسان کی طرف سے مسیح ایلچی ہو کر پورے طور سے خدا کی مقبول نظر ہے اور اس کی قربانی بھی مقبول کی گئی۔ کفارے کا جلال اسی بات سے ظاہر ہے کہ خدا راست ہو کر ایسی شرط پر گناہ کو معاف کر سکتا ہے۔ اور انہیں جو توبہ کر کے ایمان لائیں۔ ہمیشہ کی زندگی دے سکتا ہے۔ ۲-۲۶-۳۔ یسوع کی صلیبی موت کے ذریعے سے خدا کے انصاف کا دعویٰ جس کا اوپر ذکر ہو چکا پورا ہوا۔ رومیوں ۳-۲۴۔ اب گناہوں کی معافی ہو سکتی ہے جو کام شریعت جسم کے سبب کمزور ہو کر نہ کر سکی وہ خدا نے کیا۔ یعنی اس نے اپنے بیٹے کو گناہ آلودہ جسم کی صورت میں گناہ کے سبب قربان ہونے کے لئے بھیج کر گناہ پر جسم میں سزا کا حکم دیا۔ رومیوں ۸: ۳

اس لئے کہ گناہ تم پر حکومت نہیں کرنے پائے گا۔ کیونکہ تم شریعت کے ماتحت نہیں بلکہ فضل کے ماتحت ہو۔ رومیوں ۶: ۱۴۔ مسیح کے کفارے کے سبب سے انسان کی نجات پانا ممکن ہے۔ یہ کفارہ سبھوں کے لئے کافی ہے۔ لیکن صرف وہ جو شرطوں کو پورا کرتے ہیں نجات پاتے ہیں۔

۸۔ کفارہ کی بابت مختلف رائیں

بعض لوگوں کی رائے یہ ہے کہ کفارہ خدا کی محبت کا اظہار ہے جس سے انسان کا دل الٰہی الفت سے چھیدا جاتا ہے۔ تاکہ وہ توبہ کر کے خدا کا فرمانبردار ہو جائے۔ اس رائے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ قانون کے مطابق کوئی دام اور معاوضہ کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ بغیر قربانی کے خدا گناہ معاف کر سکتا ہے۔ اگر یہ رائے حق مطلق ہے تو مسیح صرف ایک شہید تھا جس کے عجیب نمونے اور گفتار سے رفتار سے انسان کا دل بدل جاتا ہے۔ پیشتر ہم مسیح کی قربانی کی بابت ایسا بیان کر چکے ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ رائے درست نہیں۔ (۲) پھر بعض لوگوں کی رائے یہ ہے کہ کفارہ ایک قسم کا کاروبار یا قرض ادا کرنے کی مانند ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ شریعت کی پابندی ایک فرض ہے جس کے نہ ماننے سے گنہگار ایک قسم کے قرض کے بوجھ کے نیچے آ جاتے ہیں۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ مسیح کے دکھ اور موت کے ذریعے سے گناہوں کا بوجھ جو انسان کے اوپر تھا سب مسیح کے دکھ اور موت سے دور ہو گیا۔ یعنی جتنا قرض انسان پر تھا اتنی ہی تکلیف یسوع مسیح نے گوارہ کی۔ اس خیال کے سبب سے یہ تعلیم پھیل گئی کہ انسان بغیر کوئی شخص نجات پا سکتا ہے۔ کیونکہ وہ مسیح کے کفارے کے باعث اپنے گناہ سے آزاد کیا ثابت ہوتا ہے کہ۔ یہ رائے بھی بائبل کے خلاف ہے۔ بائبل کی تعلیم یہ ہے کہ نجات پانے کے لئے انسان کو توبہ کرنا اور مسیح پر ایمان لانا بالکل ضرور ہے۔

(۳) بعض لوگ کہتے ہیں کہ انسان کو میل ملاپ کرنے کی ضرورت ہے۔ نہ کہ خدا کو۔

یہ تعلیم بتلاتی ہے کہ گناہ کی ہلاکت یہ ہے۔ کہ انسان اور خدا کو جدا کر دیتی ہے۔
میل ملاپ کا ایک ہی طریقہ یہ ہے کہ انسان کی اخلاقی حالت اور بہتر بن جائے۔ یہ انسان
کی اپنی مرضی سے توبہ درست کرنے کے وسیلے سے ہو سکتا ہے۔ جس طرح وہ یہ سکھتے
ہیں کہ خداوند یسوع مسیح کی موت فقط ایک عالی شان شہید کی موت ہے اور وہ اس کا نمونہ
ہے۔ ہماری عقلی ترقی پر اس کے حق اور فرض کی وفاداری کے انسانی نمونوں کا فرد اثر
ہے۔ بائبل کا وہ حصہ جو تعلیم کی تصدیق کرتا ہے۔ مسیح نے تمہارے لئے دکھ اٹھا کے اور
ایک نمونہ دے کر اس کے نقش قدم پر چلیں اس خیال کے اعتراضات میں ہم یہ بتلاتے
ہیں کہ یہ تعلیم انکار کرتی ہے کہ بائبل کی تعلیم یہ ہے کہ خدا پاک ہو کر گناہ کی سزا دیتا
ہے۔ اور کہ خدا کی طرف سے اس سزا کو عوض ہو کر بھگتنا لازم تھا۔ کہ قصوروار کو رحم
دکھانا ممکن ہو سکے۔ کلام یہ نہیں سکھاتا کہ کفارے کا خاص کام انسان عقلی ترقی کرنا ہے
یہ خدا ہے جس کے لئے نذریں گزرانی جاتی ہیں اور اس کا کام الٰہی پاکیزگی کو راضی کرنا
اور الٰہی جلال میں سے قصوروار کو رحم دکھانے کی رکاوٹ کو دور کرتا ہے۔ بائبل کی تعلیم
ہے کہ انسان کی نیکی اور خوشی کے باہر تھی کہ مسیح کو دکھ اٹھانا پڑا۔

یہ تعلیم مسیح کی تعلیم کی تعلیم موت اور دکھ کا بیان ٹھیک سے نہیں کرتی ہے۔ اگر ہم کہیں
کہ مسیح کی مصیبت صرف شہیدوں کی مقتولوں کی مانند تھی۔ اور مسیح فقط سچائی کے لئے مارا
گیا تب گتسمنی باغ کے غم اور صلیبی موت کے دکھ اور یہ کہ بیٹا باپ سے ترک کیا گیا بے
مطلب ہو جائیں گے۔ اگر مسیح کا دکھ ہمارے کفارے کے لئے نہیں تھا تو وہ ہمیں ایک
کامل نمونہ نہیں دیتا۔ اور نہ خدا کی محبت کا اظہار ہمیں ملتا ہے۔ بہت سے لوگ یسوع
مسیح کے اخلاقی دکھ پر زیادہ زور دیتے ہیں۔ لیکن اس کے روحانی حالت پر نگاہ بھی
نہیں اٹھاتے اگر مسیح فقط ایک شہید تھا تو وہ ایک کامل نمونہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بہت
سے شہیدوں نے موت میں اس سے بھی زیادہ ہمت دکھائی ہے۔ اور اپنے آخری تکلیف

میں یہ کہہ سکے کہ یہ آگ جو مجھے جلا رہی ہے۔ کچھ نہیں ہے۔ موت کے خیال سے
یسوع مسیح اور پولوس میں مقابلہ کرو۔ جی چاہتا ہے کہ کوچ کروں فلپیوں ۱: ۲۳
یسوع مسیح درد سے باہر گیا میری جان نہایت غمگین ہے۔ میں کیا کہوں باپ مجھے
اس گھڑی سے بچا یوحنا ۱۲: ۲۷ گتسمنی کا ذہنی رنج صفائی سے ظاہر کرتا ہے
کہ مسیح کے دکھ فقط اخلاقی دکھ نہیں تھے۔ ثابت ہوتا ہے کہ مسیح کے نمونے کے
اثر کا ذکر بائبل میں کیا نہیں گیا اور نہ ہی مسیحی تجربہ میں پایا جاتا ہے۔ جو اس کی
موت کا خاص نتیجہ ہے۔ صلیب میں یہ قوت ہے کہ انسان کو پاکیزگی کی طرف لے
جائے جو فقط ان گناہوں کے بدلے میں کافی ہے۔ کلام کی بہت سی آیتیں مسیح کو بطور
ایک نمونہ پیش کرتی ہیں۔ اس کے کفارے کے کاموں کا بیان ملتا ہے۔ کلام کا وہی
خاص حصہ جس پر یہ تعلیم مبنی ہے۔ جب آیت کو آیت سے ملا کر پڑھتے ہیں تو یہ ثابت
کرتا ہے کہ یہ تعلیم بالکل غلط ہے۔ ۱ پطرس ۲: ۲۱ مسیح بھی تمہارے واسطے دکھ
اٹھا کر تمہیں ایک نمونہ دے گیا ہے کہ اس کے نقش قدم پر چلو۔ اس کے بعد ہی ۲۴
آیت میں لکھا ہے کہ وہ آپ ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر لئے ہوئے صلیب
پر چڑھ گیا تاکہ ہم گناہوں کے اعتبار سے مر کر راستبازی کے اعتبار سے جئیں
اور اسی کے مار کھانے سے تم نے شفا پائی یہ آخری حصہ ٹھیک یسعیاہ ۵۳: ۵
سے لیا گیا ہے۔

یہ تعلیم نئے عہد نامے کو پورے مطلب کے برعکس ہے۔ جبکہ یسوع مسیح زندگی نہ
کہ اس کی موت کو اس کے کام کی خاص اور ضروری بات بتلاتی ہے۔ ایسی تعلیم جو
یسوع کو فقط ایک نمونہ ظاہر کرتی ہے ثابت کر نہیں سکتی کہ وہ ہماری
نجات کا سرچشمہ ہے۔

(د) بعض کہتے ہیں کہ الٰہی ذات کا کوئی سبب نہیں کہ یسوع مسیح نے انسان

کے بدلے اپنے تئیں خدا کے آگے نذر کیا لیکن یہ محبت خدا کی محبت کا اظہار ہے جس
میں اس نے اپنی مخلوقات کے گناہوں میں اور ان کے ساتھ دکھ اٹھایا۔ مسیح کا کفارہ دیا
اس کی موت اس کی اس فانی شکل میں ظاہر ہونے کا ایک قدرتی نتیجہ ہے۔ اور یہ
تکلیف انسان کی سزا کے بدلے میں نہیں تھی۔ لیکن جو دکھ اور مصیبت زندہ انسان
پر آتی ہیں۔ وہ اس پر آئے اس مدت میں اثر ہے۔ جو الٰہی انصاف کو پورا نہیں کرتا
ہے۔ لیکن یہ الٰہی محبت کو اس طرح ظاہر کرتا ہے کہ انسان کے دل معلوم ہو جاتے
ہیں۔ وہ توبہ کرنے کے لئے میل ہو جاتے ہیں۔ اس خیال کے اعتراضات ہم یہ
جتاتے ہیں کہ یہ تعلیم مسیح کے دکھوں کی کوئی خاص وجہ نہیں بتلاتی ہے۔ یہ تعلیم
بیان کرتی ہے۔ کہ مسیح کو انسان ہونے کی وجہ سے انسان کے گناہ اور دکھ درد
کو اٹھانا پڑا لیکن دنیا کے قانون کی بابت کچھ نہیں بتاتی کہ گناہ کا نتیجہ دکھ سہنا
کیوں ہوتا ہے نہ کہ فقط ایک گنہگار کے بلکہ ایک بے گناہ شخص کو جو گناہ
کے درمیان آتا ہے۔ خدا کی پاکیزگی جو ان باتوں میں ظاہر ہوتی ہے۔ اور جیسے
اس کفارہ کی ضرورت ہے۔ بالکل رد کی جاتی ہے۔

اس کے علاوہ یہ تعلیم پاک کلام کی صاف تعلیم کے خلاف ہے۔ پاک کلام سکھاتا
ہے کہ نہ صرف الٰہی محبت کو ظاہر کرنے کے لئے کفارہ کی ضرورت ہے۔ لیکن
اس کے انصاف کو پورا کرنے کے لئے بھی تھا۔ مسیح کے دکھ درد ہماری سزا کے
بدلے میں ہیں۔ نہ کہ انسان کو اس کے اخلاقی زندگی کے اثر کے دکھوں کو بچانے
کے لئے مسیح کے کفارہ کے وسیلے اس کی ضمیر سے میل ملاپ کرنے کی ضرورت پہلے
ہے۔ بائبل سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کفارہ ایک قربانی ہے جو خدا کو گزرانی جاتی ہے
نہ کہ گنہگار کو۔

۹:۔ کفارے کی تعلیم کے خلاف اعتراضات

(۹) ایک عام اعتراض یہ ہے۔ کہ کیونکہ یہ ممکن ہے۔ کہ بے گناہ گنہگار کے بدلے میں
سزا پا سکتا ہے؟ (جواب) اگر ہم بائبل کی روشنی میں اس اعتراض کی بابت خیال
کرتے ہیں۔ تو یہ اعتراض فوراً اور صفائی کے ساتھ رفع ہو جاتا ہے۔ یسوع مسیح
نے اپنی بابت یہ کہا کہ کیا ضروری نہ تھا کہ مسیح یہ دکھ اٹھائے؟ دیکھنا چاہئے کہ
یسوع مسیح کو یہ سزا ظلم سے نہیں دی گئی بلکہ اس نے اپنی خوشی سے اس کو منظور
کیا۔ ذیل کے حوالوں سے نہ صرف ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ اعتراض درست نہیں بلکہ
یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ کفارہ کی تعلیم حق ٹھہرتی ہے کہ مسیح نے بھی یعنی راست
باز نے ناراستوں کے گناہوں کے باعث ایک بار دکھ اٹھایا۔ ۱-پطرس ۳: ۱۸
جو گناہ سے واقف نہ تھا۔ اس کو اس نے ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا۔ تاکہ ہم اس
میں ہو کر خدا کی راستبازی ہو جائیں۔ ۲-کرنتھیوں ۵: ۲۱۔ جس نے اس خوشی کے
لئے جو اس کے سامنے تھی۔ شرمندگی کو ناچیز جان کے صلیب کو سہا۔ عبرانیوں ۱۲: ۲
ضرور تھا۔ کہ مسیح دکھ اٹھائے لوقا ۲۴: ۲۶۔ ۴۶ جس نے ہمارے گناہوں کے بدلے
میں اپنے تئیں دیا۔ گلتیوں ۱: ۴۔ ہم نے اس سے محبت کو جانا کہ اس نے ہمارے
واسطے اپنی جان دے دی۔ ۱ یوحنا ۳: ۱۶ مسیح نے بھی ہم سے محبت کی اور
خوشبو کے لئے ہمارے عوض میں اپنے تئیں خدا کے آگے نذر اور قربان کیا۔ افسیوں ۵: ۲
اس نے اپنے آپ کو پست کیا اور مرنے تک بلکہ صلیبی موت تک فرمانبردار رہا۔
فلپیوں ۲: ۸ جس نے اپنے تئیں سب کے کفارہ میں دیا۔ ۱-تیمتھیس ۲: ۶۔ اس نے
اپنے تئیں گزرانا۔ عبرانیوں ۷: ۲۷۔ ابن آدم بھی اس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے۔
بلکہ خدمت کرے اور اپنی جان فدیہ کے لئے دے۔ متی ۲۰: ۲۸۔ اچھا گڈریا بھیڑوں
کے لئے اپنی جان دیتا ہے۔ یوحنا ۱۰: ۱۱ باپ مجھ سے اس لئے محبت رکھتا ہے کہ

میں اپنی جان دیتا ہوں تاکہ اسے پھر لے لوں۔ یوحنا ۱۰: ۱۷۔ ان حوالوں میں
کوئی ثبوت نہیں کہ یسوع مسیح کو یہ سزا ظلم سے دی گئی۔ بلکہ ثابت ہوتا ہے کہ
اس نے اپنی خوشی اور مرضی سے موت کو گوارا کیا۔ نہ صرف الٰہی قانون کے مطابق
بے گناہ گنہگاروں کے لئے دکھ گوارہ کر سکتا ہے۔ بلکہ زندگی کے روزوں میں اکثر
دیکھا جاتا ہے۔ کہ بے گناہ قصورواروں کے لئے دکھ گوارہ کرتے ہیں۔

(ب) بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ اگر کفارہ کا یہ خیال ٹھیک ہے۔ کہ قصوروار کا قصور
ایک بے گناہ شخص پر لگایا جا سکتا ہے۔ تو یہ بڑی بے انصافی کی بات ہے۔

(جواب) اس اعتراض میں یہ کہنا کافی ہے کہ یہ بات انسانی انصاف اور گناہ کے
مطابق ہے۔ انسان کے درمیان اکثر دیکھا جاتا ہے۔ کہ ایک شخص دوسرے کا
ضامن ہو کر اس کی جگہ لیتا ہے۔ ملکی قانون بھی اسی امر کو منظور کرتا ہے۔ جب
بائبل ہم کو بتلاتی ہے۔ کہ خدا نے یسوع کو جو گناہ سے واقف نہ تھا۔ ہمارے
بدلے گناہ ٹھہرایا۔ ۲۔ کرنتھیوں ۵: ۲۱ تو یہ مطلب نکلتا ہے۔ کہ مسیح ہمارا
ضامن ہوا۔ شریعت اور انصاف کو پورا کرتے بدلہ دینا الٰہی اور انسانی قانون کے
خلاف نہیں بائبل میں معاوضے کے حالات پائے جاتے ہیں۔ یہ خیال کفارہ کی
تعلیم کی بنیاد ہے۔ مسیح نے انسان کا بدلہ ہو کر ان کے گناہ اپنے اوپر اٹھا لئے۔
اور ان کی خاطر سزا گوارہ کی۔ وہ خدا کا برہ ہے جو دنیا کے گناہ اٹھا لے جاتا
ہے۔ یوحنا ۱: ۲۹ مسیح نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا اور وہ
ہمارے بدلے میں لعنتی ہوا۔ گلتیوں ۳: ۱۳ ہم یہ سمجھیں کہ جب ایک سب کے
واسطے موا تو سب مر گئے ۲۔ کرنتھیوں ۵: ۱۴۔ ان حوالوں اور اس قسم کے
دوسرے حوالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ یسوع مسیح انسان کا بدلہ بن گیا اگر یہ اعتراض
حق ٹھہرے جو مسیح کے کفارے کے خلاف پیش کیا جاتا ہے۔ تو ملکی قانون

میں پایا جاتا ہے۔ وہی مسیح کے کفارے میں بھی پایا جاتا ہے۔

(ج) یہ اعتراض بھی پیش کیا جاتا ہے۔ کہ اگر یہ رائے درست ہے کہ بغیر الٰہی
قانون کے تقاضے کو پورا کرنے سے خدا گنہگاروں پر رحم نہیں کر سکتا ہے۔ خدا
ایک رحیم اور محبت کرنے والا باپ نہیں۔ کیونکہ خدا جس کی محبت بے پروا ہے
اپنے فرزندوں سے ایسا سلوک نہیں کر سکتا۔

(جواب) اگرچہ اس اعتراض کا ٹھیک جواب ترتیب کے ساتھ اس باب میں
یعنی کفارہ کی ضرورت میں دیا گیا ہے۔ تاہم اس اعتراض کے جواب میں یہ
کہنا کافی ہے کہ بائبل میں شریعت اور انصاف کا ذکر کثرت سے پایا جاتا ہے۔
صاف ظاہر ہے۔ کہ کفارہ کی تعلیم میں تو ایک قسم کے قانونی انصاف کا ذکر
ہے۔ جو عدالت کے معاوضے کے طور پر ہے۔ اور جس کے تقاضے کو پورا کرنا قانونی
بات ہے۔

(د) ایک اور کام اور بے بنیاد اعتراض کفارے کے خلاف یہ ہے۔ کہ اخلاق کے
طور پر یہ امر نا ممکن ہے۔ ایک قصوروار شخص ہو اور اس کا قصور بے گناہ شخص
پر ڈالا جائے۔

(جواب) بیان ہو چکا کہ بائبل کی صاف تعلیم یہ ہے کہ کفارے میں معاوضہ کا خیال
پایا جاتا ہے۔ عوضی کو قصوروار کی جگہ گناہ کی پوری سزا کی تکلیف گوارہ کرنی چاہیے۔
اگرچہ یسوع مسیح نے فی الحقیقت انسان کے گناہوں کے سزا کی تکلیف برداشت
کی تاہم وہ خود حقیقی گنہگار نہیں ٹھہرتا۔ یسوع مسیح نے انسان کا عوضی ہونے کے
سبب سے اس کی سزا کی تکلیف گوارہ کی کیونکہ عوضی کو ان شخصوں کی جن کا
وہ عوضی ٹھہرا سب باتوں کو گوارہ کرنا ہے۔ مسیح نے ایک بار سبھوں کے
گناہوں کا بوجھ اٹھایا۔ عبرانیوں ۹: ۲۸۔ یسعیاہ ۵۳: ۴-۸۔ گلتیوں ۳: ۱۳۔

مسیح نے انصاف کے تقاضے کو پورا کیا اس لئے اس کا کفارہ خدا کو مقبول ہوا۔

(ح) پھر کفارے کے خلاف یہ اعتراض بھی کیا جاتا ہے کہ اس امر میں نا میل ہے کیونکہ سزا اور معافی دونوں کا ذکر پایا جاتا ہے۔

(جواب) اگر ہم اس امر پر غور کے ساتھ لحاظ کریں تو ہم کو معلوم ہوگا کہ کفارہ اور معافی آپس میں ناقض نہیں ہیں۔ جب توبہ کی شرط پوری ہو جاتی ہے تو انسان معافی حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن بغیر توبہ کے معافی نہیں دی جاتی۔ کلام صاف ہے بلکہ اس کے فضل کے سبب اس مخلصی کے وسیلے سے جو مسیح یسوع میں ہے۔ مفت راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں۔ اسے خدا نے اس کے خون کے باعث ایک ایسا کفارہ جو ایمان لانے سے فائدہ مند ہو۔ رومیوں ۳: ۲۴، ۲۵۔ ہم کو اس کے خون کے وسیلے سے مخلصی یعنی قصوروں کی معافی اس کے اس فضل کی دولت کے موافق حاصل ہوتی

(ب) مسیح کا درمیانی ہونا۔ خداوند یسوع مسیح کاہن سردار ہو کر انسان کے واسطے سفارش کرتا ہے۔ بیان ہو چکا کہ یسوع کی کہانت لازوال ہے۔ اس لئے قربانی پر چڑھانے سے اس کا کام ختم نہ ہوا بلکہ وہ انسان کی شفاعت کے لئے ہمیشہ زندہ ہے۔ عبرانیوں ۷: ۲۵ مسیح آسمان ہی میں داخل ہوا تاکہ اب خدا کے روبرو ہماری خاطر حاضر ہو۔ عبرانیوں ۹: ۲۴ باپ کے پاس ہمارا ایک مددگار موجود ہے یعنی یسوع مسیح ۱ یوحنا ۲: ۱ رومیوں ۸: ۳۴ یسعیاہ ۵۳: ۱۲۔ متی ۱۸: ۱۹، ۲۰ لوقا ۲۲: ۳۱، ۳۲۔ یوحنا ۱۴: ۱۶۔ ۱۷: ۹۔ اعمال ۲: ۳۳۔ افسیوں ۲: ۱۸۔ ۳۷: ۱۲۔ عبرانیوں ۲: ۱۷: ۱۸۔ ۴: ۱۴، ۱۵۔ ۱۶۔ ۱ پطرس ۲: ۵۔ ان کے علاوہ جتنے کام کاہن پر فرض ہیں۔ یسوع مسیح نے اپنے لوگوں کے واسطے کئے۔ نہ کبھی کسی نبی کو ایسا اونچا مرتبہ اور کام بخشا گیا۔ اور نہ ایسے عجیب طور پر کبھی کسی نے اپنے کام کو انجام دیا۔

(۱) پرانے عہدنامے کا درمیانی۔ بائبل پڑھنے سے ہمیں پتہ لگتا ہے پرانے عہدنامے کے وقت خدا نبی اسرائیل سے بات کرتا تھا۔ تب اس نے کسی وسیلے سے بات کی۔ جب خدا نے کوہ سینا پر نبی اسرائیل کو شریعت دی تب اسرائیل ڈر کے مارے دور جا کھڑے ہوئے۔ انہوں نے موسیٰ سے کہا کہ تو ہی ہم سے بول ہم سنیں گے لیکن خدا ہم سے نہ بولے کہیں ہم مر نہ جائیں۔ خروج ۲۰: ۱۸ نبی اسرائیل کا درمیانی موسیٰ خدا اور لوگوں کے بیچ میں کھڑا ہوتا تھا۔ اس کی نسبت پولوس رسول کہتے ہیں کہ خدا نے شریعت ایک درمیانی (موسیٰ) کی معرفت مقرر کی گلتیوں ۳: ۱۹ معلوم ہوتا ہے کہ پرانے عہدنامے کے زمانے میں کاہن اور نبی لوگ نبی اسرائیل اور خدا کے بیچ میں کھڑے ہو کر لوگوں کے لئے بولتے اور ان کی سفارش کرتے۔ وہ شفیع تھے اس لئے ان کے لئے ضرور تھا کہ ہر روز پہلے اپنے گناہوں اور پھر لوگوں کے گناہوں کے واسطے قربانیاں چڑھائیں۔

۲۔ نئے عہدنامے کا درمیانی

ہم ایوب کی مانند کہہ نہیں سکتے کہ ہمارے درمیان کوئی ثالث نہیں۔ جو ہم دونوں پر اپنا ہاتھ رکھے۔ ایوب ۹: ۲۳ کیونکہ خدا اور انسان کے بیچ میں ایک درمیانی ہے۔ یعنی مسیح یسوع خداوند یسوع مسیح نئے عہد کا درمیانی ٹھہرا۔ جو بہتر وعدوں کی بنیاد پر قائم کیا گیا ہے۔ عبرانیوں ۸: ۶ وہ نئے عہد کا درمیانی ہے۔ عبرانیوں ۹: ۱۵۔ نئے عہد کے درمیانی یسوع عبرانیوں ۱۲: ۲۴ ہمارا درمیانی یعنی خداوند یسوع مسیح پورے طور پر ہمارے لئے بول سکتا اور ہماری سفارش کرتا ہے۔ لیکن اس نے خدا کے انصاف کے دعوے کو بھی پورا کیا اور ہمارے گناہ کی سزا کو اپنے اوپر اٹھایا۔ خدا اور انسان کے بیچ میں مسیح اکیلا شفیع ہے۔ اس کے سوا کوئی دوسرا نہیں پایا جاتا ہے جس میں درمیانی کی شفاعت ایسی اچھی طرح سے پائی جاتی ہوں کوئی دوسرا انسان کو خدا کے

پاس نہیں پہنچ سکتا۔ نہ اس دشمنی کی دیوار کو جو بیچ میں اٹھائی گئی ہے گرا سکتا ہے۔ مسیح نے کہا کہ راہ حق اور زندگی میں ہوں کوئی میرے بغیر باپ کے پاس نہیں آ سکتا یوحنا ۱۴ : ۶ خدا ایک ہے اور خدا اور آدمیوں کے بیچ میں ایک ہی آدمی درمیانی ہے۔ اور یسوع مسیح ہے

ا تیمتھیس ۲ : ۵ مسیح کی موت کے وسیلے سے خدا سے ہمارا میل ہو گیا اور اب ہمارا خدا کے ساتھ میل ہو گیا رومیوں ۵ : ۱۰-۱۱۔ خدا نے مسیح کے وسیلے سے اپنے ساتھ میل ملاپ کر لیا۔ اور میل ملاپ کی خدمت ہمارے سپرد کی۔ ۲۔ کرنتھیوں ۵ : ۱۸۔ خدا نے مسیح میں ہو کر اپنے ساتھ دنیا کا میل ملاپ کر لیا۔ ۲ کرنتھیوں ۵ : ۱۹۔ ہمیں مسیح کے وسیلے سے ایک ہی روح میں خدا کے پاس رسائی ہوتی ہے۔ افسیوں ۲ : ۱۸۔ کیونکہ باپ کو یہ پسند آیا کہ ساری معموری اس میں سکونت کرے اور اس کے خون کے سبب جو صلیب پر بہا صلح کر کے سب چیزوں کا اسی کے وسیلے سے اپنے ساتھ میل کر لے کلسیوں ۱ : ۲۰۔ مسیح خدا کے داہنی طرف ہے۔ اور ہماری شفاعت بھی کرتا ہے۔ رومیوں ۸ : ۳۴ عبرانیوں ۹ : ۲۴۔ یسوع مسیح انسان کے واسطے شفاعت کا کام کرتا ہے۔ اس لئے اس کا کام قربانی اور کفارہ ہونے سے ختم نہ ہوا۔ بلکہ سفارش کرنے کے لئے وہ ہمیشہ زندہ ہے۔ یسوع ابد تک قائم رہنے والا ہے۔ اس لئے اس کی خدمت لازوال ہے۔ اسی واسطے جو اس کے وسیلے سے خدا کے پاس آتے ہیں۔ وہ انہیں پوری پوری نجات دیتا ہے۔ کیونکہ وہ ان کی شفاعت کے لئے ہمیشہ زندہ ہے عبرانیوں ۷ : ۲۴-۲۵۔ ذیل کی آیتوں سے یہ پتہ ملتا ہے کہ یسوع مسیح اپنی دائمی شفاعت کے وسیلے سے اپنے کفارے کے کام کو انجام دیتا ہے۔ بنی اسرائیل کے سردار کاہنوں کی پوشاک میں بڑے بیش قیمت پتھر جڑے ہوئے تھے۔ اور اس پر اسرائیل [illegible] خدا کے حضور میں داخل ہوتا تو شفاعت

میں سارے نام پیش کئے جاتے تھے۔ کاہن کا کام تھا کہ ان کے لئے خدا کی طرف سے ساری نعمتیں حاصل کرے۔ جن کی ضرورت ہو۔ کاہن کی شفاعت کی خدمت اسی طرح پوری کی جاتی تھی۔ اسی طرح ہمارا کاہن یسوع مسیح تمام بنی آدم کے نام خدا کے حضور میں پیش کرتا ہے۔

(الف) یسوع نے گنہگاروں کے لئے شفاعت کی۔ اس کی نسبت لکھا ہے کہ یسوع نے بہتوں کے گناہ اٹھا لئے اور گنہگاروں کی شفاعت کی یسعیاہ ۵۳ : ۱۲۔ یسوع نے کہا کہ اے باپ ان کو معاف کر کیونکہ یہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں۔ لوقا ۲۳ : ۳۴

(ب) یسوع اپنے لوگوں کے لئے شفاعت کرتا ہے۔ میں نے تیرے لئے دعا مانگی، تاکہ تیرا ایمان جاتا نہ رہے۔ لوقا ۲۲ : ۳۲ میں باپ سے درخواست کروں گا۔ تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا یوحنا ۱۴ : ۱۶ میں ان کے لئے درخواست کرتا ہوں ۱۷ : ۹ خدا کے داہنے ہاتھ سے سربلند ہو کر اور باپ سے وہ روح القدس حاصل کر کے جس کا وعدہ کیا گیا تھا اس نے یہ نازل کیا جو تم دیکھتے اور سنتے ہو۔ اعمال ۲ : ۳۳ یسوع خدا کی داہنی طرف ہے۔ اور ہماری شفاعت بھی کرتا ہے۔ رومیوں ۸ : ۳۴ اگر کوئی گناہ کرے تو باپ کے پاس ہمارا ایک شفیع موجود ہے۔ یعنی یسوع مسیح راستباز۔ ا یوحنا ۲ : ۱

(ج) سچے شفیع ہونے کے لئے ذیل کی شفاعتوں اور گرے ہوئے انسان کے بیچ میں درمیانی ٹھہرے آپ بے گناہ ہو چنانچہ ایسے ہی سردار کاہن ہمارے لائق بھی تھا جو پاک اور بے ریا بے داغ ہو اور گنہگاروں سے جدا اور آسمانوں سے بلند کیا گیا ہو۔ اور ان سردار کاہنوں کی مانند اس کا محتاج نہ ہو کہ ہر روز پہلے اپنے گناہوں اور امت کے گناہوں کے واسطے قربانیاں چڑھائے۔ کیونکہ اسے وہ ایک ہی بار کر گزرا۔ جس وقت اپنے آپ کو قربان کیا۔ عبرانیوں ۷ : ۲۶-۲۷۔ یسوع مسیح ہماری شفاعت کرنے کے واسطے

خدا کے پاس جا سکتا ہے کیونکہ خدا اس سے محبت رکھتا ہے۔ وہ ہمارے گناہوں کا بوجھ اٹھا سکتا ہے۔ کیونکہ وہ آپ بے گناہ ہے۔ سردار کاہن کو لازمی تھا کہ وہ پہلے اپنی صفائی کے لئے کفارہ کرے۔ اور اس کے بعد اوروں کے لئے لیکن یسوع مسیح کی بات اور تھی۔

۳۔ چاہئے کہ وہ شخص جو خدا اور گرے ہوئے انسان کے بیچ میں درمیانی ٹھہرے آپ ہی خود مختار ہو۔ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یسوع مسیح اپنی جان پر پورا اختیار رکھتا تھا۔ یسوع نے کہا کہ میں اپنی جان دیتا ہوں بلکہ میں اسے آپ ہی دیتا ہوں تاکہ اسے پھر لے لوں۔ کوئی اسے مجھ سے چھینتا نہیں۔ بلکہ میں اسے آپ ہی دیتا ہوں اور اسے پھر لینے کا بھی اختیار ہے۔ یوحنا ۱۰۔ ۱۷۔ ۱۸۔ کوئی انسان اپنی زندگی کا مالک نہیں لیکن یسوع مسیح نے اپنی جان بھی دے دی۔ وہ خدا ہو کر انسان بنا۔

(۳) چاہئے کہ وہ شخص جو خدا اور انسان کے بیچ میں درمیانی ٹھہرے ایسے ہو وہ خدا اور انسان کو اچھی طرح سے پہنچانے۔ یسوع کے سوا کوئی دوسرا شفیع نہیں ہے۔ جس میں درمیانی کی صفت ایسی اچھی طرح سے پائی جاتی ہوں۔ وہ اس لئے ایسا شفیع ہوا کہ وہ خدا میں ہو کر خدا کو پہنچاتا ہے۔ اور وہ انسان بن کر انسان کو پہنچانتا ہے۔ مسیح میں ذات الٰہی اور ذات انسانی تھیں۔ وہ خدا کا بیٹا اور انسان کا بیٹا کہا گیا ہے۔ اس لئے وہ خدا اور گنہگاروں کے درمیان ایک کامل شفیع بنا ہے۔ ایسے شفیع کی ضرورت ہے جو نہ صرف زندگی کی راہ بتائے بلکہ ہمیں ان میں چلنے کی قوت بھی بخشے۔

۴۔ چاہئے کہ وہ شخص جو خدا اور انسان کے بیچ میں درمیانی ٹھہرے۔ ایسا ہو کہ وہ دونوں اس کی سنیں اور مانیں بے شک یسوع مسیح اس قسم کا شفیع ہے۔ کیونکہ وہ فرماتا ہے۔ کہ باپ ہمیشہ میری سنتا ہے۔ یوحنا ۱۱: ۴۲۔ انسان بھی اس کی سنیں کیونکہ وہ ان سے ایسی بڑی محبت دکھاتا ہے۔

۵۔ چاہئے کہ وہ شخص جو خدا اور انسان کے بیچ میں درمیانی ٹھہرے ایسا ہو جس کے

پاس انسان آسانی سے جا سکیں۔ یسوع مسیح پوری طرح ہمارا ہمدرد ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جہان میں آ کے اس نے آپ تکلیف اٹھائی۔ وہ انسان کو بتاتا ہے۔ یعنی اے محنت اٹھانے والوں اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو سب میرے پاس آؤ میں تم کو آرام دوں گا۔ میرا جوا اپنے اوپر اٹھا لو۔ اور مجھ سے سیکھو کیونکہ میں حلیم ہوں اور دل کا فروتن تو تمہاری جانیں آرام پائیں گی۔ متی ۱۱: ۲۸۔ ۲۹ جس صورت میں اس نے خود ہی آزمائش کی حالت میں دکھ اٹھایا۔ تو وہ ان کی بھی مدد کر سکتا ہے۔ جن کی آزمائش ہوتی ہے۔ عبرانیوں ۲: ۱۸۔ یسوع مسیح ہمارا شفیع ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ خدا سے مجسم ہو جیسا کہ کلام پاک میں اس کے حق میں فرمایا گیا۔ یعنی وہ مجسم ہوا۔ اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا۔ خدا کی خوبیاں کامل طور سے اس میں پائی جاتی ہیں۔ یعنی ہم نے اس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال۔ یوحنا ۱: ۱۴ ہم اور کسی کے حق میں اتنا کہہ سکیں سکتے؟ سوا یسوع مسیح کے کون ہم گنہگاروں کا شفیع ٹھہرے۔ خدا کا شکر ہو کہ اس نے ہم قصورواروں کو ایسا بے عیب اور بے گناہ شفیع بخشا ہے جو ایسوں کو بچا سکتا۔ جو ہرگز اس کے بغیر نہ بچ سکتے تھے۔ رومن کیتھولک لوگوں کا ایمان اور یقین ہے کہ خدا سے سفارش کرنے کے لئے کنواری مریم سے دعا کرنا چاہئے۔ اس کی بابت بائبل میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔ لیکن اس کے برعکس بائبل میں اس بات کا ثبوت اور آشکارا کیا گیا ہے کہ یسوع مسیح کے سوا دوسرا شفیع نہیں پایا جاتا جو کہ یہ کام پوری طرح کر سکتا ہے۔

(۵) سچے شفیع ہونے کی مثال الٰہی شفیع کی مثال ملکی شریعت میں ملتی ہے۔ جس طرح مسیح ہمارے سفارش کرتا ہے اور اپنے ثواب کے سبب سے ہمیں موت کے فتوے سے آزاد کر دیتا ہے۔ اسی طرح کبھی صفائی کی سفارش سے ایک شخص کے ثواب پر دوسرے شخص کی موت کے فتوے سے چھڑایا جاتا ہے۔ رومی تواریخ میں ایک ایسا عجیب

بیان درج ہے۔ یعنی رومی فوج میں ایک بڑا سردار تھا۔ جو بہت برس تک ہوشیاری کے ساتھ لڑائی کرتا رہا۔ اور جب بہت زخم کھائے اور ہاتھ کٹ گئے تب اپنے ملک میں واپس آیا اور اپنے لوگوں کی نظروں میں مشہور ہو گیا۔ انہیں دنوں میں اتفاق سے ایسا ہوا کہ اس مشہور آدمی کا بھائی کسی بھاری جرم میں پکڑا گیا۔ اور مجلس کے آگے قصوروار ٹھہرایا گیا۔ جب سردار نے دیکھا کہ اس کے بھائی کی نالش کی گئی۔ تب وہ مجلس میں کھڑا ہو کر زخمی بازو اٹھا کر لیے لگا کہ میں جانتا ہوں کہ میرا بھائی قصوروار ہے: میں اس کے قصور کا انکار نہیں کرتا لیکن میں آپ لوگوں کو یاد دلاتا ہوں کہ میں نے اپنے کام کے لیے بہت کچھ سہا۔ اس سبب سے میں اپنے بھائی کی سفارش کرتا ہوں۔ عدالت میں اس کی سفارش منظور ہوئی۔ یسوع مسیح ہمارا شفیع ہو کر ہمارے لئے سفارش کرتا ہے۔ اور اس کے ثواب سے ہماری معافی ہوتی ہے۔

۳۔ خداوند یسوع مسیح کی خدمت بطور ایک بادشاہ

خدا کا منصوبہ ایک کامل حاکم کی بابت یہ تھا۔ کہ وہ کاہن اور بادشاہ ہو۔ ملک صدق سالم کا بادشاہ خدا تعالیٰ کا کاہن ہے۔ خدا کے کامل بادشاہ یعنی مسیح کا مشابہ ہو۔ مسیح اس طرح کا بادشاہ ہونے کا تھا۔ یہودی قوم کی تواریخ میں ایسا ایک وقت آیا۔ جس میں سردار کاہن ملک پر حکومت کرتے تھے۔ یہ مسیح اور رسولوں کے وقت میں ہوا۔ پوپ نے یورپ کی سب قوموں اور کلیسیاؤں پر حکومت کرنے کی کوشش کی۔ جب مسیح اس دنیا میں تھا ایک نبی کی مانند تعلیم دیتا تھا لیکن جب وہ آسمان میں ہے۔ تو ایک کاہن کی مانند شفاعت کرتا ہے۔ بادشاہ کی مانند پھر آنے والا ہے۔

۱۔ خداوند یسوع مسیح کی بادشاہی

ایک لڑکا تولد ہوا اور ایک بیٹا بخشا گیا۔ سلطنت اس کے کندھے پر ہوگی۔ یسعیاہ ۹: ۶۔ ۷۔ وہ بزرگ ہوگا۔ اور وہ یعقوب کے گھرانے پر ابد تک بادشاہی

کرے گا۔ لوقا ۱: ۳۲۔ ۳۳۔ یہودیوں کا بادشاہ کاہن ہے۔ متی ۲: ۲ کیا تو ایک بادشاہ ہے؟ یوحنا ۱۸: ۳۷، اس کی بادشاہی کی بنیاد انسانی قوت پر نہیں ہے۔ اور نہ انسانی دستور کی مانند ہے۔

۲۔ اس کی سلطنت کی حد

وہ ہزار سال تک ساری دنیا کا بادشاہ ہوگا۔ صفنیاہ ۳: ۹ بہتوں نے ساری دنیا حاصل کرنے کی کوشش کی ابھی تک کسی کو یہ اختیار نہیں دیا گیا۔ لیکن یہ اس کے واسطے رکھ چھوڑا گیا ہے۔ جسے ساری دنیا پر حکومت کرنے کا اختیار ہے۔ حزقی ایل ۲۱: ۲۷ سب قومیں اس کے پاس پہنچیں گی۔ یسعیاہ ۲: ۲ وہ قوموں کے درمیان عدالت کرے گا۔ یسعیاہ ۲: ۴ سب لوگ اس کے وسیلے سے برکت پائیں گے۔ سب قومیں اسے خوش نصیب کہیں گی۔ زبور ۷۲: ۱۷ اور لوہے کے عصا سے سب قوموں پر بادشاہ کے بادشاہ ہوں اور خداوندوں کا خداوند ہو کر حکومت کرے گا۔ مکاشفہ ۱۹: ۱۵۔ ۱۶۔ اس کے ایام برومند ہوں گے اور جب تک چاند قائم ہے خوب امن رہے گا۔ زبور ۷۲: ۷ اس کی سلطنت سمندر سے سمندر تک اور دریائے فرات سے زمین کی انتہا تک ہوگی زبور ۷۲: ۸۔ سب بادشاہ اس کے سامنے سرنگوں ہوں گے زبور ۷۲: ۱۱

۳۔ اس کی سلطنت کی خاصیت

(الف) شیطان کی قوت سے رہائی۔ مکاشفہ ۲۰: ۲۔ ۳ (ب) پوری دنیا میں امن اور چین ہوگا۔ یسعیاہ ۲: ۴ (ج) عالمگیر موافقت رومیوں ۸: ۲۲۔ ۲۳ — یسعیاہ ۱۱: ۶۔ ۹ (د) انسان کی عمر کا بڑھ جانا یسعیاہ ۶۵: ۱۸۔ ۲۵۔ (ر) قومیں اس کو میراث کے لئے دی جائیں گی۔ زبور ۲: ۸ (م) ساری دنیا خداوند کو یاد کرے گی اور اس کی طرف رجوع لائے گی۔ اور قوموں کے سب گھرانے تیرے حضور سجدہ کریں گے۔ زبور ۲۲: ۲۷ سب لوگ اور امتیں اور اہل لغات اس کی خدمت گزاری کریں گے۔

دانی ایل ۷: ۲۷ مقدس لوگ اس کے ساتھ بادشاہی کریں گے۔ مکاشفہ ۲۰: ۴، ۶، ۵

۲: ۱۰، ۲۶-۲۷، ۳: ۲۱ ۱ کرنتھیوں ۶: ۲، ۳ مسیح کا جلال زبور ۲: ۷-۸، ۷۲: ۱۹۔

اس خاص بادشاہت کی بابت پیش آمد پیشین گوئی بائبل میں موجود ہیں۔ لیکن اس باب میں اس مضمون کا زیادہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس کا پورا بیان ترتیب کے ساتھ اس کتاب کے بارہویں باب میں دیا گیا ہے۔

۴۔ خداوند یسوع مسیح ہمارا نمونہ ہے

خداوند مسیح کہتا ہے جو کوئی اپنی صلیب نہ اٹھائے اور میرے پیچھے نہ چلے وہ میرے لائق نہیں۔ متی ۱۰: ۳۸۔ پطرس رسول بھی یہ کہتے ہیں کہ مسیح تمہارے واسطے دکھ اٹھا کر تمہیں ایک نمونہ دے گیا تاکہ اس کے نقش قدم پر چلو۔ ۱۔ پطرس ۲: ۲۱۔ پولوس رسول فرماتے ہیں کہ تم میری مانند بنو جیسا میں مسیح کی مانند بنتا ہوں۔ ۱۔ کرنتھیوں ۱۱: ۱۔ ذیل کی باتوں میں وہ ہمارا نمونہ ہے۔ (الف) پاکیزگی میں (۱) جس طرح تمہارا بلانے والا پاک ہے۔ اسی طرح تم بھی اپنے چال چلن میں پاک ہو۔ کیونکہ لکھا ہے کہ پاک ہو اس لئے کہ میں پاک ہوں۔ ۱۔ پطرس ۱: ۱۵، ۱۶

۲۔ جو کوئی یہ کہتا ہے کہ میں اس میں قائم ہوں۔ تو چاہیے یہ بھی اس طرح چلے جس طرح وہ چلتا تھا۔ ۱۔ یوحنا ۲: ۶

۳۔ کس طرح اس کی پاکیزگی ظاہر ہوئی؟

(۱) راست بازی سے محبت اور بدکاری سے عداوت رکھنے سے: تو نے راست بازی سے محبت اور بدکاری سے عداوت رکھی عبرانیوں ۱: ۹۔ اس کے رفتار و گفتار: نہ اس نے گناہ کیا اور نہ اس کے منہ سے مکر کی بات نکلی۔ نہ وہ گالیاں کھا کر گالیاں دیتا تھا بلکہ اپنے آپ کو سچے انصاف کرنے والے کے سپرد کرتا تھا۔ ۱۔ پطرس ۲: ۲۲، ۲۳

۳۔ ایسے کام کرنے سے جو خدا کو پسند آتے تھے میں ہمیشہ وہی کام کرتا ہوں جو اسے

پسند آتے ہیں۔ یوحنا ۸: ۲۹ (۴) دنیا پر غالب آنے سے "میں دنیا پر غالب آیا ہوں۔ یوحنا ۱۶: ۳۳ (۵) آزمائشوں پر غالب آنے سے عبرانیوں ۴: ۱۵ (۶) پاکیزگی کی تعلیم دینے سے چاہیے کہ تم کامل ہو جیسا تمہارا آسمانی باپ کامل ہے۔ متی ۵: ۴۸ (۷) گنہگاروں کو ملامت کرنے سے متی ۲۳: ۱۴-۳۳۔ متی ۱۶: ۲۳۔ یوحنا ۳: ۱۷-۱۸ (۸) گنہگاروں کے بچانے کے وسیلے سے ۲۔ کرنتھیوں ۵: ۲۱ (۹) اس دنیا کا نہ ہونے سے یوحنا ۱۷: ۱۶ (۱۰) وہ اس طرح ظاہر ہوگا کہ وہ گنہگاروں کو سزا دے گا بشرطیکہ وہ توبہ نہ کرے۔ متی ۲۵: ۳۱-۳۲، ۴۱

۴۔ چند گواہیاں اس کی پاکیزگی کی بابت

(۱) تم نے اس قدوس اور راست باز کا انکار کیا۔ اعمال ۳: ۱۴

(۲) پاک خادم یسوع اعمال ۴: ۲۷

(۳) میں نے گناہ کیا کہ بے قصور کو قتل کے لئے پکڑوایا۔ متی ۲۷: ۴

(۴) تو اس راست باز سے کچھ کام نہ رکھ متی ۲۷: ۱۹

(۵) ناپاک روح نے کہا کہ میں تجھے جانتا ہوں کہ تو کون ہے۔ خدا کا قدوس ہے مرقس ۱: ۲۴

(۶) اس نے کوئی بے جا کام نہیں کیا لوقا ۲۳: ۴۱

(۷) میں اس کا کوئی جرم نہیں پاتا۔ لوقا ۲۳: ۴، یوحنا ۱۸: ۳۸، ۱۹: ۴، ۶

(ب) فروتنی میں (۱)

(۱) یہ مسیح کی گواہی ہے۔ کہ وہ حلیم اور دل کا فروتن تھا۔ متی ۱۱: ۲۹

(۲) پولوس کی گواہی اس کی بابت ۲ کرنتھیوں ۱۰: ۱

(۳) کس طرح سے اس کی فروتنی ظاہر ہوئی۔

(۱) انسانی پیدائش لینے سے۔ لوقا ۲: ۴-۷

(۲) انسان کی مانند ہونے سے فلپیوں ۲: ۷ عبرانیوں ۲: ۱۶

(۳) اپنے باپ کے تابع رہنے سے لوقا ۲: ۵۱

(۴) اس کی غریبی کے سبب سے ۲ کرنتھیوں ۸: ۹

(۵) ہماری کمزوریوں میں شریک ہونے سے عبرانیوں ۴: ۱۵

(۶) خدا کے حکم پر عمل کرنے سے متی ۳: ۱۳-۱۵

(۷) اس کی خدمت کرنے سے۔ متی ۲۰: ۲۸

(۸) انسان سے سلوک کرنے سے۔ متی ۹: ۱۰-۱۲۔ مرقس ۵: ۳۳، ۳۴ لوقا ۱۵: ۱، ۲۔ ۲۳-۸-۹، ۲۱: ۱۵-۱۷

(۹) اپنے باپ کی عزت کرنے سے یوحنا ۸: ۴۹

(۱۰) اپنے تکلیف دینے والوں کے سامنے بے زبان سے۔ یسعیاہ ۵۳: ۷۔ متی ۲۶: ۳۷-۳۹

(۱۱) اپنے دشمنوں کو معاف کرنے سے لوقا ۲۳: ۳۴، ۴۳، ۴۲۔ کلسیوں ۳: ۱۳

(۱۲) راستبازی کے سبب ستائے جانے سے عبرانیوں ۱۲: ۳

(۱۳) اپنی خودی سے انکار کرنے سے متی ۱۶: ۲۴، رومیوں ۱۵: ۳

(ج) ترس کھانے میں کس طرح یہ ظاہر ہوا؟

(۱) لوگوں کو بہت باتیں سکھانے سے مرقس ۶: ۳۴

(۲) بیماروں کو اچھا کرنے سے متی ۱۴: ۱۴

(۳) بھوکوں کو کھلانے سے۔ متی ۱۵: ۳۲۔ یعقوب ۲: ۱۵-۱۶

(۴) اندھوں کو بینا کرنے سے۔ متی ۲۰: ۳۴

(۵) کوڑھیوں کو اچھا کرنے سے مرقس ۱: ۴۱

(۶) ایک جوان کو جلانے سے لوقا ۷: ۱۳

(۳) کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دلانے سے۔ لوقا ۱۹: ۱۰۔ لوقا ۱۵: ۷

(۴) گنہگاروں کو بلانے سے متی ۹: ۱۳

(۵) گنہگاروں کو معاف کرنے سے لوقا ۷: ۴۸

(۶) اپنی بھیڑوں کے آگے چلنے سے یوحنا ۱۰: ۴

(۷) پاک روح کے بھیجنے سے یوحنا ۱۴: ۱۶، یوحنا ۱۶: ۷

(۸) وہ ہماری شفاعت کے لئے ہمیشہ زندہ ہے۔ عبرانیوں ۷: ۲۵ عبرانیوں ۹: ۲۴

(۹) اپنے لوگوں کو تسلی دینے سے یوحنا ۱۴: ۱، یوحنا ۱۵: ۱۱

(۱۰) ہمارے لئے دعا مانگنے سے یوحنا ۱۷: ۱۵، یوحنا ۱۷: ۲۰

(۱۱) ہم اس کے دوست کہلائے۔ یوحنا ۱۵: ۱۵

(۱۲) ہماری حفاظت رکھنے سے یوحنا ۱۸: ۹

(۱۳) ہم اس کی غریبی کے سبب سے دولت مند ہو گئے ۲ کرنتھیوں ۸: ۹

(۱۴) ہم کو ملامت اور توبہ کرنے سے مکاشفہ ۳: ۱۹

(۱۵) پطرس رسول سے سلوک کرتے سے لوقا ۲۲: ۳۲، ۳۴ یوحنا ۲۱: ۱۵-۱۸

(۱۶) توما رسول سے سلوک کرتے سے یوحنا ۲۰: ۲۷

(۱۷) اس کی محبت آخر تک قائم ہے۔ یوحنا ۱۳: ۱

(۱۸) اس کی محبت ایک خاص لوگوں کے واسطے یوحنا ۵: ۶، ۱۶: ۲۶-۲۷، ۱۳: ۲۱-۲۳، ۱۵: ۹، ۱۰۔ مرقس ۱۰: ۳۵ رومیوں ۸: ۳۵-۳۷

(د) دعا مانگنے میں وہ ہمارا نمونہ ہے

(۱) مسیح کی دعا پوشیدہ ہے۔ (۱) اور لوگوں کو رخصت کر کے علیحدہ دعا مانگنے کے لئے پہاڑ پر چڑھ گیا اور جب شام ہوئی تو وہاں اکیلا تھا۔ متی ۱۴: ۲۳

(۲) وہ پہاڑ پر دعا مانگنے کو نکلا اور خدا سے دعا مانگنے میں ساری رات گزاری لوقا ۶: ۱۲

۲۔ دعا چند چنے ہوئے شاگردوں کے ساتھ لوقا ۹: ۲۸ متی ۲۶: ۳۷-۱۷:۱

۳۔ وہ اپنے شاگردوں کے لئے دعا مانگتا تھا ۳۲: ۳۱-۳۲ یوحنا ۱۷: ۹، ۲۰

۴۔ خدا نے اس کی سن لی یوحنا ۱۱: ۴۱

۵۔ اس کے آخری لفظ ایک دعا تھی۔ لوقا ۲۳: ۴۶

۶۔ وہ اپنے شاگردوں کو دعا مانگنی سکھاتا تھا۔

(الف) جب تو دعا مانگے تو اپنی کوٹھری میں جا متی ۶:۶

(ب) ایک تمثیل کے ذریعے سے لوقا ۱۱: ۱/۳

(ج) ایک بے انصاف قاضی کی تمثیل سے لوقا ۱۸: ۱

(د) ایک دل ہو کر دعا مانگنے سے متی ۱۸: ۱۹-۲۰

(ح) یہاں ٹھہرو اور دعا مانگو متی ۲۶: ۳۸

(ر) جاگو اور دعا مانگو متی ۲۶: ۴۸

(ز) ایمان سے دعا مانگو متی ۲۱: ۲۲

سوالات

(۱) یسوع مسیح کے مزاج کتنے تھے؟

(۲) کس طرح سے الوہیت اور انسانیت یسوع میں ظاہر ہوئی؟

(۳) کس طرح سے بائبل کی نبوتیں یسوع کی الوہیت کا ایک ثبوت ہیں؟

(۴) خدا کی گواہی یسوع کی الوہیت کی بابت کیا ہے؟

(۵) مسیح کی خاص گواہی اپنی الوہیت کی بابت کیا ہے؟

(۶) روح القدس کی گواہی الوہیت کی بابت کیا ہے؟

(۷) شیطان کی گواہی یسوع کی الوہیت کی بابت کیا ہے؟

(۸) اندریاس کی گواہی یسوع کی الوہیت کی بابت کیا ہے؟

(۹) فلپس کی گواہی یسوع کی الوہیت کی بابت کیا ہے؟

(۱۰) نتھانی ایل کی گواہی یسوع کی الوہیت کی بابت کیا ہے؟

(۱۱) پطرس رسول کی گواہی یسوع کی الوہیت کے بارے میں کیا ہے؟

(۱۲) یوحنا رسول کی گواہی یسوع کی الوہیت کی بابت کیا ہے؟

(۱۳) لوقا رسول " " " " " ؟

(۱۴) مرقس رسول " " " " " ؟

(۱۵) متی رسول " " " " " ؟

(۱۶) مرقس رسول " " " " " ؟

(۱۷) لوقا رسول " " " " " ؟

(۱۸) بارلقا رسول " " " " " ؟

(۱۹) فلپ رسول " " " " " ؟

(۲۰) کیا یسوع خدا کی طرح پرستش قبول کرتا تھا؟

(۲۱) یسوع کی کتنی حالتیں تھیں؟

(۲۲) یسوع کی فروتنی کی حالت کیسی تھی؟

(۲۳) کیا یسوع مسیح نے اپنی نسبت الٰہی شفاعتوں کو چھوڑ دیا تھا؟

(۲۴) یسوع کی فروتنی کے درجے کیسے تھے؟

(۲۵) یسوع کی بلندی کی حالت کیسی تھی؟

(۲۶) یسوع کی بلندی کے درجے کیسے تھے؟

(۲۷) یسوع کی خاص خدمتیں کیسی تھیں؟

(۲۸) بائبل کی تعلیم یسوع کے نبی ہونے کی بابت کیا تھیں؟

(۲۹) کس طرح یسوع کام کے لئے مسیح کیا گیا؟

(۳۰) کس طرح سے یسوع نبی کا کام کرتا تھا؟

(۳۱) کن باتوں میں یسوع دوسرے نبیوں سے بڑا ہے؟

(۳۲) بائبل کی تعلیم یسوع کے کاہن ہونے کی بابت کیا ہے؟

(۳۳) اسرائیلی کہانت میں کس کی مثال ملتی ہے؟

(۳۴) کیا ہارون کی کہانت ایک لازوالی کہانت تھی؟

(۳۵) کس طرح سے یسوع اپنی خدمت سرانجام دیتا ہے؟

(۳۶) گناہ کا علاج کیا ہے؟

(۳۷) نجات کی بنیاد کون ہے؟

(۳۸) لفظ کفارہ سے کیا مراد ہے؟

(۳۹) کیا غیر قوموں میں کفارے ہوتے ہیں؟

(۴۰) بائبل کفارے کا کیسا بیان کرتی ہے؟

(۴۱) یہودیوں میں قربانی چڑھانے کا سلسلہ کب سے چلا آتا ہے؟

(۴۲) کاہن کی قربانی کیسی تھی؟

(۴۳) کس سبب سے ہابل نے کاہن سے افضل قربانی گزاری؟

(۴۴) اگر خون کی قربانی سے الٰہی انتظام نہ ہوا ہوتا تب کیا غیر قومیں ہابل کی طرح خون کی قربانی یا کاہن کے سے چڑھاوے چڑھاتیں؟

(۴۵) قربانی چڑھانے کا انتظام کہاں سے چلا آتا ہے؟

(۴۶) موسیٰ کی قربانی کا انتظام کس کا عکس تھی؟

(۴۷) کس وجہ سے موسیٰ کا کفارہ حقیقی نہیں بلکہ علامتی کفارہ تھا؟

(۴۸) موسیٰ قربانی میں عوضی کا خیال کس طرح سے ظاہر ہوا؟

(۴۹) کس طرح سے یہودیوں کا فدیہ دینے سے کفارہ ہوتا تھا؟

(۵۰) وہ جو انسان کا ضامن ٹھہرے کیسے ہوتے؟

(۵۱) مسیح کی قربانی میں عوضی کا خیال کس طرح سے ظاہر ہوتا ہے؟

(۵۲) سچے شفیع ہونے کی کتنی لیاقتیں ضروری ہیں؟

(۵۳) پرانے عہدنامے کے درمیانی کا کام کیا تھا؟

(۵۴) نئے عہدنامے کا درمیانی کون تھا؟

(۵۵) کس سبب سے یسوع پورے طور پر ہماری سفارش کر سکتا ہے؟

(۵۶) کفارہ کی کیا ضرورت؟

(۵۷) کفارہ کا کیا نتیجہ؟

(۵۸) کس طرح سے اپنی شفیع کی تشبیہ ملکی شریعت میں ملتی ہے؟

(۵۹) کس طرح سے اپنی کفارہ کی تشبیہ ملکی شریعت میں ملتی ہے؟

چوتھا باب

تعلیم روح القدس کی بابت

پاک کلام میں کثرت کے ساتھ ایسے ثبوت ہیں۔ کہ روح القدس شروع سے زمانوں کے زمانے سے موجود ہے۔ اور اس کا کام انجام پاتے جاتے ہیں۔ لکھا ہے کہ روح ابتدا سے پانیوں پر جنبش کرتا تھا۔ جس سے زمین آراستگی اور خوش نمائی کے ساتھ نظر آئی۔ وہ خدا کا وہی دم ہے۔ جو آدم کے نتھنوں میں پھونکا گیا۔ اور آدم روحانی طور سے جیتی جان ہوا۔ وہ بنی اسرائیل کے بزرگوں اور دینی ہادیوں کو حکمت اور قوت دیتا تھا۔ اور وہ اپنی قوم کے لئے بڑی برکتوں کا باعث ہوئے اور مدد سے انہیں کامیابی حاصل ہوئی۔ پشت در پشت روحانی زندگی انسان کو حاصل ہوئی۔ وہاں روح اس کا محافظ ہوا۔ پاک روح کے الہام اور ہدایت سے نبیوں نے الہٰی پیغام سنے اور تصنیف کئے۔

روح القدس کے ذریعے سے بائبل کے مصنفوں پر زندہ کلام ظاہر کیا۔ اسی کی قوت اور ہدایت سے وہ باتیں انسان کی زبان میں درستی کے ساتھ تصنیف کی گئیں۔ الہام پاکر خدا کے بندے بائبل کو تیار کر سکے۔ اس زمانے میں بھی پڑھنے والوں کو کم رنجش وہی الہام درکار ہے۔ کہ مناسب طور پر پڑھے مضمون سمجھائے جائیں۔ الہام کے بغیر انسان ترقی نہیں کر سکتے ہیں۔ وہ خدا کے راز کی باتیں دریافت کرتا ہے۔ کہ انہیں اس کے فرزندوں پر ظاہر کرے۔ پاک روح کی الوہیت اور

شخصیت یسوع مسیح کی پیدائش سے پیشتر بہت کم جانی جاتی تھی۔ یہ تو سچ ہے کہ پاک روح کی بابت تعلیم نہ دی گئی۔ یسوع مسیح کے ذریعے بہت روشنی ملی۔ جب اس نے بپتسمہ لینے کے وقت اپنے آپ کو اپنی بڑی خدمت کے واسطے مخصوص کیا تو ضروری کے ساتھ روح القدس اس پر نازل ہوا۔ جب یسوع جلال میں داخل ہوئے تو اپنے جلال اور قدرت کے ساتھ روح القدس شاگردوں کو بخشا گیا۔ پنتکست سے پیشتر پاک روح کی بابت لکھا ہے۔ وہ اب تک نازل نہ ہوا تھا۔ اس لئے کہ یسوع اب تک اپنے جلال کو نہ پہنچا تھا۔ یوحنا ۷: ۳۹۔ لیکن پنتکست کے بعد اس کا جلال اور اس کی قدرت کا نمونہ ظاہر کیا گیا۔ روح کی روشنی پاکر بہت آدمیوں کے دلوں پر بڑی بیداری کا چوٹ لگی۔ پاک کلام میں روح القدس کی علامت کی بابت کثرت کے ساتھ اور بہت پیش کیا گیا ہے۔ ان میں ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

(۱) روح القدس کے نام (۲) روح القدس کی مثالیں (۳) روح القدس کی شخصیت (۴) روح القدس کے ذاتی اوصاف (۵) روح القدس کی خدمتیں۔

(۱) روح القدس کے مختلف نام (۲) پاک روح کی ذات خدا کی ذات ہے جیسا کہ اس کے ناموں سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ باپ کا روح تم میں بولتا ہے۔ متی ۱۰: ۲۰۔ خدا نے اپنے بیٹے کی روح ہمارے دلوں میں بھیجی گلتیوں ۴: ۶۔ خدا کی روح پیدائش ۱: ۲ و ۴۸: ۳۱۔ ۱ سموئیل ۱۰: ۱۰۔ ۲ تواریخ ۱۵: ۱ خداوند کا روح گنتی ۱۱: ۲۹ ۱ سموئیل ۱۶: ۱۳۔ ۲ کرنتھیوں ۳: ۱۷۔ مسیح کا روح رومیوں ۸: ۹۔ ۱ پطرس ۱: ۱۱ میرا روح پیدائش ۶: ۳۔ فضل کا روح زکریاہ ۱۲: ۱۰۔ عبرانیوں ۱۰: ۲۹ حکمت اور ۱۴: ۱۲ خرد مصلحت اور قدرت معرفت اور خدا کے خوف کا روح رومیوں ۱۵ و ۶ مددگار یوحنا ۱۵: ۲۶ ، ۱۶: ۷ نیک روح نحمیاہ ۹: ۲۰ زبور ۱۴۳: ۱۰ پاک موعودہ روح۔ افسیوں ۱: ۱۳ سچائی کا روح یوحنا ۱۴: ۱۷ وہ سچا ہے۔ اور جھوٹا نہیں ۱ یوحنا ۲: ۲۷

زندگی کا روح رومیوں ۸: ۲ پاکیزگی کا روح رومیوں ۱: ۴

۲۔ روح القدس کی مثالیں پاک نوشتوں میں قطعاً اور تشبیہوں کے ذریعے سے روح القدس
کی ذات خدا کی ذات ہے۔ جیسا کہ اس کی مثالیں اور تشبیہوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے
(ا) تیل: بائبل میں زیتون کی تعلیم کا بہت ذکر پایا جاتا ہے۔ کنعان ملک میں بہت قسم کے
تیل ہوتے ہیں۔ خاص کر زیتون کے درخت کا تیل کثرت سے ہوتا ہے۔ تیل بہت کاموں
میں استعمال کیا جاتا ہے۔ خاص کر کے بلانے کے اور روشنی دینے کے لئے۔ یہ دونوں
روح القدس کی مثالیں ہیں۔ (الف) تیل مسح کرنے کے واسطے تو جو پڑنے کا تیل
اور اس کے سر پر ڈال خروج ۲۹: ۷۔ تیل کی مثال سے روح القدس مراد ہے۔
پاک روح وہ تیل ہے جس سے تو مسح کیا جائے۔ وہ روحانی بیماری سے پوری شفا
پائے۔ یہ مسح ہوتا ان کے لئے ہمیشہ کی کہانت کا باعث ہو گی خروج ۴۰: ۱۵۔ میں
نے اسے اپنے مقدس کے تیل سے مسح کیا۔ زبور ۸۹: ۲۰ خدا نے یسوع کو روح القدس
سے مسح کیا۔ اعمال ۱۰: ۳۸ خداوند کی روح مجھ پر ہے اس لئے کہ اس نے مجھے
مسح کیا۔ لوقا ۴: ۱۸ وہ تیل جس سے یسوع مسیح کے کام اول درجے کی خدمت ہیں۔
روح کا چشمہ اور روح کا مسح ہونا ایک سا تجربہ ہے۔ اور یسوع کی طرف سے ملتا
ہے۔ روح القدس خود تیل ٹھہرتا ہے۔ (جس کی) جس کے استعمال سے یسوع نے
بڑے کاموں کو انجام دیا۔ روح سے معمور ہو کر اور روح القدس کا چشمہ بن کر یسوع
اپنوں کو جیسا موقع ہوا ہے تیل سے مسح کر دیتا ہے۔ اس عجیب مسح کی تاثیر سے یسوع اپنے
لوگوں میں خاص سکونت پا کر اپنی حضوری اور معجزے اور اپنی قدرت ظاہر کر دیتا ہے۔ دوسروں
کو مسح کرنا کاہن کا ایک خاص کام تھا۔ یسوع نے صفائی کے ساتھ فرمایا کہ میں پاک
روح کو بھیجوں گا۔ وہ اسی روح میں مسح ہو کر اس وقت سے کاہن کی طرح اپنے لوگوں
کو مسح کرتا جاتا ہے۔ اس مسح سے مقدسوں کی روح کے سبب گھاؤ چنگے کئے جاتے

ہیں۔ زمانہ پرانا میں خدا کے بندے اپنی خدمت کے لئے تیل سے مسح کئے گئے۔ کاہن
لوگ ملنے کے تیل سے مسح کئے گئے۔ کہ وہ مقدس ہو جائیں۔ عبرانیوں ۸: ۱۲ بادشاہ
مسح کیا گیا کہ خدا کی روح اس پر ٹھہرے۔ ۱ سموئیل ۱۶: ۱۳۔ نبی لوگ اس لئے مسح
کئے گئے کہ وہ خدا کی آواز سے اور اس کے پیغمبر ہو جائیں۔ ۱ سموئیل ۹: ۱۶ تو قدوس
کی طرف سے مسح کیا گیا۔ لوقا ۱: ۲۱۔ یوحنا ۲: ۲۰، ۲۷

(ب) مخصوصیت کے واسطے: اور مسح کرنے کا تیل لے کر اس کے سر پر ڈالنا اور
اس کو مسح کرنا۔ خروج ۲۹: ۷۔ تیل مقدس سے اس کو مخصوص کرو۔ خروج ۳۰: ۳۰
دوائی مرہم ہے۔ جس کے لگانے سے روحانی بینائی صاف ہوتی ہے۔ مکاشفہ ۳: ۱۸

(ج) مسرت کے واسطے خدا نے تجھے خوشی کے تیل سے مسح کیا زبور ۴۵: ۷
خوشی کا تیل۔ یسعیاہ ۶۱: ۳ خدا نے خوشی کے تیل سے مسیح کو زیادہ مسح کیا تو میرے
سر پر تیل ملتا ہے۔ میرا پیالہ لبریز ہوتا ہے۔ زبور ۲۳: ۵ رفاقت دیکھنے کے واسطے
داؤد کہتا ہے۔ کہ یہ بڑی کی بات ہے بھائی لوگ ساتھ رہیں۔ یہ اس تیل کی مانند ہے
جو سر پر ڈالا گیا۔ زبور ۱۳۳: ۲ ہمیشہ اپنے سر پر تیل کی کمی نہ رکھو واعظ ۹: ۸

(د) روشنی کے واسطے تم کو تو اس قدوس کی طرف سے مسح کیا۔ اور تم جانتے ہو
۱ یوحنا ۲: ۲۰، ۲۷ نیز تیل مشعلیں بجھی جاتی ہیں۔ متی ۲۵: ۱-۱۱۔ یسوع مسیح نے
کہا تم دنیا کے نور ہو اور چراغ جلا کر پیمانے کے نیچے نہیں بلکہ چراغ دان پر رکھتے ہیں۔
اور اس سے گھر میں روشنی ہوتی ہے۔ اس طرح تمہاری روشنی آدمیوں کے سامنے
چمکے تاکہ وہ تمہارے اچھے کاموں کو دیکھ کر تمہارے باپ کی جو آسمان پر ہے بڑائی
کریں۔ متی ۵: ۱۴-۱۶۔ جب پاک روح کی مسح سے انسان کے فہم پوری صحت
حاصل کرے تو روحانیت کی نسبت اس کے علم میں وہ حکمت اور دانائی آ جاتی ہے
جس کے استعمال سے نجات کا کام انجام پاتا ہے۔

۲۔ پانی:۔ پانی سے بھی پاک روح مراد ہے۔ یہ مثال پاک کلام میں بار بار ملتی ہے
برکت کا مینہ برسا کرے گا۔ خدا کا بڑا وعدہ ہے۔ پانی کی نہروں کا ذکر بھی ملتا ہے۔
جس سے روح کی کثرت مراد ہے۔ ایسی مثالوں سے پاک روح کا بپتسمہ پیش کیا جاتا ہے
جس طرح جسمانی زندگی کو بحال رکھنے کے لئے جسمانی پیاس ہوتی ہے۔ اسی طرح
روحانی زندگی بحال رکھنے کے لئے بھی پیاس ہوتی ہے۔ پھر جس طرح جسمانی پیاس ہوتی
ہے۔ اور جس طرح جسمانی پیاس پانی پینے سے بجھتی ہے۔ اسی طریقے سے روحانی پیاس
کے بجھانے کے لئے زندگی دینے والا پانی ضروری ہے۔ یسوع نے کہا کہ جو کوئی اس جسمانی
پانی میں سے پیتا ہے۔ وہ پھر پیاسا ہوگا۔ لیکن جو کوئی اس میں سے پیتا ہے۔ جو میں اسے
دوں گا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ وہ اس میں ایک چشمہ بن جائے گا۔ جو ہمیشہ کی زندگی
کے لئے جاری رہے گا۔ یوحنا ۴: ۱۳-۱۴ جو مجھ پر ایمان لائے وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔
یوحنا ۶: ۳۵ جو مجھ پر ایمان لائے گا اس کے اندر سے جیسا کہ کتاب مقدس میں آیا ہے
زندگی کے پانی کی ندیاں جاری ہوں گی اس نے یہ بات اس روح کی بابت کہی جسے وہ
پانے کو تھے جو اس پر ایمان لائے۔ کیونکہ روح اب تک نازل نہ ہوا تھا۔ اس لئے کہ یسوع
ابھی جلال کو نہ پہنچا تھا۔ یوحنا ۷: ۳۸-۳۹ جو پیاسا ہو وہ آئے۔ جو کوئی چاہے آب
حیات مفت لے بلور کی طرح چمکتا ہوا آب حیات کا دریا دکھایا جو خدا اور برّے کے تخت
سے نکل کر اس شہر کی سڑک کے بیچ میں بہتا تھا۔ مکاشفہ ۲۲: ۱-۲ پاک روح
وہ پانی ہے جس کے استعمال سے ایمانداروں کے دل کی نجاست دھل جاتی ہے۔ اس بڑے
کام کی نسبت تشبیہی طور پر پانی استعمال کیا جاتا ہے۔ تم پر صاف پانی چھڑکوں گا اور
تم صاف ہوگے۔ میں اپنا روح تم میں ڈالوں گا۔ حزقی ایل ۳۶: ۲۵-۲۷۔ پانی
کا ایسا رسمی استعمال روحانی تعلیم کا خاص نمونہ ہے۔ جب مذہبی باتوں میں پانی کے
استعمال کا بیان ہو۔ تو پاک روح سے غرض ہے۔ وہ جسمانی صفائی جو پانی کے مناسب

استعمال سے ہوتی ہے۔ اس روحانی صفائی کا نمونہ ہے۔ جو روح کی قدرت اور کام سے
انسان کو حاصل ہوتی ہے۔ تم ہمارے خدا کی روح سے دھل گئے ۱ کرنتھیوں ۶: ۱۱
۳۔ آگ:۔ اس آگ میں پاک روح کی مثال ملتی ہے۔ پاک روح وہ آگ ہے جس
سے انسان کی زندگی کا سارا میل مثل سونے کے بھسم کیا جاتا ہے۔ انسان کی روح خدا
کا سونا ہے۔ پاک روح وہ آگ ہے جس کی تاثیر سے گناہ کی نجاست گویا بھسم کی
جاتی ہے۔ یسوع مسیح نے کہا کہ میں زمین پر آگ لگانے آیا ہوں۔ اگر لگ چکی ہوتی تو
میں کیا ہی خوش ہوتا۔ لوقا ۱۲: ۴۹ وہ تمہیں آگ سے بپتسمہ دے گا متی ۳: ۱۱۔ وہ
سنار کی آگ کی مانند ہے۔ ملاکی ۳: ۲ تو نے اے خدا ہم کو آزمایا ہم کو یوں تایا جیسے
روپیہ تایا جاتا ہے۔ تو نے ہم کو دام میں پھنسایا۔ تو نے ہماری کمروں پر دکھ باندھے ہیں۔
تو نے لوگوں کو ہمارے سروں پر چڑھایا۔ ہم آگ اور پانی میں پڑے پر تو نے ہم کو سیراب
جگہ میں پہنچایا۔ زبور ۶۶: ۱۰-۱۲۔ اور میں تیرے حصے کو جانچوں گا کہ وہ آگ کے درمیان
ہو کر گزاریں۔ اور میں انہیں اسطرح صاف کروں گا۔ جس طرح سے روپے کو صاف کرتے
ہیں۔ اور اسطرح تاؤں گا۔ جس طرح سے سونے کو تاتے ہیں۔ زکریاہ ۱۳: ۹
آگ آزاد کر دیتی ہے۔ سدرک، میسک اور عبدنجو بندھے ہوئے آگ کی جلتی بھٹی
کے درمیان ڈالے گئے۔ لیکن بادشاہ چار اشخاص کھلے ہوئے آگ کی جلتی بھٹی کے درمیان
دیکھتا تھا۔ دانی ایل ۳: ۲۳-۲۴-۲۵ جہاں کہیں روح ہے۔ وہاں آزادگی ہے۔ ۲ کرنتھیوں ۳: ۱۷
روح القدس کی آگ سے انسان اس قدر پاک ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ایسا بیش
قیمت سونا ہے۔ جو آسمان کی بادشاہت کے لینے میں اور آرائش اور آراستگی کے کام
میں گویا صرف ہو سکتا ہے۔ مجھ سے آگ میں تپایا ہوا سونا خرید لے تاکہ دولت مند ہو جائے
مکاشفہ ۳: ۱۸۔ اسی طرح تیل پانی اور آگ کے دائمی اور رسمی استعمال سے روح القدس
اور اس کے کام کی بہتیری مثالیں اور تشبیہیں پیش کی گئی ہیں۔

۴۔ ہوا۔ پاک کلام میں مثال کے طور پر ہوا سے بھی پاک روح مراد ہے۔ جس زندگی کو ہوا نہیں ملتی وہ کبھی بحال نہیں رہ سکتی۔ چاہے انسان ہو چاہے حیوان۔ ہر قسم کی زندگی بغیر ہوا کے بحال نہیں رہ سکتی۔ جس طرح جسمانی زندگی بحال رکھنے کے لئے ہوا کی ضرورت ہے۔ اسی طرح سے روحانی زندگی کے لئے روح کی ضرورت ہے۔ یونانی اور عبرانی میں لفظ "روح" کا اصل مطلب ہوا ہی ہے۔ ذیل کی آیات میں یہ بیان آتا ہے۔ ہوا جدھر چاہتی ہے چلتی ہے۔ اور تو اس کی آواز سنتا ہے۔ مگر نہیں جانتا کہ وہ کہاں سے آتی ہے۔ اور کہاں کو جاتی ہے۔ جو کوئی روح سے پیدا ہوا۔ ایسا ہی ہے۔ یوحنا ۳ - ۸ تب اس نے مجھ سے کہا کہ نبوت کر تو ہوا سے نبوت کر اے آدم زاد اور ہوا سے کہہ کہ خداوند یہوواہ یہ کہتا ہے۔ کہ اے سانس تو چاروں طرف سے آ اور ان مقتولوں پر پھونک کہ وہ جئیں۔ حزقی ایل ۳۷ : ۹

جب روح القدس پینتکست کے دن نازل ہوا۔ تب آندھی کا سا سناٹا ہوا۔ اور اس سے سارا گھر جہاں وہ بیٹھے تھے بھر گیا۔ اعمال ۲ : ۲

چلنے میں ہوا مدد دیتی ہے۔ بڑے بڑے جہاز تیز ہواؤں سے چلائے جاتے ہیں۔ یعقوب ۳ : ۴ ذیل کی آیت ہوا کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ یعنی اس کا چھاج اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ اپنے کھلیان کو خوب صاف کرے گا۔ متی ۳ : ۱۱۔ جب چھاج سے ہوا چلائی جاتی ہے۔ تو بھوسہ جدا اور دانہ جدا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح سے روح القدس ہوا کی سی صفائی کرتا ہے۔ جتنے لوگ خدا کے روح کی ہدایت سے چلتے ہیں۔ وہی خدا کے بیٹے ہیں۔ شمعون روح کی ہدایت سے ہیکل میں آیا لوقا ۲ : ۲۷ ہوا زندگی کو بخشنے والی ہے۔ حزقی ایل ۳۷ : ۹

۵۔ کبوتر۔ بیان ہو چکا کہ ہر ایک مثال سے روح القدس کی نسبت خاص خاص تعلیم نکلتی ہے۔ ان مثالوں میں کبوتر بھی شریک ہے۔ اس کی بابت لکھا ہے کہ جب

سب لوگوں نے بپتسمہ لیا اور یسوع بھی بپتسمہ پا کر دعا مانگ رہا تھا۔ تو ایسا ہوا کہ آسمان کھل گیا اور روح القدس جسمانی صورت میں کبوتر کی مانند اس پر اترا۔ لوقا ۳ : ۲۱، ۲۲ اس میں روح القدس مراد ہے۔ اس مثال کا خاص مقصد کیا ہے؟ کس سبب سے روح القدس ایک کبوتر کی صورت میں یسوع پر نازل ہوا؟ اگرچہ بائبل میں اس بات کی نسبت کچھ نہیں لکھا ہے۔ تاہم کہہ سکتے ہیں کہ یہاں پرندہ کی نرم مزاجی کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ سب پر روشن ہے۔ کہ سب پرندوں میں کبوتر کا مزاج ایسا ہی ہوتا ہے۔ یسوع مسیح کی بابت لکھا ہے کہ وہ حلیم ہے۔ اور دل کا فروتن۔ متی ۱۱ : ۲۹ یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ سانپوں کی مانند ہوشیار۔ مگر کبوتر کی مانند غریب بنو۔

۶۔ اوس:- خدا نے اسرائیل سے کہا کہ میں تیری بہتری کے واسطے اوس کا کام دوں گا۔ ہوسیع ۱۴ : ۵۔ اس میں بھی روح القدس کی مثال ہے۔ جس طرح اوس نباتات کو تازہ کرتی ہے۔ اسی طرح روح القدس انسان کے دل کو تازگی بخشتی ہے۔ صاف ظاہر اور آشکارا کیا جاتا ہے کہ خدا نے ملک کنعان کے تازہ رہنے کے واسطے یہ عجیب انتظام کیا۔ کہ رات بھر اوس پڑا کرتی ہے۔ تاکہ زمین خوب سینچی رہے جس طرح ملک کنعان میں اوس پڑتی تھی ایک وقت گناہ کے سبب سے بنی اسرائیل پر لعنت آئی اور برسوں تک اوس نہ پڑی اور زمین اوس سے نہ سینچی اس لئے شدت کی گرمی سے نباتات بحال نہ رہ سکی۔ ان لوگوں کے لئے اوس بارش سے زیادہ ضروری تھی۔ اگر روح القدس ہم پر اوس کی مانند نہ گرے تو ہماری روحانی زندگی کی حالت سوکھی ہوئی زمین کی مانند ہو گی۔ اگرچہ عالموں میں سے بعض یہ کہتے ہیں۔ کہ اوس اوپر سے نہیں پڑتی بلکہ زمین سے اوپر اٹھ کر نیچے گرتی ہے۔ تاہم زیادہ لوگوں کا خیال اور رائے یہ ہے۔ کہ اوس آسمان سے گرتی ہے۔ اس لئے یہ محاورہ سب بیانوں میں

بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جو ہو سو ہو۔ لیکن یہ بات سب پر روشن ہے کہ روح القدس آسمان سے نازل ہوتا ہے۔ اوس خاموشی اور نرمی سے گرتی ہے۔ جب وہ رات کے وقت چپ چاپ سے پڑتی ہے۔ تب کوئی اسے پڑتے نہیں دیکھتا۔ اور سنتا۔ لیکن جب دن ہوتا ہے۔ تب اوس نظر آتی ہے۔ اگرچہ روح القدس کبھی زور شور سے کام کرتا ہے اور کبھی خاموشی اور نرمی سے بھی اپنے کام کرتا ہے۔ جب ایوب کہتا ہے کہ رات کو میرے دل پر اوس پڑتی رہی تب روح القدس کا اشارہ کرتا ہے۔ ایوب ۲۹: ۱۹

۷۔ مہر۔ روح القدس کی اس مثال کا بھی بہت ذکر ہے۔ مہر کی نسبت ہم خاص کر کے تین طرح سے بیان کریں اور دیکھیں کہ مہر کس کام میں آتی ہے (۱) مہر لگانے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کسی کا مال ہے (۲) حفاظت کے واسطے۔ (۳) دستخط کے ساتھ مہر لگائی جاتی ہے۔ یعنی (۱) مہر لگانے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کسی کا مال ہے۔ مثلاً غلاموں پر داغ اس لئے دیا جاتا تھا کہ سب کو معلوم ہو کہ وہ کس کا مال ہے تو ایک ستاری لے کر کان چھید کے اس ستاری کو کان سمیت اپنے دروازے میں گھسا دے تو وہ ہمیشہ کو تیرا غلام ہوگا۔ استثنا ۱۵: ۱۷۔ اس میں تم پر بھی جب تم نے کلام حق کو سنا۔ جو تمہارے نجات کی خوشخبری ہے۔ اور اس پر ایمان لائے۔ پاک موعودہ روح کی مہر لگی۔ افسیوں ۱: ۱۳

ہم میں سے نہ کوئی اپنے لئے جیتا ہے نہ کوئی اپنے لئے مرتا ہے۔ اگر ہم جیتے ہیں تو خداوند کے لئے جیتے ہیں اور اگر مرتے ہیں تو خداوند کے لئے مرتے ہیں۔ پس ہم جئیں یا مریں خداوند ہی کے ہیں۔ رومیوں ۱۴: ۷۔ ہم اپنے نہیں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارا بدن روح القدس کا مقدس ہے۔ جو تم میں بسا ہوا ہے۔ اور تم کو خدا کی طرف سے ملا ہے۔ اور تم اپنے نہیں کیونکہ قیمت سے خریدے گئے ہو۔ پس اپنے بدن سے خدا کا جلال ظاہر کرو۔ ۱ کرنتھیوں ۶: ۱۹۔ ۲۰۔ ہم جانتے ہیں کہ خدا نے ہم پر

مہر کی ہے۔ ۲ کرنتھیوں ۱: ۲۲۔ اس سے یعنی اس روح سے جو اس نے ہمیں دیا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ وہ ہم میں قائم رہتا ہے۔ ۱ یوحنا ۳: ۲۴۔ اس کے علاوہ اور بھی نشان ہوتے ہیں۔ یعنی جانوروں پر داغ اور اینٹ پر بھی ملک کی مہر لگائی جاتی ہے کہ سب کو معلوم ہو کہ وہ کس کا مال ہیں اسی طرح سے روح القدس خدا کی ملکیت پر اپنی مہر کر دیتا ہے۔

۲۔ حفاظت کے واسطے لوگ اپنے اسباب کی حفاظت کے لئے اس کو ایک کوٹھری میں رکھ کر تالا بند کرتے ہیں۔ تاکہ سامان کی حفاظت رہے۔ خداوند یسوع مسیح کی قبر کی حفاظت کے لئے پتھر پر سرکاری مہر سے ایسی حفاظت ہوئی کہ کسی آدمی کو اسے توڑنے کی جرأت نہ ہو سکی۔ یسوع مسیح اپنے بندوں کی حفاظت کرے گا۔ اگر اس کا روح تم میں بسا ہوا ہے۔ تو جس نے مسیح کو مردوں میں سے جلایا وہ تمہارے فانی بدنوں کو بھی اپنے اس روح کے وسیلے سے زندہ کرے گا۔ جو تم میں بسا ہوا ہے۔ رومیوں ۸: ۱۱
خدا کے پاک روح کو رنجیدہ نہ کرو جس سے تم پر مخلصی کے دن کے لئے مہر ہوئی ہے۔
افسیوں ۴: ۳۰

۳۔ دستخط کے ساتھ مہر لگائی جاتی ہے۔ جب دانی ایل شیر ببر کی ماند میں ڈالا گیا۔ تب ایک پتھر لایا گیا۔ اور اس ماند کے منہ پر رکھا گیا اور بادشاہ نے اپنی اور اپنے امیروں کی مہر اس پر کر دی تاکہ وہ بات جو دانی ایل کے حق میں ٹھہرائی گئی تھی۔ مبدل نہ ہو دانی ایل ۶: ۱۷۔ روح القدس خود ہماری روح کے ساتھ مل کر گواہی دیتا ہے کہ ہم خدا کے فرزند ہیں۔ رومیوں ۸: ۱۶۔ پاک روح کی مہر ایمانداروں کے دلوں پر اس لئے لگائی جاتی ہے کہ ان کے دل میں نجات کی نسبت ذرا شک پیدا نہ ہو۔ اس کی بابت لکھا ہے خدا نے ہم پر مہر بھی کی اور بیعانہ میں روح کو ہمارے دلوں میں دیا۔ ۲ کرنتھیوں ۱: ۲۲۔ اس سے یعنی اس روح سے جو اس نے ہمیں دیا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ وہ ہم میں قائم رہتا ہے۔ ۱ یوحنا ۳: ۲۴

(۸) بیعانہ:۔ سب پر روشن ہے کہ بیعانہ کا مطلب کیا ہے۔ روز مرہ روز یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ جب کوئی آدمی کوئی قیمتی چیز بیچ دیتا ہے اور خریدار کے پاس اُس وقت پورے دام نہیں ہوتے ہیں تو اس وقت بیعانہ دیا جاتا ہے کہ ظاہر ہو کہ یہ اُسی کا مال ہے اور کسی دوسرے دن باقی (رقم) روپے دے دیئے جاتے ہیں۔ روح القدس کے بیعانہ کی نسبت لکھا ہے کہ خدا نے ہم پر مہر بھی کی ہے۔ اور بیعانہ میں روح کو ہمارے دلوں میں ڈال دیا ہے۔ ۲ کرنتھیوں ۵:۵ وہی خدا کی ملکیت کی خلاصی کے لئے ہماری میراث کا بیعانہ ہے۔ اور ایمانداروں کو اس لئے دیا جاتا ہے کہ خدا کے وعدے جو آسمانی میراث کی نسبت ہیں ان کے دل میں ان کی بابت کچھ بھی شک نہ ہو بلکہ پورا یقین ہو اور وہ اُس پوری میراث پر قابض ہو جائیں۔ جس کے بیعانہ میں روح القدس ان کو دیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ روح القدس کی اور مثالیں بھی بائبل مقدس میں درج ہیں۔

(ج) روح القدس کی شخصیت:

کتاب مقدس میں روح القدس کی شخصیت کی تعلیم زور اور صفائی کے ساتھ دی گئی ہے۔ انسان میں شخصیت کی ایک صفت عقل ہے جس کے استعمال سے علم حاصل ہوتا ہے۔ صاف دکھائی دیتا ہے وہی قدرت پاک روح میں موجود ہے۔ لیکن ان دونوں میں ضرور کچھ فرق ہے۔ خاکی انسان میں قدرت محدود ہے لیکن اس کے برعکس روح القدس میں وہ قدرت لامحدود ہے۔ لکھا ہے کہ روح القدس ساری باتیں بلکہ خدا کی تہ کی باتیں بھی دریافت کر لیتا ہے۔ ۱۔ کرنتھیوں ۲:۱۰

(۱) استاد:۔ یسوع مسیح شاگردوں کے استاد رہے اور انہیں برابر سکھایا کرتے تھے۔ اس نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ تمہارا استاد ایک ہی ہے اور تم سب بھائی ہو۔ متی ۲۳:۸ آسمان پر چڑھ جانے کے بعد روح القدس کلیسیا کا بڑا استاد ٹھہرا۔ اس بڑے استاد کی بابت لکھا ہے کہ وہ تمہیں سب باتیں سکھائے گا۔ یوحنا ۱۴:۲۶۔ اور پھر یہ بھی لکھا ہے کہ وہ

مسیح تمہیں سب باتیں سکھائے گا۔ یوحنا ۱۴:۱۷۔ اس میں سکھانے کی قوت ہے کیونکہ وہ جاننے والا ہے۔ اگر اس میں شخصیت موجود نہ ہوتی تو وہ علم استعمال نہ کرتا۔ شخصیت کی قوت استاد میں موجود ہے۔

(۲) وہ کلام کرتا ہے:۔ کلام کرنا ایک شخصیت کی قوت ہے جو پاک روح میں ظاہر ہوتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ بغیر شخصیت کے کلام نہیں کیا جاتا۔ پاک نوشتوں میں روح القدس کے کلام کرنے کا ذکر ملتا ہے۔ جو کچھ سنے گا وہی کہے گا۔ یوحنا ۱۶:۱۳

(۳) پاک روح کا نام باپ اور بیٹے کے ناموں کے ساتھ برابری سے لیا جاتا ہے۔ اس کے نام پر بپتسمہ دیا جاتا ہے۔ متی ۲۸:۱۹ سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور ان کو باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔ اس کے نام پر برکتیں دی جاتی ہیں۔ ۲ کرنتھیوں ۱۳:۱۴ شخصیت ہی کے سبب سے اس کے نام کا ایسا استعمال ہوتا ہے۔

(۴) وہ محبت کی روح ہے:۔ محبت شخصیت کی ایک قوت ہے۔ پاک روح کی نسبت لکھا ہے، وہ روح کی محبت ہے۔ رومیوں ۱۵:۳۰۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے روح القدس میں شخصیت موجود ہے۔ چونکہ شخصیت کے بغیر وہ محبت نہیں رکھ سکتا۔

(۵) وہ رنجیدہ ہو جاتا ہے۔ افسیوں ۴:۳۰

(۶) وہ انسان کے ساتھ شراکت اور رفاقت رکھتا ہے۔ رسول فرماتا ہے کہ روح القدس کی شراکت تم سب کے ساتھ ہوتی رہے۔ ۲ کرنتھیوں ۱۳:۱۴۔ شخصیت کے بغیر پاک روح کا رفاقت رکھنا ممکن نہیں۔

(۷) انسان اس کی ہر وقت مخالفت کرتے ہیں۔ تم ہر وقت روح القدس کی مخالفت کرتے ہو۔ اعمال ۷:۵۱۔ اس بات میں بھی شخصیت ثابت ہوتی ہے۔

(۸) روح القدس انسان کو کسی خاص خدمت کیلئے بلاتا اور بھیجتا ہے:۔ جب وہ خداوند کی عبادت کر رہے اور روزے رکھ رہے تھے تو روح القدس نے کہا میرے لئے برنباس اور

ساؤل کو اُس کام کے واسطے مخصوص کر دو جس کے واسطے میں نے ان کو بلایا ہے۔ وہ رُوح القدس کے بھیجے ہوئے سلوکیہ کو گئے۔

(۹) وہ منع کرتا ہے:- اور وہ فروگیہ اور گلتیہ کے علاقے میں سے گزرے کیونکہ روح القدس نے انہیں آسیہ میں کلام سنانے سے منع کیا۔ اعمال ۱۶: ۶

(۱۰) اگر کوئی اُس کے برخلاف بات کرے گا تو اُسے معاف نہ کیا جائے گا۔ متی ۱۲: ۱۳

پاک روح کی بابت بائبل مقدس میں زور کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے اور کثرت کے ساتھ بہت سی دلیلیں موجود ہیں۔

(د) روح القدس کی ذاتی صفتیں:- اس کی ذات خدا کی ذات ہے جیسا اس کی صفتوں سے ظاہر ہوتا ہے۔

(۱) وہ خدا اور خداوند کہلاتا ہے۔ اے حننیاہ کیوں شیطان نے تیرے دل میں یہ بات ڈال دی کہ تو نے روح القدس سے جھوٹ بولے اور زمین کی قیمت میں سے کچھ رکھ چھوڑے؟ تو نے خدا سے جھوٹ بولا۔ اعمال ۵: ۳۔ ۴ کیا تم خدا کا مقدس ہو اور خدا کا روح تم میں بسا ہوا ہے۔ ۱۔ کرنتھیوں ۳: ۱۶۔

(۲) ازلیت:- مسیح نے اپنے آپ کو ازلی روح کے وسیلے خدا کے سامنے بے عیب قربان کر دیا۔ عبرانیوں ۹: ۱۴۔ جیسا خدا کی صفات ہیں ویسے ہی یہ صفات پاک روح کی بھی ہیں۔

(۳) قدرتِ کلی:- روح پانیوں پر جنبش کرتا تھا۔ پیدائش ۱: ۲۔ معلوم ہوتا ہے کہ روح کے جنبش کرنے سے زمین کی ویرانی اور سنسانی اور تاریکی دور کی گئی۔ ایوب فرماتا ہے کہ خدا نے اپنے روح سے آسمانوں کی آرائش دی ہے۔ ۲۶: ۱۳۔ روح نے مجھے بنایا ہے۔ ایوب ۳۳: ۴۔ روح وہ ہے جو زندہ کرتی ہے۔ یوحنا ۶: ۶۳

(۴) ہر جگہ حاضر ہے:- میں تیری روح سے بچ کر کہاں جاؤں یا تیری حضوری سے کدھر بھاگوں؟ اگر آسمان پر چڑھ جاؤں تو وہاں ہے۔ اگر میں پاتال میں بستر بچھاؤں تو دیکھ! تو وہاں بھی ہے۔

اگر میں صبح کے پر لگا کر سمندر کی انتہا میں جا بسوں تو وہاں بھی تیرا ہاتھ میری راہنمائی کرے گا۔ زبور ۱۳۹: ۷۔ ۱۰

(۵) اس کی علم الغیبی:- اس کے سامنے کوئی بات چھپی ہوئی ہے نہیں۔ روح ساری باتیں بلکہ خدا کی تہہ کی باتیں بھی دریافت کر لیتا ہے۔ ۱۔ کرنتھیوں ۲: ۱۰

(۶) نیک:- تیری روح مجھے راستی کے ملک میں لے چلے۔ زبور ۱۴۳: ۱۰

(ل) روح القدس کی خدمت:- بیان ہو چکا ہے کہ خدا کی ذات روح القدس کی ذات ہے۔ جیسا ناموں، مثالوں اور صفتوں سے ظاہر ہوتی ہے۔ اسی طرح اس کی خدمت سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ پاک روح میں الوہیت موجود ہے۔

(الف) روح القدس کی خدمت پر عہد نامہ عتیق کے زمانوں میں

(۱) وہ خلقت کے راز میں شریک تھا۔ پیدائش ۱: ۲۔ ایوب ۲۶: ۱۳

(۲) روح نے آدمیوں کو کسی خاص کام کے کرنے کے واسطے مقرر کر کے تیار کیا۔ چنانچہ جب روح ان ستر بزرگوں میں آئی تو وہ نبوت کرنے لگے اور بعد اُس کے پھر نہ کی۔ گنتی ۱۱: ۲۵۔ جب موسیٰ نے اپنے ہاتھ یشوع پر رکھے تب وہ اُس پر نازل ہوا۔ استثنا ۳۴: ۹۔ خداوند کی روح عتنی ایل پر اُتری اور وہ اسرائیل کا حاکم ہوا۔ قضاۃ ۳: ۹۔ خداوند کی روح جدعون پر نازل ہوئی۔ قضاۃ ۶: ۳۴۔ خداوند کی روح افتاح پر آئی۔ قضاۃ ۱۱: ۲۹۔ خداوند کی روح ساؤل پر نازل ہوئی اور اُس نے نبوت کی۔ ۱۔ سموئیل ۱۹: ۲۳، ۱۰: ۱۰۔ خداوند کی روح داؤد پر اُتری۔ ۲۔ سموئیل ۲۳: ۲۔ خداوند کی روح عزریاہ پر نازل ہوئی۔ ۲۔ تواریخ ۱۵: ۱۔ خداوند کی روح حزقی ایل پر نازل ہوئی۔ ۲۔ تواریخ ۱۱: ۲۴

(۳) خداوند نے کسی آدمی کو حکمت کی روح دی کہ وہ اچھے کام کرے۔ خدا نے بضلی ایل بن اوری بن حور کو حکمت اور فہم اور ہر طرح کی صنعت میں روح اللہ سے معمور کیا ہے۔ خروج ۳۱: ۳

(۴) روح القدس علم بخشتا ہے۔ آدمی روح القدس کی تحریک کے سبب سے خدا کی

طرف سے بولتے تھے۔ ۲۔پطرس ۱: ۲۱

(ب) نئے عہدنامے کے زمانے میں :-

(۱) روح کی خدمت مسیح کی زندگی میں۔ یسوع اور روح القدس کبھی جُدا نہیں ہوتے۔ جس میں مسیح کا روح نہیں وہ اُس کا نہیں۔ اور اگر مسیح تم میں ہے تو روح راستبازی کے سبب سے زندہ ہے۔ رومیوں ۸: ۹، ۱۰۔ روح القدس یسوع کا جلال ظاہر کرے گا۔ یوحنا ۱۶: ۱۴۔ یسوع روح سے پیدا ہوا۔ متی ۱: ۲۰۔ روح سے بھرا ہوا۔ متی ۳: ۱۶۔ مرقس ۱: ۱۰۔ لوقا ۳: ۲۱۔ یوحنا ۱: ۳۳۔ روح مسیح کو جنگل میں لے گیا۔ متی ۴: ۱۔ مرقس ۱: ۱۲۔ لوقا ۴: ۱۔ روح القدس کی قدرت سے عجیب کام دکھاتا تھا۔ متی ۱۲: ۲۸۔ اعمال ۱۰: ۳۸۔ مسیح نے اپنے آپ کو ازلی روح کے وسیلے سے خدا کے سامنے بے عیب قربان کر دیا۔ عبرانیوں ۹: ۱۴۔ روح نے مسیح کو مُردوں میں سے زندہ کیا۔ رومیوں ۱: ۴، ۸: ۱۱

(۲) روح کی خدمت گمراہ انسان کے درمیان۔

(ا) وہ دنیا کو گناہ اور راستبازی اور عدالت کے بارے میں قصوروار ٹھہرائے گا۔

(ب) وہ توبہ کرنے والے کو نئی پیدائش بخشتا ہے۔ یوحنا ۳: ۳، ۵، ۸، ططس ۳: ۵-۱

یوحنا ۵: ۲۴

(۳) مقدسوں کے دلوں میں پاک روح کی تاثیر سے روحانی بھوک اور پیاس پیدا ہوتی ہے۔ لکھا ہے کہ جیسے ہرنی پانی کے سوتوں کی نہایت پیاسی ہوتی ہے۔ ویسے ہی میری روح اے خدا تیری نہایت پیاسی ہے۔ میری روح خدا کے لئے ترستی ہے۔ زبور ۴۲: ۱، ۲۔ میری روح خداوند کی بارگاہوں کے لئے آرزومند بلکہ گداز ہوتی ہے۔ میرا دل اور میرا جسم زندہ خدا کے لئے للکارتا ہے۔ زبور ۸۴: ۲۔ ایسی عجیب اور بیش قیمت روحانی آرزومندی ہماری روحانی زندگی کی ایک خاصیت ہے۔

(۴) روح القدس کا بپتسمہ :-

بائبل سے نہ صرف یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ خدا کا عجیب اور بڑا انتظام یہ ہے کہ مسیح ہر زمانے یا خاص کر کے فضل کے زمانے میں پاک روح کی معموری سے خدا کے فرزندوں کی میراث میں شامل ہیں بلکہ روح کی معموری کو حاصل کرنا تمام راستبازوں پر فرضِ کلّی ہے۔

بیان ہو چکا ہے کہ یسوع مسیح روح القدس سے معمور ہو کر اپنے لوگوں کو جیسا موقعہ ہو روح القدس کا بپتسمہ دیتا ہے۔ یسوع کی بابت صاف فرمایا گیا کہ وہ روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دے گا۔ متی ۳: ۱۱۔ جو مجھ پر ایمان لائے گا اس کے اندر سے جیسا کتاب مقدس میں آیا ہے، زندگی کے پانی کی ندیاں جاری ہوں گی اُس نے یہ بات اُس روح کی بابت کہی جسے وہ پانے کو تھے جو اُس پر ایمان لائے کیونکہ روح اب تک نازل نہ ہوا تھا۔ یوحنا ۷: ۳۸ - ۳۹۔ میں باپ سے درخواست کروں گا کہ وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے جو ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔ یوحنا ۱۴: ۱۶۔ وہ تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تمہیں کہا ہے وہ سب کچھ تمہیں یاد دلائے گا۔ یوحنا ۱۴: ۲۶۔ تمہارے لئے فائدہ مند ہے تاکہ ایک مددگار آئے۔ یوحنا ۱۶: ۷ سچائی کا روح تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔ یوحنا ۱۶: ۱۳۔ خدا نے اپنے فرزندوں کو روح القدس کے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ دیکھو جس کا میرے باپ نے وعدہ کیا ہے میں اُس کو تم پر نازل کروں گا لیکن جب تک عالمِ بالا سے تم کو قوت کا لباس نہ ملے اس شہر میں ٹھہرے رہو۔ لوقا ۲۴: ۴۹۔ باپ کے اُس وعدہ کے پورا ہونے کے منتظر رہو۔ تھوڑے دنوں کے بعد روح القدس سے بپتسمہ پاؤ گے۔ اعمال ۱: ۴ - ۵۔ یہ وعدہ تم اور تمہاری اولاد اور ان سب دور کے لوگوں سے بھی ہے جنہیں خداوند ہمارا خدا اپنے پاس بلائے گا۔ اعمال ۲: ۳۹۔ جب روح القدس تم پر نازل ہوگا تو تم قوت پاؤ گے اور میرے گواہ ہو گے۔ اعمال ۱: ۸۔ پنتکُست کے دن یسوع کی باتیں پوری ہوئیں اور سب روح القدس سے بھر گئے۔ اعمال ۲: ۴۔ اس معموری کے پانے کی نسبت پطرس رسول نے یہ گواہی دی کہ خدا کے داہنے ہاتھ سے سربلند ہو کر اور باپ سے روح القدس حاصل کر کے جس کا وعدہ کیا گیا تھا اُس نے یہ نازل کیا جو تم دیکھتے

اور سنتے ہو۔ اعمال ۲: ۳۳۔ اس بھاری اور ضروری تعلیم پر کلیسا میں بہت کم زور دیا جاتا ہے۔ قدیم کلیسا میں وہ پورے طور سے قبول کی جاتی تھی اور اس کا اثر بہت مبارک ہوا۔ انجیل میں پاک روح کی معموری پر بڑا زور دیا جاتا ہے۔ اور اس کا ذکر بہت ملتا ہے۔ اعمال کی کتاب اور رسولوں کے خطوط میں اس سے باہر جانے کی نہایت صاف ہدایت ہے۔ ہر ایک ایماندار کا فرض ہے کہ یہ بات پیش کرے کہ میں نے روح القدس کی معموری پائی ہے کثرت کے ساتھ اور بھی دلیلیں ہیں۔ ذیل کے حوالے کافی ہیں۔

اعمال ۹: ۱۷، ۱۰: ۴۴۔ ۱۵: ۸، ۱۹: ۶۔ افسیوں ۱: ۱۳-۱۴

(۵) روح القدس کا کام یہ بھی ہے کہ مسیح کی گواہی دینا۔ یوحنا ۱۵: ۲۶، ۱۶: ۱۳-۱۴۔ عبرانیوں ۱۰: ۱۵۔ ۱۔ یوحنا ۵: ۷-۸

(۶) مسیح کا جلال ظاہر کرنا۔ یوحنا ۱۶: ۱۴۔

(۷) مسیح کی باتوں کو یاد دلانا۔ یوحنا ۱۴: ۲۶۔ ۱۶: ۱۴

(۸) ایمانداروں کے ساتھ اور ان کے اندر رہنا۔ یوحنا ۱۴: ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۔ یوحنا ۳: ۲۴

(۹) ایمانداروں کو ہدایت کرنا۔ یوحنا ۱۶: ۱۳، اعمال ۱۰: ۱۹۔ اعمال ۱۳: ۲، ۴۔ ۱۶: ۶، ۷

(۱۰) روحانی نعمتیں بخشتا ہے۔ ۱۔ کرنتھیوں ۱۲: ۴-۱۱

(۱۱) وہ سکھاتا ہے۔ یوحنا ۱۴: ۲۶۔ اس کا مسح تمہیں سب باتیں سکھاتا ہے۔ ۱۔ یوحنا ۲: ۲۷، ۱۔ کرن ۲: ۱۰

(۱۲) ایمانداروں کے لئے شفاعت کرتا ہے۔ رومیوں ۸: ۲۶

(۱۳) کلیسا کے فیصلوں میں ہدایت کرتا ہے۔ اعمال ۱۵: ۲۸۔

(۱۴) کلیسا کو تسلی دیتا ہے۔ اعمال ۹: ۳۱

(۱۵) وہ منادوں کو اپنے خاص کام کے لئے مقرر کر کے ان کو تیار کرتا ہے۔ اعمال ۱۳: ۲

(۱۶) وہ منادوں کو بھیجتا ہے۔ اور مناد روح القدس کے بھیجے ہوئے منادی کرنے جاتے

ہیں۔ اعمال ۱۳: ۴۔

(۱۷) وہ منع کرتا ہے۔ اعمال ۱۶: ۶۔ ۷۔ اس نے پولس رسول کو ایشیا میں کلام سنانے سے منع کیا اور انہیں جانے نہ دیا۔

(۱۸) گواہی دیتا ہے۔ روح خود ہماری روح کے ساتھ مل کر گواہی دیتا ہے کہ ہم خدا کے فرزند ہیں۔ رومیوں ۸: ۱۶

(۱۹) راستباز ٹھہراتا ہے۔ ۱۔ کرن ۶: ۱۱

(۲۰) روح القدس اور دعا۔ روح القدس ہماری کمزوری میں مدد کرتا ہے۔ رومیوں ۸: ۲۶ یوحنا ۴: ۲۳۔ یہوداہ ۲۰

(۲۱) وہ سب ایمانداروں کو پاک کرنے والا ہے۔ رومیوں ۱۵: ۱۶۔

بائبل مقدس کی صاف تعلیم یہ ہے کہ پاک روح ہی کی قوت سے انسان پاک اور صاف دل حاصل کر سکتا ہے۔

(۲۲) روح القدس علم بخشتا ہے۔ نبی لوگوں نے روح القدس کے وسیلے سے خوشخبری دی۔ ۱۔ پطرس ۱: ۱۲۔ آدمی روح القدس کی تحریک کے سبب سے خدا کی طرف سے بولتے تھے۔ ۲۔ پطرس ۱: ۲۱۔ ۲۔ تیمتھیس ۳: ۱۶۔ اعمال ۱: ۱۶۔ یوحنا ۱۴: ۲۶۔

(۲۳) روح القدس مقدسوں کو مسیح کی صورت میں بدل دے گا۔ رومیوں ۸: ۱۱

(۲۴) خدا کی روح پاک تثلیث میں تیسری جان ہے۔

پیدائش ۱: ۲۔ یوحنا ۱: ۱-۳۔ مرقس ۳: ۲۹۔ یوحنا ۱۵: ۲۶۔ ۲۔ کرنتھیوں ۱۳: ۱۴
اعمال ۵: ۳-۴، ۹، رومیوں ۸: ۱۱۔ ۱۔ یوحنا ۵: ۷ مرقس ۱: ۴ یسعیاہ ۶۱: ۱، ۴۸: ۱۶
یوحنا ۱: ۵

(س) روح القدس کی نعمتیں:-

بیان ہو چکا ہے کہ خدا کے وعدے کے مطابق روح القدس کو حاصل کرنا ہر ایک راستباز

کا حق ہے۔ روح کی معموری بالکل ضروری ہے۔ کیونکہ اُس کے بغیر زندگی کا پورا کام کسی طور سے انجام نہ پائے گا۔ خدا کے کام رسموں اور مذہبی دستوروں سے انجام نہیں پاتے ہیں۔ اسی سبب سے کلیسا کے روحانی انتظام کو پورا کرنے کے واسطے خدا نے روحانی نعمتوں کو دیا ہے۔ اس کی بابت پولُس رسول کہتا ہے کہ اے بھائیو! کہ میں چاہتا ہوں کہ تم روحانی نعمتوں کے بارے میں بے خبر رہو۔ ۱۔کرن ۱۲: ۱۔ اس قسم کی نصیحت آج کل بھی دینا مناسب ہے۔ کیونکہ زیادہ مسیحی اس کی بابت کچھ نہیں جانتے ہیں۔ روحانی نعمتیں روح القدس کے نازل ہونے پر دی جاتی ہیں۔ جب پاک روح پنتکُست کے دن ایمانداروں پر نازل ہوا، تب وہ روح القدس سے معمور ہو گئے اور غیر زبانیں بولنے لگے۔ جس طرح روح نے انہیں بولنے کی طاقت بخشی۔ اعمال ۲: ۴۔ جب پاک روح افسس کی کلیسا میں نازل ہوا تب وہ طرح طرح کی زبانیں بولنے اور نبوت کرنے لگے۔ اعمال ۱۹: ۶۔

رسولی زمانے کی کلیسا میں کثرت سے روحانی نعمتیں موجود تھیں۔ کرنتھیس کی کلیسیا کی بابت پولُس رسول فرماتے ہیں کہ کرنتھیوں میں ہمیشہ اپنے خدا کا شکر کرتا ہوں کہ تم اُس میں ہو کر سب باتوں میں کلام اور علم کی ہر طرح کی دولت سے دولت مند ہو گئے ہو۔ چنانچہ مسیح کی گواہی تم میں قائم ہوئی۔ یہاں تک کہ تم کسی نعمت میں کم نہیں۔ ۱۔کرنتھیوں ۱: ۴-۷ نعمتیں بھی طرح طرح کی ہیں مگر روح ایک ہی ہے۔ ۱۔کرنتھیوں ۱۲: ۱۔ لیکن ہر شخص میں روح کا ظہور فائدہ پہنچانے کے لئے ہوتا ہے۔ ۱۔کرن ۱۲: ۷۔ پس اے بھائیو! کیا کرنا چاہیے؟ جب تم جمع ہوتے ہو، تو ہر ایک کے دل میں مزمور یا تعلیم یا مکاشفہ یا بیگانہ زبان یا ترجمہ ہوتا ہے۔ سب کچھ روحانی ترقی کے لئے ہونا چاہیے۔ ۱۔کرن ۱۴: ۲۶-۳۰۔ ہر ایک کلیسا کے لئے روحانی نعمتیں ضروری ہیں کیونکہ روح القدس روحانی نعمتوں کے ذریعے سے اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے۔ روحانی نعمت کے ذریعے سے خدا کی حضوری ظاہر ہوتی ہے۔ اگر سب نبوت کریں اور کوئی بے ایمان یا ناواقف اندر آ جائے تو سب اسے قائل

کر دیں گے اور سب اُسے پرکھ لیں گے اور اُس کے دل کے بھید ظاہر ہو جائیں گے تب وہ منہ کے بل گر کر خدا کو سجدہ کرے گا۔ اور اقرار کرے گا بے شک خدا تم میں ہے۔ ۱۔کرن ۱۴: ۲۴-۲۵۔ جو بیگانہ زبان میں باتیں کرتا ہے وہ اپنی ترقی کرتا ہے اور جو نبوت کرتا ہے وہ کلیسا کی ترقی کرتا ہے۔ ۱۔کرن ۱۴: ۴۔ پس تم جب روحانی نعمتوں کی آرزو رکھتے ہو تو ایسی کوشش کرو کہ تمہاری نعمتوں کی افزونی سے کلیسا کی ترقی ہو۔ ۱۔کرنتھیوں ۱۴: ۱۲۔ لیکن یہ سب تاثیریں وہی ایک روح کرتا ہے اور جس کو جو چاہتا ہے بانٹتا ہے ۱۔کرنتھیوں ۱۲: ۱۱۔ یہ نعمتیں روحانی ہیں اور انسان کی روحانی زندگی میں دی جاتی ہیں۔ وہ جسمانی نہیں اور نہ ہی انسانیت کی ایک صفت ہیں۔ ان روحانی نعمتوں کو حاصل کرنے کے لئے ضرور ہے کہ انسان الٰہی ذات میں شریک ہو۔ ۲۔پطرس ۱: ۴۔ اس طرح انسان کی روح القدس کے درمیان ایک عجیب رفاقت ہوتی ہے۔ اگر کسی نے روح القدس کی بخشش کو حاصل نہیں کیا تب وہ ہرگز روحانی نعمتوں کو حاصل نہیں کر سکتا۔ روح القدس جب انسان کے دل میں سکونت کرتا ہے تو اس کی زندگی میں طرح طرح کے اثر پہنچاتا اور مختلف کاموں کو سرانجام دیتا ہے۔

(۱) حکمت کا کلام۔ ۱۔کرنتھیوں ۱۲: ۸

پاک روح سے مسح ہونے پر روحانی نعمتیں انسان کو دی جاتی ہیں۔ بغیر پاک روح کی معموری کسی کو اس قسم کی حکمت نہیں دی جاتی ہے۔ اسی سبب سے پولُس رسول اپنی نسبت کہتا ہے۔ ۱۔کرنتھیوں ۲: ۱۳۔ کہ ہم باتوں کو ان الفاظ میں نہیں بیان کرتے جو انسانی حکمت نے ہم کو سکھائی ہیں بلکہ ان الفاظ میں جو روح نے سکھائی ہیں اور روحانی باتوں سے مقابلہ کرتے ہیں مگر نفسانی آدمی خدا کے روح کی باتیں قبول نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ اُس کے نزدیک بیوقوفی کی باتیں ہیں۔ اور نہ وہ اُسے سمجھ سکتا ہے کیونکہ وہ روحانی طور پر پرکھی جاتی ہیں لیکن روحانی شخص سب باتوں کو پرکھ لیتا ہے مگر خود کسی

سے پرکھا نہیں جاتا۔ خداوند کی عقل کو کس نے جانا کہ اس کو تعلیم دے سکے؟ مگر ہم میں مسیح کی عقل ہے۔ ۱۔کرنتھیوں ۲: ۱۳-۱۶

اسی عجیب بیان میں انسانی اور روحانی حکمت میں بہت فرق ہے۔

اس قسم کی حکمت کی بابت پولس رسول فرماتے ہیں کہ ہم پر خدا نے اس کو روح کے وسیلے سے ظاہر کیا کیونکہ روح ساری باتیں بلکہ خدا کی تہہ کی باتیں جانتا ہے کیونکہ انسانوں میں سے کون کسی انسان کی باتیں جانتا ہے سوا انسان کی اپنی روح کے جو اس میں ہے۔ اسی طرح خدا کے روح کے سوا کوئی خدا کی باتیں نہیں جانتا۔ مگر ہم نے نہ دنیا کی روح بلکہ وہ روح پایا جو خدا کی طرف سے ہے تاکہ ان باتوں کو جانیں جو خدا نے ہمیں عنایت کی ہیں۔ ۱۔کرنتھیوں ۲: ۱۰-۱۲ ہر ایک استاد کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ اس کو مکاشفے کی روح ملے تاکہ وہ اچھی طرح سے خدا کے مقدس کلام کو بانٹ سکے یسوع مسیح نے جس میں حکمت اور معرفت کے سب خزانے چھپے ہوئے ہیں۔ اپنی کلیسیا کی ترقی کے واسطے ایک انتظام کیا ہے۔ یہ نفسانی حکمت نہیں بلکہ اوپر سے آتی ہے۔ یعقوب رسول اس کے بارے میں یوں فرماتے ہیں مگر جو حکمت اوپر سے آتی ہے اول تو وہ پاک ہوتی ہے۔ پھر ملنسار حلیم اور تربیت پذیر۔ رحم اور اچھے پھلوں سے لدی ہوئی۔ بے طرفدار اور بے ریا ہوتی ہے۔ یعقوب ۳: ۱۷۔ اس کی بابت خداوند یسوع مسیح نے کہا ہے کہ میں تمہیں ایسی زبان اور حکمت دوں گا کہ تمہارا کوئی مخالف سامنا کرنے یا خلاف کہنے کا مقدور نہ رکھے گا۔ لوقا ۲۱: ۱۵۔ یسوع مسیح کا یہ وعدہ یہ ہے کہ جب سچائی کا روح آئے گا تو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا اور تم کو آئندہ کی خبریں دے گا۔ یوحنا ۱۶: ۱۳۔

صاف ظاہر ہوتا ہے کہ پولس رسول کو حکمت کی نعمت ملی تھی اس لئے وہ کہہ سکتا تھا کہ ہم پر خدا نے ان کو روح کے وسیلے سے ظاہر کیا۔ ۱۔کرنتھیوں ۲: ۱۰ اور پھر رسول

فرماتے ہیں کہ مجھ پر جو سب مقدسوں میں چھوٹے سے چھوٹا ہوں یہ فضل ہوا کہ میں غیر قوموں کو مسیح کی بے قیاس دولت کی خوشخبری دوں اور سب پر یہ بات روشن کروں کہ جو بھید ازل سے سب چیزوں کے پیدا کرنے والے خدا میں پوشیدہ رہا اس کا انتظام ہے۔ افسیوں ۳: ۸-۹ دانی ایل کی بابت یہ لکھا ہے کہ وہ ایسا شخص تھا جس میں قدوس الہوں کی روح تھی اور الہوں کی حکمت کی مانند اس میں حکمت پائی جاتی تھی۔ دانی ایل ۵: ۱۱ نون کا بیٹا یشوع بھی دانائی کی روح سے معمور ہوا تھا۔ استثنا ۳۴: ۹

(۲) علمیت کا کلام ۱۔کرنتھیوں ۱۲: ۸

اگرچہ حکمت کا کلام اور علمیت کا کلام دو فرق روحانی نعمتیں ہیں تاہم حقیقت میں ان کے درمیان بہت فرق نہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ علمیت کا کلام وہ الہٰی کلام کا مکاشفہ ہے جو پاک روح کسی روحانی اور روح القدس سے مسح کئے ہوئے ایماندار کی عقل پر ظاہر کرتا ہے۔ اس کے بارے میں کسی حکمت کا کلام وہ الہٰی کلام ہے جو پاک روح سے مسح ہوئے ایماندار کے دل یا مرضی پر ظاہر ہوتا ہے۔ دونوں نعمتیں روح القدس کے ذریعے اس لئے دی جاتی ہیں کہ خدا کے کلام کا دروازہ بائبل کے استادوں کے واسطے یہ بالکل درکار ہے کہ ان کو اس قسم کی نعمتیں ملیں کہ پوشیدہ باتیں ان پر ظاہر ہو جائیں۔

بائبل میں زندگی کی ایسی عجیب باتیں ہیں جو انسان کی سمجھ میں نہیں آسکتی ہیں۔ اس لئے ضرور ہے کہ انسان کو روحانی نعمتیں ملیں۔ روحانی نعمتیں وہ وسیلے ہیں جن کے ذریعے سے روح القدس اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے۔ جب پاک روح کے مسح سے انسان کی عقل پوری تندرستی پائے تو روحانی علم کی نسبت وہ بھری جانے والی ہو جاتی ہے اور اس کے علم میں بڑی قدرت پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ خاص علمیت جس سے روحوں پر یسوع مسیح پر ظاہر کیا جاتا ہے۔ روح کے ذریعے سے عنایت ہوتی ہے۔ بہت آدمی ہیں جو دنیاوی کام میں بڑے عقلمند ہیں کیونکہ انہوں نے دنیاوی علم خوب حاصل کیا لیکن

روحوں کے بچانے کے کام سے انہیں مطلق واقفیت نہیں ہے۔ اس طرح سے بہت
سے لوگ ہیں جنہوں نے دنیاوی اور دینی علم بہت کم حاصل کیا ہے پر وہ روح القدس
کے سکھائے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ علمیت جو اس طریقے سے حاصل ہوتی ہے ایک عجیب
الٰہی قوت ہے۔ کوئی آدمی اپنی قوت سے خداوند کی مرضی کو پورا نہیں کر سکتا۔ پاک روح ہمارا
بڑا استاد ہے جو ساری سچائی کی راہ بتاتا ہے۔ یوحنا ۱۶: ۱۳۔ پرانے عہدنامے کے وقت
بھی حکمت اور علمیت کی روح کسی کسی شخص کو دی گئی تاکہ وہ عجیب کام کرے۔ خروج ۲۸: ۳
خدا نے بضلی ایل بن اوری بن حور کی نسبت کہا کہ میں نے اُس کو بلایا اور اُس کو حکمت اور
فہم اور علم اور ہر طرح کی ہنرمندی میں روح اللہ سے بھر دیا تاکہ استادی کے کاموں کو
ایجاد کرے۔ خروج ۳۱: ۱۔ اگر پرانے عہدنامے کے وقت یہ ضرور تھا کہ پاک روح کے ذریعے
سے روحانی علم استادوں کو دیا جائے تاکہ وہ ہنرمندی کے کاموں کو ایجاد کریں تو مسیح کے
شاگردوں کو بھی ایسا ہی علم درکار ہے۔ روح القدس کی معموری کے بغیر ایسے روحانی علم کو
حاصل کرنا ناممکن ہے۔ اور ایسے علم کے بغیر روحانی کام ہرگز انجام نہیں پا سکتا۔ علمیت کے
کلام کی نعمت اس لئے دی جاتی ہے کہ وہ کلیسیا کے لئے بڑی برکت کا باعث ہو۔ پاک روح
میں معمور ہونے میں فتح پانے اور پھلداری کا بھید ہے۔ ایسے روحانی علم کے سامنے انسان
کی نادانی کو خاموش رہنا مناسب ہے۔

(۳) ایمان۔ ۱-کرنتھیوں ۱۲: ۹

صاف ظاہر ہے کہ اس ربط میں اُس ایمان کا اظہار نہیں ہے جس کے حق میں لکھا ہے
کہ بغیر ایمان کے خدا کو پسند آنا ناممکن ہے۔ اس لئے خدا کے پاس آنے والے کو ایمان لانا چاہئے
کہ وہ موجود ہے اور اپنے طالبوں کو بدلہ دیتا ہے۔ عبرانیوں ۱۱: ۶ اور بائبل صاف بتاتی
ہے کہ نجات حاصل کرنے میں اسی قسم کا ایمان لانا ایک شرط ہے۔ حقیقت میں نجات حاصل
کرنے کا ایمان ایک بخشش ہے۔ یعنی تم کو ایمان کے وسیلے فضل ہی سے نجات ملی ہے۔

اور یہ تمہاری طرف سے نہیں بلکہ خدا کی بخشش ہے۔ افسی ۲: ۸۔ اس قسم کا ایمان ہر ایک
ایماندار کے لئے درکار ہے کیونکہ راستباز ایمان سے جیتا رہے گا۔ عبرانیوں ۱۰: ۳۸ اور
رومیوں ۱: ۱۷۔

بیان ہو چکا ہے کہ سب روحانی نعمتیں روح القدس سے مسح ہونے پر پیچھے ایمانداروں
کو دی جاتی ہیں۔ اس سبب سے ایمان کی نعمت ایک خاص نعمت ہے۔ جو پاک روح
کے نازل ہونے پر دی جاتی ہے۔ یہ کوئی معمولی ایمان نہیں بلکہ یہ وہ ایمان ہے جس کے
ذریعے سے بڑے بڑے معجزے ہوتے ہیں۔

ذیل کے حوالوں میں اس قسم کا ایمان مندرج ہے۔

اگر تم میں سے رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا اور اس پہاڑ سے کہو گے کہ یہاں
سے سرک کر وہاں چلا جا اور وہ چلا جائے گا اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگی۔
متی ۱۷: ۲۰۔ ستفنس کے حق میں لکھا ہے کہ وہ ایمان اور روح القدس سے بھرا ہوا تھا
اعمال ۶: ۵۔ ایمان کی نعمت کلیسیا کے لئے درکار ہے کیونکہ یسوع مسیح نے کہا ہے ایمان
لانے والوں کے درمیان یہ معجزے ظاہر ہوں گے وہ میرے نام سے بدروحوں کو نکالیں گے
نئی نئی زبانیں بولیں گے سانپوں کو اٹھا لیں گے اگر کوئی ہلاک کرنے والی چیز پئیں گے
تو انہیں کچھ ضرر نہ پہنچے گا وہ بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے تو اچھے ہو جائیں گے مرقس ۱۶: ۱۷، ۱۸۔

آج کل ایمان کی نعمت کے سبب سے ایمانداروں کے درمیان عجیب کام نہیں ہوتے۔
جیسے کہ رسولی زمانے میں ہوتے تھے۔

(۴) شفا بخشنے کی قوت۔ ۱-کرنتھیوں ۱۲: ۹

پاک کلام میں صاف آشکارا کیا جاتا ہے کہ خدا نے نہ صرف ہمارے بچانے کا انتظام کیا
بلکہ ہمارے بدن کے لئے بھی شفا دینے کا عجیب انتظام کیا ہے۔ پرانے عہدنامے میں خدا
نے اپنے لوگوں سے کہا کہ اگر تو دل لگا کر خداوند اپنے خدا کی بات سنے اور وہی کام کرے

جو اُس کی نظر میں بھلا ہے اور اس کے حکموں کو مانے اور اُس کے آئین پر عمل کرے تو میں ان بیماریوں میں سے جو میں نے مصریوں پر بھیجیں تجھ پر کوئی نہ بھیجوں گا۔ کیونکہ میں خداوند تیرا شافی ہوں۔ خروج ۱۵: ۲۶۔

رسولی زمانے کی کلیسیا میں کثرت سے روحانی نعمتیں موجود تھیں اور ان میں سے شفا بخشنے کی طاقت بھی درج ہے۔ اس قسم کی نعمتیں کوئی صفت نہیں جو ان میں ذاتی طور پر پائی جاتی ہے بلکہ روحانی نعمت ہے جو روح القدس کی طرف سے دی جاتی ہے۔ بائبل سکھاتی ہے کہ ایمان لانے والوں کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ بیماروں پر ہاتھ رکھیں تو وہ اچھے ہو جائیں گے۔ مرقس ۱۶: ۱۸۔ سو یہ بھی لکھا ہے کہ اگر تم میں کوئی بیمار ہو تو کلیسیا کے بزرگوں کو بلائے اور وہ خداوند کے نام سے تیل مل کر اس کے لئے دعا مانگیں۔ جو دعا ایمان کے ساتھ ہوگی اس کے باعث بیمار بچ جائے گا اور خداوند اسے اُٹھا کھڑا کرے گا۔ یعقوب ۵: ۱۴، ۱۵ ان کے علاوہ شفا بخشنے کی نعمت روح القدس سے کسی کو دی جاتی ہے۔ ۱۔کرنتھیوں ۱۲: ۹

ذیل کے حوالوں میں اس روحانی نعمت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ پطرس نے ایک لنگڑے سے کہا کہ چاندی سونا تو میرے پاس ہے نہیں مگر جو میرے پاس ہے وہ تجھے دیئے دیتا ہوں یسوع مسیح ناصری کے نام سے چل پھر۔ اعمال ۳: ۶۔ پطرس کہتا ہے جو میرے پاس ہے میں دیتا ہوں۔ پطرس نے نہ اس کے لئے دعا کی نہ اُس پر اپنے ہاتھ رکھے بلکہ اس کو چلنے کا حکم دیا۔ اعمال ۹: ۳۳، ۳۴ آیات کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پطرس شفا بخشنے کی نعمت سے بیماروں کو چنگا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ لوگ بیماروں کو سڑکوں پر لا کے چارپائیوں اور کھٹولوں پر لٹا دیتے تھے تاکہ جب پطرس آئے تو اُس کا سایہ ہی ان میں سے کسی پر پڑ جائے اور یروشلیم کے چاروں طرف کے شہروں سے بھی لوگ بیماروں اور ناپاک روحوں کے ستائے ہوؤں کو لا کر کثرت سے جمع ہوتے تھے اور وہ سب اچھے کر دیئے جاتے تھے۔ اعمال ۵: ۱۵-۱۶۔ پولس رسول کی زندگی میں سے بھی یہ نعمت صاف نظر آتی

ہے۔ اعمال ۱۴: ۸-۱۰۔ نہ صرف شفا دینے کی ایک ہی نعمت ہے بلکہ دیگر بھی بہت ہیں کسی کو اسی روح سے شفا دینے کی توفیق۔ کسی کو معجزوں کی قدرت۔ کسی کو نبوت۔ کسی کو روحوں کا امتیاز۔ کسی کو طرح طرح کی زبانیں۔ کسی کو زبانوں کا ترجمہ کرنا۔ ۱۔کرنتھیوں ۱۲: ۹-۱۰

(۵) معجزوں کی نعمت۔ ۱۔کرنتھیوں ۱۲: ۱۰

رسول کی تصنیفات سے آشکارا کیا جاتا ہے کہ رسولی زمانے کی کلیسیا میں اس قسم کی روحانی نعمت موجود تھی۔ رسول لوگ اس کو استعمال کیا کرتے تھے۔ اُس وقت کثرت سے روح القدس کی قوت ظاہر ہوتی تھی۔ آج کل بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ معجزات کا زمانہ گزر گیا۔ لیکن معجزات کا زمانہ گزر نہیں گیا۔ یہ کُل اختیارات جو کلیسیا کو سپرد ہوئے اس سے واپس نہیں لئے گئے بلکہ اس فضل کے زمانے کے آخر تک اس کے پاس رہیں گے صرف انسان کی بے ایمانی اور گناہ کے سبب سے یہ قوت ظاہر نہیں ہوتی جیسے ظاہر ہونی چاہیے۔ جب یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو خوشخبری سنانے کے واسطے بھیجا تھا تو اس نے ان کو کہا، دیکھو۔ میں نے تم کو اختیار دیا ہے کہ سانپوں اور بچھوؤں کو کچلو اور دشمن کی ساری قدرت پر غالب آؤ اور تم کو ہرگز کسی چیز سے ضرر نہ پہنچے گا۔ لوقا ۱۰: ۱۹۔

یروشلیم کی کلیسیا میں روح القدس عجیب طور پر سکونت اور حکومت کرتا تھا اس لئے روحانی نعمتیں بھی موجود تھیں۔ گنہگار لوگ اس کلیسیا میں قائم نہیں رہ سکتے تھے مثلاً حننیاہ اور سفیرہ۔ اعمال ۵: ۱-۱۱۔ رسولوں کے ذریعے سے عجیب معجزے دکھاتا تھا یہاں تک کہ رومال اور پٹکے اُن کے بدنوں سے چھوا کر بیماروں پر ڈالے جاتے تھے اور ان کی بیماریاں جاتی رہتی تھیں اور بُری روحیں ان میں سے نکل جاتی تھیں۔ اعمال ۱۹: ۱۱-۱۲۔

جب ہم ان باتوں پر غور کرتے ہیں تو ایک نبی کی مانند پکاریں کہ اے خداوند تو برسوں کے درمیان اپنے کام کو نئے سرے سے رونق بخش۔ حبقوق ۳: ۲۔ مسیح نے اپنے شاگردوں

سے کہا کہ جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے۔ یہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کرے گا بلکہ ان
سے بھی بڑے کام کرے گا کیونکہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں۔ یوحنا ۱۴: ۱۲۔

(۴) نبوّت کی نعمت ۔ ۱۔کرنتھیوں ۱۲: ۱۰

اس روحانی نعمت کی بابت پولس رسول فرماتے ہیں کہ نبوتوں کی حقارت نہ کرو۔ ۱۔تھسلنیکیوں ۵: ۲۰ بلکہ اس روحانی نعمت کی آرزو رکھو۔ ۱۔کرنتھیوں ۱۴: ۱، ۳۹۔ ان نوشتوں سے نہ صرف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ایک بیش قیمت نعمت ہے جو ہر ایک کلیسیا میں موجود ہونی چاہئے بلکہ دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ آجکل بہت سے لوگ نبوتوں کی حقارت کرتے ہیں جیسا پہلے ایام میں لوگوں نے کیا جب پاک روح ستر بزرگوں پر نازل ہوا تب وہ نبوت کرنے لگے اور ان میں سے دو اشخاص خیمہ گاہ میں ہی نبوت کرنے لگے تب ایک جوان نے دوڑ کر موسیٰ کو خبر کی کہ الداد اور میداد خیمہ گاہ میں نبوت کر رہے ہیں سو موسیٰ کے خادم نون کے بیٹے یشوع نے جو اس کے چنے ہوئے جوانوں میں سے تھا۔ موسیٰ سے کہا اے میرے مالک ان کو روک دے۔ موسیٰ نے اس سے کہا کیا تجھے میرے لئے رشک آتا ہے۔ کاش! کہ خدا کے سارے بندے نبی ہوتے۔ اور خداوند اپنی روح ان میں ڈالتا۔ گنتی ۱۱: ۲۵-۲۹۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس قسم کی روحانی نعمت کا اصلی مقصد صرف شادی کرنا ہے۔ اگر یہ ٹھیک ہے تو آجکل بہت سے نبی لوگ ہیں۔ لیکن جب بہت ایسے منادیائے جاتے ہیں جن کو روح القدس کا انعام بھی نہیں ملا تب کس طرح وہ اس روحانی نعمت کو حاصل کر سکتے ہیں؟ نبوت کی نعمت ایک روحانی نعمت اس لئے اس کو حاصل کرنے والے کو سب سے پہلے پاک روح کا بپتسمہ ملنا چاہئے۔ بغیر روح القدس کی معموری کے کسی کو روحانی نعمت دی نہیں جاتی۔ جب روح القدس نازل ہوتا ہے تب نبوت کی نعمت بھی دی جاتی ہے۔

نبوت ایک وسیلہ ہے جس کے ذریعے سے الٰہی بھید ظاہر کئے جاتے ہیں یعنی اگر مجھے نبوت ملے اور سارے بھیدوں اور کل علم کی واقفیت ہو۔ ۱۔کرنتھیوں ۱۳: ۲۔ اگر سب نبوت کریں اور کوئی بے ایمان یا ناواقف اندر آ جائے تو سب اسے قائل کر دیں گے اور سب اسے پرکھ لیں گے اور اس کے دل کے بھید ظاہر ہو جائیں گے تب وہ منہ کے بل گر کر خدا کو سجدہ کرے گا اور اقرار کرے گا کہ بے شک خدا تم میں ہے۔ ۱۔کرنتھیوں ۱۴: ۲۴-۲۵۔ اگبس نبی کی نسبت لکھا ہے کہ اس نے روح کی ہدایت سے ظاہر کیا کہ تمام دنیا میں کال پڑے گا۔ شاگردوں نے ان باتوں پر یقین کیا اس لئے انہوں نے اس کال سے بیشتر ایسا انتظام کیا کہ اپنے مقدور کے موافق یہودیہ میں رہنے والے بھائیوں کے لئے کچھ بھیجیں۔ اعمال ۱۱: ۲۹-۳۰۔

اس نعمت کے وسیلے سے کلیسیا کی ترقی ہوتی ہے۔ جو بیگانہ زبان میں باتیں کرتا ہے وہ آدمیوں سے باتیں نہیں کرتا بلکہ خدا سے اس لئے کہ اس کی کوئی نہیں سمجھتا حالانکہ وہ اپنی روح کے وسیلے سے بھید کی باتیں کرتا ہے۔ لیکن جو نبوت کرتا ہے وہ آدمیوں کی ترقی نصیحت اور تسلی کی باتیں کرتا ہے اور جو نبوت کرتا ہے وہ کلیسیا کی ترقی کرتا ہے۔ ۱۔کرنتھیوں ۱۴: ۲-۴۔

روحوں کے امتیاز کی نعمت۔

جب تک مسیح کی دلہن یعنی کلیسیا اس دنیا میں رہے گی تب تک شیطان اس سے لڑائی کرتا رہے گا۔ نور اور تاریکی، سچائی اور جھوٹ کے درمیان ہمیشہ لڑائی ہوتی رہے گی۔ اس لڑائی کی بابت پولس رسول فرماتا ہے کہ ہمیں خون اور گوشت سے کشتی نہیں کرنی ہے بلکہ حکومت والوں اور شرارت کی ان روحانی فوجوں سے جو آسمانی مقاموں میں ہیں۔ افسیوں ۶: ۱۲۔ اس لڑائی میں کامیاب ہونے کے لئے کلیسیا کو روحانی ہتھیار اور روحانی نعمتیں دی جاتی ہیں تاکہ وہ نہ صرف شیطان کا مقابلہ کریں بلکہ خدا کی

آواز کو انسان کی آواز کے مقابلے پہچانے اور معلوم کرے کہ انسان اپنی طرف سے، یا شیطان کی طرف سے یا خدا کی طرف سے بولتا ہے۔

زمانہ میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو کہ خدا کا نام لے کر جھوٹی نبوت کرتے ہیں۔

روحوں کی پہچان کی نعمت ایک بیش قیمت نعمت ہے۔ یہ وہ روحانی کام ہے جس کے وسیلے سے کلیسیا پاک روح کی آواز سن اور پہچان سکتی ہے۔ بائبل جو ہمارا قاعدہ اور قانون ہے ہمیں سکھاتی ہے کہ کس طرح ہم روحوں میں امتیاز کریں۔

انسان تین قسم کی روحوں میں بول سکتا ہے۔ مثلاً۔ خدا کی روح، انسان کی روح اور ناپاک روح۔ خدا کی روح ایک ہے۔ باقی روحیں بہت ہیں۔ اس لئے وہ بہت طرح سے اپنے آپ کو ظاہر کر سکتی ہیں۔ خدا کا روح ایک ہے اور وہ مقدس کلام کے مطابق بولتا ہے۔ انسان کی روح کبھی پاک کلام کے مطابق اور کبھی اپنی طرف سے بولتی ہے۔ اگر وہ روح القدس کے قبضہ میں ہے اور اس سے ہدایت پاتا ہے تب وہ پاک کلام کے مطابق بولتا ہے۔ لیکن اگر وہ ناپاک روح سے ہدایت پاتا ہے تب وہ اُس کی طرف سے بھی بولتا ہے اگرچہ ناپاک روح جھوٹ بولنے والی روح ہے۔ تاہم کبھی وہ سچی بات بھی کرتی ہے۔ شیطان اپنے آپ کو نورانی فرشتہ کا ہمشکل بنا لیتا ہے تاکہ وہ مقدسوں کو دھوکہ دے۔ ۲۔ کرنتھیوں ۱۱ : ۱۴

روحوں کی علیحدگی کی نعمت ایک وسیلہ ہے جس کے وسیلے سے کلیسیا اپنے آپ کو شیطان کے کاموں سے بچاتی ہے۔ صرف وہ جس کو یہ نعمت دی گئی ہے روحوں میں امتیاز کر سکتا ہے۔ رسولی زمانے میں یہ نعمت استعمال کی جاتی تھی۔ روح القدس کی ہدایت سے پطرس رسول نے حننیاہ سے کہا کہ کیوں شیطان نے تیرے دل میں یہ بات ڈال دی کہ تو روح القدس سے جھوٹ بولے؟ یہ باتیں سنتے ہی حننیاہ گر پڑا اور اس کا دم نکل گیا۔ اعمال ۵ : ۱ ـ ۱۱

روحوں کی امتیاز کوئی باطنی دانش سے نہیں ہوتی بلکہ وہ ایک روحانی نعمت ہے جو روح القدس کے وسیلے سے دی جاتی ہے۔ آج کل یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ نعمت کلیسیا کو دی جائے کیونکہ وہ اُس کی حفاظت کا باعث ہے۔

(۸) **طرح طرح کی زبانوں کی نعمت :۔** آسمان پر چڑھ جانے سے پیشتر خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ ایمان لانے والے نئی نئی زبانیں بولیں گے مرقس ۱۶ : ۱۸۔ جب پاک روح پنتکست کے دن پر نازل ہوا تب سب ایماندار لوگ روح القدس سے بھر گئے اور غیر زبانیں بولنے لگے۔ اعمال ۲ : ۱ ـ ۴۔ انجیل سے صاف آشکارا کیا جاتا ہے۔ کہ جب پاک روح نازل ہوا تب لوگ غیر زبانیں بولتے تھے۔ یہ ایک ضروری نشان ہے جس کے ذریعہ سے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ روح القدس اپنی ہیکل میں داخل ہوا ہے۔ اور یہ ایک بڑی عجیب بات ہے کہ جب روح القدس اپنی ہیکل میں داخل ہوتا ہے۔ تب وہ انسان کی زبان کو قابو میں کر لیتا ہے۔ اس زبان کے حق میں لکھا ہوا ہے کہ اس کو کوئی آدمی قابو میں نہیں کر سکتا۔ یہ بھی بائبل میں آیا ہے بہت سے لوگ صرف اُس وقت غیر زبان میں بولتے ہیں جب وہ روح سے مسح کئے جاتے اور اس کے بعد پھر نہیں بولتے ہیں۔ بائبل سکھاتی ہے کہ طرح طرح کی زبانیں بولنا روحانی نعمت ہے جو سب کو نہیں دی جاتی۔ ۱۔ کرنتھیوں ۱۲ : ۱۱

غیر زبان سے بولنا انسانی عقل سے نہیں ہوتا بلکہ یہ ایک روحانی نعمت ہے پولس رسول پہلا کرنتھیوں کے خط اُس کے چودھویں باب میں صاف بتاتا ہے کہ عقل سے بولنا اور روح سے بولنا بہت فرق ہے۔ رسولوں کی بابت لکھا ہے کہ وہ غیر زبانیں بولنے لگے جس طرح روح نے انہیں بولنے کی طاقت بخشی۔ غیر زبان کا بولنے والا کسی ملکی بولی میں بولتا تھا جیسا کہ پنتکست کے دن ہوا جب کہ سب سننے والوں نے کہا کہ ہم میری ہی بولی بول رہے ہیں اور حیران ہو کر کہنے لگے دیکھو! یہ بولنے والے گلیلی ہیں؟

پھر کیونکہ ہم میں سے ہر ایک اپنے اپنے وطن کی بولی سنتا ہے؟ کبھی کبھی بولنے والا آدمیوں کی زبان میں نہیں بولتا بلکہ فرشتوں کی زبان جیسا کہ مقدس کلام میں لکھا ہے۔ ۱۔ کرنتھیوں ۱۴: ۲ جو بیگانہ زبان میں باتیں کرتا ہے وہ آدمیوں سے باتیں نہیں کرتا بلکہ خدا سے اس لئے کہ اس کی کوئی نہیں سمجھتا حالانکہ وہ اپنی روح کے وسیلے سے بھید کی باتیں کرتا ہے۔ اور یہ ایک عجیب روحانی عبادت ہے جب انسان کی روح خدا کی عبادت کرتی ہے۔ پولس رسول فرماتا ہے کہ اگر میں کسی بیگانہ زبان میں دعا مانگوں تو میری روح تو دعا مانگتی ہے مگر میری عقل بیکار ہے۔ پس کیا کرنا چاہئے؟ میں روح سے بھی دعا کروں گا اور عقل سے بھی دعا کروں گا ۱۔ کرنتھیوں ۱۴: ۱۴، ۱۵

پنتکست کے دن پر جب روح القدس نازل ہوا تب بولنے والے خدا کے بڑے بڑے کاموں کو بیان کرتے تھے۔ اعمال ۲: ۱۱۔ بیگانہ زبانیں ایمانداروں کے لئے نہیں بلکہ بے ایمانوں کے لئے نشان ہیں۔ ۱۔ کرنتھیوں ۱۴: ۲۲۔ غیر زبانوں میں باتیں کرنا بولنے والے کے لئے ترقی کا باعث ہے۔ اس کی نسبت لکھا ہے کہ جو کوئی بیگانہ زبان میں باتیں کرتا ہے وہ اپنی ترقی کرتا ہے اور یہ روحانی نعمت نہ صرف بولنے والے کے لئے ترقی کا باعث ہے بلکہ اگر ترجمہ ہو تو وہ کلیسیا کی ترقی کا باعث بھی ہوگا۔ ۱۔ کرنتھیوں ۱۴: ۵۔ پولس رسول کی نظر میں بیگانہ زبان ایک بیش قیمت نعمت ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ تم سب بیگانہ زبانوں میں باتیں کرو میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ تم سب سے زیادہ زبانیں بولتا ہوں۔ اور پھر فرماتا ہے کہ زبانیں بولنے سے منع نہ کرو۔ پولس رسول کسی کو غیر زبانیں بولنے سے منع نہیں کرتا تھا جیسا کہ بہت لوگ سمجھتے ہیں بلکہ وہ چاہتا تھا کہ سب کچھ خدا کے حکم کے مطابق اور کلیسیا کی ترقی کے واسطے ہو۔ اگر اس قسم کی نعمت اچھی طرح استعمال کی جائے تو اس سے کلیسیا کو بہت روحانی فائدے پہنچ سکتے ہیں۔

(۹) **زبانوں کے ترجمہ کی نعمت:۔** جو شخص بیگانہ زبانیں بولتے ہیں ان کے لئے یہ نعمت ترقی کا باعث ہے لیکن اگر کلیسیا کی ترقی مدنظر ہو تو ترجمہ بھی لازمی بات ہے پولس رسول فرماتا ہے اس سبب سے جو بیگانہ زبان میں باتیں کرتا ہے وہ دعا مانگے کہ ترجمہ بھی کر سکے۔ ۱۔ کرنتھیوں ۱۴: ۱۳۔ اگر بیگانہ زبان کا ترجمہ ہو تو سب کچھ روحانی ترقی کے لئے ہوگا۔ مقدس کلام میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر کوئی ترجمہ کرنے والا نہ ہو تو بیگانہ زبان بولنے والا کلیسیا میں خاموش رہے اور دل میں خدا سے باتیں کرے۔

پاک کلام یہ بھی بتلاتا ہے کہ کس طرح کلیسیا کو روحانی نعمتیں حاصل کرنی چاہئے۔ تم بڑی سے بڑی نعمتوں کی آرزو رکھو۔ ۱۔ کرنتھیوں ۱۲: ۳۱؛ ۱۴: ۱۔ پس تم جب روحانی نعمتوں کی آرزو رکھتے ہو تو ایسی کوشش کرو کہ تمہاری نعمتوں کی افزونی سے کلیسیا کی ترقی ہو۔ اس لئے جو بیگانہ زبان میں باتیں کرتا ہے وہ دعا کرے کہ ترجمہ بھی کر سکے۔ ۱۔ کرنتھیوں ۱۴: ۱۲-۱۳۔ لہٰذا اس کے لئے آرزو رکھنا، کوشش کرنا اور دعا کرنا ہو۔

روح القدس کا پھل:۔

ہم پیشتر سے دیکھ چکے ہیں کہ پاک روح کی معرفت روحانی بخششیں یا نعمتیں سچے ایمانداروں کو اس لئے دی جاتی ہیں کہ وہ خدا کی خدمت کے لئے تیار ہو جاویں۔ پاک روح روحانی نعمتوں کے ذریعے سے کلیسیا میں کام کرتا ہے اور اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے۔ اور روح القدس کا پھل جس کا بیان اس باب میں دیا جاتا ہے یہ روحانی پھل ایمانداروں کی روحانی زندگی کا ظاہری نشان ہے اور روحانی نعمتیں اور روحانی پھل کلیسیا کے لئے بالکل ضروری ہیں۔ بائبل مقدس میں دو قسم کے پھل اور دو قسم کی نعمتوں کا ذکر پایا جاتا ہے۔ اگرچہ پاک روح کا پھل اور روحانی نعمتیں دو مختلف چیزیں ہیں تاہم ان دونوں کے درمیان تعلق ہوتا ہے۔ پرانے عہد نامے کے کاہن کی پوشاک میں سونے کی گھنٹی اور انار ایک ساتھ لگے ہوئے تھے۔ یعنی گھنٹی سونے کی اور

ایک انار ایک دوسرے کے پاس پاس جبّہ کے دامن میں اس کے گھیر میں لگے تھے اور اس کو جب ہارون عبادت کے لیے پہنتا تھا تو اس کی آواز پاک مقام میں خداوند کے روبرو داخل ہونے کے وقت اور نکلتے وقت سُنی جاتی تھی تاکہ وہ ہلاک نہ ہو جاوے۔ خروج ۲۸: ۳۴-۳۵۔ سونے کی گھنٹی اور انار کیسے روحانی نعمتیں اور پھل ہیں

(د) روحانی پھل لانے کی شریعت:۔

(۱) **یسوع مسیح میں شامل ہونا۔** یوحنا کی انجیل کے پندرھویں باب میں یسوع مسیح صاف بتلاتے ہیں کہ وہ انگور کا حقیقی درخت ہے جو ڈالی اس میں ہے وہ پھل لا سکتی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے جو انسان مسیح میں نہیں ہے۔ روحانی پھل نہیں لا سکتا۔ یوحنا ۱۵: ۲۔ اس آیت سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ہم مسیح میں بغیر پھل لائے شریک نہیں ہو سکتے۔ اس باب میں بارہ دفعہ یہ لکھا ہے کہ ہم اس میں قائم رہیں جس طرح ڈالی اگر انگور کے درخت میں قائم نہ رہے تو اپنے آپ سے پھل نہیں لا سکتی۔ اسی طرح تم بھی اگر مجھ میں قائم نہ رہو تو پھل نہیں لا سکتے۔ یوحنا ۱۵: ۴-۵ اور راستبازی کے پھل یسوع مسیح کے سبب سے ہیں۔ فلپیوں ۱: ۱۱

(۲) **ذات الٰہی میں شریک اور قائم ہونا۔** ۲-پطرس ۱: ۴۔ یوحنا ۱۵: ۱۱، ۱۶

ہم جنگلی ڈالی ہو کر مسیح میں پیوند ہوئے اور اُس کی روغن دار جڑ میں شریک ہوئے۔ رومیوں اگر ڈالی جنگلی درخت سے کاٹ کر اچھے درخت میں پیوند کی جائے تو ڈالی اچھی ہو جاتی ہے۔ جب جڑ پاک ہے تو ڈالیاں بھی ایسی ہی ہوں گی۔ رومیوں ۱۱: ۱۶۔ ایک جنگلی ڈالی اپنی پرانی طبیعت کو چھوڑ نہیں سکتی لیکن جب ہم مسیح کی روغن دار جڑ میں شریک ہو جاتے ہیں تو ہم ان کو اپنی پرانی طبیعت کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ ہم زیتون کے اس درخت سے کٹ کر جس کی اصل جنگلی ہے اس اصل کے برخلاف اچھے زیتون میں پیوند ہو گئی ہیں۔

(۳) **ڈالی چھانٹنا چاہیے:۔** یوحنا ۱۵: ۲ چھری باغبان کے ہاتھ میں ہے

کلام کے سبب سے ہم پاک ہو سکتے ہیں۔ یوحنا ۱۵: ۳۔ تم نے حق کی تابعداری سے اپنے آپ کو پاک کیا ہے۔ ۱-پطرس ۱: ۲۲۔ اگر ہم خدا کے کلام پر عمل کریں اور اس کو اپنے دل میں جگہ دیں تو ہم ضرور پھل لائیں گے۔

(۴) **ہوا چلنے کی ضرورت:۔** ہوا زندگی بخشنے والی ہے۔ حزقی ایل ۳۷: ۹۔ اگر ہوا نہ چلے تو کوئی پھل لانے والا درخت پھل نہیں لا سکتا۔ اسی طرح روحانی پھل لانے کے لیے بھی شرط ہے کہ ہوا جو پاک روح کی مشابہت ہے کلیسیا میں ہو۔ تاکہ کلیسیا میں کام انجام دینے کی کمی نہ ہو۔ اسی سبب سے دلہن کہتی ہے کہ اے اتر کی ہوا جاگ (اے بادِ شمال بیدار ہو) اور دکن کی ہوا چل (اے بادِ جنوب چلی آ) میرے باغ پر سے گزر تاکہ اس کی خوشبو پھیلے۔ میرا محبوب باغ میں آئے اور اس کے لذیذ میوے کھائے۔ غزل الغزلات ۴: ۱۶

(۵) **کثرت کی زندگی کی ضرورت:۔** یسوع نے اچھا انتظام کیا ہے کہ ہم پھل لائیں اور یسوع اس کے لیے آیا کہ ہم زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں۔ یوحنا ۱۰: ۱۰

(۶) **پانی اور اُس کی ضرورت:۔** میری جڑ پانیوں کے پاس پھیلی ہوئی تھی اور رات کو میری ڈالی پر اوس پڑی رہی۔ ایوب ۲۹: ۱۹۔ مبارک وہ آدمی ہے جو خداوند کی شریعت میں مگن رہتا ہے اور دن رات اس کی شریعت کے بارے میں سوچا کرتا ہے۔ سو وہ اس درخت کی مانند ہوگا جو پانی کی نہروں کے کنارے پر لگایا جاوے اور اپنے وقت پر پھل دے۔ جس کے پتے مرجھاتے نہیں اور اپنے ہر کام میں پھلتا پھولتا رہے گا۔ زبور ۱: ۱-۳۔ وہ اس درخت کی مانند ہوگا جو پانی کے کنارے لگایا جائے اور اپنے جڑ دریا کی طرف پھیلائے اور جب گرمی آئے تو اسے خطرہ نہ ہوگا بلکہ اس کے پتے ہرے رہیں گے اور خشک سالی کا اسے خوف نہ ہوگا اور پھل لانے سے باز نہ آئے گا۔ یرمیاہ ۱۷: ۷-۸۔ اس عجیب بیان میں اس شخص کی تصویر ہے جو مسیح میں ہر

وقت قائم رہتا ہے کیونکہ وہ ہمیشہ روحانی پھل لا سکتا ہے۔

(ب) پھل لانے کی ضرورت۔

(۱) ہم پھل لانے کے لئے چُن لئے گئے ہیں۔ میں نے تمہیں چُن لیا اور تم کو مقرر کیا ہے کہ جا کر پھل لاؤ۔ یوحنا ۱۵: ۱۶

(۲) مالک نے اپنے باغیچے کا اچھا انتظام کیا ہے کہ وہ اچھا پھل لائے۔ وہ پھل ڈھونڈنے آیا اور نہ پایا۔ اِس پر اس نے باغبان سے کہا دیکھ تین برس سے میں اس انجیر کے درخت سے پھل ڈھونڈنے آتا ہوں اور نہیں پاتا۔ اس نے کہا اے خداوند اس سال تو اور بھی اسے رہنے دے تاکہ اس کے گرد تھالا کھودوں اور کھاد ڈالوں۔ لوقا ۱۳: ۷-۸

(۳) بے پھل ڈالیاں کاٹی جائیں۔ یوحنا ۱۵: ۲۔ اگر کوئی مجھ میں قائم نہ رہے تو ڈالی کی طرح پھینک دیا جاتا اور سوکھ جاتا ہے اور لوگ انہیں جمع کر کے آگ میں جھونک دیتے ہیں اور وہ جل جاتی ہیں۔ یوحنا ۱۵: ۶ مالک نے کہا کہ اُسے کاٹ ڈال وہ زمین کو بھی کیوں روکے رکھے۔ لوقا ۱۳: ۷۔ اگر آگے کو پھلا تو خیر نہیں تو اس کے بعد کاٹ ڈالنا۔ لوقا ۱۳: ۹ متی ۷: ۱۹

(۴) درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے: ۔ یسوع نے کہا کہ ان پھلوں سے تم انہیں پہچان لوگے کیا جھاڑیوں سے انجیر یا اونٹ کٹاروں سے انجیر توڑتے ہیں؟ اسی طرح ہر ایک اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے۔ اور بُرا درخت بُرا پھل لاتا ہے۔ اچھا درخت بُرا پھل نہیں لا سکتا نہ بُرا درخت اچھا پھل لا سکتا ہے۔ متی ۷: ۱۶-۲۰

(۵) خدا کی بادشاہت ان لوگوں سے لے لی جائیگی جو پھل نہیں لاتے: ۔ اور ان کو جو پھل لائے دے دی جائے گی۔ متی ۲۱: ۴۳

باپ کا جلال اسی سے ظاہر ہوتا ہے: ۔ یسوع نے کہا میرے باپ کا جلال

اسی سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم بہت سا پھل لاؤ جب ہی تم میرے شاگرد ٹھہروگے۔ یوحنا ۱۵: ۸۔ اسی طرح تمہاری روشنی آدمیوں کے سامنے چمکے تاکہ وہ تمہارے نیک کاموں کو دیکھ کر تمہارے باپ کی جو آسمان پر تمجید کریں۔ متی ۵: ۱۶!

(ج) پھل کی تعداد: ۔

(۱) پھل لانا: ۔ یوحنا ۱۵: ۲ وہ جو صحیح ہے پھل لاتا ہے۔

(۲) زیادہ پھل لانا: ۔ یوحنا ۱۵: ۲ جو پھل لاتا ہے وہ اُسے چھانٹتا ہے تاکہ زیادہ پھل لائے۔

(۳) بہت سا پھل لانا: ۔ یوحنا ۱۵: ۵ میں انگور کا حقیقی درخت ہوں تم ڈالیاں ہو جو مجھ میں قائم رہتا ہے اور میں اُس میں وہ بہت پھل لاتا ہے۔ یوحنا ۱۵: ۸۔ میرے باپ کا جلال اسی سے ہوتا ہے کہ تم بہت سا پھل لاؤ۔

(۴) قائم رہنے والا پھل: ۔ میں نے تم کو مقرر کیا کہ جا کر پھل لاؤ اور تمہارا پھل قائم رہے۔ یوحنا ۱۵: ۱۶

(د) مختلف قسم کے پھل: ۔ گلتیوں ۵: ۲۲-۲۳

(۱) محبت کا پھل: ۔ یہ پھل اول اور بالکل پکا ہے۔ محبت کوئی روحانی نعمت نہیں بلکہ وہ ایک روحانی پھل ہے۔ اگر ہم یہ پھل نہیں لاتے تو ہمارا سب کچھ یسوع کے لئے کرنا بے فائدہ ہے۔ یسوع نے اپنی کلیسیا سے کہا کہ تو نے اپنی پہلی سی محبت چھوڑ دی۔ مکاشفہ ۲: ۴۔ اور پھر خداوند یسوع فرماتے ہیں کہ بے دینی کے بڑھ جانے سے بہتوں کی محبت ٹھنڈی پڑ جائے گی۔ متی ۲۴: ۱۲ یسوع ہم کو حکم دیتا ہے کہ ہم محبت کا پھل لائیں۔ یوحنا ۱۳: ۱۴-۱۵۔ اگر ہم یہ پھل لاتے ہیں تو وہ ایک نشان ہے کہ ہم موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہوگئے ہیں۔ ۱-یوحنا ۳: ۱۴!۔

اس پھل کی صفتیں: ۔ محبت صابر ہے۔ مہربان ہے۔ محبت حسد نہیں کرتی۔

محبت شیخی نہیں مارتی اور پھولتی نہیں نازیبا کام نہیں کرتی۔ اپنی بہتری نہیں چاہتی بلکہ راستی
سے خوش ہوتی ہے۔ ۱۔کرنتھیوں ۱۳: ۴۔۶۔ جو محبت کا پھل لاتا ہے وہ خدا سے پیدا
ہوا ہے اور خدا کو جانتا ہے۔ ۱۔یوحنا ۴: ۷۔ محبت روح کا پھل ہے اس لئے وہ روح
کے ذریعے ہمارے دلوں میں جاتی ہے۔ رومیوں ۵: ۵۔

(۲) خوشی کا پھل۔

دنیاوی خوشی اور روحانی قسم کی خوشی میں فرق ہے جس سے پاک روح کا پھل
مراد ہے۔ دنیاوی خوشی کی بنسبت لکھا ہے کہ ساری خوشی پر تاریکی چھا جائے گی یسعیاہ ۲۴: ۱۱
ایوب کہتا ہے کہ دنیاوی خوشی تھوڑے دن کی ہے اور یسعیاہ نبی کہتا ہے کہ وہ ٹوٹے ہوئے
کنوئیں کی مانند ہے جس میں پانی نہیں ٹھہر سکتا۔ روح کا پھل نجات کی شادمانی بھی کہلاتا
ہے۔ زبور ۱۵: ۱۱ جب لوگ بچ جاتے ہیں تو بڑی خوشی ہوتی ہے۔ اعمال ۸: ۸ لوقا ۱۰: ۱۷
زبور ۱۲۶: ۵۔۶ مگر یہ بیکار روحانی پھل نہیں کیونکہ مسیح نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ اس
سے خوش نہ ہوں کہ روحیں تمہاری تابع ہیں بلکہ اس سے خوش ہوں کہ تمہارے نام آسمان پر
لکھے ہوئے ہیں۔ لوقا ۱۰: ۱۹ پاک روح کا پھل یہ ہے جب خداوند ہماری خوشی کا چشمہ
ہے اور پاک روح کی خوشی کامل خوشی ہے یوحنا ۱۵: ۱۱ مسیح نے ایسا اچھا انتظام کیا
ہے کہ ہم زیادہ خوشی کا پھل لائیں اور ایسی خوشی جو بیان سے باہر اور جلال سے بھری
ہے۔ ۱۔پطرس ۱: ۸ یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ میری خوشی تم کو پوری پوری حاصل
ہو۔ یوحنا ۱۱: ۱۴ تیرا کلام میرے دل کی خوشی ہے۔ یرمیاہ ۱۵: ۱۶ خدا کی خدمت میں پھل
نہ لانا یا خوشی نہ کرنا پسندیدہ خدمت نہیں وہ فرماتا ہے۔ خوشی سے خداوند کی عبادت
کرو۔ زبور ۱۰۰: ۲ پولس رسول ہم کو یہ نصیحت دیتا ہے کہ ہم خداوند میں ہر وقت پھل
لائیں یعنی خوش رہیں پھر وہ فرماتا ہے کہ خوش رہو۔ فلپیوں ۴: ۴۔ پولس رسول کرنتھیوں
کو یاد دلاتا ہے کہ مصیبت کی بڑی بھاری آزمائش میں بھی دل کے بیچ میں بڑی خوشی ہوتی

تھی اس قسم کی خوشی دنیاوی خوشی نہیں بلکہ روح کا پھل ہے۔ عبرانیوں مسیحیوں نے اپنے
مال کا لٹ جانا بھی خوشی سے منظور کیا۔ عبرانیوں ۱۰: ۳۴ اس قسم کی خوشی یا روح کا پھل
وہ لوگ لے سکتے ہیں جو مسیح میں قائم رہتے ہیں کیونکہ اس سے جدا ہو کر ہم کچھ نہیں کر سکتے۔

(۳) اطمینان کا پھل۔

شاید محبت اور خوشی کے پھلوں میں نقلی پھل بھی پائے جاتے ہیں لیکن اطمینان کے پھلوں
میں کوئی ایسا پھل نہیں ہوتا کیونکہ خداوند کہتا ہے کہ شریروں کے لئے سلامتی نہیں یسعیاہ ۵۷: ۲۱
وہ سلامتی کا راستہ نہیں جانتا یسعیاہ ۵۹: ۸ اسی وجہ سے اگر ہم اطمینان کا پھل لانا چاہتے
ہیں تو خدا سے تعلق رکھنا چاہئے کیونکہ وہ اطمینان کا چشمہ ہے۔ اور مسیح کا اطمینان ہماری
میراث ہے۔ یوحنا ۱۴: ۲۷۔ خدا کا اطمینان جو ہمارے دلوں اور خیالوں کو مسیح یسوع میں
حفاظت کرے گا فلپیوں ۴: ۷ یسوع میں قائم رہنے سے ہم زیادہ پھل لا سکتے ہیں۔ یعنی
اطمینان تم کو زیادہ حاصل ہوتا رہے گا۔ ۲۔پطرس ۱: ۲۔ اگر ہم اس کے حکموں پر عمل کرتے
ہیں تب ہمارا سلامتی کا پھل نہر کی مانند ہو گا۔ یسعیاہ ۴۸: ۱۸۔ ہمارا پھل قائم رہنے والا پھل
ہو گا۔ میں ابدی سلامتی دوں گا جو قائم رہے گی۔ یرمیاہ ۱۴: ۱۳۔ اطمینان کا چشمہ تم کو ہمیشہ
اور ہر طرح سے اطمینان بخشے ۲۔تھسلنیکیوں ۳: ۱۶ مسیح کا اطمینان جس کے لئے تم ایک
بدن ہو کر بلائے بھی گئے ہو تمہارے دلوں پر حکومت کرے اور تم شکرگزار رہو۔ کلسیوں ۳: ۱۵
ان کو بڑا چین ہے جو تیری شریعت کو دوست رکھتے ہیں۔ زبور ۱۱۹/۱۶۵۔

(۴) تحمل کا پھل۔

اس قسم کا پھل ہر ایک مسیحی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ انسان میں ایسی صفت
پائی نہیں جاتی۔ بائبل مقدس میں لکھا ہے کہ جو غصے میں دھیما ہے جھگڑا مٹاتا ہے۔
امثال ۱۵: ۱۸ برداشت بڑے بڑے گناہوں کو دبا دیتی ہے۔ واعظ ۱۰: ۵ خدا گناہگاروں
کے بارے میں تحمل کرتا ہے۔ ۲۔پطرس ۳: ۹۔ دعا مانگنے میں تحمل کی ضرورت ہے۔ دانیل

دانی ایل ۹: ۲۰-۲۳۔ اس قسم کا روحانی پھل ہر ایک خدمت کرنے والے کو لانا چاہیے ۲۔کرنتھیوں ۶: ۴-۵-۶-۲۔ تھسلنیکیوں ۳: ۱۰ ، ۳ : ۳ تحمل کے باعث وہ وعدوں کے وارث ہوتے ہیں۔ عبرانیوں ۶: ۱۲۔ ابرہام نے اسی طرح صبر کر کے وعدہ کی ہوئی چیز کو حاصل کیا اور معافی دینے میں اس قسم کے پھل کی ضرورت ہے۔ متی ۱۸: ۲۱، ۲۲، ۲۷، ۲۹ مسیح کے آنے تک نبیوں کو دکھ اٹھانے اور صبر کرنے کا نمونہ سمجھو۔ یعقوب ۵: ۷، ۵: ۱۰۔ یعقوب رسول یہ نصیحت دیتے ہیں کہ ہم ایک دوسرے کو اپنا پھل دکھا دیں یعنی تحمل کر کے محبت سے ایک دوسرے کی برداشت کرو۔

(۵) مہربانی کا پھل۔

خدا مہربان ہے اس لئے ہم کو مناسب ہے کہ ہم بھی یہ روحانی پھل لائیں لوقا ۶: ۳۵ چرواہوں کی مہربانی سے خدا کی شفقت مراد ہے۔ یسعیاہ ۴۰: ۱۱۔ مسیح مہربان ہے۔ اس لئے اگر ہم اس میں قائم رہتے ہیں تو ہم ضرور پھل لاتے ہیں۔ شاگردوں کے لئے یہ پھل لانا ضرور ہے۔ متی ۱۱: ۳۰۔ پولس رسول فرماتے ہیں کہ جس طرح ماں اپنے بچوں کو پالتی ہے اسی طرح ہم تمہارے درمیان نرمی کے ساتھ رہے۔ ۱۔ تھسلنیکیوں ۲: ۸-۵-۷ مسیح کے حلم اور نرمی کے وسیلے سے نصیحت دیتا تھا۔ ۲۔کرنتھیوں ۱۰: ۱

(۶) نیکی کا پھل

یہ پھل انسان میں نہیں پایا جاتا کیونکہ اُس نے کہا کہ خدا کے سوا کوئی نیک نہیں مرقس ۱۰: ۱۸ نیک نامی سونے اور روپے سے بہتر ہے امثال ۲۲: ۱۔ یہ پھل بہت بیش قیمت ہے۔ اس لئے کوئی اس کو خرید نہیں سکتا لیکن مسیح میں قائم رہنے سے لا سکتا ہے۔ اچھا آدمی اچھے خزانے سے اچھی چیزیں نکالتا ہے اور برا آدمی برے خزانے سے بری چیزیں نکالتا ہے۔ متی۔ اچھا درخت برا پھل نہیں لا سکتا اور برا درخت اچھا پھل نہیں لا سکتا۔ متی ۷: ۱۸ بائبل صاف بتلاتی ہے کہ کوئی نیک نہیں۔ اس لئے اگر کسی مسیحی کی زندگی میں نیکی ظاہر ہوتی ہے۔

تو ہر ایک کو معلوم ہو کہ ضرور روح کا پھل ہے۔ لوگ ہمارے نیک کاموں کو دیکھ کر باپ کی بڑھائی کریں۔ متی ۵: ۱۶۔ جب یروشلم کی کلیسیا نے یہ منظور کیا کہ سات آدمیوں کو چن لیا جائے تاکہ وہ کلیسیا میں غریبوں کی پرورش کا انتظام کریں تب صرف نیک نام شخصوں کو چن لیا گیا۔ اعمال ۶: ۳۔ بائبل میں زور کے ساتھ بتلایا گیا ہے کہ صرف نیک نام شخص خدا کی خدمت کرے۔ برنباس کی نسبت لکھا ہے کہ وہ نیک مرد تھا۔ اعمال ۱۱: ۲۴ بائبل ہم کو یہ بھی نصیحت دیتی ہے کہ ہم نیکی سے معمور ہوں۔ رومیوں ۱۵: ۱۴۔ اور ہر طرح کے نیک کام کا پھل لائیں۔ کلسیوں ۱: ۱۰۔ نور کا پھل ہر طرح کی نیکی ہے۔ افسیوں ۵: ۹ خدا کی یہ مرضی ہے کہ تم نیکی کرو یا نیکی کا پھل لاؤ۔ ۱۔ پطرس ۲: ۱۵، ۲۰۔ کیونکہ نیکی کرنے والا خدا سے ہے۔ انسان میں کچھ نیکی نہیں ہے۔ اور وہ بذات خود نیکی کا پھل لا نہیں سکتا۔ اس لئے مسیح میں قائم رہنا ضروری ہے۔ تاکہ ہم پولس رسول کی طرح بن سکیں اور اس کی طرح کہا سکیں کہ جو مجھے طاقت بخشتا ہے۔ اس میں سب کچھ کر سکتا ہوں۔ فلپیوں ۴: ۱۳ پھل دکھانے اور کھانے کے لئے ہوتا ہے۔ لوگ ہمارے دل کی اندرونی حالت کو بہ نسبت لفظوں کے ہمارے اعمال سے زیادہ پہچان سکتے ہیں۔

(۷) ایمانداری کا پھل۔

ایمانداری خدا کی ایک صفت ہے۔ خدا سچا ہے۔ ۱۔کرنتھیوں ۱: ۹ تمہارا بلانے والا سچا ہے۔ ۱۔ تھسلنیکیوں ۵: ۲۴۔ جس نے وعدہ کیا ہے وہ سچا ہے۔ عبرانیوں ۱۰: ۲۳۔ خدا وفادار تھا لیکن اسرائیل وفادار نہ تھا عبرانیوں ۸: ۹، ۱۰۔ اس کی وفاداری تیری سپر اور ڈھال ہیں۔ زبور ۹۱: ۴۔ مسیح نے اپنے آپ کو لوگوں کے سپرد نہ کیا کیونکہ وہ سب کچھ جانتا تھا۔ یوحنا ۲: ۲۴، ۲۵۔ خدا کے سب وعدے پاک ہیں لیکن انسان وعدہ کرتا ہے اور وفادار نہیں۔ ۱۔کرنتھیوں ۱: ۲۰۔ اگر ہم اپنے وعدوں پر نہیں چلتے تو بہتر ہے کہ وعدہ نہ کریں۔ واعظ ۵: ۵ مسیح سچا گواہ ہے۔ مکاشفہ ۳: ۱۴، اس لئے وہ چاہتا

ہے کہ ہم بھی وفادار ہوں۔ پس وہ دیانت دار اور عقل مند نوکر کون سا ہے جسے مالک نے
اپنے نیکوکار نوکر چاکروں پر مقرر کیا تاکہ وقت پر انہیں کھانا دے۔ متی ۲۴: ۴۵۔ موسیٰ کی
بابت لکھا ہے کہ وہ اس کے گھر میں دیانت دار تھا۔ عبرانیوں ۳: ۲۔ ۳۔ دیانت دار ہونے
کے لئے مسیح کی طرف سے پولس رسول اس خدمت کے لئے مقرر کیا گیا۔ ۱۔ تیمتھیس ۱: ۱۲۔
تیمتھیس بھی دیانت دار تھا۔ یہاں مختار میں یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ وہ دیانت دار نکلے۔
۱۔ کرنتھیوں ۴: ۲۔ مسیح چاہتا ہے کہ ہم جان دینے تک وفادار رہیں۔ مکاشفہ ۲: ۱۰

(۸) حلیمی کا پھل:۔

یہ پھل خدا کی نظر میں نہایت بیش قیمت ہے۔ ۱۔ پطرس ۳: ۴ موسیٰ کی بابت لکھا ہے
کہ وہ سارے لوگوں سے جو روئے زمین پر تھے زیادہ حلیم تھا۔ گنتی ۱۲: ۳۔ مسیح سے جدا ہو کر
ہم یہ پھل نہیں لا سکتے۔ یسوع نے کہا مجھ سے سیکھو میں حلیم ہوں۔ متی ۱۱: ۲۹ وہ حلیموں
کو اپنی راہ کی بات سکھاتا ہے۔ زبور ۲۵: ۹۔ سب لوگ ہمارے حلیم کے پھل کو دیکھنا چاہتے
ہیں۔ اس لئے پولس رسول فرماتے ہیں کہ تمہاری نرم مزاجی سب آدمیوں پر ظاہر ہو۔
فلپیوں ۴: ۵ یہ صفت مسیحی کے لئے ضروری ہے اور جب وہ کمزور مسیحیوں کو سنبھالتے
ہیں اور جب وہ مخالفوں کو جواب دیتے ہیں اور جب وہ تعلیم دیتے ہیں تو کمال فروتنی
و حلم کے ساتھ تحمل کر کے سکھائیں۔ نیز آئیں اور ایک دوسرے کی برداشت کریں۔ گلتیوں ۶: ۱
۱۔ پطرس ۳: ۱۵، ۲۔ کرنتھیوں ۱۰: ۱۔ افسیوں ۴: ۲۔ وہ جو حلیم ہیں زمین کے وارث ہوں
گے۔ متی ۵: ۵ خدا کے کلام کو حلیمی کے ساتھ قبول کرنا چاہئے یعقوب ۱: ۲۱۔ مسیح حلیم ہے۔
متی ۲۱: ۵۔ اس لئے اگر ہم اس میں قائم رہتے ہیں تو ہم اس قسم کا پھل لا سکتے ہیں۔

(۹) پرہیزگاری کا پھل۔

اسے کوئی انسان اپنی قوت سے نہیں لا سکتا لیکن خدا کا فضل ہم کو تربیت دیتا ہے تاکہ
بے دینی اور دنیاوی خواہشوں کا انکار کر کے موجودہ جہان میں پرہیزگاری کے ساتھ زندگی

گزاریں۔ ططس ۲: ۱۲۔ زندگی کے روح کی شریعت نے مسیح یسوع میں مجھے گناہ اور موت
کی شریعت سے آزاد کر دیا۔ رومیوں ۸: ۲۔ جسم اور روح کے بیچ میں لڑائی ہوتی ہے۔
گلاتی ۵: ۱۲۔ لیکن ہم کسی چیز کے پابند نہ ہوں گے۔ ۱۔ کرنتھیوں ۶: ۱۲۔ اور ہم جسم کے قرض دار
نہیں ہیں۔ رومیوں ۸: ۱۲۔ ہر ایک پہلوان سب طرح کا پرہیز کرتا ہے۔ وہ لوگ تو مرجھانے
والا سہرا پانے کے لئے یہ کرتے ہیں مگر ہم اس سہرے کے لئے کرتے ہیں جو نہیں مرجھاتا۔ ۱۔ کرنتھیوں ۹: ۲۵
پولس اس کی نسبت کہتا ہے کہ میں اپنا بدن قابو میں رکھتا ہوں۔ ۱۔ کرنتھیوں ۹: ۲۷۔ جب
پولس رسول اس کی بابت منادی کرتا تھا تو فیلکس ڈرنے لگا کیونکہ وہ گناہ کے قابو میں
تھا۔ اعمال ۲۴: ۲۵۔ اگر ہم مسیح میں قائم نہ رہیں تو اس قسم کا پھل ہرگز لا نہیں سکتے۔

سوالات

(۱) روح القدس کا کام دنیا کی پیدائش میں کیا تھا؟

(۲) کن باتوں سے روح القدس کی الوہیت کا ثبوت اس کتاب میں پیش کیا جاتا ہے؟

(۳) کس سبب سے روح القدس پنتکُست سے پیشتر پوری طرح سے انسان پر نازل نہیں ہوا؟

(۴) کس طرح سے تیل روح القدس کی ایک مثال ہے؟

(۵) کس طرح سے آگ روح القدس کی ایک مثال ہے؟

(۶) کس طرح سے روح القدس کی شخصیت اور حقیقت ظاہر ہوتی ہے؟

(۷) کس طرح سے پانی روح القدس کی مثال ہے؟

(۸) روح القدس کی ذاتی صفتیں کیا ہیں؟

(۹) روح القدس کی ذاتی صفتیں کیا ہیں؟

(۹) [illegible] مسیح کی زندگی میں (ب) گنہگاروں کے درمیان (ج) مقدسوں کے درمیان (د) مسیح کی خدمت میں۔

(۱۰) روح القدس کی نعمتیں کتنی ہیں؟

(۱۱) روح القدس کی نعمتیں کس قسم کی ہیں؟

(۱۲) روح القدس کے پھل کتنے ہیں؟

(۱۳) ایک عمدہ پھل کی تعریف کیا ہے؟ (۱۔ کرنتھیوں ۱۳)

(۱۴) روح القدس کے پھل اور روح القدس کی نعمتوں کے درمیان کیا فرق ہے؟

(۱۵) کس سبب سے یہ ضرور ہے کہ ہم روحانی پھل لائیں؟

پانچواں باب

تعلیم تثلیث کی بابت

بائبل سکھاتی ہے کہ خدا ایک ہے اور اُس کے سوا کوئی خدا نہیں نہ کہ تین خدا جو ایک دوسرے سے خود مختار اور ہر ایک اپنی الگ زندگی رکھتا ہے۔ وہ تین شخص ایک ہیں اور ایک ارادے کے ساتھ کام کرتے ہیں اس لئے وہ حقیقت میں ایک شخص ہے۔ اگرچہ باپ خالق ہے بیٹا نجات دہندہ ہے اور پاک روح مقدس کرنے والا تاہم ان سب کاموں میں وہ تینوں شریک ہیں۔ باپ بیٹے کے حق میں گواہی دیتا ہے متی ۳: ۱۷ اور بیٹا باپ کے بارے میں گواہی دیتا ہے۔ یوحنا ۱۴: ۵-۶۔ اور بیٹا روح القدس کی بابت گواہی دیتا ہے۔ یوحنا ۱۵: ۲۶۔ لفظ تثلیث کا مطلب ہے ایک میں تین۔ یا خدا کی ذات میں تین الٰہی جان کا ہونا یعنی خدا باپ خدا بیٹا اور روح القدس۔ یہ ماہیت ہے جو فی الحقیقت ایک واحد وجود کو ظاہر کرتی ہے جو بالفاظ دیگر خدا کہلاتا ہے۔ بائبل میں تین الٰہی شخصوں کا اشارہ پایا جاتا ہے۔ جن کا مختلف صورتوں میں بائبل میں خدا کے ناموں کا ذکر دیا گیا ہے۔ ان ہی سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ الٰہی ذات میں تین بزرگ شخص موجود ہیں جو کہ ہم ماہیت غیر منقسم و لامفروق ہیں اور جن کی ذات کو ادراک اور آزاد مرضی کے اوصاف کا اشتراک منسوب ہے۔ تینوں وجودوں کا خلاصہ یہ ہے۔ شخص اول باپ جو نہ مولود ہے نہ منسوب۔ شخص دوم بیٹے کے نام سے ملقب ہے اور تیسرا شخص روح کے نام سے نامزد ہے۔ وہ عزت، جلال اور قدرت میں برابر ہیں۔ خدا میں فقط ایک ہی شخصیت ہے۔ الٰہی شخصیت ایک ہی ہے لیکن اس کے ظاہر ہونے کے تین طریقے ہیں جہاں ان تینوں کا ذکر ایک ہی ساتھ آیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ تین مختلف شخص ہیں۔

لیکن اگر یہ خیال رہے کہ خدا کے سارے کاموں میں اُس کی الہٰی ہستی کا اظہار ان تین طریقوں میں ہوتا ہے۔ تو یہ بات سمجھنا مشکل نہیں ہے۔ یہ تین متفرق شخص نہیں بلکہ خدا کے وجود کے تین طرح کے اظہار ہیں۔

تعجب کی بات نہیں کہ تثلیث یا ذاتِ الہٰی کی تعلیم انسان کی سمجھ میں آنا نہایت مشکل ہے کیونکہ ہم کوشش کرتے ہیں کہ خدا کی صفتوں کا بیان کریں۔ ہم ان باتوں سے واقف ہیں کہ کس سبب سے تثلیث کی تعلیم ہماری سمجھ میں نہیں آتی ہے انسان کو مقدور حاصل نہیں ہوا کہ تثلیث کا پورا بیان کرے زمین پر کوئی زبان نہیں جس سے اس کے بھید کھولے جائیں اس سبب سے تثلیث کا پورا اور کامل اظہار کرنا اور سمجھنا انسان کیلئے مشکل ہے۔ کیونکہ یہ بھید انسان کی بالکل سمجھ سے باہر ہے۔ جب کہ انسان خود اپنی ہی زندگی کے بھید کو کچھ نہیں جان سکتا تو الہٰی ذات کے بھید کو کس طرح معلوم کرسکے گا۔ پس رسول فرماتا ہے کہ دینداری کا بھید تو بڑا ہے یعنی وہ جو جسم میں ظاہر ہوا اور روح میں راستباز ٹھہرا۔ اور فرشتوں کو دکھائی دیا اور غیر قوموں میں اس کی منادی ہوئی اور دنیا میں اس پر ایمان لائے اور جلال میں اوپر اٹھایا گیا۔ ا۔ تیمتھیس ۳: ۱۶۔ جس طرح ہمارے چاروں طرف بہت سی ایسی باتیں پائی جاتی ہیں جن پر ہم بغیر کسی حجت کے یقین اور عمل بھی کرتے ہیں۔ اسی طرح تثلیث کا بھید بھی ہے۔ جو انسان کی عقل اور دریافت سے باہر ہے۔ جس پر بغیر چون وچرا ایمان لانا ہمارا عین فرض ہے۔ انسان کی عقل کا کام یہ نہیں کہ ایسی باتوں کو جھٹلائے جو اس کے فہم سے باہر ہیں بلکہ اس کا کام یہ ہے کہ دریافت کرے کہ یہاں تک خدا نے انسان پر اپنی مرضی ظاہر کی ہے۔

(و) دیگر مضمون کی تعلیم تثلیث کی بابت:۔

(۱) ہندوؤں کے ویدوں اور دھرم شاستروں کے ذریعے یہ نہایت صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہندو لوگ تیری مورتی کے ماننے والے ہیں۔ وید کے مطابق خدائے واحد نے

اپنے آپ کو تین صفات سے اس دنیا پر مشہور کیا ہے۔ یعنی پہلی صفات برہما کے نام سے سب چیزوں کے بنانے والا اور باعث ہے۔ دوسری صفت وشنو کے نام سے جو سب چیزوں کا سنبھالنے والا ہے۔ تیسری صفت شیو کے نام سے جو سب چیزوں کا نیست کرنے والا ہے۔ ان کتابوں کے مطابق برہما، وشنو اور شیو وہ ذات واحد نہیں جسے ہندو تیری مورتی کہتے ہیں۔

(۲) **قرآن کی شہادت تثلیث کی نسبت:۔** اگرچہ قرآن کے تصنیف کرنے والے نے تثلیث کی تعلیم کو چھپانے کی بڑی کوشش کی ہے۔ تاہم جب اس میں اس بات کی تلاش کرتے ہیں تو تثلیث کی تعلیم کثرت سے پائی جاتی ہے۔ ذیل کے حوالے اس بات کی گواہی دیتے ہیں۔ مثلاً قرآن کے سورۂ بقرہ کی چھیاسویں آیت میں یہ آیا ہے کہ عیسیٰ مریم کے بیٹے کو معجزے صریح اور قوت دی اس کو روح پاک سے۔ پھر اسی سورۃ کی دوسو تریپن آیت میں یوں آیا ہے کہ روح پاک سے عیسیٰ مریم کے بیٹے کو نشانوں صریح اور زور دیا، پھر سورہ نساء کے چھٹے سپارہ کی ایک سو اکہتر ویں اور ایک سو ستر ویں آیتوں میں یوں آیا ہے۔ کہ اے کتاب والو مت بڑھاؤ اپنے دین کی بات میں اور مت بولو اللہ کے حق میں مگر بات دریافت مسیح جو ہے۔ عیسیٰ مریم کا بیٹا رسول ہے اللہ کا اور اس کا کلام جو ڈال دیا مریم کی طرف اور روح ہے اس کے یہاں کی سو مانو اللہ کو اور اس کے رسولوں کو اور مت بتاؤ اس کو تین یہ بات چھوڑو کہ بھلا ہو تمہارا۔ اللہ جو ہے ایک معبود ہے۔ اس لائق نہیں کہ اس کی اولاد ہو۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے۔ اور اللہ باعث ہے کام بنانے والا۔ مسیح ہرگز برا نہ مانیں اس سے کہ بندہ ہوا اللہ کا اور اس فرشتوں کا ذکر پایا جاتا ہے جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قرآن کا مصنف یہ قبول اور اقرار کرتا ہے کہ عیسیٰ نا نقط ایک نبی تھا بلکہ اللہ کا کلام اور اس کا روح قرآن کا مصنف اس بات کی گواہی دیتا ہے الہٰی ذات واحدت محض نہیں ہے بلکہ اس بات میں ضرور کثرت ہے قرآن میں

خدا نہیں۔ اگر تثلیث کی تعلیم ابتدا ہی میں دی جاتی تو ہو سکتا ہے کہ سمجھانے میں غلطی ہوتی اور اس کے غلط معنے نکلتے گویا کہ اس کا بیان صفائی سے نہیں کیا گیا تاہم اس تعلیم کا کچھ بیج پرانے عہدنامے میں پایا جاتا ہے۔ جب کبھی کوئی عبرانی خدا کا نام "الوہیم" لیتا تھا۔ اس کا مطلب ہی خدا سے تھا کیونکہ یہ لفظ جامع ہے اور عبرانی زبان میں کبھی ایسی صفت کے ساتھ استعمال کیا گیا جو جامع تھا۔ یشوع ۲۴: ۱۸-۱۹۔ اور کبھی کبھی ایسے فعل کے ساتھ جو جامع تھا۔ پیدائش ۳۵: ۷۔ پرانے عہدنامہ میں تثلیث میں ہر ایک شخص کا ذکر ہے۔ گنتی ۶: ۲۴، ۲۶ میں تکونی برکات میں اور یسعیاہ ۶: ۸ میں تکونی تمجید میں پاک تثلیث کا بیان ہے۔ جب کہ ہم بنظر غور بائبل کو پڑھتے ہیں تو پرانے عہدنامے میں تثلیث کا اظہار عبرانی زبان میں ایسے جملوں میں پایا جاتا ہے۔

(1) BAVESLITH BARA ELOHIM HASHSHAMAYIM WAETH HAAYETS.

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ شروع میں خداؤں نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا۔ پیدائش ۱: ۱

(2) WALYOMER ELOHIM NAASEH ADHAM BOTSALMANA BIDHMUTHUM.

اس کا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ اور کہا خداوندوں نے بناویں ہم آدمی کو اپنی صورت میں اپنی مانند۔ پیدائش ۱: ۲۶

(3) WAIYOMER YOHOWAH ELOHIM HEN HAADHAM HAYAH KAAPHADH MIMMENU.

اس کا لفظی ترجمہ یہ ہے اور کہا یہواہ خداؤں نے دیکھو اس آدم کو کہ ہم سا مانند ایک ہم میں سے۔ پیدائش ۳: ۲۲۔

(4) HABAB NERADAH WANABLAH.

یعنی آؤ ہم اتریں نیچے اور ان کی بولی میں اختلاف ڈالیں۔ پیدائش ۱۱: ۷

(5) HILHERU OTHI ELOHIM.

یعنی خداوندوں نے مجھے آوارہ کیا۔ پیدائش ۲۰: ۱۳۔

(6) SHAM NIGHLU ELAV HAELOHIM.

یعنی خدا وہاں ظاہر ہوئے۔ پیدائش ۳۵: ۷

(7) ELOHIM KHAIYIM.

یعنی خدا زندہ فضیحت کرے۔ ۱۔ سموئیل ۱۷: ۲۶، ۳۶۔

(8) (BOVAYA) اپنی جوانی کے ایام میں اپنے خالق کو یاد کر۔ واعظ ۱۲: ۱

(9) (BAOSAV) اسرائیل اپنے بنانے والوں سے شادمان ہوئے۔ زبور ۱۴۹: ۲

(10) (KISEKA ELOHIM OLAM.)

یعنی تیرا تخت اے خدا ابدالآباد ہے۔ زبور ۴۵: ۶

(11) ESH ELOHIM SHOPATIM.

یعنی خدا ہیں جو زمین کی عدالت کرتے ہیں۔ زبور ۵۸: ۱۱

(12) (ADONAI)

یسعیاہ کہتا ہے کہ اس وقت میں نے خداوندوں کی آواز سنی جو بولے کہ میں کس کو بھیجوں۔ (LANU) اور ہماری طرف سے کون جائے گا۔

(13) (QADHOSHIM)

یہوداہ کی نسبت لکھا ہے کہ وہ اب تک خدا کے ساتھ چلتا تھا اور قدوسوں کے ساتھ وفادار ہے۔ ہوسیع ۱۱: ۱۲

(14) خداوند نے سدوم اور عمورہ پر گندھک اور آگ خداوند کی طرف سے آسمان پر سے برسایا۔ پیدائش ۱۹: ۲۴ (15) خداوندان کے خدا۔ ہوسیع ۱: ۷ (16) اگر تو کہے

سکتا ہے کہ تو بتلا کہ اس کا نام کیا ہے اور اس کے بیٹے کا نام کیا ہے۔ امثال ۳۰ : ۴ (۸) خداوند یہوواہ نے مجھے اور اپنی روح کو بھیجا ہے (۱۸) یہودیوں کے تین بڑے خداؤں کے نام کو دعا کرتے وقت لینے کے طریقے سے بھی اس بات کا ذکر پایا جاتا ہے۔ گنتی ۶ : ۲۴-۲۶

ان سب حوالوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خدا ذات واحدت محض نہیں ہے بلکہ اس میں کثرت پائی جاتی ہے اس کے علاوہ یہ آیتیں اس بات پر بھی گواہی دیتی ہیں کہ ذاتِ الٰہی واحدت فی الکثرت اور کثرت فی الواحدت پر موافق ہے۔

(پ) **تثلیث کا اشارہ نیا عہدنامے میں:۔**

قدیم مسیحی خدا کی واحدنیت کی حقیقت کو اپنے ایمان کی بنیادی بات سمجھتے تھے یہودیوں اور غیر قوموں میں گواہی دیتے تھے کہ ہم ایک خدا پر ایمان رکھتے ہیں لیکن اسی وقت انہوں نے یہ بھی ثابت کیا کہ یسوع ایک خاص درجہ اور اختیار رکھتا ہے اور اگر اس نے اپنے خدا ہونے کا دعویٰ کیا تو یہ اس کے لئے کفر کی بات تھی اور نئے عہدنامے کے مصنفوں نے یسوع کے لئے ایسی زبان کا استعمال کیا جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے یسوع کو سب کے اوپر اور ابد تک کا خدا محسوس کر کے جانا ہے۔ اور مسیحیت کے روحانی تجربے اس بات کی گواہی دیتے ہیں اور اس دعوے کو مضبوط کرتے ہیں۔ پولس رسول جیسا کہ وہ اپنے لڑکپن میں سکھایا گیا تھا۔ خدا کی واحدنیت پر ایمان رکھتا تھا گو کہ اس نے زور دیا کہ وہ کوئی اور تعلیم نہیں دیتا تھا بلکہ وہی باتیں جو شریعت اور نبیوں کی کتابوں میں لکھی تھیں یعنی یسوع کی الوہیت (فلپیوں ۲ : ۶-۸ ا۔ تھسلنیکیوں ۲ : ۱۰) اور پاک روح کی شخصیت (افسیوں ۴ : ۳۰) کی منادی کرتا تھا اور رسولی برکتوں میں تینوں شخصوں کو ایک ساتھ رکھتا تھا ۲۰۔ کرنتھیوں ۱۳ : ۱۴

قدیم مسیحی یہ ایمان رکھتے تھے کہ وہ پاک روح جو ہم میں رہتا ہے وہ ہمیں سکھاتا اور ہماری رہنمائی کرتا ہے اور نئی زندگی میں بھی لے چلتا ہے یہ صرف کوئی اثر اور

صفائی کے ساتھ تین الٰہی شخصوں کا ذکر پایا جاتا ہے۔ یعنی اللہ، خدا کلام مسیح اور خدا سے بیان کی پاک روح القدس۔

۳۔ نہ صرف ہندوؤں اور اسلام کے مذہبوں میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ قادرِ مطلق کی واحد ذات میں کثرت ہے بلکہ تواریخ مذہب سے بھی آشکارا ہوتا ہے کہ گزرے زمانوں میں چند بزرگ موجود تھے جو کہ خدا کی ذات واحدت محض نہیں ہے۔ بلکہ اس میں کثرت ہے۔ مثلاً ارسطو کا شاگرد افلاطون جو ایک مشہور یونانی حکیم تھا یہ اعتقاد رکھتا تھا کہ الٰہی ذات میں تثلیث ہے وہ خدا کی ذات کو (۱) مالک یا ذاتِ محض کو۔ باپ (۲) عقلِ کل کو علم۔ مسیح اور (۳) نفسِ کل یا معرفت الٰہی روح القدس مانتا اور نفسِ کل کی نسبت یہ اعتقاد رکھتا تھا کہ اس کی تاثیر سے جہان پیدا ہوا۔ اس کے سوا مصر اور تبت کے قدیم مذہبوں میں بھی ذاتِ الٰہی میں تثلیث کا خیال موجود تھا روم کے قدیم مذہبوں میں معبودوں کی تیری مورتی کا ذکر پایا جاتا ہے۔ پھر قدیم مذہبوں کے ماننے والوں میں سے چند حکیموں کا یہ خیال تھا کہ الٰہی ذات میں اول شخص کل کی اصل ہے یعنی خدا اور دوسرا اس کا بیٹا ہے جو اس دنیا کا پیدا کرنے والا ہے۔ یعنی مسیح، اور تیسرا وہ ہے جو ان دونوں کی حکمت اور قدرت ہے۔ ان سب حوالوں کے علاوہ اور بھی ہیں لیکن اس وقت ان کو پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ پوشیدہ نہ رہے کہ نہ صرف دیگر مذہبوں میں تثلیث کا ذکر پایا جاتا ہے بلکہ پاک کلام بھی تثلیث پر جس کا بیان بائبل میں باپ، بیٹے اور روح القدس کے نام سے دیا جاتا ہے۔ گواہی دیتا ہے۔

(ب) **تثلیث کا اشارہ پرانے عہدنامے میں:۔**

پرانا عہدنامہ تثلیث کی تعلیم صفائی سے پیش نہیں کرتا ہے اس کا سبب صاف ظاہر ہے کہ اس زمانے میں بہت سے دیوی دیوتاؤں کی پوجا کی جاتی تھی۔ بنی اسرائیل پر اس حقیقت کے بارے میں زور دینا ضروری تھا کہ خدا واحد ہے اور اس کے علاوہ کوئی

محسوس نہیں ہے بلکہ ایک ہستی ہے جس کو ہم جان سکتے ہیں اور ساری روح اس کے ساتھ پوری رفاقت رکھ سکتی ہے۔

قدیم کلیسیا میں دو باتیں مقابل کی تھیں، کہ خدا ایک ہے اور باپ خدا ہے بیٹا خدا اور پاک روح خدا ہے خدا کی بابت یہ ہے دو باتیں تثلیث کی تعلیم بتاتی ہیں۔ خدا باپ ان کے لئے حقیقت تھا، بیٹا ان کے لئے حقیقت تھا اور ویسا ہی پاک روح بھی۔ ان باتوں سے صرف یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ خدا میں شخصیت کا حقیقی لیکن پوشیدہ فرق تھا اور وہ فرق انسان کے چھٹکارے کے الہٰی کام میں ظاہر ہو گیا۔

نئے عہد نامہ میں الہٰی ذات کے تین شخصوں کا اشارہ صفائی کے ساتھ دیا گیا ہے۔

(۱) مسیح کے بپتسمہ لینے کے وقت۔ متی ۳: ۱۶-۱۷ (الف) خدا کی آواز آسمان سے آئی (ب) بیٹا کا بپتسمہ ہوا۔ (ج) روح کبوتر کی مانند اترا تھا۔

(۲) تسلی دینے والے نے کیا لکھا ہے؟ بیٹا باپ سے دعا کرتا تھا وہ تسلی دینے والے کو بھیج دے۔ باپ روح کو بھیج دیتا ہے

(۳) بپتسمہ دینے والے تین ہیں۔ باپ، بیٹا، اور روح۔ متی ۲۸: ۱۹

(۴) رسولوں کی برکت میں تین الہٰی شخصوں کا ظاہر ہونا۔ ۲۔ کرنتھیوں ۱۳: ۱۴

(۵) پولس رسول فرماتے ہیں کہ ہم مسیح کے وسیلے سے ایک روح سے باپ کے پاس داخل ہوتے ہیں۔ افسیوں ۲: ۱۸

(۶) عبرانیوں کے خط کے مصنف کہتے ہیں کہ مسیح نے اپنے آپ کو ازلی روح کے وسیلے خدا کے سامنے بے عیب قربان کر دیا۔ عبرانیوں ۹: ۱۴

(۷) پطرس رسول تین الہٰی شخصوں کا اشارہ کرتے ہیں۔ ۱۔ پطرس ۱: ۲

ان حوالوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسیحی تین خدا کے قائل اور ماننے والے نہیں بلکہ تثلیث فی التوحید میں ایک ہی زندہ خدا کے پرستار ہیں۔

مخفی نہ رہے کہ فقط الہٰی ذات میں تثلیث موجود ہے۔ بلکہ ایک قسم ہے کہ وہ روح جان اور بدن کا مجموعہ

ہے۔ اس کے سوا انسان کا باطنی وجود ہستی اور ارادے پر موقوف ہے۔ اگرچہ انسان کے وجود میں یہ کثرت موجود ہے تو بھی ہر شخص واحد کہلاتا ہے۔ اس کے علاوہ ظاہر ہے کہ موجودات کی ہر ایک شئے میں تین ذاتی الحاق موجود ہیں یعنی ذات، صورت، قوت۔ پاک تثلیث کی تعلیم کو ٹھیک و درست رکھنے کیلئے نہ صرف تین خداؤں پر زور دیں یا خدا کی واحدنیت پر۔ پانچویں صدی میں یہ ذیل کی تعلیم پیش کی گئی جو اتھناسیس کے عقیدے میں لکھا ہوا ہے "ہم خدائے واحد کی عبادت کرتے ہیں جو تثلیث میں ہے۔ وہ تثلیث جو واحدنیت میں ہے نہ شخصوں کو ملاتے ہوئے اور نہ ہستی کو جدا کرتے ہوئے کیونکہ باپ ایک شخص ہے، بیٹا دوسرا اور پاک روح تیسرا لیکن باپ بیٹے اور پاک روح کی ایک ہی الوہیت ہے۔ ایک سا جلال ہے اور ایک ہی مرتبہ ہے جو کچھ باپ ہے وہ بیٹا ہے اور وہی پاک روح ہے۔ باپ کو کسی نے نہیں بنایا، نہ بیٹے کو اور نہ ہی پاک روح کو۔ باپ بے انتہا ہے۔ بیٹا بے انتہا ہے۔ پاک روح بے انتہا ہے۔ باپ ازلی و ابدی ہے۔ بیٹا ازلی و ابدی ہے۔ پاک روح ازلی و ابدی ہے۔ تو بھی تین ازلی و ابدی نہیں ہیں پر ایک ہی ہے۔ اس طرح تین ہستیاں نہیں ہیں جو خلق

نہیں کی گئیں نہ تین بے انتہا ہیں۔ پر ایک ہی ہے جو بنایا نہیں گیا اور بے انتہا ہے۔ اسی طرح باپ قادر مطلق ہے۔ پر تو بھی تین قادر مطلق نہیں ہیں۔ پر ایک ہی قادر مطلق ہے۔ اس طرح سے باپ خدا ہے بیٹا خدا ہے۔ پاک روح خدا ہے۔ تو بھی تین خدا نہیں ہیں۔ پر ایک ہی خدا ہے کیونکہ مسیحیت سچائی کا حکم کرتی ہے۔ کہ ہر شخص کو جدا جدا خدا اور خداوند کر کے اقرار کریں اسی طرح تین خدا یا خداوند کہنا بھی ممانعت کی بات ہے۔ باپ کسی سے نہیں بنایا گیا نہ خلق کیا گیا نہ پیدا کیا گیا، بیٹا صرف باپ سے ہے۔ نہ بنایا گیا نہ خلق کیا گیا۔ پر پیدا ہوا۔ پاک روح باپ اور بیٹے سے ہے نہ بنایا گیا نہ خلق کیا گیا، نہ پیدا ہوا۔ پر نکلا اس لئے ایک باپ ہے نہ کہ تین باپ۔ ایک بیٹا نہ کہ تین بیٹے۔ ایک پاک روح نہ کہ تین پاک

روح اور اس تثلیث میں نہ کوئی اول یا آخر ہے اور نہ ہی بزرگ تر یا کمتر ہے لیکن سب تینوں ایک ہی ہیں ازلی و ابدی شخص آپس میں ایک برابر ہیں۔ اس لئے سب کو جیسا بتلایا گیا کہ دونوں تثلیث میں واحدنیت کی اور واحدنیت میں تثلیث کی عبادت کریں۔

(ج) اعلےٰ شخصوں کے درمیان۔

(۱) ترتیب سے ایسا گنا جاتا ہے۔ باپ، بیٹا اور پاک روح۔

(۲) باپ نے بیٹے کے وسیلے سے دنیا کو پیدا کیا اور روح بھی اس کام میں شریک تھی۔ پیدائش ۱:۱-۲ یوحنا ۱:۳۔ کلسیوں ۱:۱۶-۱۷۔

(۳) باپ نے بیٹے کو بھیجا۔ یوحنا ۳:۱۶۔ اسکے برعکس نہیں۔

(۴) باپ اور بیٹے نے روح القدس کو بھیجا۔ یوحنا ۱۴:۱۶، ۱۷

(۵) باپ اور بیٹا مقدسوں کے پاس آئیں گے اور ان کے ساتھ سکونت کریں گے۔ یوحنا ۱۴:۲۳ اور خدا کا روح تم میں بسا ہوا ہے۔ ۱-کرنتھیوں ۳:۱۶

پیشتر سے ہم نے تینوں الہیٰ شخصوں کا الگ بیان کیا ہے اور یہ دیکھا کہ وہ الہیٰ صفات رکھتے ہیں ویسا ہی ذیل کی باتیں صفائی کے ساتھ ظاہر کرتی ہیں۔

(د) باپ، بیٹا اور روح القدس خدا کہلاتے ہیں۔

(۱) باپ کی بابت یسوع مسیح نے کہا کہ میری بڑائی میرا باپ کرتا ہے۔ جسے تم کہتے ہو ہمارا خدا۔

(۲) بیٹے کی بابت تھوما رسول نے کہا کہ اے میرے خداوند اور اے میرے خدا یوحنا ۲۰:۲۸ اور پولس رسول کہتے ہیں کہ مسیح سب کا خدا ہے۔ رومیوں ۹:۵

(۳) روح القدس کی بابت لکھا ہے کہ تم روح القدس سے جھوٹ بولا تو نے آدمیوں سے نہیں بلکہ خدا سے جھوٹ بولا۔ اعمال ۵:۳-۴ کیا تم نہیں جانتے کہ تم خدا کی ہیکل ہو اور خدا کا روح تم میں بسا ہوا ہے۔ ۱-کرنتھیوں ۳:۱۶

(س) ازلیت:۔

(۱) خدا کی بابت لکھا ہے کہ اے ازلی بادشاہ یعنی غیر فانی نادیدہ خدا کی عزت و تمجید ابدالآباد ہوتی رہے۔ ۱-تیمتھیس ۱:۱۷

(۲) مسیح کی بابت لکھا ہے کہ اے خدا تیرا تخت ابد تک ہے۔ راستی کا عصا تیری بادشاہت

کا عصا ہے۔ عبرانیوں ۱:۸

(۳) روح القدس کی بابت لکھا ہے کہ وہ ابدی روح کے وسیلے سے عبرانیوں ۹:۱۴

(ص) ہمہ حاضری:۔

(۱) خدا کی بابت لکھا ہے کہ کوئی آدمی دنیا میں اپنے آپ کو چھپا نہیں سکتا ہے کہ میں اسے نہ دیکھوں۔ خداوند کہتا ہے۔ یرمیاہ ۲۳:۲۴

(۲) مسیح کی بابت لکھا ہے کہ جہاں دو یا تین اسکے نام پر اکٹھے ہوں۔ وہاں وہ انکے بیچ میں ہے۔ متی ۱۸:۲۰

(۳) روح القدس کی بابت لکھا ہے کہ تیری روح سے بچ کر کہاں جاؤں۔ زبور ۱۳۹:۷

(ض) قدرتِ کلی:۔

(۱) خدا کی بابت یہ لکھا ہے کہ میں خدائے قادر ہوں تو میرے حضور میں چل اور کامل ہو پیدائش ۱۷:۱

(۲) مسیح کی بابت لکھا ہے کہ اس نے فرمایا کہ آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا۔ متی ۲۸:۱۸۔ تم اس میں معمور ہو گئے ہو جو ساری حکومت اور اختیار کا سر ہے۔ کلسیوں ۲:۱۰۔ وہ سب چیزیں اپنے تابع کر سکتا ہے۔ فلپیوں ۳:۲۱۔ وہ اس کے جلال کا پرتو اور اس کی ذات کا نقش ہو کر سب چیزوں کو اپنی قدرت کے کلام سے سنبھالتا ہے۔ عبرانیوں ۱:۳

(۳) روح القدس کی بابت یہ لکھا ہے کہ وہی ایک روح ہی سب کچھ کرتا ہے اور جس کو جو چاہتا ہے بانٹتا ہے۔ ۱-کرنتھیوں ۱۲:۱۱

(ط) دانش

(۱) خدا کی بابت لکھا ہے کہ خدا کا نام تا ابد مبارک ہو کہ حکمت اور قدرت اسی کی ہے۔ دانی ایل ۲:۲۰

(۲) مسیح کی بابت لکھا ہے کہ اس میں حکمت اور معرفت کے سارے خزانے چھپے ہوئے ہیں۔ کلسیوں ۲:۳

(۳) روح القدس کی بابت لکھا ہے کہ روح کے وسیلے سے حکمت کا کلام دیا جاتا ہے۔ ۱-کرنتھیوں ۱۲:۸

(ظ) علم الغیبی:۔

(۱) خدا کی بابت لکھا ہے کہ خدا نے جو دلوں کی بات جانتا ہے ان کو بھی ہماری طرح

روح القدس دے کر ان کی گواہی دی۔ اعمال ۱۵: ۸

(۲) مسیح کی بابت لکھا ہے کہ یسوع اپنی نسبت لوگوں پر اعتبار نہ کرتا تھا اس لیے کہ وہ سب کو جانتا تھا اور اس کی حاجت نہ رکھتا تھا کہ کوئی انسان کے حق میں گواہی دے کیونکہ وہ آپ جانتا تھا کہ انسان کے دل میں کیا کیا ہے۔ یوحنا ۲: ۲۴، ۲۵۔ پطرس رسول نے یسوع سے کہا اے خداوند تو تو سب کچھ جانتا ہے۔ یوحنا ۲۱: ۱۷

(۳) روح القدس کی بابت لکھا ہے کہ روح ساری باتیں بلکہ خدا کی تہہ کی باتیں بھی دریافت کر لیتا ہے۔ ۱۔ کرنتھیوں ۲: ۱۰

(ع) پیدا کرنے کا اختیار

(۱) خدا نے دنیا کو پیدا کیا۔ عبرانیوں ۱: ۱-۲

(۲) بیٹے نے دنیا کو پیدا کیا۔ یوحنا ۱: ۳

(۳) روح القدس نے دنیا کو پیدا کیا۔ ایوب ۳۳: ۴، زبور ۱۰۴: ۳۰

(غ) مُردوں کو جلانے کا کام

(۱) خدا مُردوں کو جلاتا ہے۔ یوحنا ۵: ۲۱

(۲) بیٹا مُردوں کو جلاتا ہے۔ یوحنا ۵: ۲۱

(۳) روح القدس مُردوں کو جلاتا ہے۔ یوحنا ۶: ۶۳

(ف) نبیوں کی معرفت کلام کیا

(۱) باپ کی بابت لکھا ہے کہ اگلے زمانہ میں خدا نے باپ دادوں سے حصہ بحصہ اور طرح بہ طرح نبیوں کی معرفت کلام کیا۔ عبرانیوں ۱: ۱

(۲) بیٹے کی بابت لکھا ہے کہ نبیوں میں مسیح کا روح تھا۔

(۳) روح القدس کی بابت لکھا ہے کہ نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوئی بلکہ آدمی روح القدس کی تحریک کے سبب سے خدا کی طرف سے بولتے

تھے۔ ۲۔ پطرس ۱: ۲۱

(ق) نئی پیدائش کا کام

(۱) خدا کی بابت۔ یوحنا ۱: ۱۳، ۱۔ یوحنا ۴: ۷، ۵: ۱، ۱۸، ۱۔ پطرس ۱: ۳

(۲) بیٹے کی بابت۔ ۲۔ کرنتھیوں ۶: ۱۷۔ ۲۔ پطرس ۱: ۲-۵

(۳) روح القدس کی بابت۔ یوحنا ۵: ۶-۸، ططس ۳: ۵

سوالات

۱۔ لفظ تثلیث کا کیا مطلب ہے؟

۲۔ تثلیث کا اشارہ پرانے عہدنامے میں کس طرح سے ظاہر ہوا؟

۳۔ تثلیث کا اشارہ نئے عہدنامے میں کس طرح سے ظاہر ہوا؟

۴۔ تین الٰہی شخصوں کے درمیان کیا تعلق ہے؟

۵۔ کیا ذات و صفات میں باپ، بیٹے اور روح القدس برابر اور یکساں ہیں

۶۔ واحدت اور کثرت سے کیا مراد ہے؟

۷۔ تثلیث میں واحدت کیسے ثابت ہوتی ہے؟

چھٹواں باب

تعلیم فرشتوں کی بابت

(۱) بائبل میں دو قسم کے فرشتوں کا مندرج ہے۔ نیک اور بد۔ یہ تعلیم بھی پائی جاتی ہے کو شروع میں سب نیک فرشتے تھے۔

نیک فرشتے :-

خدا کی پروردگاری کے خدمت گزاروں سے پاک فرشتے سب سے اول درجہ رکھتے ہیں۔ وہ خدا کا منہ ہر وقت دیکھتے ہیں۔ متی ۱۸: ۱۰۔ اور اس سے رفاقت اور

شراکت رکھتے ہیں۔ وہ آسمان پر خدا کے ساتھ اور راستباز لوگوں کی روحوں کے ساتھ جو کامل ہو گئے، رہتے ہیں۔ عبرانیوں ۱۲: ۲۲۔ وہ خدا کی خدمت کرتے اور عبادت کرنے میں ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ سارے فرشتوں نے تخت کے آگے منہ کے بل گر کر خدا کو سجدہ کیا۔ مکاشفہ ۷: ۱۱ خدا کا حکم مانتے ہیں انسان کے لئے نہایت عمدہ نمونہ ہیں۔ آسمانوں کا لشکر تجھے سجدہ کرتا ہے۔ نحمیاہ ۹: ۶۔ وہ انسان سے پاک اور ہوشیار اور زورآور ہیں۔ لیکن وہ خدا کی مانند قدرتِ کُل اور علیم الغیب نہیں۔ ان کا علم محدود ہے اس لئے وہ مسیح کی دوبارہ آمد کی نسبت نہیں جانتے۔ متی ۲۴: ۳۶ فرشتے بھی ان پر غور سے نظر کرنے کے مشتاق ہیں۔ ۱۔ پطرس ۱: ۱۲۔ فرشتوں میں عقل کی طاقت بہت بڑی ہوتی ہے۔ انسان کی کمزوری کا تجربہ انہیں نہیں، خدا کا فرشتہ دانش مند ہے۔ ۲۔ سموئیل ۱۴: ۲۰۔ فرشتے نے دانیل سے کہا میں اب اس لئے آیا ہوں کہ تجھے دانش اور سمجھ بخشوں۔ دانیل ۹: ۲۲۔ خداوند کو مبارک کہو۔ زبور ۱۰۳: ۲۰۔ اے اس کے فرشتو تم جو زور میں سب سبقت لے جاتے ہو۔ زبور ۱۰۳: ۲۰۔ اپنے قوی فرشتے ۱۔ تھسلنیکیوں ۱: ۷ فرشتے نے مجھ سے کہا کہ تو حیران کیوں ہو گیا؟ میں تجھے بھید بتاتا ہوں۔ مکاشفہ ۱۷: ۷۔ فرشتے جو طاقت اور قدرت میں انسان سے بڑے ہیں۔ ۲۔ پطرس ۲: ۱۱

نیک فرشتوں کی پیدائش :-

سب فرشتے اس کی ستائش کریں کہ اس نے حکم دیا اور وہ موجود ہو گئے۔ زبور ۱۴۸: ۲-۵۔ ان کی تواریخ کی نسبت ہم کو پاک کلام سے بہت علم اور پوری روشنی حاصل نہیں ہوتی ہے۔ انکی پیدائش کے وقت کی بابت کوئی صاف بیان موجود نہیں۔ مسیحی معلموں کے درمیان خیال پایا جاتا ہے کہ فرشتوں کی پیدائش انسان کی پیدائش سے بہت مدت پیشتر ہے۔ جب خدا ابتدا میں انسان کی پیدائش سے پیشتر زمین انسان کے لئے تیار کر رہا تھا تب بنی اللہ خوشی کے مارے للکارتے تھے۔ ایوب ۳۸: ۷۔ اس بیان میں بنی اللہ سے آسمانی فرشتے مراد ہوں گے۔

۲۔ نیک فرشتوں کے درمیان خاندانی سلسلہ نہیں ہوتا۔ مسیح کی تعلیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ نہ بیاہ کرتے نہ بیاہے جاتے ہیں۔ متی ۲۲ : ۳۰ لوقا ۲۰ : ۳۵۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بغیر وسیلہ پیدا ہوئے ہیں اس لئے ان کے درمیان اولاد اور والدین کے رشتے کا ذکر پایا نہیں جاتا۔ اگرچہ ان میں کوئی خاندان اور قومیت نہیں اور نہ انسان کی مانند رشتے داری پائی جاتی ہے۔ تاہم رائے عام ہے کہ ان کی روحانی خدمت اور عبادت میں ایک عجیب قرابت اور رفاقت پائی جاتی ہے۔

۳۔ نیک فرشتوں کے ترتیب وار درجے کی بابت:۔ پاک نوشتے صاف سکھاتے ہیں کہ فرشتوں کے درمیان درجے ترتیب وار ہوتے ہیں۔ بائبل میں تخت، ریاستوں، حکومتوں اور اختیارات کا ذکر پایا جاتا ہے۔ کلسیوں ۱ : ۱۶۔ دانی ایل نبی جبرائیل اور میکائیل فرشتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میکائیل سرداروں میں بڑا ہے۔ دانی ایل ۸ : ۱۶ / ۱۰ : ۱۳۔ میکائیل وہ بڑا سردار ہے جو مقرب فرشتہ کہلاتا ہے۔ دانی ایل ۱۲ : ۱ پولس رسول فرماتے ہیں کہ جب خداوند یسوع مسیح اپنے آپ کو ظاہر کرے گا تو مقرب فرشتہ نرسنگا کو پھونکے گا۔

۱۔ تھسلنیکیوں ۴ : ۱۶

مسیح اپنے قوی فرشتوں کے ساتھ آئے گا۔ ۲۔ تھسلنیکیو ۱ : ۷ پھر وہ برگزیدہ فرشتوں کا ذکر کرتا ہے۔ ۱۔ تیمتھیس ۵ : ۲۱۔ میکائیل کے نام کا مطلب ہے خدا کی مانند اور جبرائیل کے نام کا مطلب خدا کا زور آور یا پہلوان ہے۔ ان ناموں سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض کے مرتبے بہت بڑے ہوتے ہیں۔

۴۔ نیک فرشتوں کے شمار کی بابت:۔ اگرچہ ان کے شمار کی نسبت بائبل میں کافی تعلیم پائی جاتی ہے تاہم بہت سے ذکر ایسے ہیں جن سے ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ان کا گروہ نہایت ہی بڑا ہے۔ یعقوب نے خدا کا ایک نہایت بڑا لشکر دیکھا۔ پیدائش ۳۲ : ۱،۲ داؤد بتاتا ہے کہ خدا کے رتھ بیس ہزار ہیں بلکہ ہزاروں ہزار ہیں اور خداوند ان کے درمیان ہے زبور ۶۸ : ۱۷

دانی ایل کہتا ہے کہ ہزاروں فرشتے اس کی خدمت میں حاضر ہیں اور لاکھوں لاکھ اس کے آگے کھڑے ہیں۔ دانی ایل ۷ : ۱۰۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے دشمنوں سے کہا کہ تم نہیں سمجھتے کہ میں اپنے باپ سے منت کر سکتا ہوں اور وہ فرشتوں کے بارہ تمن سے زیادہ میرے پاس ابھی موجود کر دے گا۔ متی ۲۶ : ۵۳ یوحنا رسول نے بہت سے فرشتوں کی آواز سنی جن کا شمار لاکھوں اور کروڑوں تھا۔ مکاشفہ ۵ : ۱۱ لاکھوں فرشتوں عبرانیوں ۱۲ : ۲۲۔ اس فرشتے کے ساتھ آسمانی لشکر کا ایک گروہ تھا۔ لوقا ۲ : ۱۳

۵۔ نیک فرشتوں کی خدمت:۔ (ا) وہ خدا کی حضوری میں مشغول رہتے ہیں۔ ایک دوسرے کو پکار پکار کر کہا۔ قدوس۔ قدوس۔ قدوس۔ یسعیاہ ۶ : ۳ اے فرشتو خداوند کی خداوندی کی تمجید اور تعظیم کرو۔ زبور ۲۵ : ۱۔ خدا کو مبارک کہو اے اس کے فرشتو۔ زبور ۱۰۳ : ۲۰۔ سارے فرشتے تخت کے آگے منہ کے بل گر پڑے اور خدا کو سجدہ کیا۔ ظاہر ہوتا ہے کہ جب فرشتے خدا کی آواز کو سنتے تو وہ اس کے حکم پر عمل کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ زبور ۱۰۳ : ۲۰

(ب) وہ یسوع مسیح کی خدمت اور عبادت کرتے ہیں خدا کے سب فرشتے مسیح کو سجدہ کریں۔ عبرانیو ۱ : ۶ فلپیوں ۲ : ۸ ۔ ۹ فرشتے آکر اس کی خدمت کرنے لگے۔ متی ۴ : ۱۱ فرشتہ اس کو دکھائی دیا اور وہ اسے تقویت دیتا تھا۔ لوقا ۲۲ : ۴۳ تم خدا کے فرشتوں کو اوپر جاتے اور ابن آدم پر اترتے دیکھو گے۔ یوحنا ۱ : ۵۱ میں اپنے باپ سے منت کر سکتا ہوں وہ فرشتوں کے بارہ تمن سے زیادہ ابھی موجود کر دے گا۔ متی ۲۶ : ۵۳ ایک فرشتے نے پتھر کو مسیح کی قبر کے منہ پر سے ہٹایا۔ متی ۲۸ : ۲

(ج) وہ نجات پانے والوں کی حفاظت اور نگہبانی کرتے ہیں۔ ہم پیشتر دیکھ چکے ہیں کہ فرشتے آسمانوں کا لشکر ہیں جو خدا اور مسیح کی عبادت اور خدمت کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن خدا کے کلام سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ فرشتے اس خدمت کے علاوہ انسان یا خاص کر مقدسوں

پر خدا کی طرف سے مدد اور خبر دینے ہیں جو نجات کی میراث پانے والوں کی خاطر خدمت کو بھیجی جاتی ہیں۔ عبرانیوں ۱: ۱۴۔ خداوند کے فرشتوں نے ابرہام سے شہروں کو برباد کرنے کے لئے گفتگو کی۔ پیدائش ۱۸ باب۔ خداوند کے فرشتے نے ہاجرہ کی مدد کی۔ پیدائش ۱۶: ۷۔ فرشتوں کے ذریعے سے لوط ہلاکت سے بچ پایا گیا۔ پیدائش ۱۹: ۱۔ جب یعقوب بیت ایل میں سو رہا تھا تب خدا نے پاک فرشتہ کی معرفت اس سے کلام کیا۔ پیدائش ۲۸: ۱۲۔ جب بنی اسرائیل بیابان میں سفر کرتے تھے تب خدا نے ان لوگوں سے کہا کہ میں ایک فرشتہ تیرے آگے بھیجتا ہوں کہ راہ میں تیرا نگہبان ہو۔ خروج ۲۳: ۲۰۔ بلعام کی راہ میں ایک فرشتہ کھڑا تھا اور اس سے بولتا تھا۔ گنتی ۲۲: ۲۲۔ بوکیم میں ایک پاک فرشتہ نے بنی اسرائیل سے کہا کہ میں ہرگز تم سے عہد شکنی نہیں کرونگا۔ قضاۃ ۲: ۱۔ ایک فرشتے نے جدعون کو اس لئے مقرر کیا کہ وہ مدیانیوں کو شکست دے۔ قضاۃ ۶: ۱۱۔ داؤد فرماتا ہے کہ خداوند کا فرشتہ ان کے چاروں طرف جو اس سے ڈرتے ہیں خیمہ کھڑا کرتا ہے اور انہیں بچا رکھتا ہے۔ زبور ۳۴: ۷۔ وہ تیرے لئے اپنے فرشتوں کو حکم کرے گا کہ وہ تیری سب راہوں میں تیری نگہبانی کریں۔ وہ تجھ کو ہاتھوں پر اٹھا لیں گے تا نہ ہو کہ تیرے پاؤں کو ٹھیس لگے۔ زبور ۹۱: ۱۱ سے ۱۲۔ فرشتوں کی معرفت اس لئے کھلایا گیا۔ ۱ سموئیل ۱۹: ۵۔ دانیل فرماتا ہے کہ میرے خدا نے اپنے فرشتوں کو بھیجا ہے جنہوں نے شیر ببر کے منہ کو بند کر رکھا ہے۔ دانیل ۶: ۲۲۔ یسوع مسیح نے کہا کہ چھوٹے بچوں کے فرشتے میرے آسمانی باپ کا منہ ہر وقت دیکھتے ہیں۔ متی ۱۸: ۱۰۔ پطرس رسول کی نسبت لکھا ہے کہ جب وہ قید خانے سے نکل کر اپنے لوگوں کے پاس آیا تب انہوں نے کہا یہ پطرس تو نہیں، شاید اس کا فرشتہ ہوگا۔ اعمال ۱۲: ۱۵۔ بہت لوگ سمجھتے ہیں کہ ہر ایک شخص کی خدمت کرنے کے لئے کوئی خاص فرشتہ موجود ہے۔ اور مقدسوں کے واسطے ایک ہی انتظام ہے۔ ۱۔ کرنتھیوں ۱۱: ۱۰۔ مقدس کلام پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ آسمانی فرشتے کلیسیا کی نگہبانی اور حفاظت کرتے ہیں۔ ایتھیقس ۵: ۲۱۔ خداوند کے ایک فرشتے نے رات کو قید خانے کے دروازے کھولے اور رسولوں کو باہر لے آیا۔ اعمال ۵: ۱۹۔ پھر ایک فرشتہ نے پطرس رسول کو قید خانے سے

باہر نکالا۔ اعمال ۱۲: ۱۹۔ جب پولس کا جہاز ٹوٹنے پر تھا تب ایک فرشتے نے اس کی ہمت افزائی کی۔ اعمال ۲۷: ۲۳۔ موت کے وقت نیک فرشتے مقدسوں کو فردوس میں پہنچا دیتے ہیں۔ لوقا ۱۶: ۲۲۔

(د) زمانہ بہ زمانہ فرشتے انسان کے لئے الٰہی پیغام لاتے۔ پیدائش ۲۲: ۱۱۔ گنتی ۲۲: ۳۲۔ دانیل ۸: ۱۶، ۹: ۲۱۔ ۲۳۔ ۱۰: ۲۱، ۱۲: ۶۔ ۷۔ جبرائیل فرشتے نے جو خدا کے حضور کھڑا رہتا ہے زکریاہ کو یوحنا بپتسمہ دینے والے کے پیدا ہونے کی خبر دی۔ لوقا ۱: ۱۹۔ فرشتوں نے مسیح کی پہلی آمد کی خبر دی۔ فرشتوں نے یوسف کو مریم کو اپنے ہاں لے آنے کو کہا۔ متی ۱: ۲۰ اور یوسف کو بچے اور اس کی ماں کو ملک مصر میں لے جانے کو اور پھر وہاں سے واپس آنے کو بھی کہا۔ متی ۲: ۱۳۔ (ڈ) توریت دینے کے کام میں نیک فرشتے شریک تھے۔ ستفنس ہم کو بتلاتا ہے کہ جب شریعت بنی اسرائیل کو دی گئی تب بھی ایک فرشتہ موجود تھا۔ اعمال ۷: ۳۰ ـ ۳۸۔ پھر وہ کہتا ہے کہ تم نے فرشتوں کی معرفت سے شریعت تو پائی لیکن عمل نہ کیا۔ اعمال ۷: ۵۳۔ توریت فرشتوں کی معرفت مقرر کی گئی۔ گلتیوں ۳: ۱۹۔ کلام فرشتوں کی معرفت فرمایا گیا تھا۔ عبرانیوں ۲: ۲۔ اس میں صاف نہیں بتایا گیا کہ کس طرح فرشتوں نے شریعت دینے میں مدد کی۔

(ذ) بدکاروں کو سزا دینے کے لئے فرشتے خدا کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔ قدیم زمانے میں خدا نے بار بار فرشتوں کو اس لئے بھیجا کہ وہ بدکاروں کو ہلاک کریں۔ فرشتے نے ہاتھ بڑھایا کہ یروشلیم کو فنا کریں۔ ۲ سموئیل ۲۴: ۱۶۔ حزقیاہ بادشاہ کے زمانہ میں ایک فرشتے نے نکل کر اسور کے لشکرگاہ میں ایک لاکھ پچاسی ہزار آدمی جان سے مارے۔ خدا کے فرشتوں نے ہیرودیس بادشاہ کو مارا۔ اعمال ۱۲: ۲۳۔ دنیا کے آخر میں ابن آدم اپنے فرشتوں کو بھیجے گا وہ سب ٹھوکر کھلانے والی چیزوں اور بدکاروں کو اس کی بادشاہت میں سے جمع کریں گے۔ متی ۱۳: ۴۱۔

(س) یوحنا رسول مکاشفہ کی کتاب میں بتاتے ہیں کہ میں نے ایک زور آور فرشتہ کو بلند آواز سے منادی کرتے ہوئے دیکھا کہ کون اس کتاب کو کھولنے اور اس کی مہریں توڑنے کے لائق ہے۔

مکاشفہ ۵: ۱-۲- ایک فرشتے نے خدا کے بندوں کے ماتھوں پر مہر کر دی۔ مکاشفہ ۷: ۲- ایک فرشتہ نے بتا دیا کہ اب اور دیر نہ ہوگی۔ مکاشفہ ۱۰: ۱- پھر ایک فرشتہ بڑی بھاری آواز سے چلا کر آسمان کے منڈلانے اڑنے والے پرندوں سے کہا کہ آؤ خدا کی بڑی ضیافت میں شریک ہونے کے لئے جمع ہو جاؤ۔ مکاشفہ ۱۹: ۱۷ ایک فرشتے نے پرانے سانپ کو جو ابلیس اور شیطان ہے پکڑ کر ہزار برس کے لئے باندھا۔ مکاشفہ ۲۰: ۱ یوحنا رسول ایک فرشتہ کے پاؤں پر سجدہ کرنے کو گرا لیکن اس نے کہا خبردار ایسا نہ کر میں تو تیرا اور تیرے بھائی نبیوں اور اس کتاب کی باتوں پر عمل کرنے والوں کا ہم خدمت ہوں۔ خدا ہی کو سجدہ کر۔ مکاشفہ ۲۲: ۸-۹

(ن) اس لڑائی میں جو تاریکی اور روشنی کے درمیان ہوتی ہے۔ پاک فرشتے شریک ہیں۔ یہ ایک سخت لڑائی ہے۔ اس کی نسبت پولس رسول فرماتے ہیں کہ ہمیں گوشت اور خون سے کشتی نہیں کرنا ہے بلکہ حکومت والوں، اختیار والوں اور دنیا کی اس تاریکی کے حاکموں اور شرارت کی ان روحانی فوجوں سے جو آسمانی مقاموں میں ہیں۔ افسیوں ۶: ۱۲ پھر آسمان پر لڑائی ہوئی میکائیل اور اس کے فرشتے اژدہا سے لڑنے اور اس کے فرشتے ان سے لڑے۔ مکاشفہ ۱۲: ۷ صاف نہیں بتایا گیا کہ کس طرح فرشتے اس لڑائی میں شریک ہیں لیکن بائبل اور ہم اپنے روحانی تجربے سے معلوم کرتے ہیں کہ زمانہ بہ زمانہ نیکی اور بدی کے درمیان لڑائی ہوتی ہے۔

(ص) خدا کی دستکاریوں کے بڑھانے میں نیک فرشتے خوشی مناتے ہیں۔ جب دنیا کی بنیاد پڑی تب سب ستارے مل کر گیت گاتے تھے اور سارے بنی اللہ خوشی کے مارے للکارتے تھے۔ ایوب ۳۸: ۷- مسیح کی پیدائش کے وقت فرشتوں نے خوشی کا گیت گایا۔ لوقا ۲: ۱۳ فرشتے مسیح کے کفارے کی نسبت علم حاصل کرنا چاہتے تھے۔ ۱- پطرس ۱: ۱۲ توبہ کرنے والے گنہگار کے باعث خدا کے فرشتوں کے سامنے خوشی ہوتی ہے۔ لوقا ۱۵: ۱۰

بد فرشتے:-

پاک کلام ہم کو سکھاتا ہے کہ انسان کے علاوہ ایک اور مخلوق جو انسان کی جنس کا نہ تھا گناہ

میں پڑ گیا ان کی آزمائش کی بابت ہم کچھ نہیں جانتے ہیں اور نہ ہم کو معلوم ہے کہ وہ کیسے گر گیا۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ آزمائش کے وقت وہ ناکامیاب ہوا اور اپنی اگلی حالت میں نہ رہا۔

(۱) بد فرشتے پیدائش سے ناپاک نہ تھے۔ ذکر ہو چکا ہے کہ شروع میں صرف ایک قسم کے فرشتے تھے اس کی نسبت یہوداہ اپنے خط آیت ۶ میں بتاتے ہیں کہ فرشتوں نے اپنی حکومت کو قائم نہ رکھا بلکہ اپنے خاص مقام کو چھوڑ دیا۔ خدا نے گناہ کرنے والے فرشتوں کو نہ چھوڑا ۲- پطرس ۲: ۴ ممکن ہے کہ جب شیطان اپنے اونچے مرتبہ سے گرایا گیا کہ تب اس کے ساتھ اس کے ہم خیال فرشتے بھی گرائے گئے۔ اگرچہ فرشتوں میں کوئی ذاتی کمزوری موجود نہ تھی جس کے سبب وہ نافرمانی کی طرف رجوع ہوئے تاہم جب آزمائش کا زمانہ آیا۔ تب بے شمار شکست کھا کر گناہ میں گرفتار ہوئے۔ لیکن نیک فرشتے غالب آئے۔ فرشتوں کی آزمائش اور ان کے گرائے جانے کا بیان بائبل میں موجود نہیں اور اس بات کی بابت انکے مصنف خاموش رہتے۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ گناہ کا زور زیادہ ہوا جس سے بہت سے فرشتے گناہ میں شریک ہو گئے۔ سب کے لئے گناہ کی طرف بڑی کشش تھی۔ لیکن سب گناہ میں گرفتار نہیں ہوئے۔ پاک کلام کی صاف تعلیم یہ ہے کہ جب وہ گنہگار ہوئے تو مخلصی کی راہ نہ ملی۔

(۲) بد فرشتوں کے ترتیب وار درجے:-

جس طرح نیک فرشتوں کے درمیان ترتیب وار درجے ہیں اسی طرح بد فرشتوں کے درمیان بھی ترتیب وار مختلف عہدے اور مرتبے ہیں۔ ان میں حکومت اور بدی کی سلطنتیں بھی ہیں۔ پاک فرشتوں میں صاف علم نہیں کہ کس طرح ایسا اختیار شیطان کو دیا گیا۔ بہت لوگوں کا خیال ہے کہ گنہگار ہونے سے پیشتر شیطان کو یہ اختیار رہا۔ جب گر گیا تب اس کے فرشتے اس کے ساتھ بدی میں گرفتار ہو کر اپنے پرانے مرتبے پر قائم رہتے۔ یہ بات کھلی ظاہر نہیں کی گئی کہ بد فرشتے اپنی خوشی سے شیطان کے قبضے میں رہتے ہیں یا زبردستی سے۔ ہم پیشتر دیکھ چکے ہیں کہ میکائیل جو سرداروں میں بڑا ہے وہ نیک فرشتوں کا سردار ہے۔ ویسے ہی بد فرشتوں کا ایک

سردار ہے۔ جو اژدہا گرے کا فرشتہ کہلاتا ہے۔ مکاشفہ ۹: ۱۱۔ وہ سردار شیطان ہے جس کا بیان آئندہ باب میں کیا جائے گا۔

(۳) بدفرشتوں کا کام:۔

ظاہر ہوتا ہے کہ بدفرشتے انسان کے دشمن ہیں وہ شیطان کی مانند خوشخبری کی منادی کرنے کے کام کو روکنا چاہتے ہیں۔ دانی ایل ۱۰: ۱۳۔ اِس کی بابت یہ بتاتے ہیں کہ ایک شیطانی فرشتے نے جبرائیل کو دانی ایل کی مدد کرنے کو روکا اور وہ فرشتہ فارس پر اختیار رکھتا تھا۔ اِس لئے پولس رسول فرماتے ہیں کہ ہمیں خون اور گوشت سے کشتی نہیں کرنا ہے بلکہ حکومت والوں اور اختیار والوں اور اس دنیا کی تاریکی کے حاکموں اور شرارت کی اُن روحانی فوجوں سے جو آسمانی مقاموں میں ہیں۔ افسیوں ۶: ۱۲

(۴) بدفرشتوں کا شمار:۔

بدفرشتے بہت ہیں یہاں تک کہ ایک مرتبہ چھ ہزار ایک آدمی میں داخل ہو گئے تھے۔ مرقس ۵: ۹-۱۵ لوقا ۸: ۳۰۔ مریم مگدلینی میں سے سات بدروحیں نکلیں تھیں۔ لوقا ۸: ۲۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ بدکار مرد اور عورت میں رہنا چاہتے ہیں۔ متی ۱۲: ۴۳

(۵) بدفرشتوں کا انجام:۔

بائبل میں ایسی تعلیم نہیں پائی جاتی کہ گرے ہوئے فرشتوں کو بحالیت کا موقع دیا جائے گا یا اُن کے لئے نجات کا دروازہ کھلے گا بلکہ مسیح کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن کی نافرمانی کے سبب سے اُن کی سزا بہت سخت ہے۔ یہاں تک کہ اُن کے لئے اور شیطان کے واسطے ایک جگہ تیار کی گئی ہے۔ پطرس رسول فرماتے ہیں کہ خدا نے گناہ کرنے والے فرشتوں کو نہ چھوڑا بلکہ جہنم میں بھیج کر تاریک غاروں میں ڈال دیا تاکہ عدالت کے دن تک حراست میں رہیں۔ ۲۔ پطرس ۲: ۴۔ یہوداہ۔ آیت ۶ میں فرماتے ہیں کہ جن فرشتوں نے اپنی حکومت کو قائم نہ رکھا بلکہ اپنے خاص مقام کو چھوڑ دیا اُن کو اس نے دائمی قید میں تاریکی کے اندر روزِ عظیم کی عدالت تک رکھا ہے۔

سوالات

(۱) بائبل میں کتنے فرشتوں کا ذکر موجود ہے؟
(۲) کیا فرشتوں میں خاندانی سلسلہ بھی ہے؟
(۳) کیا فرشتوں میں ترتیب وار درجے ہیں؟
(۴) نیک فرشتوں کا کیا کام ہے؟
(۵) کس سبب سے دو قسم کے فرشتے ہوئے؟ جب شروع میں صرف ایک قسم کے فرشتے تھے۔؟
(۶) بدفرشتوں کا کیا کام ہے؟
(۷) بدفرشتوں کا کیا انجام ہوگا؟
(۸) بدفرشتوں کی کیسے ابتدا ہوئی؟

ساتواں باب

تعلیم شیطان کی بابت

(۱) شیطان کا اپنی اصلی حالت سے

(۱) شیطان کا اپنی اصلی حالت سے گر جانے کا سبب اور شیطان کی پیدائش کی بابت پاک نوشتوں کے مصنف بالکل خاموش رہے ہیں۔ بائبل سکھاتی ہے کہ شیطان شروع میں ایک مسح کیا ہوا کروبی تھا جو صبح صادق کا فرزند کہلاتا تھا لیکن اس نے اپنے آپ کو بہت ہی بڑا سمجھا اس لئے وہ اپنی اصلی منصب سے محروم ہو کر آسمان سے گرایا گیا۔ اس کی نسبت یہ فرمایا گیا ہے کہ اے صبح کے شاندار فرزند تو کیونکر آسمان پر سے گر پڑا اے قوموں کو پست کرنے والے تو کیونکر زمین پر پٹکا گیا؟ تو تو اپنے دل میں کہتا تھا میں آسمان پر چڑھوں گا۔ میں اپنے تخت کو خدا کے ستاروں سے بھی اونچا کروں گا اور شمالی اطراف میں جماعت کے پہاڑ کے اوپر چڑھ کر بیٹھوں گا۔ میں بادلوں سے بھی اوپر چڑھ جاؤں گا۔ میں خدا تعالیٰ کی مانند ہوں گا لیکن تو پاتال میں گڑھے کی تہہ میں اتارا جائے گا۔ یسعیاہ ۱۴: ۱۲۔ ۱۵۔ تو عدن میں باغ خدا میں رہا کرتا تھا ہر ایک قیمتی پتھر تیری پوشش کے لئے تھا۔ تو ایک مسح کیا ہوا کروبی تھا جو سایہ افگن تھا اور میں نے تجھے خدا کے کوہ مقدس پر قائم کیا۔ تو وہاں پر آتشی پتھروں کے درمیان چلتا پھرتا تھا۔ تو اپنی پیدائش ہی کے روز سے اپنی راہ و رسم میں کامل تھا جب تک تجھ میں ناراستی نہ پائی گئی۔ حزقی ایل ۲۸: ۱۱۔ ۱۵۔ گناہ کرنے کے سبب سے شیطان بجلی کی طرح آسمان پر سے گرا۔ لوقا ۱۰: ۱۸۔ وہ دنیا کے شروع ہی سے گناہ کرتا رہا ہے۔ ۱۔ یوحنا ۳: ۸۔ اس کے گر جانے کی نسبت صاف علم بائبل میں مندرج نہیں لیکن ممکن ہے کہ جب وہ نیک ہو کر اونچا مرتبہ رکھتا تھا تب اس کے سامنے

آزمائش آئی اور وہ گر گیا۔ شیطان میں کوئی پیدائشی کمزوری نہ تھی کیونکہ وہ اپنے آپ میں اس سچائی میں قائم رہنے کی خدمت رکھتا تھا لیکن اس نے بیش قیمت اختیار کو چھوڑ دیا اور سچائی پر قائم نہ رہا۔ یوحنا ۸: ۴۴۔ اس کے علاوہ وہ اپنی مرضی پر چلنا چاہتا تھا اور اپنی سلطنت میں خدا کو کوئی جگہ دینا نہیں چاہتا تھا بلکہ طرح طرح کی قربانیوں کے منصوبے باندھتا تھا۔ گھمنڈ کے سبب سے وہ اپنے اصلی مقام سے گر گیا۔

(۲) **شیطان کے متفرق نام**:۔ شیطان کے ناموں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا باطن و اخلاق اور خدمت نہایت ہی خراب ہے۔ خدا کی طرف سے شیطان کو بہت قسم کے نام دیئے گئے ہیں اور شیطان کے نام درج ذیل ہیں۔

(۱) سانپ یا اژدھا:۔ وہ پرانا سانپ بھی کہلاتا ہے۔ مکاشفہ ۲۰: ۲۔ پیچیدہ سانپ یعنی تیز رو سانپ۔ یسعیاہ ۲۷: ۱۔ سانپ نے اپنی مکاری سے حوا کو بہکایا۔ ۲۔ کرنتھیوں ۱۱: ۳۔ باغ عدن میں شیطان نے سانپ کی صورت میں اپنے آپ کو ظاہر کیا۔ وہ ایک ہوشیار بہکانے والا ہے۔ پیدائش ۳: ۱۔ اسی صورت میں اس نے اپنے آپ کو آدم اور حوا کی آزمائش کرنے کے لئے ظاہر کیا۔ بھیس بدلنا اس کا کام ہے وہ یہاں تک چالاک ہے کہ وہ اپنے آپ کو نورانی فرشتے کا ہمشکل بنا لیتا ہے۔ ۲۔ کرنتھیوں ۱۱: ۱۴۔ اسی طرح صورت بدل کر شیطان نے آدم اور حوا کو دھوکا دینے میں کامیابی حاصل کی۔ زمانہ بہ زمانہ اس کا یہی طریقہ رہا۔

(۲) **شیطان**:۔ اس نام کا مطلب مخالف یا دشمن کے ہیں۔ وہ خدا اور یسوع مسیح کے خلاف ہے۔ اس کے علاوہ وہ تمام مقدسوں کے بھی خلاف ہے۔ شیطان کے ذریعے سے گناہ کے تمام فرزند خلاف ہیں۔ ۱۔ پطرس ۵: ۶

(۳) **اپلیون**:۔ یوحنا رسول فرماتے ہیں کہ اس کا نام عبرانی میں ابدّون اور یونانی میں اپلیون ہے۔ مکاشفہ ۹: ۱۱۔ اس نام سے شیطان کا ایک بڑا کام ظاہر ہوتا ہے۔

اس نام کا مطلب ہلاک کرنے والا ہے۔ وہ خدا کے تمام فرزندوں کو ہلاک کرنا چاہتا ہے۔

(۴) **ابلیس:۔** وہی پرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے۔ مکاشفہ ۱۲: ۹
ابلیس کا مطلب ہے الزام لگانے۔ وہ نہ صرف خدا پر الزام لگایا کرتا تھا بلکہ بھائیوں پر بھی لگاتا رہتا ہے۔ مکاشفہ ۱۲: ۱۰، ایوب ۱: ۹-۱۱۔ زکریاہ ۳: ۱-۴

(۵) **شریر:۔** خداوند یسوع مسیح نے خدا باپ سے یہ درخواست کی کہ وہ اس شریر سے شاگردوں کی حفاظت کرے۔ یوحنا ۱۷: ۱۵

(۶) **بلیعال:۔** اس نام سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ شیطان کی ذات و صفات یہاں تک خراب ہیں کہ خداوند مسیح کو بلیعال کے ساتھ کچھ موافقت نہیں ہے۔ ۲-کرنتھیوں ۶: ۱۵۔

(۷) **دنیا کا سردار:۔** ساری دنیا اس کے قبضے میں پڑی ہوئی ہے۔ ۱-یوحنا ۵: ۱۹
شیطان سرداری کا مرتبہ پا چکا ہے اور شیطان یہ اختیار یسوع کو دینا چاہتا تھا۔ متی ۴: ۹
یسوع نے کہا کہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں۔ یوحنا ۱۴: ۳۰۔ وہ ہوا کی عملداری کا سردار ہے۔ افسیوں ۲: ۲۔ وہ دنیا کا سردار کہلاتا ہے۔ یوحنا ۱۲: ۳۱۔ وہ بدروحوں کا سردار بعلزبول کہلاتا ہے۔ متی ۱۲: ۲۴

(۸) **وہ خونی اور جھوٹ کا باپ ہے:۔** وہ شروع ہی سے خونی ہے اور سچائی پر قائم نہیں رہا جب وہ جھوٹ بولتا ہے تو اپنی ہی سی کہتا ہے کیونکہ وہ جھوٹا ہے بلکہ جھوٹ کا باپ ہے۔ یوحنا ۸: ۴۴

(۹) **شیطان اس جہان کا خدا کہلاتا ہے:۔** اس جہان کے خدا نے بے ایمانوں کی عقلوں کو اندھا کر دیا ہے۔ ۲-کرنتھیوں ۴: ۴

(۱۰) **شیطان آزمانے والا کہلاتا ہے:۔** آزمانے والا یسوع مسیح کے پاس گیا کہ وہ اسے آزمائے۔ متی ۴: ۱-۱۱

(۱۱) **شیطان اتھاہ گڑھے کا فرشتہ کہلاتا ہے:۔** مکاشفہ ۹: ۱۱

(۱۲) **شیطان گمراہ کرنے والا بھی کہلاتا ہے:۔** مکاشفہ ۲۰: ۱۰

(۱۳) ہم پیشتر دیکھ چکے ہیں کہ شیطان کی ذات نہایت خراب ہے اور ذیل کی آیتیں یہ بھی ظاہر کرتی ہیں کہ اس کا کام بھی اس کی ذات کے مطابق خراب ہے وہ ہر طرح سے انسانوں کو آزماتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ اسے گرا دے۔ اس دنیا کے پیدا ہونے کے وقت شیطان نے ایک سانپ کی صورت میں اپنے آپ کو ظاہر کیا اور اس نے حوا کو بہکایا۔ پیدائش ۳: ۱-۱۳۔ ۲-کرنتھیوں ۱۱: ۳۔ شیطان دن رات مقدسوں پر الزام لگایا کرتا ہے مکاشفہ ۱۲: ۱۰۔ ایوب ۱: ۶-۱۲، ۲: ۱-۸۔ وہ یشوع سردار کاہن کے داہنے ہاتھ کھڑا تھا تاکہ اس کی مخالفت کرے۔ زکریاہ ۳: ۱-۲۔ شیطان ایک بڑا آزمانے والا ہے۔ وہ یسوع مسیح کو بھی آزمانے سے نہیں ڈرا۔ متی ۴: ۱-۱۱۔ تم کسی ایسی آزمائش میں نہیں پڑے جو انسان کی برداشت سے باہر ہو۔ ابلیس کو موقع نہ دو۔ افسیوں ۴: ۲۷۔ ہم شیطان کے حیلوں سے ناواقف نہیں۔ ۲-کرنتھیوں ۲: ۱۱ خدا کے سب ہتھیار باندھ لو تاکہ ابلیس کے مقابلے میں قائم رہ سکو۔ افسیوں ۶: ۱۱۔ ابلیس کا مقابلہ کرو۔ وہ تم سے بھاگ جائے گا۔ یعقوب ۴: ۷۔ تم ہوشیار اور بیدار رہو کیونکہ مخالف ابلیس گرجنے والے شیر ببر کی طرح ڈھونڈتا پھرتا ہے کہ کسی کو پھاڑ کھائے۔ ۱-پطرس ۵: ۸۔ شیطان نے یہوداہ اسکریوتی کے دل میں خیال ڈال دیا کہ وہ یسوع مسیح کو پکڑوا دے۔ یوحنا ۱۳: ۲۔ شیطان نے حننیاہ اور سفیرہ کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ وہ پاک روح سے جھوٹ بولے۔ اعمال ۵: ۱-۳۔ جب لوگ خدا کا کلام سنتے ہیں تو شیطان آ کر کلام کو ان کے دل سے چھین لے جاتا ہے۔ لوقا ۸: ۱۲۔ اور ان کی عقل کو اندھا کر دیتا ہے تاکہ مسیح جو خدا کی صورت ہے اس کے جلال کی خوشخبری کی روشنی ان پر نہ پڑے۔ ۲-کرنتھیوں ۴: ۴
شیطان نے پولس رسول کو روکے رکھا کہ وہ تھسلنیکے میں منادی نہ کرے۔ ۱-تھسلنیکیوں ۲: ۱۸

(۴) **شیطان کا انجام**:- جب انسان شیطان کی مکاری کے سبب سے گناہ میں گر گیا تب یہ فرمایا گیا کہ عورت کی نسل شیطان کے سر کو کچلے گی۔ پیدائش ۳: ۱۵۔ خدا کا بیٹا اس لئے ظاہر ہوا تھا کہ ابلیس کے کاموں کو مٹائے۔ ۱۔ یوحنا ۳: ۸۔ بائبل صفائی کے ساتھ پیش کرتی ہے کہ شیطان رفتہ رفتہ آخر میں اپنی سزا کو پہنچے گا۔ وہ پہلے اپنے فرشتوں کی فوج سمیت آسمان پر سے گرایا گیا۔ آسمان اور ہوا اس کی اور اس کی فوج کی بود و باش کی جگہ ہے۔ افسیوں ۶: ۱۲۔ وہاں سے وہ اپنے مقررہ کام زمین پر کیا کرتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت خداوند یسوع مسیح آسمان پر سے ہوا کے اترنے پر ہوگا اور اس کی دلہن ہوا میں اٹھائے اور اس سے ملنے پر ہوگی تب ہوا کی جگہ اس کے لئے بالکل صاف کی جائے گی، اس وقت شیطان اور اس کی فوج زمین پر گرائی جائے گی اس لئے اس کی نسبت یہ لکھا ہے کہ وہ بڑا اژدہا اور سارے جہان کو گمراہ کرنے والا زمین پر گرا دیا گیا اور اس کے فرشتے بھی اس کے ساتھ گرا دیئے گئے۔ مکاشفہ ۱۲: ۷۔ ۹۔ ایک پاک فرشتہ نے اس اژدہا یعنی پرانے سانپ جو ابلیس اور شیطان ہے پکڑ کر ہزار برس کے لئے باندھا اور اسے اتھاہ گڑھے میں ڈال کر بند کر دیا اور اس پر مہر کر دی تاکہ وہ ہزار برس کے پورا ہونے تک قوموں کو پھر گمراہ نہ کرے۔ اس کے لئے ضرور ہے کہ تھوڑے عرصہ کے لئے کھولا جائے اور جب ہزار برس پورے ہو چکیں گے تو شیطان قید سے چھوڑ دیا جائے گا۔ گمراہ کرنے والا ابلیس آگ اور گندھک کی اس جھیل میں ڈالا جائے گا جہاں وہ حیوان اور جھوٹا نبی ہوگا اور وہ رات دن ابدالآباد عذاب میں رہیں گے۔ مکاشفہ ۲۰: ۳، ۷۔ ۱۰۔ ہمیشہ کی آگ ابلیس اور اس کے فرشتوں کے لئے تیار کی ہے۔ متی ۲۵: ۴۱

سوالات

(۱) شیطان کی اصلی حالت کیسی تھی؟

(۲) شیطان کے متفرق نام کیا ہیں؟

(۳) شیطان کا کیا کام ہے؟

(۴) شیطان کا کیا انجام ہوگا؟

آٹھواں باب

تعلیم دنیا کی پیدائش کی بابت

(۱) **پیدائش کے وقت کی بابت:۔** پیدائش کے وقت کی بابت پاک کلام میں کوئی خبر درج نہیں۔ فقط یہ ہے کہ ابتدا میں خدا نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔ پیدائش ۱:۱ پیدائش کے بعد کے زمانے ویران اور سنسان تھے اور اس پر تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ روح القدس کے جنبش کرنے سے سنسانی اور ویرانی اور تاریکی کے بدلے میں آراستگی و رونق اور پھلداری اور آبادی پیدا ہوئی۔ انسان کی پیدائش کے وقت زمین بالکل تیار ہو گئی کہ انسان اس پر سکونت کرے۔ کسی کو معلوم نہیں کہ ابتدا کب ہوئی۔ بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ لاکھوں یا کروڑوں برس گزر گئے جبکہ دنیا کی پیدائش ہوئی۔ لیکن اس کے برعکس دوسروں کی رائے یہ ہے کہ اتنی مدت نہیں گزری۔ اس طرح صاف دکھائی دیتا ہے کہ عالموں کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس سے پیشتر کہ دنیا وجود میں آئے اس کے خلق کرنے کا خیال اور اس کا نقشہ خدا میں موجود رہا۔ اور جب زمانوں کا شروع ہوا تب یہ کام اس کی قدرت سے تمام ہوا۔

(۲) **دنیا کے پیدا کرنے والے کی بابت:۔** بغیر بنانے والے کے کسی چیز کا بنانا ناممکن ہے۔ بیان ہو چکا ہے کہ دنیا ازلی اور ابدی نہیں ہے بلکہ خدا ہی کے کلام کی

قدرت سے ابتدا میں بنائی گئی۔ لکھا ہے کہ خدا نے ابتدا میں آسمان اور زمین کو بنایا۔ پیدائش ۱:۱۔ اس وقت الٰہی ذات کے سوا کوئی اور شاہی موجود نہ تھی اور ہم دیکھ چکے ہیں کہ بائبل میں تین الٰہی شخصوں کا ذکر ہے اور انہوں نے دنیا کو پیدا کیا۔ پولس رسول فرماتے ہیں کہ دنیا کا پیدا کرنے والا سب چیزوں سے پیشتر ہے اور اسی میں ساری چیزیں قائم رہتی ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ساری چیزوں کا شروع پایا جاتا ہے لیکن خدا کا شروع نہیں اس میں ساری چیزیں پیدا کی گئیں خواہ آسمان کی ہوں یا زمین کی، دیکھی ہوں یا اندیکھی۔ تخت ہوں یا ریاستیں یا اختیارات ساری چیزیں اس کے وسیلے سے پیدا ہوئی ہیں۔ کلسیوں ۱: ۱۶۔ ۱۷۔ ساری چیزیں اس کے وسیلے سے پیدا ہوئیں اور جو کچھ پیدا ہوا ہے اس میں سے کوئی چیز بھی اس کے بغیر پیدا نہیں ہوئی۔ یوحنا ۱:۳ خدا کے کہنے سے عالم بنے ہیں۔ عبرانیوں ۱:۲ خدا نے دنیا اور اس کی ساری چیزوں کو پیدا کیا وہ آسمان اور زمین کا مالک ہے۔ اعمال ۱۷: ۲۴ تو نے ساری چیزیں پیدا کیں۔ مکاشفہ ۴: ۱۱ خدا کے کلام سے آسمان مدت سے ہیں اور زمین پانی میں سے اور پانی کے وسیلے سے بنی ہوئی ہے۔ ۲۔ پطرس ۳: ۵ کیونکہ اس کی طرف سے اور اس کے وسیلے سے اور اسی کے لئے ساری چیزیں ہیں۔ رومیوں ۱۱: ۳۶ اس نے اپنی روح سے آسمان کو آرائش دی ہے۔ روح نے مجھ کو بنایا۔ ایوب ۲۶: ۱۳، ۳۳: ۴ خداوند جس نے آسمان پیدا کیا وہ ہی خدا ہے اسی نے زمین بنائی اور تیار کی اس نے اسے قائم کیا خدا کے حکم سے تاریکی میں نور موجود ہو گیا۔ زبور ۱۴۸: ۵ اس نے کہا اور وہ ہو گیا اس نے فرمایا اور وہ برپا ہوا۔ زبور ۳۳: ۹ عاموس ۳: ۱۹ یسعیاہ ۴۵: ۶

(۳) **دنیا کے پیدا کرنے کا مقصد:۔** بائبل کی تعلیم کے موجب خدا کو دنیا کے بنانے کا مقصد یہ تھا کہ اس کی ذات و صفات اور اس کی طرح طرح کی حکمت حکومت والوں اور اختیار والوں کو جو آسمانی مقاموں میں ہیں معلوم ہو جائے۔ ہیں

نے اپنی خاطر ہاں اپنی ہی خاطر یہ کیا ہے۔ میرا نام ناپاک نہ کیا جائے۔ میں تو اپنی شوکت دوسروں کو نہیں دیتا۔ ہر ایک کو جو میرے نام سے کہلاتا ہے جسے میں نے اپنے جلال کے لئے خلق کیا ہے جسے میں نے بنایا ہاں جسے میں نے تیار کیا۔ آسمان خدا کا جلال بیان کرتے ہیں اور فضا اس کی دستکاری بتاتی ہے ایک دن دوسرے دن سے باتیں کرتا ہے ایک رات دوسری رات کو معرفت بخشتی ہے۔ زبور ۱۹: ۱-۲۔ جو کچھ خدا کی نسبت معلوم ہو سکتا ہے وہ ان کی باطن میں ظاہر ہے اس لئے کہ خدا نے اس کو ان پر ظاہر کر دیا۔ کیونکہ اس کی اندیکھی صفتیں یعنی اس کی ازلی قدرت اور الوہیت دنیا کی پیدائش کے وقت سے بنائی ہوئی چیزوں کے ذریعے سے معلوم ہو کر صاف نظر آتی ہیں یہاں تک کہ ان کو کچھ عذر باقی نہیں۔ رومیوں ۱: ۱۹ سب کچھ اس کے تابع ہو جائے گا تاکہ سب میں خدا ہی سب کچھ ہو۔ ۱۔ کرنتھیوں ۱۵: ۲۲۔ جب خدا نے پیدا کرنے کا کام ختم کر دیا تو اس کو اس کام سے خوشی حاصل ہوئی اور اس نے کہا وہ نہایت خوب ہے۔ پیدائش ۱: ۱۲۔ یسعیاہ ۶۰: ۲

جس طرح ترتیب سے پیدائش ہوئی اس کا بیان پیدائش کی کتاب کے پہلے باب میں مندرج ہے۔

سوالات

(۱) کس طرح یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دنیا کی پیدائش تین الہیٰ شخصوں سے ہوئی؟

(۲) دنیا کے پیدا کرنے کا کیا مقصد تھا؟

نواں باب

تعلیم خدا کی پروردگاری کی بابت

(۱) خدا کی پروردگاری کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا پیدا کرنے والا اپنی ہی بڑی قدرت کے کلام سے سب چیزوں اور تمام خلقت کو سنبھالتا اور اس پر حکومت کرتا ہے۔

سنبھالنے والے کی بابت۔ خدا کے خالق ہونے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بنی آدم کی پروردگاری کرتا ہے۔ پروردگاری کا انتظام بہت عجیب ہے۔ خدا نے تمام انسان کے واسطے پروردگاری کا انتظام ضرور کیا لیکن وہ خاص کر کے اپنے مقدسوں کے واسطے زیادہ فکر کرتا ہے جس طرح انسانی والدین کا خاص کام یہ ہے کہ اپنی اولاد کی حفاظت اور پرورش اور تربیت کے کام کو انجام دیویں اُسی طرح خدا باپ اپنے لوگوں کے لئے پورے طور سے اپنے کام کو انجام دیتا ہے اس کی نسبت لکھا ہے کہ جس طرح باپ بیٹوں پر ترس کھاتا ہے اسی طرح خداوند ان پر جو اس سے ڈرتے ہیں ترس کھاتا ہے۔ زبور ۱۰۳: ۱۳ خدا انسانی والدین کا نمونہ ہے اور لائق والدین خدا کے ہم خدمت ہوتے ہیں۔ الہیٰ پروردگاری اور مخالفت کی نسبت بہت کچھ لکھا ہے اگر خداوند ہی شہر کا نگہبان نہ ہو تو پاسبان کا جاگنا عبث ہے۔ زبور ۱۲۷: ۱۔ یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو یہ نصیحت دی کہ وہ اپنے آسمانی باپ سے دعا مانگیں کہ ان کو روٹی دے۔ یعنی ہمارے ہر روز کی روٹی ہر روز ہمیں دیا کر۔ لوقا ۱۱: ۳ روٹی جو خدا کی ایک بخشش ہے انسان کی پرورش کے واسطے ہے۔ میں ان کے مسکینوں کو روٹی سے سیر کروں گا۔ زبور ۱۳۲: ۱۵۔ خدا پاک فرشتوں کے ذریعہ

سے اپنی پروردگاری کے کام کو انجام دیتا ہے۔ خداوند کا فرشتہ ان کے چاروں طرف جو اس سے ڈرتے ہیں خیمہ کھڑا کرتا ہے اور انہیں بچاتا ہے۔ زبور ۳۴: ۷۔ اُن کے فرشتے۔ متی ۱۸: ۱۰۔ پطرس کا فرشتہ اعمال ۱۲: ۱۵۔ دانی ایل کی آیتوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تمام خلقت کا سنبھالنے والا ہے تاہم تو ہی اکیلا خداوند ہے۔ تو نے آسمانوں کے آسمان کو اور ان کی ساری آبادی کو اور زمین کو جو اس پر ہے اور سمندر کو جو کچھ ان میں بنایا ہے اور تو سبھوں کا پروردگار ہے اور آسمانوں کا لشکر تجھے سجدہ کرتے ہیں۔ نحمیاہ ۹: ۶۔ اے خدا تو انسان اور حیوان کا پروردگار ہے۔ زبور ۳۶: ۶۔ اسی میں ہم جیتے اور چلتے پھرتے اور موجود ہیں۔ زبور ۱۴۵: ۹۔ میرا باپ اب تک کام کرتا ہے اور میں بھی کام کرتا ہوں۔ یوحنا ۵: ۱۷۔ اسی میں ساری چیزیں قائم رہتی ہیں۔ کلسیوں ۱: ۱۷۔ سب چیزوں کو اپنی قدرت کے کلام سے سنبھالتا ہے۔ عبرانیوں ۱: ۳۔ وہ اپنے بالاخانوں سے پہاڑوں کو سیراب کرتا ہے۔ تیری صنعتوں کے پھلوں سے زمین آسودہ ہے۔ زبور ۱۰۴: ۱۳۔ وہ چوپایوں کے لئے گھاس اور انسان کیلئے سبزی اگاتا ہے تاکہ وہ زمین سے خوراک پیدا کریں زبور ۱۰۴: ۱۴۔ دیکھو یہ بڑا اور چوڑا سمندر ہے جس میں بے شمار رینگنے والے جاندار ہیں۔ یعنی چھوٹے بڑے جانور زبور ۱۰۴: ۲۵۔ جو تو انہیں دیتا ہے سو وہ لیتے ہیں تو اپنی مٹھی کھولتا ہے اور یہ اچھی چیزوں سے سیر ہوتے ہیں۔ کیا پیسے کی دو چڑیاں نہیں بکتیں، مگر ان میں سے ایک بھی تمہارے باپ کی مرضی کے بغیر زمین پر نہیں گر سکتی۔ متی ۱۰: ۲۹۔ وہ سورج کو بدوں اور نیکوں دونوں پر چمکاتا ہے۔ متی ۵: ۴۵۔ خدا عدالت کرنے والا ہے وہ ایک کو پست کرتا ہے اور دوسرے کو سرفراز کرتا ہے۔ زبور ۷۵: ۷۔ وہ اسرائیل کا حافظ ہے ہرگز نہ اونگھے گا اور نہ سوئے گا۔ زبور ۱۲۱: ۴۔ مانگو تو تم کو دیا جائے گا ڈھونڈو تو پاؤ گے دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائے گا۔ متی ۷: ۷۔ اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنی جان کا فکر نہ کرنا کہ ہم کیا کھائیں گے کیا پئیں گے یا کیا پہنیں گے کیا جان

خوراک سے اور بدن پوشاک سے بڑھ کر نہیں۔ ہوا کے پرندوں کو دیکھو وہ نہ بوتے ہیں نہ کاٹتے ہیں نہ کوٹھیوں میں اکٹھا کرتے ہیں تو بھی تمہارا آسمانی باپ ان کو کھلاتا ہے۔ کیا تم ان سے زیادہ قدر نہیں رکھتے تم میں ایسا کون ہے جو فکر کر کے اپنی عمر میں ایک گھڑی بھی بڑھا سکے؟ اور پوشاک کے لئے کیوں فکر کرتے ہو جنگلی سوسن کے درختوں کو غور سے دیکھو کہ وہ کس طرح بڑھتے ہیں وہ نہ محنت کرتے ہیں نہ کاتتے ہیں تو بھی میں تمہیں کہتا ہوں سلیمان بھی اپنی ساری شان و شوکت کے ان میں سے کسی کی مانند ملبس نہ تھا پس جب خدا میدان کی گھاس کو جو آج ہے اور کل تنور میں جھونکی جائے گی ایسی پوشاک پہناتا ہے تو اے کم اعتقادو تم کو کیوں نہ پہنائے گا۔ اس لئے فکرمند ہو کر یہ نہ کہو کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پئیں گے؟ کیا پہنیں گے؟ کیونکہ ان سب چیزوں کی تلاش میں غیر قومیں رہتی ہیں اور تمہارا آسمانی باپ جانتا ہے کہ تم ان سب چیزوں کے محتاج ہو بلکہ پہلے اس کی بادشاہت اور راستبازی کی تلاش کرو تو یہ سب چیزیں بھی تم کو مل جائیں گی۔ پس کل کی فکر نہ کرو کیونکہ کل کا دن اپنے لئے آپ فکر کرے گا آج کے لئے آج ہی کا دکھ کافی ہے۔ متی ۶: ۲۵-۳۴۔ میرا خدا اپنی دولت کے موافق جلال سے مسیح یسوع میں تمہارے ہر ایک احتیاج رفع کریگا۔ فلپیوں ۴: ۱۹۔

(۳) **حکومت کرنے والے کی بابت:۔** ذیل کی آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تمام خلقت پر حکومت کرتا ہے۔ خداوند نے آسمانوں پر اپنا تخت قائم کیا اور اس کی بادشاہت سب پر مسلط ہے۔ زبور ۱۰۳: ۱۹۔ سلطنت خداوند کی ہے قوموں کے درمیان وہی حاکم ہے۔ زبور ۲۲: ۲۸۔ وہ اپنی قدرت سے ابد تک سلطنت کرتا ہے اس کی آنکھیں قوموں کو دیکھتی ہیں۔ زبور ۶۶: ۷۔ وہ جیسا چاہتا ہے ویسا ہی آسمانی لشکروں اور زمین کے باشندوں کے درمیان کام کرتا ہے اور کوئی نہیں جو اس کے ہاتھ کو روک سکے اور اس سے کہے کہ تو کیا کرتا ہے۔ دانی ایل ۴: ۳۵۔ آدمی کے دل میں بہتیرے منصوبے

ہوتے ہیں پر خداوند کا منصوبہ قائم رہے گا۔ امثال ۱۹: ۲۱۔ آدمی کے قدموں کو خداوند ثابت رکھتا ہے۔ پس انسان اپنی راہ کیونکر جان سکتا ہے۔ امثال ۲۰: ۲۴

سوالات

(۱) بنی آدم کی پروردگاری کا انتظام کیسا ہے؟

(۲) دنیاوی والدین کا خاص کام کیا ہے؟

(۳) کس طرح سے خدا سب دنیاوی والدین کا نمونہ ہے؟

(۴) کس طرح سے پاک فرشتے خدا کی پروردگاری میں ہیں؟

دسواں باب

تعلیم انسان کی بابت

(۱) **انسان کی پیدائش:۔** پاک کلام ہمیں سکھاتا ہے کہ شروع میں جب خدا نے اس دنیا کو اور جانوروں کو پیدا کیا تب چھٹے دن اس نے کہا۔ ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنی مانند بنائیں اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ خدا کی صورت پر اس کو پیدا کیا۔ پیدائش ۱: ۲۶-۳۱ خدا نے انسان کو اپنی مانند صورت بخشی۔ خداوند خدا نے آدم کو زمین کی خاک سے بنایا اور اس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا سو آدم جیتی جان ہوا اور خدا نے آدم پر گہری نیند بھیجی اور وہ سو گیا۔ اس نے اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی نکالی اور اس کے بدلے گوشت بھر دیا۔ اور خدا نے اس پسلی سے جو آدم سے نکالی تھی ایک عورت بنا کر آدم کے پاس لایا۔ پیدائش پیدائش ۲: ۷، ۲۱-۲۲۔ پہلے آدمی کا نام آدم تھا جس کا مطلب انسان ہے۔ اور آدم نے اپنی بیوی کا نام حوا اس لئے رکھا تھا کہ وہ سب زندوں کی ماں ہے۔ اس لئے آدم اور حوا کی کل نسل انسان کہلاتی ہے۔ شروع میں دونوں بچوں کی مانند تھے لیکن وہ شرماتے نہ تھے۔ پیدائش ۲: ۲۵

(۲) **انسانی وجود:۔** بائبل کی تعلیم یہ ہے کہ شروع میں ایک آدمی تھا اور ایک ہی عورت تھی اور ان سے سارے انسان پیدا ہوئے۔ پولس رسول فرماتے ہیں کہ خدا نے ایک اصل سے آدمیوں کی ہر ایک قوم تمام روئے زمین پر رہنے کے لئے پیدا کی۔ اعمال ۱۷: ۲۶

پیدائش کی کتاب میں صرف ایک مرد اور ایک ہی عورت کا بیان پایا جاتا ہے۔ خدا نے ایک ہی اصل قوم سے آدمیوں کی ہر ایک قوم تمام روئے زمین پر رہنے کے واسطے پیدا کیا۔ حوّا ہی سب زندوں کی ماں ہے۔ پیدائش ۳: ۲۰۔ نوح کے تین بیٹے تھے اور ان ہی سے تمام زمین آباد ہوئی۔ پیدائش ۹: ۱۹۔ سو نوح کے بیٹوں سے قومیں طوفان کے بعد زمین پر پھیل گئیں۔ پیدائش ۱۰: ۳۲۔ خدا نے قوموں کی تقسیم کی اور انہیں اِدھر اُدھر بسایا۔ اس کی بابت لکھا ہے کہ جس وقت حق تعالیٰ نے قوموں کی میراث بانٹی اور جس وقت اس نے بنی آدم کو جدا جدا کیا اس وقت بنی اسرائیل کے شمار کے موافق گروہوں کی حدیں مقرر کیں۔ استثنا ۳۲: ۸۔ اس کی بابت ملاکی نبی پوچھتا ہے کہ کیا ہم سبھوں کا ایک ہی باپ نہیں کیا ایک ہی خدا نے سبھوں کو پیدا نہ کیا۔ پس کیا سبب ہے کہ ہم اپنے باپ دادوں کے عہد کو ناپاک کرتے اور آپس میں ایک دوسرے سے بے وفائی کرتے ہیں۔ ملاکی ۲: ۱۰۔ انسان دو چیزوں سے بنا ہے۔ یعنی جسم اور روح سے جب جسم الگ ہو جاتا ہے تو وہ مر جاتا ہے۔ اور مٹی میں مل جاتا ہے۔

(۱) **انسان کی جسمانی ذات:-** بائبل کی تعلیم یہ ہے کہ انسان کا جسم زمین کی مٹی سے بنایا گیا اس لئے وہ فانی ہے۔ یہ جسمانی زندگی خدا کی ایک بخشش ہے۔ اس لئے قتل اور خودکشی جسمانی اور روحانی موت کی سزا کی دھمکی سے منع ہے۔ جسم چھونے چکھنے سونگھنے سننے اور دیکھنے کے حواس رکھتا ہے جسم خاک سے ہے اور پھر خاک میں جا ملتا ہے۔ واعظ ۸: ۲۰۔ پیدائش ۲: ۷۔ اگرچہ انسان کا جسم مٹی میں مل جائے گا جسم جو فانی ہے بدل کر غیر فانی حالت میں ہوگا۔ اس میں بڑا بھید تو ہے لیکن یہ سچی بات ہے کہ حنوک کا جسم بدل گیا۔ وہ اٹھا لیا گیا تاکہ موت کو نہ دیکھے۔ عبرانیوں ۱۱: ۵۔ ایلیاہ مرا نہیں گیا بلکہ زندہ آسمان پر چلا گیا۔ ۲- سلاطین ۲: ۱۱ سب ایماندار لوگ جو مسیح کے آنے پر تیار ہوں گے بدل جائیں گے۔ ۱- کرنتھیوں ۱۵: ۵۱، ۵۲۔

انسان کی روحانی ذات:- انسان کی روح غیر فانی ہے۔ لکھا ہے کہ خدا نے آدم کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا سو آدم جیتی جان ہوا۔ پیدائش ۲: ۷۔ انسان اور حیوان میں بھی بڑا فرق ہے کہ انسان اس جسم کی بابت اور اس کے ساتھ نیک اور بد کی تمیز رکھتا ہے جو حیوانوں میں نہیں پائی جاتی یہ سکھانے سے نہیں پیدا ہوا بلکہ ذاتی ہے۔ بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ زندگی انسان اور حیوان دونوں رکھتے ہیں لیکن روح صرف انسان ہی میں پائی جاتی ہے۔ جب روح بدن سے الگ ہو جاتی ہے تو اعلیٰ حالت میں ہمیشہ تک رہتی ہے۔ وہ کبھی نہیں مرے گی۔ بدن کی نسبت یہ لکھا ہے کہ وہ پھر مٹی میں جا ملتا ہے لیکن روح اوپر چڑھتی ہے۔ واعظ ۳: ۲۱۔ خاک خاک سے جا ملے گی جس طرح آگے ملی ہوئی تھی اور روح پھر خدا کے پاس جائے گی جس نے اُسے دیا۔ واعظ ۱۲: ۷۔ یسوع نے پھر بڑی آواز سے چلا کر جان دے دی۔ متی ۲۷: ۵۰۔ یسوع مسیح نے کہا ان سے مت ڈرو جو روح کو مار نہیں سکتے بلکہ اس سے ڈرو جو روح اور بدن دونوں کو ہلاک کر سکتا ہے۔ متی ۱۰: ۲۸۔ وہ مُردوں کا خدا نہیں بلکہ زندوں کا خدا ہے۔ متی ۲۲: ۳۲ اس کی روح پھر آئی اور وہ اسی دم اٹھی۔ لوقا ۸: ۵۵۔ اس نے لعزر کو ابرہام کی گود میں دیکھا۔ لوقا ۱۶: ۲۲، ۲۳۔ آج تو میرے ساتھ آسمان میں ہوگا۔ لوقا ۲۳: ۴۳۔ میری روح کو قبول کر۔ اعمال ۷: ۵۹۔ پولس رسول نے کہا کہ ہم بدن کے وطن سے جدا ہو کر خداوند کے وطن میں رہنا زیادہ منظور ہے۔ ۲- کرنتھیوں ۵: ۸ کیونکہ زندہ رہنا میرے لئے مسیح ہے اور مرنا نفع ہے لیکن اگر میرا جسم میں زندہ رہنا ہی میرے کام کے لئے مفید ہے تو میں نہیں جانتا کسے پسند کروں۔ میں دونوں طرف پھنسا ہوا ہوں۔ میرا جی تو یہ چاہتا ہے کہ کوچ کر کے مسیح کے پاس جا رہوں کیونکہ یہ بہت ہی بہتر ہے۔ فلپیوں ۱: ۲۱-۲۴۔ انسان کی پیدائش کے طریقے اور جانداروں کے پیدا ہونے کے طریقے میں بہت ہی فرق ہے۔ لکھا ہے کہ خدا نے کہا کہ اجالا ہو اور اجالا ہو گیا۔ پیدائش ۱: ۳۔ تمام چیزوں کے پیدا ہونے میں خدا کا کہنا

ہی کائی ہوا تھا اور کلام کے ساتھ ہی کام ہے۔ حزقی ایل ۳۷: ۹، ۱۴ کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے دم سے پاک روح مراد ہے۔ انسان کے پیدا کرنے میں خدا کی قدرت اور حکمت عجیب طور پر ظاہر ہوتی ہے اس لئے انسان اپنی نسبت کہتا ہے کہ میں عجیب و غریب طور سے بنا ہوں۔ زبور ۱۳۹: ۱۴۔ آدم اور حوا بغیر انسانی توالد سے پیدا ہوئے۔ تمام خلقت میں انسان روحانی ذات اعلیٰ درجہ رکھتے ہیں۔ انسان کی روح پاک روح کی قدرت اور اعمال سے پیدا کی گئی۔ اسی روح کے وسیلے سے انسان خدا سے رفاقت اور شراکت کا تجربہ حاصل کرتے ہیں۔ جب تک وہ اپنی اصلی جیتی زندگی رکھتا ہے۔ اس عجیب رفاقت سے روحانی موت کی حالت سے بچا رہتا ہے اور جب تک وہ خدا سے رفاقت اور شراکت رکھتا ہے تب تک وہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہوتا ہے۔ انسان کی روح میں متعدد قوتیں ہیں۔ انسان کی عقل ایک عجیب قوت ہے۔ جس سے سیکھنے اور سمجھنے کے کام ہو سکتے ہیں وہ اپنے آپ کو جان سکتا اور روحانی باتوں سے تعلق رکھ سکتا ہے۔ خدا نے انسان کو ایک اور عجیب قوت بخشی ہے۔ یعنی خود مختاری کی قوت اس لئے وہ نیکی اور بدی چن سکتا ہے۔ انسان کی ضمیر ہم کو نہ صرف یہ سکھاتا ہے کہ نیکی کی راہ ایک عجیب اور برکت کی راہ ہے بلکہ یہ بھی بتلاتا ہے کہ ایک اخلاقی شریعت پائی جاتی ہے۔ جس کا ماننا فرض ہے۔ ضمیر اس دلی تمیز کو کہتے ہیں جو نیکی اور بدی میں سکونت کرنے میں انسان کے اندر ایک رغبت موجود ہے۔ اور جو اس کو نیک کاموں کے کرنے کی رغبت دیتی اور اس کو بدی سے روکتی ہے۔ انسان میں جاننے اور پہچاننے کی باطنی قوتیں ہیں جن کے وسیلے سے وہ خارجی دنیا کو جانتا ہے۔

(۳) **انسان کی اصلی حالت:۔** ہم پیشتر دیکھ چکے ہیں کہ خدا نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا ہے۔ خدا کی صورت کا مطلب یہ ہے کہ انسان راستباز اور حقیقی پاکیزگی بن گیا۔ وہ خدا کے موافق پاک تھا۔ پیدائش ۵: ۳، ۲۷، ۹: ۶۔ اس لئے خدا نے اس کو بہت اونچا کیا۔ خدا نے انسان کو راستباز بنایا وہ خدا کا حکم ماننے کے لئے پیدا ہوا۔ وہ خدا کی صورت اور

اس کا جلال ہے۔ واعظ ۷: ۲۹۔ بائبل سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی اصلی حالت نہایت عمدہ تھی اور خدا نے اس کو ملے کے باغ عدن میں رکھا کہ اس کی باغبانی اور نگہبانی کرے۔ پیدائش ۲: ۱۵۔ خدا نے کہا کہ دیکھو میں ہر ایک بیج دار نباتات کو جو تمام روئے زمین پر ہے اور ہر ایک درخت کو جس میں بیج دار پھل ہے دیتا ہوں۔ یہ تمام کھانے کے لئے ہیں۔ پیدائش ۱: ۲۹۔ انسان آزمائش کی حالت میں تھا اور جب شیطان نے اس کو دھوکا دیا تو وہ گر گیا۔ انسان جو خدا کی صورت میں پیدا ہوا آزاد مرضی اور اپنی ذات میں بالکل کامل تھا۔ بائبل سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ صورت سے انسان کی روحانی ذات مراد ہے۔ جسمانی نہیں کیونکہ خدا روح ہے اس بات کی نسبت پولس رسول گرے ہوئے انسان کو نصیحت دیتا ہے کہ وہ نئی انسانیت کو پہنے جو معرفت حاصل کرنے کے لئے نئی بنتی جاتی ہے۔ کلسیوں ۳: ۱۰۔ نئی پیدائش کے تجربہ میں زندگی ایک خاص موقع پر ایک نئی صورت ہوتی ہے۔ ۲۔ کرنتھیوں ۵: ۱۷۔ افسیوں ۴: ۲۴ کے پڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ زندگی خدا کے مطابق سچائی کی راستبازی اور پاکیزگی ہے اور اس کی حالت بے گناہی کی حالت ہے۔ اس لئے وہ خدا کو روبرو دیکھتا تھا۔ اس کے علاوہ اس کے دل میں خدا کا خوف اور اس کی پہچان اور محبت تھی وہ شروع میں اپنے آپ کو خدا سے نہیں چھپاتا تھا جیسا کہ اس نے گناہ میں گر جانے کے بعد کیا۔

(۴) **انسان کی ذات کے بدل جانے کا سبب:۔** گناہ کرنے کے سبب سے انسان کی حالت بدل گئی اور وہ جو پیشتر سے راستباز اور مقدس تھا گناہ میں گر جانے کے سبب سے اس کی ذات بالکل بدل گئی یہاں تک کہ وہ گنہگار اور سزاوار اور ناپاک بن گیا وہ اپنی اصلی راستی سے دور ہو گیا جب آدم اور اس کی بیوی باغ عدن میں تھے تو وہ زندگی کے درخت کا پھل کھا نہیں سکتے تھے۔ خداوند نے آدم کو حکم دیا کہ تو باغ کے ہر ایک درخت کا پھل کھایا کر لیکن نیک و بد کی پہچان کے درخت سے نہ کھانا۔ کیونکہ جس دن اس سے

کھائے گا تو ضرور مرے گا اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ اگرچہ انسان بے گناہ تھا تاہم وہ آزمائش
کی حالت میں تھا۔ شیطان جو پرانا سانپ بھی کہلاتا ہے جو اپنے اونچے مرتبے سے گرایا گیا
اور گرے ہوئے فرشتوں کا سردار ہے باغ عدن میں داخل ہوا اور حوا کی آزمائش کرنے
لگا۔ حوا نے شیطان کی بات سن کر درخت کے منع کئے ہوئے پھل میں سے لیا اور کھایا اور
آدم کو بھی دیا اور کھایا۔ خدا کے حکم کو توڑنے سے آدم اور حوا پر گناہ کا دھبہ لگ گیا یہاں
تک کہ جب خدا نے آدم سے پوچھا کہ کیا تو نے درخت سے کھایا جس کی بابت میں نے
حکم دیا کہ اس سے نہ کھانا تب آدم نے جواب میں کہا کہ جس عورت کو تو نے میرے ساتھ کر دیا
تھا اس نے مجھے اس درخت کا پھل دیا اور میں نے کھایا۔ پیدائش ۳: ۱۱-۱۲ آدم عذر
کرنے کے لئے تیار تھا اس کا ارادہ یہ تھا کہ میں نے کچھ نہیں کیا میرا قصور نہیں بلکہ تیرا قصور
ہے کیونکہ تو نے مجھے اس عورت کو دیا۔ اگر تو اسے میرے ساتھ نہ کرتا تو میں یہ پھل نہ کھاتا
خدا حوا کے پاس جا کر پوچھنے لگا کہ تو نے یہ کیا کیا۔ عورت نے کہا کہ سانپ نے مجھ کو بہکایا
تو میں نے کھایا۔ حکم توڑنے کے سبب سے خدا نے اُن کو باغ عدن سے باہر کر دیا اور کروبیوں
کو چمکتی تلوار کے ساتھ جو چاروں طرف پھرتی تھی مقرر کیا کہ درخت حیات کی نگہبانی
کریں۔ آدم اور حوا کے گناہ میں گرنے سے سب قسم کا گناہ دنیا میں آیا۔ پیدائش ۳: ۱۴-۱۸
اور ان کی کل نسل جو انسان کہلاتی ہے گنہگار اور قصور وار ہو گئی اس لئے پولس رسول فرماتے
ہیں کہ جس طرح ایک آدمی کے سبب سے گناہ دنیا میں آیا اور گناہ کے سبب سے موت
دنیا میں آئی اور یہ موت سب آدمیوں میں پھیل گئی۔ اس لئے کہ سب نے گناہ کیا۔
رومیوں ۵: ۱۲۔ ایک ہی شخص کی نافرمانی سے بہت سے لوگ گنہگار ٹھہرے۔ رومیوں ۵: ۱۹
اس لئے انسان کے دل کا خیال لڑکپن سے برا ہے پیدائش ۸: ۲۱۔ خدا نے آسمان پر سے
انسان کو دیکھ کر کہا کہ سب ایک ساتھ بگڑ گئے۔ کوئی پاک نہیں ایک بھی نہیں سب خراب
ہوئے۔ زبور ۵۳: ۱-۳۔ ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے۔ یسعیاہ ۵۳: ۶۔ داؤد

نے کہا کہ میں نے برائی میں صورت پکڑی اور گناہ کے ساتھ میری ماں نے مجھے پیٹ میں
لیا۔ زبور ۵۱: ۵۔ انسان کون ہے کہ پاک ہو سکے؟ اور وہ جو عورت سے پیدا ہوا کیونکر
صادق ٹھہرا۔ ایوب ۱۵: ۱۴۔ انسان برا ہے۔ متی ۷: ۱۱۔ ساری دنیا شیطان کے قبضے میں
پڑی ہوئی ہے۔ ۱۔ یوحنا ۵: ۱۹۔ اس لئے کہ سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم
ہیں۔ رومیوں ۳: ۲۳۔ ہر ایک انسان اپنے ہی گناہوں کے سبب جواب دہ ہوگا اور ہر ایک
انسان اپنے ہی گناہوں کے سبب سے مرے گا۔ یرمیاہ ۳۱: ۳۰۔ وہ آدمی جو گناہ کرتا ہے
وہی مرے گا۔ حزقی ایل ۱۸: ۴۔ وہ آدمی جو گناہ کرتا ہے سو ہی مرے گا بیٹا باپ کی بدکاری
کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور نہ باپ بیٹے کی بدکاری کا بوجھ اٹھائے گا۔ حزقی ایل ۱۸: ۲۰۔ اولاد
کے بدلے باپ دادا مارے نہ جائیں گے۔ نہ ہی باپ دادوں کے بدلے اولاد قتل کی جائے
گی۔ ہر ایک اپنے ہی گناہ کے سبب سے مارا جائے گا۔ استثنا ۲۴: ۱۶۔ اور خدا کے حکم کے سبب
سے گناہ دنیا میں آیا ہے۔ یوحنا ۳: ۱۵-۲۰ ہر ایک زمانے میں گناہ کی بابت بہت
قسم کی رائیں پائی جاتی ہیں اور اس اصل مطلب بتانے میں بہت سی باتیں پیش کی گئی
ہیں جو ایک دوسرے کے خلاف ہیں۔

(۱) گناہ کی بابت متفرق رائے:۔ ہندوؤں کے مذہب میں رسم اور دستور
کو توڑنا گناہ ہے۔ دیوی دیوتاؤں کے لئے چڑھاوے نہ چڑھانا اور برہمن کو دان نہ دینا
اور پرائے کے ساتھ کھانا پینا بیاہ شادی کرنا گناہ ہے۔ اور پھر بہت سے لوگ یہ کہتے
ہیں کہ گناہ کچھ نہیں ہے کیونکہ خدا سب کچھ کرنے والا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ گناہ
انسان میں ایک کمزوری ہے یہ کمزوری دیوتاؤں میں بھی پائی جاتی ہے۔

(۲) بائبل کی تعلیم گناہ کی بابت:۔ بائبل کی صاف تعلیم یہ ہے۔

ؤ۔ الٰہی قانون کو توڑنا گناہ ہے۔ جو گناہ کرتا ہے وہ شرع کی مخالفت کرتا ہے۔
۱۔ یوحنا ۳: ۴ جہاں شریعت نہیں وہاں گناہ نہیں ہے۔ رومیوں ۴: ۱۵۔ آدم اور حوا

نے خدا کے قانون کو توڑ دیا اس لئے وہ گنہگار ہو گئے۔ رومیوں ۲: ۱۱-۱۰۔ گناہ خدا کی دشمنی ہے۔ رومیوں ۸: ۷-۸۔

ب:۔ گناہ انسان میں ایک قسم کا بُرا اثر ہے۔ اسکی بابت لکھا ہے کہ جو کوئی گناہ کرتا ہے وہ گناہ کا غلام ہے۔ یوحنا ۸: ۳۴۔ پولس رسول کہتے ہیں کیا تم نہیں جانتے کہ جس کی تابعداری کے لئے اپنے آپ کو غلاموں کی طرح حوالے کر دیتے ہو اسی کے غلام ہو جس کے تابعدار ہو خواہ گناہ کے جس کا انجام موت ہے۔ رومیوں ۶: ۱۶۔ میں کیسا کمزور آدمی ہوں اس موت کے بدن سے مجھے کون چھڑائے گا۔ رومیوں ۷: ۲۴-۲۵۔

یہ گناہ جو ایک شخص کے ذریعے سے دنیا میں آیا خاندانی ہے۔ ایک نسل سے دوسری تک پہنچتا ہے۔ جب آدم اور حوا نے گناہ کیا اور اس پر گناہ کا نشان لگ گیا تب اس کے ایک بیٹا ہوا جو اس کی صورت پر اور اس کی مانند پیدا ہوا۔ پیدائش ۵: ۳۔ اس خاندانی بیماری کی بابت یہ لکھا ہے کہ جو جسم سے پیدا ہوا جسم ہے۔ یوحنا ۳: ۶۔ آدم اور حوا لاچاری کی حالت میں پیدا نہیں ہوئے اس لئے وہ ذمہ دار اور قصوروار بن گئے اگر کامیابی کا امکان نہ ہوتا تو ذمہ داری کبھی نہ ملتی۔ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ لاچاری کی حالت میں ذمہ داری کی جگہ نہیں پائی جاتی۔ اگر انسان لاچاری کی حالت میں پیدا ہوتا تو اس سے کوئی کام ممکن نہ ہوتا جس سے وہ سزا کے لائق ٹھہرتا۔ آدم اور حوا کو غالب آنے کی طاقت بخشی گئی تھی لیکن شیطان کی دھوکہ بازی کے سبب سے اُس نے شک کر کے اس نے شکست کھائی۔ خدا کے کلام کی بابت شک کرنا بے اعتقادی کا شروع اور گناہ کا پہلا خاص قدموں کے لئے تھا۔ حوا اور شیطان کی گفتگو سے روشن ہے کہ الٰہی فرمان صاف تھا اور اچھی طرح سے سمجھا گیا تھا یہ بات سب پر روشن ہے کہ انہوں نے اس لئے شکست نہ کھائی کہ وہ خدا کی مرضی کی بابت کچھ نہیں جانتے تھے وہ شیطان کے جھوٹے وعدے پر ایمان لا کر بڑے فائدے کے امیدوار بھی ہوئے لیکن گناہ کی خرابی اور خطرے چھپ گئے۔ گناہ کے نتیجوں میں اسی پر بڑے سے

بڑا زور دیا گیا۔ پیدائش ۳: ۱۶۔

انسان کی اصلی زندگی کے بدل جانے کا نتیجہ:۔

انسان سرداری کے لئے پیدا ہوا۔ اس کی نسبت لکھا ہے کہ تو نے انسان کو فرشتوں سے کچھ ہی کم کیا ہے اور شان و شوکت کا تاج اس کے سر پر رکھا ہے تو نے اسے اپنے ہاتھ کے کاموں پر تسلط بخشا تو نے سب کچھ اس کے قدموں کے نیچے کر دیا۔ زبور ۸: ۵-۶۔ ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کا یہ انتظام تھا کہ انسان بے شمار چیزوں پر سرداری کرے لیکن بدی نے انسان کو غلامی میں گرفتار کر دیا۔ گنہگار ہونے سے پیشتر بنی آدم کو خدا سے شراکت اور رفاقت کا تجربہ ملا لیکن گناہ میں گر جانے کے بعد وہ خدا کی حضوری سے دور ہو گیا۔ گناہ میں گر جانے میں دو طرح کی موت دنیا میں آئی یعنی جسمانی اور روحانی۔

(۱) انسان جسمانی موت کے قبضہ میں آ گیا۔ اس کی بابت یہ لکھا ہے کہ گناہ کی مزدوری موت ہے۔ رومیوں ۶: ۲۳۔ ایک آدمی کے سبب سے گناہ دنیا میں آیا اور گناہ کے سبب سے موت آئی اور یوں موت سب آدمیوں میں پھیل گئی۔ اس لئے کہ سب نے گناہ کیا۔ رومیوں ۵: ۱۲۔ ایک آدمی کے قصور سے بہت سے آدمی مر گئے۔ رومیوں ۵: ۱۵۔ آدمی کے سبب سے موت آئی۔ آدم میں سب مرتے ہیں۔ ۱۔کرنتھیوں ۱۵: ۲۱-۲۲۔ موت کا ڈنک گناہ ہے۔ ۱۔کرنتھیوں ۱۵: ۵۶ جسمانی موت کے ساتھ۔ درد۔ تکلیف۔ شرم۔ رنج۔ انسان کا پسینہ بہا کر محنت کرنا اور اس کے بعد مٹی میں مل جانا اور عورت کا درد کے ساتھ بچہ جننا گناہ کا نتیجہ ہے۔ پیدائش ۳: ۱۶-۱۹۔ ۱۔تھسلنیکیوں ۵: ۳۔ موت ہر ایک انسان کی دشمن ہے کیونکہ وہ ایک دوست کو دوسرے دوست سے الگ کر دیتی ہے۔ بائبل کی صاف تعلیم یہ ہے کہ شروع میں انسان موت کے ماتحت نہ ہوا ہوگا جیسے کہ جاندار شروع میں مرتے آئے۔ موت کے حق میں انسان کو اور جانداروں کی مانند ہونا نہ تھا لیکن خدا کے حکم کو توڑنے سے بنی آدم موت اور بیماریوں سے محفوظ نہ رہے۔ بائبل ہم کو نہیں

سکھلاتی ہے کہ آدمی اگر گناہ نہ کرے تو ان کی سکونت کب تک دنیا میں رہتی یا جب آزمائش
کا زمانہ پورا ہو جاتا تو وہ کس طریقے سے اپنے آسمانی وطن میں پہنچتے۔ یہ بڑا سوال بار بار پیش
کیا جاتا ہے کہ خدا نے کیوں انسان کو آزمائش کی صورت میں رکھ دیا؟ اس سوال کا جواب
دینا نہایت ہی مشکل ہے کیونکہ اس کا سارا بھید ابھی زندگی میں یقیناً نہ کھلے گا۔

(۳) انسان روحانی موت کے قبضے میں آ گیا۔ جیسے جسمانی موت میں روح جسم سے الگ
ہوتی ہے ویسے ہی روحانی موت میں روح خدا سے جدا ہو جاتی ہے۔ یہ فرقت کا وطن ہے۔
بائبل کی صاف تعلیم یہ ہے کہ انسان خدا سے رفاقت رکھنے کے لئے پیدا کیا گیا اور وہی
رفاقت ان کی زندگی ہے۔ گناہ کے سبب سے خدا کی پہچان جاتی رہتی ہے۔ خدا نے آدم
سے کہا کہ جس دن تو نے اس درخت کے پھل سے کھایا تو ضرور مرے گا۔ پیدائش ۲: ۱۷۔
جب ہم اس بات پر غور کرتے ہیں تو یہ سوال لازم پیدا ہوتا ہے کہ آدم مرا؟ ظاہر ہوتا ہے کہ
جسمانی نہیں بلکہ روحانی موت مر گیا۔ جب خداوند یسوع مسیح متی ۸: ۲۲ میں کہتے ہیں کہ تو
میرے پیچھے چل مردوں کو اپنے مردے دفن کرنے دے تو وہ روحانی موت کا اشارہ کرتا ہے۔
کھوئے ہوئے بیٹے کے باپ نے کہا خوش ہونا مناسب ہے کیونکہ تیرا بھائی مردہ تھا اب زندہ ہوا۔
لوقا ۱۵: ۳۲۔ یسوع مسیح انسان کی روح کو جو گناہ کے سبب سے مردہ ہے زندہ کر کے
نئی زندگی بخش سکتا ہے۔ یوحنا ۵: ۲۴ یسوع مسیح ۶: ۵۰، ۵۱ میں روحانی موت کا ذکر
کرتا ہے یعنی آدم سے لے کر موسیٰ تک موت نے انسان پر بادشاہت کی کیونکہ جب ایک آدمی
کے قصور کے سبب سے موت نے اس ایک کے ذریعے سے بادشاہی کی۔ رومیوں ۵: ۱۷۔
جس طرح باپ مردوں کو اٹھاتا اور زندہ کرتا ہے اُسی طرح بیٹا بھی جنہیں چاہتا ہے زندہ
کرتا ہے۔ یوحنا ۵: ۲۱۔ اس میں بھی روحانی موت کا اشارہ پایا جاتا ہے۔ قصوروں کے
سبب سے مردہ تھے۔ کلسیوں ۲: ۱۳۔ جو کوئی کسی گنہگار کو اس کی گمراہی سے پھیر لائے گا وہ
ایک جان کو موت سے بچائے گا۔ یعقوب ۵: ۲۰۔ یوحنا رسول فرماتے ہیں کہ ہم جانتے ہیں

کہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گئے ہیں۔ جو محبت نہیں رکھتا وہ موت کی حالت
میں رہتا ہے۔ ۱ یوحنا ۳: ۱۴۔ دونوں طرح سے مردہ۔ یوحنا ۱۳: ۲۴، ۸: ۴۰۔ دوسری موت
سے نقصان ہوگا۔ دوسری موت سے نقصان نہ ہوگا۔
۲۰: ۱۴
دوسری موت کا کچھ اختیار نہیں۔ مکاشفہ ۲۰: ۶۔ یہ آگ کی دوسری موت ہے۔ مکاشفہ
یہ دوسری موت ہے۔ مکاشفہ ۲۱: ۸۔

(۴) **انسان سزا کے لائق بن گیا۔** گناہ کا نتیجہ سزا کا حکم ہے۔ رومیوں ۵: ۱۶
۱۸: ۵
ایک کے قصور کا سبب وہ فیصلہ ہوا جس کا نتیجہ سب آدمیوں کی سزا کا حکم تھا۔ رومیوں۔
ہم دیکھ چکے ہیں کہ انسان کی اصلی حالت نہایت خوب تھی لیکن گناہ میں گر جانے کے
سبب اس کی حالت یہاں تک خراب ہو گئی کہ خدا اپنی بڑی محبت میں اس کے بچانے کے
لئے ایسا انتظام نہ کرتا جس کے ذریعے سے وہ پھر خدا کی صورت میں بن سکتا اور اس کے
الٰہی خاندان میں شریک ہوتا تو اس کا انجام یہ ہوتا کہ ہمیشہ کے لئے خدا سے الگ رہنا پڑتا۔

(۵) **انسان کی پیدائش کے بیان پر اعتراض۔**

بعض لوگ کہتے ہیں کہ انسان جیسا اب ہے ویسا خدا سے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ جانوروں
میں سے نکلا۔ وہ جانوروں کے جنس میں سے ہے اور یہاں تک کہ وہ بندر کا ہم جنس ہے
ترقی پا کر آدمی پیدا ہوا۔ اس قسم کے خیال کرنے والوں کا ارادہ یہ ہے کہ حیوانوں کے درجے
سے ترقی کا سلسلہ ہوا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ انسان نکلا (بندر سے)۔ اس اعتراض کے جواب
میں یہ کہنا کافی ہے کہ یہ اعتراض برحق نہیں سکتا۔ یہ خیال اور نظریہ نہیں مانا جاتا ہے کیونکہ وہ الٰہی
کلام کی شہادت کے خلاف ہے۔ جیسا کہ اس باب میں پیش آیا ہے۔ وہ نہ صرف الٰہی کلام کے
خلاف ہے بلکہ حیوانات اور نباتات کے قانون کے خلاف بھی ہے صاف ظاہر اور آشکارا کیا
گیا ہے کہ کوئی آدمی ثبوت کے ساتھ یہ تعلیم پیش نہیں کر سکتا کہ دنیا کی پیدائش سے لے کر
آج تک کوئی ادنیٰ پہلی جنس کو چھوڑ کر کوئی دوسری جنس بن گئی۔ انسان بنتا ہیں اور حیوانی

زندگی میں بڑا فرق ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسان اور شے ہے اور جانور اور شے ہے
انسان میں عقلی، دینی اور اخلاقی صفتیں موجود ہیں لیکن حیوان میں نہیں۔ خدا کا تمام انتظام
انسان کی بابت ثابت ہوتا ہے کہ انسان اور چیز ہے اور حیوان اور چیز ہے نجات کے انتظام
سے بھی آشکارا کیا جاتا ہے کہ انسان اور چیز ہے اور حیوان اور کیونکہ انسان خدا کا فرزند
بن کر اس کا فضل پا سکتا ہے لیکن یہ حیوان کے امکان سے باہر ہے۔

انسان میں ضمیر کا وجود حقیقی ہے لیکن یہ حیوان کے تجربے کے امکان سے باہر ہے۔

یسوع مسیح انسانی صورت میں ظاہر ہو کر آسمان میں داخل ہوا اور باپ کے داہنے ہاتھ میں
بیٹھ گیا۔ حیوانات کی لاچاری اور انسان کے فعل مختاری میں بہت فرق ہے۔ انسان
الہٰی ذات سے تعلق رکھتا ہے اور اس کی عبادت کرتا ہے لیکن یہ اوصاف حیوان کے تجربے
سے باہر ہیں۔

سوالات

(۱) انسان کی پیدائش کا طریقہ اور جانداروں کے پیدا ہونے کے طریقے میں کیا فرق ہے؟
(۲) کیا آدم اور حوا انسانی والدین کے ذریعے سے پیدا کئے گئے؟
(۳) انسان کی روح میں کون سی بڑی قوتیں ہیں؟
(۴) انسان کی جسمانی ذات کیسی ہے؟
(۵) انسان کی روحانی ذات کیسی ہے؟
(۶) انسان کی اصلی حالت کیسی تھی؟
(۷) انسان میں آزاد مرضی کی بابت کیا لکھا ہے؟
(۸) کیا انسان اپنی روحانی یا جسمانی ذات میں خدا کی صورت میں پیدا ہوا؟

(۹) ہندوؤں کا خیال گناہ کی بابت کیا ہے؟
(۱۰) بائبل کی تعلیم گناہ کی بابت کیا ہے؟
(۱۱) انسان کی ذات کے بدل جانے کا سبب کیا ہے؟
(۱۲) کس سبب سے آدم اور حوا ذمہ دار بن گئے جب وہ گناہ میں گرفتار ہوئے؟
(۱۳) انسان کی ذات کے بدل جانے کا کیا نتیجہ ہوا؟
(۱۴) انسان کی پیدائش کے بیان پر کئی اعتراض ہوئے؟

گیارھواں باب

نجات کی بابت تعلیم

پیشتر سے ہم دیکھ چکے ہیں کہ انسان گناہ میں یہاں تک گر گیا کہ وہ گناہ کا غلام بن گیا اور اپنی قوت سے گناہ پر غالب نہیں آسکتا ہے۔

(۱) **نجات حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔** ان سب کے لئے جو گنہگار ہیں گناہ کے سبب سے نجات پانا سب سے لازمی بات ہے۔ پاک کلام کی تعلیم یہ ہے کہ انسان گناہ کے سبب سے ہلاک ہو کر خدا سے الگ ہو گیا اور اپنی مرضی پر چلنے لگا۔ اس بری حالت میں انسان بہت کمزور اور نیکی کرنے میں نہایت لاچار ہے وہ نہ خود خدا کی خدمت کر سکتا ہے اور نہ ہی اپنی کوششوں سے خدا سے میل ملاپ حاصل کر سکتا۔ بہت سے لوگوں نے اس بات کا قصد کیا اور چاہا کہ روزہ و نماز سے پاکیزگیاں رکھیاں سے پاکی اور طرح کی کوشش سے گناہ پر غالب آئیں اور خدا کے خادم بنیں لیکن یہ سب بے فائدہ ہے کیونکہ دل جیسا ہے ویسا ہی رہتا ہے۔ سب سے پہلی مشکل یہ ہے کہ یہ کسی انسان کے مقدور میں نہیں ہے کہ وہ اپنی بری حالت سے رہائی حاصل کرے اس لئے ہر ایک مذہب میں انسان نے بہت سے وسیلوں سے کوشش کی ہے کہ وہ اپنے دل کی بری خواہشوں کو مارے لیکن سب بے فائدہ ہے۔ کئی لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم اکیلے کسی ویران جگہ میں رہیں تو ضرور نجات پا سکیں گے۔ لیکن ہر ایک عقلمند آدمی جانتا ہے کہ ہم اپنی طبیعت سے جدا نہیں ہو سکتے ہیں کیونکہ گناہ دل میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کی بابت گناہ کا بیان یہ ہے

کہ حبشی اپنے چمڑے کو یا چیتا اپنے داغوں کو بدل سکے تو تم بھی جو بدی کرنے کے عادی ہو نیکی کر سکو گے۔ یرمیاہ ۱۳: ۲۳۔ انسان کون ہے کہ پاک ہو سکے اور وہ جو عورت سے پیدا ہوا کر صادق ٹھہرے۔ ایوب ۱۵: ۱۴۔ داؤد فرماتے ہیں کہ خداوند آسمان پر سے بنی آدم پر نگاہ کرتا ہے تاکہ دیکھے کہ ان میں کوئی دانشمند خدا کا طالب ہے یا نہیں۔ وہ سب گمراہ ہوئے وہ ایک ساتھ بگڑ گئے۔ کوئی نیکوکار نہیں ایک بھی نہیں۔ زبور ۱۴: ۲، ۳ اور خداوند نے دیکھا کہ زمین پر انسان کی بدی بہت بڑھ گئی اور اس کے دل کا تصور اور خیال روز بروز صرف بدی ہی ہوتے جاتے ہیں۔ تب خداوند زمین پر انسان کے پیدا کرنے سے پچھتایا اور نہایت دلگیر ہوا۔ پیدائش ۶: ۵، ۶۔ کوئی ایسا آدمی نہیں جو گناہ نہ کرتا ہو۔ ۱۔ سلاطین ۸: ۴۶۔ انسان کے کام برے ہیں۔ کوئی راستباز نہیں ایک بھی نہیں رومیوں ۳: ۱۰۔ سب گمراہ ہیں۔ سب کے سب نکمے بن گئے۔ کوئی بھلائی کرنے والا نہیں۔ ایک بھی نہیں رومیوں ۳: ۱۲۔ ایک آدمی کے سبب سے گناہ دنیا میں آیا اور گناہ کے سبب سے دنیا میں موت آئی اور یہ موت سب آدمیوں میں پھیل گئی اس لئے کہ سب نے گناہ کیا۔ رومیوں ۵: ۱۲۔ سب چیزوں کے درمیان جو دنیا میں ہوتی ہیں۔ ایک زبونی یہ ہے کہ ایک ہی حادثہ سب پر گزرتا ہے۔ ہاں بنی آدم کا دل بھی شرارت سے بھرا ہے اور جب تک وہ جیتے ہیں حماقت ان کے دل میں رہتی ہے اور اس کے بعد مردوں میں شامل ہوتے ہیں۔ واعظ ۹: ۳۔ اس کی نسبت یرمیاہ کہتے ہیں کہ ہم اپنی شرم میں لیٹیں اور رسوائی ہم کو چھپا لے کیونکہ ہم اور ہمارے باپ دادا اپنی جوانی کے وقت سے آج تک خداوند اپنے خدا کے گنہگار ہیں اور ہم خداوند اپنے خدا کی آواز کے شنوا نہیں ہوئے۔ یرمیاہ ۳: ۲۵۔ دل سب چیزوں سے زیادہ لاعلاج اور حیلہ باز ہے۔ اس کی حقیقت کون دریافت کر سکتا ہے۔ یرمیاہ ۱۷: ۹۔ اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ بائبل کی تعلیم یہ ہے کہ انسان میں کوئی چیز اچھی نہیں بستی۔ یہ حال رسول [illegible] اگر ہم

نہیں کہ ہم نے گناہ نہیں کیا تو ہم اپنے آپ کو فریب دیتے ہیں اور سچائی ہم میں نہیں۔ ۱۔ یوحنا ۱: ۸ سچ ہے کہ تمام انسان موت کی آفت میں مبتلا ہیں۔ کون ہے جو ناپاک سے پاک نکلے؟ ایوب ۱۴: ۴ ہم گناہ ایک نسل سے دوسری نسل تک پہنچتا ہے اس کا شروع آدم سے ہے اس لئے وہ ذاتی ہے۔ گناہ آدم کی کل اولاد میں پایا جاتا ہے۔ ہندو لوگ کہتے ہیں اگر گناہ ذاتی ہے تو دور نہیں ہو سکتا کیونکہ جو کچھ ذات میں آیا ہے وہ کیونکر خارج ہو سکتا ہے۔ اگرچہ بنی آدم یہاں تک لاچار اور کمزور ہے کہ گناہ کے مرض نے اس کی ذات پر پورا اثر ڈالا ہے تاہم ایسا گہرا ہوا نہیں کہ اس سے اس کی روحانی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ اگرچہ لوگ خدا کے احکام کی عدول حکمی کرتے جاتے ہیں اور جیسا واجب ہے ویسا نہیں کرتے تاہم اُن کو یہ شہادت ہے کہ نہیں متابعت کرتا ہے۔ ہر زمانے میں انسان کے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ نجات کی راہ کیا ہے مالک کے حضور کس طرح سے چل سکوں گا؟ مجھ گنہگار کو معافی کس طرح سے حاصل ہوگی انسان اس سوال کا جواب ڈھونڈنے میں بہت کوشش کرتے ہیں اگرچہ انسان نجات کی تدبیر کو ڈھونڈنے میں کوشش کرتے ہیں تاکہ اس کو معلوم ہو کہ آسمان کی راہ کیا ہے تاہم اس کو پوری تسلی نہیں ملتی ہے۔ ہندو لوگ کہتے ہیں کہ تین راہیں ہیں جن سے انسان مالک کے حضور چل سکتا ہے۔

(۱) کرم مرگ:۔ وہ اس راہ پر بہت زور دیتے ہیں کہ سدھائی سے چل خدا کے حکموں کو حفظ کر۔ خود انکاری اختیار کر۔ وغیرہ۔ نہ صرف ہندو لوگ بلکہ دنیا کے بڑے مذہبوں میں اس راہ پر زور دیا جاتا ہے۔ اگرچہ ان نصیحتوں میں بہت اچھی بات ہے تاہم اگر انسان اپنی کوشش پر نجات پانے کا بھروسہ رکھتا ہے تو دھوکہ کھاتا ہے۔ کیونکہ شریعت کے اعمال سے کوئی بشر اس کے حضور راستباز نہیں ٹھہرے گا۔ رومیوں ۳: ۲۰

(۲) گیان مرگ:۔ ہندوؤں میں سے بعض عالموں کا خیال یہ ہے کہ عقل و علم

سے نجات مل سکتی ہے ان کا ارادہ یہ ہے کہ خدا کو جاننا انسان کو جاننا اور حقیقت کو جاننا یہ ایک وسیلہ ہے جس سے انسان خدا کے پاس پہنچ سکتا ہے۔ ثابت ہوتا ہے کہ بکثرت لوگ اس دلدل میں پھنس جانے سے ہلاک ہوتے ہیں۔

(۲) نجات حاصل کرنے کی شریعت:۔ پیشتر سے ہم دیکھ چکے ہیں کہ مسیح کا کفارہ سب انسانوں کے واسطے کافی ہے اور اس کے وسیلے سے سب لوگوں کے گناہ معاف ہو سکتے ہیں اور سبھوں کو رہائی پانا بھی ممکن ہے لیکن بغیر بائبل کی مقررہ شرطوں کو پورا کئے کوئی نجات پا نہیں سکتا۔ ہر زمانے میں یہ بڑا سوال انسان کے دل میں پیدا ہوتا رہا ہے کہ مجھ گنہگار انسان کو معافی کس طرح سے حاصل ہوگی؟ اس سوال کے بارے میں جواب بہت قسم کے ہیں۔ اس ملک میں زیادہ لوگ سوچتے ہیں کہ نیکی کرنے سے ہم اس کام میں کامیاب ہوں گے۔ ہندو لوگ کہتے ہیں کہ لوگ ہیں وہ راہ ہے جس سے گناہ کی معافی ہوتی ہے۔ نیکی کرنا بہت فائدہ مند ہے اور اس تدبیر سے آسمانی فرشتے مبارک ٹھہرتے ہیں لیکن گرے ہوئے انسان کی حالت دوسری ہے اس لئے اگر وہ اپنی کرنی پر نجات کا بھروسہ رکھتا ہے تو دھوکہ کھاتا ہے چونکہ انسان ان ٹھہرائی ہوئی شریعت کو پورا کر کے گناہ سے رہائی پاتا یا نجات حاصل کرتا ہے مگر ان کو نہ پورا کرنے سے نجات کی میراث سے محروم ہو کر ہلاک ہو جاتا ہے تو انسان پر فرض ہے کہ نہ فقط ان باتوں پر غور اور فکر کرے بلکہ ان کو پورا کرے جب انسان گناہ میں گرفتار ہو تو یہ بات امکان سے باہر ہے کہ خدا انہیں ہلاکت سے بچائے جب تک کہ ٹھہرائی ہوئی شریعت پوری نہ کی جائے بائبل کی صاف تعلیم یہ ہے کہ نجات حاصل کرنے کے لئے دو خاص شرطیں ہیں۔ یعنی خدا کے سامنے توبہ کرنا اور یسوع پر ایمان لانا۔ اعمال ۲۰: ۲۱۔

(۱) توبہ کرنا:۔ نجات پانے کی پہلی شرط یہ ہے کہ نجات کی تلاش کرنے والوں کو

حقیقی توبہ کرنا لازم ہے۔ بائبل مقدس میں توبہ کرنے پر بڑا زور دیا جاتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نجات حاصل کرنے کا پہلا قدم ہے توبہ کرنا ایک نہایت بڑا کام ہے۔ اگر تم توبہ نہ کرو گے تو اسی طرح ہلاک ہوگے۔ لوقا ۱۳ : ۳۔ اس آیت سے یہ بات روشن ہے کہ گنہگاروں کے لئے توبہ کرنا ہلاکت سے بچنے کی شرط ہے۔ اسی کو خدا نے مالک ٹھہرا کر اپنے داہنے ہاتھ سے بلند کیا تاکہ اسرائیل کو توبہ کی توفیق اور گناہوں کی معافی بخشے۔ اعمال ۵ : ۳۱۔ اس وقت سے یسوع نے منادی کرنا اور یہ کہنا شروع کیا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آگئی ہے۔ متی ۴ : ۱۷۔ بغیر توبہ کے کوئی اس بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا پس توبہ کرو اور رجوع لاؤ تاکہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں۔ اعمال ۳ : ۱۵۔ ہم سب نے گناہ کیا ہے اور شریعت کو توڑنے کے باعث سزا کے سزاوار ہیں۔ بغیر توبہ کئے نجات نہیں ہے۔ مسیح نے خود کہا اگر تم توبہ نہ کرو تو ہلاک ہوگے اس بات کا ہم انکار نہیں کر سکتے۔ جب انسان اپنے گناہ سے قائل ہوتا ہے تو اس کا پہلا خیال یہ ہوتا ہے کہ توبہ کرلے۔ وہ اس کو نہ صرف ضروری بات جانتا ہے بلکہ یہ کہ بغیر اس کے روح کو اطمینان مل نہیں سکتا اور نہ وہ اس کو تسلی دے سکتا ہے جس کا اس نے گناہ کیا ہے۔ توبہ کرنے کے وقت کی نسبت بہت قسم کی رائے ہیں۔ بائبل مقدس کی تعلیم اس کی نسبت نہایت صاف ہے اور وہ یہ ہے کہ آج فضل اور توبہ کرنے کا دن ہے اگر تم آج اس کی آواز سنو تو اپنے دلوں کو سخت نہ کرو۔ اب قبولیت کا وقت ہے دیکھو یہ نجات کا دن ہے۔ ۲ کرنتھیوں ۶ : ۲ بے شمار آدمیوں کا باطل خیال یہ ہے کہ جب جی چاہے توبہ کی جا سکتی اسی سبب سے کثرت سے لوگ توبہ کے وقت کو ٹال کر گناہ میں اپنی ساری زندگی کو بسر کرتے ہیں۔ توبہ کے وقت کو ٹالنا بڑے خطرے کی بات ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ دو قسم کی توبہ کی جا سکتی ہے۔ ایک دنیاوی اور ایک حقیقی۔ اس طور پر ہم توبہ کرنے کا بیان کریں گے۔

(۱) دنیاوی توبہ:۔

بنی اسرائیل اس قسم کی توبہ کرتے تھے وہ اپنے گناہ کو مانتے تھے۔ ان کے لئے غم اور افسوس کرتے تھے اور پھر اس گناہ میں نہ گرنے کا وعدہ بھی کرتے تھے مگر بہت جلد پھر جاتے۔ نئے طور سے گناہ میں گر جاتے تھے اس قسم کی توبہ آج کل موجود ہے۔ جب کوئی بدکار کسی مصیبت یا مرنے کے وقت سزا کے ڈر کے مارے رنج کرتا ہے لیکن اپنی بُری راہ اور خیال کو چھوڑنا نہیں چاہتا ہے۔ وہ دنیاوی طور پر توبہ کرتا ہے۔ ایسی توبہ کرنے سے کوئی انسان نجات نہیں پا سکتا۔ ذیل کی آیات میں اسی قسم کی توبہ کا ذکر درج ہے۔

عیسو کی بابت یہ لکھا ہے کہ اس نے ایک وقت کے کھانے کے عوض اپنے پہلوٹھے ہونے کا حق بیچ ڈالا۔ اس کے بعد جب اس نے برکت کا وارث ہونا چاہا تو منظور نہ ہوا چونکہ اس کو نیت کی تبدیلی کا موقع نہ ملا۔ عبرانیوں ۱۲ : ۱۶ - ۱۷۔ فرعون بادشاہ نے بہت مرتبہ کہا کہ میں نے گناہ کیا لیکن توبہ کرنا اور خدا کی طرف پھرنا نہیں چاہتا تھا اس لئے اس کا دل سخت ہو گیا۔ خروج ۱۰ : ۱۶۔ بلعام نے جو اپنی مرضی پر چلنا چاہتا تھا کہا کہ میں نے گناہ کیا اور میں نے نہ جانا کہ تو میرے مقابلے میں راہ میں کھڑا ہے۔ سو اگر تو مجھ سے ناخوش ہے تو میں لوٹ جاؤں گا۔ گنتی ۲۲ : ۳۴۔ جب عکن نے دیکھا کہ یہ ظاہر ہوا کہ اس نے گناہ کیا تب سزا کے ڈر کے مارے اس نے کہا میں نے گناہ کیا۔ یشوع ۷ : ۲۰ - ۲۶ یہوداہ اسکریوتی کی بابت لکھا ہے کہ جب اس نے یہ دیکھا کہ مسیح پکڑوایا گیا تو پچھتایا اور وہ تیس روپے سردار کاہنوں اور بزرگوں کے پاس پھیر لایا اور کہا میں نے گناہ کیا کہ بے گناہ کو قتل کے لئے پکڑوایا۔ ممکن ہے کہ اس کے توبہ کرنے کا ارادہ نیک تھا لیکن اس نے نہایت غلطی کی کیونکہ وہ سردار کاہنوں اور بزرگوں کے پاس گیا انہوں نے اسے مدد دینے کے لئے فکر نہ کی لیکن صرف یہ کہا کہ ہمیں کیا تو جان۔

(ب) **حقیقی توبہ کرنے کی مثالیں** :- لفظ توبہ ایک ایسا لفظ ہے جو بولنے میں نہایت آسان ہے اور سننے میں بہت آتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ وہ سب جو اسے استعمال کرتے ہیں اس کا ٹھیک مطلب سمجھتے ہیں۔ اس قسم کی توبہ انسان کی روح ہی میں انجام پاتا ہے۔ جب سچی اور حقیقی توبہ ہے تو اس کے ذریعے سے آدمی کی زندگی میں برکات آتی ہیں۔ مرتے ہوئے چور کی توبہ اس قسم کی تھی گو اس نے کبھی بائبل کی تعلیم پائی نہ عبادتوں میں شریک ہوا تو بھی اس کی توبہ سچی اور حقیقی تھی اور اسی سبب سے یسوع نے اسکو قبول کیا۔

(۱) **خدا کے آگے گناہ کو معلوم کرنا چاہیئے** :- جب داؤد بادشاہ نے گناہ کیا تو اس نے کہا کہ تیرا ہاتھ رات دن مجھ پر بھاری ہے۔ زبور ۳۲: ۴ اور میرے گناہ میرے سر سے گزر گئے اور بھاری بوجھ کی مانند مجھ پر بھاری ہو گئے۔ زبور ۳۸: ۴ میں اپنے گناہوں کو مان لیتا ہوں اور میری خطا ہمیشہ میرے سامنے ہے۔ زبور ۵۱: ۳۔ جب پطرس رسول پنتکست کے دن بڑی دلیری سے خوشخبری کی منادی کرتا تھا تو کلام کے سب سننے والوں کے دلوں پر چوٹ لگی اور اپنے کو گنہگار جان کر پوچھا ہم کیا کریں۔ اعمال ۲: ۳۷۔

(۲) **خدا کے سامنے گناہ کا اقرار کرنا چاہیئے** :- داؤد ہم کو بتاتا ہے کہ جب وہ چپ رہا اور اپنے گناہ کا خدا کے سامنے اقرار کرنا نہیں چاہتا تھا تب اس کی ہڈیاں سارا دن کراہتے کراہتے گھل گئیں لیکن اس نے خدا سے کہا میں نے تیرے سامنے اپنے گناہ کا اقرار کیا اور میں نے اپنی بدکاری نہ چھپائی۔ میں نے کہا میں خداوند کے آگے اپنے گناہوں کا اقرار کروں گا سو تو نے میری بدذاتی کے گناہ کو بخش دیا۔ زبور ۳۲: ۳-۵۔ میرا کراہنا تجھ سے چھپا نہیں۔ زبور ۳۸: ۹ میں اپنے گناہ آپ کھول کر کہتا ہوں اپنی تقصیر کے لئے غمگین ہوں۔ زبور ۳۸: ۱۸۔ میں اپنے گناہوں کو مان لیتا ہوں اور میری خطا ہمیشہ میرے سامنے ہے۔ میں نے تیرا ہی گناہ کیا ہے اور تیرے ہی حضور بدی کی ہے۔ میں نے برائی میں صورت پکڑی اور گناہ کے ساتھ میری ماں نے مجھے پیٹ میں لیا۔ زبور ۵۱: ۳، ۵ جب

مسیح کا پیشرو یوحنا بپتسمہ دینے والا یہودیہ کے بیابان میں منادی کرتا تھا تب یروشلیم اور سارے یہودیہ یردن کے گرد و نواح کے سب لوگ اس کے پاس آئے اور اپنے گناہوں کا اقرار کرکے دریائے یردن میں اس سے بپتسمہ لیا۔ متی ۳: ۵-۶ کھوئے ہوئے بیٹے کی بابت لکھا ہے کہ اس نے اپنے باپ سے کہا اے باپ میں آسمان کا اور تیری نظر میں گنہگار ہوا۔ لوقا ۱۵: ۲۱۔ ایک محصول لینے والے نے دور کھڑے ہو کر اتنا بھی نہ چاہا کہ آسمان کی طرف آنکھ اٹھائے بلکہ چھاتی پیٹ پیٹ کر کہا کہ اے خدا! مجھ گنہگار پر رحم کر۔ لوقا ۱۸: ۱۳۔ اگر ہم اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں کو معاف کرنے اور ہماری ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے۔ ۱- یوحنا ۱: ۹۔

بائبل مقدس میں گناہ کا اقرار کرنے کے بیان سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حقیقی توبہ کرنا ایک ضروری بات ہے۔ اپنی بدکاری کا اقرار کر خداوند فرماتا ہے۔ یرمیاہ ۳: ۱۳۔ وہ جو گناہ کا اقرار کرتا اور اسے چھوڑ دیتا ہے اس پر رحمت ہوگی لیکن عذر کرنا گناہ کو بڑھاتا ہے یہ کمزوری انسان کے درمیان پائی جاتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو گنہگار نہیں سمجھتا۔ آپس میں ایک دوسرے سے اپنے اپنے گناہوں کا اقرار کرو۔ یعقوب ۵: ۱۶۔ جب کوئی شخص کسی کا گناہ کرے تو اس کے سامنے گناہ کا اقرار کرنا فرض ہے لیکن جب کلیسیا کا گناہ کیا ہو تو کلیسیا کے سامنے اس کا اقرار کرنا چاہیئے۔

(۳) **خدا کے آگے گناہ کے سبب غم و افسوس کرنا چاہیئے** :- خداوند فرماتا ہے کہ تو نے میرے آگے عاجزی کی اور اپنے کپڑے پھاڑے اور میرے آگے رویا سو میں نے بھی تیری سن لی۔ ۲- سلاطین ۲۲: ۱۹۔ نینوہ کے باشندوں نے خدا کے سامنے اپنے گناہ کے سبب سے افسوس کیا۔ یوناہ ۳: ۵۔ داؤد بادشاہ نے کہا میں مرجھا گیا ہوا ہوں اور خمدار ہو گیا ہوں میں دن بھر رویا کرتا ہوں۔ زبور ۳۸: ۶۔ پھر جب پطرس نے خداوند مسیح کا انکار کیا۔ باہر جا کر زار زار رویا۔ متی ۲۶: ۷۵۔ خدا پرستی کا غم ایسی توبہ پیدا کرتا

ہے جس کا انجام نجات ہے۔ ۲ کرنتھیوں ۷: ۱۰۔ گناہ کے سبب سے توبہ کرنے والے کے دل میں غم ہونا چاہیے۔ توبہ میں گناہ کی سچی پہچان پائی جاتی ہے گناہ کے سبب سے توبہ کرنے میں بڑی غمگینی ملتی ہے۔ بے شمار لوگوں نے کبھی حقیقی توبہ نہیں کی اور نہ گناہ کی برائی کو معلوم کیا۔ وہ کبھی اپنے گناہوں کے باعث غمزدہ نہ ہوئے اور اپنے گناہوں کو دور کرنے کا خیال نہیں کیا اسی سبب سے انہیں معافی کا کوئی تجربہ نہیں اور یہ کیسی افسوسناک بات ہے زمانہ نوح میں انسان کی ناراستی کے سبب سے خدا نہایت دلگیر ہوا۔ یسوع یروشلیم کے گنہگاروں کے سبب سے زار زار رویا۔

(۴) **نقصان کے پورے معاوضے کی ادائیگی:** تمام وہ کام جس سے ہمارے ہم جنسوں کو مالی طور پر نقصان پہنچتا ہے۔ چوری سے تعلق رکھتا ہے۔ امثال ۱۱: ۱۔ خدا نے بنی اسرائیل کو یہ فرمان بخشا کہ اگر کوئی تقصیر وار ہو تو چاہیے کہ اپنے گناہ کا جو کیا ہے اقرار کرے اور اپنی تقصیر کے معاوضہ میں پورا دام پھیر دے۔ گنتی ۵: ۷۔ اس لئے زکائی نے کھڑے ہو کر خداوند مسیح سے کہا اے خداوند دیکھ میں اپنا آدھا مال غریبوں کو دیتا ہوں اور اگر کسی کا ناحق لے لیا ہے تو اس کو چوگنا ادا کرتا ہوں۔ لوقا ۱۹: ۸۔ موسیٰ کی شریعت کا کلام اس بات کی نسبت نہایت صاف ہے جب کسی کا حق مارا گیا ہو تو نہ صرف وہ پھیر دیا جائے بلکہ نقصان سے زیادہ واپس دیا جائے۔ اس کی نسبت پاک کلام کی تعلیم یہ ہے کہ اگر کوئی بیل یا بھیڑ چرائے اور اسے ذبح کرے تو وہ ایک بیل کے بدلے چار بھیڑیں دے۔ خروج ۲۲: ۱۔ جس چیز کے بارے میں جھوٹی قسم کھائی ہو اس چیز کو ضرور پورا پورا واپس کرے اور اصل کے ساتھ پانچواں حصہ بھی ادا کرے۔ احبار ۶: ۵۔ اپنے گناہ کا اقرار کرنا اور اپنی تقصیر کا بدلہ اور پورا دام پھیر دینا خدا کا حکم تھا۔ گنتی ۵: ۷۔ حقیقی توبہ ایسا عجیب کام ہے کہ اس کا تجربہ حاصل کرنے کے بعد کوئی آدمی منظور نہ کرسکے گا کہ وہ دوسروں کے لئے نقصان کا باعث ہو۔ اس طرح اگر کسی کی عزت کم کی گئی ہو تو

حقیقی توبہ کرنے والا ضرور کوشش کرے گا کہ نہ صرف عزت بحال کی جائے بلکہ قائم بھی رہے۔

(۵) **خدا کی طرف پھرنا چاہیے:** اس کی بابت خدا فرماتا ہے کہ اگر میرے لوگ جو میرے نام سے کہلاتے ہیں۔ اپنے آپ کو عاجز کریں اور دعا مانگیں اور میری راہ ڈھونڈیں اور اپنی بری روش سے پھریں تو میں آسمان پر سے ان کی سنوں گا۔ ۲۔ تواریخ ۷: ۱۴۔ وہ جو شریر ہے اپنی راہ کو ترک کرے اور بدکردار اپنے خیالوں کو ترک کرے اور خداوند کی طرف پھرے تو وہ اس پر رحمت کرے گا اور کثرت سے معاف کرے گا۔ یسعیاہ ۵۵: ۷۔ میری طرف پھر آ کیونکہ میں نے تیرا فدیہ دیا ہے۔ یسعیاہ ۴۴: ۲۲ توبہ میں مرضی کی تبدیلی بھی ہوتی ہے۔ حقیقی توبہ میں آدمی گناہوں سے منہ پھیر دیتا ہے اور دوسری راہ چلنے لگتا ہے۔ میری طرف رجوع لاؤ تاکہ تم نجات پاؤ۔ اے زمین کے کناروں کے انتہا میں رہنے والو تم سب میری طرف متوجہ ہو اور نجات پاؤ کیونکہ میں ہی خدا ہوں اور میرے سوا کوئی نہیں۔ یسعیاہ ۴۵: ۲۲۔ جو خداوند کی طرف رجوع ہوں گے وہ ان کی سنے گا اور انہیں صحت بخشے گا۔ یسعیاہ ۱۹: ۲۲ خداوند کی طرف پھریں۔ ہوسیع ۶: ۱۔ خدا کی طرف پھر کیونکہ تو اپنی بدکاری کے سبب سے گر گیا ہے۔ ہوسیع ۱۴: ۱۔ میری طرف پھرو۔ یوایل ۲: ۱۲۔ تم میری طرف پھرو۔ زکریاہ ۱: ۳۔ تم میری طرف پھرو میں تمہاری طرف پھروں گا۔ ملاکی ۳: ۷۔ خدا کی طرف پھرو۔ لوقا ۱: ۱۶۔ توبہ کرو پھر جاؤ۔ اعمال ۳: ۱۹۔ زندہ خدا کی طرف پھرو۔ لوقا ۱۴: ۱۵ خداوند کی طرف پھرو۔ لوقا ۲۲: ۱۸۔ جب ان کا دل خداوند کی طرف پھرے گا تو پردہ اٹھ جائے گا۔ ۲۔ کرنتھیوں ۳: ۱۶۔ تم بتوں سے پھر کر خداوند خدا کی طرف رجوع لائے ہو۔

(۶) **گناہ سے نفرت:** حقیقی توبہ کرنے میں بدی سے نفرت کرنے اور غمگین

ہونے کا اظہار موجود ہے۔ خداوند کا فرمان یہ ہے کہ انسان بدی سے عداوت رکھے۔ امثال ۸: ۱۳۔ گناہ ایک ایسی شے ہے جس سے خدا نفرت رکھتا ہے۔ اس لئے ہمارے لئے بھی ضروری ہے کہ گناہ کی خرابی اور برائی پورے طور پر دور کریں۔ اور گناہ کے سبب سے غمگین ہو کر اس سے نفرت رکھیں۔ توبہ میں گناہ سے بڑی نفرت اور مخالفت بھی ہوتی ہے جب کوئی گناہ کی خرابی سے واقف ہو جاتا ہے تب اس کے دل میں اس سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے اور گناہ اس کی نظر میں گندگی ہوگا۔

(ج) یوحنا بپتسمہ دینے والے کی گواہی توبہ کی بابت:- اس نے توبہ کی ضرورت پر بہت زور دیا۔ لکھا ہے کہ ان دنوں میں یوحنا بپتسمہ دینے والا آیا اور یہودیہ کے بیابان میں منادی کرنے لگا۔ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آگئی ہے۔ متی ۳: ۲۔ توبہ کے موافق پھل لاؤ۔ متی ۳: ۸۔ میں تو تم کو توبہ کے لئے پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں۔ متی ۳: ۱۱۔ یوحنا بپتسمہ دینے والا گناہوں کی معافی کے لئے توبہ کے بپتسمہ کی منادی کرتا ہے۔ مرقس ۱: ۴۔ گناہوں کی معافی کے لئے توبہ کے بپتسمہ کی منادی کرنے لگا۔ لوقا ۳: ۳۔ توبہ کے موافق پھل لاؤ۔ لوقا ۳: ۸

(د) خداوند مسیح کی گواہی توبہ کی بابت:- جب یوحنا بپتسمہ دینے والا اپنی گواہی بیان دے کر خاموش ہوا تو یسوع نے اس کا پیغام سنانا شروع کیا۔ مسیح نے کہا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آگئی ہے۔ متی ۴: ۱۷۔ توبہ کرو اور خوشخبری پر ایمان لاؤ۔ مرقس ۱: ۱۴-۱۵۔ میں گنہگاروں کو توبہ کے لئے بلانے آیا ہوں۔ لوقا ۵: ۳۲۔ اگر تم توبہ نہ کرو گے تو سب اسی طرح ہلاک ہو گے۔ لوقا ۱۳: ۳۔ میں تم سے کہتا ہوں کہ اسی طرح ننانوے راستبازوں کی نسبت جو توبہ کی حاجت نہیں رکھتے ایک توبہ کرنے والے گنہگار کے باعث آسمان پر زیادہ خوشی ہوگی۔ لوقا ۱۵: ۷۔ میں تم سے کہتا ہوں کہ اسی طرح ایک توبہ کرنے والے گنہگار کے باعث خدا کے فرشتوں

کے سامنے خوشی ہوتی ہے۔ لوقا ۱۵: ۱۰۔ یروشلیم سے شروع کر کے ساری قوموں میں توبہ اور گناہوں کی معافی کی منادی اسکے نام سے کی جائے گی لوقا ۲۴: ۴۷۔ خیال کر کہ تو کہاں سے گرا ہے اور توبہ کر کے پہلے کی طرح کام کر۔ مکاشفہ ۲: ۵۔ توبہ کر نہیں تو میں تیرے پاس جلد آکر اپنے منہ کی تلوار سے ان سے لڑوں گا۔ مکاشفہ ۲: ۱۶۔ میں نے اسکو توبہ کرنے کا موقع دیا ہے۔ مکاشفہ ۲: ۲۱۔ اگر توبہ نہ کرے تو بڑی مصیبت میں پڑے گا۔ مکاشفہ ۲: ۲۲۔ یاد کر کہ تو نے کس طرح تعلیم پائی اور سنی تھی اور اس پر قائم رہ اور توبہ کر۔ مکاشفہ ۳: ۳۔ سرگرم ہو اور توبہ کر۔ مکاشفہ ۳: ۱۹۔ باقی آدمیوں نے جو ان آفتوں سے نہ مرے تھے اپنے ہاتھوں کے کاموں سے توبہ نہ کی۔ مکاشفہ ۹: ۲۰ اور انہوں نے اپنی مصیبتوں کے باعث آسمان کے خدا کی نسبت کفر بکا اور اپنے کاموں سے توبہ نہ کی۔ مکاشفہ ۱۶: ۱۱

(ڈ) رسولوں کی گواہی توبہ کی بابت:- پطرس رسول نے کہا توبہ کرو اور تم میں سے ہر ایک اپنے گناہوں کی معافی کیلئے یسوع مسیح کے نام سے بپتسمہ لے۔ اعمال ۲: ۳۸۔ توبہ کرو اور پھر جاؤ تاکہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں۔ اعمال ۳: ۱۹۔ پس اپنی اس بدی سے توبہ کرو اور خداوند سے دعا مانگو کہ شاید تیرے دل میں اس خیال کی معافی ہو۔ اعمال ۸: ۲۲۔ بے شک خدا نے غیر قوموں کو بھی زندگی کیلئے توبہ کی توفیق دی ہے۔ اعمال ۱۱: ۱۸۔ یوحنا نے اسرائیل کی تمام امت کے سامنے توبہ کے بپتسمہ کی منادی کی۔ اعمال ۱۳: ۲۴۔ پولس رسول نے کہا خدا کے سامنے توبہ کرنا اور ہمارے خداوند یسوع مسیح پر ایمان لانا چاہئے۔ اعمال ۲۰: ۲۱۔ توبہ کرو اور خدا کی طرف رجوع لا کر توبہ کے موافق کام کرو۔ اعمال ۲۶: ۲۰ اور تو نہیں سمجھتا کہ خدا کی مہربانی تجھ کو توبہ کی طرف مائل کرتی ہے۔ رومیوں ۲: ۴۔ تمام الہی پیغاموں میں خلاصہ کلام گویا یہ ہے کہ انسان توبہ کرے۔

(۲) ایمان لانا :۔ ہم پیشتر سے بیان کرتے آئے ہیں کہ گناہ سے نجات پانے کے لئے توبہ کرنا یعنی گناہ کو چھوڑنا اور خدا کی طرف پھرنا بڑی ضروری بات ہے لیکن بائبل سکھاتی ہے کہ نجات پانے کی ایک دوسری شرط یہ ہے کہ ہر ایک توبہ کرنیوالے کو خداوند یسوع مسیح پر پکا ایمان لانا چاہیے۔ خدا کے پاس آنیوالے کو ایمان لانا چاہیے کہ وہ موجود ہے اور اپنے طالبوں کو بدلہ دیتا ہے۔ عبرانیوں ۱۱: ۶ نجات حاصل کرنے کے لئے الہٰی انتظام کے مطابق توبہ کرنا اور ایمان لانا بالکل ضروری بات ہے۔ جس طرح توبہ کرنا ایمان کی ایک شرط ہے اُسی طرح ایمان نجات حاصل کرنے میں بڑی شرط ہے۔ ذیل کی آیات میں اس کا صاف بیان کیا گیا ہے۔ ہم ایمان سے راستباز ٹھہرے رومیوں ۵: ۱ خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا تو تو نجات پائیگا۔ اعمال ۱۶: ۳۱ تم کو ایمان ہی کے وسیلے سے فضل سے نجات ملی ہے۔ افسیوں ۲: ۸ ہمارا ایمان فاتح ہے جس سے دنیا مغلوب ہوئی ہے۔ ۱۔ یوحنا ۵: ۴

(ا) **مُردہ ایمان** :۔ مُردہ ایمان کی بابت یعقوب رسول صاف بیان کرتے ہیں کہ ایسا ایمان کسی کو نجات دے نہیں سکتا۔ یعنی اگر کوئی کہے کہ میں ایماندار ہوں لیکن عمل نہیں کرتا تو کیا فائدہ۔ کیا؟ ایسا ایمان اُسے نجات دے سکتا ہے؟ یعقوب ۲: ۱۴ اگر ایمان کے ساتھ اعمال نہ ہوں تو اپنی ذات سے مُردہ ہے۔ یعقوب ۲: ۱۷ جیسے بدن بغیر روح کے مُردہ ہے ویسے ہی ایمان بھی بغیر اعمال کے مُردہ ہے۔ یعقوب ۲: ۲۶۔ تو اس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ خدا ایک ہی ہے خیر۔ اچھا کرتا ہے۔ شیاطین بھی ایمان رکھتے اور تھرتھراتے ہیں۔ مگر اے نکمے آدمی! کیا تو یہ بھی نہیں جانتا کہ ایمان بغیر اعمال کے بیکار ہے۔ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس قسم کا ایمان لانے سے نجات حاصل نہیں ہوتی۔

(ب) **زندہ یا حقیقی ایمان** :۔ بائبل مقدس ایک ایسے ایمان کا ذکر کرتی ہے۔ اور جیسے نجات پانے کے لئے شرطیں ہیں ویسے ہی ایمان لانے کے لئے بھی شرطیں پائی جاتی ہیں۔

(۱) سچے خدا کی بابت الہٰی علم رکھنا لازمی بات ہے :۔ لکھا ہے کہ جس کا ذکر کسی نے نہیں سُنا اُس پر ایمان کیونکر لائیں۔ رومیوں ۱۰: ۱۴۔ ایمان سُننے سے پیدا ہوتا ہے اور سُننا مسیح کے کلام سے ہے۔ رومیوں ۱۰: ۱۷

(۲) **ہر ایک ایمان لانیوالا ایمان لائے کہ خوشخبری سچی ہے** :۔ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس کے وسیلہ سے ہم نجات پا سکیں۔ اعمال ۴: ۱۲ سب نبی گواہی دیتے ہیں کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے گا اُس کے نام سے گناہوں کی معافی حاصل کرے گا۔ اعمال ۱۰: ۴۳

(۳) **یسوع مسیح خود فرماتے ہیں کہ اُس پر ایمان لانا ضروری ہے** :۔ جو بیٹے پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُسی کی ہے۔ یوحنا ۳: ۳۶ کیونکہ میرے باپ کی مرضی یہ ہے کہ جو کوئی بیٹے کو دیکھے اور اُس پر ایمان لائے ہمیشہ کی زندگی پائے۔ یوحنا ۶: ۴۰ جو کوئی زندہ ہے اور مجھ پر ایمان لاتا ہے وہ کبھی نہ مریگا۔ یوحنا ۱۱: ۲۶ مسیح نے کہا میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُسی کی ہے۔ یوحنا ۶: ۴۷ یسوع مسیح پر ایمان لانے سے گناہوں کی معافی ہو جائے گی۔ اعمال ۲۶: ۱۸ جو کوئی ایمان لائے اُس میں ہمیشہ کی زندگی پائے۔ یوحنا ۳: ۱۵ ایمان لانے والے کے لئے سزا کا حکم نہیں۔ جو مسیح پر ایمان لاتا ہے اُس کے لئے سزا کا حکم نہیں لیکن جو اُس پر ایمان نہیں لاتا اُس کے واسطے سزا کا حکم ہو چکا کیونکہ وہ خدا کے اکلوتے بیٹے پر ایمان نہیں لایا۔ یوحنا ۳: ۱۸ مسیح اس لئے نہیں آیا کہ سزا کا حکم کرے بلکہ اس لئے کہ اُس کے وسیلے سے نجات پائیں۔

(۴) **توبہ کے ساتھ ایمان لانا چاہیے** :۔ اِس کی بابت لکھا ہے کہ توبہ کرو اور ایمان لاؤ۔ مرقس ۱: ۱۵ خدا کے سامنے توبہ کرنا اور مسیح پر ایمان لانا چاہیے۔ اعمال ۲۰: ۲۱ یسوع مسیح پر ایمان لا تو تو اور تیرا گھرانا نجات پائیگا۔ جو اُس پر ایمان لاتا ہے

اُس کا ایمان اُس کے لئے راستبازی گِنا جاتا ہے۔ رومیوں ۴: ۵ اور اپنے دل سے ایمان کہ خدا نے اُسے مُردوں میں سے جلایا تو نجات پائیگا۔ رومیوں ۱۰: ۹ جو کوئی اس پر ایمان لائیگا شرمندہ نہ ہوگا۔ رومیوں ۱۰: ۱۱ راستباز ایمان سے جیتا رہیگا۔ گلتیوں ۳: ۱۱ تم کو ایمان کے وسیلے سے نجات ملی ہے۔ افسیوں ۲: ۸

۱۵۔ نئی پیدائش:- بائبل مقدس کی تعلیم یہ ہے کہ خدا نے شروع میں انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا لیکن گنہگار ہونے کے سبب سے ساری انسانی ذات خراب ہو گئی۔ خدا نے اپنے بڑے فضل سے اُس کو چھوڑ نہ دیا بلکہ ایک وسیلہ دیا جس سے انسان خدا کی صورت پر پھر ہو جاتا ہے اور اُس کے خاندان میں شریک ہو جاتا ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے صاف فرمایا ہے کہ جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وہ خدا کے خاندان میں میں شریک ہو نہیں سکتا۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نئی پیدائش ایک دروازہ ہے۔ جس سے ہو کر انسان خدا کے گھرانے میں شریک ہونے کے لئے داخل ہو سکتا ہے۔ اسی لئے خداوند یسوع مسیح نے نیکدیمس کے سامنے نئی پیدائش کی ضرورت پر بہت زور دیا ہے۔ یوحنا ۳: ۳

(۱) نئی پیدائش کا مطلب:- (۱) روحانی طور پر تبدیلی ہو... دل بدلنا چاہیئے کیونکہ اس میں گندگی ہے۔ امثال ۴: ۲۳ جیسیں بدلنے سے کچھ فائدہ نہیں۔ خداوند مسیح نے کہا جو دل میں بھرا ہے وہی منہ پر آتا ہے۔ متی ۱۲: ۳۴ دل ہی سے سب بُری چیزیں نکلتی ہیں۔ مرقس ۷: ۲۱ داؤد نے کہا کہ اے خدا میرے اندر ایک پاک دل پیدا کر۔ زبور ۵۱: ۱۰ خدا نے کہا میں تمہیں ایک نیا دل دوں گا اور نئی روح تمہارے اندر ڈالوں گا۔ حزقی ایل ۱۱: ۱۹ پنتکست کے دن جب لوگ خدا کے کلام کو سُن رہے تھے تو اُن کے دلوں پر چوٹ لگی۔ اعمال ۲: ۳۷ جب لوگوں نے ستفنس کی منادی کو سُنا تو جی میں جل گئے۔ اعمال ۷: ۵۴

(۲) خداوند مسیح نے پطرس سے کہا کہ جب تو رجوع کرے تو اپنے بھائیوں کو مضبوط کرنا۔ لوقا ۲۲: ۳۲ معلوم ہوا کہ پطرس رسول کی زندگی بدل گئی۔ وہ ایسا ڈرپوک تھا کہ اُس نے مسیح کا انکار کیا۔ متی ۲۶: ۶۹-۷۵ لیکن اس کے بعد وہ بڑی دلیری کے ساتھ خداوند مسیح کی منادی کرتا ہے۔ اعمال ۲: ۱۴، ۴: ۵-۱۵ یوحنا رسول کی زندگی بھی بدل گئی تھی۔ ایک دفعہ جب سامری لوگ خداوند مسیح کو قبول کرنا نہیں چاہتے تھے تو تب یوحنا رسول نے کہا اے خداوند کیا تو چاہتا ہے کہ ہم حکم دیں کہ آسمان سے آگ نازل ہو کر انہیں بھسم کر دے۔ لوقا ۹: ۵۴ پنتکست کے بعد اُس نے کہا کہ اے عزیزو! آؤ ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں کیونکہ محبت خدا کی طرف سے ہے۔ ۱-یوحنا ۴: ۷ پولس رسول جو خداوند مسیح کے شاگردوں کو ستاتا تھا۔ اعمال ۹: ۱-۱۹ لیکن نئی ہو جانے کے بعد وہ گواہی دیتا ہے کہ میں خداوند یسوع کے نام پر نہ صرف باندھے جانے بلکہ مرنے کو بھی تیار ہوں۔ اعمال ۲۱: ۱۳

(۳) نئی پیدائش کے غسل کے بارے میں:- پولس رسول فرماتا ہے کہ اُس نے ہم کو نجات دی مگر راستبازی کے کاموں کے سبب سے نہیں جو ہم نے خود کئے بلکہ اپنی رحمت کے مطابق۔ نئی پیدائش کے غسل اور روح القدس کے ہمیں نیا بنانے کے وسیلے سے۔ ططس ۳: ۵ تاکہ اُس کو کلام کے ساتھ پانی سے غسل دے کر اور صاف کرکے مقدس بنائے۔ افسیوں ۵: ۲۶ جب تک کوئی آدمی پانی اور روح سے پیدا نہ ہو۔ یوحنا ۳: ۵

(۴) پرانی انسانیت کا مرجانا:- گناہ کرنے کے سبب سے تمام آدم زاد ایسے خراب ہو گئے کہ اُن کی پرانی انسانیت کی مرمت ہو نہیں سکتی تھی۔ اس لئے یہ ایک لازمی بات ہے کہ وہ مر جائیں تاکہ خدا اُن کو ایک نئی انسانیت دے۔ اِس کی بابت پولس رسول فرماتا ہے کہ ہماری پرانی انسانیت اُس کے ساتھ اس لئے مصلوب کی گئی کہ گناہ کا

بدن بیکار ہو جائے تاکہ ہم آگے کو گناہ کی غلامی میں نہ رہیں۔ رومیوں ۶:۶ میں مسیح کے ساتھ مصلوب ہوا ہوں اور اب میں زندہ نہ رہا بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے۔ گلتیوں ۲: ۲۰ جو مسیح کے ہیں اُنہوں نے جسم کو اُس کی رغبتوں اور خواہشوں سمیت صلیب پر کھینچ دیا ہے۔ گلتیوں ۵: ۲۴ دنیا میرے اعتبار سے مصلوب ہو گئی اور میں دنیا کے اعتبار سے۔ گلتیوں ۶: ۱۴ جتنوں نے مسیح یسوع میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا تو اُس کی موت میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا؟ پس موت میں شامل ہونے کے بپتسمہ کے وسیلہ سے ہم اُس کے ساتھ دفن ہوئے۔ رومیوں ۶: ۳-۴

(۵) روحانی زندگی کی بخشش :- داؤد نے فرمایا ہے کہ ہم کو جلا یا ہے کہ تیرا نام لیا کریں۔ اور پھر وہ فرماتا ہے کہ مجھے زندہ کر۔ زبور ۱۱۹: ۱۴۹ اے خداوند مجھ کو اپنے نام کے لئے زندہ کر۔ زبور ۱۴۳: ۱۱ اُن میں روح آیا اور وہ زندہ ہو کر اپنے پاؤں پر کھڑی ہوئیں۔ حزقی ایل ۳۷: ۱۰ کھوئے ہوئے بیٹے نے باپ سے کہا کہ میرا بیٹا مُردہ تھا لیکن اب زندہ ہے۔ لوقا ۱۵: ۲۴ خداوند مسیح نے کہا کہ جس طرح باپ مُردوں کو اٹھاتا اور زندہ کرتا ہے۔ اُسی طرح بیٹا بھی جسے چاہتا ہے زندہ کرتا ہے۔ یوحنا ۵: ۲۱ پولس رسول نے فرمایا کہ جس طرح مسیح باپ کے جلال کے وسیلہ سے مُردوں میں سے جلایا گیا۔ اُسی طرح ہم بھی نئی زندگی میں چلیں۔ رومیوں ۶: ۴ جب ہم قصوروں کے سبب سے مُردہ ہی تھے تو ہم کو مسیح کے ساتھ زندہ کیا۔ افسیوں ۲: ۱ قصوروں اور جسم کی نامختونی کے سبب سے مُردہ تھے اُس کے ساتھ زندہ کیا۔ کلسیوں ۲: ۱۳ اگر تم مسیح کے ساتھ جلائے گئے تو آسمان کی چیزوں کی تلاش میں رہو۔ کلسیوں ۳: ۱ میں تمہیں نیا دل دوں گا اور نئی روح تمہارے اندر ڈالوں گا۔ حزقی ایل ۱۱: ۱۹ کیونکہ زندگی کی رُوح کی شریعت نے مسیح یسوع میں مجھے گناہ اور موت کی شریعت سے آزاد کر دیا۔ رومیوں ۸: ۲ اس لئے کہ جو کام شریعت جسم کے سبب سے کمزور ہو کر نہ کر سکی وہ خدا نے کیا یعنی اُس نے اپنے بیٹے

کو بھیج دیا۔ رومیوں ۸: ۳ جسمانی نیت موت ہے مگر روحانی نیت زندگی اور اطمینان ہے۔ رومیوں ۸: ۶ ہماری انسانیت روز بروز نئی ہوتی جاتی ہے۔ ۲- کرنتھیوں ۴: ۱۶ نئی انسانیت کو پہن لو۔ افسیوں ۴: ۲۲-۲۴ کلسیوں ۳: ۱۰ اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلوق ہے پرانی چیزیں جاتی رہیں دیکھو وہ نئی ہو گئیں۔ ۲- کرنتھیوں ۵: ۱۷ یعنی زندگی مسیح کے ساتھ چھپی ہوئی ہے۔ کلسیوں ۳: ۳ ہم جانتے ہیں کہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گئے کیونکہ ہم بھائیوں سے محبت رکھتے ہیں۔ جو محبت نہیں رکھتا وہ موت کی حالت میں رہتا ہے۔ ۱- یوحنا ۳: ۱۴

(۶) انسان کا ذاتِ الٰہی میں شریک ہونا :-

انسان کے لئے یہ ایک عجیب بات ہے کہ نئی پیدائش کے وسیلے سے وہ خدا کی صورت میں ایک نئی انسانیت میں جو خدا کے موافق اور راستبازی اور حقیقی پاکیزگی میں پیدا ہوتا ہے۔ پطرس رسول فرماتے ہیں کہ ہم مسیح کے وسیلے سے اُس خرابی سے چھوٹ کر جو دنیا میں بُری خواہشوں کے سبب سے ہے ذاتِ الٰہی میں شریک ہو گئے ہیں۔ ۲- پطرس ۱: ۴ اس لئے جب کوئی نیا انسان ہو جاتا ہے تو خدا کی محبت اُس کے دل میں ڈالی جاتی ہے۔ رومیوں ۵: ۵ تاکہ وہ خدا اور انسان سے محبت رکھ سکے۔ وہ زندگی جو خدا کے تابع نہیں بلکہ انسان کے اپنے تابع ہے۔ اُس میں بُری خواہش پائی جاتی ہے۔ ایسے انسان کی جب تک اندرونی تبدیلی نہ ہو وہ خدا سے میل ملاپ حاصل کر نہیں سکتا۔ کیونکہ لکھا ہے جسمانی نیت موت ہے۔ رومیوں ۸: ۶

یہ تسلیم صاف ہے کہ جسمانی نیت خدا کی شریعت کے تابع نہیں ہو سکتی۔ انسان گناہ میں گرفتار ہو کر اس بُری نیت کو دور کرنے کی قوت نہیں رکھتا۔ نئی پیدائش کے ذریعے سے انسان کی روح میں آسمانی زندگی کا چشمہ بن جاتا ہے۔

(۷) نئی پیدائش خصلت کی تبدیلی کہلاتی ہے :- اس کی نسبت لکھا کہ خداوند تیرا

خدا تیرے اور تیری اولاد کے دل کا ختنہ کرے گا تاکہ تو خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان سے محبت رکھے اور جیتا رہے۔ استثنا ٣٠: ٦

اُسی میں تمہارا ایسا ختنہ ہوا جو ہاتھ سے نہیں ہوتا۔ یعنی مسیح کا ختنہ جس سے جسمانی بدن اُتارا جاتا ہے۔ کلسیوں ٢: ١١

(ب) نئی پیدائش کی مثالیں :-

١۔ نئے سرے سے پیدا ہونا۔ یوحنا ٣: ٣-٧

٢۔ زندہ کرنا۔ یوحنا ٥: ٢١

٣۔ مُردوں میں سے زندہ ہونا۔ رومیوں ٦: ١٣

٤۔ نیا مخلوق ٢۔ کرنتھیوں ٥: ١٧

٥۔ خدا کی کاریگری۔ افسیوں ٢: ١٩

٦۔ نئی انسانیت کا پیدا ہونا۔ افسیوں ٤: ٢٤

٧۔ پیدا کرنا۔ یعقوب ١: ١٨

٨۔ تاریکی سے اپنی عجیب روشنی میں بلانا۔ ١۔ پطرس ٢: ٩

(ج) کن کے وسیلے نئی پیدائش ہو سکتی ہے؟

بائبل مقدس سکھاتی ہے کہ یہ کام پاک تثلیث کا ہے چونکہ یہ اُوپر سے ہوتا ہے۔ یوحنا ٣: ٣، ٧

(١) خدا کے وسیلے سے :- وہ نہ خون سے نہ ہی جسم کی خواہش سے نہ انسان کے ارادے سے بلکہ خدا سے پیدا ہوئے۔ یوحنا ١: ١٣۔ باپ مُردوں کو اُٹھاتا اور زندہ کرتا ہے۔ یوحنا ٥: ٢١ محبت خدا کی طرف سے پیدا ہوئی ہے اور جو اُس کو جانتا ہے وہ خدا سے پیدا ہوا ہے اور اُس کو جانتا ہے۔ یوحنا ٤: ٧ جس کا یہ ایمان ہے کہ یسوع ہی مسیح ہے وہ خدا سے پیدا ہوا ہے۔ ١۔ یوحنا ٥: ١

جو خدا سے پیدا ہوا ہے گناہ نہیں کرتا۔ ١۔ یوحنا ٥: ١٨ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے خدا اور باپ کی حمد ہو جس نے یسوع کو مُردوں میں سے جی اٹھنے کے سبب سے ہمیں زندہ اُمید کے لئے نئے سرے سے پیدا کیا۔ ١۔ پطرس ١: ٣

(٢) خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے :- جتنوں نے اُسے قبول کیا اُس نے اُنہیں خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا۔ یوحنا ١: ١٢۔ بیٹا بھی جنہیں چاہتا ہے زندہ کرتا ہے۔ یوحنا ٥: ٢١ جو ابدی زندگی تک ہے جسے ابن آدم تمہیں دیگا۔ یوحنا ٦: ٧ جو کوئی مسیح میں ہے وہ نیا مخلوق ہے ٢۔ کرنتھیوں ٥: ١٧ مسیح کے وسیلے سے ہم ذاتِ الٰہی میں شریک ہو سکتے ہیں۔ ٢۔ پطرس ١: ٢٥

(٣) پاک روح کے وسیلے سے :-

مقدس بائبل کی یہ صاف تعلیم ہے کہ پاک روح کے کام سے انسان خدا کی صورت میں ایک نیا انسان بنتا ہے۔ اس لئے مسیح نے کہا کہ جو روح سے پیدا ہوا روح ہے اور جو کوئی روح سے پیدا ہوا ایسا ہی ہے۔ یوحنا ٣: ٥، ٦، ٨ روح کے وسیلے سے ہم نئے بنائے گئے ہیں۔ ططس ٣: ٥ مسیح صاف فرماتا ہے کہ جب تک کوئی آدمی پانی اور روح سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ یوحنا ٣: ٥ زندہ کرنے والی روح ہے جسم سے کچھ فائدہ نہیں۔ یوحنا ٦: ٦٣

(٤) خدا کے مقدس کلام کے وسیلے سے :-

خدا کے کلام کے وسیلے سے جو زندہ اور قائم ہے نئے سرے سے پیدا ہوئے ہو۔ ١۔ پطرس ١: ٢٣ اُس نے اپنی مرضی سے ہمیں اپنے کلام کے وسیلے سے پیدا کیا۔ یعقوب ١: ١٨

(٥) نئی پیدائش کی ضرورت :- معلوم ہوتا ہے کہ خداوند مسیح نے بڑی صفائی اور زور سے یہ بتا دیا کہ اُس کے سوائے اور کوئی شخص نجات نہیں دے سکتا۔ لکھا

ہے کہ کیا کوئی آدمی اپنے چمڑے کو بدل سکتا ہے؟ تب ہی تم نیکی کر سکو گے۔ یرمیاہ ۱۳: ۲۳
ہر ایک منہ بند ہو جائے اور ساری دنیا خدا کے نزدیک سزا کے لائق ٹھہرے۔
رومیوں ۳: ۱۹ جو جسمانی ہیں وہ خدا کو خوش نہیں کر سکتے۔ اگر تم نہ پھرو اور بچوں کی مانند
نہ بنو تو آسمان کی بادشاہت میں داخل نہ ہو گے۔ متی ۱۸: ۳ اوپر کی طرف سے پیدا ہو جانا۔
گلتیوں ۶: ۱۵

نئی پیدائش دل کی تبدیلی ہے۔ یسوع نے نیکدیمس سے کہا کہ تعجب نہ کر کہ میں نے تجھ سے کہا تمہیں نئے سرے سے پیدا ہونا ضرور ہے۔ یوحنا ۳: ۷
اس گفتگو سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یسوع کی نظر میں نئی پیدائش نہایت ضروری ہے اور اس کے بغیر خدا کی بادشاہت میں داخل ہونا غیر ممکن ہے لہٰذا ظاہری تبدیلی کافی نہیں بلکہ روح کی تبدیلی ہونی چاہیے۔

اس کی خاص ضرورت کا سبب یہ ہے کہ بنی آدم گناہ میں مردہ ہیں اور جب تک اُن کو کوئی نئی زندگی نہ دی جائے تب تک لاچار رہیں گے۔ اس کے بارے میں لکھا ہے کہ انسان خطاؤں اور گناہوں کے سبب سے مردہ ہیں۔ افسیوں ۲: ۱ کوئی سمجھدار نہیں کوئی خدا کا طالب نہیں۔ سب گنہگار ہیں سب کے سب بھٹک گئے کوئی بھلائی کرنے والا نہیں ایک بھی نہیں۔ رومیوں ۳: ۱۱-۱۲ انسان بدی کی حالت میں پیدا ہوتا ہے اور بدی کی حالت میں کام کرتا جاتا ہے۔ لہٰذا وہ اپنے آپ کو خود کسی طرح پاک کرے لیکن نئی پیدائش ایک وسیلہ ہے جس کے وسیلے سے انسان آسمانی رشتے میں خدا سے رفاقت رکھ سکتا ہے۔ جنہوں نے اُسے قبول کیا اُس نے انہیں خدا کے فرزند بننے کا حق بخش دیا یعنی اُنہیں جو اُس کے نام پر ایمان لاتے ہیں وہ خدا سے پیدا ہوئے ہیں۔ یوحنا ۱: ۱۲-۱۳ جو کوئی خدا سے پیدا ہوا ہے وہ گناہ نہیں کر سکتا کیونکہ اُس کا تخم اُس میں بنا رہتا ہے بلکہ وہ گناہ

کر ہی نہیں سکتا کیونکہ خدا سے پیدا ہوا ہے۔ ۱۔ یوحنا ۳: ۹ جو کوئی خدا سے پیدا ہوا ہے وہ دنیا پر غالب آتا ہے۔ ۱۔ یوحنا ۵: ۴ جس طرح جسمانی پیدائش سے جسمانی زندگی شروع ہوتی ہے اُسی طرح روحانی پیدائش سے روحانی زندگی بھی شروع ہوتی ہے اور نئی پیدائش دروازہ ہے جس کے ذریعے سے انسان خدا کی بادشاہت میں داخل ہوتا ہے۔

۲۲۔ گناہوں کی معافی

(۱) مقدس کلام کی شہادت اس کی بابت۔ زمانہ بزمانہ دیکھنے میں آیا ہے کہ جب انسان معافی کی شرطوں کو پورا کر کے گناہ کی معافی پاتا ہے تو اُن کی بُری خواہشیں دور کی جاتی ہیں اور گناہ کا زور بھی توڑا جاتا ہے۔ گناہ کی معافی ایک ایسا وسیلہ ہے جس کے ذریعے سے بنی نوع انسان گناہ کے انجام سے رہائی پا سکتے ہیں۔ اس بات کی نسبت بائبل مقدس کے بے شمار حوالوں میں سے چند آیات پیش کی جاتی ہیں۔ اب خداوند فرماتا ہے آؤ ہم باہم حجت کریں۔ اگرچہ تمہارے گناہ قرمزی ہوں وہ برف کی مانند سفید ہو جائیں گے اور ہر چند وہ ارغوانی ہوں تو بھی اُون کی مانند اُجلے ہوں گے۔ یسعیاہ ۱: ۱۸ شریر اپنی راہ کو ترک کرے اور بدکردار اپنے خیالوں کو اور وہ خداوند کی طرف پھرے اور وہ اس پر رحم کرے گا اور ہمارے خدا کی طرف کیونکہ وہ کثرت سے معاف کرے گا۔ یسعیاہ ۵۵: ۷ اُسی کو خدا نے مالک اور منجی ٹھہرا کر اپنے دہنے ہاتھ سے سربلند کیا تاکہ اسرائیل کو توبہ کی توفیق اور گناہوں کی معافی بخشے۔ اعمال ۵: ۳۱ اگر اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں کے معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے۔ ۱۔ یوحنا ۱: ۹ بیٹا تیرے گناہ معاف ہوئے۔ مرقس ۲: ۵ اور خداوند اُس کے آگے سے یہ پکارتا ہوا گزرا خداوند خداوند خدای رحیم اور مہربان قہر کرنے میں دھیما اور شفقت اور وفا میں غنی۔ ہزاروں

پر فضل برتا ؤ کرنے والا۔ گناہ اور تقصیر اور خطا کا بخشنے والا لیکن وہ مجرم کو ہرگز بری نہیں کرے گا بلکہ باپ دادا کے گناہ کی سزا اُن کے بیٹوں اور پوتوں کو تیسری اور چوتھی پشت تک دیتا ہے۔ خروج ۳۴: ۶۔ ۷ اے میری جان خداوند کو مبارک کہہ کیونکہ وہ تیری ساری بدکاری کو بخشتا ہے۔ زبور ۱۰۳: ۱۔ ۳۔

(۲) گناہوں کی معافی کی بنیاد:۔ انجیلی پیغام اِس بات پر ہے کہ مسیح کے کفارہ کے بغیر معافی نہیں ہوتی۔ عبرانیوں ۹: ۲۲ میں یہ لکھا ہے کہ بغیر خون بہائے معافی نہیں ہوتی۔ خداوند یسوع مسیح کا بیش قیمت خون جو گنہگاروں کے لئے بہایا گیا۔ گناہوں کی معافی کی بنیاد ہے اور یسوع کی موت بھی قصوروں کی معافی کے لئے ہے۔ عبرانیوں ۹: ۱۵ ہم کو اُس میں اُس کے خون کے وسیلے سے مخلصی یعنی قصوروں کی معافی اُس کے فضل کی دولت سے حاصل ہے۔ افسیوں ۱: ۷ جو کوئی اُس پر ایمان لائیگا اُس کے نام سے گناہوں کی معافی حاصل کرے گا۔ اعمال ۱۰: ۴۳ معافی کی قیمت اور بنیاد مسیح کے بہائے ہوئے خون اور اس کی اذیت ہوئی جان ہے۔ لہٰذا یہ تعلیم کہ انسان اپنے اعمال سے بچ سکتا ہے بائبل مقدس کے بالکل خلاف ہے۔

(۳) گناہوں کی معافی کا مطلب:۔ (ا):۔ قرض کا بخش دینا۔ دو قرضدار تھے جب اُن کے پاس ادا کرنے کو کچھ نہ رہا تو اُس نے دونوں کو بخش دیا۔ لوقا ۷: ۴۲، ۴۳ تو نے میری بدذاتی کے گناہ کو بخش دیا۔ زبور ۳۲: ۵ اِس طرح جب انسان بھی قرضدار تھا اور اُس کے پاس ادا کرنے کو کچھ نہ رہا تب خداوند یسوع مسیح نے اُس کا قرض بخش دیا۔

(ب) مٹانا اور یاد نہ رکھنا۔ یرمیاہ ۳۱: ۳۴ میں تیرے گناہوں کو مٹاتا ہوں اور تیری خطاؤں کو یاد نہیں رکھوں گا۔ یسعیاہ ۴۳: ۲۵ میں نے تیری خطاؤں کو بادل کی مانند اور تیرے گناہوں کو گھٹا کی مانند مٹا ڈالا۔ یسعیاہ ۴۴: ۲۲

(ج) ڈبو دینا اور سمندر میں ڈال دینا:۔ جیسے پورب پچھم سے دور ہے ویسے ہی اُس نے ہماری خطائیں ہم سے دور کر دیں۔ زبور ۱۰۳: ۱۲ تو نے میرے سب گناہوں کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔ یسعیاہ ۳۸: ۱۷

VII:۔ راستباز ٹھہرنا:۔ ہر ایک مذہب میں راستبازی کا خیال موجود ہے۔ راستبازی کی زندگی انسان کے لئے ٹھہرائی ہوتی ہے۔ خداوند یسوع مسیح کے زمانہ میں یہودیوں کے دو گروہ فریسی اور فقیہی لوگ تھے وہ اپنے اوپر بھروسہ رکھتے تھے کہ ہم راستباز ہیں اور باقی آدمیوں کو ناچیز جانتے تھے وہ ٹھہرائی ہوئی راستبازی کی ساری باتوں کو دریافت کر کے لوگوں کو سکھاتے تھے۔ لوگوں نے اُن کی ہدایتیں قبول کر کے اُن پر اصرار کر دیا کہ سب لوگ اُن پر عمل کرتے رہیں لیکن انہوں نے شریعت کی بنیادی اور اصلی باتوں کو نہ سکھایا بلکہ اُن کی ظاہری اور رسمی ہدایتیں لے کر اپنی طرف سے قانون پر قانون بڑھاتے گئے۔ اِس قسم کی راستبازی کی بابت خداوند یسوع مسیح نے فرمایا ہے کہ اگر تمہاری راستبازی فقیہوں اور فریسیوں کی راستبازی سے زیادہ نہ ہوگی تو تم آسمان کی بادشاہی میں ہرگز داخل نہ ہوگے۔ جب بھی کسی نے نجات پانے کی مقررہ شدہ شرطوں کو پورا کیا یعنی بائبل مقدس کے بتائے ہوئے طریقے سے توبہ کر کے اور خداوند مسیح پر پکا ایمان لایا اور گناہوں کی سزا کے حکم سے رہائی پا کر معافی پائی تب وہ راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں۔

بائبل مقدس میں دو بڑے اصول کی حالتوں کا بیان مندرج ہے یعنی خدا اور انسان، گناہ اور اِس کا علاج اور زندگی اور موت۔ انسان کے گناہ میں گر جانے کا نتیجہ تھا کہ انسان خدا سے الگ ہو گیا اور اُس پر سزا کا حکم دیا گیا۔ اِس لئے قائن نے کہ میری سزا برداشت سے باہر ہے۔ انسان کی ایسی حالت میں ہونے کے سبب سے یہ لازمی بات ہے کہ وہ راستباز ٹھہرایا جائے۔

(۱) راستباز ٹھہرانے کی امثال اور تعلیم:۔ پولس رسول نہایت صفائی کے سا[illegible]

پیش کرتے ہیں کہ راستباز ٹھہرائے جانے سے یہ بات مُراد نہیں ہے کہ انسان درست ہو جاتا ہے۔ لیکن اِس سے فقط انسان کے گُناہ معاف ہو جاتے ہیں اور شریعت کے تقاضا کی سزا سے رہا ہو کر بے قصور ٹھہرتا ہے۔ یعنی اِس کا ٹھیک مطلب یہ ہے کہ انسان تختِ عدالت کے سامنے کھڑا ہو کر قصوروار ٹھہرایا گیا لیکن خداوند مسیح کے وسیلے سے وہ خدا کے سامنے راستباز ٹھہرتا ہے۔

(۱) راستباز ٹھہرنے کی بُنیاد:۔ بائبل مقدس کی صاف تعلیم یہ ہے کہ مسیح کا کفارہ کہ مسیح کا کفارہ ہی راستباز ٹھہرنے کی بنیاد ہے۔ کفارے کا نتیجہ ہی راستباز ٹھہرانا ہے۔ موسوی انتظام بھی اِس بات کی گواہی دیتا ہے کہ پرانے عہدنامہ کی قربانیاں صرف خداوند مسیح کی قربانی کی پیشوائی ہے۔ اس لئے پولس رسول فرماتے ہیں کہ ہمارا بھی فسح یعنی مسیح قربان ہوا۔ ۱-کرنتھیوں ۵: ۷ ایک بار ظاہر ہوا تاکہ اپنے آپ کو قربان کرنے سے گناہ کو مٹا دے۔ عبرانیوں ۹: ۲۶ کیونکہ یہ میرا وہ عہد کا خون ہے جو بہیتروں کے لئے گناہوں کی معافی کے واسطے بہایا جاتا ہے۔ متی ۲۶: ۲۸ اِس لئے کہ سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں۔ مگر اُس کے فضل کے سبب سے اُس مخلصی کے وسیلے سے جو مسیح یسوع میں ہے مفت راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں۔ اُسے خدا نے اُس کے خون کے باعث ایک ایسا کفارہ ٹھہرایا جو ایمان لانے سے فائدہ مند ہو تاکہ جو گناہ پیشتر ہو چکے تھے اور جن سے خدا نے تحمل کرکے طرح دی تھی اُن کے بارے میں وہ اپنی راستبازی ظاہر کرے بلکہ اِسی وقت اُس کی راستبازی ظاہر ہو تاکہ وہ خود بھی عادل رہے اور یسوع پر ایمان لانے والے کو بھی راستباز ٹھہرانے والا ہو۔ رومیوں ۳: ۲۳-۲۶ خداوند مسیح نے بنی نوع انسان کے گناہوں کی خاطر صلیبی سزا کو برداشت کیا اور اُن کے گناہوں کا کفارہ دے کر ابدی راستبازی پیش کی۔ دانیل ۹: ۲۴ میرا صادق بندہ بہیتروں کو راستباز ٹھہرائیگا کیونکہ وہ اُن کی بدکاریاں اپنے اوپر اٹھا لے گا۔ یسعیاہ ۵۳: ۱۱

جیسا کہ ایک ہی کے قصور کے سبب سے یہ فیصلہ ہوا جس کا نتیجہ سب آدمیوں کی سزا کا حکم تھا ویسا ہی راستبازی کے کام کے وسیلے سے سب آدمیوں کو وہ نعمت ملی جس سے راستباز ٹھہر کر زندگی پائیں کیونکہ جس طرح ایک ہی شخص کی نافرمانی سے بہت سے لوگ گنہگار ٹھہرے اُسی طرح ایک ہی کی فرمانبرداری سے بہت سے لوگ راستباز ٹھہریں گے۔ رومیوں ۵: ۱۸-۱۹ تمہیں معلوم ہو کہ اِسی کے وسیلے سے تم کو گناہوں کی معافی کی خبر دی جاتی ہے۔ اور موسیٰ کی شریعت کے باعث جن باتوں سے تم بری نہیں ہو سکتے تھے اُن سب سے ہر ایک ایمان لانے والا اُس کے باعث بری ہوتا ہے۔ اعمال ۱۳: ۳۸-۳۹ کیونکہ اُس نے ایک ہی قربانی گذراننے سے اُن کو ہمیشہ کے لئے کامل کر دیا ہے جو پاک کئے جاتے ہیں۔ عبرانیوں ۱۰: ۱۴ جو گناہ سے واقف نہ تھا اُسی کو اُس نے ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اُس میں ہو کر راستباز ہو جائیں۔ ۲-کرنتھیوں ۵: ۲۱ جو مسیح یسوع میں ہے مفت راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں۔ رومیوں ۳: ۲۴ ہم اُس کے خون کے باعث راستباز ٹھہرے۔ رومیوں ۵: ۹ وہ ہمارے گناہوں کے لئے حوالہ کر دیا گیا اور ہم کو راستباز ٹھہرانے کے لئے جلایا گیا۔ رومیوں ۴: ۲۵ تم خداوند یسوع مسیح کے نام سے اور ہمارے خدا کی روح سے دھل گئے اور پاک ہوئے اور راستباز بھی ٹھہرے۔ ۱-کرنتھیوں ۶: ۱۱

مندرجہ بالا آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ یسوع مسیح کا کفارہ ہمیں راستباز ٹھہرانے کا وسیلہ ہے۔ اگر خداوند یسوع مسیح ہمارے گناہوں کے لئے کفارہ نہ دیتا تو کوئی اور ہمیں راستباز ٹھہرانے کا وسیلہ بھی نہ ہوتا۔ جب کوئی اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہے اور اُس سے توبہ کرکے یسوع مسیح پر ایمان لاتا ہے تو خدا اُسے راستباز ٹھہراتا ہے۔

(۳) انسان خداوند یسوع مسیح پر ایمان لانے سے ایسا راستباز ٹھہرتا ہے:۔

پولس رسول یہ تعلیم پیش کرتے ہیں کہ ہم ایمان لانے سے راستباز گنے جاتے ہیں یعنی انسان شریعت کے اعمال کے بغیر ایمان کے سبب سے راستباز ٹھہرتا ہے۔

رومیوں ٣: ٢٨ ایمان راستباز گنے جائینگے۔ رومیوں ٤: ٢٤ ایمان سے راستباز ٹھہرے۔ رومیوں ٥: ١۔ خدا کی راستبازی ایمان سے اور ایمان کے لئے ظاہر ہوتی ہے۔ جیسا لکھا ہے کہ راستباز ایمان سے جیتا رہیگا۔ رومیوں ١: ١٧ کیونکہ ہر ایک ایمان لانے والے کی راستبازی کے لئے یسوع مسیح شریعت کا انجام ہے کیونکہ راستبازی کے لئے ایمان لانا دل سے ہوتا ہے اور نجات کے لئے اقرار منہ سے کیا جاتا ہے۔

رومیوں ١٥: ٤، ١٠ آدمی شریعت کے اعمال سے نہیں بلکہ صرف یسوع مسیح پر ایمان لانے سے راستباز ٹھہرتا ہے خود بھی یسوع مسیح پر ایمان لائے تاکہ ہم مسیح پر ایمان لانے سے راستباز ٹھہریں نہ کہ شریعت کے اعمال سے۔ کیونکہ شریعت کے اعمال سے کوئی بشر راستباز نہ ٹھہریگا۔ گلتیوں ٢: ١٦ چنانچہ ابرہام خدا پر ایمان لایا اور یہ اُس کے لئے راستبازی گنا گیا۔ گلتیوں ٣: ٦ اور یہ بات ظاہر ہے کہ شریعت کے وسیلے سے کوئی شخص خدا کے نزدیک راستباز نہیں ٹھہرتا کیونکہ لکھا ہے کہ راستباز ایمان سے جیتا رہیگا۔ گلتیوں ٣: ١١ ہم ایمان کے سبب سے راستباز ٹھہرے۔ گلتیوں ٣: ٢٤

بائبل مقدس میں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جب کوئی خداوند یسوع مسیح کے کفارہ پر حقیقی ایمان لاتا ہے تو خدا اُسے راستباز ٹھہراتا ہے۔ بائبل مقدس میں اس بات پر صاف زور دیا گیا ہے کہ ہم ایمان سے راستباز ٹھہرے ہیں۔ بائبل مقدس کے طریقے سے توبہ کرنے، گناہ کو چھوڑنے اور خداوند مسیح پر حقیقی ایمان لانے سے نئی پیدائش سے راستباز ٹھہرائے جانے اور معافی حاصل کرنے کے بعد ایماندار نئے بنائے جاتے ہیں اسی لئے خدا ان کو اپنا لے پالک فرزند بناتا ہے اور اپنے آسمانی خاندان میں قبول کرتا ہے۔

لے پالک ہونا:- لے پالک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کسی دوسرے کو اپنے گھرانے میں شریک کر کے اپنا وارث قائم کرے۔ اسی طرح خدا ایمانداروں کو

اپنے خاندان میں لے پالک بناتا ہے "تاکہ مسیح کے ساتھ میراث میں شریک ہوں۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ خداوند مسیح کے کفارے کے وسیلے سے چھوٹے بچے بچ جاتے ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہی ایسوں ہی کی ہے۔ متی ١٩: ١٤ لیکن وہ جو اپنے گناہوں کے سبب سے خدا سے الگ ہو گئے۔ اگر وہ خدا کے خاندان میں پھر شریک ہونا چاہتے ہیں تو وہ بائبل مقدس کی مقرر کی ہوئی شرطوں کو پورا کرنے سے ہو سکتے ہیں۔ تاکہ شریعت کے ماتحتوں کو مول لے کر چھڑا لے اور ہم کو لے پالک ہونے کا درجہ ملے۔ گلتیوں ٤: ٥ پس اب تو غلام نہیں بلکہ بیٹا ہے اور جب بیٹا ہوا تو خدا کے وسیلے سے وارث بھی ہوا۔ گلتیوں ٤: ٧ اور اگر فرزند ہیں تو وارث بھی ہیں یعنی خدا کے فرزند اور مسیح کے ہم میراث۔ بشرطیکہ ہم اُس کے ساتھ دکھ اٹھائیں تاکہ اُس کے ساتھ جلال بھی پائیں۔ جب ہمارا خیمے کا گھر جو زمین پر ہے گرایا جائے گا تو ہم کو آسمان پر ایک ایسی عمارت ملے گی جو ہاتھ کا بنا ہوا نہیں بلکہ ابدی ہے۔ ٢۔ کرنتھیوں ٥: ١ اور اُس نے اپنی مرضی کے نیک ارادے کے موافق ہمیں اپنے لئے پیشتر سے مقرر کیا کہ یسوع مسیح کے وسیلے سے اُس کے لے پالک بیٹے ہوں۔ افسیوں ١: ٥ اُس اُمید کی ہوئی چیز کے سبب سے جو تمہارے واسطے آسمان پر رکھی ہوئی ہے جس کا ذکر تم اس خوشخبری کے کلام سے سن چکے ہو۔ کلسیوں ١: ٥ باپ کا شکر کرتے رہو جس نے ہمیں اس لائق کیا کہ نور میں مقدسوں کے ساتھ میراث کا حصہ پائیں۔ کلسیوں ١: ١٢ جتنوں نے یسوع مسیح کو قبول کیا اُس نے انہیں خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا۔ یوحنا ١: ١٢ ہم اُس کے فضل سے راستباز ٹھہر کر ہمیشہ کی زندگی کی اُمید کے مطابق وارث بنیں۔ ططس ٣: ٧ وعدہ کے وارث عبرانیوں ٦: ١٧ ایک غیر فانی اور بے داغ اور لازوال میراث کو حاصل کریں۔ جو تمہارے واسطے اُس نجات کے لئے جو آخری وقت میں ظاہر ہونے کو تیار ہے۔ حفاظت کئے جاتے ہو آسمان پر محفوظ ہے۔ ١۔ پطرس ١: ٤ – ٥ ہم اُس

وقت خدا کے بیٹے ہیں اور ابھی تک یہ ظاہر نہیں ہوا کہ ہم کیا کچھ ہوں گے اتنا جانتے ہیں کہ جب وہ ظاہر ہوگا تو ہم بھی اُس کی مانند ہوں گے۔ ۱۔ یوحنا ۳: ۲ ہمارا مکان آسمان میں ہے۔ یوحنا ۱۴: ۲ اِس نے پولُس رسول فرماتے ہیں سب تمہاری ہیں اور تم مسیح کے ہو اور مسیح خدا کا ہے۔ ۱۔ کرنتھیوں ۳: ۲۳

IX پاک رُوح کی گواہی:۔ نئی پیدائش کا سب سے پکا ثبوت یہ ہے کہ پاک رُوح کی گواہی ہر ایک سچے ایماندار کو دی جاتی ہے۔ پاک رُوح ایمان لانے والوں کو صاف صاف گواہی دیتا ہے کہ وہ خدا کے بیٹے بن گئے اور اُس کے بیٹے بن گئے ہیں اور یہ ایک روحانی ثبوت ہے کہ خدا مسیح کے کفارہ کے وسیلے سے گنہگار کے گناہ کو معاف کر کے اُس کو راستباز ٹھہراتا ہے آسمانی خاندان میں شریک کرتا ہے۔ اِس کی بابت پولُس رسول فرماتے ہیں کہ رُوح خود ہماری رُوح کے ساتھ مل کر گواہی دیتا ہے کہ ہم خدا کے فرزند ہیں۔ رومیوں ۸: ۱۶ ہم آپ بھی جنہیں رُوح کے پہلے پھل ملے ہیں۔ رومیوں ۸: ۲۳ تم کو غلامی کی رُوح نہیں ملی جس سے پھر ڈر پیدا ہو بلکہ لے پالک ہونے کی رُوح ملی جس سے ہم ابا یعنی اے باپ کہہ کر پکارتے ہیں۔ رومیوں ۸: ۱۵ اِسی طرح رُوح بھی ہماری کمزوری میں مدد کرتا ہے کیونکہ جس طور سے ہم کو دعا مانگنی چاہئے ہم نہیں جانتے۔ رومیوں ۸: ۲۶ رُوح جو ہم کو دیا گیا ہے اُس کے وسیلے سے خدا کی محبت ہمارے دلوں میں ڈالی گئی ہے۔ رومیوں ۵: ۵ کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارا بدن رُوح القدس کا مقدس ہے جو تم میں بسا ہوا ہے اور تم کو خدا کی طرف سے ملا ہے؟ اور تم اپنے نہیں۔ ۱۔ کرنتھیوں ۶: ۱۹ چونکہ تم بیٹے ہو اس لئے خدا نے اپنے بیٹے کا رُوح ہمارے دلوں میں بھیجا جو ابا یعنی اے باپ کہہ کر پکارتا ہے۔ گلتیوں ۴: ۶ جو خدا کے بیٹے پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے میں گواہی رکھتا ہے۔ میرا رُوح بھی پاک رُوح میں گواہی دیتا ہے۔ رومیوں ۹: ۱ جتنے خدا کی رُوح کی ہدایت سے چلتے ہیں وہی خدا کے بیٹے ہیں۔

رومیوں ۸: ۱۴ خداوند یسوع مسیح نے صاف صاف فرمایا ہے کہ سچائی کا رُوح [illegible] کو دیا نہیں جاتا۔ یوحنا ۱۴: ۱۷

X پاک رُوح کی مُہر اور بیعانہ:۔ پاک رُوح کی مُہر پانے اور اُسی کا بیعانہ ملنے سے ایماندار کے دل میں ایمان آتا ہے اور اُس کو یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ گناہوں کی سزا اور غضب سے رہائی پا چکا ہے۔ پاک رُوح کی چھاپ اور اُس کا بیعانہ ملنے سے ایمان لانے والے کا ایمان پکا ہو جاتا ہے۔ یہ خوشی سب ایمان لانے والوں کے لئے ہے اِس لئے پولُس رسول نے افسس کے مسیحیوں کو لکھا کہ تم نے خوشخبری کو سُنا اور اُس پر ایمان لائے تب تم پر پاک رُوح کی مُہر لگی۔ افسیوں ۱: ۱۳ جس نے ہم پر مُہر بھی کی اور بیعانہ میں رُوح کو ہمارے دلوں میں دیا۔ ۲۔ کرنتھیوں ۱: ۲۲ اور جس نے ہم کو اِس بات کے لئے تیار کیا وہ خدا ہے اُس نے رُوح کو بیعانہ میں دیا۔ ۲۔ کرنتھیوں ۵: ۵ اور اُسی میں تم پر جب تم نے بھی کلام حق کو سُنا جو تمہاری نجات کی خوشخبری ہے اور اُس پر ایمان لائے۔ پاک موعودہ رُوح کی مُہر لگی۔ وہی خدا کی ملکیت کی خلاصی کے لئے ہماری میراث کا بیعانہ ہے تاکہ اُس کے جلال کی ستائش ہو۔ افسیوں ۱: ۱۳، ۱۴ خدا نے اپنے رُوح میں سے ہم کو دیا ہے۔ اِس سے ہم جانتے ہیں کہ ہم اُس میں قائم رہتے ہیں۔ ۱۔ یوحنا ۴: ۱۳ رُوح سے جو اُس نے ہم کو دیا ہے اُس سے ہم جانتے ہیں کہ ہم اُس میں قائم رہتے ہیں۔ ۱۔ یوحنا ۴: ۱۳۔ ۱۲ رُوح سے جو اُس نے ہم کو دیا ہے اِس سے ہم جانتے ہیں کہ وہ ہم میں قائم ہے۔ ۱۔ یوحنا ۳: ۲۴ جو اُس نے ہم کو دیا ہے اُس سے ہم جانتے ہیں کہ وہ ہم میں قائم رہتا ہے۔ ۱۔ یوحنا ۳: ۲۴ پاک رُوح کو رنجیدہ نہ کرو جس سے تم پر مخلصی کے دن کے لئے مُہر ہوئی۔ افسیوں ۴: ۳۰

XI مقدس ہونا:۔ مقدس ہونے سے یہ کام مراد ہے جو پاک رُوح نئی پیدائش کے بعد انسان کے دل میں کرتا ہے اور نئی پیدائش کے وسیلے جو انسان ذات الٰہی میں بھی شریک

ہو جاتا ہے۔ نئی پیدائش کا کام ایمان لانے اور روح القدس کے ذریعہ سے پورا ہوتا ہے۔

لیکن برعکس اس کے مقدس ہونا ایک وقت پر نہیں ہوتا بلکہ رفتہ رفتہ ہماری موت تک ہوتا رہتا ہے۔ اس کی بابت لکھا ہے کہ جب ہم سب کے بے نقاب چہروں سے خداوند کا جلال اس طرح منعکس ہوتا ہے جس طرح آئینہ میں تو اُس خداوند کے وسیلے سے جو روح ہے ہم اُسی جلالی صورت میں درجہ بدرجہ بدلتے جاتے ہیں۔

۲۔ کرنتھیوں ۳: ۱۸۔

اگرچہ نئی پیدائش کے وقت انسان کے دل میں پاکیزگی کی جڑ لگائی جاتی ہے تو بھی انسان اس سے کامل نہیں ہوتا۔ نئی پیدائش وہ کام ہے جو پاک روح انسان کے دل میں کرتا ہے اور اس سے وہ پاک ہو کر خدا کے خاندان میں شامل ہو جاتا ہے۔

اس کے برعکس پاکیزگی ایک ایسا وسیلہ ہے جس سے سچا مسیحی ذاتِ الٰہی میں ایسی شراکت پاتا ہے جس سے اُس کا دل ہر طرح کے گناہ سے پاک اور صاف ہو جاتا ہے۔

بائبل مقدس کی تعلیم بالکل صاف ہے کہ خدا کا ارادہ انسان کی نسبت یہ ہے کہ اُس کی نجات پانے کا آخری انجام یہ ہو کہ وہ رفتہ رفتہ خدا کے بیٹے کا ہمشکل ہو کر بدن اور روح میں ایسا کامل ہو جائے جیسا وہ گناہ میں گر جانے سے پیشتر تھا۔ یہ کام جو پاک روح ہمارے دل میں کرتا ہے۔ ایک دن کا کام نہیں بلکہ پوری زندگی کا کام ہے۔

(۳) مقدس بائبل کی تعلیم یہ ہے کہ ہم کمال کی طرف قدم بڑھائیں۔ پیدائش کے وقت انسان کو زندگی بخشی جاتی ہے لیکن یہ زندگی بہت کمزور ہوتی ہے لیکن رفتہ رفتہ پورے قد اور قوت تک پہنچ جاتی ہے ایسا ماں باپ کی پرورش اور حفاظت سے ہوتا ہے۔ روحانی طور پر بھی انسان کا ایسا ہی حال ہوتا ہے۔ نئی پیدائش کے وقت ایک عجیب روحانی زندگی خدا کی طرف سے بخشی جاتی ہے۔ یہ زندگی بھی کمزور ہوتی ہے لیکن بعد میں مضبوط ہوتی جاتی ہے۔ اس بات کے بارے میں مقدس کلام میں لکھا ہے کہ ہم آگے کو بچے نہ رہیں۔ پولُس رسول فرماتے ہیں کہ مسیح کے ساتھ پیوستہ ہو کر ہر طرح سے بڑھتے جائیں۔ افسیوں ۴: ۱۵ جب انسان روح میں زندہ اور درست ہو تو وہ روحانی طور پر بڑھنے کی خواہش رکھتا ہے۔ عمر کے مطابق ترقی اور قوت ہونی چاہیئے۔ خدا کا مقدس کلام بھی مقدس لوگوں کو ترقی بخشتا ہے۔ اب میں تمہیں خدا اور اس کے فضل کے کلام کے سپرد کرتا ہوں جو تمہاری ترقی کر سکتا ہے اور تمام مقدسوں میں شریک کر کے میراث دے سکتا ہے۔ اعمال ۲۰: ۳۲ جسمانی اور اخلاقی زندگی بڑھنے والی ہوتی ہے۔ شروع میں بچپن کی سی حالت ہوتی ہے لیکن وہ حالت قائم نہیں رہتی۔ روحانی زندگی بھی ایسی ہی ہے۔ پطرس رسول فرماتے ہیں کہ ہمارے خداوند اور منجی یسوع مسیح کے فضل اور عرفان میں بڑھتے جاؤ۔ ۲۔ پطرس ۳: ۱۸ بائبل مقدس بتاتی ہے کہ جن لوگوں نے توبہ کرنے کی اور خدا پر ایمان لانے کی بپتسمہ، ہاتھ رکھنے اور مُردوں کے جی اُٹھنے اور ابدی عدالت کی تعلیم کی بنیاد ڈالی دی ہے انہیں کمال کی طرف بڑھنا چاہیئے۔ عبرانیوں ۶: ۱-۲ اس کی بابت داؤد فرماتے ہیں کہ مقدس لوگ طاقت پر طاقت پاتے ہیں۔ اُن میں سے ہر ایک صیون میں خدا کے حضور حاضر ہوتا ہے۔ زبور ۸۴: ۷ پولُس رسول فرماتے ہیں کہ محبت کے ساتھ سچائی پر قائم رہ کر اور اُس کے ساتھ جو سر ہے یعنی مسیح کے ساتھ پیوستہ ہو کر ہر طرح سے بڑھتے جائیں۔ افسیوں ۴: ۱۵ یہ غرض نہیں کہ ہم

پا چکا یا کامل ہو چکا ہوں بلکہ اُس چیز کے پکڑنے کے لئے دوڑا ہوا جاتا ہوں جس کے لئے
مسیح یسوع نے مجھے پکڑا تھا۔ اے بھائیو! میرا یہ گمان نہیں کہ پکڑ چکا ہوں بلکہ صرف یہ
کرتا ہوں کہ جو چیزیں پیچھے رہ گئیں اُن کو بھول کر آگے کی چیزوں کی طرف بڑھا ہوا جاتا
ہوں تاکہ اُس انعام کو حاصل کروں جس کے لئے خدا نے مجھے مسیح یسوع میں اُوپر بلایا
ہے۔ فلپیوں ۳: ۱۲-۱۴ ہمارے خداوند اور منجی یسوع مسیح کے فضل اور عرفان میں
بڑھتے جاؤ۔ ۲۔ پطرس ۳: ۱۸ جس کی منادی کر کے ہم ہر ایک شخص کو نصیحت کرتے
اور ہر ایک کو کمال دانائی سے تعلیم دیتے ہیں تاکہ ہم ہر شخص کو مسیح میں کامل کر کے
پیش کریں۔ کلسیوں ۱: ۲۸ ہماری ترقی کے واسطے خدا کی طرف سے عجیب انتظام
مقرر کیا گیا ہے۔ (افسیوں ۴: ۱۱-۱۳)

(۲) خدا کا حکم یہ ہے کہ ہم مقدس ہوں۔ خدا نے ابرہام سے کہا تو میرے حضور میں چل
اور کامل ہو۔ پیدائش ۱۷: ۱ اس لئے اپنے آپ کو مقدس کرو اور پاک رہو۔ میں
تمہارا خدا ہوں۔ احبار ۲۰: ۷ تم میرے لئے ایک مقدس قوم ہو گے۔ خروج ۱۹: ۶
تم پاک رہو کیونکہ میں جو خداوند تمہارا خدا ہوں پاک ہوں۔ احبار ۱۹: ۲ اور تم میرے
لئے پاک بنے رہنا کیونکہ میں جو خداوند ہوں پاک ہوں اور میں نے تم کو اور قوموں سے
الگ کیا ہے تاکہ تم میرے ہی رہو۔ احبار ۲۰: ۲۶ پس چاہئے کہ تم کامل ہو جیسا تمہارا
آسمانی باپ کامل ہے۔ متی ۵: ۴۸ اپنے بدن ایسی قربانی ہونے کے لئے نذر کرو جو
زندہ اور پاک اور خدا کو پسندیدہ ہو۔ رومیوں ۱۲: ۱ ہم اپنے آپ کو ہر طرح کی
جسمانی اور روحانی آلودگی سے پاک کریں اور خدا کے خوف کے ساتھ پاکیزگی
کو کمال تک پہنچائیں۔ ۲۔ کرنتھیوں ۷: ۱ تم کامل ہو جاؤ۔ ۲۔ کرنتھیوں ۱۳: ۹
کامل بنو۔ ۲۔ کرنتھیوں ۱۳: ۱۱ تم پورے اور کامل ہو جاؤ اور تم میں کسی بات کی
کمی نہ رہے۔ یعقوب ۱: ۴ جس طرح تمہارا بلانے والا پاک ہے اسی طرح تم بھی اپنے

سارے چال چلن میں پاک ہو کیونکہ لکھا ہے کہ پاک ہو اس لئے کہ میں پاک ہوں۔ ۱۔ پطرس
۱: ۱۵-۱۶ ہم ہر ایک شخص کو کامل دانائی سے تعلیم دیتے ہیں تاکہ ہم ہر شخص کو مسیح میں
کامل پیش کریں۔ کلسیوں ۱: ۲۸ کامل ہو کر خدا کی پوری مرضی پر قائم رہو۔ کلسیوں ۴: ۱۲
کیونکہ خدا کی مرضی یہ ہے کہ تم پاک بنو یعنی حرامکاری سے بچے رہو۔ ۱۔ تھسلنیکیوں ۴: ۳
تم کو ہر ایک نیک بات میں کامل کرے تاکہ تم اُس کی مرضی پوری کرو۔ عبرانیوں ۱۳: ۲۱
اپنے پُرجلال حضور میں کمال خوشی کے ساتھ بے عیب کر کے کھڑا کر سکتا ہے۔
یہوداہ ۲۴ آیت

(ب) خدا کے مقدس کلام کے وسیلے سے پولس رسول بتاتے ہیں کہ ہم خدا کے مقدس کلام
سے پاک ہو جاتے ہیں۔ ۱۔ تیمتھیس ۴: ۵ مسیح نے کہا کہ تم اُس کلام کے سبب
سے جو میں نے تم سے کہا پاک ہو۔ یوحنا ۱۵: ۳ انہیں سچائی کے کلام کے وسیلے
سے مقدس کر۔ تیرا کلام سچائی ہے۔ میں اپنے آپ کو مقدس کرتا ہوں تاکہ وہ بھی
سچائی کے وسیلے سے مقدس کئے جائیں۔ یوحنا ۱۷: ۱۷، ۱۹ ہر ایک صحیفہ جو خدا
کے الہام سے ہے تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے
کے لئے فائدہ مند بھی ہے تاکہ مرد خدا کامل بنے اور ہر ایک نیک کام کے لئے
بالکل تیار ہو جائے۔ ۲۔ تیمتھیس ۳: ۱۶-۱۷ کلام یعنی وعدے کے وسیلے
سے تم ذات الٰہی میں شریک ہو جاؤ۔

اور ہمارے پاس نبیوں کا وہ کلام ہے جو زیادہ معتبر ٹھہرا اور تم اچھا کرتے
ہو جو یہ سمجھ کر اس پر غور کرتے ہو کہ وہ ایک چراغ ہے جو اندھیری جگہ میں
روشنی بخشتا ہے جب تک پو نہ پھٹے اور صبح کا ستارہ تمہارے دلوں میں نہ چمکے۔
۲۔ پطرس ۱: ۱۹ ہمارے خداوند اور منجی یسوع مسیح کے فضل اور عرفان میں
بڑھتے جاؤ۔ ۲۔ پطرس ۳: ۱۸ خدا کا کلام ہمارے دلوں کے لئے آئینہ

ہے۔ جس میں ہم اپنے آپ کو دیکھ سکتے ہیں۔ یہ سب ہیں دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری زندگی
مسیح کے نمونے کی مانند ہو کہ نہیں۔ ہر سچے مسیحی کو خداوند کے کلام کے مطابق اپنی زندگی
گزارنی چاہیئے۔

(ج) دعا کرنے کے وسیلہ سے ہر سچا مسیحی خدا سے تعلق رکھتا ہے۔ ہر ایک مسیحی کے لئے
دعا مانگنا سب سے لازمی بات ہے۔ اگر ہم دعا نہیں مانگتے ہیں تو ہماری روحانی
زندگی رفتہ رفتہ مرجاتی ہے۔ دعا مانگنے سے متعلق بائبل مقدس میں بہت کچھ لکھا ہے
جب خداوند یسوع مسیح دعا مانگ رہا تھا تو ایسا ہوا کہ آسمان کھل گیا۔ لوقا ۳: ۲۱
اور جب رسول دعا مانگ چکے تو جس مکان میں وہ جمع تھے وہ ہل گیا۔ اور وہ سب
روح القدس سے بھر گئے اور خدا کا کلام دلیری سے سنانے لگے۔ اعمال ۴: ۳۱
اگر ہم اس کی مرضی کے مطابق کچھ مانگتے ہیں تو وہ ہماری سنتا ہے۔ ۱۔ یوحنا ۵: ۱۴
اگر میرے نام سے مجھ سے کچھ چاہو گے تو میں وہی کروں گا۔ یوحنا ۱۴: ۱۴ اگر باپ
سے کچھ مانگو گے تو میرے نام سے تم کو دیگا۔ یوحنا ۱۶: ۲۳ اگر تم مجھ میں قائم رہو
اور میری باتیں تم میں قائم رہیں تو جو چاہو مانگو وہ تمہارے لئے ہو جائے گا۔
یوحنا ۱۵: ۷ جب تم برے ہوکر اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینا جانتے ہو تو
تمہارا آسمانی باپ اپنے مانگنے والوں کو روح القدس کیوں نہ دیگا۔ لوقا ۱۱: ۱۳
مانگو تو تم کو دیا جائیگا۔ لوقا ۱۱: ۹ اگر تم میں سے کسی میں حکمت کی کمی ہو تو خدا
سے مانگے جو بغیر ملامت کئے سب کو فیاضی کے ساتھ دیتا ہے۔ اس کو دی جائیگی
مگر ایمان سے مانگے اور کچھ شک نہ کرے۔ کیونکہ شک کرنے والا سمندر کی لہر کی
مانند ہوتا ہے جو ہوا سے بہتی اور اچھلتی ہے یعقوب ۱: ۵ - ۶ تم کو ملتا نہیں
کیونکہ تم مانگتے نہیں۔ تم مانگتے ہو اور پاتے نہیں اس لئے کہ بری نیت سے مانگتے
ہو۔ یعقوب ۴: ۲ - ۳۔ ہماری کمزور ہونے کا سبب یہ ہے کہ جیسی طرح ہمیں

دعا مانگنی چاہیئے ہم نہیں مانگتے۔ مقدس کلام میں لکھا ہے کہ ہر وقت دعا مانگتے رہنا اور
ہمت نہ ہارنا چاہیئے۔ یوحنا ۱۸: ۱ دعا مانگنے میں مشغول رہو۔ رومیوں ۱۲: ۱۲ بلاناغہ
دعا مانگو۔ ۲۔ تھسلنیکیوں ۵: ۱۷۔

(د) پاکیزگی کی ضرورت :۔ بائبل مقدس کی تعلیم اس کی بابت نہایت صاف ہے۔
ضروری بات یہ ہے کہ اس زندگی میں سے پرانی انسانیت دور ہو جائے تاکہ انسان پھر
خدا کی شکل پر ہو سکے۔ خدا کا مقدس کلام یہ سکھاتا ہے کہ پاکیزگی کے بغیر کوئی
شخص خدا کو دیکھ نہیں سکتا۔ عبرانیوں ۱۲: ۱۴ فقط وہ جس کا دل پاک ہے
مبارک ہیں وہ جو پاک دل ہیں کیونکہ وہ خدا کو دیکھیں گے۔ متی ۵: ۸ بنی آدم گناہ
میں صورت بگڑتے اور پیدا ہوتے ہیں اس لئے نہایت ضروری ہے کہ گناہ کو دور
کریں اور ابتدائی باتوں کی بنیادی تعلیم پاکر اس کو چھوڑیں اور اس کاملیت
کی طرف بڑھتے چلے جائیں۔ عبرانیوں ۶: ۱ - ۲ جس نے تم میں نیک کام شروع
کیا ہے وہ اسے یسوع مسیح کے دن تک پورا کردے گا۔ فلپیوں ۱: ۶ ہم یسوع مسیح
کی جلالی صورت میں درجہ بدرجہ بدلتے جاتے ہیں۔ ۲۔ کرنتھیوں ۳: ۱۸

[illegible] ۔ ایمانداروں کی برگزیدگی :۔ صاف بیان ہو چکا ہے کہ خداوند یسوع مسیح کا
کفارہ عالمگیر انتظام ہے۔ لیکن پاک کلام میں ایسی تعلیم کا ذکر بھی پایا جاتا ہے کہ
خدا نے نجات کی میراث پانے والوں کو چن لیا ہے۔ زمانہ بہ زمانہ خدا ایک شخص پر
دوسرے سے زیادہ فضل ظاہر کرتا رہا ہے۔ لہذا ہم پر یہ فرض نہیں کہ اس کی
بابت کوئی سوال پیش کریں۔ چونکہ یہ بات ہماری سمجھ سے باہر ہے۔ مقدس کلام
میں لکھا ہے کہ جو مزدور سویرے تاکستان میں لگائے گئے انہوں نے ان کی شکایت
کی جو گھنٹہ بھر دن رہے لگائے گئے تھے۔ "ان پچھلوں نے ایک ہی گھنٹہ کام کیا
ہے اور تو نے ان کو ہمارے برابر کر دیا۔ جنہوں نے دن بھر کا بوجھ اٹھایا اور

[illegible] سہی۔ اُس نے جواب دے کر اُن میں سے ایک سے کہا میاں میں تیرے ساتھ بے انصافی نہیں کرتا۔ کیا تیرا مجھ سے ایک ہی دینار نہیں ٹھہرا تھا؟ جو تیرا ہے اٹھا لے اور چلا جا۔ میری مرضی یہ ہے کہ جتنا تجھے دیتا ہوں اِس پچھلے کو بھی اُتنا ہی دوں۔ کیا مجھے روا نہیں کہ اپنے مال سے جو چاہوں سو کروں؟ متی ۲۰: ۱۳۔۱۵

اے انسان بھلا تو کون ہے جو خدا کے سامنے جواب دیتا ہے؟ کیا بنی ہوئی چیز بنانے والے سے کہہ سکتی ہے کہ تو نے مجھے کیوں ایسا بنایا؟ کیا کمہار کو مٹی پر اختیار نہیں کہ ایک ہی لوندے میں سے ایک برتن عزت کے لئے بنائے اور دوسرا بے عزتی کے لئے؟ رومیوں ۹: ۲۰ - ۲۱ خدا نے کسی اور قوم سے ایسا سلوک نہیں کیا۔ زبور ۱۴۷: ۲۰

پس یہودی کو کیا فوقیت ہے اور ختنہ سے کیا فائدہ؟ ہر طرح سے بہت۔ خاص کر یہ کہ خدا کا کلام اُن کے سپرد ہوا۔ رومیوں ۳: ۱

وہ میرا نام ظاہر کرنے کے لئے میرا چنا ہوا وسیلہ ہے۔ اعمال ۹: ۱۵

تم نے مجھے نہیں چنا بلکہ میں نے تمہیں چن لیا۔ یوحنا ۱۵: ۱۶

جن کو میں نے چنا انہیں جانتا ہوں۔ یوحنا ۱۳: ۱۸ اگر صور اور صیدا میں ہوتے تو وہ ٹاٹ اوڑھ کر اور خاک میں بیٹھ کر کب کے توبہ کر لیتے۔ متی ۱۱: ۲۱

پس کیا تعجب ہے اگر خدا اپنا غضب ظاہر کرنے اور اپنی قدرت آشکارا کرنے کے ارادے سے غضب کے برتنوں کے ساتھ جو ہلاکت کے لئے تیار ہوئے تھے نہایت تحمل سے پیش آیا۔ رومیوں ۹: ۲۲

(ل) پاک نوشتوں کی تعلیم ایمانداروں کی برگزیدگی کی بابت:

اس تعلیم کے ماننے والے اپنی رائے درست ٹھہرانے کے لئے ذیل کی باتوں کو پیش کرتے ہیں۔

۱۔ برگزیدہ ہونے کے سبب سے ہم بچ جاتے ہیں۔ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ برگزیدہ کرنے کا مطلب منتخب کرنا ہے جس کا مطلب چنا جانا بھی ہے۔ لیکن یہ سچ ہے کہ کوئی چنا جاتا ہے اور کوئی چھوڑا جاتا ہے۔ خداوند یسوع مسیح خدا کے برگزیدوں کی بابت یوں ذکر فرماتے ہیں۔ "اُس وقت وہ فرشتوں کو بھیج کر اپنے برگزیدوں کو زمین کی انتہا سے آسمان کی انتہا تک چاروں طرف سے جمع کرے گا۔" مرقس ۱۳: ۲۷ پس کیا خدا اپنے برگزیدوں کا انصاف نہ کرے گا جو رات دن اُس سے فریاد کرتے ہیں؟ اور کیا وہ اُن کے بارے میں دیر کرے گا۔" لوقا ۱۸: ۷ "اور جتنے ہمیشہ کی زندگی کے لئے مقرر کئے گئے تھے ایمان لے آئے۔" اعمال ۱۳: ۴۸

بائبل مقدس میں چنے ہوؤں کے متعلق بہت اشارے ہیں۔

"اور ابھی تک نہ تو لڑکے پیدا ہوئے تھے اور نہ اُنہوں نے نیکی یا بدی کی تھی کہ اُس سے کہا گیا کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے گا۔ تاکہ خدا کا ارادہ جو برگزیدگی پر موقوف ہے اعمال پر مبنی نہ ٹھہرے بلکہ بلانے والے پر۔" رومیوں ۹: ۱۱ - ۱۲

"چنانچہ اُس نے ہم کو بنائے عالم سے پیشتر اُس میں چن لیا۔ افسیوں ۱: ۴

"اور اُس نے اپنی مرضی کے نیک ارادہ کے موافق ہمیں اپنے لئے پیشتر سے مقرر کیا۔" افسیوں ۱: ۵ "اُسی میں ہم بھی اُس کے ارادہ کے موافق جو اپنی مرضی کی مصلحت سے سب کچھ کرتا ہے پیشتر سے مقرر ہو کر میراث بنے۔ افسیوں ۱: ۱۱ "خدا کے برگزیدے" کلسیوں ۳: ۱۲

"خدا نے تمہیں ابتدا ہی سے اس لئے چن لیا تھا کہ روح کے ذریعہ سے پاکیزہ بن کر اور حق پر ایمان لا کر نجات پاؤ۔۔۔"

۲۔ تھسلنیکیوں ۲: ۱۳ "خدا کے برگزیدوں پر کون نالش کرے گا۔" رومیوں ۸: ۳۳ "مگر برگزیدوں کی خاطر وہ دن گھٹائے جائیں گے۔"

متی ۲۴ : ۲۲ کیونکہ بلائے ہوئے بہت ہیں مگر برگزیدہ تھوڑے ۔" متی ۲۲ : ۱۴

(۲) "پہلے سے جاننے اور مقرر کئے جانے کے سبب سے ہم بچ جاتے ہیں وہ جو خدا کے ارادے کے موافق بلائے گئے ۔ کیونکہ جن کو اُس نے پہلے سے جانا ان کو پہلے سے مقرر بھی کیا۔

رومیوں ۸ : ۲۹ " جن کو اُس نے پہلے سے مقرر کیا اُن کو بلایا بھی اور جن کو بلایا اُن کو راستباز بھی ٹھہرایا ۔" رومیوں ۸ : ۳۰ " خدا باپ کے علم سابق کے موافق روح کے پاک کرنے سے فرمانبردار ہونے اور یسوع مسیح کا خون چھڑکے جانے کے لئے برگزیدہ ہوئے ہیں ۔" ۱۔ پطرس ۱ : ۲ " پیشتر سے مقرر کیا" افسیوں ۱ : ۵

(۳) خدا کی رحمت سے ہم بچ جاتے ہیں ۔ وہ اپنی اُس مہربانی سے اپنے فضل کی بے انتہا دولت دکھائے کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلے سے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمہاری طرف سے نہیں خدا کی بخشش ہے ۔ افسیوں ۲ : ۷-۸ اور نہ اعمال کے سبب سے ہے تاکہ کوئی فخر نہ کرے کیونکہ ہم اُسی کی کاریگری ہیں اور مسیح یسوع میں اُن نیک اعمال کے واسطے مخلوق ہوئے جن کو خدا نے پہلے سے ہمارے کرنے کے لئے تیار کیا تھا ۔ افسیوں ۲ : ۹-۱۰

"تم خدا کی طرف سے مسیح یسوع میں ہو ۔" ۱۔ کرنتھیوں ۱ : ۳۰

(۴) **خدا نے خاص اشخاص کو چنا ہے جو اُس کے لوگ ہوں :-**

"جو کچھ باپ مجھے دیتا ہے میرے پاس آ جائیگا اور جو کوئی میرے پاس آئیگا میں اسے ہرگز نکال نہ دوں گا ۔" یوحنا ۶ : ۳۷ " جنہیں تو نے اُسے بخشا ہے اُن سب کو وہ ہمیشہ کی زندگی دے ۔" یوحنا ۱۷ : ۲ " میں نے تیرے نام کو اُن آدمیوں پر ظاہر کیا جنہیں تو نے دنیا میں سے مجھے دیا وہ تیرے تھے اور تو نے انہیں مجھے دیا اور انہوں نے تیرے کلام پر عمل کیا ہے ۔" یوحنا ۱۷ : ۶ میں اُن کے لئے درخواست کرتا ہوں ۔ میں دنیا کے لئے درخواست نہیں کرتا بلکہ اُن کے لئے جنہیں تو نے مجھے دیا ہے کیونکہ

وہ تیرے ہیں ۔" یوحنا ۱۷ : ۹ " ہم خدا کی ملکیت کی مخلصی ۔" افسیوں ۱ : ۱۴ " وہ جو خدا کی خاص ملکیت ہیں ۔" ۱۔ پطرس ۲ : ۹ " کوئی میرے پاس نہیں آ سکتا جب تک باپ جس نے مجھے بھیجا ہے اُسے کھینچ نہ لے اور میں اُسے آخری دن پھر زندہ کروں گا ۔" یوحنا ۶ : ۴۴ ۔

(۵) خدا کی مرضی سے نئی پیدائش ہوتی ہے ۔ بائبل مقدس میں اِس تعلیم کی حقیقت یوں قلمبند ہے ۔ " وہ نہ خون سے نہ جسم کی خواہش سے نہ انسان کے ارادہ سے بلکہ خدا سے پیدا ہوئے ۔" یوحنا ۱ : ۱۳ " اُس نے اپنی مرضی سے ہمیں کلام حق کے وسیلہ سے پیدا کیا ۔" یعقوب ۱ : ۱۸ " کیونکہ جو تم میں نیت اور عمل دونوں کو اپنے نیک ارادہ کو انجام دینے کے لئے پیدا کرتا ہے وہ خدا ہے ۔" فلپیوں ۲ : ۱۳

(۶) خدا اپنے لئے خاص وسیلے چن لیتا ہے اور بلاتا ہے ۔ [illegible] کلام میں لکھا ہے کہ خدا کے ارادہ کے موافق بلائے گئے ۔ رومیوں ۸ : ۲۸

"یہ قوموں بادشاہوں اور بنی اسرائیل پر میرا نام ظاہر کرنے کا چنا ہوا وسیلہ ہے ۔" اعمال ۹ : ۱۵-۱۶ " اور یہ اِس لئے ہوا کہ اپنے جلال کی دولت رحم کے برتنوں کے ذریعہ سے آشکارا کرے جو اُس نے جلال کے لئے پہلے سے تیار کئے تھے ۔" رومیوں ۹ : ۲۳ " اِس لئے کہ خدا کی نعمتیں اور بلاوا بے تبدیل ہے ۔" رومیوں ۱۱ : ۲۹

" اے بھائیو ! اپنے بلائے جانے پر تو نگاہ کرو کہ جسم کے لحاظ سے بہت سے حکیم ۔ بہت سے اختیار والے بہت سے اشراف نہیں بلائے گئے ۔ بلکہ خدا نے دنیا کے بیوقوفوں کو چن لیا کہ حکیموں کو شرمندہ کرے اور خدا نے دنیا کے کمزوروں کو چن لیا کہ زور آوروں کو شرمندہ کرے اور خدا نے دنیا کے کمینوں اور حقیروں کو بلکہ بے وجودوں کو چن لیا کہ موجودوں کو نیست و نابود کرے تاکہ کوئی بشر خدا کے سامنے فخر نہ کرے ۔" ۱۔ کرنتھیوں ۱ : ۲۶-۲۸ لیکن جس خدا نے مجھے میری ماں کے پیٹ ہی سے مخصوص

کر لیا اور اپنے فضل سے بُلا لیا۔ جب اُس کی مرضی یہ ہوئی۔ گلتیوں ۱: ۱۵ کیونکہ ہم اُسی کی کاریگری ہیں
(۶) اور مسیح یسوع میں اُن نیک اعمال کے واسطے مخلوق ہوئے جن کو خدا نے پہلے سے ہمارے کرنے کے لئے تیار کیا تھا۔ افسیوں ۲: ۱۰

(۷) نجات خدا کی بخشش ہے۔ اُسی کو خدا نے مالک اور منجی ٹھہرا کر اپنے داہنے ہاتھ سے سربلند کیا تاکہ اسرائیل کو توبہ کی توفیق اور گناہوں کی معافی بخشے۔ اعمال ۵: ۳۱ "وہ یہ سُن کر چپ رہے اور خدا کی تمجید کر کے کہنے لگے کہ پھر تو بیشک خدا نے غیر قوموں کو بھی زندگی کے لئے توبہ کی توفیق دی ہے۔" اعمال ۱۱: ۱۸ شاید خدا اُنہیں توبہ کی توفیق بخشے۔" ۲۔ تیمتھیس ۲: ۲۵

(۸) پاک کلام کے مطابق فقط چنے ہوئے لوگ ہی ایمان لائیں گے:۔
خداوند یسوع مسیح نے اپنے زمانے کے بعض لوگوں سے کہا تم اِس لئے یقین نہیں کرتے کہ میری بھیڑوں میں سے نہیں ہو۔ یوحنا ۱۰: ۲۶ غیر قوموں کی بابت کلامِ مقدس میں یوں بتایا گیا ہے کہ جتنے ہمیشہ کی زندگی کے لئے مقرر کئے گئے تھے ایمان لائے۔ اعمال ۱۳: ۴۸ ہر ایک کو ایمان، توبہ، اور نیکی کرنے کی توفیق خدا دیتا ہے اور شروع سے آخر تک نجات پانے والوں کی نجات خدا کی طرف سے ہے۔ جن کو اُس نے پہلے سے مقرر کیا اُن کو بُلایا بھی اور جن کو بُلایا اُن کو راستباز بھی ٹھہرایا اور جن کو راستباز ٹھہرایا اُن کو جلال بھی بخشا۔ رومیوں ۸: ۳۰

(۹) بائبل مقدس کی تعلیم یہ ہے کہ وہ لوگ بچ جائیں گے جن کے نام بنائے عالم کے وقت سے کتاب حیات میں درج ہیں۔ اِس کی نسبت لکھا ہے کہ زمین کے وہ سب رہنے والے جن کے نام اُس برّہ کی کتاب حیات میں نہیں لکھے گئے جو بنائے عالم کے وقت ذبح ہوا ہے اُس حیوان کی پرستش کریں گے۔ مکاشفہ ۱۳: ۸ جن کے نام کتاب حیات میں درج ہیں۔ فلپیوں ۴: ۳ جس کسی کا نام کتاب حیات میں لکھا ہوا نہ ملا وہ آگ

کی جھیل میں ڈالا گیا۔ مکاشفہ ۲۰: ۱۵ مگر وہی جن کے نام برّہ کی کتاب حیات میں لکھے ہوئے ہیں۔ مکاشفہ ۲۱: ۲۷ ہر ایک جس کا نام کتاب حیات میں لکھا ہوگا رہائی پائیگا۔ دانی ایل ۱۲: ۱

(۱۰) خداوند یسوع مسیح کا کفارہ برگزیدوں سے ایک خاص تعلق رکھتا ہے۔ خداوند یسوع نے اپنے آپ کو کلیسیا کے واسطے موت کے حوالہ کر دیا۔ افسیوں ۵: ۲۵ یسوع نے کلیسیا کو خاص اپنے خون سے مول لیا۔ اعمال ۲۰: ۲۸ جس نے اپنے بیٹے کو ہی دریغ نہ کیا بلکہ ہم سب کی خاطر اُسے حوالہ کر دیا وہ اُس کے ساتھ اور سب چیزیں بھی ہمیں کس طرح نہ بخشیگا؟ خدا کے برگزیدوں پر کون نالش کریگا؟ رومیوں ۸: ۳۲۔۳۳ مسیح نے ضرور ساری دنیا کے واسطے اپنی جان دی اور اُس کے کفارے سے سب کو فائدہ پہنچتا ہے لیکن یہ بھی سچ ہے کہ خداوند یسوع نے اپنے چنے ہوؤں کے لئے خاص طور پر جان دی۔ وہ فرماتا ہے میں اس لئے آیا کہ وہ زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں۔ اچھا چرواہا میں ہوں۔ اچھا چرواہا بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے۔ یوحنا ۱۰: ۱۰۔۱۱

(ب) ایمانداروں کی برگزیدگی کی تعلیم کے خلاف اعتراضات اور اُن کے جوابات۔

۱۔ بعضوں کا کہنا ہے کہ اگر یہ درست ہے کہ خدا اپنی مرضی سے گنہگاروں میں سے بعض کو برگزیدہ کرتا ہے اور بعض کو چھوڑ دیتا ہے تو یہ تو بڑی بے انصافی ہے۔؟
اِس تعلیم کے ماننے والوں کا جواب یہ ہے کہ اگر خدا اپنی بڑی مہربانی کسی شخص پر ظاہر کرتا ہے تو یہ صرف اُس کا فضل ہی ہے اور اگر گنہگار اپنے گناہوں کے سبب سے ہلاک ہوتے ہیں تو وہ اپنے کاموں کا بدلہ پاتے ہیں۔ اِس لئے خدا کے کلام میں بے انصافی نہیں۔ لہٰذا ہم پر فرض ہے کہ ہم اُس کی بڑائی ہی کریں نہ کہ اُس پر الزام لگائیں۔

۲:- بعضوں کا کہنا ہے کہ اگر یہ رائے حق ٹھہرے کہ خدا اپنی مرضی سے گنہگاروں میں سے بعض کو برگزیدہ کرتا ہے اور بعض کو چھوڑ دیتا ہے تو یہ بڑی طرفداری ہے؟

اس دنیا میں ہم ہر ایک بات میں فرق دیکھتے ہیں کوئی بچپن میں مر جاتا ہے ، اور کوئی بڑھاپے میں۔ کوئی دولتمند ہے اور کوئی غریب۔ کوئی مضبوط ہے اور کوئی کمزور۔ کوئی عالم ہے اور کوئی جاہل۔ اسی طرح روحانی طور پر بھی فرق نظر آتا ہے جیسا کہ مقدس کلام میں لکھا ہے کہ خدا نے ابرہام کو چن لیا۔ اور پھر یعقوب کو نام لے کر بلایا۔ بنی اسرائیل قوم کو اپنے بازو سے فتح بخشی۔ پھر لکھا ہے کہ ایلیاہ کے دنوں میں بہت سی بیوہ عورتیں تھیں لیکن ایلیاہ فقط ملک صارپت کی ایک بیوہ کے پاس بھیجا گیا۔ اسرائیل کے درمیان بہت سے کوڑھی تھے لیکن اُن میں سے کوئی پاک صاف نہ کیا گیا۔ فقط نعمان سریانی۔ پھر مقدس کلام میں یہ بھی لکھا ہے کہ خدا فرشتوں کا نہیں بلکہ ابرہام کی نسل کا ساتھ دیتا ہے اور پھر یہ بھی لکھا ہے کہ خدا نے گناہ کرنے والے فرشتوں کو بھی نہ چھوڑا بلکہ جہنم میں بھیج کر تاریک غاروں میں ڈال دیا۔ ۲۔ پطرس ۲: ۴ ہم ٹھیک نہیں جانتے کہ کس سبب سے خدا کسی خاص شخص کو چن لیتا ہے اور دوسروں کو چھوڑ دیتا ہے۔ لیکن اس فرق کا ضرور کوئی سبب ہے لیکن مقدس کلام کی تعلیم اس کی نسبت صاف ہے کہ خدا کسی کا طرفدار نہیں ہے۔ اعمال ۱۰: ۳۴ وہ بغیر طرفداری کے انصاف کرتا ہے۔ ۱۔ پطرس ۱: ۱۷ اور رومیوں کے خط میں رسول فرماتا ہے پس ہم کیا کہیں؟ کیا خدا کے ہاں بے انصافی ہے؟ ہرگز نہیں، کیونکہ وہ موسیٰ سے کہتا ہے کہ جس پر رحم کرنا منظور ہے، اُس پر رحم کروں گا اور جس پر ترس کھانا منظور ہے اُس پر ترس کھاؤں گا۔ رومیوں ۹: ۱۴-۱۵ اِن حوالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا کسی کا طرفدار نہیں ہے۔

۳:- بعضوں کا کہنا ہے کہ اگر یہ رائے حق ٹھہرے کہ خدا اپنی مرضی سے گنہگاروں

میں سے بعض کو برگزیدہ کرتا ہے اور بعض کو چھوڑ دیتا ہے ، تو وہ ہی خود مختار ہے!

اگر کوئی خدا کی اس بات کا انکار کرے تو وہ خدا کی اس بات کا بھی انکار کرتا ہے کہ خدا دانشمند ہے۔ اگر کوئی اس بات کا انکار کرے کہ چن لینا خدا کے امکان سے باہر ہے ، تو ہم ضرور خدا کی خاص ملکیت کا بھی انکار کر لیتے ہیں۔ چن لینا کا سبب انسان میں نہیں بلکہ خدا میں پایا جاتا ہے۔

(۴) بعضوں کا یہ کہنا ہے کہ اگر یہ رائے حق ٹھہرے کہ خدا اپنی مرضی سے گنہگاروں میں سے بعض کو برگزیدہ کرتا ہے اور بعض کو چھوڑ دیتا ہے تو اس سے بچایا ہوا شخص فخر کرتا ہے اور دوسروں سے اپنے آپ کو بہتر سمجھتا ہے؟ یہ بات اُن لوگوں کے لئے ممکن ہے جو اس تعلیم کے برعکس خیال کرتے ہیں۔ لیکن حلیم لوگوں کے لئے ایک عجیب تاثیر ہوگی۔ اگر کوئی اس سبب سے فخر کرتا ہے کہ خدا نے مجھے اس لئے بچایا کہ میں خدا کے حضور دوسروں سے زیادہ پسندیدہ ہوں تو ضرور کچھ شک و شبہ کی بات ہے۔ لیکن پاک نوشتوں کی تعلیم یہ ہے۔ پس اسی طرح اس وقت بھی فضل سے برگزیدہ ہونے کے باعث کچھ باقی ہیں۔ اور اگر فضل سے برگزیدہ ہیں تو اعمال سے نہیں ورنہ فضل فضل نہ رہا۔ رومیوں ۱۱: ۴-۵

(۵) بعضوں کا یہ کہنا ہے کہ اگر مقدس کلام کے پھیل جانے اور اُس کی تاثیر سے بعض لوگ بچ جاتے ہیں تو اس سے بعض لوگ لاپرواہی برتتے ہیں اور اپنی نجات حاصل کرنے کے لئے کوشش نہیں کرتے۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر خدا کی مرضی ہوگی تو بچ جائیں گے ایسے لوگوں کے لئے مقدس کلام کے مطابق یہ جواب ہے کہ بائبل مقدس میں بعض باتیں ایسی ہیں جن کا سمجھنا بہت مشکل ہے اور جاہل اور بے ثبات لوگ اُن کے معنوں کو بھی اور صحیفوں کی طرح کھینچ تان کر اپنے لئے ہلاکت پیدا کرتے ہیں۔ ۲۔ پطرس ۳: ۱۶ پس اے بھائیو! اپنے بلاوے اور برگزیدگی

کو ثابت کرنے کی زیادہ کوشش کرو کیونکہ اگر ایسا کرو گے تو کبھی ٹھوکر نہ کھاؤ گے۔ ۲ پطرس ۱: ۱۰ بغیر پاکیزگی کے کوئی برگزیدگی نہیں ہے خدا نے ہم کو اس لئے چن لیا ہے کہ ہم پاک بنیں۔

XIII ایمانداروں کی محافظت آخر تک :- اس تعلیم کے ماننے والے کہتے ہیں کہ کتاب مقدس میں ایمانداروں کی دینداری میں قائم رہنے کی تعلیم موجود ہے۔ جب ہم پیشتر دلائل سے ایمانداروں کی برگزیدگی کی نسبت دیکھ چکے ہیں اور یہ تعلیم بھی بالکل درست ہے لہٰذا ہم پر فرض ہے کہ ایمان لائیں کہ یہ تعلیم بھی کلام الٰہی ہے۔ اگر خدا نے کسی کو چن لیا کہ وہ آسمان کا وارث ہو تب وہ ضرور آخر تک اس کو قائم رکھیگا۔

(۱) **بائبل کی تعلیم اس کی بابت** :- یہ بات خاص طور سے بائبل میں سکھائی جاتی ہے کہ محافظت برگزیدگی کے ساتھ علاقہ رکھتی ہے۔

(۱) ایماندار اس سبب سے آخر تک قائم رہیں گے کہ وہ مسیح کا خاص مال ہے۔ وہ اپنے مال کی حفاظت کے واسطے بڑا انتظام کرتا ہے۔ میں انہیں ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہوں۔ اور وہ ابد تک کبھی ہلاک نہ ہوں گی۔ اور انہیں کوئی میرے ہاتھ سے چھین نہ لیگا۔ میرا باپ جس نے مجھے وہ دی ہیں سب سے بڑا ہے اور کوئی انہیں باپ کے ہاتھ سے نہیں چھین سکتا۔ یوحنا ۱۰: ۲۸-۲۹ ظاہر ہے کہ باپ بھی اس عجیب حفاظت کے بڑے کام میں شریک ہے۔ بیٹے نے باپ سے یہ عرض کی کہ ان کی حفاظت کر۔ یوحنا ۱۷: ۱۱ خداوند سچا ہے وہ تم کو مضبوط کرے گا اور اس شریر سے محفوظ رکھے گا اور ان کی خاطر وہ دن گھٹائے جائیں گے۔ متی ۲۴: ۲۲ چونکہ تو نے میرے صبر کے کلام پر عمل کیا ہے اس لئے میں بھی آزمائش کے اس وقت تیری حفاظت کروں گا جو زمین کے رہنے والوں کے آزمانے کے لئے تمام دنیا پر آنے والا ہے۔ مکاشفہ ۳: ۱۰

جو محبت ہمارے خداوند یسوع مسیح میں ہے اس سے ہم کو نہ موت جدا کر سکے گی نہ زندگی۔ نہ فرشتے نہ حکومتیں۔ نہ حال کی نہ استقبال کی چیزیں نہ قدرت نہ بلندی نہ پستی نہ کوئی اور مخلوق۔ رومیوں ۸: ۳۸-۳۹ مجھے اس بات کا بھروسہ ہے کہ جس نے تم میں نیک کام شروع کیا ہے وہ اسے یسوع مسیح کے دن تک پورا کر دے گا۔ فلپیوں ۱: ۶ جس کا میں نے یقین کیا ہے اسے جانتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ وہ میری امانت کی اس دن تک حفاظت کر سکتا ہے۔ ۲ تیمتھیس ۱: ۱۲ وہ تم کو آخر تک قائم بھی رکھے گا۔ ۱ کرنتھیوں ۱: ۸

(۲) **ایماندار اس سبب سے آخر تک قائم رہیں گے کہ روح القدس اُن کی حفاظت کرتا ہے** :- نہ صرف خدا اور خداوند مسیح ہماری حفاظت کرتے ہیں بلکہ پاک روح بھی اس حفاظت کے کام میں شریک ہے۔ مقدس کلام میں یوں درج ہے کہ باپ تمہیں دوسرا تسلی دینے والا بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔ یوحنا ۱۴: ۱۶

(۳) **ایماندار اس سبب سے آخر تک قائم رہیں گے کہ اُن پر مخلصی کے دن کے لئے مہر ہوئی ہے** :- اور اُسی میں تم پر بھی جب تم نے کلام حق کو سنا جو تمہاری نجات کی خوشخبری ہے اور اُس پر ایمان لائے پاک موعودہ روح کی مہر لگی۔ وہی خدا کی ملکیت کی مخلصی کے لئے ہماری میراث کا بیعانہ ہے۔ افسیوں ۴: ۳۰ اُس نے ہم پر مہر بھی کی اور بیعانہ میں روح کو ہمارے دلوں میں دیا۔ ۲ کرنتھیوں ۱: ۲۲

(۴) **ایماندار اس سبب سے آخر تک قائم رہیں گے کیونکہ خداوند یسوع ان کا خدا باپ کے پاس شفاعت کرنے والا ہے** :- میں یہ درخواست نہیں کرتا کہ تو انہیں دنیا سے اٹھا لے بلکہ یہ کہ اس شریر سے ان کی حفاظت کر۔ یوحنا ۱۷: ۱۸! میں صرف ان ہی کے لئے درخواست نہیں کرتا بلکہ ان کے لئے بھی جو ان کے کلام کے وسیلے سے مجھ پر ایمان لائیں گے۔ یوحنا ۱۷: ۲۰ ہمارا شفاعت کرنے والا یسوع ہمارے لئے خدا باپ سے سفارش کرتا ہے اور اس کی سفارش قبول

کی جاتی ہے۔ اس کی بابت خداوند یسوع نے خدا باپ سے کہا کہ مجھے تو معلوم تھا کہ تو ہمیشہ میری سنتا ہے۔ یوحنا ۱۱: ۴۲

(ب) ایمانداروں کی محافظت پر اعتراض :-

(۱) اعتراض کرنے والے کہتے ہیں کہ اگر یہ کلام الٰہی ہے تو یہ انسان کی آزاد مرضی کے خلاف ہے۔ اس اعتراض کے جواب میں صرف یہ کہنا کافی ہے کہ یہ اعتراض برحق نہیں۔ کیونکہ اگر محافظت انسان کی آزاد مرضی کی تعلیم کے برخلاف ہے تو برگزیدگی کی تعلیم بھی انسان کی آزاد مرضی کی تعلیم کے برخلاف ہے۔ لیکن یہ تعلیم کثرت کے ساتھ بائبل مقدس میں موجود ہے کیونکہ لکھا ہے جو تم میں نیت اور عمل دونوں کو اپنے نیک ارادے کو انجام دینے کے لئے پیدا کرتا ہے وہ خدا ہے۔ فلپیوں ۲: ۱۳

(۲) اعتراض کرنے والے کہتے ہیں کہ اگر ہم اس تعلیم کو مانیں تو یہ لاپرواہی کا باعث ہوگا۔ اس کا جواب بائبل مقدس میں یوں ہے کہ وہ جو خدا سے پیدا ہوا ہے وہ دنیا پر غالب آتا ہے اور وہ غلبہ جس سے دنیا مغلوب ہوتی ہے ہمارا ایمان ہے۔ ۱۔ یوحنا ۵: ۴ ڈرتے اور کانپتے ہوئے اپنی نجات کا کام کرتے جاؤ۔

(۳) اعتراض کرنے والے کہتے ہیں کہ اگر محافظت کی تعلیم ٹھیک ٹھہرے تو اس سے بداخلاقی بڑھتی جائیگی۔

مقدس کلام میں ایسے لوگوں کے لئے یہ جواب ہے کہ خدا اپنے ایمانداروں میں ایسی خواہش پیدا کرتا ہے جس کے سبب سے وہ دینداری میں قائم رہیں۔ اور ایمانداروں کی پاکیزگی خدا کے پاک ارادہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اور مقدس کلام میں یہ بات بھی پائی جاتی ہے کہ خدا کی مضبوط بنیاد قائم رہتی ہے اور اس پر یہ مہر ہے کہ خداوند اپنوں کو پہچانتا ہے اور جو کوئی خداوند کا نام لیتا ہے وہ ناراستی سے باز رہے۔ ۲۔ تیمتھیس ۲: ۱۹ اور خدا باپ کے علم سابق کے موافق روح کے پاک کرنے

سے فرمانبردار ہونے اور یسوع مسیح کا خون چھڑکے جانے کے لئے برگزیدہ ہوئے ہیں۔ ۱۔ پطرس ۱: ۲ اس کی نسبت پطرس بھی لکھتا ہے کہ اپنے بلاوے اور برگزیدگی کو ثابت کرنے کی زیادہ کوشش کرو کیونکہ اگر ایسا کروگے تو کبھی ٹھوکر نہ کھاؤگے۔ ۲۔ پطرس ۱: ۱۰

(د) بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ بائبل مقدس نجات خود دینداری میں ہمیشہ قائم رہنے اور ایمان سے برگشتہ ہونے کی بابت بھی بتاتی ہے۔

لیکن بائبل مقدس میں اس کا کوئی ایسا ثبوت نہیں ملتا کہ ایماندار آخر تک ثابت قدم رہتے ہیں۔

(۱) مقدس کلام اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے خدا کا بہت بڑا فضل پایا ہے لیکن اچھی طرح سے اس کو استعمال نہیں کرتے وہ لوگ ایک خوفناک حالت میں ہیں۔ ہر ایک کلیسیا میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو دوسروں کی سمجھ میں پاک ہیں لیکن حقیقت میں ناپاک ہیں۔ اس بات کی بابت مقدس کلام یہ فرماتا ہے کہ حق کی پہچان حاصل کرنے کے بعد اگر ہم جان بوجھ کر گناہ کریں تو گناہوں کی کوئی اور قربانی باقی نہیں رہی۔ عبرانیوں ۱۰: ۲۶

(ب) بائبل مقدس اس بات کو بھی ظاہر کرتی ہے کہ بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جو دینداروں میں اپنے آپ کو گنتے ہیں لیکن حقیقت میں دیندار نہیں ہیں۔ اس کے بارے میں مقدس کلام میں یوں لکھا ہے کہ تم میں بدعتوں کا بھی ظاہر ہونا ضرور ہے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ تم میں مقبول کون سے ہیں۔ " اس لئے کہ اگر ہم میں سے ہوتے تو ہمارے ساتھ رہتے لیکن نکل اس لئے گئے کہ یہ ظاہر ہو کہ وہ سب ہم میں سے نہیں ہیں۔

۱۔ یوحنا ۲: ۱۹

(ج) بائبل مقدس اس بات کو بھی ظاہر کرتی ہے اس زندگی میں جسم کے اعتبار سے دینداروں اور بے دینوں میں جنگ کرنا نہایت مشکل ہے۔ اس کے متعلق مقدس

کلام میں بہت سی مشابہتیں اور تمثیلیں پائی جاتی ہیں ۔ ملاکی کی کتاب میں یوں درج ہے ۔
تب تم رجوع لاؤ گے اور صادق اور شریر میں اور خدا کی عبادت کرنے والے اور نہ کرنے والے
میں امتیاز کرو گے ۔ ملاکی ۳ : ۱۸ جب لوگ سوتے تھے تب اُس کا دشمن آیا اور گیہوں
میں کڑوے دانے بھی بو کر چلا گیا ۔ نوکروں نے پوچھا تو چاہتا ہے کہ ہم جا کر اُنہیں
جمع کریں ؟ اُس نے کہا کہ ایسا نہ ہو کہ کڑوے دانوں کو جمع کرنے میں تم اُن کے ساتھ
گیہوں بھی اکھاڑ لو ۔ متی ۱۳ : ۱۸ ۔ ۲۹

(ج) وہ اِس بات کو بھی ظاہر کرتے ہیں ۔ اگر ایماندار اپنے ایمان سے برگشتہ ہو گا ۔ تو اِس کا نتیجہ
ایسا ہی ہو گا ۔ کیونکہ جن کے دل ایک بار روشن ہو گئے ۔ اور وہ آسمانی بخشش کا مزا
چکھ چکے ۔ اور روح القدس میں شریک ہو گئے ۔ اور خدا کے عمدہ کلام اور آئندہ جہان
کی قوتوں کا ذائقہ لے چکے ۔ اگر وہ برگشتہ ہو جائیں تو اُنہیں توبہ کرنے کے لئے
پھر نیا بنانا ناممکن ہے ۔ اِس لئے وہ خدا کے بیٹے کو اپنی طرف سے دوبارہ صلیب
پر دیکر علانیہ ذلیل کرتے ہیں ۔ عبرانیوں ۶ : ۴ ۔ ۶ ۔ اِن باتوں پر اعتراض کرنے
والے بہت زور دیتے ہیں ۔ لیکن اگر ہم اِس باب میں اور آگے پڑھیں تو اِس بات کا
پورا مطلب ہماری سمجھ میں آ جائیگا ۔ لکھا ہے کہ اے عزیزو ۔ اگرچہ ہم یہ باتیں کہتے ہیں
تاہم تمہاری نسبت اِس سے بہتر اور نجات والی باتوں کا یقین کرتے ہیں ۔ عبرانیوں ۶ : ۹

(۵) اِس تعلیم کے اعتراض کرنے والے یہ بھی کہتے ہیں کہ بائبل میں ایسے دینداروں کا
ذکر پایا جاتا ہے جو اپنے ایمان سے برگشتہ ہو کر ہلاک ہو گئے ۔ اِس تعلیم کے ماننے
والے مانتے ہیں ۔ کہ ایسے لوگوں کا ذکر ضرور درج ہے ۔ لیکن دیکھنا چاہئے ہے کہ اُن
میں دو قسم کے لوگ ہیں ۔

(الف) یہوداہ اسکریوتی اور حننیاہ اور سفیرہ وہ ظاہراً تو ایماندار تھے ۔ لیکن اُس
میں کوئی ثبوت نہیں ہے کہ اُن کی زندگی میں کوئی فضل کا کام ہوا ہو ۔ یہوداہ اسکریوتی

کی بابت لکھا ہے کہ وہ شیطان ہے ۔ یوحنا ۶ : ۷۰ ۔ اُس کے دل میں نئی پیدائش کا کام
نہیں ہوا ۔

ب) دوسری قسم کے لوگ ایسے ہیں ۔ جیسے پطرس اور داؤد ۔ وہ ضرور ایماندار ہونے کے
بعد بھاری گناہ میں پڑے ۔ لیکن خدا کے بڑے فضل سے وہ آخر تک قائم ہو کر آسمانی
میراث میں داخل ہو گئے ۔

سوالات

(۱) نجات حاصل کرنے کی کیا شرائط ہیں ۔ ؟
(۲) کتنی قسم کی توبہ موجود ہیں ۔ ؟
(۳) دنیاوی توبہ کیسی ہے ۔ ؟
(۴) حقیقی توبہ کیسی ہے ۔ ؟
(۵) یوحنا بپتسمہ دینے والے کی گواہی توبہ کی بابت کیا ہے ۔ ؟
(۶) یسوع کی گواہی توبہ کی نسبت کیا ہے ۔ ؟
(۷) رسولوں کی گواہی توبہ کی بابت کیا ہے ۔ ؟
(۸) کتنے قسم کے ایمان ہیں ۔ ؟
(۹) مُردہ ایمان کیسا ہے ۔ ؟
(۱۰) زندہ اور حقیقی ایمان کیسا ہے ۔ ؟
(۱۱) نئی پیدائش کا کیا مطلب ہے ۔ ؟
(۱۲) کن وسیلوں سے نئی پیدائش ہوتی ہے ۔ ؟
(۱۳) نئی پیدائش کی کیا ضرورت ہے ۔ ؟
(۱۴) گناہوں کی معافی کا کیا مطلب ہے ۔ ؟

(۱۵) راستباز ٹھہرنے کی بنیاد کیا ہے۔؟

(۱۶) کس طرح سے ایماندار راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں۔؟

(۱۷) اُسے پاک ہونے کا کیا مطلب ہے۔؟

(۱۸) پاک روح کی گواہی کا کیا مطلب ہے۔؟

(۱۹) پاک روح کی مُہر اور بیعانہ کا کیا مطلب ہے۔؟

(۲۰) مقدس ہونے کا کیا مطلب ہے۔؟

(۲۱) کمال کی طرف قدم بڑھانے کی بابت بائیبل کیا سکھاتی ہے۔؟

(۲۲) پاکیزگی کہاں سے شروع ہوتی ہے۔ بدن یا جان یا روح سے۔؟

(۲۳) پاکیزگی حاصل کرنے کے کتنے وسیلے ہیں۔؟

(۲۴) ایمانداروں کی برگزیدگی کی بابت بائیبل کیا سکھاتی ہے۔؟

(۲۵) ایمانداروں کی برگزیدگی کی تعلیم پر اعتراض کیا ہیں۔؟

(۲۶) ایمانداروں کی محافظت کی بابت بائیبل کیا سکھاتی ہے۔؟

(۲۷) ایمانداروں کی محافظت کے اعتراض کیا کیا ہیں۔؟

بارہواں باب

تعلیم خدا سے شرکت کی بابت:۔ اِس سے بیشتر ہم بیان کر چکے ہیں کہ انسان نئی پیدائش کے وسیلے سے نئی زندگی میں داخل ہوتا ہے۔ اور دل و جان اور زور سے گناہ کو چھوڑ کر خدا کی طرف پھرتا۔ اور اُس کے ساتھ چلنے سے رفتہ رفتہ پاکیزگی کمال میں بڑھتا اور مسیح کے ساتھ جوڑا جاتا ہے۔ یہ روحانی زندگی خدا کی طرف سے ہے جو نئی پیدائش کے وقت سے انسان کے دل میں بستی ہے۔ اور انسان اُس میں جیتا ہے۔ اسی شراکت کا بیان اِس باب میں ہے۔

(۱) **شراکت کی مثالیں:۔ بنیاد اور مکان کا تعلق:۔** اِس کی بابت

یہ لکھا ہے۔ کہ ہم رسولوں اور نبیوں کی نیو پر تعمیر کئے گئے ہیں۔ جس کے کونے کے سرے کا پتھر خود یسوع مسیح ہے۔ تعمیر کئے گئے ہو۔ اُسی میں ہر ایک عمارت مل ملا کر خداوند میں ایک پاک مقدس بنتا جاتا ہے۔ افسیوں ۲: ۲۰-۲۲۔ اور اُس میں جڑ پکڑتے اور تعمیر ہوتے جائیں۔ کلسیوں ۲: ۷۔ خداوند کے چُنے ہوئے اور قیمتی پتھر کے پاس آ کر۔ تم بھی زندہ پتھروں کی طرح روحانی گھر بنتے جاتے ہو۔ ۱-پطرس ۲: ۴، ۵۔ وہ پتھر جسے معماروں نے رد کیا۔ کونے کے سرے کا ہو گیا۔ زبور ۱۱۸: ۲۲۔ میں صیون کی نیو کے لئے ایک پتھر رکھوں گا۔ اِن آیتوں میں مسیح مثال کے طور پر کونے کے سرے کا پتھر ہے۔ جو اِس بنیاد پر تعمیر کیا گیا۔ وہ خداوند میں ایک پاک مقدس بنتا جاتا ہے۔

(۲) **دولہا اور دلہن کا تعلق:۔** اِس کی بابت پولس رسول کہتے ہیں۔ کہ اے میرے بھائیو تم بھی مسیح کے بدن کے وسیلے سے شریعت کے اعتبار سے اس لئے مُردہ بن گئے۔ کہ اُس دوسرے کے ہو جاؤ۔ جو مُردوں میں سے جلایا گیا تاکہ ہم سب خدا کے لئے پھل پیدا کریں۔ رومیوں ۷: ۴۔ مجھے تمہاری بابت خدا کی سی غیرت ہے۔ کیونکہ میں نے ایک ہی شوہر کے ساتھ تمہاری نسبت کی ہے۔ تاکہ تمہیں پاک دامن کنواری کی مانند مسیح کے پاس حاضر کروں۔ ۲-کرنتھیوں ۱۱: ۲۔ اِسی سبب سے آدمی باپ اور ماں سے جدا ہو کر اپنی بیوی کے ساتھ رہے گا۔ اور وہ دونوں ایک جسم ہوں گے۔ یہ بھید تو بڑا ہے۔ لیکن میں مسیح اور کلیسیا کی بابت کہتا ہوں۔ افسیوں ۵: ۳۱-۳۲۔ برے کی شادی آن پہنچی اور اُس کی بیوی نے اپنے آپ کو تیار کر لیا۔ مکاشفہ ۱۹: ۷۔ روح اور دلہن کہتی کہ آ۔ مکاشفہ ۲۲: ۱۷۔ کیونکہ تیرا بنانے والا شوہر ہے۔ یسعیاہ ۵۴: ۵۔ اِن آیتوں میں مسیح کی شراکت مسیح میں تشبیہ کے طور پر دی گئی ہے۔

جیسے کہ ایک دُلہن اپنے دولہا سے رکھتی ہے۔

(۳) درخت اور ڈالی کا تعلق :- خداوند یسوع مسیح فرماتے ہیں۔ کہ میں انگور کا حقیقی درخت ہوں۔ تم ڈالیاں ہو۔ جو مجھ میں قائم رہتا ہے۔ میں اُس میں وہی بہت پھل لاتا ہے۔ کیونکہ مجھ سے جدا ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے۔ یوحنا ۱۵ : ۵۔ کیونکہ جب ہم اُس کی موت کی مشابہت سے بھی ایک ساتھ پیوستہ ہو گئے۔ رومیوں ۶ : ۵ اِس لئے کہ جب تو زیتون کے اُس درخت سے کٹ کر جس کی اصل جنگلی ہے۔ اصل کے برخلاف اچھے زیتون میں پیوند ہو گیا۔ رومیوں ۱۱ : ۲۴ ۔ ان آیتوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ رفاقت جیسے مسیح اور الٰہی ذات کے درمیان میں ہے۔

(۴) بدن اور اعضا کا تعلق :- پولس رسول اس کے بارے میں سوال پیش کرتے ہیں کیا تم نہیں جانتے۔ کہ تمہارے بدن مسیح کے اعضا ہیں۔ ۱۔ کرنتھیوں ۶ : ۱۵ سب کچھ اُس کے پاؤں کے تلے کر دیا۔ اور اُس کو سب چیزوں کا سردار بنا کر کلیسیا کو دیدیا۔ یہ اُسی کا بدن ہے۔ اور اُسی کی معموری جو ہر طرح سے سب کا معمور کرنے والا ہے۔ افسیوں ۱ : ۲۲ - ۲۳

سر یعنی مسیح سے سارا بدن پیوستہ ہو کر اور گٹھ کر۔ اُس تاثیر کے موافق جو بقدر ہر حصے کے ہوتی ہے۔ اپنے آپ کو بڑھاتا جائے۔ تاکہ محبت میں اپنی ترقی کرتا جائے۔ افسیوں ۴ : ۱۵ - ۱۶ = ہم اُس کے بدن کے عضو ہیں۔ افسیوں ۵ : ۳۰ =

جس طرح بدن کے سب عضو سر سے علاقہ رکھتے اور اُسی کا حکم مانتے ہیں۔ اسی طرح سب سچے مسیحی خدا سے رفاقت رکھتے ہیں جس طرح کہ حوا اُس سے پیدا کی گئی تاکہ آدم کا ساتھی ہو۔ اُسی طرح سے کلیسیا کی پیدائش ہوئی۔ جب آدم نیند میں پڑا تھا۔ تب اُس کی بیوی بنائی گئی۔ ویسا ہی جب مسیح موت پڑا تھا تب کلیسیا کی پیدائش ہوئی۔

(۵) ہماری زندگی مسیح ہی ہے :- مسیح نے کہا تم مجھ میں ہو۔ یوحنا ۱۴ : ۲۰ ۔ تم خدا کے اعتبار سے مسیح یسوع میں زندہ سمجھو۔ رومیوں ۶ : ۱۱ جو مسیح یسوع میں ہیں۔ اُن پر سزا کا حکم نہیں۔ رومیوں ۸ : ۱ = اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلوق ہے۔ پرانی چیزیں جاتی رہیں۔ ۲۔ کرنتھیوں ۵ : ۱۷ بنائے عالم سے پیشتر اُس نے ہمیں چن لیا۔ افسیوں ۱ : ۴ ۔

(۶) مسیح ہم میں ہے :- پولس رسول بتاتے ہیں کہ تم جسمانی نہیں بلکہ روحانی ہو۔ بشرطیکہ خدا کا روح تم میں بسا ہوا ہے مگر جس میں مسیح کا روح نہیں۔ وہ اُس کا نہیں۔ اگر مسیح تم میں ہے تو بدن تو گناہ کے سبب سے مردہ ہے مگر روح راستبازی کے سبب سے زندہ ہے۔ رومیوں ۸ : ۹ - ۱۰ ... میں زندہ نہ رہا بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے۔ گلتیوں ۲ : ۲۰ = اگر کوئی مجھ سے محبت رکھے تو وہ میرے کلام پر عمل کرے گا۔ اور میرا باپ اُس سے محبت کرے گا۔ اور ہم اُس کے پاس آئیں گے۔ اور اُس کے ساتھ سکونت کریں گے۔ یوحنا ۱۴ : ۲۳ مسیح صاف فرماتا ہے کہ میں تم میں ہوں۔ یوحنا ۱۴ : ۲۰ کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارا بدن روح القدس کا مقدس ہے۔ جو تم میں بسا ہوا ہے اور تم کو خدا کی طرف سے ملا ہے۔ ۱۔ کرنتھیوں ۶ : ۱۹

اور جو خداوند کی صحبت میں رہتا ہے۔ وہ اُس کے ساتھ ایک روح ہوتا ہے۔ ۱۔ کرنتھیوں ۶ : ۱۷ جو محبت میں قائم رہتا ہے۔ ۱۔ یوحنا ۴ : ۱۶ = تم مر گئے اور تمہاری زندگی مسیح کے ساتھ خدا میں چھپی ہوئی ہے۔ جب مسیح جو ہماری زندگی ہے۔ ظاہر کیا جائے گا۔ تو تم بھی اُس کے ساتھ جلال میں ظاہر کئے جاؤ گے۔ کلسیوں ۳ : ۳ - ۴

۱۔ خدا کے ساتھ رفاقت رکھنے کے نتائج :-

انسان جو پیشتر سے گنہگار اور ناراست تھا۔ راستباز ہے۔ اُس کا دل جو پہلے گناہ کی طرف پھرا تھا۔ اب خدا کی طرف پھرتا ہے۔ کیونکہ اگر کوئی مسیح میں ہے تو

وہ نیا انسان ہے پرانی چیزیں جاتی رہیں ۲۔ کرنتھیوں ۵: ۱۷

۲۔ انسان مسیح کے کفارے کے وسیلے سے خدا کے سامنے راستباز گنا جاتا ہے۔ اور موسیٰ کی شریعت کے باعث جن باتوں سے تم بری نہیں ہو سکتے تھے۔ اُن سب سے ہر ایک ایمان لانے والا اُس کے باعث بری ہوتا ہے۔ اعمال ۱۳: ۳۹

۳۔ انسان کی روح جان اور بدن رفتہ رفتہ کامل پاکیزگی میں بڑھتے جاتے ہیں۔ اور آخر میں وہ خدا کے بیٹے کے ہم شکل ہو جائیں گے۔ اُس کی معموری میں سے ہم سب نے پایا۔ یعنی فضل پر فضل۔ یوحنا ۱: ۱۶ اور اُسی میں تم پر بھی۔ جب تم نے کلام حق کو سنا۔ جو تمہاری نجات کی خوشخبری ہے۔ اور اُس پر ایمان لائے پاک روح کی مہر لگی۔ وہ خدا کی ملکیت کی مخلصی کے لئے ہماری میراث کا بیعانہ ہے۔ تاکہ اُس کے جلال کی ستائش ہو۔ افسیوں ۱: ۱۳۔۱۴

۴۔ روح القدس ہمارے اندر داخل ہو کے ہماری روحوں کو درست بنا کر اُن کو ایک نئی محبت کے تابع کرتا ہے۔ جو مجھے طاقت بخشتا ہے۔ اُس میں سب کچھ کر سکتا ہوں۔ فلپیوں ۴: ۱۳ جب میں موت کے سایہ کی وادی میں سے گزروں تو مجھے کچھ خوف و خطر نہیں ہوگا۔ کیونکہ تو میرے ساتھ ہے۔ زبور ۲۳: ۴ اور جس طرح ہم اُس کی صورت پر ہوئے۔ اُسی طرح اُس آسمانی کی صورت پر بھی ہوں گے ۱۔ کرنتھیوں ۱۵: ۴۹ مسیح جو جلال کی اُمید ہے تم میں رہتا ہے۔ کلسیوں ۱: ۲۷

سوالات

(۱) کن مثالوں کے ذریعے سے خدا کی شریعت کا بیان (اس) باب میں دیا گیا ہے۔؟

(۲) کس طرح بنیاد اور مکان خدا کی شریعت کی مثال ہے۔؟

(۳) کس طرح دولہا اور دلہن خدا کی شریعت کی مثال ہے۔؟

(۴) کس طرح درخت اور ڈالی خدا کی شریعت کی مثال ہے۔؟

(۵) کس طرح سے بدن اور اعضاء خدا کی شریعت کی مثال ہے۔؟

(۶) خدا سے رفاقت رکھنے کا کیا نتیجہ ہے۔؟

تیرھواں باب

مسیحی کلیسیا:۔ کلیسیا یعنی لفظ اکلیسیا سے نکلا۔ جس کا مطلب باہر بلائے ہوئے ہیں۔ اس سے ظاہر و آشکارا کیا جاتا ہے کہ کلیسیا لوگوں کا ایک خاص گروہ ہے۔ جو بدکاروں کی بڑی بھیڑ سے بلائے گئے ہیں۔ بنی اسرائیل کا گروہ جو بیابان میں تھا۔ اُن کی بابت بھی یہی لفظ کلیسیا کا استعمال ہوا ہے۔ اعمال ۷: ۳۸ یہودی لوگ خدا کے چنے ہوئے تھے وہ دوسرے لوگوں میں سے چن لئے گئے تھے۔ یہ لفظ اُس موقع پر بھی استعمال کیا گیا۔ جب افسس کے شہر میں پولس رسول کی منادی کے سبب سے لوگ گھبرائے ہوئے تھے کہ شہر کے حاکموں نے حکم دیا کہ سب باتوں کا (مجلس) کلیسیا (اکلیسیا) میں فیصلہ ہوگا۔ اعمال ۱۹: ۳۹ انجیل میں اکلیسیا ۱۱۵ مرتبہ پایا جاتا ہے۔ اُن میں سے یہ لفظ ۱۱۵ دفعہ مسیحی جماعت استعمال کیا۔ یعنی میں اپنی کلیسیا چٹان پر بناؤں گا۔ متی ۱۶: ۱۸ پھر اُس نے فرمایا کہ بھائیوں کے جھگڑے کے فیصلے کلیسیا میں ہونے چاہئیں۔ متی ۱۸: ۱۵۔۱۷ مسیحی کلیسیا نئی پیدائش حاصل کئے ہوئے لوگوں کی ایک جماعت ہے جو مسیح پر ایمان لا کے اقرار و بپتسمہ پائے ہوئے ہیں جو عبادت۔ تعلیم مسیحی رسموں کو ماننے اور انجیل کی خدمت کو کرنے کے عہد میں ملے یا متحد ہوئے ہیں۔ جو مسیح کو اپنا خدا اور قانون کا دینے والا جان کر اور اقرار کرتے ہیں۔ جنہوں نے پطرس رسول کے پیغام کو قبول کیا۔ وہ اُس گنہگار گروہ میں سے جدا کئے گئے اور نئی جماعت میں شریک کئے گئے۔ یہ جماعت مسیح کی مسیحی کلیسیا ہے۔ وسیع مطلب میں مسیح کی کلیسیا نئی پیدائش حاصل کئے ہوئے لوگوں کی

وہ بڑی جماعت ہے جو ہر زمانے اور وقت میں آسمان اور زمین پر پائے جاتے ہیں۔ انگریزی لفظ چرچ یعنی لفظ کوریاکون کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ خداوند کا ہے یعنی کلیسیا ان لوگوں کی جماعت ہے جو دنیا کے لوگوں میں سے بلائے گئے۔ جو نئی پیدائش حاصل کئے ہوئے ہیں۔ مشرق جیسے کلیسیا نئی پیدائش حاصل کئے ہوئے لوگ تھے۔ اعمال ۲: ۴۷ ۔ کلیسیا میں آنے کا مطلب کسی جھنڈ میں شامل ہونا نہیں تھا۔ بلکہ مسیح میں شریک ہونا جیسے ایک ڈالی بیل میں جوڑی جاتی ہے۔ جیسے جیسے وقت گزرتا گیا۔ کلیسیا گھٹی اور شریعت میں بڑھتی گئی اور بہت سے لوگ کلیسیا میں مل گئے مگر جو دل سے مسیحی نہ تھے۔ تب سے ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے۔ رسولوں کی تصنیفات میں کثرت سے کلیسیا کا ذکر پایا جاتا ہے۔ کلیسیا کا ذکر انجیل میں مثالوں کے وسیلے سے بھی دیا گیا ہے یعنی ۔۔۔

(۱) کلیسیا مسیح کا بدن کہلاتی ہے۔ اس مثال میں کیا ایک عجیب بات ہے۔ جس طرح بدن روح کا گھر ہے اسی طرح زندہ کلیسیا خدا کا گھر ہے۔ تعلیم صاف ہے۔ مسیح جو جلال کی امید ہے اس میں رہتا ہے۔ کلسیوں ۱: ۲۷ مسیح مجھ میں زندہ ہے۔ گلتیوں ۲: ۲۰ ۔۔ ایمان کے وسیلے سے مسیح تمہارے دلوں میں سکونت کرے۔ (افسیوں ۳: ۱۷) ۔۔ اس مثال میں یہ بھی شامل ہے کہ جس طرح بدن انسان کی روح کا وسیلہ ہے جس سے وہ اپنا کام پورا کرتا ہے۔ جب کلیسیا پورے طور پر وسیلہ ہے۔ تب مسیح اپنے آپ کو اس کے ذریعے سے ظاہر کرتا ہے۔ مسیح اور کلیسیا ایک دوسرے ہیں۔ خدا نے سب کچھ مسیح کے پاؤں تلے کر دیا۔ اور اس کو کلیسیا کا سر بنایا۔ تم مل کر مسیح کا بدن ہو۔ فرداً فرداً اعضا ہو۔ ۱۔ کرنتھیوں ۱۲: ۲۷ ۔ ہم اس کے بدن کے عضو ہیں افسیوں ۵: ۳۰ ۔۔ میں ان دکھوں کے سبب سے خوش ہوں۔ جو اس کے بدن یعنی کلیسیا کی خاطر برداشت کرتا ہوں۔ کلسیوں ۱: ۲۴ ۔ یسوع کلیسیا کے بغیر اپنی خدمت میں کامیابی حاصل نہیں کر سکتا ہے۔

(۲) کلیسیا مسیح کی دلہن کہلاتی ہے۔ پولوس رسول اس کی بابت دعویٰ کرتے ہیں۔ کیونکہ میں نے ایک ہی شوہر کے ساتھ تمہاری نسبت کی ہے تاکہ تم کو پاک دامن کنواری کی مانند مسیح کے پاس حاضر کروں ۲۔ کرنتھیوں ۱۱: ۲ ۔۔۔ فرشتوں نے آکر مجھ سے کہا کہ ادھر آ۔ میں تجھے دلہن یعنی برّہ کی بیوی دکھاؤں۔ مکاشفہ ۲۱: ۹ ۔۔ اس سے ظاہر ہے کہ کلیسیا مسیح یسوع کی دلہن کہلاتی ہے۔ شادی کی مثال سے وہ روحانی رشتہ جو کلیسیا اور اس کے لوگ مسیح سے رکھتے ہیں ظاہر کیا جاتا ہے۔ مسیح نے کلیسیا سے محبت کرکے اپنے آپ کو اس کے واسطے موت کے حوالے کر دیا۔ تاکہ اس کو کلام کے ساتھ پانی سے غسل دے کر اور صاف کرکے مقدس بنائے اور ایک ایسی جلال والی کلیسیا بنا کر اپنے پاس حاضر کرے جس کے بدن میں داغ یا جھری یا کوئی اور ایسی چیز نہ ہو۔ بلکہ پاک اور بے عیب ہو۔ افسیوں ۵: ۲۵ – ۲۷ ۔۔ پھر شادی کی مثال سے مسیح اور کلیسیا کی زندگی کی یگانگت ظاہر کی جاتی ہے۔ شادی کے وسیلے سے جو کچھ شوہر کا وہ بیوی کا اور جو بیوی کا وہ شوہر کا ہوتا ہے۔ مسیح اپنی کلیسیا اپنے جلال میں شریک کرتا ہے۔ مسیح کی مرضی یہ ہے کہ پوری کلیسیا میراث پائے۔

(۳) کلیسیا خدا کا مقدس کہلاتی ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ تم خدا کا مقدس ہو۔ اور خدا کا روح تم میں بسا ہوا ہے۔ خدا کا مقدس پاک ہے اور وہ تم ہو۔ ۱۔ کرنتھیوں ۳: ۱۶–۱۷ ۔ خدا کے مقدس کو بتوں سے کیا مناسبت ہے؟ ہم تو زندہ خدا کا مقدس ہیں ۲۔ کرنتھیوں ۶: ۱۶

(۴) کلیسیا ایک روحانی مکان کہلاتی ہے۔ تم بھی زندہ پتھروں کی طرح روحانی گھر بنتے جاتے ہو۔ ۱۔ پطرس ۲: ۵ ۔۔ وہ وقت آ پہنچا ہے کہ خدا کے گھر سے عدالت شروع ہو۔ اور جب ہم ہی سے شروع ہوگی تو ان کا کیا انجام ہوگا جو خدا کی خوشخبری کو نہیں مانتے۔ ۱۔ پطرس ۴: ۱۷ ۔۔

(۵) کلیسیا میں سونے کا چراغدان کہلاتی ہیں۔ مکاشفہ کی کتاب میں کلیسیائیں اس صورت سے پیش کی جاتی ہیں۔ میں نے سونے کے سات چراغدان دیکھے۔ اور ان چراغدانوں کے

بیچ میں آدم زاد سا ایک شخص دیکھا۔ وہ سات کلیسیائیں ہیں۔ مکاشفہ ۱: ۱۳-۲۰۔ یہ شخص مسیح تھا۔ چراغ دانوں کی مثال کلیسیا کی خدمت سے تعلق رکھتی ہے۔ کلیسیا دنیا کا نور ہے جو شہر پہاڑ پر بسا ہوا ہے۔ چھپ نہیں سکتا۔ اِسی طرح تمہاری روشنی آدمیوں کے سامنے چمکے تاکہ وہ تمہارے نیک کاموں کو دیکھ کر تمہارے باپ کی جو آسمان پر ہے بڑائی کریں۔ متی ۵: ۱۶۔ بائیبل دو قسم کی کلیسیاؤں کا ذکر کرتی ہے۔ یعنی۔

(۱) پاک کلیسیا عام اور ظاہرا کلیسیا:۔

(۱) پاک کلیسیائے عام۔ اِس اندیکھی کلیسیا میں سب ملکوں اور زمانوں کے سچے مسیحی شامل ہیں۔ اِس کلیسیا میں بے شمار آسمان پر جلال یافتہ ہوئے۔ ان کے علاوہ زمانۂ حال کے بہت سے نیکی بدی کا امتیاز نہیں کر سکتے۔ کلیسیا کی نئی زندگی کے وارث ہیں۔ اِس کی بابت یہ لکھا ہے کہ ان پہلوٹھوں کی عام جماعت یعنی کلیسیا جن کے نام آسمان پر لکھے ہیں۔ عبرانیوں ۱۲: ۲۳۔ اِس کلیسیا کے حق میں یسوع مسیح نے کہا کہ میں اِس پتھر پر اپنی کلیسیا بناؤں گا۔ اور عالم ارواح کے دروازے اُس پر غالب نہ آئیں گے۔ متی ۱۶: ۱۸۔ اور سب کچھ اُس کے پاؤں تلے کر دیا اور اُس کو سب چیزوں کا سردار بنا کر کلیسیا کو دے دیا۔ یہ اُس کا بدن ہے اور اِسی کی معموری جو ہر طرح سے سب کا معمور کرنے والا ہے۔ افسیوں ۱: ۲۲۔

۲۳:۔ اِس کلیسیا میں فقط ایسے لوگ شامل ہو سکتے ہیں جو مسیح کے خون کے وسیلے سے صاف ہوئے ہیں۔ اِس روحانی اندیکھی کلیسیا کی بابت یہ کہا گیا ہے کہ عالم ارواح کے دروازے اُس پر غالب نہ آئیں گے۔ پھر اُس کلیسیا کے حق میں یہ لکھا ہے کہ اِس کلیسیا کے وسیلے سے خدا کی طرح طرح کی حکمت ان حکومت کرنے والوں اور اختیار والوں کو جو آسمانی مقاموں میں ہیں معلوم ہو جائے۔ افسیوں ۳: ۱۰۔

(۲) اِس روحانی زندگی اور رفاقت سے جو کلیسیا کہلاتی ہے۔ خدا اور یسوع مسیح کی بادشاہت مراد ہے۔ اِس کا ذکر انجیلوں میں ۱۱۲ دفعہ دیا گیا ہے۔ جب پولوس رسول اِس بات کا

ذکر کرتے ہیں تو وہ فرماتے ہیں کہ خدا کی بادشاہت کھانے پینے پر نہیں بلکہ راستبازی اور میل ملاپ اور اُس کی خوشی پر موقوف ہے۔ جو روح القدس کی طرف سے ہوتی ہے۔ یسوع مسیح صاف بتاتے ہیں کہ خدا کی بادشاہت ظاہری طور پر نہ آئے گی۔ لیکن وہ تمہارے درمیان ہے۔ لوقا ۱۷: ۲۰-۲۱ اور جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو۔ وہ خدا کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا۔ یوحنا ۳: ۱۳:۔

خدا نے ہم کو تاریکی کے قبضے سے چھڑا کر اپنے عزیز بیٹے کی بادشاہت میں داخل کیا۔ کلسیوں ۱: ۱۳ یہ بادشاہت مسیح کے مرنے کے بعد موت کے ساتھ آتی۔ مرقس ۹: ۱:۔ خدا کی بادشاہت کا بھید۔ یوحنا ۱۸: ۳۶

مرقس ۴: ۱۱۔ وہ خمیر کی مانند خاموشی سے اپنا اثر کرتی ہے۔ یا بیج کی مانند آپ ہی پوشیدہ زندگی رکھتی ہے۔ متی ۱۳: ۳۱-۳۳:۔ یوحنا بپتسمہ دینے والے نے کہا کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک ہے۔ مسیح نے بھی اُس کے پیغام کی منادی شروع کی۔ متی ۳: ۲، ۴: ۱۷:۔ مرقس ۱: ۱۴:۔ یسوع مسیح نے ایک آدمی سے کہا کہ تو خدا کی بادشاہت سے دور نہیں۔ مرقس ۱۲: ۳۴:۔ جو لوگ دولت پر بھروسہ رکھتے ہیں اُن کے لئے اِس بادشاہت میں داخل ہونا بہت مشکل ہے۔ متی ۱۹: ۲۳:۔ یہ بادشاہت اِس دنیا کی نہیں ہے۔ یوحنا ۱۸: ۳۶ اِس بادشاہت کی بنیاد یسوع نے ڈالی۔ اگر کوئی اِس میں شریک ہو جائے پھر اُس کو پیچھے نہیں دیکھنا چاہئے۔ لوقا ۹: ۶۲:۔ اِس بادشاہت کی بابت یسوع مسیح بہت کچھ سکھاتے تھے اور اپنے جی اٹھنے کے بعد اور آسمان پر چڑھ جانے سے پیشتر اُس نے اپنے آپ کو بہت سے نشانوں سے زندہ ظاہر کیا اور خدا کی بادشاہت کی باتیں کرتا رہا۔ اعمال ۱: ۳:۔ مسیح کا ارادہ یہ تھا کہ اپنی بادشاہت کی بنیادی باتوں کی بابت اپنے شاگردوں کو سکھائے تاکہ وہ دنیا میں اِس کو پھیلائیں۔

۲۔ مسیح کی ظاہرا کلیسیا۔ یہ ظاہری کلیسیا مقدسوں کی ایک جماعت اور رفاقت ہے۔ جو اِس دنیا میں خدا کے حیات کو ظاہر کرنے والی ہے۔ بائبل سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یروشلیم میں پینتکوست سے پیشتر ایک کلیسیا موجود تھی۔ لکھا ہے کہ وہ جو مسیحی ہو گئے کلیسیا میں مل گئے۔ یعنی اُسی روز تین ہزار آدمیوں کے قریب اُن میں مل گئے۔ اعمال ۲: ۴۱۔ اور بعد اُن کے خداوند ہر روز اُن ہی میں ملا دیتا تھا۔ اعمال ۲: ۴۷۔ اور کلام کے سننے والوں میں سے بہتیرے ایمان لائے۔ یہاں تک مردوں کی تعداد پانچ ہزار کے قریب ہو گئی۔ اعمال ۴: ۴۔ اگرچہ پینتکوست کے دن سے پیشتر یروشلیم میں ایک کلیسیا تھی۔ تاہم اِس کلیسیا کا انتظام رسولوں کے ہاتھ میں تھا۔ لیکن جب لوگ مسیحی ہو گئے اور کام اتنا بڑھ گیا کہ عبادت اور تعلیم دینے کا کام رک گیا۔ تو پولا انتظام کرنے کے لئے کلیسیا کی طرف سے چند خاص آدمی مقرر کئے گئے۔ اعمال ۶: ۱-۸۔ معلوم ہوتا ہے کہ رفتہ رفتہ ضرورت کے مطابق متفرق درجوں اور اختیاروں کے لوگ مقرر کئے گئے۔ رسولوں کی تصنیفات سے ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اِس بڑی کلیسیا کے سوا اور کلیسیائیں تھیں۔ یعنی خدا کی اُس کلیسیا کے نام جو کرنتھس میں ہے ۱۔ کرنتھیوں ۲۔ ۲ کرنتھیوں ۱: ۱۔ تھسلنیکیوں کی کلیسیا کے نام جو خدا باپ اور خداوند یسوع مسیح میں ہے۔ ۱ تھسلنیکیوں ۱: ۱۔ ۲ تھسلنیکیوں ۱: ۱۔ کنخریہ کی کلیسیا رومیوں ۱۶: ۱۔ غیر قوموں کی ساری کلیسیائیں۔ رومیوں ۱۶: ۴۔ آسیہ کی کلیسیائیں۔ ۱ کرنتھیوں ۱۶: ۱۹۔ گلتیہ کی کلیسیائیں۔ گلتیوں ۱: ۲۔ افسس کی کلیسیا۔ مکاشفہ ۲: ۱۔ سمرنہ کی کلیسیا۔ مکاشفہ ۲: ۸۔ پرگمن کی کلیسیا مکاشفہ ۲: ۱۲۔ تھواتیرہ کی کلیسیا۔ مکاشفہ ۲: ۱۸۔ سردیس کی کلیسیا مکاشفہ ۳: ۱۔ فلدلفیہ کی کلیسیا مکاشفہ ۳: ۷۔ لودیکیہ کی کلیسیا۔ مکاشفہ ۳: ۱۴۔ اِن کے علاوہ اور کلیسیاؤں کا ذکر رسولوں کی تصنیفات میں مندرج ہے۔ یعنی کلیسیا جو اُن کے گھر

میں ہے۔ رومیوں ۱۶: ۵۔ کلیسیا جو اکولہ اور پرسکلہ کے گھر میں ہے۔ ۱ کرنتھیوں ۱۶: ۱۹۔ کلیسیا جو نمفاس کے گھر میں ہے۔ فلیمون کے گھر کی کلیسیا فلیمون ۱: ۲۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سی چھوٹی چھوٹی کلیسیائیں بہت جگہ پر تھیں۔ ممکن ہے کہ وہ چھوٹی خاندانی کلیسیائیں کسی بڑی کلیسیا میں شریک تھیں۔ یروشلیم کی کلیسیا کے مسیحی ہر روز ایک دل ہو کر ہیکل میں خدا کا کلام سیکھنے اور سنانے کے لئے [illegible] گھروں میں روٹی توڑنے کے لئے جمع ہوا کرتے تھے۔ اعمال ۲: ۴۶۔ تروآس کے مسیحیوں کی بابت یہ لکھا ہے کہ وہ ہفتہ کے پہلے دن عبادت کرنے اور روٹی توڑنے کے لئے جمع ہوتے تھے۔ اعمال ۲۰: ۷-۱۱ اور افسس کے شہر میں جہاں پرسکلہ اکولہ کے گھر میں ایک کلیسیا تھی۔ پولوس رسول دو برس تک ترنس کے مدرسے میں منادی کرتے رہے۔ ۱ کرنتھیوں ۱۶: ۱۹۔ اعمال ۱۸: ۲۶۔ ۱۹: ۹-۱۰۔

کبھی لفظ کلیسیا میں بہت سی کلیسیائیں مراد تھیں۔ مثلاً تمام یہودیہ اور گلیل اور سامریہ میں کلیسیا کو چین ہو گیا۔ اور وہ خداوند کے خوف اور روح القدس کی تسلی پر چلتی اور بڑھتی جاتی تھی۔ اعمال ۹: ۳۱۔ خدا نے کلیسیا میں الگ الگ شخص مقرر کئے۔ ۱ کرنتھیوں ۱۲: ۲۸۔ کلیسیا کا بنانے والا فلیمون ۲-۳۔ تجھے معلوم ہو جائے کہ خدا کے گھر یعنی زندہ خدا کی کلیسیا میں جو حق کا ستون اور بنیاد ہے۔ ۱ تیمتھیس ۳: ۱۵۔

(ا) کلیسیا میں شریک ہونے کی شرائط

(۱) فقط سچے ایماندار۔ اگرچہ رسولوں کی تصنیفات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صرف سچے ایماندار ہی میں شریک کی گئی ہے۔ کلیسیا میں شامل ہو سکتے ہیں۔ تاہم ممکن ہے کہ اِس میں ایسے لوگ شریک ہوں۔ جو ایماندار نہ ہوں۔ اِس کے برعکس ایسے سچے ایماندار لوگ پائے جاتے ہیں۔ جو چھوٹوں کی کلیسیا میں شریک ہیں۔ لیکن کسی ظاہری کلیسیا کے شریک نہیں ہیں۔

(ا) یروشلم کی کلیسیا میں صرف ایماندار لوگ شامل تھے۔ بائبل سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یروشلم کی کلیسیا میں جو پہلا نمونہ ہے۔ صرف ایماندار لوگ شامل تھے۔ یہ لکھا ہے کہ جن لوگوں نے اُس کا کلام قبول کیا۔ انہوں نے بپتسمہ لیا۔ اور کلیسیا میں شامل ہوئے۔ اور جو نجات پاتے تھے۔ اُن کو خدا ہر روز کلیسیا میں ملا دیتا تھا۔ اعمال ۲: ۴۱، ۴۷۔

(ب) مسیحی مقدس اور چنے ہوئے کہلانے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ فقط ایماندار کلیسیا میں شامل ہونے کے لائق ہیں۔ یعنی خداوند کی کلیسیا کے نام جو کرنتھیوں میں ہیں۔ یعنی اُن کے نام جو مسیح یسوع میں پاک کئے گئے۔ اور مقدس ہونے کے لئے بلائے گئے ہیں۔ اور تمام اخیہ کے سب مقدسوں کے نام ۲ کرنتھیوں ۱: ۱۔
تم سب اُس ایمان کے وسیلے سے جو مسیح یسوع میں ہے۔ خدا کے فرزند ہو۔ گلتیوں ۳: ۲۶۔
اُن مقدسوں کے نام جو افسس میں ہیں اور مسیح یسوع میں ایماندار ہیں۔ افسیوں ۱: ۱۔ دیکھئے اِفس ۶: ۲۳ – ۲۴۔ مسیح میں اُن مقدسوں اور ایماندار بھائیوں کے نام جو کلسّے میں ہیں۔ کلسیوں ۱: ۲۔ تم مر گئے اور تمہاری زندگی مسیح کے ساتھ خدا میں چھپی ہوئی ہے۔ کلسیوں ۳: ۳۔ خدا کے برگزیدوں کی طرح جو پاک اور عزیز ہیں۔ دردمندی اور مہربانی اور فروتنی۔ حلم اور تحمل کا لباس پہنو۔ کلسیوں ۳: ۱۲۔
تھسلنیکیوں کی کلیسیا کے نام جو خدا باپ اور خداوند یسوع مسیح میں ہے۔ ۱ تھسلنیکیوں ۱: ۱۔ ۲ تھسلنیکیوں ۱: ۱۔

(ج) رسولوں کے خبردار کرنے کے حکم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ فقط سچے ایماندار پہلی کلیسیا میں شریک ہوتے۔ مثلاً پولوس رسول فرماتے ہیں کہ بھائیو میں خدا کی رحمتیں یاد دلا کر تم سے التماس کرتا ہوں کہ اپنے بدن ایسی قربانی ہونے کے لئے نذر کرو۔ جو

زندہ اور پاک۔ اور خدا کو پسندیدہ ہو۔ یہی تمہاری معقول عبادت ہے۔ اور اس جہان کے ہمشکل نہ بنو۔ بلکہ عقل نئی ہو جانے سے اپنی صورت بدلتے جاؤ۔ تاکہ خداوند کی نیک اور پسندیدہ اور کامل مرضی تجربہ سے معلوم کرتے رہو۔ رومیوں ۱۲: ۱-۲۔ محبت بے ریا ہو۔ بدی سے نفرت رکھو۔ نیکی سے لپٹے رہو۔ برادرانہ محبت سے ایک دوسرے کو پیار کرو۔ عزت کی رو سے ایک دوسرے کو بہتر سمجھو۔ بدی کے عوض کسی سے بدی نہ کرو۔ جو باتیں سب لوگوں کے نزدیک اچھی ہیں۔ اُن کی تدبیر کرو۔ بدی سے مغلوب نہ ہو بلکہ نیکی کے ذریعے بدی پر غالب آؤ۔ ہر شخص اعلیٰ حکومتوں کا تابعدار رہے۔
رومیوں ۱۳: ۱۔ ۱۲: ۹-۱۰۔ دیکھو ۱ کرنتھیوں ۶: ۹-۱۱، ۲۰۔ میں تم سے التماس کرتا ہوں کہ جس طرح بلاوے سے تم بلائے گئے تھے۔ اُس کے لائق چال چلو۔ یعنی کامل فروتنی اور حلم کے ساتھ تحمل کر کے محبت سے ایک دوسرے کی برداشت کرو۔ اور ایسی کوشش میں رہو کہ روح کی یگانگی صلح کے بند سے بندھی رہے۔ افسیوں ۴: ۱-۳۔ تمہارا چال چلن مسیح کی خوشخبری کے موافق رہے۔ ویسا ہی مزاج رکھو جیسا یسوع مسیح کا بھی تھا۔ فلپیوں ۲: ۵۔ پس جس طرح تم نے مسیح یسوع خداوند کو قبول کیا۔ اُسی طرح اُس میں چلتے رہو۔ کلسیوں ۲: ۶۔ اور اُس میں جڑ پکڑتے اور تعمیر ہوتے جاؤ اور جس طرح تم نے تعلیم پائی اُسی طرح ایمان میں مضبوط رہو۔ اور خوب شکر گزاری کیا کرو۔ خبردار کوئی شخص تم کو اس فیلسوفی اور لاحاصل فریب سے شکار نہ کرے۔ جو انسانوں کی روایت اور دنیوی ابتدائی باتوں کے موافق ہیں نہ کہ مسیح کے موافق۔ کلسیوں ۲: ۷-۸۔ جب تم مسیح کے ساتھ جلائے گئے تو عالم بالا کی چیزوں کی تلاش میں رہو۔ جہاں مسیح موجود ہے اور خدا کی داہنی طرف بیٹھا ہے۔ نہ زمین پر کی چیزوں کی۔ کلسیوں ۳: ۱-۲۔ جس طرح تم نے ہم سے مناسب چال چلنے اور خدا کو خوش کرنے کی تعلیم پائی ۱ تھسلنیکیوں ۴: ۱۔

۲ تھسلنیکیوں ۳: ۱۴ ۔ ۱۵ ۔

(د) اگر کوئی کلیسیا کے قانون کے مطابق نہیں رہتا تو وہ کلیسیا سے نکال دیا جاتا تھا۔ یہ بھی ایک ثبوت ہے کہ فقط پاک اور ایماندار لوگوں کو ہی کلیسیا میں شامل ہونا چاہیئے۔ اس کی بابت لکھا ہے کہ اگر تیرا بھائی تیرا گناہ کرے تو جا کر اکیلے میں بات چیت کر کے اُسے سمجھا۔ اگر وہ تیری سنے تو تو نے اپنے بھائی کو پا لیا۔ اور اگر نہ سنے تو ایک یا دو آدمیوں کو اپنے ساتھ لے جا تاکہ ہر ایک بات دو تین گواہوں کی زبان سے ثابت ہو جائے۔ اگر وہ اُن کی بھی سننے سے انکار کرے تو کلیسیا سے کہہ۔ اگر کلیسیا کی بھی سننے سے انکار کرے تو تو اُسے غیر قوم والے اور محصول لینے والے کے برابر جان۔ متی ۱۸: ۱۵ ۔ ۱۷ ۔ اب اے بھائیو۔ میں تم سے التماس کرتا ہوں کہ جو لوگ اُس تعلیم کے برخلاف جو تم نے پائی پھوٹ پڑنے اور ٹھوکر کھانے کے باعث ہیں اُن کو تاڑ لیا کرو۔ اور اُن سے کنارہ کیا کرو۔ رومیوں ۱۶: ۱۷ ۔ دیکھو ططس ۳: ۱۰ ۔ ۱ کرنتھیوں ۵: ۱۳ ۔ تم اُس شریر آدمی کو اپنے درمیان سے نکال دو۔ ۱ کرنتھیوں ۵: ۲ ۔ ۱۳ ۔ یہودی عبادت خانہ کا انتظام اُسی کے مطابق تھا۔

۴۔ فقط بپتسمہ لینے والے لوگ :۔

(ا) خداوند یسوع مسیح کے حکم کے مطابق صرف ایسے لوگوں کو بپتسمہ دیا جانا چاہیئے جو کہ ایمان لائے ہوں۔ پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور اُنہیں باپ۔ بیٹا اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔ اور اُن کو یہ تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جن کا میں نے تم کو حکم دیا۔ متی ۲۸: ۱۹ ۔ ۲۰ ۔ اور اُس نے اُن سے کہا کہ تم تمام دنیا میں جا کر ساری خلقت کے سامنے انجیل کی منادی کرو۔ جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے۔ وہ نجات پائیگا۔ اور جو ایمان نہ لائے وہ مجرم ٹھہرایا جائیگا۔ مرقس ۱۶: ۱۵ ۔ ۱۶ : بپتسمہ لینے سے پیشتر انجیل کی منادی کرنا اور ایمان لانا لازمی بات ہے۔ کیونکہ

جس پر وہ ایمان نہیں لائے اُس سے کیونکر دعا مانگیں گے۔؟ اور جس کا ذکر انہوں نے نہیں سُنا۔ وہ بھیجے نہ جائیں۔ منادی کیونکر کریں۔ رومیوں ۱۰: ۱۴ ۔ ۱۵ ۔

(ب) رسول اِس حکم پر عمل کرتے تھے۔ پنتیکوست کے دن پطرس رسول نے منادی کی جس سے سننے والوں کے دلوں پر چوٹ لگی۔ اور انہوں نے پطرس سے کہا کہ ہم کیا کریں۔ پطرس نے اُن سے کہا توبہ کرو۔ اور تم میں ہر ایک اپنے گناہوں کی معافی کے لئے یسوع مسیح کے نام پر بپتسمہ لے۔ جن لوگوں نے اُس کا کلام قبول کیا۔ انہوں نے بپتسمہ لیا۔ اور رسولوں سے تعلیم پانے اور رفاقت رکھنے میں روٹی توڑنے اور دعا مانگنے میں مشغول رہے۔ اعمال ۲: ۳۷ ۔ ۴۲ ۔ جب سامریہ کے رہنے والوں نے خوشخبری کی منادی کو قبول کیا۔ تب خواہ مرد خواہ عورت بپتسمہ لینے لگے۔ اعمال ۸: ۱۲ ۔ فلپس نے اپنی زبان کھول کر اُسی نوشتے سے شروع کیا اور اُسے یسوع مسیح کی خوشخبری دی اور راہ میں چلتے چلتے کسی پانی کی جگہ پر پہنچے۔ خوجہ نے کہا دیکھ پانی موجود ہے۔ اب مجھے بپتسمہ لینے سے کونسی چیز روکتی ہے۔؟ پس اُس نے رتھ کو کھڑا کیا۔ فلپس اور خوجہ دونوں پانی میں اتر پڑے۔ اور اُس نے بپتسمہ دیا۔ اعمال ۸: ۲۷-۲۸ : جب پولوس نے اپنے آپ کو مسیح کے قبضے میں کر دیا۔ تب اُس نے بپتسمہ لیا۔ اعمال ۹: ۱۸ ۔ ۲۶: ۱۲ ۔ ۱۸ : ۔ جب پطرس کرنیلیس کے گھر میں منادی کرتے تھے۔ تب روح القدس اُن پر نازل ہوا جو کلام سُن رہے تھے۔ پطرس نے حکم دیا کہ انہیں بپتسمہ دیا جائے۔ اعمال ۱۰: ۴۴ ۔ ۴۸ ۔ جب لدیہ ایمان لائی۔ تب اُس نے بپتسمہ لیا۔ اعمال ۱۶: ۱۴ ۔ ۱۵ ۔ جب فلپی شہر کا داروغہ ایمان لایا۔ تب اُس نے بپتسمہ لیا۔ کرنتھیس میں عبادت خانے کا سردار کرسپس اپنے تمام گھرانے سمیت خداوند پر ایمان لایا اور بپتسمہ لیا۔ اعمال ۱۸: ۸ : ۔ پولوس رسول نے کچھ شاگردوں کو دوبارہ بپتسمہ دیا جنہوں نے روح القدس کے علم کے بغیر بپتسمہ لیا تھا۔ اعمال ۱۹: ۱ ۔ ۷ ۔ پولوس رسول کہتے

تھے کہ اُن شاگردوں کو دوبارہ بپتسمہ دینا ضروری ہے۔ کیونکہ اُنہوں نے بغیر پاک روح کی تعلیم پائے یوحنا کا بپتسمہ لیا۔ اِس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ رسولوں نے بپتسمہ لینے والوں کو سب سے پہلے سکھایا اور بعد میں بپتسمہ دیا۔ آجکل بکثرت بچّوں کے سر پر پانی ڈالا دیا جاتا ہے جو نہ پاک روح کی بابت علم رکھتے ہیں اور نہ باپ بیٹے کے بارے میں کچھ جانتے ہیں۔

(ج) رسولوں کی تصنیفات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُن کا خیال کلیسیا کے شرع کی بابت یہ تھا کہ وہ بپتسمہ پا چکے تھے۔ اِس لئے وہ لکھتے ہیں کہ کیا تم نہیں جانتے کہ ہم جتنوں نے مسیح یسوع میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا۔ تو اُس کی موت میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا۔ ۱ کرنتھیوں ۱:۱۳ :- ایک ہی روح کے وسیلے سے ایک ہی بدن ہونے کے لئے بپتسمہ لیا۔ رومیوں ۶:۳ :- کیا تم نے پولوس کے نام پر بپتسمہ لیا۔ ۱ کرنتھیوں ۱۲:۱۳ :- اور ہم سب جتنوں نے مسیح میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا مسیح کو پہن لیا۔ گلتیوں ۳:۲۷ :- کلام کے ساتھ پانی سے غسل دیکر صاف کرکے مقدس بنائے گئے ہو۔ افسیوں ۵:۲۶ : اُسی میں ایسا ختنہ ہوا جو ہاتھ سے نہیں ہوتا۔ یعنی مسیح کا ختنہ جس سے جسمانی بدن اُتارا جاتا ہے۔ اور اُسی کے ساتھ بپتسمہ میں دفن ہوئے اور اِسی میں خدا کی قوت پر ایمان لاتے۔ جس نے اُسے مردوں میں سے جلایا اور اُس کے ساتھ جی بھی اٹھے۔ کلسیوں ۲:۱۱-۱۲ :- اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح ایماندار رسولوں کے زمانے میں کلیسیا میں شریک ہوتے یعنی ایمان لانے سے۔

(ب) کلیسیا کا تقرر کا ترتیب دینا :- تقرر بغیر کسی شرکا فہرست فیصلوں کے لئے یا خادم الدین کے قانونی جیناؤ کے ہو سکتا ہے۔ یہ ترتیب دینے کا ثبوت اور مدد ہیں۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہیں۔

(۱) ذیل میں پرانے عہد نامے کا ذکر ہے تقرر کا ذکر ہے۔ موسیٰ کے زمانے میں خدا کے لوگوں کے فیصلے کے لئے کسی تقرر کی ضرورت تھی تاکہ بنی اسرائیل ان جھگڑوں کی

مانند نہ ہو۔ جن کا کوئی چرانے والا نہ ہو۔ خدا کے اُس حکم سے کہا کہ نون کے بیٹے یشوع کو مخصوص کیا۔ خدا نے اُس سے کہا۔ کہ تو نون کے بیٹے یشوع کو لے کر اُس پر اپنے ہاتھ رکھ۔ گنتی ۲۷:۱۸ :- موسیٰ نے اپنے ہاتھ اُس پر رکھے۔ اور جیسا خداوند نے اُسے حکم دیا تھا اُسے وصیت کی گنتی ۲۷:۲۸ وہ موسیٰ کا جانشین ہو گیا۔ استثناء ۳۱:۱-۸ : ہارون کا بلایا جانا خروج ۲۸:۱ ۔ ۲۷ - موسیٰ کے ہم خدمت کے لئے بڑے شخصوں کا مقرر ہونا۔ گنتی ۱۱:۱۶ یشوع کے ہم خدمت ہونے کے لئے بڑے شخصوں کا مقرر ہونا یشوع ۴:۱-۵ :- سردار کاہنوں کا مقرر بزرگوں کا ذکر استثناء ۳۲:۷ :- منشی (سکریٹری) کا مقرر ہونا ۲ سموایل ۹:۱۷ :- خزانچی کا مقرر ہونا۔ نحمیاہ ۱۳:۲۵

یہ یہاں کی کلیسیا کا تقرر کا ذکر ہے۔ پھر اس کی بابت لکھا ہے کہ موسیٰ کے خسر نے اُس سے کہا کہ تو اچھا کام نہیں کرتا۔ اس سے تھکے گیا۔ بلکہ یہ لوگ بھی جو تیرے ساتھ ہیں قطعی گھُل جائیں گے۔ کیونکہ یہ کام تیرے لئے بہت بھاری ہے تو اکیلا اسے نہیں کر سکتا۔ سو اب تو میری بات سن۔ میں تجھے صلاح دیتا ہوں اور خدا تیرے ساتھ رہے۔ تو ان لوگوں کے لئے خدا کے سامنے جایا کر۔ اور اُن کے سب معاملے خدا کے پاس پہنچا دیا کر۔ اور جس راستہ پر ان کو چلنا اور جو کام ان کو کرنا ہو۔ ان کو بتایا کر۔ تو رسوم اور شریعت کی باتیں ان کو سکھایا کر۔ اور تو اِن لوگوں میں ایسے لائق اشخاص چُن لے جو خدا ترس۔ سچے اور رشوت کے دشمن ہوں۔ اور اُن کو ہزار ہزار اور سو سو اور پچاس پچاس اور دس دس آدمیوں پر حاکم بنا دے کہ وہ ہر وقت لوگوں کا انصاف کیا کریں اور ایسا ہو کہ بڑے بڑے مقدمے تو وہ تیرے پاس لائیں اور چھوٹی چھوٹی باتوں کا فیصلہ خود ہی کر دیا کریں۔ یوں تیرا بوجھ ہلکا ہو جائیگا اور وہ بھی اُس کے اُٹھانے میں تیرے شریک ہوں گے۔ اگر تو یہ کام کرے اور خدا بھی تجھے ایسا ہی حکم دے تو تو سب کچھ جھیل سکے گا۔ اور یہ

لوگ بھی اپنی جگہ اطمینان سے جائیں گے اور موسیٰ نے اپنے خسر کی بات مان کر جیسا اُس نے بتایا تھا ویسا ہی کیا۔ چنانچہ موسیٰ نے سب اسرائیلیوں میں سے لائق اشخاص چنے۔ اور اُن کو ہزار ہزار اور سو سو پچاس پچاس اور دس۔ دس آدمیوں کے اوپر حاکم مقرر کیا۔ سو یہی ہر وقت لوگوں کا انصاف کرنے لگے مشکل مقدمات تو وہ موسیٰ کے پاس لے آتے تھے، پر چھوٹی چھوٹی باتوں کا فیصلہ خود ہی کر دیتے تھے۔ خروج ۱۸ : ۱۷ ۔ ۲۴

۲۔ ذیل میں نئے عہد نامے کے تقرر کا ذکر ہے :۔

جب یسوع نے ایک بڑی بھیڑ دیکھی۔ جو اُن بھیڑوں کی مانند تھی۔ جن کا چرواہا نہ ہو۔ تب وہ اُنہیں بہت باتیں سکھلانے لگا۔ مرقس ۶ : ۳۴ :۔ یسوع نے کہا کہ بھائیوں کے جھگڑے کا فیصلہ کلیسیا میں ہوگا۔ متی ۱۸ : ۱۷ :۔ یسوع نے بڑے رسولوں کو مقرر کیا۔ تاکہ وہ اُس کے ساتھ رہیں اور منادی کریں۔ مرقس ۳ : ۱۳ : ۱۴ :۔ اِن باتوں کے بعد خداوند نے ستر آدمی مقرر کئے۔ لوقا ۱۰ : ۱ :۔ جماعت کا ایک خزانچی تھا۔ یوحنا ۱۳ : ۲۹ :۔ اور ایک جماعت میں ہونے کی وجہ سے انہوں نے پہلی دفعہ عشائے ربانی منائی۔ متی ۲۶ : ۲۶ ۔ ۲۹ :۔ درحقیقت انہوں نے کلیسیا کو مقرر کیا۔ حالانکہ کلیسیا اپنے کام کے لئے پاک روح کے نازل کئے جانے سے پوری طرح سے آراستہ تھی۔ کلیسیا پینتکوست کے بعد کے پہلے دنوں میں نئے عہد نامے میں کلیسیا کے باقاعدہ تقرر کا ذکر ہے۔ مسیح کی موت کا تکمیل کلیسیا کا بیج ہوتا جو قربان کر دیا گیا اور جس کی تقرری ہو گئی۔ جیسے جیسے انجیلوں سے رسولوں کے خطوط کی طرف بڑھتے ہیں دیکھتے ہیں ناموں میں فرق پاتے ہیں۔ اناجیل میں مسیح کے پیچھے چلنے والوں کو شاگرد کہا گیا ہے۔ سب خطوط میں مقدس یا بھائی کہا گیا ہے پینتکوست کے دن پہلے ہی کلیسیا کا بیج موجود تھا۔ اگر نہیں تھا۔ تو کوئی اور دوسری چیز تھی نہیں تھی جس میں وہ لوگ جو اس دنیا میں ایمان لائے ملائے گئے تھے۔ اعمال ۲ : ۴۷ ۔ ۱۸ ۔ ۱۷ :

اُنہوں نے جب نئی پیدائش حاصل کی ایمان مسیح میں جڑ گئے۔ اور اُسی ایمان پر مسیح کے حکم کے مطابق بپتسمہ لے کر شاگردوں میں ملائے گئے اور ایک ہی کام میں شریک ہوئے۔ اور اس طرح تقرر یا ترتیب دینے کا کام شروع ہوا۔ اُن کا سوں کا ذخیرہ سامان آہستہ آہستہ پورا کیا۔ جیسے جیسے ضرورت بڑھتی گئی ہم محسوس کئے ہیں۔ کہ مسیح کا آسمان پر اُٹھائے جانے کے فوراً بعد ہی کلیسیا الہامی رسولوں سے تعلیم پانے لگی۔ تاکہ اس خدمت کو جاری رکھیں۔ جو انہیں سپرد کی گئی۔ جیسے اصول الہٰی علم شاگردوں کی زبانی اور سکھائی ہوئی تعلیم کے وسیلے آہستہ آہستہ پھیلائی گئی۔ اِسی طرح ہمیں بھی ایمان رکھنا ہے کہ کلیسیا آہستہ آہستہ تقرری اور مسیحی خدمت میں مسیح کے نمونے پر رہنمائی پائی اور بڑھتی گئی۔ یہی روح کا وعدہ جو نئے عہد نامے میں ایمان کا صحیح اور کافی طریقہ بتاتا ہے۔ یہی کلیسیا میں ہر جگہ اور ہر وقت عمل کا صحیح اور کافی طریقہ بتاتا ہے۔

ذیل کی باتوں سے صفائی سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسولی کلیسیا میں الہٰی تقرر تھا۔

(۱) بائبل بتاتی ہے کہ ٹھہرائے ہوئے وقت میں مسیحی عبادت کے لئے جمع ہوتے تھے۔ اعمال ۲۰ : ۷ عبرانیوں ۱۰ ۔ ۲۵ :۔ ۲ خدمت گذاروں کا چناؤ۔ اعمال ۶ : ۵ ۔ ۶ :۔

(۳) بائبل افسروں کا بیان کرتی ہے۔ فلپیوں ۱ : ۱ اعمال ۲۰ ۔ ۱۷ ۔ ۲۸ :۔

(۴) بائبل کلیسیا اور خادم کے تقرر کی پوری حکمت کا بیان کرتی ہے۔ متی ۸ : ۱۷ : پطرس ۵ : ۲ ۔

(۵) بائبل کلیسیا کے قاعدہ کا بیان کرتی ہے۔ ۱ کرنتھیوں ۵ : ۴ ۔ ۱۳ ۔

(۶) بائبل کلیسیا میں چندہ جمع کرنے کا بیان کرتی ہے۔ رومیوں ۱۵ : ۲۵ : ۱ کرنتھیوں ۱۶ : ۱ ۔ ۲ ۔

(۷) بائبل سفارش کے خط کو بیان کرتی ہے ۔ اعمال ۱۸ : ۲۷ ۔ ۲ کرنتھیوں ۳ : ۱

(۸) بائبل بیوہ عورتوں سے غفلت کا بیان کرتی ہے ۔ اعمال ۶ : ۱ ۔

(۹) بائبل کلیسیا کے باقاعدہ دستور کا بیان کرتی ہے ۔ ۱ کرنتھیوں ۱۱ : ۱۶ ۔

(۱۰) عشائے ربانی کا مقرر کیا جانا ۔ ۱ کرنتھیوں ۱۱ : ۲۳ : ۲۶ ؛

(۱۱) بائبل شائستگی اور قرینہ کا ذکر کرتی ہے ۔ جو با دستور کیا گیا ہو ۔ ۱ کرنتھیوں ۱۴ : ۴۰

(ج) کلیسیائی حکومت کا انتظام :-

معلوم ہوتا ہے کہ شروع میں یہ انتظام بہت سادہ تھا لیکن رفتہ رفتہ جب بہت لوگ یا ہزار مسیحی بن گئے تو ضرور تھا کہ متفرق درجے مقرر کئے جائیں ۔ بائبل میں کسی انتظام اور حکومت کا ذکر نہیں پایا جاتا ۔ لیکن اس بات کا اشارہ تو بائبل میں مندرج ہے ۔ مسیح نے ۱۲ رسول اور ۷۰ شاگردوں کو چن لیا ۔ اور پھر پولوس رسول فرماتے ہیں کہ خدا نے کلیسیا میں الگ الگ شخص مقرر کئے ۔ ۱ کرنتھیوں ۱۲ : ۲۸ ؛ ۔ اس لئے پولوس رسول کہتے ہیں کہ اے بھائیو ۔ ہم تم سے درخواست کرتے ہیں جو تم میں محنت کرتے اور خداوند میں تمہارے پیشوا ہیں ۔ اور تم کو نصیحت کرتے ہیں انہیں مانو ۔ ۱ تھسلنیکیوں ۵ : ۱۲ ۔ ۲ ؛ ۔ جو تمہارے پیشوا تھے اور جنہوں نے تمہیں خدا کا کلام سنایا انہیں یاد رکھو ۔ اور اُن کی زندگی پر غور کرو ۔ اُن جیسے ایماندار ہو جاؤ ۔ اپنے پیشواؤں کے فرمانبردار اور تابع رہو ۔ کیونکہ وہ تمہاری روحوں کے فائدے کے لئے ۔ اُس کی طرح جاگتے رہتے ہیں ۔ جنہیں حساب دینا پڑے گا ۔ تاکہ وہ خوشی سے کام کریں نہ رنج سے ۔ کیونکہ اس صورت میں تمہیں کچھ فائدہ نہیں ۔ عبرانیوں ۱۳ : ۷ ۔ ۱۷ ، دیکھئے ۱ تیمتھیس ۵ : ۱۷ جب ممبر کسی گناہ میں گرفتار ہوں اور برکات کی راہ سے جدا ہو جائیں ۔ تو کلیسیا اختیار رکھتی ہے ۔ کہ ایسوں کو خارج کر دیں ۔ متی ۱۸ : ۱۷ ؛ ۔ ہمارے سامنے یہ دکھائی دیتا ہے کہ رسول کلیسیا کی ترتیب اور انتظام میں شریک تھے ۔ عبادت خانوں میں سردار بزرگ ہوتے تھے جن کو جماعت مقرر کرتی تھی ۔

(د) کلیسیا کے خدمت گذار :- کلیسیا میں خاص کر دو قسم کی خدمت کی جاتی تھی ۔ یعنی پاسبان اور خادم کی خدمتیں ۔ اُن کے علاوہ خدا نے بعض کو رسول بعض کو نبی بعض کو مبشر اور بعض چرواہا اور استاد بنا کر دے دیا تاکہ مقدس لوگ کامل بنیں اور خدمت گذاری کا کام کیا جائے ۔ اور مسیح کا بدن ترقی پائے ۔ افسیوں ۴ : ۱۱ ۔ ۲

پاسبان اور اُس کے متفرق نام :-

(ا) چرواہا :- بائبل میں لکھا ہے کہ خدا نے کلیسیا میں چرواہے کو مقرر کیا ۔ افسیوں ۴ : ۱۱ ؛ خداوند ساری بشر کی روحوں کا خدا کسی آدمی کو اس جماعت میں مقرر کرے ۔ جس کی آمد و رفت اُس کے روبرو ہو ۔ اور وہ اُن کو باہر لے جائے اور اندر لے آئے ہیں اُن کا رہبر ہو تاکہ خدا کی جماعت اُن بھیڑوں کی مانند نہ رہے جن کا کوئی چرواہا نہیں ۔ گنتی ۲۷ : ۱۶ ۔ ۱۷ میں تم کو چرواہے دوں گا یرمیاہ ۳ : ۱۵ ؛ ۔ چرواہوں نے مجھ سے سرکشی کی ۔ یرمیاہ ۲ : ۸ ؛ ۔ چرواہے حیوان بن گئے اور خداوند کے طالب نہ ہوئے ۔ اس لئے وہ کامیاب نہ ہوئے اور اُن کے سب گلے تتر بتر ہو گئے ۔ یرمیاہ ۱۰ : ۲۱ ؛ ۔ بہت سے چرواہوں نے میرے تاکستان کو خراب کیا ۔ یرمیاہ ۱۲ : ۱۰ ؛ ۔ ایک آندھی تیرے چرواہوں کو اڑا لے جائیگی ۔ یرمیاہ ۲۲ : ۲۲ ؛ ۔ خداوند فرماتا ہے ۔ اُن چرواہوں پر افسوس جو میری چراگاہ کی بھیڑوں کو ہلاک و پراگندہ کرتے ہیں ۔ یرمیاہ ۲۳ : ۱ ؛ میرے برّے چرا یوحنا ۲۱ : ۱۵ ۔ ۱۷ ۔ میری بھیڑوں کی گلہ بانی کر یوحنا ۲۱ : ۱۶ ؛ ۔ جس طرح بھیڑوں کے لئے ایک چرواہے کی ضرورت ہے ۔ اُسی طرح خداوند کی جماعت کے لئے ایک چرواہا یا پاسبان کی بڑی ضرورت ہے ۔ خدا کا بڑا انتظام یہ ہے کہ خداوند کی جماعت اُن بھیڑوں کی مانند نہ ہو ۔ جن کا چرواہا نہیں متی ۹ : ۳۶ ۔

(ب) نگہبان :- روح القدس نے تمہیں نگہبان ٹھہرایا تاکہ خدا کی کلیسیا کی گلہ بانی کرو ۔ اعمال ۲۰ : ۲۸ ؛ ۔ خدا کے اُس گلے کی گلہ بانی کرو ۔ ۱ پطرس ۵ : ۲ ۔

(ج) بزرگ :۔ انہوں نے ہر کلیسیا میں اُن کے بزرگوں کو مقرر کیا ۔ اعمال ۱۴: ۲۷
یروشلم کی کلیسیا کے بزرگ ۔ اعمال ۲۲: ۱۳ :۔ ۱۵-۶-۲ ۔ اور وہ جن جن شہروں
میں سے گزرتے تھے۔ وہاں کے لوگوں کو وہ احکام عمل میں کرنے کے لئے پہنچاتے جاتے
تھے جو یروشلم کے رسولوں اور بزرگوں نے جاری کئے تھے۔ اعمال ۱۶: ۴ :۔ پولوس
نے میلیتس سے افسس میں کہلا بھیجا کہ اور کلیسیا کے بزرگوں کو بلایا۔ اعمال ۲۰: ۱۷ :۔
پولوس رسول نے طیطس سے کہا کہ میں تجھے کریتے میں اس لئے چھوڑا تھا کہ تو باقی رہی
ہوئی باتوں کو درست کرے۔ اور میرے حکم کے مطابق شہر بہ شہر ایسے بزرگوں کو
مقرر کرے ۔ طیطس ۱: ۵ - ۷ :۔ بائیبل سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بڑی کلیسیاؤں
میں چند بزرگ لوگ تھے۔ ویسے ہی یروشلم کی کلیسیا میں بھی تھے۔ اعمال ۱۵: ۲-۱۷
یعقوب ۵: ۱۴ ۔ خداوند یسوع مسیح سردار گلہ بان ہے۔ وہ سب گلہ بانوں کے لئے
نمونہ ہے تو کوئی اس خدمت کے لئے بلایا جائے کہ خدا کے گلے کی گلہ بانی کرے۔ اور
اُس کی مرضی کے مطابق کرے۔ جب سردار گلہ بان ظاہر ہوگا تو تم کو جلال کا ایسا سہرا
ملے گا جو مرجھانے کا نہیں۔ ۱ پطرس ۵: ۴ :۔

(د) یسوع مسیح کا اچھا سپاہی :۔ ۲ تیمتھیس ۲: ۳ :۔ مسیح کے اچھے سپاہی
کی طرح میرے ساتھ دکھ اٹھاؤ اور ایمان کی اچھی کشتی لڑو۔ ہمیشہ کی زندگی
پر قبضہ کرلے ۔ ۱ تیمتھیس ۶: ۱۲ :۔ سپاہی پر فرض ہے کہ وہ اپنے بھرتی کرنے
والے کو خوش کرے۔ ۲ تیمتھیس ۲: ۴ :۔ دنگل میں مقابلہ کرنے والے بھی اگر اس
نے باقاعدہ مقابلہ کیا ہو تو سہرا نہیں پاتا۔ ۲ تیمتھیس ۲: ۵ :۔ میں اچھی کشتی
لڑ چکا ہوں۔ میں نے دوڑ کو ختم کرلیا۔ ۲ تیمتھیس ۴: ۷ :۔

(ج) کسان :۔ ۲ تیمتھیس ۲: ۶ :۔ وہ انسان کے دل کو تیار کردیتا ہے۔
اور کسی کا دل بیابان کی طرح ہے۔ اس لئے کسان کا کام یہ ہے کہ وہ دل کے

کھیت کو تیار کرے۔

(۱) کسان اچھا بیج بوتا ہے :۔ بیج خدا کا کلام ہے۔ لوقا ۸: ۱۱ :۔ تم فانی تخم سے
نہیں بلکہ غیر فانی سے خدا کے کلام کے وسیلے سے جو زندہ اور قائم ہے۔ نئے سرے سے
پیدا ہوئے ہو۔ ۱ پطرس ۱: ۲۳ :۔ زندگی کی سب باتیں لوگوں کو سناؤ۔ اعمال ۵: ۲۰ :۔
تم کلام کی منادی کرو۔ تیمتھیس ۴: ۲ :۔ خداوند کا کلام ترقی کرتا اور پھیلتا گیا۔
اعمال ۱۲: ۲۴ :۔ خداوند کا کلام پھیلتا گیا اور غالب ہوتا گیا۔ اعمال ۱۹: ۲۹ ۔

(۲) کسان روتا ہوا بیج بونے جاتا ہے۔ زبور ۱۲۶: ۶ مناسب ہے کہ جوتنے والا امید پر
جوتے ۔ ۱ کرنتھیوں ۹: ۱۰ :۔ صبح کو اپنا بیج بو ۔ اور شام کو بھی اپنا ہاتھ ڈھیلا
نہ کر کیونکہ تو نہیں جانتا۔ کہ ان میں سے کونسا بارور ہوگا۔ واعظ ۱۱: ۶ :۔ درخت لگانا اور
پانی دینا کسان کا کام ہے۔ ۱ کرنتھیوں ۳: ۶ :۔

(۳) کسان آنسوؤں سے بوتا ہے۔ زبور ۱۲۶: ۱ :۔

(۴) کسان عین وقت پر کاٹے گا ہم نیک کام کرنے میں ہمت نہ ہاریں کیونکہ اگر بے دل نہ
ہوں گے تو عین وقت پر کاٹیں گے۔ گلتیوں ۶: ۹ کھیتوں پر نظر کرو کہ فصل پک
گئی ہے۔ یوحنا ۴: ۳۵ :۔ بونے والا اور ہے اور کاٹنے والا اور ہے۔ یوحنا ۴: ۳۷
جس طرح آسمان سے بارش ہوتی ہے اور برف پڑتی ہے۔ اور پھر وہاں واپس نہیں
جاتی بلکہ زمین پی جاتی ہے ۔ اور زمین کو سیراب کرتی ہے ۔ اور اُس کی شادابی اور
اور روئیدگی کا باعث ہوتی ہے تاکہ بونے والا کا بیج اور کھانے والے کو روٹی دے۔
اُسی طرح میرا کلام جو میرے مُنہ سے میری خواہش ہوگی۔ وہ اُسے پورا کرے گا۔
اور اُس کام میں جس کے لئے میں نے اُسے بھیجا مسرور ہوگا۔
جو کسان محنت کرتا ہے ۔ پیداوار کا حصہ پہلے اُسے دیا جائے گا۔ ۲ تیمتھیس ۲: ۶ :۔
جو تھوڑا بوتا ہے وہ تھوڑا کاٹے گا۔ اور جو زیادہ بوتا ہے وہ زیادہ کاٹے گا۔

۲۔کرنتھیوں ۹: ۶۔ کسان اپنے پولے لئے ہوئے شادمان لوٹے گا۔ زبور ۱۲۶: ۹

(ر) کام کرنے والا:۔ ۲ تیمتھیس ۲: ۱۵:۔ اپنے آپ کو خداوند کے سامنے مقبول اور ایسے کام کرنے والے کی طرح پیش کرنے کی کوشش کر جس کو شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ اور جو حق کے کلام کو درستی سے کام میں لاتا ہے۔ ۲ تیمتھیس ۲: ۱۵:۔ فصل تو بہت ہے۔ لیکن مزدور تھوڑے ہیں۔ پس فصل کے مالک کی منت کرو کہ وہ اپنی فصل کاٹنے کے لئے مزدور بھیج دے۔ متی ۹: ۳۷ - ۳۸:۔ تمہاری محنت خداوند میں بے فائدہ نہیں۔ ۱کرنتھیوں ۱۵: ۵۸:۔ مزدور اپنی مزدوری کا حقدار۔ ۱تیمتھیس ۵: ۱۸

(ز) عزت کا برتن:۔ ۲ تیمتھیس ۲: ۲۰ - ۲۱:۔ جو کوئی اُن سے الگ ہو کر اپنے تئیں پاک کرے گا۔ وہ عزت کا برتن ہوگا اور مقدس بنے گا۔ اور مالک کے کام کے لائق ہوگا۔ اور ہر ایک نیک کام میں تیار رہیگا۔

(ح) خداوند کا بندہ ۔ ۲ تیمتھیس ۲: ۲۴: ۲۶:۔ خداوند کا بندہ جھگڑا نہ کرے۔ بلکہ سب کے ساتھ نرمی کرے۔ اور تعلیم دینے کے لائق ہو۔ ۲ تیمتھیس ۲: ۲۴:۔ پولس خدا کا بندہ تھا۔ اعمال ۱۶: ۱:۔ مسیح کے بندوں کی طرح دل سے خدا کی مرضی پوری کرو۔ افسیوں ۶: ۶:۔

(ط) کلیسیا کا فرشتہ۔ مکاشفہ ۲: ۱:۔ تم اِس سبب سے فرشتہ کہلاتے ہو کہ خدمت گذار ہے۔ عبرانیوں ۱: ۱۴:۔ وہ خدا کی مرضی انسان پر ظاہر کرتا ہے۔ لوقا ۱: ۱۹؛ اعمال ۵: ۱۹۔ زبور [illegible] اُس کی پوجا نہ کر۔ کلسیوں ۲: ۱۸۔ اعمال ۱۰: ۲۵ - ۲۶:۔ مکاشفہ ۱۹: ۱۰:۔

(ی) یہ ستارے کہلاتے ہیں۔ مکاشفہ ۱: ۱۶ - ۲۰:۔ جن کی کوشش سے بہتیرے صادق ہوگئے۔ ستاروں کی مانند ابدالآباد تک روشن ہوں گے۔ دانی ایل ۱۲: ۳: خدا نے ستاروں کو فلک پر رکھا کہ زمین پر روشنی ڈالیں۔ پیدائش ۱: ۱۷۔ رات کو حکومت کرنے کے

لئے ستارے گواہ ہیں۔ اعمال ۲۷: ۲۹:۔ متی ۲: ۲ - ۹ - ۱۰:۔ ستارے مسیح کے ہاتھ میں ہیں۔ مکاشفہ ۱: ۱۶:۔ ستاروں کے سامنے آزمائش آتی ہے۔ وہ گر سکتے ہیں۔ متی ۲: ۹ - ۲ دیکھو یسعیاہ ۱۴: ۱۲ - ۱۵:۔

(ب) کلیسیا کے پاسبان کی لیاقت:۔ اِس کی بابت بائیبل میں یہ لکھا ہے کہ پاسبان کو بے الزام۔ ایک بیوی کا شوہر۔ پرہیزگار۔ متقی۔ شائستہ۔ مسافر پرور۔ نشے میں غل مچانے والا نہ ہو۔ مار پیٹ کرنیوالا نہ ہو۔ بلکہ حلیم ہو۔ تکرار کرنے والا نہ زردوست کرنیوالا ہو۔ اور اپنے گھر کا بخوبی بندوبست کرتا ہو اور اپنی بیوی بچوں کو کمال سنجیدگی سے تابع رکھتا ہو جب کوئی اپنے گھر کا بندوبست کرنا نہیں جانتا تو خدا کی کلیسیا کی کیونکر خبرداری کریگا۔ نو مرید نہ ہو۔ کہ غرور کر کے ابلیس کی طرح سزا نہ پائے اور مناسب نہیں کہ خداوند کا بندہ جھگڑا کرے بلکہ سب کے ساتھ نرمی کرے۔ بردبار ہو۔ ۱تیمتھیس ۶: ۱۱ - ۱۴:۔ اے مرد خدا تو ان باتوں سے دور بھاگ اور راستبازی۔ دینداری۔ ایمان۔ محبت صبر اور حلم کا طالب ہو۔ ایمان کی اچھی کشتی لڑ۔ اُس ہمیشہ کی زندگی پر قبضہ کر جس کے لئے تو بلایا گیا تھا۔ اور بہت سے گواہوں کے سامنے اچھا اقرار کیا تھا۔ ۱تیمتھیس ۶: ۱۱:۔

(ج) کلیسیا کے پاسبان پر کون سے فرائض ہیں:۔

جب ہم اس امر پر غور کرتے ہیں۔ تو یہ سوال لازم آتا ہے۔ کہ کلیسیا کی (ان خدمت کے ادا کرنیوالوں یعنی بزرگوں یا پاسبانوں میں کیا خوبیاں ہونی چاہئیں۔ بائیبل میں اُس کا بیان صفائی سے پایا جاتا ہے۔ چاہئے کہ ہر وہ شخص جو کلیسیا کا پاسبان ہو۔ سو ایسا ہو۔

(د) پاسبان کو لازم ہے کہ اپنی نئی پیدائش کی بابت روحانی تجربے سے معلوم کرے۔ ضرور ہے کہ وہ نئے سرے سے پیدا ہوا ہو۔ اگر وہ اس کی بابت بے خبر تو نئی پیدائش کو کیسے محسوس کریگا۔ وہ صرف گلے کو پراگندہ کرے گا کیونکہ اگر وہ نئے سرے سے پیدا ہوا ہو۔

تو وہ کس طرح بھیڑوں کے واسطے نمونہ بن سکتا ہے کہ بھیڑیں اُس کے پیچھے چل کر چارہ پائیں۔ اُس کو لازم ہے کہ اوروں کو اچھا نمونہ دکھائے۔ ہر ایک سچا پاسبان اپنے تجربے سے جانتا ہے کہ میرا جسمانی حال بدل گیا ہے۔ اور میں حقیقی شخص ہوں۔ پاسبان پر فرض ہے کہ نئی پیدائش کی ضرورت کے مطابق منادی کرے یہ ایک بڑی تعلیم ہے جس پر زور دیا جاتا ہے پرانے زمانے سے لے کر اب تک یہ بات دیکھنے میں آتی ہے کہ جہاں کلیسیا زور نئی پیدائش پر دیتی ہے۔ وہاں ترقی نظر آتی ہے۔ اور اس کے برعکس جہاں کہیں اس مضمون کی حقارت کی گئی ہے۔ وہاں دینداری گھٹ گئی۔ جس پاسبان نے خود نیا دل نہیں پایا ہے۔ وہ اس کام میں دوسروں کی کیا مدد کریگا۔

پاسبان کو لازم ہے کہ وہ معلوم کرے کہ خدا نے اُس کے دل میں منادی کرنے کی خواہش ڈالی ہے۔ پولوس رسول اپنی بابت فرماتے ہیں کہ مجھ پر افسوس ہے اگر میں خوشخبری نہ سناؤں۔ ۱کرنتھیوں ۹:۱۶۔ پطرس اور یوحنا رسول کہتے ہیں کہ ممکن نہیں کہ ہم نے جو دیکھا اور سنا ہے وہ نہ کہیں۔ اعمال ۴:۲۰۔ ہم مسیح کے ایلچی ہیں۔ گویا ہمارے وسیلے سے خدا التماس کرتا ہے۔ ہم مسیح کی طرف سے منت کرتے ہیں کہ خدا سے میل ملاپ کرلو۔ ۲کرنتھیوں ۵:۲۰۔ پولوس رسول کو اس بات کا علم تھا کہ خدا نے مجھ کو بلایا ہے۔ مسیح نے اُس کی بابت کہا کہ پولوس قوموں بادشاہوں اور بنی اسرائیل پر میرا نام ظاہر کرنے کا چنا ہوا وسیلہ ہے۔ اور اُس کو اس قوم اور غیر قوموں سے بچاتا رہونگا جن کے پاس میں اُس کو اس لئے بھیجتا ہوں کہ وہ اُنکی آنکھیں کھول دے تاکہ اندھیرے سے روشنی کی طرف اور شیطان کے اختیار سے خدا کی طرف رجوع لائیں۔ اور مجھ پر ایمان لائیں۔ گناہوں سے معافی اور مقدسوں میں شریک ہو کر میراث پائیں۔ اعمال ۲۶:۱۵-۱۸۔ بائبل سے معلوم ہوتا ہے کہ پولوس رسول اپنی روحانی بلاہٹ پر بہت زور دیتا تھا۔

(۳) پاسبان کو لازم ہے کہ روح القدس سے مسح کیا جائے۔ اگر وہ آپ روحانی آدمی نہ ہو۔ تو کس طرح سے اس روحانی خدمت کو پورا کریگا۔ جب پاسبان روحانی ہوں تو اُن کی خدمت سے کلیسیا کے بزرگوں کو روح حاصل ہوتی ہے۔ زمانہ بہ زمانہ خدا کے بندے اپنی خدمت کے لئے تیل سے مسح کئے گئے۔ کہ خدا کی روح اُن پر ٹھہرے۔ ۱سموئیل ۱۶:۱۳۔ نبی لوگ اس لئے مسح کئے گئے کہ وہ خداوند کی آواز سنیں اور اُس کے پیغمبر ہو جائیں۔ ۱سموئیل ۹:۱۶۔ مسیح اپنی بابت یہ کہتا ہے کہ خداوند کی روح مجھ پر ہے۔ اس لئے کہ مجھے مسح کیا۔ لوقا ۴:۱۸۔ اسی طرح لوگوں کو پاک خون سے مسح کرنا یسوع مسیح کے کاموں میں اول درجے کی خدمت ہے۔ وہ تیل جس سے یسوع مسیح مسح کیا گیا۔ روح القدس ہی ہے۔ وہ اس روح سے مسح ہو کر اُس وقت سے کاہن کی طرح اپنے لوگوں یا خاص کر پاسبان کو مسح کیا کرتا ہے۔ روح القدس کی معموری کے بغیر زندگی کا پورا کام کسی طور سے انجام نہ پائیگا۔ کیونکہ مذہبی دستوروں اور رسموں سے لوگ روح سے معمور ہوں۔ بائبل میں پاک روح کی بھرپوری فتحیابی اور پھلداری کا بھید یہ ہے کہ لوگ روح سے معمور ہوکر بائبل میں پاک روح کے بھرپوری پرہی زور دیا گیا۔ اسی لئے ایک پاسبان کو دل سے یہ سوال پیش کرنا واجب ہے کہ کیا میں روح القدس کی بھرپوری پائی۔ سوال تو بھاری ہے کیونکہ اُسی پر پاسبانی کی کامیابی منحصر ہے۔ شاید کوئی پاسبان کہے گا کہ اس بات کا علم تو مجھ معلوم ہے ہاں۔ آپ کو اس بات کا علم تو ضرور ہے لیکن کیا آپ کو اس کا تجربہ بھی ہے۔ اس کا علم ہونا کافی نہیں بلکہ ہم کو اس کا تجربہ حاصل کرنا چاہئے جس طرح رسول جب تک روح القدس اُن پر نازل نہیں ہوا۔ اور اُن کو پاک روح کا بپتسمہ نہیں ملا۔ منادی کے لائق نہ تھے۔ اُسی طرح کوئی پاسبان جب اُس کو اُس کی قوت کا لباس نہیں ملا۔ تب تک پوری منادی نہیں کرسکتا۔ درحقیقت روح القدس کا بپتسمہ پاسبان کے

کامیابی کی ضروری شرط ہے۔ پاسبان کی روح القدس کی معموری کی ضرورت کا ذکر ہو چکا۔ لیکن مناسب ہے کہ اُس تعلیم پر اُس سے زیادہ زور دیا جائے۔ اور ترتیب سے ساتھ بیان کیا جائے۔ کیونکہ یہ امر امکان سے باہر ہے کہ پاسبان اپنی عقل مندی اور علمیت سے اپنے ہم جنسوں کو بائیبل کے بھیدوں کا حقیقی پیغام دے۔ اِس لئے الٰہی علم کی بڑی ضرورت ہے۔ جو بغیر مسیح کے حاصل نہیں ہوتی۔ یوحنا رسول اُس کی بابت فرماتے ہیں کہ تمہارا وہ مسح جو اُس کی طرف سے کیا گیا۔ تم میں قائم رہتا ہے۔ اور تم اُس کے محتاج نہیں کہ کوئی تمہیں سکھائے۔ بلکہ جس طرح وہ مسح جو اُس کی طرف سے کیا گیا تمہیں سب باتیں سکھاتا ہے ۱ یوحنا ۲ : ۲۷۔ جس طرح خداوند یسوع کی طرف سے لازم تھا کہ اپنی خدمت کے واسطے اپنے آپ کو مخصوص کرے کہ وہ روح القدس کی معموری سے معمور ہو جائے۔ اِسی لئے ہمارے لئے روح کی معموری ضروری ہے اگر اِس معموری کو حاصل کرنا خداوند یسوع مسیح کو ضروری ہے۔ جس پاسبان میں روح کی موجودگی نہیں ہے۔ اپنے ہم جنسوں کے درمیان روحانی کشش سے محروم رہتا ہے۔ اگرچہ سچے اور نیک پاسبانوں کی چال میں کوئی نقص نہیں رہتا۔ تاہم کلیسیا کے شروع کے قاعدے کی بابت اُن کی زندگی بے اثر معلوم ہوتی ہے۔ اُن کی نیکی اور اُن کے چال چلن روحانی کشش سے اِس لئے معمور نہیں۔ کیونکہ اُن کو پاک روح کی کشش حاصل نہیں ہوتی۔ الٰہی علم کے بغیر روحانی باتوں کی بابت سکھانا ناممکن ہے۔ اگر پاک روح ہمارے سکھانے کے وقت ہم کو نہ سکھائے تو ہمارا سکھانا بالکل بے فائدہ ہے۔ کیونکہ پاک کلام کے تمام مضامین اور روح القدس کی مدد سے بائیبل میں مندرج ہیں۔ اِس طرح مصنفوں نے الہام پا کر بائیبل کو تیار کیا۔ اگرچہ مصنفوں کا دنیاوی علم ناکامل اور بہت محدود تھا اور بڑے بھیدوں سے ناواقف تھے۔ تاہم جب لوگوں نے اُن کی دلیری دیکھی اور معلوم کیا کہ یہ ان پڑھ

اور ناواقف آدمی ہیں۔ تو تعجب کیا۔ پھر اُنہیں پہچانا کہ یہ یسوع کے ساتھ رہے ہیں۔ (اعمال ۴: ۱۳)۔

اگر بائیبل کے مطالعہ کرنیوالے پورے طور پر اُن بڑے بڑے مضمونوں کو سمجھنا چاہتے ہیں تو اُن کی کمی بیشی کے لئے وہی الہام اُن کے لئے ضروری ہے تاکہ خدا کی عطا کئے روحانی اور اخلاقی پیغام صاف ہو کر اُن کی محدود سمجھ میں آئے۔ اِس کی بابت الٰہی ہدایات اور رہنمائی نہایت صاف ہے دیکھو ۲ پطرس ۱: ۲۰ - ۲۱۔ خداوند یسوع مسیح کا وعدہ اِس کے بارے میں یہ ہے کہ روح القدس میرا جلال ظاہر کرے۔ کیونکہ وہ مجھ سے ہی حاصل کر کے تمہیں مزید خبریں دے گا۔ یوحنا ۱۶: ۱۴ روح ساری باتیں بلکہ خدا کی تہ کی باتیں بھی دریافت کر لیتا ہے۔ ۱ کرنتھیوں ۲: ۱۰ پاک روح سب پاسبانوں کا اُستاد اور ہادی ہے۔ بغیر سیکھے سکھائے وہ سب کچھ جانتا ہے۔ وہ کسی بھید سے بے خبر نہیں ہے۔ ضرور ہے کہ کلیسیا کے سارے پاسبان علم الٰہی میں ماہر ہوں۔ وہ تمہیں سب باتیں سکھائے گا۔ یوحنا ۱۴: ۲۶۔ پاسبان کی خدمت کی کامیابی روح القدس کی مدد پر منحصر ہے۔ یسوع مسیح کا حکم سب پاسبانوں کے واسطے خاص طور پر یہ ہے کہ جب تک عالم بالا سے تم کو قوت کا لباس نہ ملے۔ اِس شہر میں ٹھہرے رہو۔ لوقا ۲۴: ۴۹۔ روح القدس تم پر نازل ہو گا تو تم قوت پاؤ گے۔ اور میرے گواہ ہو گے۔ اعمال ۱: ۸۔ روح القدس کی معموری کے حق میں رسالت کے زمانے کا تجربہ زمانے کے حال کا نمونہ ہے۔ کیونکہ تمام زمانوں کے لئے کامیابی کی راہ ایک ہی ہے کسی دوسری راہ میں کامیاب ہونا ناممکن ہے۔

نفسانی انسان کا مقدور نہیں ہے کہ لائق طور سے اپنی خدمت کو انجام دے ناممکن ہے۔ کہ خدا اپنے چنے ہوئے پاسبانوں کو روح القدس کی معموری کے بارے میں بے علمی چھوڑ رکھے۔ اگر وہ اِس بات کی بابت بے خبر چھوڑ دیے جائیں تو پورے طور سے اپنا کام کر

سر انجام نہ دے سکتے۔ کیونکہ وہ انسان ہونے کے سبب سے اپنے علم و حکمت و لیاقت کے اعتبار سے ناقص اور محدود ہیں۔ پاک روح ہر زمانے میں پاسبانوں یا دینوں کو دانائی اور خدمت کی تیاری عنایت کرتا ہے اُن میں پاک روح ضرورت کے مطابق روحانی علم کا چشمہ بنا رہتا ہے۔ وہ آسمانی زندگی کی معموری کا چشمہ بھی ہے۔ اِس قسم کی روحانی علم کی کمی کے سبب سے شکست کا تجربہ زندگی میں حاصل ہوتا ہے۔ تمام زمانوں میں پاک روح موجود ہے تاکہ خدا کے خادم قوت کا لباس حاصل کریں اور اپنی زندگی کے کاموں کو انجام دیں۔ صفائی اور زور کے ساتھ پاک کلام میں یہ تعلیم پیش کی جاتی ہے کہ بائبل سمجھنے اور ہضم کرنے میں ایسی ہدایات بہت ضروری ہے۔ پاک روح کے وسیلے سے بائبل کے پیغاموں کو سمجھنے میں خاص مدد ملتی ہے۔ تمام زمانوں میں یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ اگر کوئی آدمی اکیلا چھوڑ دیا جائے۔ تو اُس سے بائبل کا استعمال درست نہیں ہوتا۔ اِس لئے مدد کے واسطے پاک روح بخشش میں دیا جاتا ہے۔ اُس روح کے وسیلے سے پاسبان کو بڑے سے بڑا روحانی علم حاصل ہوتا ہے۔

بائبل کے بڑے بڑے بھیدوں کو خداوند یسوع مسیح نے روح القدس کے ذریعے مقدس لوگوں پر ظاہر کرتا ہے۔ اگر خدا کی طرف سے روشنی اور طاقت حاصل ہو۔ اور وہ قبول کی جائے تو روحانی باتوں کی بات سیکھنا ممکن ہے۔ کیونکہ وہ پاک روح کے وسیلے سے ملتی ہیں۔ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اُن پاسبانوں کے درمیان جن کی زندگی میں روح القدس کی معموری سکونت کرتی ہے۔ برعکس اُن کے جو پاک روح کی معموری سے محروم ہیں۔ آسمان اور زمین کا فرق نظر آتا ہے۔ بے شمار تجربوں پر یہ بات ثابت ہوئی کہ علم کی تاثیر اور استعمال میں امر امکان سے باہر ہے۔ پھر انسان اپنی علمیت سے ہی بھیدوں کو سمجھے کیونکہ یہ انسان کی حکمت سے نہیں جانے جاتے۔ بائبل کا بھید صرف اسی طرح سے نکلتا ہے خدا اپنا بھید اپنے بندوں پر ظاہر کرتا ہے اِس طرح خدا کے بندے

الٰہی ہدایت پایا کرتا ہے۔ ہم جنسوں پر الٰہی بھید ظاہر کرنے میں کیونکہ انسان کی عقل محدود ہے اور خدا کی باتیں لامحدود ہیں۔ کلیسیا کے خادموں نے اِس عجیب بات کی بڑی قدر کی ہے۔

پولوس رسول نے آپ ہی فرمایا کہ میری تعلیم میری عقلی باتیں نہیں بلکہ روح کی سکھائی ہوئی ہیں۔ وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ تعلیم کے پیش کرنے کے طور پر بھی میں نے پاک روح سے سیکھا ہے کیونکہ وہ مجھے انسان کی طرف سے نہیں پہنچی اور نہ مجھے سکھائی گئی بلکہ یسوع مسیح کی طرف سے مجھے اُس کا مکاشفہ ہوا۔ گلتیوں ۱ باب ۱۲ آیت پولوس رسول اپنے آپ کو عالم فاضل بتاتا اور نہ اپنے لئے کسی طرح سے حکمت اور دانائی کا دعویٰ کرتا کہ وہ بذاتِ خود اُستاد بننے کے لائق ہے۔ اُس کی تصنیفات سے صاف ظاہر ہے اُس کا نظریہ تھا کہ خدا میرے ذریعے سے بولتا ہے اُس کی سنو اگرچہ کوئی پاسبان جو اپنی عقل اور علمیات پر بھروسہ رکھتا ہے روحانی پیغام کو پیش نہیں کر سکتا اور روحانی پاسبانوں کو بھی مقدور نہ تھا کہ بائبل کا پورا بیان کرے۔ کیونکہ آسمان پر نہ زمین پر کوئی زبان ہے جس سے اُس کے بھید ظاہر کئے جائیں۔ اِسی سبب سے پولوس رسول فرماتے ہیں کہ ہمارا علم ناقص ہے لیکن جب کامل آئیگا تو ناقص جاتا رہے گا۔

اِس وقت میرا علم ناقص ہے مگر اُس وقت اُسے پورے طور سے پہچان لوں گا۔ جیسے میں پہچانا گیا ہوں۔ ۱-کرنتھیوں ۱۳:۹-۱۰، ۱۲۔ بائبل کی صاف تعلیم یہ ہے کہ تمام پاسبانوں کو یہ حق بخشا گیا کہ وہ روح القدس کی معموری سے بھرپور ہوں۔ ایسی حالت پاسبان بحال رکھتا ہے اور اپنی ٹھہرائی ہوئی خدمت کو پورا کر سکتا ہے۔ کیونکہ اُس میں پاسبان کے واسطے قوت ہر ضرورت کے واسطے کافی ہے۔ زمانہ بہ زمانہ خدا کی کمی بیشی کے ساتھ اپنے بندوں پر روح القدس نازل کیا۔ پاک روح کی معموری

ہر ایک پاسبان کے لئے ہے۔ اگر کسی کے ساتھ اُس کو قوت بخشی جاتی تو یہ روحانی آسودہ حالی کا تجربہ نہ ملتا۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ روح القدس کا بپتسمہ صرف رسولوں کے واسطے ہے۔ بلکہ سب لوگوں کے لئے۔ اعمال ۲: ۳۹:۔

(۴) پاسبانوں کو لازمی ہے کہ اسی خدمت کے واسطے مخصوص کیا جائے۔ کسی شخص کو جسے خدا نے کلیسیا میں کسی خاص خدمت کے لئے بلایا ہے۔ الگ کرنا ہی مخصوصیت ہے۔ اُس سے حکومت کا دینا مراد نہیں ہے بلکہ بیشتر سے خدا کے دئے ہوئے اختیار کا اظہار اور اُس کے انجام میں کلیسیا کے لئے قانونی حکومت کا اظہار ہے۔ تاکہ اُن حاصل کی ہوئی نعمتوں کو استعمال کر سکیں۔ یہ اظہار اور اختیار دینا کلیسیا میں صرف کثرت رائے معلوم کرنے سے ہو نہیں جاتا۔ لیکن نصیحت دعا اور ہاتھ رکھنے کی خاص عبادت ہونی چاہیئے۔ اعمال ۱۳: ۲۳؛ ۶: ۵ - ۶: ۱۴: ۲۳:۔ ۱تیمتھیس ۴: ۱۴؛ ۵: ۲۲:۔

مخصوصیت ایک خادم کے لئے اظہار ہے کہ وہ کسی کلیسیا میں پاکر مقرر کی ہوئی جگہ میں منادی کرنے اور رسموں کے ادا کرنے کے لئے الگ کیا گیا۔ خادم کی بلاہٹ کے لئے یہ ضروری ہے کہ امیدوار خود بھی پہلے جان لے۔ ۱کرنتھیوں ۹: ۱۶:۔ ۱تیمتھیس ۱: ۱۲:۔ اور پھر کلیسیا بھی یہ منظور کرے کہ اُس کا خیال یہ ہے کہ خدا نے اُس کو بلایا۔

۱تیمتھیس ۳: ۲ - ۷:۔ طیطس ۱: ۶ - ۹ مخصوص کرنا کلیسیا کا کام ہے تاکہ کلیسیا کے خاص لوگوں کا اور نہ کسی دوسری کلیسیا کے لوگوں کا۔ جو ایک جماعت میں جمع ہوں۔ نئے عہد نامے میں کہیں نہیں لکھا ہے۔ کہ کسی مقامی کلیسیا پر کسی دوسری بڑی کلیسیا کا اختیار تھا۔ پولوس برنباس انطاکیہ میں ہاتھ رکھ کر مخصوص کئے گئے۔ نہ کہ یروشلم کے رسولوں کے ذریعے۔ لیکن اپنے ہی بیان کے ذریعے سے جو کلیسیا کے شریک تھے۔ مخصوصیت الٰہی حکم کا اشتراک اور خدا کے ہاتھ اور برکات ہی سپرد کرنا ہے۔ جو مخصوص کئے جاتے ہیں۔ جب انطاکیہ کی کلیسیا کے مسیحی خداوند کی عبادت کرتے اور روزے

رکھ رہے تھے۔ تو روح القدس نے کہا کہ میرے لئے برنباس اور ساؤل کو اس کام کے لئے واسطے مخصوص کرو۔ جن کے واسطے میں نے اُن کو بلایا ہے۔ تب انہوں نے روزہ رکھ کر اور دعا مانگ کر اور اُن پر ہاتھ رکھ کر اُنہیں رخصت کیا۔ اعمال ۱۳: ۲؛ ۱۳: ۳:۔ پولوس نہ صرف کلیسیا کی طرف سے مخصوص کیا گیا بلکہ وہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ خدا نے مجھے مخصوص کر لیا اور اپنے فضل سے بلا لیا۔ جب اُس کی مرضی ہوئی کہ اپنے بیٹے کو مجھ میں ظاہر کرے تاکہ میں غیر قوموں میں اُس کی خوشخبری دوں:۔ گلتیوں ۱: ۱۵ = ۱۶۔

۵۔ پاسبان کو لازم ہے کہ ایمانداروں کے لئے کام کرنے اور چال چلن اور محبت اور ایمان اور پاکیزگی میں نمونہ بنے۔ ۱تیمتھیس ۴ باب ۱۲:۔ کلیسیا کے شروع سے اپنے پاسبان اسی لئے لازم ہے کہ وہ اپنے سارے چال چلن سے اچھا نمونہ دکھائے۔ اگر پاسبان بُری عادتوں میں بے فائدہ وقت گزارتا ہو تو کلیسیا کے لوگ معلوم کر لیں گے کہ وہ کوئی اچھا نمونہ نہیں ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ جیسا کہا گیا ہے۔ جیسا گرو ویسا چیلا۔ بائیبل میں پاسبان کے چال چلن پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ اسی سبب سے یعقوب فرماتے ہیں۔ کہ تم میں دانا اور سمجھدار کون ہے جو ایسا ہو۔ وہ اپنے کاموں کو نیک چال چلن کے وسیلے سے اُس کو حلم کے ساتھ ظاہر کرے۔ جو حکمت سے پیدا ہوتا ہے لیکن اگر تم اپنے دل میں سخت حسد اور تفرقہ رکھتے ہو۔ تو حق کے خلاف شیخی نہ مارو۔ نہ جھوٹ بولو۔ یعقوب ۳: ۱۳ - ۱۴:۔ پولوس رسول جو پاسبان کے لئے نمونہ ہے۔ یہ نصیحت دیتے ہیں کہ اے بھائیو تم سب مل کر میری مانند بنو۔ اور اُن لوگوں کو پہچان رکھو جو اس طرح چلتے ہیں جس کا نمونہ ہم میں پاتے ہو۔ کیونکہ بہیترے ایسے ہیں۔ جن کا ذکر میں نے بارہا تم سے کیا ہے۔ اور اب بھی رو رو کر کہتا ہوں کہ وہ اپنے چال و چلن سے مسیح کی صلیب کے دشمن ہیں۔ فلپیوں ۳: ۱۷؛ ۱۸:۔ ساری باتوں میں اپنے آپ کو نیک کاموں کا نمونہ بناؤ۔ طیطس ۲: ۷:۔ شراب، تمباکو، پان کا استعمال کرنا

پاسبان کو مناسب نہیں۔ کیونکہ وہ زہریلی چیزیں ہیں۔ یہ کافی نہیں کہ معمولی آدمیوں کی طرح اُس کا چال وچلن ہو۔ کیونکہ وہ خدا کا بندہ ہے۔

پاسبان کو لازمی ہے کہ باہر والوں کے نزدیک بھی نیک نام ہو تاکہ اُس پر ملامت نہ کی جائے۔ اور وہ ابلیس کے پھندے میں نہ پھنسے۔ (۱تیمتھیس ۳: ۷) :۔ وقت کو غنیمت جان کر باہر والوں کے ساتھ ہوشیاری سے برتاؤ کرو۔ تمہارا کلام ہمیشہ ایسا پُر فضل اور نمکین ہو کہ تمہیں ہر شخص کو مناسب جواب دینا آ جائے۔ (کلسیوں ۴: ۵، ۶) :۔ ہم کسی بات میں ٹھوکر کھانے کا کوئی موقعہ نہیں دیتے تاکہ ہماری خدمت پر حرف نہ آئے۔ ۲ کرنتھیوں ۶: ۳ :۔ اعمال ۲۰: ۱۸ ۔ ۱۹ :۔ ۲ کرنتھیوں ۴: ۱ ۔ ۱۵ ۔ ۲ کرنتھیوں ۱۱: ۶

پاسبان کو لازم ہے کہ برابر پڑھتا اور سیکھتا رہے۔ اور تعلیم حاصل کرتا رہے۔ پولوس رسول تیمتھیس کو یہ نصیحت دیتا ہے کہ جب تک میں نہ آؤں پڑھنے اور نصیحت کرنے اور تعلیم دینے کی طرف متوجہ رہ۔ ان باتوں کی فکر میں رہو۔ انہیں میں مشغول رہ تاکہ تیری ترقی سب پر ظاہر ہو۔ اپنی اور اپنی تعلیم کی خبرداری رکھ۔ ان باتوں پر قائم رہ۔ کیونکہ ایسا کرنے سے تو اپنی اور اپنے سننے والوں کی بھی نجات کا باعث ہوگا۔ (۱تیمتھیس ۴: ۱۳ ۔ ۱۶) :۔ اگر پاسبان روز بروز اپنے علمی خزانے کو خرچ کرتا رہے۔ مگر اس میں کچھ جمع نہ کرے تو اُس کی منادی کیسے ہوگی۔

وہ کیا مطالعہ کرے ؟ پاسبان کی زندگی میں سب سے پہلی اور ضروری کتاب بائیبل مقدس ہونی چاہیئے۔

وزلی :۔ وہ صرف ایک ہی کتاب یعنی بائیبل کا مطالعہ کرنے والا شخص ہے۔ اُسے بائیبل اسی طرح پڑھنی ہے۔ جیسے ایک حکیم دوا کی کتاب کا مطالعہ کرتا ہے۔ تاکہ مریضوں کو دوا دے سکے۔ یا اُس وکیل کی مانند ہے۔ جو قانون کی کتابوں کا مطالعہ کرتا ہو۔ جو سننے والوں کا جواب دے سکے۔ اِس لئے پاسبان کے لئے ضروری ہے کہ وہ بائیبل زیادہ پڑھے اور اِسی پر دعا کے ساتھ غور کرے۔ بائیبل روحانی علم کا خزانہ ہے۔ جس سے مدد لینا پاسبان کا فرض ہے۔ نہ ساری بائیبل کو پڑھنا۔ بلکہ اُس کی باتوں کو تولنا اور جانچنا اور ملانا ضرور ہے۔ تاکہ ہر ایک موقع کے مطابق نصیحت دل پائے۔ صرف بائیبل میں ڈھونڈنے والے تعلیم دینے میں مقبول ہوتے ہیں۔ بائیبل کے مطابق لکھی ہوئی چیزیں (اچھی کتابیں اور اُس کے سمجھنے میں مدد دینے والی کتابوں کو پڑھو۔ دوسروں کے خیالوں کو بھی معلوم کرو۔ ہو سکتا ہے کہ وہ تمہارے خیالوں سے بہتر اور درست ہوں پر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خدا کے کلام کی تشریح کسی انسانی عقل کے مطابق نہ ہو۔ پر اس بات پر کہ خدا کیا فرماتا ہے۔ تعلیم کو جو قدرت کا بیان کرتی ہیں۔ اُن چیزوں کا جو ہمارے چاروں طرف ہیں۔ جیسے چٹان۔ پھول اور حیوان قدرت کا بیان کرنے سے ہی تم خدا کی طرف اشارہ کر سکو گے۔ تم آسانی سے معلوم کر سکتے ہو کہ مسیح قدرت کا طالب علم تھا۔ اپنے لوگوں کا مطالعہ کرو تاکہ اُن کو ٹھیک خوراک دے سکو۔

کب مطالعہ کرے ؟ مطالعہ کا سب سے مفید وقت صبح کا ہے۔ جب کہ دماغ تازہ اور آرام کر چکا ہو۔ اور روزانہ کی الجھنوں والی باتوں سے آزاد ہو۔

کیسے مطالعہ کریں ۔ ڈھونڈتے ہوئے۔ ڈھونڈنے کا مطلب ہے۔ کھوجنا۔ تلاش کرنا۔ نوشتوں میں سے ڈھونڈو ۔ کیونکہ ان میں ہمیشہ کی زندگی ہے ۔ اور وہی ہیں جو میری (یسوع) کی گواہی دیتے ہیں ۔ جیسے ایک انسان خزانہ ڈھونڈتا ہے ویسے ہی ڈھونڈو۔ ہاں ویسے ہی جس طرح

کیا تو اپنی تلاش سے خدا کے بھید پا سکتا ہے۔ یا قادرِ مطلق کی کامل معرفت کو پہنچ سکتا ہے۔
ایوب ۱۱ : ۷ ۔ خدا کی رُوح کے سوا کوئی خدا کی باتیں نہیں جانتا۔ دنیاوی علم
ایک ناقص علم ہے جو مٹ جائیگا۔ اور یہ علم محدود ہے۔ جو روحانی لامحدود
حکمت کو حاصل نہیں کر سکتا جب تک روحانی علم انسان کو نہ ملے۔ روح خدا اور
روح کے حقیقی تجربے کو نہیں پا سکتا۔ خداوند یسوع مسیح نے بھی اس دنیا کو
عالم بالا کی مثال دیکر سمجھایا۔ اس سے ضرور ہے کہ اگرچہ دنیاوی علم بھی پاسبان
کے لیے ضروری ہے۔ پر روحانی علم سب سے ضروری ہے۔ پاسبان کی روحانی
تربیت پر روحانی زندگی موقوف ہے۔ اگر وہ کوشش بھی کرے کہ سکھانے سے
سیکھے اور سمجھانے سے سمجھے۔ تو بھی بغیر الٰہی مدد کے وہ ہرگز آسمانی
علم کو حاصل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ پردے کا ہٹانے والا اور روحانی بینائی کا بخشنے
والا پاک روح خود خدا ہے۔

۸۔ پاسبان کو لازم ہے کہ ایسا آدمی ہو جو تعلیم دینے کے لائق ہو۔ ۱ تیمتھیس
۳ : ۲ ۔ وہ نہ صرف سکھانے والا سیکھنے والا بھی ہو۔ اگر وہ بہت کچھ جانتا ہو۔
مگر بتا نہ سکتا ہو۔ تو وہ کس طرح کام کو سر انجام دے سکتا ہے۔ سکھانا۔ سمجھانا۔
اور کلام کے سننے والوں کے دلوں پر اثر ڈالنا اُس کا خاص کام ہے۔ پولس
رسول کا فرمان ہے کہ ایسے آدمیوں کے سپرد کر جو اوروں کو سکھانے کے لائق ہوں۔
۲ تیمتھیس ۲ : ۱۲ ۔ اپنے آپ کو خدا کے سامنے مقبول اور ایسے کام کرنے
والے کی طرح پیش کرنے کی کوشش کر جس کو شرمندہ ہونا نہ پڑے۔ اور جو حق کے کلام
کو درستی سے کام میں لاتا ہو۔ ۲ تیمتھیس ۲ : ۱۵ ۔ تعلیم دینے کے لائق ہو۔
۲ تیمتھیس ۲ : ۲۴ وہ پاسبان جو سکھانے میں کامل اور قوی ہو۔ کلیسیا کی ترقی
کا باعث ہوتا ہے۔ تعلیم دینے میں تجربے کا اختیار اوّل درجے کا ہے۔ وہ پاسبان

اُس عورت نے ڈھونڈا۔ جس کا درہم کھو گیا تھا۔ روشنی جلاؤ۔ خدا کے روح کی
روشنی میں ڈھونڈو۔ اُس نے محنت کے ساتھ کھوجا۔ جب تک اُسے پا نہ لیا۔
بائبل خزانوں کی کان ہے۔ لیکن اُس کے بیش قیمت خزانے کو صرف محنتی لوگ
حاصل کر سکتے ہیں۔ باقاعدہ اپنے مطالعہ میں کوئی طریقہ رکھو۔ اگر کسی کام کا انجام
حاصل کرنا چاہتے ہو تو اُس کام کو باقاعدہ کرو۔ سچائی کو ڈھونڈو۔ جو کچھ بھی ہو
سچائی کو ڈھونڈو۔ ہو سکتا ہے کہ ڈھونڈنے سے پرانے خیالات بدل جائیں۔
اپنی غلطی کا اقرار کرنے کے لئے ایک نیک دل کی ضرورت ہے۔ ایک پرانی
مثال۔ ایک عقلمند انسان اپنے خیال ہمیشہ بدلتا رہتا ہے۔ پر ایک بیوقوف
کبھی نہیں بدلتا۔ اور ہم سچائی کو بھی نہیں حاصل کر سکتے۔ جب تک ہم خدا
کے ساتھ دیانتدار اور سچے نہ ہوں۔

ترتیب کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔ ہم کو روزانہ مطالعہ کرنے کا ایک وقت مقرر
کرنا چاہیئے۔ ہم جتنے وقت کے پابند ہوں گے۔ ہمیں اتنا ہی مطالعہ کرنے کی عادت
ہوگی۔ بائبل کو کتابوں کی ترتیب میں پڑھنا۔ کسی ایک کتاب کو لو اور اُس کو
کئی مرتبہ پڑھو۔ مضمون کو جانو۔ خاص باتوں پر نشان لگاؤ۔ اور اُن باتوں کو
خیال میں رکھتے ہوئے پڑھو۔

حوالوں کے ساتھ پڑھنا چاہیئے:۔ اپنی بائبل میں دئے ہوئے حوالوں
کو استعمال کرو۔ علامت رکھتے ہوئے پاک نوشتوں کو معلوم کرو۔ مفید ہوگا۔
اگر اِس بات کو یاد رکھو کہ حوالے الہامی نشان ہیں کہ وہ جن کو انسان کسی خاص
مضمون پر روشنی ڈالنے والے ہیں۔ اگر وہ ٹھیک طور پر استعمال کئے جائیں
تو بائبل کے مطالعہ کرنے میں بڑے مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

کسی مضمون کو لیکر۔ اِس قسم کا مطالعہ کسی خاص مضمون کے ہر ایک

آیت کو جمع کرو یت ہے ۔ آیتوں کی موافقت کو معلوم کرو ۔ اور جیسا اُن کے فرق تعبیر ایک وقت
میں ایک آیت یا ایک باب پڑھو ۔ اُس پر اپنے نشان لگاؤ ۔ تب اُس مضمون کے سوائے ۔
اُن کے علاوہ پاسبان عبرانی اور یونانی زبانوں سے واقف ہو سکتا ہے ۔ تو اُس سے
بڑی مدد حاصل ہوگی ۔ کیونکہ ان زبانوں کے ذریعے سے الٰہی کلام انسان پر کھُل گیا ۔ بائبل
کو سمجھنے میں الٰہی مدد درکار ہے ۔ کیونکہ یہ باتیں انسان کی حکمت سے نہیں جانی جاتی ۔
بلکہ اُن کی قدرت سے اُن کا بھید کھولتا ہے اور روح القدس ساری باتیں ظاہر کرتا
ہے ۔ پاسبان پادری اور اُستادی کی کامیابی ایسی تعلیم کی تحصیل اور استعمال
پر منحصر ہے ۔ اچھی کتابوں کا پڑھنا بھی اُس کے لئے فائدہ مند ہے ۔ چاہئے کہ
وہ اُس فقیہ کی مانند ہو جائے جس کا ذکر متی ۱۳ : ۵۲ میں دیا گیا ہے ۔ یعنی ہر ایک
فقیہ جو آسمان کی بادشاہت کی تعلیم پا چکا ۔ اُس گھر والے کی مانند ہے جو اپنے
خزانے سے نئی اور پرانی چیزیں نکالتا ہے ۔ ہمیں اپنے دن گننا سکھا ۔ ایسا
کہ ہم دانا دل حاصل کریں ۔ زبور ۹۰ : ۱۲ ۔ وہ پاسبان جو کامیاب ہونا چاہتا ہے ۔
مختلف طور اور طریقوں سے خدا کے کلام کو پیش کرے ۔ بشرطیکہ اُسے اور
ترقی کے لئے عجیب انتظام ہے ۔ اسی طرح ہنر اور علم کی میراث میں بھی کوئی کمی
نہیں ہے ۔ گو اِس پاسبان کا خاص کام یہ نہیں ہے کیونکہ کسی قسم کا دنیاوی
علم کلیسیا کو سکھائے ۔ تاہم بھی یہ ضرور ہے کہ وہ جسمانی اور دنیاوی مثالوں کے
استعمال کرنے سے روحانی باتیں سکھا سکتا ہے ۔ کیونکہ بائبل میں ایسی مثالیں
موجود ہیں ۔ جن میں روحانی باتیں اس طرح پیش کی گئی ہیں ۔ تاکہ وہ انسان
کی سمجھ میں آجائیں ۔ پاسبان کو لازم ہے کہ معمولی باتوں اور مثالوں کے ذریعے
سے گہری تعلیم پیش کرے اور ان باتوں سے جو آسمانی ہیں مشکل باتیں سکھائے ۔
انسان یہ دنیاوی باتیں سمجھے تو سمجھے ۔ لیکن ۔ ایسی باتیں بھاری اور سمجھ سے باہر ہیں ۔

جو اوروں کے سکھانے کے قابل نہ ہو ۔ اُس کو مقدور نہیں ہے کہ پورے طور سے
اپنا علم عمل میں لائے ۔

۹) **پاسبان کو لازم ہے** ۔ کہ اپنی روحانی خدمت میں وفادار ہو تاکہ وہ حقیقی
مرد خدا بن جائے ۔ خدا کی ساری خدمت وفاداری کی راہ میں خواہ زمین پر خواہ
آسمان پر انجام پاتی رہیگی ۔ کسی دوسری راہ میں کامیابی حاصل نہیں ہوتی ہے ۔
کیونکہ کامیابی اور فتح مندی وفاداری کا باعث ہے ۔ کامیاب ہونا پاسبان کی وفاداری
اور لیاقت پر منحصر ہے ۔ بائبل میں اِس بات کا ذکر کثرت سے موجود ہے ۔
مثلاً جب کبھی کہ نبی اور سچے حاکم لوگ جو اپنی بڑی خدمت کے لئے خدا کے
بلائے ہوئے تھے تب بنی اسرائیل پر بڑا فضل ہوا ۔ اور اُنہوں نے کامیابی
حاصل کی لیکن اُس کے برعکس جب خدمت کرنے والے بے وفا ہوئے تھے ۔
تب ساری قوموں کے واسطے لعنت کا باعث ہوئے ۔ کلیسیا کا بھی یہی حال ہے ۔
پولوس رسول جب اپنے کام میں وفادار رہا اور دن رات رو رو کر بڑے فکروں کے
ساتھ لوگوں کو جتاتا رہا ۔ وہ اِس کی بابت یوں کہتے ہیں کہ میں تین برس تک
دن رات آنسو بہا بہا کر ہر ایک کو سمجھانے سے باز نہ آیا ۔ اعمال ۲۰ : ۳۱ ۔ ایسا
آدمی ہم کو مسیح خدا کا خادم اور خدا کے بھیدوں کا مختار سمجھے ۔ اور یہاں مختار
میں یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ دیانتدار نکلے ۔ ۱ کرنتھیوں ۴ : ۱ - ۲ ۔ وہ دیانتدار
نوکر کو سنا ہے ۔ جیسے مالک نے اپنے نوکروں پر مقرر کیا تاکہ وقت پر انہیں
کھانا دے ۔ متی ۲۴ : ۴۵ ۔ ظاہر ہے ۔ کہ ان آیتوں میں پاسبان کے لئے بے وفا
نہ ہونے کا کوئی معقول عذر نہیں ہے ۔ یعنی یہ کہ اگر وہ بھی بے وفا ہو تو بھی
اپنی خدمت میں کامیاب ہو سکے گا ۔

جب پاسبان وفاداری کے ساتھ اپنے کام کو انجام دیتے ہیں ۔ تب اُن کی

خدمت سے کلیسیا کو بڑی مدد اور بے شمار برکتیں حاصل ہوتی ہیں اور روحانی اور ابدی فائدہ نکلے گا۔

(۱۰) پاسبان کو لازم ہے :۔ کہ اپنے سننے والوں اور کلیسیا کے شرکا کے ساتھ ہمدرد ہو۔ خداوند یسوع کی بابت بھی یہی لکھا ہے۔ جو پاسبانوں کا پاسبان ہے۔ اور لکھا ہے کہ ساری باتوں میں اپنے بزرگوں کے ساتھ خوشی کرنے والوں کے ساتھ خوشی منانا اور شادمان ہونا مناسب ہے۔ بلکہ رونے والوں کے ساتھ رونا چاہیے۔
رومیوں ۱۲ : ۱۵ :۔ پس اگر ایک عضو عزت پاتا ہے تو سارے اعضاء اس کے ساتھ خوش ہوتے ہیں۔ اسی طرح تم مل کر مسیح کا بدن ہو۔ اور فرداً فرداً اعضاء ہو۔ ۱-کرنتھیوں ۱۲: ۲۶، ۲۷ :۔

(۱۱) پاسبان کو لازم ہے :۔ پاسبان کو لازم ہے کہ دعا میں مشغول رہے۔ پاسبان کی روحانی زندگی کو تیز اور تازہ کرنے کے لئے برابر پوشیدگی کی دعا کی ضرورت ہے۔ یسوع مسیح نے نہ صرف دعا مانگنے کی بلکہ نمونے پر چلنے کی نصیحت کی اور اپنے نمونے سے یہ بھی ظاہر کیا کہ اس کی ساری زندگی خدا باپ کی تھی۔ اگر پاسبان حقیقی خدا کا بھیجا ہوا آدمی ہو تو وہ ضرور دعا مانگنے میں ہر روز زیادہ وقت لگاتا۔ زمانہ حال کے تجربے سے صاف آشکارا ہے کہ کثرت کے کام کی وجہ سے پاسبان کو دعا مانگنے کی فرصت نہیں ملتی۔ پھر یہ اس کے لئے ایک بڑے خطرے کی بات ہے۔ اس کے متعلق رسولوں نے کہا کہ مناسب نہیں کہ ہم خدا کے کلام کو چھوڑ کر کھانے پینے کا انتظام کریں۔ لیکن ہم دعا میں مشغول رہیں۔ اعمال ۶: ۲-۴ :۔ جس طرح سے انسان کا جسم سانس لینے کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ ہوا خاص کر اسی لئے بنائی گئی ہے۔ اور انسان کو جسم کے سانس لینے کی قوت بخشی گئی ہے۔ اسی طرح دعا سچے ایمانداروں کی روحانی سانس لینے کا وسیلہ ہے۔

(۱۲) پاسبان کو لازم ہے :۔ کہ خداوند کے کلام کی منادی کرنے وقت اور بے وقت مستعد رہے۔ ہر طرح کے تحمل اور تعلیم کے ساتھ سمجھا دے۔ ملامت اور نصیحت کر کیونکہ ایسا وقت آئیگا کہ لوگ صحیح تعلیم کو برداشت نہ کریں گے۔ مگر تو ساری باتوں میں ہوشیار رہ دکھ اٹھا اور بشارت کا کام انجام دے۔ اپنی خدمت کو پورا کر۔ ۲-تیمتھیس ۴: ۲-۵۔ پاسبان کو اختیار نہیں ہے۔ کہ اپنی طرف سے نئی تعلیم پیش کرے۔ اگر وہ خدا کا بلایا ہوا ہے۔ اور بھیجا ہوا ہو تو لازم ہے۔ کہ وہ خدا کا پیغام سنائے۔ علم الٰہی کا کلام سیکھنا اور سکھانا پاسبان کا فرض ہے سکھانے سے مراد اپنے خیالات کو نہیں۔ بلکہ مقدس کلام کی باتیں سکھایا کریں۔ خدا کا کلام اس کے لئے مقرر یہ مضمون ہے۔ پطرس رسول فرماتے ہیں۔ اگر کوئی کچھ کہے۔ تو ایسا کہے کہ گویا خدا کا کلام ہے۔ ۱-پطرس ۴: ۱۱ :۔ جب پاسبان بولتا ہے کہ جو کچھ خدا نے فرمایا ہے۔ میں بتاتا ہوں۔ تب وہ اپنی خدمت کو انجام دیتا ہے۔ وہ نہ صرف چاہیئے وہ خیالات کو پیش کرے جن کو وہ پسند کرتا ہے بلکہ خدا کا پورا کلام پیش کرے۔ پولوس رسول اپنی بابت یہ فرماتے ہیں کہ میں خدا کی ساری مرضی تم سے پورے طور پر بیان کرنے سے نہ جھجکا۔ اعمال ۲۰: ۲۷ :۔ ہر ایک پاسبان کو لازم ہے کہ بائیبل کی تمام تعلیم کو روح القدس کی طاقت سے سنائے کیونکہ ہر ایک صحیفہ جو خدا کے الہام سے ہے۔ تعلیم اور الزام اصلاح اور راستبازی مفید ہے۔ ۲-تیمتھیس ۳: ۱۶ :۔ خداوند یسوع مسیح نے دنیا کو چھوڑتے وقت اپنے شاگردوں کو یہ حکم دیا عمل کریں۔ متی ۲۸: ۱۹ :۔ وہ عجیب دعویٰ ہے جو رسولوں نے آپ یروشلم کے بزرگوں کے سامنے پیش کئے۔ یہ نہیں ممکن نہیں کہ جو ہم نے دیکھا اور سنا ہے وہ نہ کہیں۔ اعمال ۴: ۲۰ :۔ اس سے ظاہر ہے کہ پاسبان پر فرض ہے کہ روحانی آنکھوں سے دیکھے اور روحانی کانوں سے سنے۔

اور روحانی تجربے سے معلوم کر کے بات پیش کرے۔ پولوس رسول کہتے ہیں۔ کہ میری تعلیم میری نہیں بلکہ پاک روح کی سکھائی ہوئی ہے۔ مگر ہم نے نہ دنیا کی روح بلکہ وہ روح پایا جو خدا کی طرف سے ہے تاکہ اُن باتوں کو جانیں جو خدا نے ہمیں عنایت کی ہے۔ اور ہم اُن باتوں کو اُن الفاظ میں بیان نہیں کرتے جو انسانی حکمت نے ہم کو سکھائے ہوں۔ بلکہ اُن الفاظ میں جو روح نے سکھائے ہیں اور روحانی باتوں کا روحانی باتوں سے مقابلہ کرتے ہیں۔ ۱ کرنتھیوں ۲: ۱۲۔ ۱۳۔

اِس واسطے ہم بلاناغہ خدا کے شکر گذار ہیں کہ جب وہ کلام جو خدا کا کلام ہے۔ جیسے ہم سنتے ہیں۔ تم کو ملا۔ تم نے اسے آدمیوں کا کلام نہیں بلکہ خدا کا کلام جان کر۔ کہ وہ حقیقت میں ایسا ہے قبول کیا۔ اور وہ ایمانداروں میں اثر کرتا ہے۔ ۱ تھسلنیکیوں ۲: ۱۳۔ کلیسیا کی روحانی جنگ میں الہٰی کلام روح کی اور پینی تلوار ہے۔ افسیوں ۶: ۱۷ عبرانیوں ۴: ۱۲۔ اگر اِس کی تلوار کو لائق طور پر استعمال کیا جائے تو روحانی شکست کھانا ناممکن ہے۔ بلکہ اِس کے برعکس کلیسیا دنیا میں غلبہ حاصل کرتی جائیگی۔

۱۳) پاسبان کو لازم ہے۔ کہ اپنے کام کو روحانی جوش سے انجام دے۔ بائبل کی ہدایات یہ ہیں۔ کہ پیشوا سرگرمی سے پیشوائی کرے۔ رومیوں ۱۲: ۳۔ کوشش میں سُستی نہ کرو۔ روحانی جوش میں بھرے رہو۔ خداوند کی خدمت کرتے رہو۔ رومیوں ۱۲: ۱۱۔ کوئی پاسبان اپنے کام میں کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ جب تک اُس میں روحانی جوش نہ ہو۔ اگر نہ ہو۔ تو بہتر ہے کہ اُسے چھوڑ دے۔ کیونکہ کامیابی کی شریعت پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ جس پر کامیابی منحصر ہے۔

۱۴) پاسبان کو لازم ہے۔ کہ اپنی روحانی زندگی کی حفاظت اور ترقی کی بابت فکر کرے۔ روح القدس کی معموری ایک عجیب ترقی کا باعث ہے۔ روح القدس کی

معموری سے ہی ترقی ممکن ہے۔ روح القدس سے معمور زندگی کامیاب زندگی ہے۔ اِس لئے یہ الہٰی فرمان ہے کہ روح سے معمور ہوتے جاؤ۔ یہ کافی نہیں۔ کہ کسی کا دل کبھی کبھی معمور کیا جائے۔ اور خالی ہو جائے۔ لیکن قوت سے قوت تک ترقی کرتے چلے جانا ہے۔ زبور ۸۴: ۷۔ خداوند کی جلالی صورت میں درجہ بدرجہ بدلتے جانا ہے۔ ۲ کرنتھیوں ۳: ۱۸ اِس طور پر آگے بڑھنا پاسبان کو روز کا ہے۔ پولوس رسول اپنے روحانی فرزند تیمتھیس کو نصیحت دیتا ہے کہ اگر تو بھائیوں کو یہ باتیں یاد دلائے گا۔ تو مسیح یسوع کا اچھا خادم ٹھہرے گا۔ ایمان اور اُس کی اچھی تعلیم کی باتوں سے جس کی تو پیروی کرتا ہے۔ پرورش پاتا رہیگا۔ ۱ تیمتھیس ۴: ۶ پاسبان کو لازم ہے کہ وہ دوسروں کو دے کر روحانی خوراک دے اور وہ خود بھی اسے کھائے۔ (کلام) سے کھائے خدا کا کلام ہی صرف بونے والے پاسبان کے لئے بیج بلکہ کھانے والے پاسبان کے لئے روٹی بھی ہے۔ یسعیاہ ۵۵: ۱۰۔ بائبل روحانی پرورش کا وسیلہ ہے۔ مسیح نے کہا کہ آدمی ہر بات سے جو خدا کے منہ سے نکلتی ہے۔ جیتا رہیگا۔ متی ۴: ۴۔ پاسبان خدمت کو انجام دیتا۔ پاسبان کی روحانی زندگی پر منحصر ہے۔ ان سب باتوں کے علاوہ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ پاسبان پاک روح سے معمور ہو کر روح کی ہدایت سے مرشد ہدایت کرے۔ تاکہ لوگ نجات کی راہ سمجھیں اور ایسے کر جائیں۔ کہ ہمارے گناہوں کی معافی ہوئی ہے۔ اور ہمارے دل مسیح کے خون سے پاک کئے گئے ہیں کہ روح القدس ہماری روح کے ساتھ مل کر گواہی دیتا ہے۔ ہم خدا کے فرزند ہیں یا نہیں۔ بیان ہو چکا ہے کہ پاسبان کو مقدور نہیں کہ اپنی عقل سے خدا کے کلام کا بھید ظاہر کرے۔ اِسی سبب سے اُن کے لئے مکاشفے کی روح کی بڑی ضرورت ہے۔ بائبل کے بھید مکاشفے کے ذریعہ سے پولوس رسول پر ظاہر ہوئے۔ افسیوں ۳: ۳۔ جب پاک روح نازل

ہوتا اور دلوں میں سکونت کرتا ہے ۔ تو اُس کی پہچان نئے طور سے ملتی ہے ۔ خدا کے کلام کا بھید زیادہ صفائی کے ساتھ ظاہر کیا جاتا ہے ۔ اور وہ دانائی اور طاقت اور اچھے کام اور خدمت میں اپنی علمیت عقلمندی اور کوشش پر بڑا بھروسہ رکھتا ہے ۔ زمانوں کا تجربہ یہ بھی ہے کہ پاسبان کی پھلدار خدمت اور کامیابی اُس کی علمیت اور عقلمندی یا اُس کے سروکار کا شمار یا اُن کی دولت یا اُن کے اچھے انتظام پر منحصر نہیں ہے ۔ بلکہ روح القدس کے نازل ہونے پر ہے ۔ روح القدس کی بھرپوری کے بغیر کوئی کام پورے طور پر انجام نہیں پا سکتا ۔ نہ زور سے نہ توانائی سے بلکہ میری روح سے ۔ رب الافواج فرماتا ہے ۔ زکریاہ ۴ : ۶ ۔ اگر خدا کا کلام مذہبی دستوروں اور محض ظاہری رسوم سے انجام پاتا تو روح القدس کی ضرورت نہ ہوتی ۔ عقلمندی ۔ علم اور حکمت وغیرہ ۔ روحانی تاثیر کے نشانات ہیں ۔ جو روح القدس کے بدلے خدمت کو انجام دیں ۔ اگر پاک روح اپنی طاقت اور قدرت سے بائبل کے بھیدوں کو ظاہر کرے ۔ تو پاسبان اُس علم سے محروم رہے گا ۔ کیونکہ یہ کام اُس کی طاقت سے باہر نہیں ۔ انسان کی عقل ناقص اور اُس کی لیاقت کم ہے ۔ اِس دنیا میں بے شمار باتیں ہیں ۔ جو انسان کی سمجھ میں نہیں آتی ہیں ۔ اِسی طرح کے بے حد بھید انسان کی محدود عقل میں نہیں آسکتے ۔ اِس لئے پولس رسول مسیحیوں کے لئے یہ دعا مانگتے ہیں ۔ کہ وہ کامل روحانی حکمت اور سمجھ کے ساتھ خدا کی مرضی کے علم سے معمور ہو جائیں ۔ کلسیوں ۱ : ۹ ۔

(د) کلیسیا کے بزرگ پاسبان کی خدمت :-

پولس رسول فرماتے ہیں کہ بزرگ کلام سنانے اور تعلیم دینے میں خدمت کرتے ہیں ۔ ۱ تیمتھیس ۵ : ۱۷ ۔ رسولوں نے کہا کہ مناسب نہیں ہے کہ ہم خدا کے کلام کو چھوڑ کر کھانے پینے کا انتظام کریں ۔ پس اے بھائیو ! اپنے میں سے سات نیک شخصوں کو چن لو ۔ جو روح اور دانائی سے بھرے ہوئے ہوں ۔ کہ ہم اُن کو اِس

کام پر مقرر کریں ۔ لیکن ہم تو دعا میں اور کلام کی خدمت میں مشغول رہیں گے ۔ اعمال ۶ : ۲-۴ اپنی اور سارے گلے کی خبرداری کرو ۔ جس کا روح القدس نے تمہیں نگہبان ٹھہرایا ۔ تاکہ خدا کی کلیسیا کی گلہ بانی کرو ۔ اعمال ۲۰ : ۲۸ ۔ پطرس رسول فرماتے ہیں :- کہ تم میں جو بزرگ ہیں ۔ میں اُن کی طرح بزرگ اور مسیح کے دکھوں کا گواہ اور ظاہر ہونے والے جلال میں شریک بھی ہوکر اُن کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ خدا کے اُس گلے کی نگہبانی کرو ۔ جو تم میں ہے لاچاری سے نگہبانی نہ کرو ۔ بلکہ خدا کی مرضی کے موافق خوشی سے اور ناجائز نفع کے لئے نہیں بلکہ دلی شوق سے اور جو لوگ تمہارے سپرد ہیں اُن پر حکومت نہ جتاؤ ۔ بلکہ گلے کے لئے نمونہ بنو ۔ ۱ پطرس ۵ : ۱-۳ ۔ بزرگ کا خاص کام کلیسیا میں خدا کے پاک کلام کی منادی کرنا ۔ اور اُس کے ساتھ دعا مانگنا ۔ خدا کی عبادت اور ستائش کرنا ۔ تعلیم دینا ۔ حکومت اور نگرانی کرنا ۔ اور مسیح کے حکم کے بموجب بپتسمہ کے وسیلے سے توبہ کرنیوالوں کو کلیسیا میں شریک کرنا ۔ عشائے ربانی کی رسم ادا کرنا اور بدکاروں کو بپتسمہ دینا ہے ۔ پاسبان کا کام یہ بھی ہے کہ وہ مصیبت زدہ اور بیماروں کے پاس جائے اور انہیں تسلی دے ۔ درستیوں کے لئے دعا مانگے ۔ یعقوب ۵ : ۱۳-۱۶ ۔ پاسبان پر فرض ہے کہ کلیسیا کے سب شخصوں کے گھر جائے اور اُن سے ملاقات کرے ۔ اگر پاسبان پلپٹ میں کامیاب ہونا چاہتا ہے تو کلیسیا کے سروکار کی حقیقی زندگی کو جاننا لازم ہے ۔ یہ بات کلیسیا میں سکھائی نہیں جا سکتی ۔ البتہ گھروں یا خاندانوں میں پولس رسول نے نہ فقط کلیسیا میں بلکہ گھر گھر جا کر سکھایا ۔ اور ہر ایک کو دن رات رو رو کر سمجھانا نہ چھوڑا ۔ پاسبان کو مناسب ہے کہ اپنی بات چیت کی بڑی خبرداری کرے اور اِس بات کو بھی نہ بھولے کہ گنہگاروں کو بچانا اُس کا فرض ہے ۔ میں پاسبانوں سے التماس کرتا ہوں کہ آپ کسی طرح کی ناپاک گفتگو اور بات چیت میں شریک نہ ہوں

اور کوئی ایسی بات نہ کہیں جس سے کسی کے دل میں ناپاک خیال پیدا ہو سکے تاکہ سننے اور دیکھنے والے معلوم کریں کہ آپ پاکیزگی اور کلام کرنے میں نمونہ ہیں۔ اگر پاسبان حقیقی خدا کا آدمی اور بھیڑوں کا چوپان ہے تو وہ اپنے گلے کی فکر کرے۔ مزدور جو نہ چرواہا ہے۔ نہ بھیڑوں کا مالک بھیڑیا کو آتے دیکھ کر بھیڑوں کو چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔ اور بھیڑیا ان کو پکڑتا ہے اور پراگندہ کرتا ہے۔ کیونکہ وہ مزدور ہے۔ اور اُس کو بھیڑوں کی فکر نہیں یوحنا ۱۰: ۱۲-۱۳۔ اگر فرصت ہو تو جہاں تک موقع ملے۔ سب ایمانداروں سے ملاقات کرے اور ان کے ساتھ عبادت بھی کرے کہ وہ بائیبل کو پڑھیں اور دعا مانگا کریں۔ بائیبل سکھانا اور سیکھنا بہت ضروری ہے۔ اُس کے علاوہ پاسبان کو لازم ہے۔ لڑکے اور لڑکیوں کو دعا مانگنا گیت سکھانا۔ خداوند کی دعا۔ دس حکم اور اقرار عام وغیرہ سکھائے۔ اگر وہ ایسا گھر پاتا ہے جس میں اُس کے لئے اکیلا جانا اچھا نہیں۔ تو بدگمانی سے بچنے کے واسطے یہ بہتر ہے کہ وہ اکیلا نہ جائے۔ بلکہ کسی دوسرے شخص کو ساتھ۔ پاسبان نہ صرف کلیسیا کے بڑے اور دولتمندوں سے ملاقات کرے بلکہ سب ممبروں سے تاکہ سب لوگ معلوم کریں کہ وہ ہر طرح کی ذات پرستی کے برخلاف ہے۔ ہاں پاسبان کو یاد رکھنا چاہیے کہ خدا نے ایک ہی خون سے ادنیٰ اعلیٰ عالم و بے علم۔ غریب و دولتمندوں کو پیدا کیا۔ یعنی اُس نے ایک ہی اصل سے آدمیوں کی ہر ایک قوم تمام روئے زمین پر رہنے کے لئے پیدا کیا۔ اور اُن کی میعادیں اور سکونت کی حدیں مقرر کیں۔ (اعمال ۱۷: ۲۶۔ پاسبان کا خاص کام یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو۔ لوگوں کو بچائے۔ اور کلیسیا میں کارگذار اور کامیاب شریک بنائے۔ اس لئے اُس پر فرض ہے کہ نیچ ذات والوں کے پاس جانے سے نہ شرمائے۔ اور اونچی ذات والوں کے پاس جانے سے نہ ڈرے۔ پاسبان اپنی کلیسیا کی مدد ہر صورت سے بخوبی کر سکتا ہے اور اپنے کام میں کامیاب ہو سکتا ہے بشرطیکہ

وہ کامیابی کے ساتھ مشورت پر عمل کرے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ اگرچہ پاسبان کی خدمت کوئی دنیاوی پیشہ نہیں ہے۔ جس کے وسیلے سے روزی کا انتظام ہوتا ہے۔ بلکہ اور کاموں سے اعلیٰ ہے۔ تاکہ نظر میں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بہتیرے بے خیالی اس اعلیٰ خدمت کو کرنے لگتے ہیں۔ اس کام کی بابت اُن کا ارادہ ٹھیک نہیں ہوتا۔ اسی واسطے اس قسم کے پاسبانوں کو خوب سمجھ لینے کی ضرورت ہے جس پر کامیابی منحصر ہے۔ اگر اُس کے واسطے یہ خدمت فقط روٹی لینے کا وسیلہ ہے۔ تو بہتر ہے کہ اُسے چھوڑ دے۔

۲۔ خادم اور اُس کی خدمت۔

پیشتر ہم دیکھ چکے ہیں۔ کہ شروع میں کلیسیا کے کام رسولوں کے ہاتھ میں تھے۔ لیکن جب ہزار لوگ ہوئے۔ کام بھاری ہو گیا۔ اور انہیں عبادت اور تعلیم دینے کے لئے رکھنا تھا۔ اسی لئے کلیسیا کی طرف سے سات خادم مقرر کئے گئے۔ اور اُن کو دنیاوی کام دیا گیا۔ اسی طرح وہ غریبوں کی پرورش کا انتظام کرنے والے تھے۔ اس کی بابت لکھا ہے۔ کہ اُن دنوں میں جب شاگرد بہت ہوتے جاتے تھے۔ یونانی مائل یہودی عبرانیوں کی شکایت کرنے لگے۔ اس لئے کہ روزانہ خبرگیری میں اُن کی بیوہ عورتوں کے بارے میں غفلت ہوتی تھی۔ اور بارہ نے شاگردوں کی جماعت کو اپنے پاس بلا کر کہا کہ یہ مناسب نہیں کہ ہم خدا کے کلام کو چھوڑ کر کھانے پینے کا انتظام کریں۔ پس اے بھائیو اپنے میں سے سات نیک آدمی منتخبوں کو چن لو۔ جو روح اور دانائی سے بھرے ہوئے ہوں۔ کہ ہم اُن کو اس کام پر مقرر کریں لیکن ہم دعا اور کلام کی خدمت میں مشغول رہیں گے۔ یہ بات ساری جماعت کو پسند آئی۔ پس انہوں نے ستفنس نام ایک شخص کو جو ایمان اور روح القدس سے بھرا ہوا تھا۔ اور فلپس اور پرخرس اور نیکانور اور تیمون اور پرمناس کو اور نیکلاؤس کو جو نو مرید یہودی انطاکی تھا۔ چن لیا۔ اور انہیں رسولوں کے آگے

کھڑا کیا۔ انہوں نے دعا کر کے اُن پر ہاتھ رکھے۔ وہ کلیسیا میں بزرگوں یا پاسبانوں کے ساتھ کام کرتے تھے۔ فلپیوں ۱:۱۔ اِسی طرح خادموں کو بھی سنجیدہ ہونا چاہئے۔ دو زبان اور شرابی اور ناجائز نفع کا لالچی نہ ہو۔ اور ایمان کے بھید کو پاک دل میں حفاظت سے رکھے۔ اور یہ بھی پہلے آزمائے جائیں۔ اس کے بعد اگر بے الزام ٹھہریں تو خدمت کا کام کریں۔ ۱ تیمتھیس ۳ : ۸-۱۰۔ خادم ایک ایک بیوی کے شوہر ہوں۔ اور اپنے اپنے بچوں اور گھروں کا بخوبی بندوبست کرتے ہوں۔ کیونکہ جو خدمت کا کام بخوبی انجام دیتے ہیں اپنے لئے اچھا مرتبہ اور اُس ایمان میں جو یسوع مسیح پر ہے۔ بڑی دلیری حاصل کرتے ہیں۔ ۱ تیمتھیس ۳ : ۱۲-۱۳ شروع میں خادم خاص خیرات کا کام کرتے تھے لیکن وہ منادی بھی کرتے تھے۔ اعمال ۳ : ۵-۶، ۵ : ۶۔ رومیوں ۱۶ : ۱ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتیں بھی خادم کے ساتھ کام کرتی تھیں، پہلے زمانے کی کلیسیا، بزرگ خادم اور خادمہ کے سوا اور دوسرے لوگ جو انجیل کی منادی کرتے تھے۔ وہ رسول۔ نبی۔ مبشر اور اُستاد تھے۔

کلیسیا پر کونسے فرض ہیں:-

۱۔ پاسبان کے حق میں کلیسیا پر کونسے فرائض عائد آتے ہیں۔

الف۔ کلیسیا پر فرض ہے کہ اپنے پاسبان کی عزت کرے۔ خدا کے کلام کے مطابق لائق پاسبان کی عزت کی جائے۔ اُس کی بابت لکھا ہے کہ جو بزرگ اچھا انتظام کرتے ہیں۔ خاص کر وہ کلام سنانے اور تعلیم دینے میں محنت کرتے ہیں۔ دوچند عزت کے لائق سمجھے جائیں۔ ۱ تیمتھیس ۵ : ۱۷۔ پہاڑوں کے اوپر کیا ہی خوشنما ہیں۔ اُس کے پاؤں جو بشارت دیتا ہے۔ اور سلامتی کی منادی کرتا ہے اور خیریت کی خبر لیتا ہے۔ اور نجات کا اشتہار دیتا ہے۔ جو صیون کو کہتا ہے کہ تیرا خدا سلطنت کرتا ہے۔ یسعیاہ ۵۲ : ۷۔ ایسے شخصوں کی عزت کیا کرو۔ فلپیوں ۲ : ۲۹۔ اور اے بھائیو ہم تم سے

درخواست کرتے ہیں۔ کہ جو تم میں محنت کرتے ہیں اور خداوند میں تمہارے پیشوا ہیں۔ اور تمہیں نصیحت کرتے ہیں انہیں مانو اور اُن کے کام کے سبب محبت سے اُن کی بڑی عزت کرو۔ ۱ تھسلنیکیوں ۵ : ۱۲-۱۳ اپنے پیشواؤں کے فرمانبردار اور تابع رہو۔ کیونکہ وہ تمہاری روحوں کے فائدہ کے لئے اُن کی طرح جاگتے رہتے ہیں۔ جنہیں حساب دینا پڑے گا تاکہ وہ خوشی سے کام کریں نہ رنج سے۔ عبرانیوں ۱۳ : ۱۷۔

کوئی شخص اپنے آپ عزت اختیار نہیں کرتا جب تک ہارون کی طرح خدا کی طرف سے بلایا نہ جائے۔ عبرانیوں ۵ : ۴۔

ب) کلیسیا پر فرض ہے کہ اپنے پاسبان کی اُجرت ادا کرے۔ کیونکہ کتاب مقدس یہ کہتی ہے کہ دائیں میں چلتے ہوئے بیل کا منہ نہ باندھو اور مزدور اپنی مزدوری کا حقدار ہے۔ ۱ تیمتھیس ۵ : ۱۸۔ کلام کی تعلیم پانے والا تعلیم دینے والے کو سب اچھی چیزوں میں شریک کرے۔ گلتیوں ۶ : ۶۔ کیا تم نہیں جانتے کہ جو مقدس چیزوں کی خدمت کرتے ہیں وہ ہیکل سے کھاتے ہیں۔ اور قربان گاہ کی خدمت کرتے ہیں۔ وہ قربان گاہ کے ساتھ حصہ پاتے ہیں۔ اسی طرح خداوند یسوع مسیح نے بھی مقرر کیا ہے کہ خوشخبری کے وسیلے سے گذارہ کریں۔ ۱ کرنتھیوں ۹ : ۱۳-۱۴ اور اُسی گھر میں رہو۔ اور جو کچھ اُن سے ملے کھاؤ پیو۔ کیونکہ مزدور اپنی مزدوری کا حقدار ہے۔ جب کچھ تمہارے سامنے رکھا جائے کھاؤ۔ لوقا ۱۰ : ۷-۸ کون گلہ چرا کر اُس کا دودھ نہیں پیتا۔ ۱ کرنتھیوں ۹ : ۱۷-۱۸۔ ۱ کرنتھیوں ۹ : ۷ دیکھو۔ ۲ کرنتھیوں ۱۱ : ۷-۹۔ فلپیوں ۴ : ۱۰-۱۴-۱۸۔

ج) کلیسیا پر یہ فرض ہے کہ اپنے پاسبان کے واسطے دعا مانگیں۔ پولس رسول مسیحیوں کو بار بار درخواست کرتا تھا کہ وہ اُس کے لئے دعا مانگیں۔ میرے لئے دعا مانگو تاکہ بولنے کے وقت مجھے کلام کرنے کی توفیق ہو۔ جس سے میں خوشخبری کے

بھید کو دلیری سے ظاہر کروں اور اُس کو ایسی دلیری سے ظاہر کروں جیسا بیان کرنا مجھ پر فرض ہے۔ افسیوں ۶: ۱۹ - ۲۰ اور ساتھ ساتھ ہمارے واسطے بھی دعا مانگا کرو کہ خدا ہم پر کلام کا دروازہ کھولے۔ تاکہ مسیح کے اُس بھید کو بیان کر سکوں۔ اور اُسے ایسا ظاہر کروں۔ جیسا مجھے کرنا لازم ہے۔ کلسیوں ۴: ۳ - ۴ اے بھائیو۔ ہمارے حق میں دعا کرو کہ خداوند کا کلام جلد پھیل جائے اور جلال پائے۔ جیسا کہ تم میں۔ ۲ تھسلنیکیوں ۳: ۱ - اے خداوند اُن کی دھمکیوں کو دیکھ۔ اور اپنے بندوں کو توفیق دے۔ تاکہ وہ تیرا کلام کمال دلیری سے سنائیں۔ اعمال ۴: ۲۹ - پس قید خانے میں تو پطرس کی نگہبانی ہو رہی تھی مگر کلیسیا اُس کے لئے بدل وجان خدا سے دعا مانگ رہی تھی۔ اعمال ۱۲: ۵ - یہ نصیحت پاک کلام میں بار بار پیش کی جاتی ہے۔ یہ نصیحت الٰہی ہے اور نمونے کے طور پر مندرج کی گئی۔ اس لئے اُسے قبول کرنا سب پر مناسب ہے۔

2 **کلیسیا سے متعلق شرکاء پر کون سے فرائض ہیں۔؟**

ا) عبادت میں حاضر ہونا تمام شرکاء کو لازم ہے۔ اگر ہر ایک ممبر مسیح کا سچا شاگرد ہو۔ تو وہ سیکھنے والا بھی ہوگا۔ کیونکہ شاگرد کا اصل مطلب سیکھنے والا ہے۔ ہر ایک شریک پر فرض ہے کہ اپنے کام کو انجام دے۔ کیونکہ ہر ایک شریک اپنی خدمت کی بابت جوابدہ ہے۔ بیان ہو چکا ہے کہ پاسبان کا خاص کام یہ ہے کہ کلیسیا میں خدا کا کلام سنائے اور سکھائے۔ بپتسمہ کے ذریعے سے توبہ کرنے والوں کو کلیسیا میں شامل کرے۔ اور اُنہیں یہ تعلیم دے کہ وہ اُن سب باتوں پر عمل کریں۔ جن کی بابت یسوع مسیح نے حکم دیا ہے۔ متی ۲۸: ۱۹ - ۲۰ - اگر تعلیم دینا اور سکھانا پاسبان کا کام ہے تو مناسب ہے کہ شرکاء خوشی کے ساتھ اور دل سے عبادت میں حاضر ہو کر سیکھا کریں۔ کامیاب ہونا پاسبان اور شرکاء دونوں پر منحصر ہے۔ رسولی زمانے کی کلیسیا کے

لوگ ایک دل ہو کر ہیکل میں جمع ہوا کرتے تھے۔ اور رسولوں سے تعلیم پانے اور رفاقت رکھنے میں اور روٹی توڑنے دعا مانگنے میں مشغول رہتے تھے۔ اعمال ۲: ۴۲ - ۴۶ - بہت سے مسیحی کمزور اور بے پھل ہوتے ہیں۔ کیونکہ گرجا گھر حاضر نہ ہونے سے اور روحانی تربیت کو قبول نہ کرنے سے روحانی ترقی سے محروم رہتے ہیں۔ یہ ایک الٰہی انتظام ہے کہ مسیحی عبادت کے لئے ایک ساتھ جمع ہوا کریں۔ دنی عیسوی کے شروع میں یہ ایک فرض جانا جاتا تھا۔ ایک دوسرے کے ساتھ جمع ہونے سے باز نہ آئیں۔ جیسا بعض لوگوں کا دستور ہے بلکہ آپس میں نصیحت کریں۔ عبرانیوں تمام شرکاء پر فرض ہے کہ دل سے اس ہدایت کا لحاظ کریں۔ کلیسیا کے شرکاء کو عام خاص عبادتخانوں میں حصہ لینے کی بہت ضرورت ہے۔ اگر سب مسیحی عبادت سے غیر حاضر رہنے لگیں تو خدا کی خدمت ہم سے کبھی پوری نہ ہوگی۔ لیکن اگر سب ایماندار عبادت میں حاضر ہوا کریں تو خدا کا کلام زور پکڑ کر پھیلے گا۔ اور غالب آئیگا۔ روحانی زندگی کی ترقی کی ایک بڑی صورت یہ ہے کہ شرکاء عبادت میں حاضر ہوا کریں۔ کلیسیا میں شامل اور عبادت خانوں میں شریک ہونا بڑی برکت کا باعث ہے۔ اور اس کے برعکس عبادت میں شریک نہ ہونا بڑے نقصان کی بات ہے۔

ب) **شرکاء پر کیا فرض ہے۔** کہ اپنے مال سے کلیسیا کی مدد میں حصہ لیں۔ یہی انتظام پرانے زمانے سے چلا آیا ہے۔ اور شریعت میں بنی اسرائیل پر فرض ٹھہرایا گیا تھا کہ مذہبی ہادیوں کی پرورش کے لئے اور روحانی کام کے لئے دہ یکی دی جائے۔ پاک کلام میں دہ یکیوں پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ یعنی اپنے مال سے اور اپنی ہر قسم کی افزائش کے پہلے پھلوں سے خداوند کی تعظیم کر۔ تو تیرے انبار خانے کثرت سے معمور ہوں گے اور تیرے کھتّے بھرے رہیں گے۔ اور تیرے حوض نے سے لبریز ہوں گے۔ امثال ۳، 8 - ۹ زمین کی ساری دہ یکی خواہ زمین کے بیج کی خواہ

درختوں کے میووں کی خداوند کے ہیں۔ وہ خداوند کے لئے مقدس ہے۔ اور گائے بیل
اور بھیڑ بکری کی دہ یکی کی بابت سب کچھ جو چرواہے کی لاٹھی کے نیچے سے گذرتا ہے۔ سو اُس
میں سے دسواں حصہ خداوند کے لئے مقدس ہوگا۔ احبار ۲۷: ۳۰۔ ۳۳۔ گنتی ۱۸: ۲۱
نحمیاہ ۱۳: ۱۲۔ بنی اسرائیل خدا کی خدمت کے لئے بہت کچھ دیتے تھے اور اُن
کے لئے دہ یکیاں دینا ایک برکت کا باعث تھا۔ کیونکہ لکھا ہے کہ تم ساری دہ یکیوں کو
ذخیرہ خانہ میں لاؤ۔ تاکہ میرے گھر میں خوراک ہو۔ اور اُسی سے میرا امتحان کرو۔
رب الافواج فرماتا ہے کہ میں تم پر آسمان کے دریچوں کو کھول کر برکت برساتا ہوں۔ یہانتک
یہاں تک کہ تمہارے پاس اُس کے لئے جگہ نہ رہے۔ ملاکی ۳: ۱۰۔ اس کے علاوہ
بنی اسرائیل کو بہت اور مذہبی خرچ اٹھانا پڑتا تھا۔ جب بنی اسرائیل بیابان میں سفر
کرتے تھے تب خدا نے اُن کو حکم دیا کہ وہ ایک خیمہ بنائیں۔ اُس کی بابت لکھا ہے کہ
موسیٰ نے بنی اسرائیل کی ساری جماعت سے کہا کہ وہ حکم خداوند نے فرمایا ہے۔ یہ ہے
کہ تم اپنے خداوند کے لئے تحفے لاؤ۔ جو کوئی اپنے دل کی خوشی سے چاہے سو خداوند
کے لئے تحفے لائے۔ سونا اور روپیہ پیتل اُس وقت بڑی خوشی سے لوگ ہدیے لائے۔
یہاں تک کہ موسیٰ کو حکم دینا پڑا کہ اور زیادہ کوئی نہ لائے۔ پرانے عہد نامے کا فرمان یہ
ہے۔ کہ اگر تم خدا کے حکم پر عمل کرو تو خدا برکت دیگا۔ انجیل سکھاتی ہے۔ دیا کرو۔
تمہیں بھی دیا جائیگا۔ اچھا پیمانہ داب داب کر اور ہلا ہلا کر اور لبریز کرکے تمہارے
پلے میں ڈالیں گے۔ کیونکہ جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو اُسی سے تمہارے لئے ناپا جائیگا۔
لوقا ۶: ۳۸۔ پس جب تم ناراست دولت میں دیانتدار نہ ٹھہرے تو
حقیقی دولت کون تمہارے سپرد کریگا۔ اور جو بہت بوتا ہے۔ وہ بہت کاٹے گا۔ اگرچہ
انجیل میں دہ یکیوں کی بابت کوئی خاص حکم نہیں دیا گیا ہے کہ وہ دہ یکیاں دینا لازم
ہے۔ متی ۲۳: ۲۳۔ یسوع مسیح کی مرضی ابھی تک ویسے ہی قائم ہے۔ مسیحیوں
پر یہودیوں سے بہت زیادہ فضل ہوا ہے۔ اس لئے اُن کو لازم ہے کہ زیادہ دیں۔ شریعت
کا فرمان ہے کہ دولت کا دسواں حصہ خداوند کا ہے۔ انجیل سکھاتی ہے کہ تم نے مفت
پایا اور مفت دو۔ متی ۱۰: ۸۔ جس قدر ہر ایک نے اپنے دل میں ٹھہرایا ہے۔ اُسی
قدر دے۔ نہ دریغ کرکے اور نہ لاچاری سے۔ کیونکہ خدا خوشی سے دینے والوں
کو عزیز رکھتا ہے۔ ۲۔ کرنتھیوں ۹: ۷۔ دینا لینے سے مبارک ہے۔ اعمال ۲۰: ۳۵
ان دونوں تحفیوں میں دینے کا ذکر ہے۔ انجیل اس امر پر کہ ہم خوشی سے دیں۔
زور دیتی ہے۔ ہفتے کے پہلے دن تم میں سے ہر شخص اپنی آمدنی کے موافق کچھ دینے کے
لئے اپنے پاس رکھ چھوڑا کرے۔ یہ پولس رسول کی نصیحت ہے۔ ۱۔ کرنتھیوں ۱۶: ۲۔
ظاہر ہوتا ہے کہ یسوع مسیح کی مرضی یہ ہے کہ سب چیزوں کا ایک خاص حصہ کلیسیا کی
خدمت میں خرچ کیا جائے۔

کلیسیا پر امانتداری کے حق میں کوئی فرائض ہیں۔ پاک کلام میں امانتداری پر بہت
زور دیا گیا ہے۔ اسی سے ظاہر ہے کہ جو ہمارے پاس ہے امانتداری کے لئے سپرد
کیا گیا ہے۔ حقیقت میں جو چیزیں ہم اپنی کہتے ہیں۔ ہماری نہیں ہے بلکہ یہ امانت سونپی
ہوئی ہے۔ اس لئے ہم ذمہ دار ہیں۔ اور مالک کے آنے پر اُس کا حساب دینا ہوگا۔
مختار اُس کو کہتے ہیں جو کسی دوسرے کے مال پر قابض ہو۔ مختار صرف حفاظت
اور دیکھ بھال اور درست استعمال کے لئے ہوتا ہے۔ اسی سبب سے مختار نہایت
ہی حفاظت اور ہوشیاری کے ساتھ اُس کا استعمال کرتا ہے۔ اس امر کا بڑا
مضمون متی ۲۵: ۱۴۔ ۳۰ کی تمثیل میں ملتا ہے۔ اسی بیان سے صاف ظاہر ہے کہ
خدا ہماری لیاقتوں سے زیادہ ہم سے طلب نہیں کرتا ہے۔ بلکہ اُس نے ہم کو اتنے ہی
کا قرضدار بنایا ہے۔ جتنی ہم کو لیاقت حاصل ہے۔ خدا نے ہم کو مختلف توڑے
دئے ہیں۔ اسی عجیب تمثیل میں کوئی بے انصافی نہیں تھی۔ کیونکہ ہر ایک کی لیاقت

کے مطابق اُن کو توڑے دے گئے۔ دیکھنا چاہئے کہ جو جتنا کچھ کر سکتا تھا۔ اُتنا ہی کرنے کے
لئے اُس کو دیا گیا۔ ان تین نوکروں میں سے دو وفادار رہے۔ انہوں نے حسبِ ایما طلب کیا۔
جاتا ہے۔ یسوع مسیح کی تعلیم یہ ہے کہ جو کچھ انسان رکھتا ہے۔ وہ اُس کا صرف مختار
ہے۔ امانتداری میں رکھتا ہے۔ ہم سب کچھ جو رکھتے ہیں اُس میں امانتدار ہونا چاہئے۔
اِسی تمثیل کے علاوہ نئے عہدنامے میں مسیح مختاری کی بابت دو اور تمثیلیں ہیں۔
۱۔ انگورستان کے ٹھیکیداروں کی تمثیل اور (۲) بے ایمان مختار کی تمثیل۔

(۱) خزانے کی امانتداری بائبل سے صاف ظاہر ہے۔ کہ خزانے کے رکھنے میں جواب دینا
ہے۔ اُن تین نوکروں میں سے ایک وفادار نہیں تھا۔ اُس نے نامناسب استعمال کیا۔
اُس نے توڑے کو زمین میں گاڑ دیا۔ جو کچھ وہ بیوپار کر کے اور کچھ کما سکتا تھا۔ اُس
نے نہیں کمایا۔ اِسی کے لئے اُس کو ملامت کی گئی۔ اپنے آپ کو بچانے کے لئے وہ بہت
کچھ عذر پیش کریگا۔ مگر سب کچھ بے فائدہ تھا۔ کیونکہ وہ جوابدِہ تھا۔ اِس نے
اپنے آپ کو مختار نہیں سمجھا۔ وہ خود بددیانت تھا اُس کو مالک نے لعنت کی۔ اُس
نے اس کو جھڑکا اور باہر اندھیرے میں ڈال دیا۔ اِسی کے برعکس مالک نے اچھے اور دیانتدار
خادموں کو جزا دی۔ اُن کو بہت چیزوں کا مختار بنایا۔ اور اُن سے کہا۔ اے اچھے
اور دیانتدار نوکر شاباش تو تھوڑے میں دیانتدار رہا۔ میں تجھے بہت چیزوں کا
مختار بناؤں گا۔ اپنے مالک کی خوشی میں شریک ہو۔ ہم پر فرض ہے کہ ہوشیار رہیں۔
کہ سچے مسیحی امانتدار ہیں یا نہیں۔ پیسے کی امانتداری کے لئے کلیسیا کو لازم ہے
کہ کام کو انجام دیں۔ روپیہ نہ صرف آزمائش اور خطرے کا باعث ہے بلکہ نیکی اور
خدمت کرنے کا بھی اُس کے وسیلے سے نہ صرف کلیسیا کے خدمت گذاروں کی پرورش
ہوتی ہے۔ بلکہ غریبوں اور مصیبت زدوں کی مدد کا انتظام ہو سکتا ہے۔ اگرچہ پیسہ
ہلاکت اور بربادی کا باعث ہو سکتا ہے۔ یہ روحانی اور جسمانی زندگی کی خدمت کر سکتا

ہے۔ تاہم اس میں کبھی اور خرابی نہیں ہوتی۔ اُس کی خرابی یا خوبی اُس کے استعمال میں
ہوتی ہے۔ خدا کی خدمت کے واسطے کلیسیا روپیہ سے بڑا کام کر سکتی ہے۔ اور روپیہ
کی کمی کے سبب سے بے شمار لوگ خوشخبری کے سننے میں محروم ہیں۔ خدا نے ہم کو روپیہ
اور دوسری دولت دی ہے۔ اُس کے ذریعے سے بھی خدا کے کام کی بزرگی اور جلال ہونا
چاہئے۔ کوئی بھی شخص ایسا نہیں جسے کچھ نہ دیا گیا ہو۔

(ب) وقت کی امانتداری:۔ وقت کو فائدہ مندی سے خرچ کرنا کلیسیا پر فرض ہے۔
سوال یہ ہے کہ کلیسیا کو کس طرح اپنے وقت کا استعمال کرنا لازم ہے۔ تاکہ وہ ایک اچھے
ایماندار کی طرح اپنے وقت کا حساب خدا کو دے سکے۔ اگرچہ بائبل سے اس بات کی
بابت کوئی خاص فرمان نہیں پیش کئے جا سکتے۔ تاہم کلیسیا کے ہر ایک شریک کے لئے
کچھ کچھ قانون بنائے جا سکتے ہیں۔ خدا نے ہم کو وقت دیا ہے۔ اس لئے اُس وقت
کا درست استعمال اور اُس کا کچھ حصہ خدا کے لئے صرف ہونا چاہئے۔ وقت کو غنیمت
جان کر باہر والوں کے ساتھ ہوشیاری سے برتاؤ کرو۔ کلسیوں ۴: ۵۔ جہاں تک
موقع ملے سب کے ساتھ نیکی کریں۔ خاص کر اہلِ ایمان کے ساتھ گلتیوں ۶: ۱۰۔
وقت کو غنیمت جان کیونکہ دن برے ہیں۔ افسیوں ۵: ۱۶۔ اِن آیتوں کا مطلب
یہ ہے کہ ہم ہر کام اُس کے ٹھیک وقت پر کریں۔ کیونکہ وقت گزر جاتا اور گزرا ہوا وقت
پھر ہاتھ نہیں آتا۔ لازم ہے کہ مسیحی لوگ اپنے دنیاوی خدمت سے خدا کے کام کے
لئے وقت نکالیں۔ اور خرچ کریں۔ پولس رسول کا دنیاوی پیشہ خیمہ دوزی تھا۔
اِسی طرح کلیسیا کی بڑی خدمت میں اُس کو مدد دینے کا موقع ملا۔ مسیحی ملکوں میں
آجکل طرح طرح کے پیشہ والے اپنے وقت سے فرصت حاصل کرتے ہیں، کہ اُسے
روحانی خدمت میں خرچ کریں۔ اِسی طرح بہت سے رضاکار یا آدھا وقت خدا کے
کام کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اِسی قسم کی مدد کلیسیا سے اپنی پرورش نہیں پاتے ہیں۔

وہ کوئی نہ کوئی پیشہ جانتے ہیں۔ اور ہفتے کے دن اپنا کام کرتے ہیں۔ اِس کے علاوہ خدا نے ہم
کو جسمانی عقل اور مالی قوتیں اور لیاقتیں بخشی ہیں۔ خدا نے انسان کے ہاتھ میں ایسی
لیاقتیں اور قوتیں سونپی ہیں کہ اُن کے ذریعے خدا کے نام کو عزت اور جلال ملے
ہر حالت میں ہم خدا کے مختار ہیں۔ اور پورے طور سے اپنا فرض اور دیانتدار مختار
بن کر دکھانا ہمارا فرض ہے۔

۴۔ کلیسیا پر اپنے شرکاء کے حق میں کونسے فرائض ہیں؟

(الف) چاہئے کہ مقدسوں کی رفاقت میں باہمی خدمت اور نگہبانی ہو ہر ایک شریک اپنی کلیسیا
کے ساتھ ایک دوسرے سے اتنا نزدیک ہو۔ جیسا کہ ایک خاندان میں عزیز آپس میں
نزدیکی رکھتے ہیں کیونکہ روحانی طور سے آسمانی باپ میں ہم سبھوں کو نئی پیدائش
سے پیدا کیا ہے۔ پولوس رسول مثال کے طور پر کلیسیا کا بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ
وہ مسیح کا بدن ہے۔ اور کلیسیا کے شرکاء اُس کے فرد فرد اعضاء ہیں۔
افسیوں ۵: ۳۰۔ ۱۔ کرنتھیوں ۱۲: ۲۷۔ جس طرح بدن ایک ہے اور اُس کے اعضاء
بہت سے ہیں اور بدن کے سارے اعضاء کے درمیان میل اور عجیب رفاقت ہوتی ہے
اور وہ ایک دوسرے کی خدمت کرتے ہیں۔ اُسی طرح کلیسیا کے شرکاء کے درمیان
رفاقت ہوتی ہے اور وہ ایک دوسرے کی خدمت کرتے ہیں۔ اُسی طرح کلیسیا کے
شرکاء کے درمیان رفاقت اور خدمت کرنے کا تجربہ حاصل ہوتا ہے۔ بدن کا سب کام
اعضاء سے تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ بدن اعضاء کے لئے ہے اور اعضاء بدن کے
لئے جس طرح جسمانی بدن اور اعضاء میں باہمی میل ہے اُسی طرح کلیسیا اور شرکاء
میں بھی ہونا چاہئے۔ رومیوں ۱۲: ۵۔ ۱۔ کرنتھیوں ۱۲: ۱۳۔ اُس روحانی بدن کے لئے
پاک روح طرح طرح کی بڑی خدمت کرتا ہے۔ جیسی ضرورت ہو۔ رسالت کے زمانے
کی کلیسیا ان باتوں میں نمونہ ہے۔ یعنی ایمانداروں کی جماعت ایک دل اور ایک جان
تھی۔ اعمال ۴: ۳۲ وہ سب ایک دوسرے کے ساتھ ایک سچی رفاقت رکھتے تھے۔ آنکھ
ہاتھ سے یہ نہیں کہہ سکتی کہ میں تیری محتاج نہیں اور سر بھی پاؤں سے نہیں کہہ سکتا
کہ میں تیرا محتاج نہیں۔ ۱۔ کرنتھیوں ۱۲ باب کلیسیا کا ایسا نظام اس لئے کیا گیا ہے کہ
مسیح کا بدن ترقی پائے۔ اور سب کے سب کامل انسان بنیں۔ افسیوں ۴: ۱۲۔ ۱۶۔
ہم نے اِس سے محبت کو جانا کہ اُس نے ہمارے بدلے اپنی جان دیدی۔ اور لازم ہے
کہ ہم بھی بھائیوں کے واسطے اپنی جان دیدیں۔ ۱۔ یوحنا ۳: ۱۶۔ تم ایک دوسرے
کا بوجھ اُٹھاؤ۔ اور یوں مسیح کی شریعت کو پورا کرو۔ گلتیوں ۶: ۲۔ خدا کے خوف
سے ایک دوسرے کی فرمانبرداری کرو۔ افسیوں ۵: ۲۱۔ اگر ایک عضو دکھ
پاتا ہے تو سارے اعضاء اُس کے ساتھ دکھ پاتے ہیں۔ اور اگر ایک عضو
عزت پاتا ہے تو سارے اعضاء اُس کے ساتھ خوش ہوتے ہیں۔ ۱۔ کرنتھیوں ۱۲: ۲۶۔
برادرانہ محبت سے ایک دوسرے کو پیار کرو۔ عزت کی روح سے ایک دوسرے کو
بہتر سمجھو۔ رومیوں ۱۲: ۱۰۔ شرکاء پر فرض ہے کہ باہمی مدد کا برتاؤ کریں۔ اور
آپس میں ایک دوسرے کے آرام کا باعث ہوں۔ سب شرکاء ایک دوسرے کے لئے
جیتے ہیں۔ جیسے بدن اعضاء کے لئے ہے۔ اور اعضاء بدن کے لئے۔ ویسے ہی کلیسیا
کے ہر ایک شریک کو لازم ہے کہ کلیسیا کی ترقی کا باعث ہو۔ جس طرح جسمانی بدن کے
اعضا میں باہمی میل ہوتا ہے۔ اُسی طرح کلیسیا کے تمام شرکاء میں بھی باہمی میل
کی بڑی ضرورت ہے۔ اگر کلیسیا اپنی خدمت کو انجام دینا چاہتی ہے تو باہمی خدمت
اور نگہبانی درکار ہے۔ اور اِسی شراکت کا بیان مخصوص ہے۔

(ب) کلیسیا میں جو صاحبِ توفیق ہیں اُن کا فرض ہے کہ کمزوروں کا بوجھ اُٹھائیں۔ اِس
کی بابت الٰہی فرمان یہ ہے کہ خدا نے زور آوروں پر یہ فرض ٹھہرایا ہے کہ کمزوروں کو
نقصان سے محفوظ رکھیں۔ زور آوروں کو چاہئے کہ ناتوانوں کی کمزوریوں کی رعایت

کریں ۔ نہ صرف اپنی خوشی پوری کریں ۔ رومیوں ۱۵ : ۱ ۔ کمزوروں کو سنبھالو رومیوں ۱۵ : ۱

(ج) کلیسیا کے دولتمندوں پر فرض ہے کہ غریبوں کو یاد کریں ۔ اِس کی بابت پولوس رسول یہ نصیحت دیتے ہیں کہ یعقوب اور کیفا اور یوحنا نے جو کلیسیا کے رکن سمجھے جاتے تھے مجھے اور برناباس کو داہنا ہاتھ دیکر شریک کر لیا ۔ تاکہ ہم غیر قوموں کے پاس جائیں اور وہ مختونوں کے پاس ۔ اور صرف یہ کہا کہ غریبوں کو یاد رکھیں ۔ میں بھی اِسی کام کی کوشش میں تھا ۔ گلتیوں ۲ : ۶ ۔ ۹ ۔

(د) کلیسیا پر فرض ہے ۔ کہ ضعیف اور بیوہ عورتوں کی پرورش کا پورا انتظام کریں ۔ ۱ تیمتھیس ۵ : ۱ ۔ ہمارے خدا اور باپ کے نزدیک خالص اور بے عیب دینداری یہ ہے کہ یتیموں اور بیواؤں کی مصیبت کے وقت اُن کی خبر لیں یعقوب ۱ : ۲۷ ۔ کلیسیا کے ذریعے سے نہ صرف بیواؤں کی پرورش اور اُن کے آرام اور پناہ گاہ کا انتظام کیا جانا مناسب ہے ۔ بلکہ یتیموں اور غریبوں کی پرورش کا انتظام بھی کرنا چاہئے ۔ اِس قسم کا لائق انتظام جاری کرنا اور قائم رکھنا کلیسیا پر فرض ہے ۔

(ہ) کلیسیا پر فرض ہے ۔ کہ اپنی محبت میں طرفدار نہ ہو ۔ یعقوب یہ نصیحت دیتا ہے کہ "مسیح کا ایمان تم میں طرفداری کے ساتھ نہ ہو ۔ کیونکہ اگر ایک شخص تو سونے کی انگوٹھی اور عمدہ پوشاک پہنے ہوئے تمہاری جماعت میں آئے ۔ اور ایک غریب آدمی ۔ میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے آئے ۔ اور تم اُس عمدہ پوشاک والے کا لحاظ کر کے کہو کہ تو یہاں اچھی جگہ بیٹھ ۔ اور اُس غریب شخص سے کہو کہ تو وہاں کھڑا رہ یا میرے پاؤں کی چوکی کے پاس بیٹھ ۔ تو کیا تم نے آپس میں طرفداری نہ کی اگر تم طرفداری کرتے ہو ۔ تو گناہ کرتے ہو ۔ یعقوب ۲ : ۱ ۔ ۹

(و) کلیسیا پر فرض ہے ۔ کہ خدا کی پرستش روح اور راستی سے کرے ۔

اِس کی بابت بائبل میں لکھا ہے کہ سچے پرستار باپ کی پرستش روح اور راستی سے کریں ۔ کیونکہ باپ اپنے لئے ایسے ہی پرستار ڈھونڈتا ہے خدا روح ہے اور ضرور ہے ۔ کہ اُس کے پرستار روح اور راستی سے پرستش کریں ۔ یوحنا ۴ : ۲۳ ۔ ۲۴ ۔ بائبل سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسومات سے کلیسیا کو بڑا نقصان ہے ۔ اِسی سبب سے خداوند یسوع مسیح نے رسومات کی قدر نہ کی ۔ بلکہ اُن کی ملامت کی ۔ اُس نے یہودیوں کی بنائی ہوئی رسم کو بھی ٹال دیا ۔ فقیہی اور فریسی رسم پرست اور انسانی روایتوں کے ماننے والے تھے ۔ انہوں نے رسومات کا شمار یہاں تک بڑھایا تھا ۔ کہ اُن پر عمل کرنے میں آدمیوں کو بہت وقت خرچ کرنا پڑتا تھا ۔ اُن کا بوجھ بہت بھاری ہو گیا ۔ وہ رسم پرستی اور خود بینی میں گرفتار رہتے ۔ اگر رسومات کے ماننے سے روحانی فائدہ اور روحانی ترقی میں مدد ملتی ہے ۔ لیکن جب رسومات کو ماننا ہی کافی ہے ۔ اور نہ روحانی برکتوں کا انتظار اور تحصیل ہوتی ہے ۔ تو اُن سے نقصان ہی ہوتا ہے جس طرح برتنوں میں خوراک آتی ہے ۔ لیکن برتن اور ہیں ۔ اور خوراک اور اُسی طرح دینی رسومات برتنوں کا باعث ہیں ۔ اور نہ آپ ہی آپ برکات ہیں ۔ یسوع مسیح کے زمانے میں یہودی لوگ ۔ اپنے مرتبہ اور اعلیٰ خاندان اور مذہبی رسموں پر بڑا فخر کرتے تھے ۔ جب یسوع نے روایتوں اور رسموں کے خلاف کیا تو انہوں نے اُسے صلیب دلائی ۔ جیسے کہ یہودی لوگ رسومات پر بھروسہ رکھتے تھے ۔ اور پھر کہتے تھے کہ ہم ابراہیم کی اولاد ہیں ۔ اُسی قدر تمام زمانوں میں یہ دیکھنے میں آیا ہے ۔ کہ ایسے بے شمار مسیحی بھی موجود رہے ۔ جو بدعت اور رسم پرستی میں گرفتار ہو کر کلیسیا کے مختلف دینی رسموں پر چلتے ہیں ۔ اور فخر کرتے ہیں ۔ اُن کلیسیاؤں میں جہاں عبادت دستور کے طور پر کی جاتی ہے اور صرف رسموں پر زور دیا جاتا ہے ۔ ایسی عبادت کی کوشش بے تاثیر ہوتی ہے ۔ کیونکہ رسم پرستی بت پرستی میں شامل

ہے۔ اِسی کلیسیا میں خدا کی بادشاہت کے پھیلنے اور روحوں کے بچانے کی فکر اور
کوشش بہت کم ہے۔ کوئی رسم جو بت پرستی سے تعلق رکھتی ہو۔ کلیسیا کی عبادت میں
استعمال نہیں کرنی چاہئے۔ اِس کے برعکس یہ رسم جو روحانی علم اور عبادت سے
خاص تعلق رکھتی۔ اور لائق طور پر بھی مالی حالتیں یا روحانی برکت حاصل کرنے
کے باعث ہوتی ہے۔ اور وہ کامیابی میں کسی طرح سے ناصر نہیں ہوگی۔ اگر کلیسیا
سچائی کو دریافت نہ کرنا چاہئے۔ اور اُس کے سیکھنے میں غفلت کرے یا طرح طرح
کی بدعتی تعلیم کے حق میں لاپرواہی دکھے۔ تو بشر کا روزندگی کو نقصان پہنچے گا۔

(ر) ان سب فرائض کے علاوہ کلیسیا پر یہ بھی فرض ہے۔ کہ اپنے سب ممبروں کی روحانی
زندگی کی پرورش، حفاظت اور ترقی کی بھی فکر کرے۔ اور اُن کو روحانی فائدہ
پہنچائیں۔ لازم ہے کہ سب کے سب الٰہی تعلیم پانے میں شریک ہوں۔ کیونکہ خداوند
کا پیغام سب کے لئے ہے۔ اور تم نادان نہ رہو۔ بلکہ خداوند کی مرضی کو سمجھو کیا ہے؟
افسیوں ۵-۱۷ یہ زندگی میں ایک منتخب پیشہ اور کلیسیا کے دینی استاد۔ پادری خاص
طور سے۔ اِس کی بابت الٰہی ہدایات یہ ہیں "مبارک ہے وہ آدمی جو حکمت کو پاتا ہے
اور وہ جو فہم حاصل کرتا ہے کیونکہ اُس کا حصول چاندی کے حصول سے اور
اِس کا نفع کندن سے بہتر ہے۔ وہ مرجان سے زیادہ بیش بہا ہے۔ اور تیری مرغوب
چیزوں میں بے نظیر۔" امثال ۳: ۱۳، ۱۵۔

کلیسیا کے روحانی بچوں میں بہت کمزوریاں پائی جاتی ہیں۔ کیونکہ اُن میں حکمت
اور دانش بہت کم ہے۔ اور اُن کی زندگی مسافرت میں کثرت سے مشکلات ہیں۔
جن پر غالب آنا مشکل ہے۔ اِس لئے ہر ایک شریک کو کامل دانائی سے تعلیم
دینا چاہئے تاکہ ہر ایک شخص مسیح میں کامل ہو جائے۔ کلسیوں ۱: ۲۸۔ کلیسیا کو
لازم ہے کہ اپنی روحانی زندگی تیز اور تازہ رکھے۔ تاکہ وہ نہ صرف روحانی بچوں کو

تیار کرے بلکہ اُن کی پرورش بھی کرے۔ روحانی اور اخلاقی زندگی بڑھنے والی زندگی ہے۔
اِس مرنے تک منزل بہ منزل آگے بڑھنا حق اور فرض ہے۔ روحانی زندگی میں بڑھتے جانا
نہ صرف ممکن بلکہ فرض ہے جس قدر روحانی جسمانی طور پر انسان کی زندگی ماں اور باپ سے
پرورش حفاظت پا کر سیکھ سکتی ہے۔ اور بڑھتی ہے۔ تاکہ رفتہ رفتہ پورے قد اور
کاملیت تک پہنچ جاتی۔ اُسی قدر روحانی طور پر بھی اعلیٰ مقام پر پہنچتا ہے۔ نہ صرف
انسان کی جسمانی اور روحانی زندگی اِس دائرے میں ہے۔ بلکہ ساری مخلوقات کے
درمیان یہ نظام موجود ہے یعنی نباتات میں یہ قانون موجود ہے۔ اِس کی بابت لکھا ہے۔ کہ
پہلے پتی پھر بالیں۔ بعد اُس کے بالوں میں تیار دانے پھر جب اناج پک جاتا ہے۔ تو
درانتی لگاتا ہے۔ کیونکہ کاٹنے کا وقت آپہنچا۔ مرقس ۴: ۲۸-۲۹۔ پرندوں اور
حیوانوں میں بھی یہ قانون پایا جاتا ہے۔ حقیقی ترقی کے لئے عمر اور قد کے مطابق
بڑھنا اور قوت ہونی چاہئے۔ ہماری روحانی زندگی درخت کی مانند ہے۔ کیونکہ آگے
کو ہر ایک کو ایک کثرت کا خزانہ دکھائی دیتا ہے۔ اِسی روح میں روحانی
قوت کثرت کے ساتھ یہاں تک ملتی ہے کہ روحانی زندگی کی حالت درست ہو جاتی
ہے۔ کلیسیا کے لئے روح القدس کی معموری کی بے حد ضرورت ہے۔ اگر سب مسیحی
اِس معموری میں زندہ ہیں اور قوی بنتے ہوتے اپنے بڑے کام کا انجام دیتے ہیں۔
تو زندہ خدا کا بڑا جلال ظاہر ہوتا ہے اور کلیسیا دنیا میں بڑی فتح پائے گی۔ اور ناممکن
ہوگا کہ وہ اپنی بڑی خدمت میں شکست پائے۔ اِس بڑی خدمت میں بہتوں نے ایسے
بڑے کام کئے ہیں کہ جنہوں کی بھلائی حاصل ہوئی۔ زمانہ بہ زمانہ کلیسیا کے بڑے
بزرگ اور اُستاد اِس بات کا اقرار کرتے ہیں۔ کہ کلیسیا کی تعلیم بڑی دعاؤں
اور روحانی پرورش کے اثر سے وہ اپنے بڑے کام کے لئے تیار ہوئے ہیں۔
نئی پیدائش کے ذریعے سے روحانی بچے ہی ہوتے ہیں۔ بائبل میں تو مزید بار بار

بچے کہلاتے ہیں۔ روحانی بچوں کو خدا سے پرورش حاصل ہوتی ہے جو کہ لازم اور فرض ہے۔ اِس کی بابت پولوس رسول کا پیغام بہت بیش قیمت ہے۔ افسیوں ۴: ۱۱-۱۴؛ عبرانیوں ۵: ۱۱-۱۴۔ ایسی الٰہی نصیحتیں بے شمار آیتوں میں پیش کی جاتی ہیں۔ اُسے قبول کرنا سب پر فرض ہے۔ اِن شرطوں پر پرستش کی ترقی منحصر ہے۔ روح القدس روحانی زندگی کی ترقی کرنے کا وسیلہ ہے۔ کسی دوسری راہ سے ایسی روحانی ترقی نہیں مل سکتی۔ جب وہ قوت کلیسیا میں موجود ہے جس کے اثر سے انسان کے اندرونی تبدیلی اور روحانی ترقی حاصل ہوتی ہے۔ تب کلیسیا اپنے ممبروں کے درمیان نہ صرف روحانی زندگی کی ترقی اور نجات کا باعث ہوگی۔ بلکہ اُس کے وسیلے سے بہت سے لوگ مسیحی جماعت میں شریک ہوں گے۔ جب روح القدس کا پورا اثر کلیسیا میں حاصل ہو۔ تب انسان بُرائی کی راہوں سے بچ جاتے ہیں۔ یہاں تک روح القدس کی قدرت کلیسیا کے کام میں لائی جاتی ہے۔ وہاں تک کلیسیا کامیابی اور فتح مندی حاصل کرتی ہے۔ روح القدس کی حضوری کی کمی سے کلیسیا کی خدمت کی بابت شکست کا تجربہ ظاہر ہوتا ہے۔ حقیقت میں صرف ایک ہی زندگی فتحمند زندگی اور وہ یسوع کی ہے۔ ہر ایک مسیحی اُس کی زندگی کو حاصل کر سکتا ہے۔ یہ عجیب زندگی جو خداوند یسوع مسیح سے ملتی ہے۔ نہ صرف بڑھنے والی بلکہ فتحمند اور کامیاب اور پھلدار زندگی ہے۔ بشرطیکہ روح القدس کی حضوری ایسی زندگی میں سکونت کرتی ہو۔ بغیر پاک روح کی تاثیر۔ اِس قدرت کے روحانی زندگی کی ترقی نہیں پاتی۔ ساری چیزیں جو ہماری زندگی یعنی روحانی زندگی اور دنیاوی سے تعلق رکھتی ہیں۔ مسیح میں ملتی ہیں۔ روحانی علم اور اخلاقی بینائی کی کمی کے سبب سے بہت سے مسیحی پورے قد تک نہیں پہنچے۔ جب ایمانداروں کی روحانی زندگی پورے قد اور کمال کی طرف بڑھتی ہے تو اُس کی اصلی

اُمید ظاہر ہوتی ہے۔ جب چالیس برس کے شخص کا بدن دس سال کے جنم کا سا ہے۔ تو وہ ضرور کمزور ہو کر کاملیت سے محروم رہے گا۔ کیونکہ پیچھے رہنے والوں کو مقدور نہیں کہ پورے طور پر اپنے ٹھہرائے ہوئے کام کو انجام دیں۔ اگرچہ الٰہی انتظام یہ ہے کہ ہماری روحانی زندگی کے بڑھنے میں عمر اور لیاقت کے درمیان میل اور موافقت ہو۔ تاہم بے شمار مسیحی روحانی ترقی سے محروم ہیں۔ کیونکہ وہ عمر اور قد کے مطابق نہیں بڑھتے جاتے۔ جس طرح جب انسان جسم میں ہے تو چاہئے کہ یہ ترقی ہوتی جائے۔ اُسی طرح روحانی زندگی میں ترقی ہونی چاہئے۔ ظاہر اور ثابت ہوتا ہے۔ کہ جب ضروری اور ٹھہرائی ہوئی شرطیں پوری کی جاتی ہیں تو راستبازوں کی روحانی ترقی کی جاتی ہے۔ جس طرح درخت اوپر کی طرف اور زمین کے نیچے بڑھتے جاتے ہیں۔ اُسی طرح راستبازوں کی ایک ظاہری اور دوسری باطنی ترقی ہوتی جاتی ہے۔ بائبل کا فرمان یہ ہے کہ "فضل میں بڑھتے جاؤ" ۲۔ کرنتھیوں ۳: ۱۸۔ اِس کی بابت پولوس رسول فرماتے ہیں کہ میں نے درخت لگایا۔ اور اپلوس نے پانی دیا۔ مگر خدا نے بڑھایا۔ ۱۔ کرنتھیوں ۳: ۶۔ وہ اِس بات کو صاف آشکارا کر دیتا ہے کہ ہماری زندگی کے بڑھانے کے لئے الٰہی انتظام چند خدمتوں کے وسیلے سے ہوتا ہے۔ روحانی موجودگی کے سبب سے ایماندار لوگ کلیسیا میں طرح طرح کی خدمتوں کو انجام دیتے ہیں۔ اگر لگانے والے اور پانی دینے والے نہ ہوتے تو خدا کو بڑھانے کا موقع نہ ملتا۔ پاک روح روحانی زندگی کا چشمہ اور اُس زندگی کی پرورش کا وسیلہ ہے۔

(ز) کلیسیائی حکومت کی بناوٹ:-

کیا نئے عہد نامے میں کلیسیا کی حکومت کے انتظام کی تعلیم پائی جاتی ہے۔ بائبل تعلیم دیتی ہے کہ ہر مقامی کلیسیا سب دوسری کلیسیا یا جماعت سے آزاد اور اپنی باتوں میں اپنا انتظام کرے۔ اور اُس کا حق ہے کہ سرکاری یا کسی دوسری

کلیسیا کے انتظام سے آزاد رہے۔ یہ کلیسیائی بندوبست کا خیال ہے جو نئے عہدنامے میں پایا جاتا ہے۔ پنتیکست کے دن کے بعد ایمانداروں کی کوئی خاص عملی جماعت نہ تھی۔ اور کسی وقت وہ لوگ اپنے گھروں میں عبادت کرتے اور عبادت خانے کے وقت کے مطابق دعا کرتے تھے۔ اعمال ۲: ۴۶۔ رسولوں کی تعلیم اور رفاقت کے وسیلے سے اور پورا کیا گیا۔ جیسے جیسے کلیسیا گنتی میں بڑھتی گئی تو ذیل کے ذریعے سے کلیسیا کے تقرر میں ترقی ہوتی گئی۔ یعنی اول کلیسیا کے حاکم۔ جیسے جیسے ضرورت ہوتی گئی۔ پورے کرنے کے لئے چنے گئے۔ مثلاً اعمال ۶: ۱-۵۔

دوم خدمت کا کام انجام دینے کے لئے روحانی نعمتیں کچھ شخصوں کو دی گئیں۔ قدیم کلیسیاؤں میں جمہوری حکومت تھی۔ یہ خاص و عام کے لئے ضروری بات تھی۔ جہاں روح کی نعمت سب کو مل سکتی تھی۔ اور کسی خاص خدمت کے لئے الٰہی قوت سے معمور کئے جاتے تھے۔ یہ حقیقت ہے کہ رسول اور بزرگ کا کام میٹنگ اور نصرت کے چننے کی میٹنگ میں میر مجلس ہوتے تھے لیکن یہ سب باتیں سب شرکا کے اتفاق سے ہوتی تھیں۔ اعمال ۶: ۳-۶۔ ۱۵: ۲۲۔ ۱ کرنتھیوں ۱۶: ۳۔ ۲-۲ کرنتھیوں ۸-۱۹۔ فلپیوں ۲: ۲۵۔ اعمال ۱۴: ۲۳۔ طیطس ۱: ۵۔

ان حوالہ جات سے معلوم ہو سکتا ہے کہ پولوس اور برنباس اور طیطس بغیر جماعت کی صلاح کے بزرگ مقرر کرتے ہیں لیکن معتبر کلیسیا تواریخ اظہار دلاتے سے مقرر کرتے تھے۔ پہلے دنوں میں سب کلیسیاؤں کی کوئی ایک ہی حکومت نہیں تھی۔ ہر ایک مقامی کلیسیا آزادی سے اپنی حکومت اور انتظام کرتی تھی۔ "شدرتا" بارہ رسول مسیح کے خاص تعلق کی وجہ سے کچھ فرق ہی پاتے اور خاص اختیار رکھتے تھے۔ اعمال ۱۵ پولوس غیر قوموں کی کلیسیا پر خاص خیال رکھتا تھا۔ تو بھی یہ اختیار خالص تھا۔ نہ کہ ایسا جو کسی جماعت سے اسے ملا ہو۔ حالانکہ

اپنی ہر ایک بات کا فیصلہ کرنے کے لئے ہر ایک مقامی کلیسیا آزاد تھی۔ لیکن ایک دوسرے کی شراکت میں بالکل ملی جلی تھیں۔ رومیوں ۱۵: ۲۶-۲۷۔ ۲-کرنتھیوں ۸: ۱۹۔ رومیوں ۱: ۱۵۔ یوحنا ۳ گلتیوں ۲: ۱۹۔ ایک مسیحی کلیسیا بہت بہت کلیسیاؤں کا جھنڈ گروہ نہیں ہے۔ جو ایک سردار کے نیچے ہو۔ چاہے خواہ کوئی شخص ہو جیسے پوپ یا کسی معزز حکومت کے نیچے ہو۔ جیسے پریسبیٹری سینڈ اسمبلی یا کرسچین ایسوسی ایشن۔ نہ ہی کلیسیا کا دستور نہیں۔ کہ کسی ملک کے حصے میں جہاں کہیں ایک ہی قسم کے ایمان کے لوگ ہوں۔ اگر کوئی حکومت رکھے۔ نئے عہدنامے میں کلیسیا کا ایسا کوئی خیال نہیں پایا جاتا۔ کلام میں ایسی تعلیم نہیں پائی جاتی کہ کلیسیاؤں کی موافقت مسیحیوں کی خدا جماعت کا ملکر ایک خاص جماعت ہونے پر منحصر ہے لیکن مقدسوں کی شراکت ایک روحانی موافقت ہے۔ جو خدا سے پیدا ہوئے ہیں۔ ہر ایک خاص کلیسیا اپنے حق اور حقوق کو استعمال کرنے کے واسطے پورے طور سے آزاد ہے۔ سب کلیسیائی ہر ایک شخص اور جماعت سے آزاد ہیں صرف خداوند یسوع مسیح کے تابع ہیں۔ ایسی آزادی کلیسیائی حکومت کا اصلی نمونہ ہے۔ جو نئے عہدنامے میں سکھایا جاتا ہے۔ جس کا ثبوت تواریخ سے ملتا ہے۔ کلام میں سے صاف ثبوت ملتا ہے کہ پہلی کلیسیا اپنی حکومت میں خود مختار تھی۔ یہاں مسیح اپنی بات چیت کے دوران میں کلیسیا کا صاف ذکر کرتا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صرف اُسی ہی کا کلیسیا پر پورا اختیار ہے۔ متی ۱۸: ۱۵-۱۷۔ یہاں کہ مشکلات کو حل کرنے اور جماعتی گڑبڑی کو دور کرنے کے اس دور میں وہ سب سے پہلے شخصی فرق کو ادا کرنے کے لئے بتاتا ہے۔ اور جب وہ کلیسیا کے اختیار کی بابت جو کلیسیا کے سپرد ہے کہ کلیسیا کا آخری فیصلہ ہے۔ کلیسیا کے اس فیصلے میں کوئی رد و بدل کی ضرورت نہیں۔ کوئی دوسری کچہری مقامی کلیسیا میں نہ تھی۔ اسی

نے کوئی بھی دوسرا انتظام کلیسیا یا دینی مجلس یا کونسل کو قبول نہ کیا۔ بلکہ بتایا کہ کلیسیا سے
بڑھ کر اِس کے بعد کوئی فریاد نہیں۔ اگر وہ کلیسیا کی بھی نہ سُنے تو اُسے محصول لینے والے
اور غیر قوم والے کے برابر جان۔

جو طریقہ انطاکیہ کی کلیسیا نے اختیار کیا۔ وہ پورا اشارہ ہے۔ جب یہودی لوگوں
کے دستوروں کو مسیحی انتظام میں ملانے کے متعلق مشکلاتیں اُٹھیں جن کے بارے میں
وہ شک میں تھے تو انہوں نے یروشلم کی کلیسیا میں ایلچی بھیجے۔ جو نہ صرف یہودی رسولوں
کا مرکز تھا بلکہ ابتدائی مسیحی علم کا بھی مرکز تھا۔ کیونکہ وہ رسولوں کی سنت اکٹھی تھے۔
اِس طرح با اختیار تعلیم پاتے تھے۔ اعمال ۱۵ باب پولس اور برنباس جو الہام
پائے ہوئے رسول تھے۔ اُن لوگوں میں کوئی خاص عہدہ ہوتے حاکم نہیں سمجھے جاتے
تھے لیکن یہودی کلیسیا میں ایک برابر تھے۔ جب وہ یروشلم میں آئے تو کلیسیا رسول
اور بزرگ سب اُن سے ملے۔ اعمال ۱۵:۴ جب سب باتیں ہو چکیں اور کلیسیا کا
پاسبان یعقوب اپنا خیال پیش کر چکا تو جو کچھ انطاکیہ کی کلیسیا سے کہنا تھا۔
اِس پر اتفاق ہو گیا۔ تب رسولوں۔ بزرگوں اور کلیسیا کو پسند آیا۔ کہ اپنے میں
سے کچھ لوگوں کو چُن کر پولس رسول اور برنباس کے ساتھ انطاکیہ کو بھیجیں۔ رسول
اِس بات کا اقرار کرتے اور مانتے تھے۔ کہ کلیسیائیں خودمختار جماعت ہیں جو کسی اختیار
کے تابع نہیں ہیں۔ وہ اپنے کاموں کا بیان کلیسیاؤں کے سامنے کرتے تھے اور اپنے خطوں
کو کلیسیاؤں کو لکھتے تھے۔ نہ کہ کلیسیاؤں کی ایک جماعت کو۔ اپنے خطوں میں رسول
اِس بات کا اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہر ایک کلیسیا اپنے افسروں کو چُننے اور کسی تعلیم کو ماننے
اور شریر کو نکالنے کا پورا اختیار رکھتا۔ لیکن وہ سب کے سب الٰہی قانون کے اندر ہی
ہر ایک بات میں خودمختار رہتی ہیں۔ وہ اِس بات کو نہیں اُن پر روشن کر دیتے ہیں۔ کہ ہر ایک
کلیسیا اپنی قوت اعتماد کو پوری طرح استعمال کر سکتی ہے۔ خاص کر کے اپنی کلیسیا

کے قانون ماننے اور نالائق ممبر کو برخاست کرنے میں ان باتوں کے علاوہ مکاشفہ کی کتاب
میں مسیح کی کلیسیاؤں کے فرشتے یا پاسبان کے ذریعے سے صلح۔ نصیحت۔ ملامت اور
تعریف اور خاص کلیسیاؤں کو دئے گئے کیونکہ وہی اِس کے جواب دِہ اور تعریف کے لائق
ہیں۔ یہ باتیں سب کلیسیاؤں کو مل کر یعنی ایک خاص جماعت جو مل کر بنی ہوں سکے کا بن گیا
اور نہ آسیہ کی کلیسیا کو بلکہ جدا جدا کلیسیاؤں کو۔ بہت لوگوں کا خیال یہ ہے کہ کسی
قوم کی کلیسیا کے ممبر کا کوئی تقرر میں ہونا چاہئے۔ اور اِس تقرر کو مقامی کلیسیاؤں
پر ہونا اختیار ہے۔ ایسے خیال کی کوئی صفائی مقدس کلام میں نہیں پائی جاتی۔
نئے عہدنامے میں کوئی ثبوت نہیں ملتا ہے کہ کلیسیا لفظ کا مطلب قومی کلیسیا کا تقرر
یا عبارت ہے۔ اکرنتھیوں ۱۲: ۸ فلپیوں ۳: ۶ تیمتھیس ۳: ۱۵۔ یہ ظاہری طور
سے تمام کلیسیا کا مطلب دیتے ہیں۔

جو کچھ بھی ہو۔ بہت لوگ فرق فرق خیال پیش کرتے۔ تعلیم دیتے ہیں اور مانتے ہیں کہ
مسیحیوں کی مقامی کلیسیا کو اپنی حکومت نہیں کرنی چاہئے۔ بلکہ بشپ یا جماعت وغیرہ
اُن پر حکومت کرے۔ اِن سب باتوں کو ہم نئے عہدنامے کی تعلیم کے خلاف اور قدیم کلیسیا
کے دستور کے خلاف سمجھتے ہیں۔ رومن کیتھولک لوگوں کا خیال ہے کہ کلیسیا کا مطلب
یہ ہے کہ ہر ایک مقامی کلیسیا پوپ کے خاص اختیار میں ہے جو پطرس رسول کا جانشین
اور مسیح کا بے خطا قائم مقام ہوتا ہے۔ اِسی طرح مسیح کی ایک کلیسیا مانتے ہیں۔
بائبل میں ایسا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ جس سے یہ ظاہر ہو کہ یسوع مسیح نے پطرس کو
ایسا اختیار دیا۔ متی ۱۶: ۱۸-۱۹ پطرس کو صرف اِس موقع پر یہ ظاہر کرنا ہے
کہ وہ مسیح کا پہلا اقرار کرنے والا اور یہودیوں اور غیر قوموں کا منادی تھا۔ اِس طرح
دوسرے رسولوں نے بھی کلیسیا کی بنیاد ڈالی۔ افسیوں ۲: ۲۹ مکاشفہ ۲۱، ۱۴۔ ایک
وقت یعقوب کی رائے پطرس کی رائے کے برابر سمجھی گئی۔ اعمال ۱۵: ۷-۳۰

ایک وقت پطرس ۔ پولس رسول کے ذریعہ جھڑکا گیا گلتیوں ۲: ۱۱ پطرس اپنے آپ کو ہم خدمت بزرگ کہتا ہے ۔ ۱ پطرس ۵: ۱ اگر پطرس کو ایسا اختیار دیا جاتا ۔ تو اِس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ پطرس روم شہر میں تھا یا وہ روم شہر میں بشپ تھا ۔ بائبل سے صاف آشکارا کیا جاتا ہے کہ پولس غیر قوموں کا رسول تھا ۔ اور پطرس نے خود اِس بات کو منظور کیا ۔ اِس کی بابت پولس رسول فرماتے ہیں کہ جس طرح مختونوں کو خوشخبری دینے کا کام پطرس کے سپرد ہوا اُسی طرح سے نامختونوں کو سنانا اُس کے سپرد ہوا ۔ کیونکہ جس نے مختونوں کی رسالت کے لئے پطرس میں اثر پیدا کیا ۔ اُسی نے غیر قوموں کے لئے مجھ میں بھی (اثر پیدا کیا) اور جب اُنہوں نے اِس توفیق کو معلوم کیا جو مجھے ملی تھی تو یعقوب اور کیفا اور یوحنا نے جو کلیسیا کے رکن سمجھے جاتے تھے ۔ مجھے اور برنباس کو داہنا ہاتھ دے کر شریک کر لیا ۔ تاکہ ہم غیر قوموں کے پاس جائیں اور وہ مختونوں کے پاس گلتیوں ۲: ۷ ۔ ۹ بائبل کے بموجب ہر کلیسیا اپنی حکومت کرنے کا اختیار رکھتی ہے ۔ انجیل اور رسولوں کی تصنیفات میں بہ صفائی کے ساتھ ذکر آتا ہے کہ پہلے کلیسیا سرکاری کلیسیا نہ تھی اگرچہ یسوع مسیح نہ رسولوں کا ارادہ تھا کہ ایسا ہو ۔ تاہم رفتہ رفتہ کلیسیا اور روم کی بادشاہت دونوں ایک محکمے ہو گئے اور پوپ کلیسیا اور بادشاہت کا سر ہو گیا ۔ پوپ اور کلیسیا خدا اور انسان کے بیچ درمیانی مقرر کئے گئے ۔ وہ اپنی طرف سے یہ تعلیم پیش کرنے لگے کہ پوپ اور کلیسیا کے ذریعے سے کوئی مسیح تک پہنچ نہیں سکتا ۔ اِس سے نہایت صاف معلوم ہوتا ہے کہ اُس کی تعلیم یہ ہے کہ کلیسیا ایک وسیلہ ہے جس سے کوئی مسیح کے پاس آ سکتا ہے ۔ یہ تعلیم نہایت غلط ہے ۔ کیونکہ بائبل صاف سکھاتی ہے ۔ کہ مسیح ایک وسیلہ ہے جس سے کوئی کلیسیا میں داخل ہو سکتا ہے ۔

بارہ رسول کلیسیا کی بنیاد ہیں ۔ وہ شروع سے خود دیکھنے والے اور مسیح

کے ساتھ دکھ اٹھاتے ہیں ۔ مسیح کے مرجانے جی اٹھنے اور آسمان پر چڑھ جانے کے گواہ ہیں ۔ لہٰذا اُن کو گواہی دینے کا اختیار دیا گیا تھا ۔ کیونکہ وہ شروع سے یسوع مسیح کے ساتھ تھے ۔ یوحنا ۱۵: ۲۷ خدا نے اُن کے وسیلے سے کلیسیا کو پاک کلام دیا ۔ وہ خدا کے حکم سے لکھتے تھے ۔ اس لئے اُن کا کلام خدا کا کلام تھا اور کلیسیا کا قاعدہ مسیح کے آنے تک رہے گا ۔ یعنی اُنہیں یہ تعلیم دو کہ ان سب باتوں پر عمل کریں جن کا میں نے تم کو حکم دیا ۔ اور دیکھو میں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں ۔ دیکھو رومیوں ۱: ۱ ۔ ۱ کرنتھیوں ۹: ۲۱ ۔ ۲ کرنتھیوں ۱۲: ۱۲ عبرانیوں ۲: ۳ ۔ ۴ ۔ ۲ پطرس ۳: ۱۶ وغیرہ ۔

ہم بیان کر چکے ہیں کہ یہ بارہ رسول ہر زمانے کے لئے رسول ہیں ۔ لیکن ہر ایک کلیسیا میں بزرگ یا پاسبان خادم اور خادمہ ضرورت کے مطابق مقرر کئے جاتے ہیں ۔ اُن کے اور سب شرکاء کے ہاتھ میں سب انتظام کرنے کا اختیار دیا گیا ہے اور کسی پوپ یا خاص آدمی کے ہاتھ میں نہیں ۔ ذیل کی آیتیں اِس بات پر صاف گواہی دیتی ہیں مثلاً جب یہوداہ اسکریوتی کا جانشین چنا گیا تو تمام شاگردوں نے مل کر چنا اور جب سات خادم چنے گئے تو جماعت کے لوگوں نے اپنے میں سے اُن کو چنا ۔ اعمال ۱: ۱۵، ۶: ۲ ۔ ۵ ۔ اس پر رسولوں اور بزرگوں نے ساری کلیسیا سمیت مناسب جانا کہ اپنے میں سے چند شخص چن کر پولس رسول اور برنباس کے ساتھ بھیجیں اعمال ۱۵: ۲۲ ۔ اِس لئے ہم نے ایک دل ہو کر مناسب جانا کہ بعض چنے ہوئے آدمیوں کو اپنے عزیزوں برنباس اور پولس کے ساتھ تمہارے پاس بھیجیں ۔ اعمال ۱۵: ۲۵ ۔ دیکھو اعمال ۱۱: ۲۹ ۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے ۔ ہر کلیسیا کا انتظام ایسا تھا کہ ہر ایک شریک کو خیال اور رائے کی آزادی دی گئی تھی ۔ اور وہ جو سمجھتے تھے کہ مناسب تھا اُس کے مطابق وہ ایک دل اور ایک جان سے کام کرتے تھے لیکن ذیل کی آیتیں ظاہر

کر دیتی ہیں۔ کہ ایک کلیسیا دوسری کے ساتھ کام کرتی تھی اور اگر ضرورت ہوتی تو ایک کلیسیا دوسری کو مدد بھی دیتی تھی۔ اعمال ۱۱: ۲۹-۳۰، ۱۵: ۲۲، ۳۲

(ی) کلیسیا کہاں تک اپنے شرکاء کا اختیار رکھتی ہے؟

دنیاوی طور پر اختیار کے نقطہ سے کلیسیا کا کام زیادہ نہیں ہے۔ لیکن روحانی طور پر اُس کی ترقی اور خاص خدمت الٰہی ہدایت اور مدد سے تعلق رکھتی ہے۔ روحانی بادشاہت کی بہتری اور کامیابی حاصل کرنے کے لئے کلیسیا کو کسی قدر اختیار ضرور دیا گیا ہے۔ وہ اختیار خاص کر کے اُن شرکا کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جو اِن تعلیموں سے کمی بیشی کے ساتھ محروم رہتے ہیں۔

اِس قسم کے اختیار کی موجودگی اور استعمال کی بابت پاک کلام کی تعلیم صفائی کے ساتھ ملتی ہے۔ اور یہ اختیار بدعتی تعلیم اور بداخلاق رفتار وگفتار سے نسبت رکھتا ہے کہ جب شرکاء گناہ میں گرفتار رہیں اور نجات کی راہ سے گمراہ ہو جائیں تو کلیسیا یہ اختیار رکھتی ہے کہ اُن کو خارج کر دے۔ متی ۱۸: ۱۷ کلیسیا کے لئے ایسے اختیار کا استعمال بعض موقعوں پر لازم ہے۔ اِس کے بغیر کلیسیا کامیابی سے ضرور محروم رہے گی۔

ثابت ہوتا ہے کہ کلیسیا کا فرض اور اختیار ہے کہ وہ اپنے شرکاء پر نگہبانی اور حکومت کرے۔ نہ صرف یسوع مسیح اور رسولوں نے اِس امر کو منظور کیا بلکہ رسولی کلیسیا بھی اِس بات پر قائم تھی اگر تیرا بھائی تیرا گناہ کرے تو جا اور اکیلے میں بات چیت کر کے اُسے سمجھا۔ اگر وہ تیری سُنے۔ تو تو نے اپنے بھائی کو پا لیا۔ اور اگر نہ سُنے تو ایک اور ایک دو آدمیوں کو اپنے ساتھ لے جا۔ تاکہ ہر ایک بات دو تین گواہوں کی زبان سے ثابت ہو جائے۔ اگر وہ اُن کی بھی سننے سے انکار کرے تو کلیسیا سے کہہ اور اگر وہ کلیسیا کی بھی سننے سے انکار کرے تو تو اُسے غیر قوم والے اور

محصول لینے والے کے برابر جان۔ متی ۱۸: ۱۵-۱۷ خداوند یسوع مسیح کے نام سے ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہر ایک اپنے بھائی سے کنارہ کرو۔ جو بے قاعدہ چلتا ہے اور اس روایت پر عمل نہیں کرتا جو اُس کو ہماری طرف سے پہنچی۔ ۲ تھسلنیکیوں ۳: ۶

ایک دو بار نصیحت کر کے بدعتی شخص سے کنارہ کر۔ ططس ۳: ۱۵

کلیسیا کا فرض یہ نہیں ہے کہ ہر وقت موقع ڈھونڈے تاکہ وہ کمزوروں پر الزام لگائے لیکن جب کبھی ایسا وقت آتا ہے۔ تب وہ اپنے اختیار کو استعمال کرے۔ اگر تیرا بھائی گناہ کرے۔ اُسے ملامت کر۔ اگر توبہ کرے تو اُسے معاف کر۔ لوقا ۱۷: ۳ باہر والوں پر خدا حکم کرتا ہے۔ پس اُس شریر آدمی کو اپنے درمیان میں سے نکال دو۔ ۱ کرنتھیوں ۵: ۱۳ خداوند فرماتا ہے کہ اُن میں سے نکل کر علیحدہ رہو اور ناپاک چیز کو نہ چھوؤ تو میں تم کو قبول کر لوں گا۔ ۲ کرنتھیوں ۶: ۱۷

کلیسیا میں دو قسم کے قصوروں کا فیصلہ کرنے کا طریقہ مندرج ہے۔

(۱) پوشیدہ قصور (۲) ظاہری قصور

(۱) پوشیدہ قصور کے فیصلہ کرنے کا طریقہ متی ۵: ۲۳، ۱۸: ۱۵-۱۷ میں درج ہے۔ زمانہ کا تجربہ یہ ہے کہ اگر اس قسم کا قصور اِس طریقہ کے مطابق فیصلہ نہ کیا جائے تو کلیسیا کے لئے بڑا نقصان ہوگا۔

(ا) اگر کوئی سوچتا ہے۔ کہ اُسے کسی سے چوٹ لگی ہے۔ تو وہ دونوں آپس میں سب باتوں کو ٹھیک کر لیں۔ اگر ممکن ہو تو سب مشکلوں کو حل کریں۔ اگر تیرا بھائی تیرا گناہ کرے۔ تو جا اور اکیلے میں بات چیت کر کے اُسے سمجھا۔ اگر وہ تیری سُنے تو تو نے اپنے بھائی کو پا لیا۔

(ب) اگر پہلے کوشش نہ کامیاب ہو تب جس کو دکھ پہنچا ہے وہ ایک یا دو گواہوں کو لے کر خطاکار کے پاس جائے۔ اُن گواہوں کے روبرو اُس سے صلاح

مشورہ کو حاصل کرتے ہوئے خطاکار سے بات چیت کرے اور کامیاب ہونے کی اُمید رکھے۔ جب کہ وہ اکیلے نہ کامیاب ہو۔ وہ پہلی ناکامیابی کی وجہ سے اپنی کوشش کو نہ چھوڑے اور نہ ہی اس کا نتیجہ خطاکار کے سر پر ڈالے اور اگر نہ سُنے تو ایک دو آدمیوں کو اپنے ساتھ لے جا تاکہ ہر ایک بات دو تین گواہوں کی زبان سے ثابت ہو جائے۔

(ج) اگر دوسری کوشش بھی پہلی کی طرح ناکامیاب ہوئی ہے اور خطاکار سے کچھ بھی میل ملاپ نہیں ہوا تو چاہیئے کہ جس کی خطا ہوئی وہ ہی اس بات کو کلیسیا پر ظاہر کرے۔ اور سب باتوں کو کلیسیا کے نیک انصاف پر چھوڑ دے۔ وہ خود کی کوشش میں ناکامیاب ہوا۔ ایک یا دو گواہوں اور مددگاروں کے ہوتے ہوئے بھی نہ کامیاب ہوا۔ اب صرف اُس کے پاس ایک ہی فریاد کی جگہ ہے۔ یعنی کلیسیا اور یہ آخری جگہ ہے۔

اور اگر وہ اُن کی بھی سُننے سے انکار کرے تو کلیسیا سے کہہ اب کلیسیا سے کے پورے معاملے کو سُننے کے بعد آخری فیصلہ سُنا دیا ہے۔ اِس کے بعد کوئی عدالت نہیں اور نہ کوئی فریاد ہے۔ کلیسیا کے عظیم سر نے ہمیشہ ہی سے فرمایا ہے۔ کہ اگر خطاکار کلیسیا کی بھی نہ سُنے تو کلیسیا کا فیصلہ اُس کی نسبت کیا ہوگا۔ تمام وقت یہی مقصد ہے کہ اپنے بھائی کو پایا۔

(۱) میں ناکامیاب ہونے سے بھائی کا رشتہ نہیں جاتا۔ جب کہ اس میں برادرانہ مزاج نہیں دیکھا اور نہ وہ کام جو ایک بھائی کو کرنا ہے کرتا ہے تو اس سے برادرانہ رفاقت سے خارج کر دیا جائے۔ اگر وہ کلیسیا کی بھی سُننے اور انکار کرے تو تُو اسے غیر قوم والے اور محصول لینے والے کے برابر جان
(۲) ظاہری قصور ۱ کرنتھیوں ۵: ۳-۵ ۲ تھسلنیکیوں ۳: ۶ میں دو مرے کئے ہوئے

طریقہ کے مطابق فیصلہ کرنا چاہیئے۔ یہ مشکل ہے کہ تمام ممکن بے قاعدہ کی باتوں اور چال چلن کا تفصیل بیان کیا جا سکے یہاں کچھ خاص باتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

(ا) غلط تعلیم۔ وہ تعلیم جس کی بنیاد غلط ہے۔ ان کو ماننا اور سکھانا وہ جو خدا کے قانون کے خلاف اور اقرار کئے ہوئے ایمان کے خلاف ہے گلتیوں ۱: ۶-۹ ۲ یوحنا ۱۰

(ب) حکومت کو نہ ماننا۔ جب ایک شریک کلیسیا کی ضروریات کو پورا کرنا چاہتا اور قانونی حکومت کے ماتحت نہیں رہنا چاہتا دیکھو متی ۱۸: ۱۷، ۱ تھسلنیکیوں ۵: ۱۴

(ج) لڑائی اور جھگڑے:-

اگر کوئی شریک جھگڑالو اور فسادی ہے بدن کی یگانگت اور صلح کو برباد کرتا ہے اور بگڑتا ہے دیکھو رومیوں ۱۶: ۱۷، ۱ کرنتھیوں ۱۱: ۱۶

(د) بُرے چال چلن:-

یہ مانی ہوئی بات ہے کہ مسیحی کلیسیا کی حالت اخلاق یا نیکی دنیا کے لوگوں اور جماعتوں سے بہتر ہوتی ہے۔ نہیں تو مسیحی کلیسیا کیونکر دنیا کی روشنی ہو سکتی ہے۔ دیکھو ۱ کرنتھیوں ۵: ۱۱

(ح) بے قاعدہ چلنا:-

ایسے چال چلن اور زندگی کی عادتیں جو مسیحی ایمان میں داغ لگاتی ہیں اور مقرر کئے ہوئے ایمان اور کلیسیا کے نیک انتظام کے خلاف ہیں۔

(ر) ایک الٰہی روح:-

ایسے معاملے جب شریک انجیل کی بشارت کے لئے اتنا نہیں دیتے جتنا وہ دے سکتے ہیں یا مسیحی خدمت کے لئے کچھ نہیں دیتے اور اپنے بوجھ کو دوسروں پر ڈالتے ہیں جبکہ کلیسیا آزادگی پر زور دیتی ہے۔ اور یہ نہیں ٹھہراتی کہ کس شریک کو کتنا دینا چاہیئے بلکہ سب باتوں کو آزاد مرضی کے ہدیے پر چھوڑتی ہے۔ تاہم اگر کوئی جواب دہی میں برابر حصہ لینے

سے انکار کرتا ہے۔ جبکہ کلیسیا کی تعلیم و تربیت کا فائدہ اس کے لئے دوسروں کے برابر کھلا ہوا ہے۔ دیکھو افسیوں ۵: ۵ ا کرنتھیوں ۵: ۱۱

(ز) کچہری میں جانا ۔ ملک کی عدالت میں ہم خطا کار کو سزا دلانے کے لئے جانا۔ مسیحی مقدسوں کے سامنے جانے کے بجائے جہاں پوشیدہ اور صلاحیت کے ساتھ انصاف ہوتا ہے۔ رسولوں نے سختی کے ساتھ اس بات کی ملامت کی۔ کہ ہر کلیسیا میں جہاں ہو "کیا تم میں کسی کے لئے بے دینوں کے پاس جاتے۔ اور مقدسوں کے پاس نہ جاتے؟ کیا تم نہیں جانتے کہ مقدس لوگ دنیا کا انصاف کریں گے؟ ۔

پس جب تم کو دنیا کا انصاف کرنا ہے۔ تو کیا چھوٹے سے چھوٹے جھگڑوں کے بھی فیصل کرنے کے لائق نہیں؟ کیا تم نہیں جانتے کہ ہم فرشتوں کا انصاف کریں گے۔ تو کیا ہم دنیاوی معاملے فیصل نہ کریں؟ ۔ پس اگر تم میں دنیاوی مقدمے ہوں۔ تو کیا ان کو منصف مقرر کرو گے جو کلیسیا میں حقیر سمجھے جاتے ہیں؟ ۔ ا کرنتھیوں ۶: ۱ ۔ ۵ خدا کے ٹھہرائے ہوئے طریقوں پر عمل کرنا فرائض کو پورا کرنا ہے۔ نافرمانی ہمیشہ نقصان کا باعث ہوتی ہے۔

(ح) کلیسیا کی خاص رسمیں ۔

مسیحی رسمیں : ۔ مسیحی زمانے میں خدا کی عبادت سے تعلق رکھتی ہوئی الٰہی حکومت کو قائم رکھنے کے لئے ہیں۔ اس خیال سے مختلف رسمیں ہیں۔ جیسے منادی کرنا۔ کلام سننا۔ دعا۔ گیت گانا۔ روزہ اور شکرگزاری کرنا الٰہی اختیار کو قائم رکھنے کے لئے ٹھہرائے ہوئے سمجھے جا سکتے ہیں۔ لیکن تنگ اور فرق کرانے والے خیال میں سب کے لئے ایک عام بات ہے۔ یسوع مسیح کے حکم اور نمونے سے کلیسیا کی وہ خاص رسمیں رکھنے اور پورا کرنے کا حکم ہوا۔ جیسے بپتسمہ اور عشائے ربانی۔ اس کے ساتھ رسولوں کے نمونے سے ہاتھ رکھنے کی رسم جو بپتسمہ دینے کے وقت یا کسی کو خدا کے کام کے لئے الگ کرنے کے وقت متعلق ہوتی ہے یہی رسوم ہیں جو کلیسیا کو سپرد کی گئیں۔ تاکہ ہمیشہ تک باقی جائیں وہ صرف ظاہری نشان نہیں ہیں۔ جو دماغ پر اثر کرتے ہیں۔ لیکن وہ اسے دستور کے

تعلیم دیتے ہیں۔ جو دل اور ذہن پر اثر کرتے ہیں۔ وہ نئے عہد کے دو نشان ہیں جن کے علاوہ مسیح نے اور کوئی مقرر نہ کیا۔ بہ حق دستور عزت اور فرمانبرداری کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ جب یہ خیال کرتے ہیں کہ مسیح نے انہیں مقرر کیا اور ان کا ماننا واجب ٹھہرایا۔ ان کی عزت اور تعظیم ان کی عجیب ورثی کی وجہ سے نہیں ہے۔ گو کہ صاف نظر ہے۔ لیکن اس حقیقت پر کہ مسیح نے انہیں مقرر کیا اور ان پر تعظیم کرنے کا حکم دیا۔

یہ رسمیں جو شکل میں اتنی سادہ اور اپنے آپ ہی اپنی ظاہر کرنے والی ہیں۔ مسیحی تواریخ میں بہت کا سخت اور تیز بحث اور مباحثہ کا باعث تھیں۔ ان کی شکل بدل دی گئی۔ ان کے مطلب برعکس کر دیئے گئے۔ اور ان کے ادا کرنے کی رسم دوسرے طریقوں میں بدل دی گئی۔ ان کا مطلب غلط بتلایا گیا۔

(۱) بپتسمہ :۔ بپتسمہ بعض وقت ابتدائی رسم کہلاتا ہے۔ کیونکہ کوئی جب تک بپتسمہ نہ لے تو کلیسیا کے شرکا میں شمار نہیں کیا جاتا۔ لیکن بپتسمہ لینے سے کلیسیا کی رفاقت نہیں ہو جاتی۔ بلکہ یہ دروازے پر رکھا ہوا ایک تخت کے بطور ہے۔ مسیح کے حاصل کرنے پر کلیسیا کے ممبر کا [illegible] ہوتی ہے یہ عہد کی ایک گواہی ہے۔ اس لئے یہ داخلی بات ہے۔ اور ایمان لا کر نجات کے کام کے بعد کلیسیا کا پہلا مسیحی کام ہے۔ اس لئے مسیح کو قبول کرنا اور اپنے نجات دہندہ کے ساتھ نئی زندگی میں رفاقت و شراکت میں رہنے کی تحقیق کرتا یا گواہی دیتا ہے۔ مسیحی بپتسمہ کو مسیح نے مقرر کیا۔ جس وقت یوحنا بپتسمہ دینے والے کے ہاتھ میں اپنے آپ کو سپرد کیا۔ اس نے اس کی شکل کو اختیار کیا۔ پر اس میں مطلب کو تھوڑا بدل دیا۔ یوحنا کا بپتسمہ توبہ اور اس ایمان لانے کے لئے تھا۔ جو آنے والا تھا۔ خداوند یسوع مسیح نے (یسوع کے شاگردوں نے) اس میں بپتسمہ دیا۔ جب مسیح آ چکا تھا۔ اور جب ان کو معلوم ہوا کہ جو بپتسمہ دے رہے ہیں۔ ان میں اس کی بادشاہت قائم ہو چکی ہے۔ بپتسمہ پرانے عہد نامے کا ختنہ یا اور کسی نشان کے بجائے نہیں آیا۔ لیکن یہ نئے عہد کے لئے مخصوص کیا گیا۔ اس طرح یوحنا آیا اور بیابان میں بپتسمہ دیتا اور گناہوں

کی معافی کے لئے توبہ کے بپتسمہ کی منادی کرتا تھا۔ مرقس ۱: ۴ دیکھو لوقا ۱: ۱۶؛ متی ۳: ۲ ۱۶، ۱۷؛ ۲۸: ۱۹ پیشتر اس کتاب میں ہم دیکھ چکے ہیں جو ہر زمانے کے لئے نمونہ ہے۔ فقط ایمان لانے والے بپتسمہ لے سکتے ہیں۔

(ل) مسیحی بپتسمہ کیا ہے۔

پیڈو بپٹسٹ اس سوال کا جواب یہ کہہ دیتے ہیں کہ چھڑکنا یا کسی پر پانی کا انڈیلنا، یا بھیگی ہوئی انگلی سے ماتھے کو چھونا یا کسی چیز کو پانی میں ڈبو کر پیشانی کے بیچ میں زور سے ملانا یا کسی امیدوار کو پانی میں غوطہ دینا ہر حالت میں باپ بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دینا کہلاتا ہے۔ اور یہ ان کے ایمان کے اقرار پر یا اگر وہ چھوٹے بچے ہیں۔ تو ان کے بدلے کسی دوسرے اقرار پر دیا جا سکتا ہے۔ اس طرح پانچ طرح کے طریقے ہوتے ہیں۔ جو دو قسم کے لوگوں کو دیئے جاتے ہیں۔ بائبل کے مطابق بپٹسٹ لوگ اس رسم کے طریقے میں ایک ہی خیال رکھتے ہیں۔ جیسے افسیوں ۴: ۵ میں لکھا ہے۔ کہ ایک ہی خداوند ہے۔ ایک ہی ایمان۔ ایک ہی بپتسمہ اور سب کا خدا اور باپ ایک ہی ہے۔ نہ کہ پانچ اور وہ بپتسمہ باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے پانی میں غوطہ دینا ہے۔ نہ کہ پانی کا کسی جان پر انڈیلنا یا چھڑکنا یا کسی اور طرح سے پانی کا استعمال کرنا۔ کلیسیا کی تواریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ بپتسمہ کی بابت تیسری صدی سے لے کے اب تک بحث ہوتی چلی آئی ہے۔ اگرچہ بائبل میں صرف بالغوں کے بپتسمہ کی تعلیم پائی جاتی ہے۔ تاہم بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ بالغ اور نابالغ دونوں کے بپتسمہ لینے کے واسطے کافی ثبوت ہیں۔ ثابت ہوتا ہے۔ کہ نابالغوں کا بپتسمہ نہ صرف غلط ہے بلکہ نقصان دہ اور خطرناک بھی۔ ہے کیونکہ بے شمار لوگ اسی تعلیم کی وجہ سے جواب دہی سے غافل رہ کر اپنے گناہوں میں مر جاتے ہیں۔ کلیسیاؤں کے پاسبان جب اپنی بھیڑوں کو یہ سکھاتے ہیں۔ کہ اپنے بچوں کو بپتسمہ دلاؤ۔ جیسا کلیسیا کا دستور ہے۔ تو وہی بچے بالغ ہو جاتے ہیں۔ تو والدین کے کہنے کے مطابق خداوند کے فرمان سے اپنے کو آزاد سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ رومی کلیسیا کے دستور کے مطابق اس کے ممبر کا اپنے نابالغ پن کے بپتسمہ کی وجہ سے اپنے کو نجات کے حقدار سمجھتے ہیں

پس افسوس ایسی تعلیم پر اور ان لوگوں پر جو ایسی تعلیم دیتے ہیں کیونکہ ہر ایک جو بائبل کے مطابق چلنا چاہتے اور سچے دل سے خداوند یسوع کے فرمان کو قبول کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس کا حکم بجا لاتے ہیں۔ اس تعلیم کے بڑے خطرے کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ وہ لوگ جو اپنے بچپن میں بپتسمہ پا چکے ہیں۔ بالغ ہونے پر توبہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں سمجھتے کیونکہ بائبل کی تعلیم کے مطابق نجات کی سب سے پہلی سیڑھی توبہ ہی ہے۔ پر جب اس دنیا میں سب کے سامنے بپتسمہ کے ذریعے اپنے ایمان کا اقرار کرنے کا وقت آتا ہے۔ تب ان کے بچپن کی تعلیم جو شیطان کا سب سے بڑا ہتھیار مسیحیوں کے لئے ہے۔ ان کے دلوں میں کام کرنے لگ جاتا ہے۔

(ب) **بپتسمہ کا طریقہ**:۔ کسی انسان کو مسیح پر ایمان لانے کے اقرار پر باپ بیٹے اور روح القدس کے نام میں پانی میں غوطہ دینا مسیحی بپتسمہ کہلاتا ہے۔ اس لئے اس کا مطلب ہے پانی میں غوطہ دینا یا ڈبونا نہ کہ بپتسمہ کہلاتا ہے اور بنا غوطہ دیئے ہوئے بائبل کے مطابق بپتسمہ نہیں۔ رسم کو ادا کرنے میں غوطہ دینا ضروری ہے۔ اور کسی پر پانی چھڑکنا بپتسمہ نہیں ہے۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ جیسا بعد میں بتایا جائے گا۔ اگرچہ بائبل کی تعلیم اس بات کی بابت نہایت صاف ہے۔ اور صرف ایک ہی خیال ہے تاہم مسیحیوں کے درمیان بہت طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔ کبھی پانی چھڑکا جاتا۔ کبھی انڈیلا جاتا۔ اور کبھی پانی میں غوطہ دیا جاتا ہے۔ بپتسمہ کا اصل اور اول مطلب غوطہ دینا ہے۔ وہ ایک یونانی لفظ ہے۔ جس سے غوطہ دینا۔ ڈبونا۔ شرابور کرنا۔ بھگونا۔ غسل دینا اور دھونا مراد ہے۔ اس سے کسی چیز کو پانی میں رکھنا اصلی مراد ہے۔ یسوع مسیح کی بابت لکھا ہے کہ اس نے دریائے یردن کے پانی میں بپتسمہ لیا۔ مرقس ۱: ۹ اور سب لوگوں نے دریائے یردن میں یوحنا سے بپتسمہ لیا۔ مرقس ۱: ۵۔ اور جب وہ پانی سے نکل کر اوپر آیا اور یوحنا اصطباغی بھی سالیم کے نزدیک عینون میں بپتسمہ دیتا تھا۔ کیونکہ وہاں پانی زیادہ تھا۔ یوحنا ۳: ۲۳۔ جب وہ پانی میں سے نکل کر اوپر آئے اعمال ۸: ۲۹۔ پولوس رسول فرماتے ہیں۔ کہ موت میں شامل ہونے کے بپتسمہ کے وسیلے سے ہم اس کے ساتھ دفن ہوئے۔ تاکہ جس طرح مسیح باپ کے جلال کے وسیلے سے مُردوں میں سے جلایا گیا۔

اسی طرح ہم بھی نئی زندگی میں چلیں۔ رومیوں ۶: ۴۔ اور اسی کے ساتھ بپتسمہ میں دفن ہوئے۔ اور اس میں خدا کی قوت پر ایمان لاکر۔ جس نے اسے مردوں سے جلایا۔ اس کے ساتھ جی بھی اٹھے کلسیوں ۲: ۱۲ صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بائبل کی تعلیم کے مطابق بپتسمہ کے بعد پانی سے نکل کر باہر آتے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قدیم زمانے میں یہ رسم تھی۔ کہ سب کو غوطہ دے کے کلیسیا میں شامل کرتے تھے۔ ان کا خیال یہ تھا۔ کہ جب تک کسی کو پانی کے اندر غوطہ نہیں دیا جاتا۔ تب اسے صحیح بپتسمہ نہیں ملا۔ ذیل کی باتوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ بپتسمہ کا کیا طریقہ ہے۔ اور کس قسم کا بپتسمہ ٹھیک ہے ڈاکٹر ہیسکیر (Hasco) صاحب کہتے ہیں۔

(ا) یہ بپتسمہ جو یوحنا دیتا تھا۔ اور جس کو خداوند مسیح نے قبول کر کے ان میں شریک ہوا اور جس کو رسول لوگ بھی استعمال کیا کرتے تھے۔ یہ غوطہ دینے کا بپتسمہ تھا۔ بپتسمہ لینے لوگوں کو دریا جاتا تھا۔ اپنے گناہوں سے حقیقی توبہ کر کے ایمان سے دینداری کے ساتھ رہتے تھے۔ لوقا ۳: ۳-۸ اعمال ۲: ۳۸

(ب) یہ بپتسمہ جو رسول قدیم کلیسیا کے لوگ مسیح کے دو سو برس سے زیادہ وقت کے بعد استعمال کیا کرتے تھے۔ غوطہ دینے کا بپتسمہ تھا۔

(ج) کلیسیا کی تواریخ کے ... جب قریب ... کے دو سو ساٹھ برس میں پہلی دفعہ چھڑکاؤ دینے کا بپتسمہ استعمال میں آیا۔ نواشین (Novatian) بیمار ہونے کی وجہ سے غوطہ کا بپتسمہ نہیں لے سکتا تھا۔ اس لئے بپتسمہ کے بدلے اس کے سر پر پانی ڈالا گیا۔ اس سے پیشتر اس قسم کے بپتسمہ کی بابت کچھ ذکر نہیں پایا جاتا۔ اس وقت سے پانی کا چھڑکا جانا یا انڈیلا جانا، کہ بپتسمہ بیماروں کے واسطے ڈبوئے جانے کے بپتسمہ کی جگہ استعمال ہونے لگا۔

(د) یہ غوطہ دینے کا بپتسمہ تیرہ سو برس تک دوسرے طریقوں سے زیادہ طور پر ہر ملک میں جاری تھا۔

(ح) یونانی لوگوں نے اصلی طریقے کو کبھی نہیں چھوڑ دیا۔ وہ ہمیشہ ڈبونے کا بپتسمہ دیتے رہے۔ جب کوئی جوان شخص ہو یا بچہ کا ہو۔ سب حالتوں میں اس قسم کا طریقہ استعمال میں لاتے تھے۔

(ر) غوطہ کے بدلے پانی کا چھڑکاؤ دینا رومی کلیسیا کی ایک علامت ہو گئی ہے۔ جسے بعد میں پروٹسٹنٹ کلیسیا نے قبول کیا۔

(ز) ریفارمیشن کے بعد یورپ کے پروٹسٹنٹ مسیحیوں کے بیچ میں بپتسمہ کے بدلے پانی کا چھڑکاؤ دینا عام طور سے استعمال کیا جانے لگا۔ اور پھر اس کے وسیلے سے یہ دستور امریکہ کے مسیحیوں کے کے بیچ میں پھیل گیا۔

(ہ) دنیا کے سب سے بڑے عالم یہ بات مانتے ہیں کہ یونانی لفظ بپتیزو (...) کے معنی غوطہ دینا مراد ہے۔ اور اس قسم بپتسمہ کے بجائے پانی چھڑک دینا اور انڈیل دینا کسی خاص موقع کے واسطے بغیر کوئی الٰہی اختیار منظور کیا گیا۔

(ط) کیونکہ دنیا کے آدھے سے زیادہ مسیحی اب تک بپتسمہ کے لئے غوطہ کی رسم مانتے ہیں۔ ... طریقہ کا انکار کرتے ہوئے صرف غوطہ کو قدیم زمانے کا ثبوت صحیح اور مطابق کتاب مقدس قرار دیتے ہیں

بپتسمہ

اگر یہ سب باتیں صاف دلی اور بے طرفداری سے ثابت کر دی جائیں۔ تو اعتراض کرنے والوں کی دلیلیں بے بنیاد ہوں گی لیکن تعلیم ثبوت کا رشتہ اور مذہبی طرفداری کے قوت ... کرنے کے لئے زیادہ مضبوط ہے۔ یہ بہ نسبت سچائی۔ دانش اور ضمیر کی قوت کے۔ ہمارے خداوند کا فرمان یہی تھا۔ اور اب تک ہے۔ کہ اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو۔ تو میرے حکموں پر عمل کرو گے۔ یوحنا ۱۴: ۱۵۔ کوئی ... (Martin ...) یا ... صاحب کہتے ہیں کہ "اگر کوئی تعلیم ... میں بہت مشکل ہی کیوں نہ ہو جائے بدن کے لئے نقصان دہ ہو۔ اور نکمی ہی نکلے۔ تو بھی اگر میں دیکھتا ہوں کہ یہ خدا کا فرمان ہے۔ میری روح کہتی ہے۔ یہی اچھا ہے۔ میں اسے موت تک مانوں گا۔

ڈاکٹر ہیسکیس (Hascox) پھر بتاتے ہیں۔ کہ میں یہ صفائی کے ساتھ بتا دینا چاہتا ہوں کہ ذیل کے حوالے ان عالم لوگوں کے ہیں جو پیڈو بپٹسٹ یعنی جو بچوں کے بپتسمہ ماننے والے تھے غوطہ دینے والوں کی باتیں بالکل نہیں پیش کی جا رہی ہیں۔ نہ اس لئے کہ وہ کم عالم ہیں۔ بلکہ حقیقت

رکھتے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے مخالف بچوں کے بپتسمہ کی ایسی تعلیم کی بابت ہمارے گواہ بن جائیں۔ اور تاکہ ہم خود ہی اپنی گواہی دیں اور ممکن ہے۔ کہ پیڈو بپٹیسٹ لوگ اپنے ہی عام لوگوں کی گواہی کو ہماری گواہی سے اور زیادہ مضبوط سمجھیں گے۔ یونانی عالم کی رائے یونانی لفظ بپٹیزو (Baptizo) کی بابت ذیل کے حوالوں میں مندرج ہے۔

(۱) شپولا (Schapula) کہتے ہیں۔ "ڈبو دینا۔ غوطہ دینا جیسا کہ ہم کسی چیز کو رنگائی کے واسطے ڈبوتے ہیں۔

(ب) شلیوسنر (Schleusner) کہتے ہیں۔ اس کا ٹھیک مطلب ڈبو کی دینا یا غوطہ دینا یا پانی میں غوطہ دینا۔

(ج) شیرولیس (Scheerewelous) کہتے ہیں۔ بپتسمہ دینا۔ غوطہ دینا۔ غسل دینا۔

(د) پارک ہورسٹ (Parkhurst) کہتے ہیں۔ ڈبو کی دینا غوطہ دینا یا پانی کے اندر ڈال دینا۔

(ح) گری فیلڈ (Greenfield) کہتے ہیں۔ غوطہ دینا۔ غوطہ زنی۔ ڈبونا"

(ر) گورین یا Greenfield کہتے ہیں۔ ڈبو کی دینا۔ غوطہ۔ پانی سے صاف ہونا۔

(ز) ڈونیگون (Donnegan) کہتے ہیں۔ پھر سے رقیق چیز یا گیلی ہوئی چیز میں غوطہ دینا۔ غوطہ زنی پورے طور سے بھگونا۔ ناکوں ناک بھرنا۔

(ہ) شٹرویس (Stourdza) کہتے ہیں۔ ڈبونا یا غوطہ دینا۔ غوطہ زنی یا پانی میں گاڑ دینا۔

(ل) ال سٹیٹیس (Alstidius) کہتے ہیں۔ بپتسمہ سے صرف غوطہ دینا مراد ہے۔

(ی) پاسو (Passow) کہتے ہیں۔ پھر غوطہ دینا۔ غوطہ زنی کرنا۔

(ک) شوٹ گیرو (Schottgaeus) کہتے ہیں۔ اس کا ٹھیک مطلب ڈبو دینا۔ یا پانی میں غوطہ دینا

روبنسن (Robinson) کہتے ہیں۔ غوطہ دینا۔ ڈبونا۔

لڈل Liddell اور Scott سکوٹ کہتے ہیں پھر سے ڈبونا۔

سیوکلس (Sophocles) کہتے ہیں۔ بپٹیزو کا مطلب ڈبو کی دینا غوطہ دینا۔ ڈبونا۔

انتھون Anthon کہتے ہیں اس لفظ کا اصل مطلب ڈبو کی دینا غوطہ دینا۔

کریمر Cremer کہتے ہیں بپتسمہ کا مطلب ڈبو دینا غوطہ زنی کرنا ہے۔ وہ ایک مسیحی مذہبی رسم ہے۔

ڈاکٹر ہیس کاکس Hiscox یہ بھی کہتے ہیں کہ نئے عہد نامہ کی گرائمیز لیکسکون میں جو یورپ اور امریکہ میں یونانی زبان کی سب سے اچھی ڈکشنری سمجھی جاتی ہے۔ اور جسے ہاورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر تھائیر Thayer نے ترجمہ کر کے لکھا۔ بپٹیزو کا بیان ایسا کیا جاتا ہے۔

(۱) بار بار ڈبونا غوطہ دینا۔ غرق کرنا۔

(۲) ڈبو کر یا غرق کر کے صاف کرنا۔

(۳) غرق کرنا نئے عہد نامے یہ خاص طور سے پاک غسل کی رسم کو پورا کرنے میں استعمال کیا جاتا ہے یہاں غوطہ دینے والے نے اس رسم کو پہلے مقرر کیا اور بعد میں یسوع مسیح کے فرمان کے مطابق مسیحیوں نے اسے قبول کیا اور اپنے دین کی باتوں اور وصیت پر اس کا فیصلہ کیا۔ یعنی گناہ سے رہائی پانے کے نشان میں پانی میں غوطہ دینا۔ یہ ان لوگوں کو دیا جاتا ہے۔ جو نجات کی خواہش سے مسیح کی بادشاہت کی نعمتوں میں شریک ہونا چاہتے ہیں۔ نام بپتسمہ جو نئے عہد نامے میں پاک رسم کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ڈکشنری اس کا بیان اس طرح کرتی ہے کہ نئے عہد نامے اور کلیسیا کے مصنفوں کے لئے ایک عجیب لفظ ہے۔ جو (۱) یوحنا کے "بپتسمہ اور (۲) مسیحی بپتسمہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ رسولوں کے عقیدے کے مطابق یسوع مسیح کے حکم پر یہ پاک غوطہ کی رسم ہے جیسی صوفی آوٹ (Woolsey (?)) جو کہ امریکہ کے سب عالم اور محققوں میں سے ایک ہیں۔ یہ کہتے ہیں۔ بپٹیزو کا مطلب کسی رقیق چیز میں ڈبونا غرق کرنا یا غوطہ دینا ہے ہر ایک ڈکشنری و نقطہ چینی کرنے والے اس بات میں متفق ہیں۔

روزن ملر Rosenmuller کہتے ہیں بپتسمہ دینے کا مطلب بدن کو پانی کے اندر غوطہ دینا ہے۔ یا ڈبونا ہے۔ متی ۳ : ۶

([illegible]) بپتیزو کہتے ہیں۔ ڈبونا یا غرق کرنا بپتسمہ دینا ہے۔ پورے بدن کو پانی کے اندر کرنا بپتسمہ دینا ہے۔ متی ۳: ۶ لوگ کہتے ہیں کہ اس کا خاص مطلب پانی میں ڈبونا یا غرق کرنا ہے۔ ڈیوریتن ([illegible]) کہتے ہیں۔ لفظ بپتسمہ یونانی سے نکلا ہے۔ جس کا مطلب بپتسمہ دینا، ڈبونا یا غوطہ دینا ہے۔ بنفر ([illegible]) کہتے ہیں کہ یسوع مسیح نے یہی حکم دیا کہ بپتسمہ لیں۔ جس لفظ کا مطلب غوطہ دینا ہے۔ کالون ([illegible]) کہتے ہیں لفظ بپتسمہ کا مطلب غوطہ دینا ہے۔ اور قدیم کلیسیا غوطہ کی رسم مانتی تھی۔ وٹسیس ([illegible]) کہتے ہیں کہ یوں انکار نہیں کیا جا سکتا کہ لفظ بپتسمہ کا اصلی مطلب ڈبونا یا غوطہ دینا ہے۔

لوتھر (Luther) کہتے ہیں لفظ بپتسمہ ایک یونانی لفظ ہے۔ ... کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ جب ہم چیز کو پانی میں ڈبوتے ہیں۔ اور وہ پورے طور سے پانی سے ڈھک جاتی ہے۔ وٹسیس ([illegible]) کہتے ہیں بپتسمہ کا مطلب غوطہ دینا ہے۔ ولسن کہتے ہیں کسی چیز کو ڈبونا یا غوطہ دینا ہے۔ بپتسمہ کہلاتا ہے۔ کیمپ بل ([illegible]) کہتے ہیں۔ یونانی لفظ بپتیزو کا مطلب کلیسیا اور مصنف معتبر ڈبونا، غسل دینا یا غوطہ دینا بتاتے ہیں۔ اور ترتولین ([illegible]) جو لاطینی کا سب سے بڑا استاد تھا لاطینی لفظ تنجر کو استعمال کیا۔ یہ لفظ ایسا ہے۔ کپڑے کے رنگنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ جو ڈبو کر ہوتا ہے۔ بہت سے عالم اور نکتہ چینی کرنے والوں کے بیان جو نا اتفاقی زبان سے واقفیت رکھتے تھے اس بات کو مضبوط کرنے کے لئے کیا جا سکتا ہے۔ کیا کوئی ایسا سوال اٹھا سکتا ہے۔ کہ بپتسمہ کا ٹھیک اور صحیح مطلب صرف ڈبونا ہے۔ غوطہ دینا یا غسل دینا ہی ہے۔ اگر کبھی اس کے دوسرے مطلب بھی ہو سکتے ہیں۔ جیسے دھونا، صاف کرنا، چھڑکنا، یا رنگنا۔ پھر بھی ان سے مراد ہیں جو ڈبو کر کئے جاتے ہیں۔ اس لفظ کے مطلب کے بارے میں کوئی حجت نہیں ہو سکتی۔

مصنف معتبر اور کلیسیا کے مصنف جو یونانی تھے۔ سب اس بات میں متفق ہیں۔ نیا عہد نامہ اس کے مطلب کا فیصلہ کر دیتا ہے۔ کہ یہ پاک لفظ جو انجیل کی رسم کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے لئے حکم دیتے ہوئے ایسے لفظ کو استعمال کیا جس کا کوئی دوسرا مطلب نہ تھا۔

اور مقدس مصنفوں نے بھی خداوند کے فرمان کو ٹھیک ٹھیک یونانی زبان میں لکھا ہے۔ اور رسولوں نے بھی انجیل کی منادی میں اس طرح اس یونانی زبان کو استعمال کیا کہ جو لوگ اس پر ایمان لائیں اس کا مطلب ٹھیک ٹھیک سمجھیں۔ اور یونانی زبان میں اپنے خیالوں کو ظاہر کرنے کے لئے بہت زیادہ الفاظ ہیں۔ کسی دوسرے لفظ کو چھوڑ کر یہی لفظ کیوں استعمال کیا گیا۔ کہ اس بات سے مطلب والی رسم کا بیان کرے جیسے سب ایماندار دنیا کی انتہا تک مانیں؟

بپتیزو نئے عہد نامے میں اسی مرتبہ پایا جاتا ہے۔ جو بپتیزو سے نکلا۔ تقریباً سب میں یہی اسی رسم کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور اس کے لئے دوسرا لفظ نہیں استعمال کیا جاتا۔ بپتسمہ غوطہ میں دفعہ پایا جاتا ہے۔ بپتسمہ دینا یا غوطہ دینا چار دفعہ پایا جاتا ہے۔ دونوں بپتیزو سے نکلے ہیں۔

ڈاکٹر کارلسن، پروفیسر سٹیورٹ اور دوسرے مصنف بھی اس کو پوری طرح سے ثابت کرتے ہیں۔ اس لفظ کا مطلب ڈبونا، غرق کرنا یا غوطہ ہے۔ اور کوئی دوسرا مطلب نہیں ہے۔ یہی فرمان شاگردوں کو دیتے وقت ہمارے مسیح کا بلاشک مطلب یہی ہے کہ وہ اس کے مطلب کو ٹھیک ٹھیک سمجھیں تاکہ اس کے سمجھنے یا اس کو کہنے میں مقبول کریں۔ اس لئے ہر دوسرے لفظ کو چھوڑ کر یہی خاص لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس میں وہی مطلب ہے۔ جو اس کی مرضی تھی۔ اور کوئی دوسری بات نہیں۔

نئے عہد نامے میں یونانی لفظ بپٹو ([illegible]) تین مرتبہ پایا جاتا ہے۔ جس کا مطلب ڈبونا ہے۔ بپتسمہ کے لئے کبھی استعمال نہیں کیا گیا ہے۔ کیوں؟ کیونکہ ڈبونا کو چھوڑ کر اس کے اور بھی مطلب ہیں۔ اور یہ ہو سکتا ہے کہ اس رسم کی بہت فرق خیال آ جائیں۔ نئے عہد نامے میں یونانی لفظ ([illegible]) چھ دفعہ پایا جاتا ہے جس کا مطلب دھونا یا پورے بدن کو دھونا نہانا ہے۔ بپتسمہ کا مطلب دھونا ہے۔ جیسا کچھ لوگ مانتے ہیں تو اس کو ظاہر کرنے کے لئے یہی ٹھیک لفظ ہے۔ لیکن رسم کے لئے یہ لفظ کبھی نہیں استعمال کیا جاتا۔ دھونا بپتسمہ نہیں ہے۔

اور نہ بپتسمہ دھونا ہے۔ نئے عہد نامے میں یونانی لفظ نپٹو سترہ مرتبہ پایا جاتا ہے۔ اور اس کا بھی مطلب دھونا۔ ہاتھ۔ پیر اور منہ کا دھونا ہے۔ لیکن یہ لفظ بپتسمہ کو ظاہر کرنے کے لئے کبھی استعمال نہیں کیا گیا۔ کیوں؟۔ چونکہ منہ پر تھوڑا سا پانی ڈالنا ہی بپتسمہ نہیں ہے۔ جیسا کہ کچھ لوگ تعلیم دیتے ہیں۔

نئے عہد نامے میں یونانی لفظ بریکو (Brecho) سات مرتبہ پایا جاتا ہے۔ جس کا مطلب بھیگونا ہے۔ تر کرنا۔ پانی کا برساتا ہے۔ لیکن بپتسمہ کی رسم کو ظاہر کرنے کے لئے کبھی بھی استعمال نہیں کیا جاتا ہے۔ اس لئے کہ بھیگی ہوئی انگلی سے ماتھے کو چھونا یا تر کرنا بپتسمہ نہیں ہے۔ گو کہ اکثر ایسا کیا جاتا ہے

نئے عہد نامے میں یونانی لفظ رنتیز (Rantizo) چار مرتبہ پایا جاتا ہے جس کا مطلب چھڑکنا ہے۔ اگر بپتسمہ چھڑک کا ہو سکتا ہے جیسا آج کل بہتوں کا ایمان ہے۔ تو اس رسم کا بیان کرنے کے لئے سب سے اچھا اور مناسب لفظ یہی ہے۔ لیکن یہ لفظ اس مطلب سے کبھی بھی استعمال نہیں کیا گیا ہے۔ صرف اس لئے کہ چھڑکنا بپتسمہ نہیں ہے۔

نئے عہد نامے میں یونانی لفظ کی او (Cheo) کئی مرتبہ پایا جاتا ہے۔ اور کئی طرح سے استعمال کیا گیا ہے۔ جس کا مطلب انڈیلنا ہے لیکن کہیں بھی بپتسمہ کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال نہیں ہوتا ہے۔ اگر پانی انڈیلنے سے کسی کو بپتسمہ دیا جا سکتا ہے۔ تو یہ لفظ بپتسمہ کے لئے کیوں استعمال نہیں ہوتا ہے۔؟

نئے عہد نامے میں یونانی لفظ کاتھار یزو (Katharizo) تین مرتبہ پایا جاتا ہے جس کا مطلب پاک کرنا ہے۔ لیکن بپتسمہ کے کام کو ظاہر کرنے کے لئے یہ لفظ کہیں بھی استعمال نہیں کیا جاتا ہے۔ اگر اس رسم کا مطلب پاک کرنا ہے۔ جیسا کچھ لوگ دعویٰ کرتے ہیں۔ تو یہی لفظ بپتسمہ سے اچھا ہے۔ جو صفائی سے مطلب کھول دیتا ہے اسی طرح بے شمار حوالے دیئے جا سکتے ہیں۔

ہم پھر پوچھتے ہیں۔ کہ پاک کتاب کے مصنفوں کی اس پاک رسم کو بتانے کے لئے جیسے یسوع مسیح نے فرمایا۔ اور جس کو اس کے شاگرد عمل میں لائے۔ یونانی زبان کے لفظوں میں سے کیوں ایک ہی لفظ کو چن کر بار بار استعمال کیا جس کا مطلب ہے؟۔ اس کا ٹھیک اور لازمی جواب یہی ہے۔ کہ بپتسمہ کا مطلب صرف غوطہ دینا ہے۔ اور کوئی بات نہیں۔ اور کچھ نہیں۔ یہ غوطہ ہی بپتسمہ ہے۔

غوطہ دینے کے بپتسمہ پر اعتراضات۔ چند کلیسیا ہیں۔ جو بہت قسم کے طریقے منظور کرتی ہیں لیکن غوطہ دینے کے بپتسمہ کو کسی طرح روا نہیں مانتے۔ وہ ضرور مانتے ہیں کہ لفظ بپتسمہ کا اصلی مطلب غوطہ دینا ہے۔ اور رسولوں کے زمانے میں اسی طرح بپتسمہ دیا گیا۔ لیکن وہ کہتے ہیں۔ کہ یہ بات کلیسیا کی مرضی پر چھوڑی گئی۔ جو غوطے کو پسند کرے۔ سو غوطہ دے۔ اور جو چھڑکنا پسند کرے سو چھڑکاؤ دے۔ اس کلیسیا کی مرضی کی بات پادری والپول اپنی کتاب انگلش چرچ ٹیچنگ میں یہ کہتے ہیں۔ کہ ہماری کلیسیا صرف یہ اجازت دیتی ہے۔ بلکہ زیادہ پسند کرتی ہے کہ لوگ غوطہ کا بپتسمہ لیں۔ اگر وہ چاہتے ہیں۔ اس کو پڑھنے کے بعد یہ سوال پیدا آتا ہے کہ کس خیال سے غوطہ دینے کا بپتسمہ یہاں مناسب ہے۔ کیا یہ کلیسیا کی مرضی اور پسند پر چھوڑا گیا؟ چند لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ غوطہ دینے کا طریقہ الٰہی کلام کے خلاف نہیں ہے۔ لیکن وہ سمجھتے ہیں۔ کہ علاوہ غوطہ دینے کے اور بھی بپتسمہ کے طریقے ہیں۔ جو ٹھیک ہیں۔ جو بات اعتراض کرنے والے پیش کرتے ہیں۔ ذیل کی ہیں۔

۱۔ وہ کہتے ہیں کہ کس طرح یوحنا اتنی بڑی بھیڑ کو جدا جدا غوطہ دے سکتا تھا۔ کیونکہ یروشلم اور سارے یہودیہ اور یردن کے گرد و نواح کے سب لوگ نکل کر اس کے پاس گئے۔ اور اپنے گناہوں کا اقرار کر کے دریائے یردن میں بپتسمہ لیا۔ متی ۳: ۵-۶ اسی طرح وہ سمجھتے ہیں کہ پنتیکوست کے وقت اتنے آدمیوں کو غوطہ دینا ممکن نہ تھا۔ جب پنتیکوست کے دن تین ہزار توبہ کرنے والوں کو بپتسمہ دیا گیا۔۔ وہ مانتے ہیں کہ یروشلم میں بھی مشہور حوض تھے

لیکن ضرور شاگردوں کو یہ اجازت نہیں دی گئی ہوگی۔ کہ وہ ان کو استعمال کریں۔

۲: وہ کہتے ہیں۔ کہ غوطہ دینے اور لینے کا انتظام مشکل تھا۔ کیونکہ ہر جگہ کوئی حوض یا ندی موجود نہیں۔ حبشی خوجہ کی بابت وہ کہتے ہیں۔ کہ غوطہ کا موقع نہ ہوا ہوگا۔ کیونکہ اس نے راستے ہی میں بپتسمہ لیا۔ اعمال ۸: ۳۶ اسی طرح ساؤل اور کرنیلیس اور فلپی شہر کا داروغہ اور اس کے خاندان کی بابت وہ کہتے ہیں۔ کہ گھر میں اور رات کے وقت غوطہ کا بپتسمہ دینا نہ ممکن ہے۔ اس لئے وہ کہتے ہیں کہ غوطہ دینے اور لینے کا انتظام ضرور نہ ہوا ہوگا۔ ان اعتراضوں کے جواب میں یہ کہنا کافی ہے۔ کہ جب ان ساری دلیلوں پر غور کیا جائے تو ظاہر ہوگا۔ کہ ان میں ایک بھی اس بات کا پکا ثبوت نہیں۔ کہ رسولوں کے زمانے میں غوطہ دینے کے سوا کسی دوسرے طریقے سے بپتسمہ دیا جاتا تھا۔ لیکن کو بپتسمہ دینا لازمی ہے؟ پیشتر ہم دیکھ چکے ہیں۔ کہ بائبل کی تعلیم اور پہلی کلیسیا کی رسم کے مطابق غوطہ ہر زمانے کے لئے نمونہ ہے۔ فقط ایمان لانے والے بپتسمہ لے سکتے ہیں بپتسمہ وہ رسم ہے جس کے ذریعے سے ایماندار مسیحی ظاہری کلیسیا میں داخل ہوتا ہے اس کے وسیلے سے وہ اپنے ایمان کو ظاہر کر دیتا ہے۔ کہ وہ مسیح میں پیوند ہوا۔ اگرچہ بائبل میں بچوں کے بپتسمہ کی طرف کوئی اشارہ موجود نہیں۔ اور ان کو بپتسمہ دینے کا حکم بھی نہیں۔ تاہم اس کی بابت بحث ہوتی ہے۔ بعض لوگ سکھاتے ہیں کہ بچوں کو بپتسمہ دینا مناسب ہے۔ وہ اپنی رائے کے ثابت کرنے کے لئے ذیل کی باتوں کو پیش کرتے ہیں۔

۱۔ وہ کہتے ہیں کہ اگرچہ چھوٹے بچے ایمان نہیں لا سکتے۔ تاہم خداوند یسوع مسیح ان کے ماں باپ کے ایمان کے سبب سے ان کو قبول کرے گا۔ جواب۔ اس دلیل میں کوئی ثبوت نہیں پایا جاتا جس سے ظاہر ہوا۔ کہ بچوں کو بپتسمہ دینا۔ انجیل کی تعلیم کے مطابق ہے۔ لیکن اس کے برعکس یہ تعلیم انجیل کی تعلیم کے خلاف ہے۔

۲۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ یسوع مسیح نے کہا۔ کہ بچوں کو میرے پاس آنے دو انہیں منع نہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی ایسوں ہی کی ہے۔ اگر وہ آسمان کی بادشاہت میں شامل ہونے کے لائق ہیں۔

تو وہ ضرور کلیسیا میں شریک ہونے کے لائق ہیں۔

جواب: ۔ آسمان کی بادشاہت بغیر بپتسمہ ایسوں ہی کی ہے۔ مسیح کے کفارے کے سبب سے وہ بچ جاتے ہیں۔ انہوں نے گناہ نہیں کیا۔ اس لئے ان کو گناہوں کی معافی کے لئے بپتسمہ لینے کی ضرورت نہیں۔ اس کے برعکس بڑے لوگوں کے لئے الٰہی حکم یہ ہے۔ کہ توبہ کرو۔ اور تم میں سے ہر ایک اپنے گناہوں کی معافی کے لئے یسوع مسیح کے نام پر بپتسمہ لے اعمال ۲: ۳۸ بائبل سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بچوں کے چھڑکاؤ کا طریقہ مسیح اور رسولوں کے زمانے کے بہت برسوں کے بعد قائم ہوا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بچوں کا بپتسمہ اصلی اور حقیقی نہیں۔ پہلے انسان کے لئے ضرور ہے کہ بالغ ہونے پر توبہ کرکے بپتسمہ لے۔ بائبل میں کسی جگہ بچوں کے بپتسمہ کا ذکر نہیں پایا جاتا ہے۔ مسیح نے بچوں کا بپتسمہ مقرر نہیں کیا۔ اس بات کی گواہی نہ صرف بائبل دیتی ہے۔ بلکہ تواریخ میں بھی بیان موجود ہے۔ اس کے حق میں کردہ سچی کہتے ہیں۔ کہ یہ انگریزی کلیسیاؤں کا طریقہ شروع سے لے کر آخر چھڑکاؤ جاری کئے جانے تک بپتسمہ کے متعلق دریافت کیا۔ اور یہ پایا کہ پہلی تین صدیوں میں بپتسمہ کی رسم غوطہ دینے کے بپتسمہ کے علاوہ اور کوئی دوسرا نہ تھا۔ صرف بالغوں کو ان کے ایمان کے اقرار کرنے پر غوطے کا بپتسمہ دیا جاتا تھا۔ چرچ ہسٹری ول ۱ پی ۴۱۱ اور ول ۱ پی ۴۲۶ میں لکھا ہے۔ کہ شروع میں صرف بالغوں کو بپتسمہ دیا جاتا تھا۔ کیونکہ لوگ ڈوب اور ایمان میں بہت نزدیکی تعلق سمجھتے تھے۔ بے شمار ثبوت موجود ہیں کہ بچوں کا بپتسمہ رسولوں کی تعلیم کے مطابق نہیں۔ کلیسیا میں غوطے کا بپتسمہ چودھویں صدی تک پایا جاتا تھا۔

۳۔ اعتراض کرنے والے کہتے ہیں۔ کہ بچپن میں چھڑکاؤ لینے کے بعد بڑے ہونے پر جو لوگ بپتسمہ لیتے ہیں۔ وہ خدا کے بیٹے کو اپنی طرف سے دوبارہ صلیب دیتے ہیں۔ اس اعتراض کے جواب میں یہ کہنا کافی ہے کہ یہ دلیل بے بنیاد ہے۔ اعمال کی کتاب کے انیسویں باب میں ڈوب کا دوبارہ ذکر پایا جاتا ہے۔ افسس کی کلیسیا کے لوگوں نے یوحنا کا بپتسمہ لیا تھا۔ لیکن جب

یسوع پر ایمان لائے۔ تب پولوس رسول نے اس کی بڑی ضرورت سمجھی۔ کہ ان کو دوبارہ
ڈوب لینا ٹھیک تھا۔ اس کے برعکس آجکل بہت پادری کہتے ہیں۔ کہ بچپن کا چھڑکاؤ کافی ہے۔ اور
دو دفعہ ڈوب لینا صرف برا ہے۔ بلکہ خدا کے بیٹے کو اپنی طرف سے دوبارہ صلیب دینا ہے
اس لئے بعض لوگ ڈوب کا بپتسمہ لینے سے ڈرتے ہیں۔

۴۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ یسوع مسیح کا حکم یہ تھا کہ تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور انہیں
باپ۔ بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔ دنیا کے زیادہ لوگ بچے ہیں۔

جواب :۔ قوموں کو مرید کرنے کا حکم ضرور تھا۔ کہ شاگرد بناؤ۔ اور انھیں باپ بیٹے اور
روح القدس کے نام پر بپتسمہ دو۔ لیکن اس نے کہا کہ پہلے شاگرد بناؤ اس کے بعد شاگردوں
کو یہ تعلیم دو۔ کہ ان سب باتوں پر عمل کریں۔ جس وقت بچوں کو بپتسمہ دیا جاتا ہے۔ اس وقت
ان کو تعلیم دینا اور بتانا کہ کسطرح وہ مسیح کے حکم پر چلیں۔ نہایت مشکل ہے۔

۵۔ وہ کہتے ہیں کہ بچے ماں باپ کے ساتھ اسی عہد میں شریک ہیں۔ میں اپنے اور تیرے
درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان اور اس کی پشت در پشت کے لئے اپنا
عہد جو ہمیشہ کا عہد ہو کرتا ہوں۔ کہ میں تیرا اور تیرے بعد تیری نسل کا خدا ہونگا۔ پیدائش
۱۷ : ۸۔ ۹ اس عہد میں شریک ہو کر یہودی لڑکوں کا ختنہ کیا جاتا تھا۔ ممکن ہے کہ بپتسمہ
وہ رسم ہے جو مسیحیوں کے لئے ختنے کی رسم کے بدلے میں مقرر ہوا ہے۔ جب ختنے کے عہد میں
بچے شریک تھے تو بپتسمہ میں جو یسوع کے عہد کی علامت ہے۔ بچوں کا شامل ہونا ضروری ہے۔

جواب :۔ یہ عہد صرف بنی اسرائیل کے لڑکوں کے لئے تھا۔ اگر بپتسمہ ختنے کی جگہ میں مقرر ہوا
ہے۔ تو فقط لڑکوں ہی کو بپتسمہ دیا جاتا ہے ؟۔ رسولوں کے زمانے کے شروع میں لوگ
یہودی اور مسیحی دونوں رسموں کو مانتے اور استعمال کرتے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کی
نظر میں بپتسمہ کی رسم ختنے کی جگہ میں نہیں مقرر ہوئی ہے۔

۶۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ بائبل میں خاندانی بپتسمہ کا ذکر بار بار آتا ہے اس لئے ضرور رسولوں نے

ماں باپ کے ساتھ بچوں کو بھی بپتسمہ دیا ہوگا۔ مثلاً فلپی شہر کے داروغہ نے اپنے سب لوگوں
سمیت بپتسمہ لیا اعمال ۱۶ : ۳۳ لدیہ نے اپنے گھرانے سمیت بپتسمہ لیا اعمال ۱۶ : ۱۵ یہودیوں
میں خاندان بچوں سمیت مرید مانے جاتے تھے۔ اور اسی سے تو یہی خیال ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بچے
بپتسمہ میں بھی شامل تھے۔

جواب :۔ ان دلیلوں کے جواب میں چند باتیں کہنی ہیں۔

۱۔ لدیہ کے خاندان :۔ وہ ایک قرمز کے بیچنے والی تھی۔ جو تھواتیرہ سے فلپی شہر میں قرمز
بیچنے کے لئے آئی۔ وہ اپنے گھر سے قریب تین سو میل دور تھی۔ اس بیان میں اس کی شادی
کرنے کا ذکر اور نہ اس کے آدمی اور بچوں کا ذکر پایا جاتا ہے۔ اگر اس کے چھوٹے بچے ہوتے
تو ضرور وہ اس کے ساتھ اس سفر میں موجود نہیں تھے۔ لیکن اس کے گھر پر ہوں گے۔
اس کے خاندان میں ضرور صرف ایسے لوگ ہوں گے۔ جو اس کے کام میں شریک تھے اس بیان
سے بچوں کے بپتسمہ کی تعلیم نکالنا نہایت مشکل ہے۔ اس لئے یہ تعلیم بے بنیاد ہے۔

۲۔ فلپی شہر کا داروغہ اور اس کا خاندان :۔ اس کی بابت لکھا ہے کہ وہ پولوس اور
سیلاس کو اپنے گھر میں لے گیا۔ انہوں نے داروغہ اور اس کے سارے گھر والوں کو
خداوند کا کلام سنایا۔ اور اسی وقت اس نے اپنے لوگوں سمیت بپتسمہ لیا۔ اس نے اپنے
سارے گھرانے سمیت خدا پر ایمان لا کر بڑی خوشی کی۔ ترتیب سے واقعہ یہ ہے۔ کہ انھوں
نے سارے گھر والوں کو خداوند کا کلام سنایا۔ وہ سب لوگ سنتے تھے۔ اس کے بعد اس
نے اپنے سارے گھرانے سمیت خدا پر ایمان لا کر بڑی خوشی کی۔ اس میں بچوں کا ذکر کوئی پا نہیں
سکتا۔ وہ سب خدا کا کلام سنتے اس کے بعد ایمان لائے۔ اور بہت خوش ہوئے تھے۔

۳۔ استفنس کا خاندان۔ پولوس رسول فرماتے ہیں۔ کہ اس نے استفنس کے خاندان کو بپتسمہ دیا۔
اکرنتھیوں ۱ : ۱۶ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ اس بیان میں بچوں کے بپتسمہ کا ثبوت ہے۔ لیکن اگر
اکرنتھیوں ۱۶ : ۱۵ پڑھتے ہیں۔ تو یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ استفنس کا خاندان اخیاہ کا پہلا پھل تھا۔

اور مقدسوں کی خدمت کے لئے مستعد رہتا تھا۔ اگر وہ بچے ہوتے تو کس طرح مقدسوں
کی خدمت کر سکتے تھے۔

۷۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ بپتسمہ کی رسم سے نئی پیدائش حاصل ہوتی ہے۔ اور بپتسمہ کا پانی
روحانی زندگی کو گویا شروع کرنے والا ہے۔

جواب:۔ نئی پیدائش کے لئے اس رسم کی ضرورت نہیں۔ اگرچہ یہ بنیادی تعلیم انجیل
میں پائی نہیں جاتی۔ تاہم نہ صرف رومی کلیسیا میں یہ تعلیم سکھائی جاتی ہے۔ بلکہ پروٹسٹنٹ
کلیسیا میں بھی پیش کی جاتی ہے۔ اس قسم کی تعلیم نہ فقط بے بنیاد ہے۔ بلکہ سکھانے والے نقصان
کے واسطے بڑے خطرے کا باعث ہوگی۔ اگر زبردستی سے کسی کو پانی کا چھینٹا دیا جائے۔ تو
اس کو موقع نہیں دیا جاتا۔ کہ وہ اپنے لئے فیصلہ کرے۔ کہ آیا وہ مسیحی ہونا چاہتا ہے۔ یا کہ نہیں۔
اگرچہ مسیح صاف فرماتا ہے۔ کہ آسمان کی بادشاہت بچوں کی ہے۔ تاہم ان کلیسیا کا دستور ہے۔ کہ اگر
کوئی بچہ چھینٹا لینے سے پیشتر مر جائے تو قبرستان کے اندر نہیں۔ بلکہ باہر اس کا دفن ہونا چاہیئے۔
اس کے برعکس اگر کسی نے بپتسمہ ہوا۔ تو قبرستان کے اندر اس کو دفن کیا جاتا ہے۔ خواہ وہ گنہگار
ہو یا نہیں۔ اسی طرح بہت ملکوں میں سے بے شمار لوگ منافقی تو یہ مسیحی کلیسیا میں شامل ہوتے۔
علاوہ ان ثبوتوں کے یہ بات عقل بھی تسلیم کرتی ہے۔ کہ ان کے بغیر توبہ اور سچے ایمان کے بپتسمہ
ملے۔ تو اسے کچھ فائدہ نہیں۔

(د) بپتسمہ کا مطلب:۔ (۱) سب سے پہلے بپتسمہ ہم کو مسیح کی موت اور جی اٹھنے کی بابت
یاد دلاتا ہے۔ مسیح نے کہا کہ مجھے ایک بپتسمہ لینا ہے۔ لوقا ۱۲: ۵۰۔ پولوس فرماتے ہیں۔ کہ ہم
جتنوں نے بپتسمہ لیا۔ اور جس طرح مسیح باپ کے جلال کے وسیلے سے مردوں میں جلایا گیا۔
اسی طرح ہم بھی نئی زندگی میں چلیں۔ رومیوں ۶: ۳-۴۔

(ب) پھر بپتسمہ ہم کو مسیح کی موت اور جی اٹھنے کے مطلب کی بابت یاد دلاتا ہے یعنی مسیح نے
جو ہمارا عوض ہے۔ ہمارے گناہوں کو اپنے آپ پر اٹھا لیا۔ اور مر گیا۔ اگر ہم لوگوں نے سچا

ایمان لاکر بپتسمہ لیا ہے۔ تو ہم بپتسمہ کے ذریعے سے اپنے عوض کے ساتھ مر گئے۔ اور دفن
ہوئے۔ کیونکہ جو مرا وہ گناہ سے بری ہوا۔ رومیوں ۶: ۷ کیونکہ مسیح جو موا گناہ کے اعتبار
سے ایک بار موا مگر اب جو جیتا ہے۔ خدا کے اعتبار سے جیتا ہے۔ اسی طرح تم بھی اپنے کو گناہ
کے اعتبار سے مردہ مگر خدا کے اعتبار سے مسیح یسوع میں زندہ سمجھو۔ رومیوں ۶: ۱۰-۱۱ جتنوں
نے مسیح میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا۔ مسیح کو پہن لیا۔ گلتیوں ۳: ۲۷

(ج) بپتسمہ سچا ایمان لانے کا ظاہری نشان ہے۔ کیونکہ ہر ایک بپتسمہ لینے والا یہ ظاہر کر دیتا ہے
کہ وہ مسیح پر ایمان لاتا ہے۔ اور اس کے پیچھے چلنا چاہتا ہے۔ ان لوگوں نے جنہوں نے پنتیکوست
کے دن کلام قبول کر کے بپتسمہ لیا یہ ظاہر کر دیا ہے۔ کہ انہوں نے مسیح قبول کیا ہے۔ اعمال
۲: ۴۱ اعمال ۸: ۱۲، ۹: ۱۸ جس طرح لال سمندر کے پانی نے بنی اسرائیل کو فرعون کی فوج
سے الگ کر دیا اسی طرح پانی کا بپتسمہ ہم کو دنیاوی لوگوں میں سے الگ کر دیتا ہے۔ اگر بپتسمہ لینا
مسیح کے لئے ضروری تھا۔ تو ہم کو بھی اسی طرح ساری راستبازی کو پورا کرنا مناسب ہے۔

۸۔ عشائے ربانی:۔ عشائے ربانی کیا ہے؟ عشائے ربانی ایک دوسری رسم ہے جسے
مسیح نے ٹھہرایا۔ اور اپنے آنے کے دن تک کلیسیا میں ماننے کے لئے اس نے ٹھہرایا۔ یہ بپتسمہ کی
مانند سادہ اور موثر ہے۔ لیکن یہ کلیسیا کے انتظام اور کام میں فرق تعلق رکھتی ہے۔ یہ بھی
شاید بپتسمہ سے زیادہ سخت اور تیز بحث و مباحثہ کے باعث مسیح تواریخ کے زمانوں میں
شاگردوں کے بیچ میں تھی۔

یہ عشاء ہمارے خداوند یسوع مسیح نے جب فسح کے وقت یا اس کے بعد مقرر کیا۔
جس وقت اس نے اپنے شاگردوں کے ساتھ دکھ اٹھانے کے دن کے پہلی شام کو منایا۔
ایسے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جب وہ کھا رہے تھے۔ اور شاگردوں کو دے کر کہا لو کھاؤ یہ میرا
بدن ہے۔ پھر پیالہ لے کر شکر کیا۔ اور انہیں دے کر کہا۔ کہ تم سب اس میں سے پی لو۔ کیونکہ یہ
عہد کا میرا وہ خون ہے۔ جو بہتیروں کے لئے گناہوں کی معافی کے واسطے بہایا جاتا ہے۔ میں تم سے

سچ کہتا ہوں کہ انگور کا شیرہ پھر کبھی نہ پیونگا۔ اس دن تک کہ خدا کی بادشاہت میں نیا نہ پیئوں مرقس ۱۴: ۲۴: ۲۵ یسوع نے کہا۔ کہ مجھے بڑی آرزو تھی۔ کہ دکھ سہنے سے پہلے یہ فسح تمہارے ساتھ کھاؤں۔ کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ اسے کبھی نہ کھاؤں گا جب تک وہ خدا کی بادشاہت میں پورا نہ ہو۔ پھر اس نے پیالہ لے کر شکر کیا۔ اور کہا کہ اس کو لے کر آپس میں بانٹ لو۔ کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ انگور کا شیرہ اب سے کبھی نہ پیونگا۔ جب تک خدا کی بادشاہت نہ آئے۔ پھر اس نے روٹی لی اور شکر کر کے توڑی اور یہ کہہ کر ان کو دی۔ کہ یہ میرا بدن ہے۔ جو تمہارے واسطے دیا جاتا ہے۔ میری یادگاری میں یہی کیا کرو۔ اور اسی طرح کھانے کے بعد پیالہ یہ کہہ کر دیا۔ کہ یہ پیالہ میرے اس خون میں نیا عہد ہے۔ جو تمہارے واسطے بہایا جاتا ہے۔ لوقا ۲۲: ۱۴-۲۰ کیونکہ یہ بات مجھے خداوند سے پہنچی اور میں نے تم کو بھی پہنچا دی۔ کہ خداوند یسوع نے جس رات وہ پکڑوایا گیا۔ روٹی لی اور شکر کر کے توڑی اور کہا کہ یہ میرا بدن ہے۔ جو تمہارے لئے ہے۔ میری یادگاری کے واسطے یہی کیا کرو۔ اسی طرح تم نے کھانے کے بعد پیالہ بھی لیا۔ اور کہا کہ یہ پیالہ میرے خون میں نیا عہد ہے۔ جب کبھی پیو میری یادگاری کے لئے کیا کرو۔ کیونکہ جب کبھی تم یہ روٹی کھاتے اور اس پیالے میں سے پیتے ہو۔ تو خداوند کی موت کا اظہار کرتے ہو۔ جب وہ نہ آئے اکرنتھیوں ۱۱: ۲۳-۲۶ یہ ظاہر ہوگا۔ کہ اس رسم کے متفرق بیانوں میں تھوڑے فرق کے ساتھ جو کھا ڈالی گئی ہے۔ بہت بڑی مشابہت ہے۔ جب کہ فسح کا کھانا کھایا جاچکا۔ جو پرانے عہد نامے کے زمانے کی چھاپ تھی۔ جب یسوع مسیح نے اپنے آپ کو فسح برے کے عوض میں قربانی میں چڑھ کر پاک کیا۔ اس نے نئے عہد نامے کے برے کی قربانی یادگاری میں جو دنیا کا گناہ اٹھا لے گیا۔ یادگاری میں قائم کیا۔

جس رات یسوع مسیح دشمنوں سے عدالت میں حاضر کیا گیا۔ کہ اس پر صلیبی موت کا فتویٰ دیا جائے۔ اس نے اس رسم کو جاری کیا۔ یسوع مسیح عشائے ربانی کی بابت یہ کہتا ہے۔ کہ میری یادگاری کے لئے یہی کیا کرو۔ اسی رسم کی بابت پولوس رسول الٰہی ہدایات پا کر کہتے ہیں۔ کہ جب کبھی تم یہ

روٹی کھاتے اور اس پیالے میں سے پیتے ہو۔ تو خداوند کی موت کا اظہار کرتے ہو۔ جب تک وہ پھر نہ آئے۔ جب یسوع نے اس رسم کا نمونہ دکھایا۔ اور اس کا استعمال شروع کرایا تب گتسمنی کے دکھ کا تجربہ سامنے تھا۔ اور صلیبی موت بھی سامنے آئی تھی۔ جب اس کا پسینہ خون کی بوندیں ہو کر زمین پر ٹپکتا تھا۔ ثابت ہوتا ہے۔ کہ یسوع نے رسم پر بڑا زور دیا۔ اس لئے کہا۔ کہ مجھے بڑی آرزو تھی۔ کہ دکھ سہنے سے پہلے یہ فسح تمہارے ساتھ کھاؤں۔ وہ آرزو اس رسم کے جاری کرنے سے خاص تعلق رکھتی تھی۔

(ب) قانونی طور سے کون خداوند کے میز میں شریک ہو سکتے ہیں؟ بائبل کے بیان کا کافی مطالعہ کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ ان باتوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بپتسمہ پائے ہوئے ایماندار جو انجیل کے مطابق ایمان میں چلتے ہیں۔ اور کلیسا کی شراکت میں رہتے ہیں۔ عشائے ربانی میں شریک ہو سکتے ہیں۔ لیکن کچھ لوگ کہتے ہیں۔ کہ سب لوگ شریک ہو سکتے ہیں۔ اور کوئی یہاں تک کہتے ہیں۔ کہ کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ہونی چاہیئے۔ نئے عہد نامے میں کوئی ایسا ذکر نہیں ملتا جو بغیر بپتسمہ کے عشائے ربانی میں شریک ہونے کی تعلیم پیش کرتا ہے۔ لیکن اس کا کافی ثبوت ملتا ہے کہ عشائے ربانی میں شریک ہونے والے بپتسمہ پائے ہوئے لوگ تھے۔ رسولوں نے پاک عشاء کے رسم کو ادا کرنے اور اس کو ناجائز طور پر استعمال کرنے کے بارے میں کلیسا اور اس کے شرکاء کو تعلیم دیتے تھے۔ کہ جو ایمان لائے اور خوشی سے کلام کو قبول کرے اور بپتسمہ لے کر کلیسا میں شریک ہو۔ ایسوں کے بارے میں لکھا ہے۔ وہ رسولوں سے تعلیم پانے اور روٹی توڑنے اور دعا میں مشغول رہے۔

مسیحی تواریخ میں ہر ایک گواہی اس امر پر ملتی ہے جو پکا ثبوت میں قبول کی جا سکتی ہے کہ کاتھولک اور پروٹسٹنٹ دونوں مل کر بپتسمہ کو عشائے ربانی کے پہلے کی ضرورت کی بابت بتاتے ہیں۔ یہ ہر ایک ایماندار کا فرض ہے۔ کہ ایمان لانے کے بعد بپتسمہ لے۔ اور بپتسمہ لینے کے بعد اپنے خداوند کی موت محبت کو۔ پاک عشائے میں یاد کرے۔ کوئی شاگرد جو اپنے خداوند

سے محبت رکھتا ہے۔ وہ اس پاک رسم میں لاپرواہی نہیں کر سکتا۔ اور نہ اس کی کم قدری کریگا۔

اس امر کی لاپرواہی سے اس بات کا نشان ملتا ہے۔ ایمان یا کلیسیا کی روحانی زندگی میں تنزلی آرہی ہے۔

ہم اس امر کو پورے طور پر مانتے ہیں۔ کہ کلیسیا کی پاکیزگی اور روحانی حالت کو قائم رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ عشائے ربانی ان لوگوں تک محدود رکھی جائے۔ جو نئی پیدائش حاصل کئے ہوئے ہیں۔ اپنے ایمان کے اقرار پر بپتسمہ پائے ہوئے ہوں۔ اور کلیسیا کی شراکت میں باقاعدہ مسیحی زندگی گذارتے ہوں۔

اگر کوئی اور نقطہ نظر اختیار کیا جائے۔ یا اور آزادی دے دی جائے تو کلیسیا اور دنیا کے بیچ میں جو فرق جاتا رہے گا۔ اور جسمانی اور نئی پیدائش حاصل نہ کئے ہوئے لوگوں سے ایماندار دبا دیئے جائیں گے۔ کلیسیا کو پاک رکھنے کے لئے یہ بالکل ضروری ہے۔ کہ یہ رسم اپنی شکل اور مطلب میں پاک اور بے تبدیل رکھی جائے۔

(ج) عشائے ربانی عید فسح سے کیا تعلق رکھتی ہے۔

اس ثبوت سے یسوع مسیح نے اس رسم کو عید فسح ہی میں جاری کیا۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ وہ اس سے خاص تعلق رکھتی ہے۔ بنی اسرائیل سال بہ سال عید فسح کیا کرتے تھے۔ پہلی عید فسح اُسی رات کو جاری کی گئی۔ جب بنی اسرائیل مصر کی غلامی سے آزاد کئے گئے۔ اس وقت ایک برہ قربان کیا گیا۔ اور اس کے خون کے استعمال سے موت کے فرشتے سے اسرائیل کے پہلوٹھوں کو پناہ گاہ حاصل ہوئی۔ اور مصریوں کے پہلوٹھے سب کے سب ہلاک ہو گئے۔ برے کا گوشت تیار کیا گیا۔ اور ایک ضیافت میں کام آیا۔ اس برے کی طرح یسوع مسیح کا خون بھی بہایا گیا۔ جس طرح اسرائیلی پہلوٹھے برے کے خون کی آڑ میں سلامت رہے۔ اسی طرح زندہ مسیح میں تمام بنی آدم جو اس کو قبول کرتے مخلصی حاصل کریں گے۔

(د) کس طرح خداوند یسوع مسیح خود عشائے ربانی میں حاضر ہوتا ہے؟ اس امر کی بابت بہت

قسم کے خیالات ہوتے ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال اور قاعدہ یہ ہے۔ کہ عشائے ربانی میں روٹی اور مے مخصوص ہو کر یسوع کا حقیقی بدن اور خون بن جاتا ہے۔ اس خیال کے مطابق عشائے ربانی کے لینے والے جسمانی طور پر یسوع مسیح کو کھاتے اور اس کے خون کو پیتے ہیں۔ ان باتوں پر غور کرنے سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ یہ ایک بے بنیاد اور باطل تعلیم ہے۔ وہ ضرور روحانی ہی طور پر اس رسم میں حاضر ہوتے ہیں۔ ذیل کی باتوں سے یہ قاعدہ باطل اور بے بنیاد معلوم ہوتا ہے۔

۱۔ یہ خیال خداوند یسوع مسیح کی تعلیم کے خلاف ہے۔ جب یسوع مسیح نے اپنی بابت کہا۔ کہ یہ میرا بدن ہے۔ یہ میرا خون ہے۔ میں انگور کا حقیقی درخت ہوں۔ میں دنیا کا نور ہوں۔ میں راہ حق ہوں۔ میں بھیڑ خانہ کا دروازہ ہوں۔ وغیرہ۔ تب وہ تمثیل کے طور پر بیان کر رہا تھا۔ بے شمار مسیحی معلم اس رائے میں متفق ہیں۔ کہ تمام ایسی باتیں تمثیلی طور پر استعمال کی جاتی ہیں۔ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی کوئی دوسری تفسیر ممکن نہیں ہے۔ اس طرح عشائے ربانی کی روٹی اور مے اس کے بدن اور خون سے نسبت رکھتی ہیں۔

۲۔ یہ خیال روحانی تجربے کے خلاف ہے۔ ثابت ہوتا ہے۔ کہ اگر جسمانی طور پر مسیح کا خون اور بدن پایا جاتا تو اس کا استقلال مخصوصیت اور محبت پر منحصر ہوتا ہے۔ جنہوں نے یسوع مسیح سے روحانی شراکت کو حاصل کیا۔ جس سے اندرونی اطمینان ملتا ہے۔ ان کے لئے یہ ناممکن ہے۔ کہ اس بات کو قبول کریں۔ کہ مسیح کا بدن جسمانی طور پر کھانے کے لئے اور اس کا خون پینے کے لئے منظور کیا جائے۔

۳۔ یہ تعلیم کلیسیا کی تواریخ کے خلاف ہے۔ آشکارا کیا جاتا ہے۔ کہ رسولوں کی تصنیفات میں اس تعلیم کا ذکر پایا نہیں جاتا۔ اگر یہ خیال ان کے درمیان صحیح ہوتا۔ تو ضرور شروع سے کلیسیا میں وہ منظوری پاتا۔ اور تواریخ کی کتابوں میں اس کا ذکر ملتا۔ لیکن اس کے برعکس قدیم سے قدیم مسیحی کلیسیا کی تواریخ میں اس تعلیم کا ذکر پایا نہیں جاتا۔

قریباً آٹھ نو سو برس کے بعد تواریخی کتابوں میں وہ تعلیم ملنے لگی ہے اور نیز یہ

صدی کی کلیسا سے اختیار کے ساتھ اس کی قبولیت ہے۔ ان اعتراضوں کے علاوہ یہ کہنا کافی ہے۔ کہ اشارہ تک نہیں ملتا۔ کہ رسم کے ادا کرتے ہیں کوئی جسمانی طور پر یسوع مسیح کا بدن کھاتا یا اس کا خون پیتا ہے۔

یہ عجیب رسم۔ جو مسیح کے دکھ اور موت کی یادگاری کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ خدا اور انسان کے درمیان نئے عہد کا ایک نشان ہے۔ اس لئے عشائے ربانی اس سبب سے کہتے ہیں۔ کہ عشائے شام کے کھانے کے وقت یسوع نے اس کو مقرر کیا۔ وہ خداوند کی میز بھی کہلاتی ہے۔ اکرنتھیوں ۱۰: ۲۱

(ج) اس رسم کے متفرق نام۔

۱۔ عشائے ربانی اکرنتھیوں ۱۱: ۲۹۔ اس امر سے خداوند کی ضیافت مراد ہے۔ تمثیلی طور پر وہ روحانی ضیافت پیش کی جاتی ہے۔ جو خداوند کی شراکت میں حاصل ہوتی ہے۔ اسی کی رفاقت میں اور اس الٰہی روٹی سے ہماری روحانی زندگی سیر اور آسودہ ہوتی ہے۔ یسوع مسیح بودعویٰ کرتا ہے۔ کہ زندگی کی روٹی میں ہوں جو میرے پاس آئے ہرگز بھوکا نہ ہوگا۔ اور جو مجھ پر ایمان لائے وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ یوحنا ۶: ۳۵

۲۔ پاک شراکت۔ اس رسم کا نام انگریزی زبان میں ہولی کمیونین کہلاتا ہے۔ پولوس رسول اس کی بابت فرماتے ہیں۔ کہ وہ برکت کا پیالہ جس پر ہم برکت چاہتے ہیں۔ کیا مسیح کے خون کی شراکت نہیں؟ وہ روٹی جسے ہم توڑتے ہیں۔ کیا مسیح کے بدن کی شراکت نہیں؟ چنانچہ روٹی ایک ہی ہے۔ اس لئے ہم جو بہت سے ہیں۔ ایک بدن ہیں۔ کیونکہ ہم سب اسی ایک روٹی میں شریک ہیں۔ اکرنتھیوں ۱۰: ۱۶، ۱۷۔ عشائے ربانی میں شراکت مراد ہے۔ یہ روحانی شراکت پہلے یسوع سے ہوتی ہے۔ جب مسیح موت پر غالب آکر وہ پورے طور پر اپنوں کو اپنے ساتھ شراکت بخشی۔ عشائے ربانی میں موجودہ رسم یسوع مسیح کی دی ہوئی اور پھر لی ہوئی جان سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ نام انگور کا درخت اور اس کی ڈالیوں کی تمثیل میں پیش کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اس رسم

میں وہ باہمی شراکت بھی ظاہر کی جاتی ہے۔ جو خدا کے فرزند آپس میں ایک دوسرے سے رکھتے ہیں۔ یہ ایک شکر گذاری کی رسم بھی ہے۔ اس رسم کے جاری کرنے میں یسوع نے روٹی لی۔ اور شکر کر کے توڑی۔ خداوند کا پیالہ برکت کا پیالہ بھی ہے۔ اکرنتھیوں ۱۰: ۱۶۔ ۲۱

(د) عشائے ربانی خداوند کی طرف سے ہے۔ پولوس رسول یہ دعویٰ کرتا ہے۔ کہ میں نے سب سے پہلے تم کو وہی بات پہنچا دی جو مجھے پہنچی تھی۔ اکرنتھیوں ۱۵: ۳ پھر یہ بات مجھے خداوند سے پہنچی اور میں نے تم کو بھی پہنچا دی۔ کہ خداوند یسوع نے جس رات وہ پکڑوایا گیا۔ روٹی لی۔ اکرنتھیوں ۱۱: ۲۳ مکاشفے کے ذریعے سے یہ بات پولوس پر روشن ہوئی کہ جس رات مسیح پکڑوایا گیا۔ اس نے روٹی لی۔ لوقا ۲۲: ۱۹۔ ۲۰

(ج) عشائے ربانی کلیسا کے سپرد ہوئی۔ پولوس رسول فرماتے ہیں۔ کہ میں نے تم کو پہنچا دی اکرنتھیوں ۱۱: ۲۳ یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ مجھے بڑی آرزو تھی کہ دکھ سہنے سے پہلے یہ فسح تمہارے ساتھ کھاؤں۔ لوقا ۲۲: ۱۵ اس عجیب بیان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یسوع کی نظر میں اس رسم کا مطلب بیش قیمت ہے۔ اس لئے اسے ٹھیک طور پر استعمال کیا جائے۔ تب یہ روحانی زندگی کے واسطے ایک برکت کا چشمہ ہوگی۔

(د) عشائے ربانی کا مطلب۔

۱۔ یادگاری رسم:۔ اس کی بابت صاف بتایا گیا ہے۔ کہ عشائے ربانی یادگاری کی رسم ہے۔ یسوع مسیح نے فرمایا ہے میری یادگاری کے لئے یہ کیا کرو۔ لوقا ۲۲: ۱۹ پولوس رسول کو بھی یہ بات خداوند سے پہنچی کہ یہ ایک الٰہی رسم ہے۔ اس لئے اس نے اس پر بڑا زور دیا میری یادگاری کے واسطے یہی کیا کرو۔ جب کبھی پیو میری یادگاری کے لئے یہی کیا کرو۔ اکرنتھیوں ۱۱: ۲۴، ۲۵ یسوع نے اپنی موت کی یادگاری کے لئے اس کو مقرر کیا۔ تاکہ ہم یاد رکھیں۔ کہ گتسمنی کا دکھ کیسا تھا۔ اور اس کا پسینہ خون کی بڑی بوندیں ہو کر زمین پر ٹپکتا تھا۔ مسیح کے فرمان کے مطابق یہ ایک یادگاری کی رسم ہے۔ جس میں ہم یسوع مسیح کی موت کی یادگاری کرتے ہیں۔ یہ ایک ایسی عجیب

یادگاری کی رسم ہے۔ کہ اس سے ہم یسوع کی موت کو جب تک وہ نہ آئے بتاتے رہتے ہیں۔ یادگاری دو باتوں کی ہے۔ پہلی مسیح کی موت کی نسبت دوسری اس کی دوبارہ آمد کی نسبت۔

یہ رسم کلیسا میں انسان کی رہائی کے لئے مسیح کی موت کی تاکید یادگاری کے لئے قائم کی گئی ہے۔ روٹی اور پیالہ مسیح کے توڑے ہوئے بدن اور اس کے بہائے ہوئے لہو کو نقش کے عہد کی چھاپ کہیں۔ ظاہر کرتے ہیں۔ فسح کی ضیافت اور مرا ہوا برّہ اسرائیل کی موت اور غلامی کی رہائی کو۔ اور مصر کے پہلوٹھوں کی موت کو یاد دلاتے ہیں۔ عشائے ربانی کبھی مسیح فسح کہلاتی ہے اور وہی پرانی فسح کہلاتی ہے۔ اور وہی پرانی مثال کا پورا ہونا ہے۔ اس پاک ضیافت میں شریک ہوتے ہیں۔ تو روح اس کے رنج و غم کو دیکھتا ہے۔ جو ایک بے داغ اور بے عیب برّے کے موافق رہا۔

۲۔ عشائے ربانی میں خداوند کی موت کا اظہار ہے۔ جب کبھی تم یہ روٹی توڑتے اور اس پیالے میں سے پیتے ہو۔ تو خداوند کی موت کا اظہار کرتے ہو۔ جب تک وہ نہ آئے ۱ کرنتھیوں ۱۱:۲۶ میں تم سے کہتا ہوں کہ انگور کا یہ شیرہ پھر کبھی نہ پیوں گا۔ اس دن تک کہ تمہارے ساتھ اپنے باپ کی بادشاہت میں نیا نہ پیوں متی ۲۶ : ۲۹ جب عشائے ربانی کے لینے والے روٹی کھاتے اور پیالے میں سے پیتے ہیں۔ تب وہ مسیح کی موت اور اس کے دوبارہ آنے کی منادی کرتے ہیں۔ عشائے ربانی ایک خاص رسم ہے۔ جس سے یسوع مسیح کی خود انکاری اور موت کو یاد کرتے ہیں۔ وہ ہمارے لئے موا!۔

۳۔ عشائے ربانی میں رفاقت کا اظہار بھی ہے۔ وہ ایک روحانی رفاقت ہے۔ وہ برکت کا پیالہ جس پر ہم برکت چاہتے ہیں۔ کیا مسیح کے خون کی شراکت نہیں؟ روٹی ایک ہی ہے۔ اس لئے ہم جو بہت سے ہیں ایک بدن ہیں۔ کیونکہ ہم سب اسی ایک روٹی میں شریک ہوتے ہیں ۱ کرنتھیوں ۱۰ : ۱۶ - ۱۷۔ جب ہم ایمان سے اس عشائے ربانی میں شریک ہوتے۔ تب ہم یسوع کے ساتھ روحانی رفاقت پاتے ہیں۔ میں ہوں وہ زندگی کی روٹی۔ جو آسمان سے

اتری۔ اگر کوئی اس روٹی میں سے کھائے۔ تو ابد تک زندہ رہے گا۔ بلکہ جو روٹی میں جہان کی زندگی کے لئے دوں گا۔ وہ میرا گوشت ہے۔ یوحنا ۶ : ۵۰ اور یہ رسولوں سے تعلیم پانے اور رفاقت رکھنے میں مشغول رہے۔ اعمال ۲ : ۴۲

۴۔ ایمان کے ذریعے مسیح کو قبول کرنا:۔ یہ میرا بدن ہے جو تمہارے واسطے دیا جاتا ہے۔ یہ پیالہ میرے اس خون میں نیا عہد ہے جو تمہارے واسطے بہایا جاتا ہے۔ لوقا ۲۲ : ۱۹ ۱ کرنتھیوں ۱۱ : ۲۴۔ اس میں یسوع مسیح کا بدن صرف روحانی طور پر دیا جاتا اور قبول کیا جاتا ہے یسوع مسیح نے دو ظاہری نشانوں کو مقرر کیا۔ یعنی روٹی اور انگور کا رس۔ جن سے یسوع مسیح کا توڑا ہوا بدن اور اس کا بہایا ہوا خون مراد ہے۔ روٹی پر غور کرنے سے ایک عجیب تعلیم نکلتی ہے۔ اس سے پیشتر کہ روٹی انسان کے لئے خوراک ہو جائے۔ ضروری ہے۔ کہ وہ اختیار کی جائے جس طرح سے اناج کھیت سے کاٹا جاتا ہے۔ صاف کیا جاتا ہے۔ اور پیسا جاتا ہے۔ آٹا گوندھا اور آگ پر پکایا جاتا ہے کہ روٹی بن جائے۔ اسی طرح زندگی کی روٹی (مسیح کا بدن) دکھ کی چکی میں پیسا گیا۔ اور انصاف کی آگ کے بیچ سے گذرنا پڑا۔ انگور جب توڑے اور نچوڑے جاتے ہیں۔ تب مے حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح سے ضرور تھا کہ یسوع مسیح انصاف کے کولہو میں روندھا جائے۔ یہ روٹی جو توڑی جاتی ہے۔ اس کے بدن کا نشان ہے۔ جو ہمارے گناہوں کے واسطے توڑا گیا ہے۔ پیالہ اس کے خون کا نشان ہے۔ جو ہماری نجات کے واسطے بہایا گیا۔

(ز) عشائے ربانی کیلئے تیاری کرنا۔ بائبل میں آشکارا کیا گیا ہے کہ عشائے ربانی فقط سچے ایمانداروں کے واسطے ہے۔ اس میں وہی لوگ شریک ہوں جنہوں نے اپنے گناہوں سے سچی توبہ کی ہو۔ ان کے واسطے ضرور ہے کہ اپنے آپ کو آزما لیں اور مناسب طور پر بیٹھے کھائیں۔ اس واسطے جو کوئی نامناسب طور پر خداوند کی روٹی کھائے یا اس کے پیالے میں پئے۔ وہ خداوند کے بدن اور خون کے بارے میں قصوروار ہوگا۔ پس آدمی اپنے آپ کو آزما لے۔ اور اسی طرح اس روٹی میں سے کھائے۔ اور اس پیالے میں سے پئے کیونکہ

جو کھاتے پیتے وقت خداوند کے بدن کو نہ پہچانے وہ اس کھانے پینے سے سزا پائے گا۔ ۱-کرنتھیوں ۱۱: ۲۷-۲۹ اس بیان سے ظاہر ہے۔ کہ تیاری درکار ہے۔

اس رسم کو ادا کرنے کے وقت اور جگہ کی بابت کوئی فرمان نہیں قدیم کلیسیا کی بابت لکھا ہے۔ کہ وہ ہفتے میں پہلے دن روٹی توڑنے کے لئے جمع ہوتے تھے۔ اعمال ۲۰: ۷۔ ہر زمانے میں مسیحیوں نے اس رسم کی عزت کی ہے۔ یہ کوئی حکم نہیں۔ کہ کب ہم اس کو کریں۔ لیکن مسیح نے کہا۔ کہ جب کبھی تم یہ روٹی کھاتے اور پیالے میں سے پیتے ہو۔ میری یادگاری کے لئے یہی کیا کرو۔

۳۔ ہاتھ رکھنے کی تعلیم۔ عبرانیوں کے خط کے مصنف فرماتے ہیں۔ کہ ہاتھ رکھنا بائبل کی بنیادی تعلیم میں سے ایک ہے۔ عبرانیوں ۶: ۲ جب رسول اور کلیسیا کے شریک کسی آدمی کو کسی خاص کام کے لئے الگ کرتے تھے۔ تب رسول اور بزرگ اپنے ہاتھ ان کے سر پر رکھتے تھے۔ اور دعا کرتے تھے۔ اس کی بابت لکھا ہے کہ جب وہ خداوند کی عبادت کر رہے۔ اور روزے رکھ رہے تھے۔ تو روح القدس نے کہا۔ کہ میرے لئے برنباس اور ساؤل کو اس کام کے لئے مخصوص کرو جس کے واسطے میں نے انہیں بلایا ہے۔ اور انہوں نے روزہ رکھ کر اور دعا مانگ کر انہیں رخصت کیا۔ اعمال ۱۳: ۲-۳ اور جب پولوس کی خدمت کے لئے بلایا گیا۔ تو ان کی اصلاح سے ہوا۔ اور انطاکیہ کی جماعت نے پولوس اور برنباس پر ہاتھ رکھ کر ان کو مخصوص کیا۔ اور یہ کام شہر بہ شہر ہوتا تھا۔ اعمال ۱۴: ۲۳ تیمتھیس جماعت اور بزرگوں کے ہاتھ رکھنے کے وسیلے سے اپنے کام کے لئے الگ کیا گیا تھا۔ ۱-تیمتھیس ۴: ۱۴-۲ تیمتھیس ۱: ۶ پولوس نے تیمتھیس کو منع کیا۔ کہ بلا احتیاط کے ہاتھ نہ رکھنا یعنی کسی شخص پر جلد ہاتھ نہ رکھنا۔ اور دوسروں کے گناہوں میں شریک نہ ہونا۔ ۱-تیمتھیس ۵: ۲۲

(ح) پاک روح کے انتظام کی نگرانی کلیسیا میں۔ مسیح نے آسمان پر چڑھ جانے سے پیشتر اپنے شاگردوں سے کہا۔ کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا۔ لیکن اگر جاؤں گا۔ تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔

پاک روح عوض طور پر مسیح کا کام کلیسیا میں کرتا ہے۔ اور اس کے ہاتھ میں کلیسیا کا سارا انتظام مسیح کے آنے تک دیا گیا ہے۔ پاک روح کا انتظام کلیسیا کی نگہبانی کی بابت ۱-کرنتھیوں کے ۱۲ باب میں پورے طور پر اور نہایت صاف بیان کیا گیا ہے۔ یعنی نعمتیں تو طرح طرح کی ہیں مگر خدا ایک ہی ہے۔ اور تاثیریں بھی طرح طرح کی ہیں۔ مگر خدا ایک ہے۔ لیکن ہر شخص میں روح کا ظہور فائدہ پہنچانے کے لئے ہوتا ہے۔ کیونکہ ایک ہی روح کے وسیلے سے حکمت کا کلام عنایت ہوتا ہے۔ کسی کو اسی روح سے شفا دینے کی توفیق کسی کو معجزوں کی قدرت کسی کو نبوت۔ کسی کو روحوں کا امتیاز۔ کسی کو طرح طرح کی زبانیں۔ کسی کو زبانوں کا ترجمہ لیکن یہ سب تاثیریں وہی ایک روح کرتا ہے۔ اور جس کو جو چاہتا ہے بانٹتا ہے۔

۱۔ روح القدس کی حکومت کلیسیا میں۔ جب پولوس رسول اس بات کا ذکر کرتے ہوئے افسس کی کلیسیا کے بزرگوں سے کہتے تھے۔ کہ اپنی اور اس سارے گلہ کی خبرداری کرو۔ جس کا روح القدس نے تمہیں نگہبان ٹھہرایا ہے۔ تاکہ خدا کی کلیسیا کی گلہبانی کرو۔ جسے اس نے خاص اپنے خون سے مول لیا۔ اعمال ۲۰: ۲۸ معلوم ہوتا ہے۔ کہ شروع میں کلیسیا کی خدمت کرنے والے پاک روح کے ذریعے سے اپنے متفرق کام کے لئے مقرر کئے گئے۔ اسی نے کسی کو رسول اور کسی کو نبی۔ اور کسی کو منادی کرنے والا اور کسی کو چرواہا اور کسی کو استاد بنا کر دے دیا۔ تاکہ مقدس لوگ کامل بنیں۔ اور خدمت گزاری کا کام کیا جائے۔ اور مسیح کا بدن ترقی پائے۔ افسیوں ۴: ۱۱-۱۲ کیا میں نے تم بارہوں کو نہیں چن لیا؟ پولوس رسول اپنی بابت فرماتے ہیں کہ پولوس کی طرف سے جو نہ انسانوں کی جانب سے ہے نہ انسان کے سبب سے بلکہ یسوع مسیح اور خدا باپ کے سبب سے جس نے اس کو مردوں میں سے جلایا رسول ہے۔ گلتیوں ۱: ۱ مسیح نے اپنے شاگردوں کو سکھایا۔ کہ وہ فصل کے مالک کی منت کریں کہ اپنی فصل کاٹنے کے لئے مزدور بھیجے لوقا ۱۰: ۲

۲۔ روح القدس کی جگہ کلیسیا کی عبادت میں۔

مسیح نے اپنے شاگردوں کو صاف بتایا کہ مجھ سے جدا ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے ہو۔ یوحنا ۱۵: ۵

(ا) منادی کرتے ہیں۔ پطرس رسول فرماتے ہیں۔ کہ ہم لوگوں نے روح القدس کے وسیلے سے تم کو خوشخبری دی ۱-پطرس ۱: ۱۲۔ اور پولوس رسول فرماتے ہیں۔ کہ میری تقریر اور میری منادی میں حکمت کی لبھانے والی باتیں نہ تھیں۔ بلکہ روح اور قدرت سے ثابت ہوتی تھیں۔ تاکہ تمہارا ایمان انسانوں کی حکمت پر نہیں بلکہ خدا کی قدرت پر موقوف ہے۔ ۱-کرنتھیوں ۲: ۴-۵ ہماری خوشخبری تمہارے پاس نہ فقط لفظی طور پر پہنچی۔ بلکہ قدرت اور روح القدس کے وسیلے سے اور تم کلام کو بڑی مصیبت میں روح القدس کی خوشی کے ساتھ قبول کرتے ہو۔ ۱-تھسلنیکیوں ۱: ۵-۶۔ خدا بھی اپنی مرضی کے مطابق۔ روح القدس کی نعمتوں کے ذریعے سے اس کی گواہی دیتا رہا۔ عبرانیوں ۲: ۴۔ جب پطرس پاک روح کی قدرت میں منادی کر رہے تھے۔ تب روح القدس ان پر نازل ہوا۔ جو کلام سن رہے تھے۔ اعمال ۱۰: ۴۴

(ب) دعائیں:۔ پولوس رسول بتاتے ہیں۔ کہ روح ہماری کمزوری میں مدد کرتا ہے۔ کیونکہ جس طور سے ہم کو دعا مانگنی چاہیئے وہ نہیں آتی۔ مگر روح خود ایسی آہیں بھر بھر کر ہماری شفاعت کرتا ہے۔ جن کا بیان نہیں ہو سکتا ہے۔ کہ روح کی کیا نیت ہے۔ کیونکہ وہ خدا کی مرضی کے مطابق مقدسوں کی شفاعت کرتا ہے۔ رومیوں ۸: ۲۶-۲۷ ہم جانتے کہ کس طرح دعا کرنی چاہیئے یہ بات شاگردوں کو بھی معلوم ہوئی۔ اس لئے انہوں نے مسیح سے کہا۔ کہ دعا مانگنی ہم کو سکھا۔ لوقا ۱۱: ۱ ہر وقت اور ہر طرح سے روح میں دعا اور منت کرتے رہو۔ افسیوں ۶: ۱۸

۳۔ روح القدس کی جگہ کلیسا کی خدمت میں۔

مسیح نے کہا کہ جب پاک روح آکر دنیا کو گناہ اور راستبازی اور عدالت کے بارے میں قصوروار ٹھہرائے گا۔ وہ مسیح کا جلال ثابت ہوگا۔ اگر ہم پاک روح کو اس کی جگہ کلیسا میں نہیں دیتے ہیں۔ تو ہمارا سب کام بے فائدہ ہے۔ جو روح کے لئے بوتا ہے وہ روح سے ہمیشہ کی زندگی کی فصل کاٹے گا۔ گلتیوں ۶: ۸ جب خداوند یسوع مسیح آسمان پر چڑھ جانے کو تھا۔ تب اس نے اپنے شاگردوں کو حکم دیا۔ کہ تم جاکر سب قوموں کو شاگرد بناؤ۔

جب پاک روح تم پر نازل ہوگا۔ تو تم قوت پاؤ گے۔ اور یروشلم اور تمام یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی انتہا تک میرے گواہ ہوں گے۔

لیکن جب تک عالم بالا پر سے تم کو قوت کا لباس نہ ملے اسی شہر میں ٹھہرے رہو۔ مسیح کو معلوم تھا۔ کہ بغیر اس قوت کے لباس کو پائے۔ وہ کمزور حالت میں رہیں گے۔ اور منادی کرنے کے لائق نہیں ہوں گے۔ اس لئے جب تک ان کو یہ قوت نہ ملے۔ تب تک ان کو منادی کرنے کا اختیار نہیں ملا۔ ذیل کی آیتوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ پہلے کلیسا میں روح القدس پورے طور پر حکومت کرتا تھا۔

(ا) روح القدس۔ کلیسا کی خدمت کرنے والوں کو چن کر بلاتا ہے۔ جب خدا کی عبادت کر رہے اور روزے رکھ رہے تھے تو روح القدس نے کہا کہ میرے لئے برنباس اور ساؤل کو اس کام کے واسطے مخصوص کرو جس کے لئے میں نے ان کو بلایا ہے۔ اعمال ۱۳: ۲ روح القدس نے تمہیں نگہبان ٹھہرایا تاکہ خدا کی کلیسیا کی گلہ بانی کرو۔ اعمال ۲۰: ۲۸

(ب) روح القدس منادی کرنے والے کو بھیجتا ہے۔ اس کی بابت یہ لکھا ہے۔ کہ پس وہ روح القدس کے بھیجے ہوئے گئے۔ اور خدا کا کلام سنانے لگے۔ اعمال ۱۳: ۴ جسے خدا نے بھیجا وہ خدا کی باتیں کرتا ہے۔ اس لئے کہ وہ ناپ تاپ کر نہیں دیتا۔ یوحنا ۳: ۳۴

(ج) روح القدس بھیجے ہوؤں کو بولنے کی طاقت دیتا ہے۔ اور ساؤل جس کا نام پولوس بھی ہے۔ روح القدس سے بھر کر بولتا تھا اعمال ۱۳: ۹

(د) روح القدس خداوند کے بدن کو مصیبت میں تسلی دیتا ہے۔ اس کی بابت لکھا ہے۔ کہ شاگرد مصیبت کے وقت میں خوشی اور روح القدس سے معمور ہوتے رہے اعمال ۱۳: ۵۱-۵۲

(ح) بھیجے ہوؤں کے کاموں پر پاک روح کی مہر دی جاتی ہے۔ اور خدا نے جو دلوں کو جانتا ہے۔ ان کو بھی ہماری طرح روح القدس دے کر ان کی گواہی دی۔ اعمال ۱۵: ۸

(د) روح القدس اصلاح دیتا ہے۔ رسولوں نے کہا کہ روح القدس نے اور ہم نے

مناسب جانا اعمال ۱۵ : ۲۸ پھر انہوں نے کہا کہ ہم ان باتوں کے گواہ ہیں۔ اور روح القدس
بھی اعمال ۵ : ۳۲ ۔

(ن) روح القدس آگاہ کرتا ہے۔ اس لئے برنباس اور پولوس کو آسیہ میں کلام سنانے سے
منع کیا۔ اور انہوں نے بتونیہ میں جانے کی کوشش کی۔ مگر یسوع کے روح نے انہیں جانے
نہ دیا۔ لیکن انہوں نے مکدنیہ میں جانے کا ارادہ کیا۔ کیونکہ وہ اس میں سمجھتے تھے۔ کہ
خدا نے انہیں خوشخبری دینے کے لئے ان کو بلایا ہے۔ اعمال ۱۶ : ۱۰ پاک روح کلیسیا میں بولتا
ہے لیکن اس کی آواز سننے کے لئے روحانی کان کی ضرورت ہے مکاشفہ ۲ : ۷، ۱۱، ۱۷، ۲۹
مکاشفہ ۳ : ۱۳ - ۲۲

۱۔ کلیسیا کے انتظام کا مقصد۔

کلیسیا ایک الٰہی انتظام ہے۔ خدا نے کلیسیا میں الگ الگ شخص مقرر کئے۔ تاکہ (۱) مسیح
کا بدن ترقی پائے۔ اور مقدس لوگ کامل بنیں۔ اور یہ کلیسیا خدا کی خدمت اس دنیا میں
کرے۔ (۱) کلیسیا کے انتظام کا مقصد یہ ہے۔ کہ مسیح کا بدن ترقی پائے۔ کلیسیا میں بعض
کو رسول بعض کو نبی اور بعض کو مبشر اور بعض کو چرواہا اور استاد بنا کر دے دیا۔ تاکہ
مقدس لوگ کامل بنیں۔ اور مسیح کا بدن ترقی پائے جب تک ہم سب کے سب خدا
کے بیٹے کے ایمان اور اس کی پہچان میں ایک نہ ہو جائیں۔ اور کامل نہ بنیں یعنی مسیح
کے پورے قد کے اندازے تک نہ پہنچ جائیں۔ تاکہ ہم آگے کو بچے نہ رہیں۔ افسیوں
۴ : ۱۱ - ۱۴ روحانی ترقی کی تعلیم بائیبل میں ملتی ہے۔ کتاب مقدس میں روحانی نوزاد
بچوں۔ جوانوں۔ اور بزرگوں کا ذکر بھی پایا جاتا ہے۔ روحانی پیدائش میں انسان
کو روحانی زندگی بخشی جاتی ہے یہ زندگی ضرور کمزور ہے۔ لیکن اس کی پرورش اور
حفاظت کرنے میں خدا کا کام نہ روکا جائے۔ بائیبل کو مرید بار بار بچے کہلاتے ہیں۔
کلیساؤں کے روحانی بچوں میں یہانتک کمزوری پائی جاتی ہے۔ کہ اس وقت تک

ٹھوکر کھانے کا خاص اندیشہ ہوتا ہے۔ کلیسیا کا خاص کام یہ ہے۔ کہ ایسوں کو دلاسا دے۔
جسطرح اخلاقی زندگی بھی بڑھنے والی ہوتی ہے، اسی طرح روحانی زندگی بھی بڑھنے والی ہوتی
ہے۔ مرنے تک تندرست زندگی میں منزل بمنزل آگے بڑھنا فرض ہے۔ اگر کلیسیا میں روحانی
ماں باپ ہوتے تو نومرید ان سے پرورش اور حفاظت پا کر وہ بڑھتے اور سیکھتے ہیں۔ اور
اپنی ٹھہرائی ہوئی زندگی کے لئے تیار ہو جاتے ہیں جس طرح جسمانی طور پر عرصہ دراز تک
اپنے والدین کی خدمت اور نگہبانی کے محتاج رہتے ہیں۔ اسی طرح روحانی طور پر روحانی بچے
کا حال بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ عمر کے مطابق بڑھنا اور قوت ہوتی ہے۔ روحانی زندگی میں
بڑھنا جانا ممکن ہے۔ پولوس رسول کے کہنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کی روحانی زندگی
اس سبب سے دور کی مانند تھی۔ کہ آگے کو برابر زیادہ کثرت کا خزانہ دکھائی دیتا رہا جس
کو حاصل کرتا تھا۔

اگرچہ روحانی ترقی خدا کی طرف سے ہے۔ تاہم اس کو حاصل کرنے میں انسانوں کو بھی
بہت کچھ کرنا ہے۔ ترقی کا تجربہ صرف اس طرح ممکن ہے۔ کہ ٹھہرائی ہوئی شرائط پوری
کی جاتی ہیں۔ کلیسیا میں مقدسوں کے درمیان میل اور رفاقت کا تجربہ ملتا ہے۔ مقدسوں
میں اس قسم کی باہمی محبت کی بڑی ضرورت ہے۔ کیونکہ روحانی زندگی میں ایسی سنگت کی
بڑی آرزو بھی ہوتی ہے۔ مسیحی کلیسیا میں مقدسوں کی رفاقت عجیب ہے۔ اسی رفاقت میں
روحانی ترقی حاصل ہوتی ہے۔ باہمی خدمت اور ترقی کلیسیا میں درکار ہے۔

۲۔ کلیسیا کے انتظام کا مقصد یہ ہے۔ کہ کلیسیا خدا کی خدمت اس دنیا میں مسیح کے آنے
تک کرے۔ کلیسیا کو یہ کام دیا گیا۔ کہ دنیا کی قوموں کو شاگرد بنائے۔ اس خدمت میں
سب ایماندار شریک کئے گئے ہیں۔ کلیسیا کے مقرر کرنے سے یسوع مسیح نے بادشاہت
کے پھیلانے کا انتظام کیا ہے۔ جب کلیسیا کی روحانی حالت درست ہوتی ہے۔ تب روحوں
کی نجات خدا اور اس کی بادشاہت کے لئے ہوتی ہے۔ ثابت ہوتا ہے کہ جب کسی مسیحی میں

کثرت کی روحانی زندگی موجود ہے۔ تو اس کو بیکاری میں بٹھائے رہنا ناممکن ہوگا۔ کیونکہ
بیکاری زندوں کے لئے موت کی راہ ہے۔ یسوع نے بارہ کو مقرر کیا تاکہ اس کے ساتھ
رہیں اور وہ انہیں بھیجے۔ کہ منادی کریں۔ مرقس ۳ : ۱۴۔ ان باتوں کے بعد خداوند
نے ستر آدمی مقرر کئے۔ اور جس جس شہر اور جگہ کو خود جانے والا تھا۔ وہاں انہیں دو
دو کر کے اپنے آگے بھیجا۔ لوقا ۱۰ : ۱۔ آسمان پر چڑھ جانے سے پیشتر اس نے کہا کہ تم
جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور انہیں باپ بیٹے اور روح القدس کے نام پر بپتسمہ
دو۔ اور انہیں یہ تعلیم دو کہ ان سب باتوں پر عمل کریں جن کا میں نے تم کو حکم دیا اور
دیکھو میں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔ متی ۲۸ : ۱۹ - ۲۰۔ پاک کلام میں کلیسیا
دنیا کا نور کہلاتی ہے۔ وہ سونے کے چراغدان کی تشبیہ سے بھی پیش کی جاتی ہے۔ اس سے مراد
ہے۔ کلیسیا روحانی نور کو حاصل کرنے والی ہے۔ یہی چراغدان کی ایک خدمت ہے۔

بھرے ہوئے تیل اور آگ کا شعلہ روح القدس کی مثالیں ہیں جب ٹھہرائے ہوئے
انسانی وسیلے کے لائق نکلے۔ تو وہ روحانی زندگی بڑھتی جاتی اور پورے انداز سے کا پھل
لاتی ہے۔ چراغ اپنے لئے نہیں چمکتے۔ بلکہ آس پاس کے لوگوں تک روشنی کو پہنچاتا۔ اس
کی ٹھہرائی ہوئی خدمت ہے۔ یہی تعلیم دینے اور اس پر عمل کرنے سے کلیسیا اپنے کام
کو انجام دے گی کلیسیا کے ذریعے سے خوشخبری کی منادی ہے۔ کیونکہ اس میں خدا نے
الگ الگ شخص مقرر کئے ہیں۔ پہلے رسول۔ دوسرے نبی۔ تیسرے استاد پھر معجزے
دکھانے والے طرح طرح کی زبانیں بولنے والے۔ کلیسیا مسیح کی دلہن ہے جو پاک روح
کے ساتھ بولتی ہے۔ کیا مکاشفہ ۲۲ : ۱۷ کلیسیا کے ہر ایک شریک کا کام یہ ہے کہ ایک
دوسرے کے ساتھ اور بندگوں کے ساتھ اچھی طرح سے کام کرے۔ کہ خداوند یسوع
مسیح کی حکومت دنیا میں بڑھے۔ پولوس رسول نے فلپی کی کلیسیا سے کہا کہ صرف
یہ کرو کہ تمہارا چال چلن مسیح کی خوشخبری کے موافق رہے۔ تاکہ خواہ میں آؤں اور تمہیں

دیکھوں خواہ نہ آؤں۔ تمہارا حال سنوں۔ کہ تم ایک روح میں قائم ہو۔ اور انجیل کے
ایمان کے لئے ایک جان ہو کر جانفشانی کرتے ہو۔ اور کسی بات میں مخالفوں سے
دہشت نہیں کھاتے۔ یہ ان کے لئے ہلاکت کا صاف نشان ہے۔ لیکن تمہاری نجات
کا اور یہ خدا کی طرف سے ہے۔ فلپیوں ۱ : ۲۷ - ۲۸ تم بے عیب اور بھولے ہو کر
ٹیڑھے اور کجرو لوگوں میں خدا کے بےنقص فرزند بنے رہو۔ جن کے درمیان چراغوں
کی طرح دکھائی دیتے ہو۔ فلپیوں ۲ : ۱۵۔ اس سے ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ایک شریک کو
مناسب ہے۔ کہ وہ اپنے پاک چال چلن کام اور کلام سے یہ ظاہر کرے۔ کہ وہ سچے خدا
کی بابت گواہ ہے۔ لکھا ہے۔ کہ تم ایک برگزیدہ نسل۔ شاہی کاہنوں کا فرقہ۔ مقدس
قوم اور ایسی امت ہو۔ جو خدا کی خاص ملکیت ہے۔ تاکہ اس کی خوبیاں ظاہر کرو۔ جس
نے تمہیں تاریکی سے اپنی عجیب روشنی میں بلایا۔ ۱ پطرس ۲ : ۹۔ تم دنیا کے نور ہو۔ جو شہر
پہاڑ پر بسا ہوا ہے۔ وہ چھپ نہیں سکتا۔ اور چراغ جلا کر پیمانے کے نیچے نہیں۔ بلکہ چراغدان
پر رکھتے ہیں۔ تو اس سے سارے گھر کو روشنی پہنچتی ہے۔ اسی طرح تمہاری روشنی آدمیوں
کے سامنے چمکے۔ تاکہ وہ تمہارے نیک کاموں کو دیکھ کر تمہارے باپ کی جو آسمان
پر ہے بڑائی کریں۔ متی ۵ : ۱۴ - ۱۶

سوالات

۱۔ یونانی لفظ اکلیسیا کا کیا مطلب ؟
۲۔ کلیسیا کن مثالوں میں پیش کی جاتی ہے ؟
۳۔ پاک کلیسیا عام کیسی ہے ؟

۴۔ کلیسا میں شریک ہونے کی کیا شرائط ہیں ؟

۵۔ کس طرح سے ہم جانتے ہیں کہ صرف سچے ایماندار کلیسا میں شامل ہونے کی ایک شرط ہے ۔؟

۷۔ شروع میں یروشلم کی کلیسا کی حکومت کا انتظام کیسا ہے؟

۸۔ کلیسا کے بزرگ کیسے آدمی ہونے چاہئیں ؟ ۔

۹۔ کلیسا کے خادم لوگ کیسے آدمی ہونے چاہییے ؟

۱۰۔ کیا ثبوت ہے ۔ کہ ہر ایک کلیسا یہ اختیار رکھتی ہے ۔ اور اپنی حکومت کرے ؟

۱۱۔ کلیسا کی خاص رسمیں کیا ہیں ؟

۱۲۔ بائیبل کے مطابق بپتسمہ کا طریقہ کیا ہے ؟

۱۳۔ چند کلیساؤں کے بپتسمے کے طریقے کیسے ہیں ؟

۱۴۔ بپتسمہ کا مطلب ؟

۱۵۔ عشائے ربانی کس کی یادگار ہے ؟

۱۶۔ عشائے ربانی کا کیا مطلب ہے ؟

۱۷۔ کس طرح سے مسیح کی موت کا اظہار عشائے ربانی میں پیش کیا جاتا ہے ۔؟

۱۸۔ کس طرح سے رفاقت کا اظہار عشائے ربانی میں پیش کیا جاتا ہے ؟

۱۹۔ کسطرح سے ہم اپنے آپ کو تیار کریں ۔ تاکہ مناسب طور پر کھائیں اور پئیں ؟

۲۰۔ ہاتھ رکھنے کی تعلیم سے کیا مطلب ہے ؟

۲۱۔ پاک روح کی جگہ منادی کرنے میں کیا ہے ؟

۲۲۔ پاک روح کی جگہ دعا کرنے میں کیا ہے ؟

۲۳۔ پاک روح کی جگہ کلیسا کی خدمت میں کیا ہے ؟

چودھواں باب

(۱) موت کا ذکر :۔

مقدس بائبل دو قسم کی موت کا ذکر بیان کرتی ہے یعنی جسمانی اور روحانی موت کا خیال انسان میں نہایت خوفناک ہے ۔ بہت لوگوں کا خیال یہ ہے کہ ہم اس موجودہ زندگی کی نسبت کچھ نہیں جانتے ۔ اسی طرح آنے والی زندگی کی بابت بھی ہم کچھ نہیں جانتے اور معلوم نہیں کہ جسم سے آزاد ہو کر کیا تکلیفات آئیں گی اس کی نسبت ایوب نے یہ سوال پیش کیا کہ اگر آدمی مر جائے تو کیا وہ پھر جئے گا ۔ ایوب ۱۴:۱۴

(۱) موت کا مطلب

(ا) **جسمانی موت :۔** جسم سے روح کا جدا ہونا موت کہلاتا ہے ۔ جب انسان اس دنیا کو کوچ کر کے ہمیشہ کے عالم میں پہنچتا ہے تو موت اس جسمانی زندگی کا آخیر ہے ۔ جب روح بدن سے علیحدہ ہو جاتا ہے ۔ تو انسان کی دنیاوی زندگی ختم ہو جاتی ہے ۔

(ب) **روحانی موت :۔** اس قسم کی موت کا اصل مطلب روح کا خدا سے الگ ہونا ہے ۔ اس کی بابت اس طرح بیان ہے ۔ بلکہ تمہاری بدکرداری نے تمہارے اور خدا کے درمیان جدائی کر دی ہے ۔ یسعیاہ ۵۹:۲ ۔ ہائے میں کیسا کمبخت آدمی ہوں ! اس موت کے بدن سے مجھے کون چھڑائے گا ؟ رومیوں ۷:۲۴ ۔ قصوروں اور گناہوں کے سبب سے مردہ تھے ۔ افسیوں ۲:۱

(ج) **دوسری موت :۔** جو غالب آئے اس کو دوسری موت سے نقصان نہ پہنچے

گا۔ مکاشفہ ۲۰: ۱۱۔ وہ آگ کی جھیل دوسری موت ہے۔ مکاشفہ ۲۰: ۱۴۔ آگ اور گندھک سے جلانے والی جھیل میں حصہ ہوگا۔ یہ دوسری موت ہے۔ مکاشفہ ۲۱: ۸

(۲) موت کی مثالیں:۔

موت کا بیان بائبل میں بہت سی مثالوں کے ذریعے دیا جاتا ہے۔ زمین کے سب رہنے والوں کو اسی راہ میں جانا ہے۔ خاک کا خاک سے جا ملنا۔ واعظ ۱۲: ۷۔ اپنے باپ دادوں میں جا شامل ہونا۔ قاضیوں ۲: ۱۰۔ استثنا ۳۲: ۵۰ سو جانا۔ یوحنا ۱۱: ۱۱۔ ۱ تھسلنیکیوں۔ دم کا نکل جانا۔ اعمال ۵: ۱۰۔ خیمے کا گرایا جانا ۲ کرنتھیوں ۵: ۱۔ بدن کے وطن سے علیحدہ ہو کر خداوند کے وطن میں رہنا۔ ۲ کرنتھیوں ۵: ۸۔ میرے کوچ کا وقت آ پہنچا ہے۔ ۲ تیمتھیس ۴: ۶

(۳) مرنے کا حکم سبھوں پر دیا گیا ہے:۔

بائبل کی تعلیم یہ ہے کہ بنی آدم موت میں گرفتار ہوئے ہیں اور مرنے کا حکم سبھوں کو دیا گیا ہے اس کی نسبت عبرانیوں کے خط ۹ میں یہ فرمایا گیا ہے کہ انسان کے لئے ایک بار مرنا اور اس کے بعد عدالت کا ہونا مقرر ہے۔ اس خدا کی جس کے ہاتھ میں تیرا دم ہے اور جس کے قابو میں تیری ساری راہیں ہیں تو نے اس کی تمجید نہ کی۔ دانی ایل ۵: ۲۳ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انسان کا یہ گناہ ہے کہ موت کے بعد اس زندگی کا حساب دینا پڑے گا۔ جب ایوب ۱۴: ۱-۲ میں موت کا ذکر کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ انسان جو کہ عورت سے پیدا ہوتا ہے۔ تھوڑے دنوں تک جیتا ہے۔ وہ پھول کی مانند نکلتا ہے اور کترا جاتا ہے وہ سائے کی مانند جاتا رہتا ہے۔ ہم پڑھتے ہیں کہ تھوڑے برس کے بعد میں اس راہ سے چلا جاؤں گا۔ جہاں سے نہ پھروں گا۔ داؤد بادشاہ بھی موت کا ذکر کرتے ہیں اور اس کی بابت فرماتے ہیں۔ کون انسان ہے جو جیتا ہی رہے گا۔ اور موت کو نہ دیکھے گا؟ کیا وہ موت کے قبضے سے اپنی جان بچائے گا۔ زبور ۸۹: ۴۸۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ ہماری زندگی کے

دن ستر برس ہیں اور قوت ہو تو اسی برس۔ زبور ۹۰: ۱۰ بائبل کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ فقط دو مرد موت سے بچ گئے ہیں یعنی حنوک اور ایلیاہ نبی۔ یہ زندہ دنیا سے اٹھا لئے گئے۔ حنوک کے بارے میں یہ لکھا ہے وہ خدا کے ساتھ ساتھ چلتا تھا اور وہ اٹھا لیا گیا تاکہ موت کو نہ دیکھے پیدائش ۵: ۲۴ عبرانیوں ۱۱: ۶۔ ایلیاہ کی نسبت لکھا ہے کہ وہ بگولے میں آسمان پر چلا گیا۔ ۲ سلاطین ۲: ۱۱

(۴) موت گناہ کا ایک نتیجہ ہے:۔

گناہ کرنے سے پیشتر خداوند نے آدم اور حوا سے کہا تم اس باغ کے ہر درخت کا پھل کھا سکتے ہو لیکن نیک و بد کی پہچان کے درخت سے نہ کھانا کیونکہ جس دن تم اس سے کھاؤ گے۔ تم ضرور مرو گے۔ پیدائش ۲: ۱۷ گناہ میں گر جانے کے بعد خدا نے آدم اور حوا سے کہا کہ تم مٹی تو ہو اور مٹی میں پھر مل جاؤ گے پیدائش ۳: ۱۹ پولوس رسول رومیوں ۵: ۱۲ میں فرماتے ہیں کہ جس طرح ایک آدمی کے سبب سے گناہ دنیا میں آیا اور گناہ کے سبب سے موت آئی اور یہ موت سب آدمیوں میں پھیل گئی اس لئے سب نے گناہ کیا۔ صاف ظاہر اور آشکارا کیا جاتا ہے کہ اس موت میں جسم اور روح کا جدا ہونا مراد ہے۔

(۵) مقدسوں کے واسطے موت خوفناک نہیں ہے:۔

بلکہ وہ حربہ ہے جو اس کے واسطے جلال کے دروازے کو کھول دیتا ہے کہ وہ اپنے ابدی گھر میں جا سکیں ضرور ان کے واسطے موت ایک فرق چیز ہے۔ موت کا ڈنک نکالا گیا ہے ان کا سوچنا صحیح نہیں ہے۔ وہ موت کے ذاتی خوف پر غالب آئے کیونکہ ان کو یہی امید ہے کہ روح جسم کے ساتھ خاک میں نہیں مل جاتی۔ اے موت تیری فتح کہاں رہی؟ اے موت تیرا ڈنک کہاں رہا؟ ۱ کرنتھیوں ۱۵: ۵۵۔ یسوع کے کفارہ ہی سے اس کا ڈنک نکالا جاتا ہے۔ ان کو پورا یقین ہے کہ جسم کا مرنا روح کا مرنا نہیں ہے۔ متی ۱۰: ۲۸۔ مسیح نے موت کو نیست کیا۔ ۲ تیمتھیس ۱: ۱۰۔ یعنی اس نے موت کے زور

کو نیست کیا۔ وہ جانتے ہیں کہ ان کی زندگی ایسی نہیں جیسی حیوانوں کی ہوتی ہے۔ جو نیست کئے جاتے ہیں جانوروں کی روح زمین کے نیچے اترتی ہے بنی آدم کی روح اوپر چڑھتی ہے واعظ ۳: ۲۱۔ ستفنس اپنی روح کو مرتے وقت خداوند کے ہاتھ میں سونپ دیتے ہیں۔ اعمال ۷: ۵۹ خدا کی نظر میں مقدسوں کی موت بیش قیمت ہے۔ زبور ۱۱۶: ۱۵۔ اگر ہم جیتے ہیں تو خداوند کے واسطے جیتے ہیں اور اگر مرتے ہیں تو خداوند کے واسطے مرتے ہیں۔ پس ہم جئیں یا مریں خداوند ہی کے ہیں۔ رومیوں ۱۴: ۸۔ جو مسیح یسوع میں ہیں ان پر سزا کا حکم نہیں ہے کیونکہ زندگی کی روح کی شریعت نے مسیح یسوع میں مجھے گناہ اور موت کی شریعت سے آزاد کر دیا ہے رومیوں ۸: ۱-۲۔ رسولوں کے زمانے میں اس غیر فانی زندگی کی امید مسیحیوں میں بہت مضبوط تھی۔ وہ دوسروں کی مانند غم نہیں کرتے تھے جو ناامید ہیں۔ ۱۔ تھسلنیکیوں ۴: ۱۳

(۶) موت کا مطلب نیست ہونا نہیں ہے۔

(و) کیونکہ انسان کی روح غیر فانی اور لازوال ہے۔ خاص وجہ کہ انسان کی روح بدن کے ساتھ نیست نہیں ہوتی یہ ہے کہ وہ غیر فانی ہے۔ بدن کی نسبت لکھا ہے کہ تو خاک ہے اور پھر خاک میں جائے گا۔ پیدائش ۳: ۱۹۔ انسان کی روحانی زندگی خدا کی صورت پر پیدا ہوئی۔ پیدائش ۱: ۲۶-۲۷ خدا نے اس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا۔ پیدائش ۲: ۷۔ خداوند خدا نے کہا دیکھو کہ انسان نیک و بد کی پہچان میں ہم میں ایک کی مانند ہو گیا۔ پیدائش ۳: ۲۲ اس وقت خاک خاک سے جا ملے گی جس طرح آگے ملی ہوئی تھی اور روح خدا کے پاس پھر جائے گی جس نے اسے دیا واعظ ۱۲: ۷۔ ستفنس نے اپنی دعا میں کہا کہ اے خداوند یسوع میری روح کو قبول کر اعمال ۷: ۵۹ ہر زمانے اور ہر ملک کے لوگوں کے درمیان انسان کے غیر فانی ہونے کا یقین پایا جاتا ہے اگر کچھ لوگ اس کو نہ مانتے ہوں تو وہ اور بات ہے لیکن زیادہ لوگ مانتے ہیں کہ موت

کے بعد ایک اور زندگی ہے۔ سبب یہ ہے کہ انسان کے دل میں موت اور بقا کا علم ڈال دیا۔ واعظ ۳: ۱۱۔ گیہوں کے دانے کی تمثیل کے ذریعے سے یسوع مسیح یہ تعلیم پیش کرتے ہیں کہ موت کے بعد ایک اور زندگی ہے یعنی گیہوں کے دانے کے مر جانے سے اس میں ایک کثرت کی زندگی ہوتی ہے۔ یوحنا ۱۲: ۲۴۔ اس دولت مند کی نسبت جس کے ذریعے لوقا ۱۶ باب میں پایا جاتا یا لکھا ہے کہ اس نے موت کے بعد عالم ارواح کے درمیان عذاب میں مبتلا ہو کر اپنی آنکھیں اٹھائیں اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انسان کی روح غیر فانی ہے۔ وہ تکلیف میں ہو کر بولتا اور پانی مانگتا تھا ایک اور بھی کلام کی جس میں یہ ثبوت موجود ہے کہ انسان کی روح بدن کے ساتھ نیست نہیں ہوتی ہے یعنی بدن کو قتل کرتے ہیں اور روح کو قتل نہیں کر سکتے۔ ان سے نہ ڈرو بلکہ اس سے ڈرو جو روح اور بدن دونوں کو جہنم میں ہلاک کر سکتا ہے۔ متی ۱۰: ۲۸۔ اس میں لکھا ہے کہ انسان بدن کو قتل کر سکتا ہے لیکن روح کو نہیں۔ عبرانیوں کا مصنف اس بات پر صاف روشنی ڈالتا ہے۔ یعنی آدمیوں کے لئے ایک بار مرنا اور اس کے بعد عدالت کا ہونا مقرر ہے۔ عبرانیوں ۹: ۲۷۔ اگر انسان موت سے نیست ہو جاتا تو حساب دینے کا ذکر نہ کیا جاتا۔ پاک کلام کبھی بھی یہ نہیں سکھاتا کہ موت سے نیست ہونا مراد ہے۔ پولس رسول موت کا بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم کو بدن کے وطن سے علیحدہ ہو کر خداوند کے وطن میں رہنا زیادہ منظور ہے۔ ۲۔ کرنتھیوں ۵: ۸ پطرس رسول خیمے کے گرائے جانے کا ذکر کرتا ہے۔ ۲۔ پطرس ۱: ۱۴۔ ان رسولوں کی موت کے بیان میں کوئی نیست ہونے کا اشارہ موجود نہیں۔ انسان اپنے آپ کو غیر فانی سمجھتا ہے۔ انسان کی عقل بھی روح کے غیر فانی ہونے کو ثابت کرتی ہے۔

(ب) لفظ موت کا اصل اور اول مطلب جدا ہونا ہے۔ خدا نے کہا کہ جس دن تو پہچان کے درخت سے پھل کھائے گا تو ضرور مرے گا۔ پیدائش ۲: ۱۷۔ خدا نے یہ نہیں کہا کہ

جس دن تو کھائے گا نیست ہو جائے گا۔ آدم اور حوا نیست نہیں ہوں گے بلکہ خداوند کے
سامنے سے باغ کے درختوں میں چھپ گئے پیدائش ۳: ۸۔ کھوئے ہوئے بیٹے کی نسبت
لکھا ہے کہ وہ مردہ تھا لیکن زندہ ہوا۔ لوقا ۱۵: ۲۰، ۳۲۔ لکھا ہوا نہیں کہ وہ نیست ہو گیا۔
وہ موجود تھا لیکن باپ سے دور یا جدا ہوا تھا۔ تو میرے پیچھے چل اور مردوں کو اپنے
مردے دفن کرنے دے۔ متی ۸: ۲۲ جو میرا کلام سنتا اور میرے بھیجنے والے کا یقین
کرتا ہے۔ ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے۔ یوحنا ۵: ۲۴۔ اگر کوئی شخص میرے کلام پر عمل
کرے گا تو ابد تک کبھی موت کو نہ دیکھے گا۔ یوحنا ۸: ۵۱۔ اگر تم جسم کے مطابق زندگی
گزارو گے تو ضرور مرو گے اگر روح سے بدن کے کاموں کو نیست و نابود کرو گے تو
جیتے رہو گے رومیوں ۸: ۱۳۔ اپنے قصوروں اور گناہوں کے سبب مردہ تھا۔
افسیوں ۲: ۱۔ اے سونے والے جاگ اور مردوں میں سے جی اٹھ۔ افسیوں ۵: ۱۴
جو کوئی کسی گنہگار کو اس کے گناہ سے پھیر لائے گا وہ ایک جان کو موت سے بچائے گا۔
یعقوب ۵: ۲۰۔ ہم جانتے ہیں کہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گئے۔ ۱-یوحنا ۳: ۱۴
تو زندہ کہلاتا ہے اور ہے مردہ۔ مکاشفہ ۳: ۱

(ج) راستبازوں اور مردوں دونوں کی قیامت ہوگی۔ اعمال ۲۴: ۱۵۔ جو غالب
آئے اس کو دوسری موت سے نقصان نہ پہنچے گا۔ مکاشفہ ۲: ۱۱ پھر موت اور عالم ارواح
آگ کی جھیل میں ڈالے گئے یہ آگ کی جھیل دوسری موت ہے جس کسی کا نام کتاب
حیات میں لکھا ہوا نہ ملا وہ آگ کی جھیل میں ڈالا گیا۔ مکاشفہ ۲۰: ۱۳، ۱۴۔ قیامت
کے بعد سب بدروحوں کا حصہ آگ اور گندھک سے جلنے والی جھیل میں ہوگا۔ یہ
دوسری موت ہے۔ مکاشفہ ۲۰: ۱۴۔ اس بیان سے یہ تعلیم صاف ہے کہ روحانی
موت کا مطلب نیست ہونا نہیں ہے بلکہ اس سے خدا سے جدا ہونا ہے۔

(د) موت کی تشبیہوں سے معلوم ہوتا ہے کہ موت نیستی نہیں بلکہ سو جانے سے موت

مراد ہے۔ یسوع نے تو اس کی موت کی بابت کہا تھا تب یسوع نے ان سے صاف کہہ
دیا کہ لعزر مر گیا۔ یوحنا ۱۱: ۱۱-۱۴۔ بہت سے جسم ان مقدسوں کے جو سو گئے تھے جی
اٹھے۔ متی ۲۷: ۵۲۔ وہ سو گئے۔ ۱-کرنتھیوں ۱۵: ۲۰۔ ہم سب تو نہیں سوئیں گے
۱-کرنتھیوں ۱۵: ۵۱۔ ہم نہیں چاہتے کہ جو سوتے ہیں ان کی بابت تم ناواقف رہو۔
۱-تھسلنیکیوں ۴: ۱۳۔ دانی ایل ۱۲: ۲ سو جانے کی حالت کوئی نیست ہونے کی
حالت نہیں اس لئے موت نیست ہونا نہیں۔

(ہ) اگر روح موت میں جسم کے ساتھ خاک میں مل جاتی ہے تو اس کے لئے کوئی
خاص رہنے کی جگہ نہیں ہوتی۔ روح کے رہنے کی جگہ پاتال ہے اس جگہ سے ایسے
جملوں میں اپنے لوگوں سے ملنا مراد ہے۔ ابرہام کی نسبت لکھا ہے کہ وہ مر گیا اور اپنے
لوگوں میں جا ملا اور اس کے بیٹے اضحاق اور اسماعیل۔ حتی صحر کے بیٹے عفرون کے
کھیت میں جہاں اسے دفن کیا۔ پیدائش ۲۵: ۹-۱۰۔ اپنے لوگوں میں جا ملنا اور
دفن ہونا ایک ہی بات نہیں اگرچہ ابراہیم ممرے میں دفن کیا گیا اور اس کا باپ حاران
میں دفن کیا گیا۔ اور اس کے اور رشتہ دار کسدیوں کے اُور میں دفن کئے گئے۔ تاہم
وہ اپنے لوگوں میں جا ملا۔ اضحاق اپنے لوگوں میں جا ملا۔ یعقوب نے کہا میں اپنے لوگوں
میں شامل ہونے پر ہوں۔ پیدائش ۴۹: ۲۹۔ انجیل میں یہ لکھا ہے کہ بہتیرے پورب
اور پچھم سے آ کر ابرہام اور اضحاق اور یعقوب کے ساتھ آسمان کی بادشاہت کی ضیافت
میں شریک ہوں گے۔ متی ۸: ۱۱۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ یہ شخص موت
سے نیست نہیں ہوا بلکہ زندہ ہے۔ ابرہام کی بابت یہ لکھا ہے کہ وہ دولت مند سے
بات چیت کرتا تھا وہ دولت مند اور لعزر کی زندگی کی بابت جانتا ہے۔ اس میں کوئی
ثبوت نہیں ہے کہ ابرہام کی روح موت سے نیست ہو گئی۔ ہارون اپنے لوگوں میں
جا ملا۔ گنتی ۲۰: ۲۴۔ موسیٰ خداوند کے حکم کے موافق موآب کی سرزمین میں مر گیا۔

استثنا ۳۴ : ۵ ۔ اور اپنے لوگوں میں شریک ہوا ۔ استثنا ۳۲ ، ۵۰ ۔ جب
یسوع مسیح کی صورت بدل گئی تب موسیٰ اس کے ساتھ پہاڑ پر موجود تھا اور اس
کے ساتھ بات چیت کرتا تھا ۔ متی ۱۷ : ۱ ۔ ۸ ۔ روح کا غیر فانی ہونا اس بیان
سے بھی ظاہر ہوتا ہے کیونکہ سموئیل نے اپنے آپ کو ساؤل پر ظاہر کیا اور اسے بتلایا
کہ کل تو اور تیرے بیٹے میرے ساتھ ہوں گے ۔ ۱ ۔ سموئیل ۲۸ : ۱۹ ۔ دولت مند بھی مرا ،
اور دفن ہوا اس نے عالم ارواح کے درمیان عذاب میں مبتلا ہو کر آنکھیں اٹھائیں اور
ابرہام کو دور سے دیکھا اور اس کی گود میں لعزر کو تھا ۱۶ : ۲۲ ۔ ۲۳ ۔ یسوع نے مرتے
ہوئے ڈاکو کو کہا میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ آج ہی تو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا
(ر) یہودیوں کا خیال روح کے غیر فانی ہونے کی بابت ایک پکا ثبوت ہے کہ موت
سے نیست ہونا مراد نہیں ہے ۔ اور بائبل میں اس بات کی نسبت کثرت سے ثبوت
موجود ہیں ۔ بائبل میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو بغیر موت اپنے ابدی گھر میں داخل
ہوئے یعنی حنوک اور ایلیاہ پیدائش ۵ : ۲۴ ۔ عبرانیوں ۱۱ : ۵ ، ۲ ۔ سلاطین ۲ : ۱۱
پھر وہ مُردوں سے صلاح لیتے تھے اگرچہ شریعت میں یہ منع تھا کہ یہودی لوگ
دیوں کے ذریعے سے بات چیت نہ کریں تاہم وہ کرتے تھے ۔ ۱ ۔ سموئیل ۲۸ : ۷ ، ۱۴
احبار ۲۰ : ۲۱ ، استثنا ۱۸ : ۱۰ ۔ ۱۱ ۔ ایوب فرماتا ہے کہ میں جانتا ہوں کہ میرا رہائی
دینے والا زندہ ہے ۔ اور اپنی کھال کے اس طرح برباد ہو جانے کے بعد بھی اپنے
اس جسم ہی سے خدا کو دیکھوں گا ۔ ایوب ۱۹ : ۲۵ ۔ ۲۶ ۔ ایوب کے دل میں کچھ
شک و شبہ نہیں تھا کہ اس کی روح نیست و نابود ہو جائے گی اس لئے وہ کہتا
ہے کہ موت کے بعد میں خدا کو دیکھوں گا ۔ دیکھو زبور ۱۶ : ۹ ۔ ۱۱ ، یسعیاہ ۲۶ : ۱۹ ،
حزقی ایل ۱ ۔ ۴ ۔ باب دانی ایل ۱۲ : ۲ ، ۱۳ ۔ ان بیانات سے ثابت ہوتا ہے کہ
یہودی لوگ روح کے غیر فانی ہونے پر بھروسہ رکھتے تھے ، پرانے عہد نامے کے

مصنفوں کی تصنیفات میں قیامت کا ذکر بار بار آتا ہے ۔ جن سے ہم معلوم کرتے ہیں
کہ یہودیوں کی رائے یہی ہے کہ موت کے بعد روح زندہ رہتی ہے ۔ (ڈ) یسوع مسیح
کا جی اٹھنا روح کے غیر فانی ہونے پر زیادہ روشنی ڈالتا ہے ۔ یسوع نے موت کو
نیست اور زندگی اور بقا کو اس خوشخبری کے وسیلے سے روشن کر دیا ۔ ۲ ۔ تیمتھیس ۱ : ۱۰
یسوع نے جواب میں کہا کہ اس مقدس کو ڈھا دو میں اسے تین دن میں کھڑا کر دوں
گا مگر اس نے اپنے بدن کے مقدس کی بابت کہا تھا ۔ یوحنا ۲ : ۱۹ ۔ ۲۱ ۔ باپ مجھ
سے اس لئے محبت رکھتا ہے کہ میں اپنی جان دیتا ہوں تاکہ اسے پھر لوں ۔ کوئی اسے
مجھ سے چھینتا نہیں بلکہ میں اسے آپ ہی دیتا ہوں مجھے اسے دینے کا بھی اختیار
ہے اور پھر لے لینے کا بھی اختیار ہے یہ حکم مجھے میرے باپ سے ملا ہے ۔
یوحنا ۱۰ : ۱۷ ۔ ۱۸ ۔ یسوع کی گواہی عالم ارواح کی بابت پکی ہے کیونکہ وہ خود وہاں
گیا اور واپس آیا اس لئے وہ بتا سکتا ہے کہ وہاں کی حالت کیسی ہے ۔ پس
کمال صفائی اور بڑے زور کے ساتھ پاک کلام میں یہ خبر دی جاتی ہے کہ انسان
کی روح جسم کے ساتھ نیست نہیں کی جاتی ہے ۔

(۲) ہمیشگی یا بقا کا ذکر :۔

انسان ہمیشگی کے لئے بنایا گیا ہے اس لئے ہمیشگی کی بابت روحانی علم اس
کے دل میں رکھا گیا ہے ۔ ہمیشگی کے متعلق انسان کے دل کی کیا گواہی ہے اور اس
کی عقل کیا بڑا سوال پیش کرتی ہے ؟ دل گواہی اور عقل کا سوال جو ہر زمانے میں کل
بنی آدم کے درمیان پایا جاتا ہے ۔ کہ جب آدمی مرے تو کیا وہ پھر جئے گا ؟ ۔ ایوب ۱۴ : ۱۴
اور ہم کیسے جانتے ہیں کہ موت سب کچھ ختم کر دیتی ہے یا نہیں ؟ ۔ ایسے اور اس کی
مانند اور بہت سے سوالات بائبل کی صاف تعلیم یہ ہے کہ موت سب کچھ ختم نہیں
کر دیتی ہے ۔ انسان کی روح اس کے ساتھ مر نہیں جاتی ۔ جیسا کہ بائبل میں لکھا ہے

کہ اس وقت خاک خاک سے جا ملے گی جس طرح آگے ملی ہوئی تھی۔ اور روح خدا کے پاس پھر جائے گی۔ ہمیشگی کا ذکر جو پرانے عہدنامے میں مندرج ہے بلکہ صاف نہیں کیونکہ یہودیوں کو اس بات کی بابت پوری روشنی اور صاف علم نہیں تھا۔ ایوب کی کتاب ۱۰: ۲۱-۲۲ میں ہمیشگی کا ذکر ایسے لفظوں میں دیا جاتا ہے کہ اندھیری سرزمین موت کے سایے کے ملک تاریکی کے ملک موت کی پرچھائیں کے ملک۔ بہت جگہ پر ایسے لفظ پائے جاتے ہیں کہ وہ اپنے لوگوں میں جا ملا۔ داؤد نے اپنے بیٹے کی نسبت کہا کہ میں اس کے پاس جانے والا ہوں لیکن وہ میرے پاس آنے والا نہیں ہے۔ ۲-سموئیل ۱۲: ۲۳۔ ظاہر ہوتا ہے کہ ہمیشگی کی نسبت پوری روشنی خداوند یسوع مسیح کے ذریعے سے حاصل ہوئی اس لئے پولوس رسول۔ ۲-تیمتھیس ۱: ۱۰ میں فرماتے ہیں کہ یسوع مسیح نے زندگی اور بقا کو اس خوشخبری کے وسیلے سے یہ تعلیم دی کہ موت کے بعد دوسری زندگی ہے یعنی میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جب گیہوں کا دانا زمین میں گر کر مر جاتا ہے تو بہت سا پھل لاتا ہے یوحنا ۱۲: ۲۴ مسیح کی تعلیم سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انسان کی خاص زندگی آنے والے جہان میں ہے۔ اس لئے خداوند یسوع مسیح نے لوگوں سے کہا کہ فانی خوراک کے لئے محنت نہ کرو بلکہ اس خوراک کے لئے جو ہمیشہ کی زندگی تک ٹھہرتی ہے۔ یوحنا ۶: ۲۷ پھر مسیح نے کہا کہ میں انہیں ہمیشہ کی زندگی دیتا ہوں اور وہ ابد تک کبھی ہلاک نہ ہوں گے یوحنا ۱۰: ۲۸ پوری بائبل میں لفظ ہمیشہ کی زندگی ۵۴ مرتبہ پایا جاتا ہے۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں سے کہا خوشی کرو کہ آسمان پر تمہارا اجر بڑا ہے جب مسیح آسمان پر چڑھ جانے کو تھا تب اس نے اپنے شاگردوں سے جن کے دل میں اس کے جدا ہونے کے خیال سے سخت افسوس تھا کہا کہ میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں۔ یوحنا ۱۴: ۲۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ بھی جائیں کہ

کہ تو نے مجھ کو دیا ہے۔ جہاں میں ہوں میرے ساتھ ہوں تاکہ وہ میرے جلال کو جو تو نے مجھے دیا ہے دیکھیں۔ یوحنا ۱۷: ۲۴ مسیح نے توبہ کرنے والے چور سے جو مرنے پر تھا کہا کہ آج ہی تو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا۔ لوقا ۲۳: ۴۳

(۳) درمیانی حالت کا ذکر۔

اگرچہ یہ لفظ "درمیانی حالت" بائبل میں استعمال نہیں ہوا اور نہ اس کی بابت بہت تعلیم پائی جاتی ہے تاہم اس حالت کی طرف اشارہ ہے کہ موت کے بعد روزِ قیامت اور انصاف کے دن تک انسان کی روح رہتی ہے۔ درمیانی حالت کہلاتی ہے جو روشنی ہم کو ملتی ہے وہ مسیح اور اس کے رسولوں کی تعلیم سے ملتی ہے۔

پاک کلام سکھلاتا ہے کہ موت کے بعد روح بے خبری اور بے علمی کی حالت میں نہیں رہتی اس بات کا ذکر ایوب کی کتاب میں پایا جاتا ہے۔ یعنی ایوب کہتا ہے کہ یہ جسم بھی نیست کیا جائے گا۔ لیکن میں اپنے گوشت میں سے الگ ہو کر خدا کو دیکھوں گا۔ ایوب ۱۹: ۲۶،۲۸ لوقا ۱۶: ۲۲-۲۳ سے ثابت ہوتا ہے کہ موت کے بعد روح بے خبری اور بے علمی کی حالت میں نہیں ہوتی۔ لکھا ہے کہ لعزر مر گیا اور دولت مند بھی مرا اور دفن ہوا اور بڑی مصیبت میں ہو کر اپنی آنکھیں اٹھائیں اور ابرہام کو دور سے دیکھا اور اس کی گود میں لعزر کو دیکھا اس نے پکار کر کہا کہ اے باپ ابرہام مجھ پر رحم کر کے لعزر کو بھیج کہ اپنی انگلی کا سرا پانی میں بھگو کر میری زبان تر کرے کیونکہ میں اس آگ میں تڑپتا ہوں۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لوگ بے خبری اور بے علمی کی حالت میں نہیں تھے۔

کیونکہ وہ دیکھتے سنتے اور ان کے بیچ میں گفتگو ہوتی ہے۔ جب موسیٰ اور ایلیاہ نے شاگردوں کے سامنے اپنے آپ کو ظاہر کیا اور مسیح کے ساتھ اس کی موت کے لئے بات چیت کرتے تھے تو وہ نیند کی حالت میں نہ آئے تھے دیکھئے متی ۱۷: ۳۔ مرقس ۹: ۴۔ لوقا ۹: ۳۰۔ مسیح نے مرتے ہوئے چور سے کہا کہ آج ہی تو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا۔

لوقا ۲۳: ۴۳۔ بائبل میں بہت سی آیات پائی جاتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح بے خبری کی حالت میں نہیں ہے۔ اگر توبہ کرنے والا چور مسیح کے ساتھ رہتا ہے تو وہ بے خبری کی حالت میں نہیں ہے۔ مرنے کے وقت ستفنس نے مسیح کو دیکھا اور اس نے کہا کہ میری روح کو قبول کر۔ اعمال ۷: ۵۶-۶۰ جب پولس رسول اس بات کا ذکر کرتے ہیں تو وہ فرماتے ہیں کہ میرا جی تو یہ چاہتا ہے کہ کوچ کر کے مسیح کے پاس جا رہوں کیونکہ یہ بہت ہی بہتر ہے۔ فلپیوں ۱: ۲۳ ہم کو بدن کے وطن سے علیحدہ رہنا زیادہ منظور ہے۔ ۲۔ کرنتھیوں ۵: ۸۔ عبرانیوں کے خط (۱۲: ۲۲۔ ۲۴) کے مصنف فرماتے ہیں کہ تم زندہ خدا کے شہر یعنی آسمانی یروشلم کے پاس اور لاکھوں فرشتوں اور ان پہلوٹھوں کی عام جماعت یعنی کلیسیا جن کے نام آسمان پر لکھے ہیں اور سب کے منصف خدا اور کامل کئے ہوئے راستبازوں کی روحوں اور نئے عہد کے درمیانی یسوع کے پاس آئے ہو۔

معلوم ہوتا ہے کہ دو قسم کی درمیانی حالتیں ہوتی ہیں یعنی راستبازوں کے لئے ہمیشہ کی خوشی کی زندگی اور بدکاروں کے لئے ہمیشہ کی تکلیف کی زندگی راستبازوں کی روحوں کی جگہ فردوس اور ابرہام کی گود کہلاتی ہے۔ لوقا ۱۶: ۲۲۔ ۲۳، ۲۳: ۴۳ ناراستوں کی روحوں کی جگہ عذاب کی جگہ اور قید خانہ بھی کہلاتی ہے۔ ۱۔ پطرس ۳: ۱۹، ۲۰ فردوس آسمان نہیں ہے اور قید خانہ جہنم نہیں۔ عذاب کی جگہ گرے ہوئے فرشتوں کی جگہ بھی ہے۔ وہ اسی جگہ آخری عدالت کے دن تک رہیں گے۔ ۲ پطرس ۲: ۴۔ شیطان بھی اس جگہ ایک ہزار برس تک رہے گا۔ مکاشفہ ۲۰: ۱-۳۔ ناراستوں کی روحیں عذاب کی جگہ میں رہتی اور قیامت اور انصاف کے دن کی انتظاری کرتی ہیں۔ راستبازوں کی روحیں فردوس میں رہتی ہیں اور پہلی قیامت کی انتظاری کرتی ہیں یعنی یسوع مسیح کے آنے تک انتظاری میں رہتی ہیں۔ ناراستوں سے ایک ہزار برس سے زیادہ برس

تک رہیں گی۔ یعنی آخری عدالت تک جب تک آخری عدالت اور فیصلہ نہ ہو تب تک کوئی جہنم میں نہیں ڈالا جائے گا۔ یسوع مسیح نے مریم سے کہا کہ میں اب تک باپ کے پاس اوپر نہیں گیا۔ یوحنا ۲۰: ۱۷۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فردوس جس میں مرتا ہوا چور یسوع کے ساتھ گیا آسمان نہیں ہے۔ وہ گواہوں کی بڑی بھاری بھیڑ جس کا بیان عبرانیوں ۱۲ میں آتا ہے وہ درمیانی حالت میں رہتی ہے۔

(۱) راستبازوں کی درمیانی حالت میں بیان ہو چکا کہ انسان کی روح غیر فانی ہے وہ درمیانی حالت میں رہتی ہے اب ہم دیکھیں کہ وہ کس حالت میں رہتی ہے۔ اس بات کی نسبت پرانے عہد نامے کے وقت پوری روشنی حاصل نہیں ہوئی۔ اس لئے بار بار تاریکی کے ملک کا ذکر کرتا ہے۔ یہودی عالم ارواح کو (SHEOL) کہتے ہیں جو یونانیوں کی ھدیث کے مانند ہے اور گمان کرتے ہیں کہ وہ زمین کے اندر یا پاتال میں ہے۔ ایوب ۱۱: ۸ عاموس ۹: ۲۔ ان کے درمیان یہ عام خیال ہے کہ وہ جگہ قبر کی مانند ایک تاریک گڑھا ہے یا زمین کے نیچے ہے افسیوں ۴: ۹۔ متی ۱۱: ۲۳۔ خداوند یسوع مسیح کے ذریعے سے ابدی آرام اور عذاب کی نسبت بہت روشنی حاصل ہوئی ہے۔ اس تعلیم سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انسان خاص زندگی آنے والے جہان میں ہے۔ جب مسیح نے موت کے وسیلے سے اس کو جسے موت پر قدرت حاصل تھی یعنی شیطان کو تباہ کیا عبرانیوں ۲: ۱۴ اور موت کو نیست اور زندگی اور بقا کو خوشخبری کے وسیلے سے روشن کر دیا۔ ۲۔ تیمتھیس ۱: ۱۰۔ تب یسوع نے شیطان سے موت اور عالم ارواح کی کنجیاں لے لیں۔ مکاشفہ ۱: ۱۸۔ اس کے بعد وہ فردوس یعنی راستبازوں کی جگہ میں اس لئے گیا کہ ان پر یہ ظاہر کرے کہ وہ موت پر فتح مند ہوا اور یہ بھی ظاہر کرے کہ وہ ہی شخص ہے جس کی تعریف پرانے عہد نامے کی پیشین گوئیاں اور قربانیاں اشارہ کرتی ہیں۔ اور جس ایمان میں وہ مر گئے۔ ۱۔ پطرس ۴: ۶۔ اس وقت یسوع ناراست روحوں کی جگہ بھی گیا خوشخبری

سامنے کے لئے نہیں کہ وہ نجات حاصل کریں بلکہ اس لئے کہ وہ ان پر یہ بھی ظاہر کرے کہ وہ اپنے کام میں کامیاب ہوا۔ ۱-پطرس ۳: ۱۸-۲۰۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جب یسوع مسیح آسمان پر چڑھ گیا تب راستباز روحوں کے رہنے کی جگہ جو پہلے پاتال میں تھی تیسرے آسمان یا فردوس میں آگئی۔

(۵) راستباز کی روح موت کے بعد خدا کی حضوری میں رہتی ہے۔ وہ پہلوٹھوں کی عام جماعت یعنی کلیسیا، اور سب کے منصف، خدا کے پاس آئے ہیں۔ عبرانیوں ۱۲: ۲۳ روح خدا کے پاس پھر جائے گی جس نے اسے دیا۔ واعظ ۱۲: ۷۔ اب باپ کی محافظت میں ہیں۔ متی ۲۲: ۳۲۔

(ب) راستباز مسیح کی خوشی میں رہتے ہیں۔ میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ آج ہی تو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا۔ لوقا ۲۳: ۴۳۔ میں جا کر تمہارے لئے جگہ تیار کروں تو پھر آکر تمہیں اپنے ساتھ لے لوں گا تاکہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو۔ یوحنا ۱۴: ۳۔ موت کے بعد روح کا حال جو کچھ بھی ہو، پر اتنا تو یقین ہے کہ راستباز کی روح یسوع کے ساتھ رہتی ہے۔ میرا جی یہ چاہتا ہے کہ کوچ کر کے مسیح کے پاس جا رہوں کیونکہ یہ بہت ہی بہتر ہے۔ فلپیوں ۱: ۲۱، ۲۳۔

(ج) راستباز فردوس میں رہتے ہیں۔ وہ حالت فردوس کہلاتی ہے جیسا کہ لوقا ۲۳: ۴۳ میں لکھا ہے۔ مسیح نے توبہ کرنے والے ڈاکو سے کہا کہ میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ آج ہی تو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا۔ فردوس میں پہنچ کر ایسی باتیں سنیں جو کہنے کی نہیں اور جن کا کہنا آدمی کو روا نہیں۔ ۲-کرنتھیوں ۱۲: ۴۔ مکاشفہ ۲: ۷ میں لکھا ہے کہ فتح کرنے والوں کو زندگی کے درخت میں سے جو خدا کے فردوس میں ہے پھل کھانے کو دیا جائے گا۔

گناہ نے آدم اور حوا کو باغ عدن سے دور کر دیا اور اس کی روح بھی بند ہو گئی

کہ وہ موت نہ سکیں۔ لیکن مسیح کے کفارے کے وسیلے سے جلالی فردوس کے دروازے بنی آدم کے لئے کھول دیئے گئے کہ وہ اپنے ابدی گھر میں پہنچ سکیں۔ فردوس میں راستباز خوشحالی میں رہتے ہیں اور ان کی رفاقت مسیح سے بنی رہتی ہے اس جگہ میں خداوند یسوع نے ستفنس شہید کی روح کو قبول کیا۔ اعمال ۷: ۵۹

(د) راستباز تیسرے آسمان پر رہتے ہیں۔ پولس رسول فرماتے ہیں کہ میں مسیح میں ایک شخص کو جانتا ہوں چودہ برس ہوئے کہ وہ یکایک تیسرے آسمان تک اٹھا لیا گیا۔ ۲-کرنتھیوں ۱۲: ۲-۴

(ر) راستباز ابرہام کی گود میں رہتے ہیں۔ لعزر کی نسبت یہ فرمایا گیا ہے کہ وہ غریب مرگیا اور فرشتوں نے اسے لے جا کر ابرہام کی گود میں رکھ دیا۔ لوقا ۱۶: ۲۲

(س) راستباز آرام پاتے ہیں۔ ابرہام لعزر کی نسبت بتلاتا ہے کہ وہ یہاں تسلی پاتا ہے لوقا ۱۶: ۲۵۔ مبارک ہیں وہ مردے جو اب سے خداوند میں مرتے ہیں کیونکہ وہ اپنی محنتوں سے آرام پائیں گے۔ اور ان کے اعمال ان کے ساتھ ساتھ ہوتے ہیں۔ مکاشفہ ۱۴: ۱۳۔ تھوڑی مدت آرام کرو مکاشفہ ۶: ۱۱۔ وہ قیامت کا انتظار کرتے ہوئے آرام پاتے ہیں۔

(ک) جب تک راستباز درمیانی حالت میں رہتے ہیں تب تک ان کو جلالی بدن نہیں دیا جاتا ہے لیکن جب یسوع کی آمد کے نرسنگے کو سن کر جی اٹھیں گے تب ان کو جلالی بدن دیا جائے گا۔ ۱-تھسلنیکیوں ۴: ۱۶۔ اس شان و جلال میں یسوع اول درجہ رکھتا ہے کیونکہ ہر ایک اپنی باری سے پہلا پھل مسیح پھر مسیح کے آنے پر اس کے لوگ۔ ۱-کرنتھیوں ۱۵: ۲۰، ۲۳۔

(۲) گنہگاروں کی درمیانی حالت۔

کتاب مقدس صفائی کے ساتھ یہ تعلیم پیش کرتی ہے کہ بدکاروں کی موت

اور مقدسوں کی موت میں بہت فرق ہے۔ لعزر کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ وہ مرگیا اور فرشتوں نے اسے لے جا کر ابراہام کی گود میں رکھا۔ لوقا ۱۶: ۲۲ لیکن برعکس اس کے کہ یہوداہ اسکریوتی کے متعلق لکھا ہے کہ وہ اپنی جگہ گیا۔ اعمال ۱: ۲۵ مرجانے کے بعد جی اٹھنے کے دن تک بدکار کی روح قید کی حالت میں رہتی ہے ۲-پطرس ۲: ۴ بدکاروں کو عدالت کے دن تک سزا میں رہنا پڑے گا ۲-پطرس ۲: ۹، وہ دائمی قید میں تاریکی کے اندر عدالت کے دن تک سزا پانے کے لئے رہیں گے ۲-پطرس ۲: ۹۔ وہ دائمی قید میں تاریکی کے اندر عدالت کے دن تک رکھے گئے ہیں یہوداہ ۱: ۶۔ یہی آدمی جس کا ذکر لوقا ۱۶: ۲۰-۳۱ میں دیا گیا ہے اس جھیل میں تھا جو آگ اور گندھک سے جلتی ہے۔ کیونکہ اس کے بھائی اس دنیا میں موجود تھے۔ بائبل صاف پتہ دیتی ہے کہ جب تک آخری عدالت نہیں ہوگی تب تک بدکاروں کی روحیں اس جھیل میں جو آگ اور گندھک سے جلتی ہے نہ ڈالی جائیں گی۔ مکاشفہ ۲۰: ۱۴

(۳) کیا بدکاروں کو دوبارہ تیاری کا موقع ملتا ہے؟

مسیحیوں میں سے بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ اگر کسی انسان کو اس زندگی میں کافی موقع نہ ملے تو اس کو ایک اور موقع ملنا چاہئے۔ وہ اپنی دلیلوں کو ثابت کرنے کے لئے ۱-پطرس ۳: ۱۸ پیش کرتے ہیں۔ جس میں فرمایا گیا ہے کہ یسوع نے ان روحوں کے پاس جا کر جو قید تھیں منادی کی۔ اس میں یہ نہیں لکھا ہے کہ یسوع ان کے لئے خوشخبری سنانے گیا تھا۔ یہ تعلیم بائبل کی کل تعلیم کے خلاف ہے۔ کیونکہ لکھا ہے کہ انسان کے لئے ایک بار مرنا ہے اور اس کے بعد عدالت کا ہونا مقرر ہے۔ عبرانیوں ۹: ۲۷۔ بدکاروں کو عدالت کے دن تک سزا میں رکھنا جانتا ہے۔
۲-پطرس ۲: ۹ تمہیں کس نے جتا دیا کہ آنے والے غضب سے بھاگو؟ متی ۳: ۷۔
تم جان لو کہ ابن آدم کو زمین پر گناہوں کے معاف کرنے کا اختیار ہے۔ متی ۹: ۶۔

بائبل سکھلاتی ہے کہ بدکاروں کے لئے ہمیشہ کا عذاب ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ راستبازوں اور بدکاروں کے رہنے کے مقاموں کے درمیان دیا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ صرف مرنے کے وقت تک رہتا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے یعنی اگر درخت دکن کی طرف گرے تو جہاں درخت گرتا ہے تو وہاں پڑا رہتا ہے۔ واعظ ۱۱: ۳۔ اس طرح ایک راستباز آدمی مرنے کے بعد راستباز اور ایک بدکار بدکار ہی رہتا ہے۔ وہ روحیں جو درمیانی حالت میں ہیں ان کو معلوم ہے کہ ایک اور تیاری یا امیدواری کا موقع نہیں دیا جاتا ہے۔ اس لئے یہ دولت مند (لوقا ۱۶: ۲۴) اپنے لئے دعا نہیں کرتا تھا لیکن اپنے بھائیوں کے لئے جو جیتے تھے اور جن کو نجات پانے کا موقع تھا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اگر کوئی بدکاروں کی درمیانی حالت میں ایک بار گیا ہے۔ اس کے بعد وہ مقدسوں کی درمیانی حالت میں جا نہیں سکتا۔ اس کی بابت ابرہام نے کہا کہ ہمارے تمہارے درمیان ایک بڑا گڑھا رکھا گیا ہے۔ ایسا کہ جو یہاں سے تمہاری طرف پار جانا چاہیں نہ جا سکیں، اور نہ کوئی ادھر سے ہماری طرف آ سکیں لوقا ۱۶: ۲۶ دوبارہ تیاری کا موقع ملنے کی نسبت بائبل میں کچھ تعلیم نہیں پائی جاتی اور نہ کوئی انسان بائبل سے اس بات کو ثابت کر سکتا ہے بلکہ اس کے برعکس بائبل کی تعلیم یہ ہے کہ موت کے بعد نیکوں اور بدوں کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی ہے۔

(۴) پرگیٹری کی نسبت:-

خاص کر رومن کیتھولک کلیسیا میں تعلیم پیش کی جاتی ہے کہ موت کے بعد روح کو گناہ سے پاک اور آزاد ہونے کا موقع دیا جاتا ہے۔ اس سبب سے وہ اپنے مرے ہوؤں کی روح کے لئے دعا مانگتے ہیں کہ وہ پاک صاف ہو جائیں۔ پروٹسٹنٹ کلیسیاؤں میں یہ تعلیم قائم نہیں کی جاتی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ تعلیم الٰہی کلام میں

نہیں ہے۔ رومن کیتھولک کے خیال کے مطابق اگر کوئی کیتھولک جو بالکل پاک
نہیں ہے۔ مر جائے تو اس کے لئے دعا مانگنا چاہئے۔ پادریوں کو یہ اختیار دیا گیا
ہے کہ وہ اس کی روح کے لئے دعا مانگیں کہ اس کے جانچ کرنے کا وقت پرگٹری
میں جلدی سے ختم ہو جائے۔ اس تعلیم کے اعتراض میں ہم کئی ایک حوالے دے
سکتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ تعلیم بالکل بے بنیاد ہے۔ پولس رسول کہتا ہے
میں خدا کے فضل کو بیکار نہیں کرتا۔ کیونکہ راستبازی اگر شریعت کے وسیلے سے
ملتی تو مسیح کا مرنا عبث ہوتا گلتیوں ۲:۲۱۔ مسیح بھی ایک بار بہت لوگوں کے گناہ
اٹھانے کے لئے قربان ہو کر دوسری بار بغیر گناہ کے نجات کے لئے ان کو دکھائی دے
گا جو اس کی راہ دیکھتے ہیں۔ عبرانیوں ۹:۲۸۔ انسان شریعت کے اعمال کے بغیر
ایمان کے سبب سے راستباز ٹھہرتا ہے۔ رومیوں ۳:۲۸۔

(۴) خداوند یسوع مسیح کی دوبارہ آمد کا ذکر۔

اگرچہ بہت سے مقدسوں نے مسیح کی آمد کی بابت قدر کی تاہم وہ تمام دنیا کے سب
باتوں سے اعلیٰ اور افضل ہے۔ کیونکہ مسیح کے جسم میں آنے کا ثبوت بہت ہے۔
تواریخ کے کسی اور بات کی سچائی کی بنیاد میں اتنی زیادہ پختگی اور مضبوطی نہیں ملتی
خداوند یسوع مسیح کی دوسری آمد بائبل کی ایک بنیادی تعلیم ہے۔ بائبل کے پڑھنے والے
یہ فرماتے ہیں کہ نئے عہد نامے میں مسیح کی دوبارہ آمد کا ذکر ۳۱۸ مرتبہ پایا جاتا ہے
اور ۲۰۵ دفعہ پرانے عہدنامے میں۔ تو بھی بہت لوگ کہتے ہیں کہ کوئی انسان
اس بات کی نسبت کچھ نہیں جانتا اس لئے بہت کم لوگ مسیح کی دوسری آمد کا بیان
کرتے ہیں۔ اگرچہ یسوع کی آمد کا ذکر بائبل میں کثرت کے ساتھ بار بار آتا ہے تاہم اعتراض
کرنے والے کہتے ہیں کہ یہ تعلیم درست نہیں کیونکہ (۱) یہ بات روحانی طور پر سمجھنا
چاہئے۔ (۲) یسوع بار بار اور طرح طرح اپنے لوگوں کے پاس آیا کرتا ہے (۳) بڑی

بیداری کے وقت یسوع روحانی طور پر اپنے لوگوں کے پاس فضل کے ساتھ آتا ہے
(۴) جب وہ کسی جگہ بڑی مصیبت اور آفتیں لاتا ہے تب کہتے ہیں کہ وہ عدالت کی
راہ سے آیا ہے (۵) پھر جب کوئی راستباز مر جاتا ہے۔ تب وہ مرنا بھی یسوع کی
آمد ہے کہ وہ اپنے بندے کو بلانے اور اٹھانے کے واسطے آتا ہے۔ ان بیانوں کے
اعتراض میں یہ کہنا کافی ہے کہ یہ سب دلیلیں بالکل بے بنیاد ہیں۔

جب مسیح پہلی بار آیا تو وہ مجسم ہو کر کنواری مریم سے پیدا ہوا اور اپنی پستی کی حالت
میں اس لئے ظاہر ہوا۔ کہ گناہوں کا بوجھ اٹھائے اور اپنے لوگوں کے کفارے
کے لئے اپنی جان دے لیکن دوسری آمد عجیب ہو گی۔ تب وہ جلالی حالت میں
بغیر گناہ کے نجات کے لئے ان کو دکھائی دے گا جو اس کی راہ دیکھتے ہیں۔
عبرانیوں ۹:۲۸۔

(۱) خداوند یسوع مسیح کی پہلی آمد کی پیشینگوئی پوری ہو گئی ہے۔ خداوند یسوع
مسیح کی پہلی آمد کی بابت بہت لکھا ہے۔ اور یہ پیشینگوئیاں لفظ بہ لفظ پوری ہوئی ہیں۔
مسیح کی پیدائش کی نسبت یہ لکھا ہے کہ وہ کنواری سے پیدا ہوگا۔ لہٰذا وہ بیت لحم
میں پیدا ہوا۔ میکاہ ۵:۲۔ وہ زبولون کی سرزمین اور نفتالی کی سرزمین میں پھرے گا اور
کام کرے گا یسعیاہ ۹:۱۔۲۔ متی ۴:۱۳۔۱۶ یہ نبوت لفظ بہ لفظ پوری ہوئی خداوند
نے ہوسیع نبی (۱۱:۱) کی معرفت یہ پیش خبری دی کہ میں نے اپنے بیٹے کو مصر ملک سے
بلایا۔ اس کی نسبت متی (۲:۱۴) اپنی انجیل میں بتلاتے ہیں کہ جب ہیرودیس بادشاہ
نے لڑکے یسوع کو مار ڈالنا چاہا تب ایک فرشتے نے یوسف سے کہا کہ اٹھ کر رات ہی
کو لڑکے اور اس کی ماں کو ساتھ لے کر مصر کو روانہ ہو اور ہیرودیس کے مرنے تک وہیں
رہنا۔ تاکہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا پورا ہو کہ میں نے اپنے بیٹے کو مصر سے بلایا۔
پھر یسعیاہ نبی نے کہا کہ بیابان میں ایک منادی کرنے والے کی آواز آتی ہے کہ ہمارے

خدا کے لئے ایک سیدھی راہ تیار کرو۔ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ پیشین گوئی یوحنا
بپتسمہ دینے والے نے جو مسیح کا پیش رو تھا لفظ بہ لفظ پوری ہوئی پھر لکھا ہے کہ
مسیح تمثیلوں کے طور پر کلام کرتا تھا تاکہ جو نبی نے دیکھا تھا پورا ہو۔ متی ۱۳: ۳۴، ۳۵۔
زکریاہ نبی (۹: ۹) نے خداوند یسوع مسیح کے لئے بادشاہ کے طور پر یروشلم میں داخل
ہونے کی پیشین گوئی کی۔ اس پیشین گوئی کی نسبت (متی ۲۱: ۱-۹) یہ فرماتے ہیں کہ وہ
حرف بہ حرف پوری ہوئی۔ یسوع مسیح نے اپنی زبان سے یہ پیشین گوئی کی۔ یہوداہ اسکریوتی
مجھے پکڑوائے گا یوحنا ۱۳: ۲۱۔ صاف معلوم ہوتا ہے کہ ویسا ہی ہوا۔ متی ۲۶: ۴۷ وہ
بدکاروں میں گنا گیا۔ انہوں نے اس کے ساتھ دو چوروں کو ایک کو دہنے ہاتھ اور دوسرے
کو بائیں ہاتھ صلیب پر کھینچا۔ تب وہ نوشتہ اس مضمون کا پورا ہوا۔ مرقس ۱۵: ۲۷، ۲۸
یہ باتیں ہوئیں تاکہ نوشتہ پورا ہو کہ اس کی کوئی ہڈی توڑی نہ جائے گی اور دوسرا
نوشتہ اس مضمون کا ہے کہ وہ اس پر جسے انہوں نے چھیدا نظر کریں گے۔
یوحنا ۱۹: ۳۱-۳۷ مسیح کی قبر بھی شریروں کے درمیان ٹھہرائی گئی تھی۔ پر اپنے
مرنے کے بعد دولت مندوں کے ساتھ شمار ہوا۔ یسعیاہ ۵۳: ۹۔ اب ہم ثبوت
کے ساتھ یہ تعلیم پیش کرتے ہیں کہ وہ پیشین گوئیاں جو یسوع مسیح کی پہلی آمد سے
نسبت رکھتی تھیں۔ روحانی اور تمثیلوں کے طور نہیں بلکہ لفظی اور حقیقی طور پر پوری
ہوئیں۔ اس لئے اس بات میں شک وشبہ پایا نہیں جاتا ہے کہ جو پیشین گوئی خداوند
یسوع مسیح کی دوسری آمد کی نسبت پوری ہونے کو باقی رہی ہیں۔ لفظی اور حقیقی
معنوں میں پوری نہ ہوں بلکہ وہ لفظی اور حقیقی معنوں میں پوری ہوں گی۔

(۲) خداوند یسوع مسیح کی دوبارہ آمد کی پیشنگوئی

اس کی نسبت مسیح نے کہا کہ میں جا کر تمہارے لئے جگہ تیار کروں تو پھر آکر تمہیں
اپنے ساتھ لے لوں گا تاکہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو۔ یوحنا ۱۴: ۳۔ ابن آدم بڑی

قدرت اور جلال کے ساتھ آئے گا۔ متی ۲۴: ۳۰۔ جب مسیح اپنے جلال میں
آئے گا۔ اس وقت وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا۔ متی ۲۴: ۳۱، مکاشفہ ۱۳: ۵
سب قومیں اس کے سامنے جمع کی جائیں گی۔ متی ۲۵: ۳۲۔ جتنے قبروں میں ہیں
اس کی آواز سن کر نکلیں گے یوحنا ۵: ۲۸۔ اعمال ۱: ۱۱ میں لکھا ہے کہ مسیح جو آسمان
پر اٹھایا گیا ہے اسی طرح پھر آئے گا۔ اس دن مسیح کے پاؤں زیتون پہاڑ پر جمے رہیں
گے۔ زکریاہ ۱۴: ۴ خداوند یسوع مسیح اپنے قوی فرشتوں کے ساتھ بھڑکتی ہوئی آگ
میں آسمان سے ظاہر ہوگا۔ ۲۔ تھسلنیکیوں ۱: ۷۔ مسیح مخالف مسیح کو نیست کرنے کو
آئے گا۔ ۲۔ تھسلنیکیوں ۲: ۸ خداوند خود آسمان سے اتر آئے گا۔ اس وقت للکار
اور مقرب فرشتوں کی آواز سنائی دے گی۔ اور خدا کا نرسنگا پھونکا جائے گا۔ اور
پہلے تو مسیح میں موئے ہوئے جی اٹھیں گے۔ پھر ہم جو زندہ باقی ہوں گے ان کے ساتھ
بادلوں پر اٹھائے جائیں گے۔ تاکہ ہوا میں خداوند کا استقبال کریں۔ اور اسی طرح
ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہیں گے۔ ۱۔ تھسلنیکیوں ۴: ۱۶، ۱۷۔ مسیح اپنے سب
مقدسوں کے ساتھ آئے گا۔ ۱۔ تھسلنیکیوں ۳: ۱۳۔ وہ بادلوں کے ساتھ آنے
والا ہے۔ مکاشفہ ۱: ۷۔ پولس رسول اس کا انتظار کرتا تھا۔ وہ کہتا ہے کہ ہمارا وطن
آسمان پر ہے۔ اور ہم ایک منجی یعنی خداوند یسوع مسیح کے وہاں سے آنے کی انتظار
میں ہیں۔ فلپیوں ۳: ۲۰۔ اس مبارک امید یعنی اپنے بزرگ خدا اور منجی یسوع مسیح
کے جلال میں ظاہر ہونے کے منتظر ہیں۔ ططس ۲: ۱۳۔ اے بھائیو خداوند کی آمد
تک صبر کرو یعقوب ۵: ۷۔ پطرس فرماتے ہیں کہ جب ہم نے تمہیں اپنے خداوند
یسوع مسیح کی قدرت اور آمد سے واقف کیا تھا۔ تو دغا بازی کی گھڑی ہوئی کہانیوں
کی پیروی نہیں کی تھی۔ بلکہ خود اس کی عظمت کو دیکھا تھا۔ ۲۔ پطرس ۱: ۱۶۔
خداوند فرماتا ہے کہ ان کے بارے میں حنوک نے بھی جو آدم سے ساتویں پشت

میں تھا یہ پیشین گوئی کی تھی کہ دیکھو خداوند اپنے لاکھوں مقدسوں کے ساتھ آیا تاکہ سب آدمیوں کا انصاف کرے۔ اور بے دینوں کو ان کی بے دینی کے ان سارے کاموں کے سبب جو انہوں نے بے دینی سے کئے ہیں اور ان ساری سخت باتوں کے سبب جو انہوں نے بے دینی سے کئے ہیں اور ان ساری باتوں کے سبب جو بے دین گنہگاروں نے اس کی مخالفت میں کہی ہیں۔ قصوروار ٹھہرائے یہوداہ ۱۴:۱۵
ان آیات کے علاوہ اور بہت سی ایسی آیات ہیں جو اس بات کا ذکر کرتی ہیں۔ لیکن ان کو پیش کرنا ضروری نہیں۔

(۴۴) مسیح تمثیلوں کے وسیلے سے اپنی دوبارہ آنے کی تعلیم پیش کرتا تھا۔ مثلاً ان نیکوکاروں کی تمثیل جو اپنے خداوند کے منتظر تھے۔ جن کا ذکر لوقا ۱۲: ۳۶-۴۸ میں مندرج ہے۔ یہ لکھا ہے کہ ان کو آدمیوں کی مانند رہو۔ جو اپنے مالک کی راہ دیکھتے ہوں کہ وہ شادی سے کب لوٹے گا۔ کیونکہ جب وہ آکر دروازہ کھٹکھٹائے تو فوراً اس کے واسطے کھول دیں۔ مبارک ہیں وہ نیکوکار جن کا مالک آکر ان کو جاگتا پائے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ کمر باندھ کر انہیں کھانا کھانے کو بٹھائے گا اور پاس آکر ان کی خدمت کرے گا۔ اور اگر وہ رات کے دوسرے پہر میں یا تیسرے پہر میں آکر ان کو ایسے ہی حال میں پائے تو وہ نیکوکار مبارک ہے۔ لیکن اگر وہ نیکوکار اپنے دل میں یہ خیال کرے کہ میرے مالک کے آنے میں دیر ہے۔ غلاموں اور لونڈیوں کو مارنا اور کھانی کر متوالے ہونا شروع کرے تو اس نیکوکار کا مالک ایسے دن کہ وہ اس کی راہ نہ دیکھتا ہو اور ایسی گھڑی کہ وہ نہ جانتا ہو آموجود ہوگا۔ اور خوب کوڑے لگا کر بے ایمانوں میں شامل کرے گا۔ اور وہ نیکوکار جس نے اپنے مالک کی مرضی جان لی اور تیاری نہ کی نہ اس کی مرضی کے موافق عمل کیا بہت مار کھائے گا۔

مسیح کے آنے کی بابت بہت قسم کی رائے ہیں۔ بائبل سکھلاتی ہے کہ آخری دنوں

میں بے ایمان لوگ کہیں گے کہ اس کے آنے کا وعدہ کہاں گیا۔ کیونکہ جب سے باپ دادا سوئے ہیں۔ اس وقت سے اب تک ویسا ہی ہے۔ جیسا دنیا کے شروع سے تھا۔ بہت مسیحی لوگ بھی اپنے دل میں یہ کہیں گے کہ میرے مالک کے آنے میں دیر ہے۔ لیکن بہت سے لوگ ایسے بھی پائے جاتے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے خداوند جلد آ۔ بہت تمثیلوں کے ذریعے سے یہ تعلیم صاف ہے۔ تمثیل (متی ۲۴: ۴۰-۴۴) سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح چاہتا ہے کہ ہم ان آدمیوں کی مانند ہوں جو اپنے مالک کے منتظر ہیں۔ اور تیار رہیں۔ کیونکہ جس وقت مسیح آئے گا کوئی نہیں جانتا ہے۔ جب مسیح بڑی ضیافت کی تمثیل کا بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب لوگ کھانے کے وقت بادشاہ کا انتظار کرتے تھے۔ اس وقت وہ اپنے مہمانوں کو دیکھنے آیا۔ اور وہاں ایک آدمی کو جو شادی کا لباس پہنے ہوئے نہ تھا۔ متی ۲۲: ۱-۱۴، لوقا ۱۹: ۱۲-۲۷ متی ۲۵: ۱۴-۳۰۔ کی تمثیل میں بیان ہے کہ مالک نے اپنا مال اپنے نوکروں کو دیا۔ اس لئے کہ وہ کاروبار کریں اور جب وہ بادشاہی لے کر واپس آیا تو اس نے ان سے حساب لینے کی غرض سے ان کو بلایا۔ بڑے باغبانوں کی تمثیل اس طرح ہے۔ ایک آدمی دور ملک کو گیا لیکن جب وہ آئے گا تو وہ ان بدکار باغبانوں کو نیست کرے گا۔ متی ۲۰: ۱-۱۳۔ دس کنواریوں کی تمثیل میں دولہے نے آنے میں دیر کی۔ جب کنواریاں تیار نہ تھیں تو دولہا آیا۔ متی ۲۵: ۱-۱۳۔ مسیح انجیر کے درخت کی تمثیل کے وسیلے سے اپنے آنے کی بابت یہ بتا دیا ہے کہ جب اس کی ڈالی نرم ہوتی ہے اور پتے نکلتے ہیں۔ تب جان لیتے ہو کہ گرمی نزدیک ہے۔ اس طرح جب تم نے سب باتوں کو جن کا ذکر متی ۲۴ باب مرقس ۱۳ باب اور لوقا ۲۱ باب میں درج ہے۔ دیکھتے ہو تو جان لو کہ وقت نزدیک ہے۔ اس انجیر کے درخت کی تمثیل سے ہم اس کے آنے کے زمانے کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

(۴) خداوند یسوع مسیح کب آئے گا؟

مسیح کے آنے کے وقت کی بائبل میں صاف علم موجود نہیں۔ مسیح نے کہا کہ اس دن یا گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا، نہ آسمان کے فرشتے، نہ بیٹا، مگر باپ خبردار جاگتے اور دعا مانگتے رہو۔ کیونکہ تم نہیں جانتے کہ وہ وقت کب آئے گا۔ مرقس ۱۳: ۳۲، ۳۳
یسوع کے جی اٹھنے کے بعد اور آسمان پر چڑھ جانے سے پیشتر وہ یہ بات اپنے رسولوں پر ظاہر کرنا نہیں چاہتا تھا۔ یعنی ان وقتوں اور میعادوں کو جاننا جنہیں باپ نے اپنے ہی اختیار میں رکھا ہے، تمہارا کام نہیں۔ اعمال ۱: ۷۔ رسول یسوع مسیح کی دوبارہ آمد کی بابت جاننا چاہتے تھے۔ لیکن ان کے لئے یہ کافی تھا کہ وہ روز بروز اس کے آنے کے انتظار میں رہیں۔

(۵) خداوند یسوع مسیح کے آنے کا نشان:۔

جب یسوع مسیح زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا تب اُس کے شاگردوں نے اس سے سوال کیا کہ یہ باتیں کب ہوں گی؟ اور تیرے آنے اور دنیا کے آخیر ہونے کا نشان کیا ہوگا؟ متی ۲۴: ۳۔ معلوم ہوتا ہے کہ یسوع مسیح نے اپنے آنے کا سال یا دن نہیں بتایا۔ لیکن ایسا اشارہ کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب یہ نشان دکھائی دیں گے تو یسوع مسیح کے آنے کے دن نزدیک ہوں گے۔ مثلاً جب کوئی مرد ایک سو برس کی عمر تک پہنچ جائے تو کوئی انسان نہیں بتا سکتا کہ وہ ایک دن یا ایک سال کے بعد ضرور مر جائے گا۔ لیکن اس کی عمر یہ نشان ظاہر کر دیتی ہے کہ اس کے زندہ رہنے کا وقت ختم ہونے پر ہے۔ اس طرح یسوع مسیح کے آنے کی بابت ایسے نشان دکھائی دیتے ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح جلد آئے گا۔ یہ تو سچ ہے کہ بائبل میں لکھا ہے کہ اس دن اور اس گھڑی کو جب ابن آدم پھر آئے گا کوئی نہیں جانتا تو بھی مسیح نے اپنے پاک کلام میں بہت سے نشان اس لئے بتائے ہیں کہ ہم اس

کی بابت غور کریں اور معلوم کریں کہ ہمارے زمانے کا حال کیسا ہے۔ اور آئندہ زمانے میں کیا ہوگا؟

یسوع مسیح نے فریسیوں اور صدوقیوں کو ملامت کر کے کہا، کہ جب شام ہوتی ہے تو تم کہتے ہو کہ کل کھلا رہے گا کیونکہ آسمان لال ہے اور صبح کو کہتے ہو کہ آج آندھی چلے گی کیونکہ آسمان لال اور دھندلا ہے۔ اے ریاکارو تم آسمان کی صورت میں تو تمیز کرنا جانتے ہو لیکن وقتوں کے نشان میں تمیز نہیں کر سکتے۔

ایک فرشتے نے اس سے کہا کہ ان باتوں کو بند کر رکھ اور کتاب پر آخیر کے وقت تک مہر کر رکھ۔ بہتیرے اس پر تفتیش و تحقیق کریں گے اور دانش زیادہ ہوگی دانی ایل ۱۲: ۴۔ دانی ایل کی پیشین گوئی کے مطابق ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جبکہ یہ مہریں توڑی جائیں گی۔ اور یہ آخیری زمانے میں ہوگا۔ خداوند یسوع مسیح نے کہا کہ جب سچائی کا روح آئے گا۔ تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔ اور آئندہ کی خبریں دے گا۔ یوحنا ۱۶: ۱۳۔ وہ اپنے بندوں کو وہ باتیں دکھائے گا جن کا جلد ہونا ضروری ہے۔ مکاشفہ ۱: ۱۔ پاک روح نازل ہونے کے سبب سے اسی آخیری زمانے کے ایمانداروں کے لئے مہریں توڑی گئیں، کہ وہ ان کھولی ہوئی باتوں کو سمجھ لیں۔ اس طرح بائبل کے پڑھنے اور اس پر غور کرنے والوں کی دانش زیادہ ہوگی۔ فقط آخری زمانے تک مہر لگائی گئی۔ دانی ایل کی نبوت کی باتیں روز بروز پوری ہوتی جاتی ہیں۔ اس سے ہم کو بغیر شک و شبہ پتہ ملتا ہے، کہ آخری زمانے کا وقت شروع ہو گیا ہے۔ نئے عہد نامہ کی کتابوں کی معرفت ہم کو روشنی ملتی ہے خاص کر مکاشفہ کی کتاب اور دانی ایل کی پیشین گوئی پر اس لئے بہت روشنی ڈالتی ہے کہ اس کتاب کی نبوت کی باتوں پر مہر نہ رہے کیونکہ وقت نزدیک ہے۔ مکاشفہ ۲۲: ۱۰

مسیح کی دوسری آمد کی بابت اب بہت سے لوگ دریافت کر رہے ہیں۔ اور بہت سی کتابیں بھی لکھ چکے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بھی ایک نشان ہے کہ آخری زمانہ آگیا ہے۔ ذیل کی آیتوں میں مسیح کی دوبارہ آمد کے نشان کا ذکر مندرج ہے۔ مسیح نے فرمایا کہ جیسا نوح کے دنوں میں ہوا تھا اسی طرح ابن آدم کے دنوں میں ہوگا۔ کہ لوگ کھاتے پیتے تھے اور ان میں بیاہ شادی ہوتی تھی۔ اس دن تک جب نوح کشتی پر چڑھا اور طوفان نے آکر سب کو ہلاک کیا۔ اور جیسا لوط کے دنوں میں ہوا تھا کہ لوگ کھاتے پیتے اور خرید و فروخت کرتے اور درخت لگاتے اور گھر بناتے تھے۔ لیکن جس دن لوط سدوم سے نکلا آگ اور گندھک نے آسمان سے برس کر سب کو ہلاک کیا۔ ابن آدم کے ظاہر ہونے کے دن بھی ایسا ہی ہوگا۔ لوقا ۱۷: ۲۶ سے ۳۰، پیدائش ۶: ۴، ۱۹: ۱۵ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دنوں کا حال کیا تھا۔ لوط کی منادی کی بابت لوگ فکر نہیں کرتے تھے۔ اور جب لوط نے اپنے رشتہ داروں سے کہا کہ خداوند اس شہر کو نیست کرے گا۔ تو وہ سمجھتے تھے کہ یہ صرف ہنسنے کی بات ہے۔ وہ صرف اپنے پیٹ کی فکر کرتے تھے۔ اس کی بابت لکھا ہے کہ وہ کھاتے پیتے اور خرید و فروخت کرتے اور درخت لگاتے اور گھر بناتے تھے۔ آج کل کی تصویر اس بیان میں دی گئی ہے۔

لوقا ۱۸: ۸ میں لکھا ہے کہ جب ابن آدم آئے گا تو کیا زمین پر ایمان پائے گا؟ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بہت سے لوگ ایمان سے ہٹ جائیں گے۔ بلکہ بے دینی میں بڑھ جائیں گے۔ بائبل بتلاتی ہے کہ بہت سے لوگ ایمان سے ہٹ جائیں گے۔ اگر یہ مسیح کے آنے کا نشان ہے کہ بہت سے مسیحی لوگ ایمان سے ہٹ جائیں گے تو بے شک مسیح جلد آئے گا۔ کیونکہ بہت ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو کہتے ہیں کہ جو بائبل میں مندرج ہے الٰہی کلام نہیں ہے۔ بے دینی کے بڑھ جانے کے سبب

سے بہتیروں کی محبت ٹھنڈی پڑ جائے گی۔ متی ۲۴: ۱۲۔ اور دس کنواریوں کی بابت لکھا ہے کہ جب دلہا نے دیر لگائی تو سب سو گئیں متی ۲۵: ۱-۱۳۔ اس لئے مسیح نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ تمہارے دل خمار اور نشہ بازی اور اس زندگی کی فکروں سے سست ہو جائیں اور وہ دن تم پر پھندے کی طرح ناگہاں آ پڑے۔ لوقا ۲۱: ۳۴۔ روح صاف کہتا ہے کہ آئندہ زمانوں میں بعض لوگ گمراہ کرنے والی روحوں اور شیاطین کی تعلیم کی طرف متوجہ ہو کر ایمان سے برگشتہ ہو جائیں گے۔ یہ ان جھوٹے آدمیوں کی ریاکاری کے باعث ہوگا جن کا دل گویا گرم لوہے سے داغا گیا ہے۔ ۱ تیمتھیس ۴: ۱-۲۔ اسی سبب سے خدا ان کے پاس گمراہ کرنے والی تاثیر بھیجے گا تاکہ وہ جھوٹ کو سچ جانیں ۲ تھسلنیکیوں ۲: ۱۱۔ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کر لیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ جھوٹا مسیح بھی پایا جاتا ہے جو بولتا ہے۔ کہ میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ پھر لکھا ہے کہ تم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہ سنو گے۔ خبردار گھبرا نہ جانا کیونکہ ان باتوں کا واقع ہونا ضرور ہے۔ لیکن اس وقت خاتمہ نہ ہوگا کیونکہ قوم پر قوم اور بادشاہت چڑھائی کرے گی۔ اور جگہ جگہ کال پڑیں گے اور بھونچال آئیں گے۔ اور بادشاہت کی خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں ہوگی تاکہ سب قوموں کے لئے گواہی ہو۔ تب خاتمہ ہوگا۔ متی ۲۴: ۴-۷۔ یہ نہیں لکھا ہے کہ بادشاہت کی خوشخبری کی منادی کے ذریعے سے ساری دنیا کے لوگ مسیحی ہو جائیں گے۔ لیکن سب لوگوں کے لئے گواہی ہو۔ ہر ایک ملک میں خوشخبری کی منادی کرنے والے پائے جاتے ہیں۔ یہ ایک نشان ہے کہ مسیح جلد آئے گا۔ بائبل میں بہت سے نشان دیئے گئے ہیں۔ لیکن نشانوں کا ذکر کرنے کی اب ضرورت نہیں۔ اس لئے میں صرف

ایک کا بیان اور لکھوں گا۔ بائبل کی تعلیم یہ ہے کہ یہودی لوگ اپنے وطن میں لوٹ آئیں گے۔ یہودی لوگ خدا کی خاص قوم ہے۔ جب انہوں نے مسیح کو رد کیا تو رومی سپہ سالار طیطس نے اپنی رومی فوج لے کر سارے یروشلیم کو غارت کیا۔ اور اس کی ہیکل کو آگ سے پھونک دیا۔ اور یہودی لوگ تب تمام دنیا میں تتر بتر کئے گئے۔ اور وہ اب تک پراگندہ ہیں۔ لیکن بہت سی پیشین گوئیاں پائی جاتی ہیں کہ خدا ان کو پھر سب ملکوں میں سے ان کے ملک میں جمع کرے گا۔ اس کی بابت لکھا ہے کہ ان دنوں میں ایسا ہوگا کہ خداوند دوسری مرتبہ اپنا ہاتھ بڑھا کے اپنے لوگوں کا بقیہ جو بچ رہا ہو۔ اسور اور مصر اور کچھ اور قوموں کے لئے ایک جھنڈا کھڑا کرے گا۔ اور ان اسرائیلیوں کو جو خارج کئے گئے ہیں جمع کرے گا۔ اور سارے بنی یہوداہ کو جو پراگندہ ہوں گے۔ زمین کے چاروں کونوں سے فراہم کرے گا۔ اور انہیں ان کی مملکت میں لائے گا۔ حزقی ایل ۳۷ : ۲۱۔ اور میں اپنے گروہ اسرائیل کے اسیروں کو پھر لاؤں گا۔ اور وہ اجڑے شہروں کو بنائیں گے اور ان میں بود و باش کریں گے اور وہ تاکستان کو لگائیں گے۔ اور وہ اپنی سرزمین سے جس کو انہیں دیا ہے کبھی اکھاڑے نہ جائیں گے۔ خداوند تیرا خدا فرماتا ہے۔ عاموس ۹ : ۱۴-۱۵۔

پھر لکھا ہے کہ یہودی تلوار کی دھار سے گر جائیں گے اور اسیر ہو کر سب قوموں کے درمیان پہنچائے جائیں گے اور جب تک غیر قوموں کا وقت پورا نہ ہو یروشلیم غیر قوموں کا وقت وہ زمانہ ہے جسے اس وقت سے گنتے ہیں جبکہ مسیح نے یہودیوں کو ان کے گناہ کے سبب سے بڑی مدت سے رد کیا اور طیطس رومی سردار نے یروشلیم اور اس کی ہیکل کو غارت کیا۔ اور قوم کو جو ملک میں تھی نکلوا کے غیر قوموں میں پراگندہ کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ غیر قوموں کا وقت اب ہے اور رہے گا۔ جب تک یسوع مسیح نہ آئے گا۔ اس زمانے میں خداوند یسوع مسیح غیر قوموں میں سے

ایک دلہن اپنے نام کے لئے چنتا ہے اعمال ۱۵ : ۱۴-۱۷۔ بائبل صاف بتلاتی ہے کہ بادشاہت کی خوشخبری کی منادی کے وسیلے سے یہ دلہن جمع کی جاتی ہے اور جب یہ گروہ پورا ہوگا۔ تب یسوع آئے گا۔

یہودی قوم بے ایمانی کی حالت میں ملک کنعان واپس جائے گی اور وہاں اپنی ہیکل کو پھر بنائے گی اور روزانہ قربانیوں کو پھر بحال کرے گی۔ اس کی بابت بائبل پیشین گوئیوں سے بھرپور ہے۔ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بے ایمانی کی حالت میں جلدی ملکِ کنعان میں واپس جا رہے ہیں۔ سن ۱۸۴۲ میں مشکل سے ۸۰۰ یہودی ملک کنعان میں پائے جاتے ہیں۔ سن ۱۸۹۳ میں صرف یروشلیم میں ۴۲۰۰۰ یہودی موجود تھے اور اس وقت سے لے کر واپس جانے والوں کا شمار برقرار بڑھتا گیا۔ ہیکل کو پھر تعمیر کرنے کے لئے سامان تیار رکھا ہے۔ کنعان ملک میں خاص کر یافا میں نارنگیوں کے باغ لگائے ہیں۔ انہوں نے غیر ملکی پودے لگائے ہیں جیسا کہ یسعیاہ ۱۷ : ۱۰ میں نبی نے پیشین گوئی کی۔ عرصہ ہوا ہے۔ یہودیوں نے امریکہ ملک سے دو سو لاکھ انگور کے پودے منگوائے تھے۔ یہ غیر ملک کے پودے ہیں جو لگائے گئے ہیں۔ جن کی بابت یسعیاہ نبی کی پیشین گوئی کی یہ پیشین گوئی روز بروز پوری ہوتی جاتی ہے۔ اس بات سے ہم کو معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارے پیارے خداوند یسوع مسیح کا آنا نزدیک ہے۔

(۲) خداوند یسوع مسیح کس طرح سے آئے گا؟

بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ مسیح کی آمد روحانی طور پر سمجھنا چاہئے کیونکہ مسیح بار بار اور طرح بہ طرح اپنے لوگوں کے پاس آیا کرتا ہے۔ جب کوئی ایماندار مر جاتا ہے۔ تب وہ مرنا بھی مسیح کا آنا ہے کیونکہ وہ آ کر اپنے بندے کو اٹھائے جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے بائبل کی تعلیم یہ ہے کہ یسوع مسیح جسمانی اور جلالی صورت میں

اپنے آپ کو ظاہر کریں گے۔ جب یسوع مسیح کوہ زیتون پر اپنے شاگردوں کو چھوڑنے
کو تھا۔ تو وہ جسمانی صورت میں ان کے سامنے کھڑا تھا اور جسم میں اوپر اٹھا لیا گیا۔
اگر یسوع مسیح جسمانی صورت سے آسمان پر چڑھ گیا۔ اور جسمانی یا بدنی شکل میں
آسمان پر خدا کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے۔ تو وہ جسمانی صورت میں پھر آئے گا کیونکہ لکھا
ہے (اعمال ۱: ۹) کہ جب یسوع مسیح آسمان پر چڑھ گیا تو دو مرد سفید پوشاک پہنے
ان کے پاس کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اے گلیلی مردو تم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے
ہو؟ یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اٹھا لیا گیا ہے۔ اسی طرح پھر آئے گا،
جس طرح تم نے آسمان پر جاتے دیکھا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خداوند
یسوع مسیح روحانی طور پر نہیں بلکہ جسمانی طور پر آئے گا۔ ایک اور بات بتائی جاتی
ہے۔ جس میں خیال کچھ فرق ہے۔ اور وہ یہ کہ کیا صرف مسیح کے لوگ اس کو دیکھیں
گے۔ یا ساری دنیا کے لوگ کوئی کہتا ہے جیسا کہ مسیح نے اپنے جی اٹھنے کے بعد اپنے
لوگوں کے سوا اپنے تئیں دنیا کے کسی اور آدمی کو نہیں دکھایا۔ ویسا ہی مسیح فقط اپنے
لوگوں کو دکھائی دے گا۔ کیونکہ لکھا ہے کہ دیکھو وہ بادلوں پر آنے والا ہے۔ اور ہر ایک
آنکھ اسے دیکھے گی۔ اور جنہوں نے اسے چھیدا تھا وہ بھی دیکھیں گے۔ اور زمین
پر کے سارے فرقے اس کے سبب سے چھاتی پیٹیں گے۔ مکاشفہ ۱: ۷۔ ان آیات
کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ بائبل میں ان باتوں کا ذکر مندرج ہے۔ اسی لئے جب
ہم اس بات پر غور کرتے ہیں تو ہم کو یاد رکھنا چاہئے کہ یسوع مسیح کا دوبارہ آنا دو مرحلوں
میں آنا ہوگا جو کہ ایک دوسرے سے الگ ہیں یعنی (۱) خداوند یسوع مسیح اپنے
مقدسوں کو لینے کے لئے ہوا میں اترے گا اور (۲) خداوند یسوع مسیح کی ظاہری
آمد جب فرق نہ کریں تو بہت سی آیات ہماری سمجھ میں نہیں آئیں گی۔

(۹) خداوند یسوع مسیح کی آمد کا فیصلہ:-

مسیح کی آمد کے پہلے حصے میں کون کون سے واقعات ہوں گے؟

بائبل سکھلاتی ہے کہ اس وقت دنیا کے بے ایمان لوگ اسے نہ دیکھیں گے۔ مسیح کے
جی اٹھنے کے بعد صرف مقدسوں نے اسے دیکھا اعمال ۱: ۳، ۱۰: ۴۰، ۴۱ یوحنا ۱۴: ۱۹
جب تک یسوع مسیح اپنے جلالی لوگوں کو ساتھ لے کر زمین پر پھر نہ آئے تب تک کوئی بے ایمان
آنکھ اسے نہ دیکھے گی۔ مسیح ایک چور کی مانند عام لوگوں پر ناگہاں آئے گا۔ لیکن چونکہ مقدس
لوگ تاریکی میں نہیں ہیں۔ اس لئے وہ دن چور کی طرح ان پر نہیں آپڑے گا۔ وہ سب
نور کے فرزند اور دن کے فرزند ہیں (۱۔ تھسلنیکیوں ۵: ۴، ۵)۔ اس وقت ایک ایک مقدس
جلالی کی روح جو فردوس میں خداوند کی حفاظت میں رہتی ہے۔ اپنے غیر فانی اور جلالی
بدن میں پھر بود و باش کرے گی۔ اور جتنے یسوع مسیح کی راہ دیکھنے والے لوگ اس
کے آنے کے وقت زمین پر زندہ پائے جائیں گے۔ ایک دم بدل جائیں گے۔
اور وہ غیر فانی اور جلالی ہو جائیں گے۔ اور زندہ ہونے کے ساتھ خداوند یسوع مسیح
کے ملنے کو ہوا میں اٹھائے جائیں گے۔ اس بات کی بابت پولس رسول فرماتے ہیں کہ
جب مسیح اپنی کلیسیا یا دلہن کو لینے کے واسطے آئے گا۔ تو وہ جو مسیح میں موئے ہیں
پہلے جی اٹھیں گے۔ پھر ہم جو زندہ باقی ہوں گے ان کے ساتھ بادلوں پر اٹھائے
جائیں گے تاکہ ہوا میں یسوع مسیح کا استقبال کریں اور اس طرح ہمیشہ خداوند یسوع
کے ساتھ رہیں (۱۔ تھسلنیکیوں ۴: ۱۶، ۱۷)۔ ان بندوں کی روحیں جو پہلے دنیا میں سے
گزر چکے ہیں۔ مسیح کی آواز سن کر جی اٹھیں گے اور اپنے جسموں میں ملبس ہوں گے۔
ان کے جسم تبدیل کئے ہوئے اور مسیح کے جلالی بدن کی مانند بن جائیں گے اور جتنے مقدس
لوگ زمین پر زندہ باقی رہیں گے۔ وہ اسی پل میں ہوا میں چڑھ جائیں گے تاکہ مسیح
سے ملیں۔ وہ بھی تبدیل ہو کر اس کی مانند بن جائیں گے۔ اس وقت ان باتوں سے

ہر ایک، ایک دوسرے کو تسلی دیا کرے۔ ۱۔ تھسلنیکیوں ۴: ۱۸، یوحنا رسول ۱۔ یوحنا ۳: ۲ فرماتے ہیں کہ جب وہ ظاہر ہوگا، تو ہم بھی اس کی مانند ہوں گے۔ جب مسیح اچانک آئے گا تو دنیا کے لوگ اس کے لئے تیار نہ پائیں گے۔ کیونکہ جیسے بجلی پورب سے کوند کر پچھم تک دکھائی دیتی ہے۔ ویسے ہی ابن آدم کا آنا ہوگا۔ متی ۲۴: ۲۷۔ مسیح نے کہا کہ ایسا نہ ہو کہ نشہ بازی اور اس زندگی کی فکروں سے سست ہو جائیں۔ اور وہ دن تم پر پھندے کی طرح ناگہاں آ پڑے گا۔ کیونکہ جتنے لوگ تمام روئے زمین پر موجود ہوں گے، ان سب پر وہ اسی طرح آ پڑے گا۔

پس ہر وقت جاگتے اور دعا مانگتے رہو۔ تاکہ تم کو ان سب باتوں سے بچنے اور ابن آدم کے کھڑے ہونے کا مقدور ہو۔ لوقا ۲۱: ۳۴۔ ۳۶۔ بائبل میں ایسے مقامات بھی پائے جاتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ سب لوگ جو مسیحی کہلاتے ہیں، خداوند یسوع مسیح کے آنے پر تیار نہیں پائے جائیں گے۔ لکھا ہے کہ جب دلہا نے دیر کی تو سب اونگھنے لگیں اور سو گئیں۔ متی ۲۵: ۱۔ ۱۳۔ اس وقت یہ بڑا فرق تھا کہ ان پانچ بیوقوف کنواریوں نے مشعلیں تو لیں پر اپنے برتنوں میں مشعلوں کے لئے تیل اپنے ساتھ نہ لائیں تھیں۔ لیکن عقلمندوں نے اپنی مشعلوں کے ساتھ اپنے برتنوں میں تیل بھی لیا تھا۔ اور وہ اپنی جلتی ہوئی مشعلوں کے ساتھ شادی کے گھر میں داخل ہونے کے لائق ہوئیں اور بے وقوف داخل نہ ہو سکیں۔ اس بات کا ذکر ذیل کی باتوں میں مندرج ہے۔ وہ دیانت دار اور عقلمند نوکر کون سا ہے جسے مالک نے اپنے نوکروں چاکروں پر مقرر کیا۔ تاکہ وقت پر انہیں کھانا دے۔ مبارک ہے وہ نوکر جسے اس کا مالک آ کر ایسا ہی کرتے پائے۔ متی ۲۴: ۴۵۔ ۴۶۔ اس وقت دو آدمی ایک چارپائی پر سوتے ہوں گے۔ ایک لے لیا جائے گا اور دوسرا چھوڑ دیا جائے گا۔ دو عورتیں ایک ساتھ چکی پیستی ہوں گی۔ ایک لے لی جائے گی اور دوسری چھوڑ دی جائے گی ـــــ

لوقا ۱۷: ۳۴۔ ۳۵۔ معلوم ہوتا ہے کہ جب خداوند یسوع مسیح پھر آئے گا۔ تو وہ فوراً اس زمین پر نہ اترے گا۔ بلکہ ہوا میں مقام کریں گے۔ اور اس کے مقدس لوگ زمین پر سے اٹھ کر وہاں اس کی ملاقات کریں گے۔ اور اس وقت سے ہمیشہ تک اس کے مقدس لوگ اس کے ساتھ رہیں گے۔ اور جب وہ زمین پر اترے گا وہ اس کے ساتھ رہیں گے۔ اور جو راستباز اس کے آنے پر جیتے ہوں گے بدل جائیں گے اور جلالی صورت میں ہوں گے بادلوں پر اٹھائے جائیں گے، تاکہ ہوا میں یسوع مسیح سے ملاقات کریں۔ اس وقت خداوند یسوع مسیح کا یا برے کا بیاہ اس کلیسیا (دلہن) کے ساتھ ہوگا۔ برہ کے بیاہ کی بابت بائبل میں ذکر ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ کے بیٹے کی شادی کا لباس نہ پہنے کی تمثیل میں اس تیاری کا ذکر پایا جاتا ہے۔ پولس رسول فرماتے ہیں کہ یہ ایک بھید ہے۔ افسیوں ۵: ۳۲۔ باغ عدن میں خدا نے آدم کی پسلی کھولی تھی اور اس میں سے اس نے حوا کو بنایا تاکہ آدم کی بیوی ہو جائے۔ جب یسوع مسیح صلیب پر چڑھایا گیا تاکہ اس کی پسلی چھیدی جائے اور اس وقت سے لے کر جتنے لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ ان مبارک لوگوں کے شمار میں گنے جاتے ہیں جو برے کی دلہن میں شامل ہیں۔ یوحنا رسول اس کی بابت کہتے ہیں کہ برے کی شادی آ پہنچی۔ اور اس کی بیوی نے اپنے آپ کو تیار کر لیا۔ اور اس کو چمکدار اور صاف مہین کتانی کپڑا پہننے کا اختیار دیا گیا۔ کیونکہ مہین کتانی کپڑے سے مقدس لوگوں کی راستبازی کے کام مراد ہیں۔ اور اس نے مجھ سے کہا کہ مبارک ہیں وہ جو برے کی شادی کی ضیافت میں بلائے گئے ہیں۔ اور مکاشفہ ۱۹: ۷۔ ۹۔ اس وقت بڑی مصیبت کے زمانے یا دانی ایل کے پچھلے ہفتے کا شروع ہوگا۔ جب آنے والا بادشاہ مخالف مسیح ظاہر ہوگا۔ اور یہودی لوگ اپنے وطن میں لوٹ آئیں گے۔

کے آنے پر یہودی لوگ پراگندگی میں سے اپنے ہی ملک میں واپس ہوں گے۔
مسیح اپنے منہ کی پھونک سے اور اپنی آمد کی تجلی سے مخالف مسیح کو نیست کرے گا۔ شیطان ہزار برس کے لئے اتھاہ گڑھے میں باندھا جائے گا۔
مسیح اپنے لوگوں کے ساتھ ہزار برس تک بادشاہی کرے گا۔ مکاشفہ ۲۰:۴

(۵) جسم کی قیامت کا ذکر:۔

بائبل کی بنیادی تعلیم یہ ہے کہ ایک خاص وقت پر مردے سب کے سب خدا کی قدرت کے ذریعے سے پھر زندہ ہو جائیں گے۔ جی اٹھنے کی تعلیم کا ذکر جو پرانے عہد نامے میں مندرج ہے نبیوں کی تصنیفات میں پایا جاتا ہے۔ یسعیاہ نبی (یسعیاہ ۲۶:۱۹) کہتے ہیں کہ تیرے مردے جی اٹھیں گے۔ ان کی لاشیں اٹھ کھڑی ہوں گی۔ تم جو خاک میں جا بسے ہو جاگو اور گاؤ، کیونکہ تیری اوس اس اوس کی مانند ہے جو نباتات پر پڑتی ہے۔ اور زمین مردوں کو اگل دے گی۔
دانی ایل نبی (۱۲:۲) کہتے ہیں کہ بہتیرے جو زمین میں خاک میں سو رہے ہیں جاگ اٹھیں گے۔ میں انہیں پاتال کے قابو سے فدیہ میں لوں گا۔ میں انہیں موت سے چھڑاؤں گا۔ اے موت تیری مری کہاں ہے؟ اے پاتال تیری ہلاکت کہاں ہے؟ ہوسیع ۱۳:۱۴۔

خداوند یسوع مسیح انجیل میں قیامت کی بابت صفائی سے ایسی تعلیم پیش کرتا ہے جو بنیادی اصول ہے۔ پھر اس تعلیم سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قیامت برپا کرنا خداوند یسوع مسیح کا ایک کام ہے کیونکہ وہ فرماتا ہے کہ قیامت اور زندگی میں ہوں۔ یوحنا ۱۱:۲۵۔ مسیح نے موت کو نیست کیا۔ ۲۔ تیمتھیس ۱:۱۰۔ موت اور عالم ارواح کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔ مکاشفہ ۱:۱۸۔ یسوع مسیح اور اس کے رسول اس بات کی بابت پورے طور سے بیان کرتے تھے۔ ذیل کی آیتوں میں اس تعلیم کا

(ب) خداوند یسوع مسیح کی آمد کا دوسرا حصہ:۔

یسوع مسیح کی آمد کے دوسرے حصے میں کون کون سے بھاری واقعات ہوں گے؟ مسیح کے اس وقت کے آنے کی طرز اور اس کی آمد کے پہلے حصے کی طرز میں کچھ فرق ہے۔ پہلی دفعہ وہ ہوا میں اپنی دلہن کو لینے کے لئے اترا تھا اور دوسرے حصے میں وہ اپنی دلہن لے کر ظاہر ہوگا۔ وہ بادلوں کے ساتھ آئے گا اور ہر ایک آنکھ اسے دیکھے گی۔ مکاشفہ ۱:۷۔ وہ بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آئے گا۔ متی ۲۴:۳۰۔ ساری قومیں اسے دیکھیں گی۔ متی ۲۴:۲۹-۳۱۔ خداوند یسوع مسیح اپنے سب مقدسوں کے ساتھ آئے گا۔ ۱۔ تھسلنیکیوں ۳:۱۳۔ وہ آسمان سے اپنے زبردست فرشتوں کے ساتھ بھڑکتی ہوئی آگ میں ظاہر ہوگا۔ ۲۔ تھسلنیکیوں ۱:۷-۸۔ جیسا کہ وہ زیتون کے پہاڑ پر سے آسمان پر چڑھ گیا تھا۔ ویسے ہی وہ اسی پہاڑ پر پھر آئے گا۔ اعمال ۱:۹۔ بائبل صاف بتاتی ہے کہ جب یسوع مسیح کے پاک اور مبارک قدم اسی پہاڑ کو چھوئیں گے تو اسی پل میں ایک ایسا ہولناک بھونچال آئے گا جیسا کہ پیشتر اس دنیا میں کبھی نہ آیا تھا۔ اس کی بابت لکھا ہے کہ زیتون کا پہاڑ بیچوں بیچ سے مشرق کی طرف اور مغرب کی طرف کو ایسا پھٹ جائے گا کہ اس بیچ بڑی وادی ہو جائے گی۔ کیونکہ آدھا پہاڑ شمال کی طرف سرک جائے گا اور آدھا جنوب کی طرف۔ اور جیتا پانی یروشلیم میں جاری ہوگا۔ زکریاہ ۱۴ باب۔ یسوع مسیح اپنے سب مقدسوں کے ساتھ آئے گا۔ ۱۔ تھسلنیکیوں ۳:۱۳۔ اور خداوند اپنے لاکھوں مقدسوں کے ساتھ آئے گا۔ یہوداہ ۱۴۔ جب ابن آدم آئے گا تب وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا۔ اور سب قومیں اس کے سامنے حاضر کی جائیں گی۔ اور جس طرح سے چرواہا بھیڑوں کو بکریوں سے جدا کرتا ہے۔ وہ ایک دوسرے سے جدا کرے گا۔ متی ۲۵:۳۱-۳۲۔ یسوع مسیح

ذکر مندرج ہے۔ متی ۲۲: ۲۳۔ ۳۳ کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صدوقی جو گویا
جو کہتے تھے کہ قیامت ہے ہی نہیں، یسوع مسیح کے پاس آکر قیامت کی بابت
آزمائش کے طور پر سوال کرنے لگے۔ یسوع مسیح نے جواب میں ان سے کہا کہ
تم گمراہ ہو اس لئے کہ نہ کتاب مقدس کو جانتے ہو نہ خدا کی قدرت کو۔ کہ مُردوں
کے جی اٹھنے کی بابت جو خدا نے تمہیں فرمایا تھا۔ کیا تم نے وہ نہیں پڑھا؟ جس طرح
خدا مُردوں کو جلاتا اور زندہ کرتا ہے۔ یوحنا ۵: ۲۱۔ وہ وقت آتا ہے کہ جتنے قبروں
میں ہیں۔ یسوع مسیح کی آواز سن کر نکلیں گے جنہوں نے نیکی کی ہے زندگی کی قیامت
کے واسطے یوحنا ۵: ۲۸۔ ۲۹۔ اس بات کا کہ مُردے جی اٹھتے ہیں۔ موسیٰ نے
بھی جھاڑی کا ذکر کرتے ہوئے ظاہر کیا ہے۔ لوقا ۲۰: ۳۷۔ جب یسوع مسیح
مُردوں کے جی اٹھنے کا ذکر کرتے تھے تو شاگردوں نے ان سے کہا کہ اس کا مطلب
کیا ہے؟ مرقس ۹: ۱۰۔ معلوم ہوتا ہے کہ شاگردوں نے اس بات کے لئے روشنی مانگی۔
ان کی تصنیفات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کو اس بات کی بابت پوری روشنی نہ ملی۔
یسوع نے مارتھا سے کہا تیرا بھائی جی اٹھے گا۔ مارتھا نے جواب دیا کہ میں جانتی ہوں
کہ وہ قیامت میں جی اٹھے گا۔ یوحنا ۱۱: ۲۳۔ ۲۴۔ جب انہوں نے مُردوں کی قیامت
کا ذکر سنا تو بعض ٹھٹھا کرنے لگے۔ اعمال ۱۷: ۳۲۔ پولس رسول نے فیلکس سے کہا کہ
میں ایمان لاتا ہوں کہ راستبازوں اور ناراستوں دونوں کی قیامت ہوگی۔ اعمال ۲۴: ۱۵
کہ خدا مُردوں کو جلاتا ہے۔ تو یہ بات تمہارے نزدیک کیوں غیر معتبر سمجھی جاتی ہے۔
اعمال ۲۶: ۸۔ جب آدمی کے سبب سے موت آئی تو آدمی ہی کے سبب سے مُردوں
کی قیامت بھی آئی۔ اور جیسے آدم میں سب مرتے ہیں ویسے ہی مسیح میں سب زندہ کئے
کئے جائیں گے۔ ۱۔ کرنتھیوں ۱۵: ۲۲۔ اب کوئی یہ کہے گا کہ مردے کس طرح جی اٹھتے
ہیں اور کیسے جسم کے ساتھ آتے ہیں۔ خدا نے جیسا ارادہ کرلیا ویسا ہی اس کو ایک

جسم دیتا ہے۔ ۱۔ کرنتھیوں ۱۵: ۳۵۔ ۳۸۔ مُردوں کی قیامت بھی ہے۔ جسم فنا کی حالت
میں بویا جاتا ہے اور بقا کی حالت میں جی اٹھتا ہے۔ بے حرمتی کی حالت میں بویا جاتا ہے۔
اور جلال کی حالت میں جی اٹھتا ہے۔ کمزوری کی حالت میں بویا جاتا ہے اور قوت کی حالت
میں جی اٹھتا ہے۔ نفسانی جسم بویا جاتا ہے اور روحانی جسم جی اٹھتا ہے۔ جب جسمانی
جسم ہے تو روحانی بھی ہے۔ ۱۔ کرنتھیوں ۱۵: ۴۲۔ ۴۴۔ کیونکہ نرسنگا پھونکا جائے
گا اور مردے غیر فانی حالت میں جی اٹھیں گے۔ کیونکہ ضرور ہے کہ فانی جسم بقا کا
جامہ پہنے اور یہ مرنے والا جسم حیات ابدی کا جامہ پہن چکے گا۔ تو وہ قول پورا ہوگا جو
لکھا ہے کہ موت فتح کا لقمہ ہوگئی۔ اے موت تیری فتح کہاں ہے۔ ۱۔ کرنتھیوں ۱۵: ۵۳۔ ۵۵
جب پولس رسول قیامت کا بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مسیح اپنی اس قوت کی تاثیر
کے موافق جس سے سب چیزیں اپنے تابع کرسکتا ہے۔ ہماری پست حالی کے بدن کی
شکل بدل کر اپنے جلال کے بدن کی صورت بنائے گا۔ فلپیوں ۳: ۲۱۔ اس سے یہ
ثابت ہوتا ہے کہ پرانے بدن کچھ تبدیل کئے جائیں گے، اور غیر فانی اور جلالی ہوکے
جی اٹھیں گے۔ یہ بدن مسیح کی مانند ہوں گے جیسا جی اٹھنے کے بعد اس کا تھا۔ عبرانیوں
کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت بائبل کا عقیدہ اور بنیادی تعلیم ہے۔
بائبل میں دو قیامتوں کا ذکر پایا جاتا ہے۔ ایک راستبازوں کی اور دوسری
ناراستوں کی۔ ان دونوں میں ہزار برس کا فرق ہے۔

(۱) راستبازوں کی قیامت:۔

بیان ہو چکا ہے کہ سب مُردے جی اٹھیں گے لیکن ہر ایک اپنی باری میں جس طرح
یسوع مسیح مُردوں میں سے اٹھایا گیا اور باقی مُردے بدستور چھوڑے گئے۔ اسی طرح
وہ جو مسیح میں سو گئے وہ اس کے آنے پر مُردوں میں سے جی اٹھیں گے۔ اور باقی
مُردے آخری عدالت تک چھوڑے جائیں گے۔ یوحنا ۵: ۲۹ کے پڑھنے سے صاف

معلوم ہوتا ہے کہ نہ صرف راستباز لوگ بلکہ ناراست بھی جی اٹھیں گے۔ اور ناراست لوگ سزا پانے کے لئے جلائے جائیں گے۔ لیکن ان کے ایک ساتھ اور ایک ہی وقت میں جی اٹھنے کی نسبت ایک نقطہ بھی نہیں پایا جاتا ہے۔ بلکہ اس کے برعکس تعلیم پائی جاتی ہے جس میں قیامت کا ذکر ہے۔ اور جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ایماندار اور بے دین ایک وقت میں جلائے نہیں جائیں گے۔ بلکہ دو علیحدہ قیامتیں ہوں گی۔ ایک جو پہلی کہلاتی ہے۔ جو نیکوں کی ہے۔ اور دوسری جو بدوں کی ہے جب خداوند یسوع مسیح راستبازوں کی قیامت کی نسبت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب تو ضیافت کرے تو غریبوں لنجوں، لنگڑوں، لولوں اور اندھوں کو بلا، تب تو مبارک ہوگا۔ کیونکہ ان کے پاس کچھ نہیں کہ بدلہ دیں۔ پر تجھے راستبازوں کی قیامت میں بدلہ دیا جائے گا۔ لوقا ۱۴: ۱۲-۱۳-۱۴۔ ان آیتوں میں راستبازوں کی قیامت کا ذکر ہے۔ اور اس بیان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دوسری یعنی ناراستبازوں کی قیامت بھی ہوگی۔ اگر صرف ایک ہی قیامت ہوتی، تو مسیح صرف اتنا کہتا کہ قیامت میں تجھے بدلہ دیا جائے گا۔ اس میں مُردوں میں سے ایک خاص قیامت کا ذکر دیا جاتا ہے۔

یونانی الفاظ اَن ایک سناستاسن کا لفظی ترجمہ قیامت مُردوں کے درمیان میں ہے۔ پاک کلام سے یہ ظاہر اور آشکارہ ہوتا ہے کہ بائبل میں الفاظ (EK NEKRON) ناراستی کی قیامت کی نسبت کبھی استعمال ہوئے ہیں۔ اس کے برعکس الفاظ (EK NEKRON) راستبازوں اور مسیح کی نسبت استعمال کئے گئے ہیں۔ ذیل کے حوالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ یونانی الفاظ (EK NEKRON) سے کیا مراد ہے۔ مسیح کی نسبت یہ لکھا ہے کہ وہ دکھ اٹھائے گا۔ اور تیسرے دن (EK NEKRON) مُردوں میں سے جی اٹھے گا۔ لوقا ۲۴: ۴۶۔ ہم لوگوں میں سے کون ہیں جو انکار کرتے ہیں کہ یسوع مسیح مُردوں میں سے اٹھا لیا گیا۔ یوحنا غوطہ دینے والے کی بابت ہیرودیس بادشاہ کا

یہ خیال تھا کہ وہ مُردوں میں سے جی اٹھا ہے۔ مرقس ۶: ۱۴۔ پھر لعزر کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ (EKNEKRON) مُردوں میں سے جلایا گیا تھا۔ یوحنا ۱۲: ۹۔ اس کے سوا یہ الفاظ گناہ میں مُردوں کی نسبت بھی استعمال کئے گئے ہیں۔ مثلاً، (EK TON NEKRON) مُردوں میں سے جی اٹھ۔ افسیوں ۵: ۱۴۔ اس کے علاوہ راستبازوں کی قیامت کی نسبت یہ الفاظ (EK NEKRON) استعمال کئے گئے ہیں۔ یعنی صدوقیوں نے مسیح کو آزمانے کے لئے یہ سوال پیش کیا، کہ سات بھائی تھے جنہوں نے ایک دوسرے کے مرنے کے بعد اس پہلے کی بیوی سے شادی کی ساتوں بھائی اور عورت بھی مر گئی۔ انہوں نے یسوع سے پوچھا کہ قیامت ان سے وہ کس کی بیوی ہوگی۔ کیونکہ وہ ساتوں کی بیوی ہوئی تھی۔ یسوع مسیح نے صدوقیوں سے کہا کہ اس جہان کے فرزندوں میں تو بیاہ شادی ہوتی ہے۔ لیکن جو لوگ اس لائق ٹھہریں گے کہ اس جہان کو حاصل کریں اور (EK NEKRON) مُردوں میں سے جی اٹھیں، ان میں شادی نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ پھر مرنے کو بھی نہیں۔ اس لئے کہ فرشتوں کے برابر ہوں گے اور قیامت کے فرزند ہو کر خدا کے بھی فرزند ہوں گے۔ لوقا ۲۰: ۳۴-۳۶۔ ان باتوں سے صفائی کے ساتھ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایسی قیامت نہیں ہے کہ جس میں راستباز اور ناراستباز دونوں ملے جلے اٹھیں گے۔ کیونکہ ایک بھیڑ کی تو خاص قیامت کا ذکر ہے یعنی لوگوں کی جو اس خاص قیامت میں شریک ہونے کے لائق ٹھہریں۔ پولس رسول فرماتے ہیں کہ میں کسی طرح سے اس خاص قیامت کو جو مُردوں میں ہوگی جی اٹھنے کے درجے تک پہنچوں۔ فلپیوں ۳: ۱۱۔ یہاں پولس اس خاص قیامت میں شریک ہونا چاہتا ہے۔ جو مُردوں میں سے ہوگی ایک خاص درجہ جانتے ہیں۔ اگر سب مُردے ایک ساتھ جی اٹھتے تو وہ اس قیامت کا کس واسطے ایسا بیان کرتے اور اس کو کیوں ایک بڑا مرتبہ جانتے اور جس تک وہ پہنچنا چاہتے تھے؟ ہمارے دل میں ایسا سوال پیدا

ہوتا ہے کہ اگر سب مُردے ایک ساتھ جی اٹھتے تو وہ خاص مرتبہ جاتا رہتا۔ ایسا بھی سوال پیش کرنے کے لائق ہے۔ کہ جو کچھ سب کو ملتا ہے اس کی نسبت کیوں بول سکتا ہے کہ میں کس طرح سے اس درجے تک پہنچوں۔ لہٰذا صاف آشکارہ کیا جاتا ہے کہ ہر جگہوں پر جہاں یونانی الفاظ (ایک نیکروں) EK NEKRON استعمال کیا جاتا ہے وہاں اس کا لفظی ترجمہ "مُردوں میں سے جی اٹھنا" مراد ہے۔ یہ ایک بہتر قیامت بھی کہلاتی ہے۔ پہلی قیامت کی بابت یہ لکھا ہے کہ مبارک اور مقدس وہ ہے جو پہلی قیامت میں شریک ہو۔ ایسوں پر دوسری موت کا کچھ اختیار نہیں، بلکہ وہ خدا اور مسیح کے خریدے ہوں گے۔ اور اس کے ساتھ ہزار برس بادشاہت کریں گے۔ مکاشفہ ۲۰: ۶۔ یوحنا رسول (۱۔ یوحنا ۳: ۲) کہتے ہیں کہ ایک وقت آنے والا ہے کہ جب مقدس لوگ مسیح کی مانند جلالی ہوں گے۔ وہ وقت کب ہوگا؟ معلوم ہوتا ہے کہ یہ وقت مسیح کے آنے پر ہوگا۔ پولس رسول فرماتے ہیں کہ مسیح میں سب زندہ کئے جائیں گے لیکن ہر ایک اپنی باری سے۔ پولس صاف بتلاتا ہے کہ [illegible] قیامت والا بدن کیسا ہوگا۔ یعنی اب کوئی یہ کہے گا کہ مُردے کس طرح جی اٹھتے ہیں۔ اور کیسے جسم کے ساتھ آتے ہیں؟ اے نادان تو خود جو کچھ بوتا ہے یہ وہ جسم ہے جو پیدا ہونے والا ہے بلکہ صرف دانہ ہے خواہ گیہوں کا خواہ کسی اور چیز کا۔ مگر خدا نے جیسا ارادہ کرلیا ویسا اس کو جسم بھی دیتا ہے۔ اور ہر ایک بیج کو اس کا خاص جسم۔ آسمانی بھی جسم ہیں اور زمینی بھی۔ مگر آسمانیوں کا جلال اور ہے اور زمینیوں کا اور۔ مُردوں کی قیامت بھی ایسی ہے۔ بے حرمتی کی حالت میں بویا جاتا ہے اور جلال کی حالت میں جی اٹھتا ہے۔ نفسانی جسم ہے تو روحانی جسم بھی ہے جس طرح ہم اس خاکی کی صورت پر ہوئے۔ اسی طرح اس آسمانی کی صورت پر بھی ہوں گے۔ دیکھو میں تم سے بھید کی بات کہتا ہوں۔ ہم سب تو نہیں سوئیں گے۔ مگر سب بدل جائیں گے۔ اور یہ ایک دم

میں ایک پل میں پچھلا نرسنگا پھونکتے ہی ہوگا۔ کیونکہ نرسنگا پھونکا جائے گا اور مُردے غیر فانی حالت میں اٹھیں گے۔ اور ہم بدل جائیں گے۔ کیونکہ ضرور ہے کہ یہ فانی جسم بقا کا جامہ پہنے اور یہ مرنے والا جسم حیات ابدی کا جامہ پہنے۔ اور جب یہ فانی جسم بقا کا جامہ پہن چکے گا اور یہ مرنے والا جسم حیات ابدی کا جامہ پہن چکے گا تو وہ قول پورا ہوگا جو لکھا ہے کہ موت فتح کا لقمہ ہوگئی۔ اے موت تیری فتح کہاں رہی؟ اے موت تیرا ڈنک کہاں رہا۔ موت کا ڈنک گناہ ہے اور گناہ کا زور شریعت ہے مگر خدا کا شکر ہے جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے ہم کو فتح بخشتا ہے۔ (۱۔ کرنتھیوں ۱۵: ۵۱۔ ۵۷)۔ معلوم ہوتا ہے کہ بڑی سخت مصیبت کے زمانے میں بہت سے لوگ جو مخالف مسیح کا نشان اپنے ہاتھوں پر لگوانے سے انکار کریں گے شہید ہوکر اپنی شہادت پر فخر کریں گے اور پہلی قیامت میں شریک ہوں گے۔ اس کی بابت یوحنا رسول (مکاشفہ ۲۰: ۴) میں فرماتے ہیں کہ میں نے ان کی روحوں کو بھی دیکھا جن کے سر یسوع کی گواہی دینے اور خدا کے کلام کے سبب سے کاٹے گئے تھے۔ اور جنہوں نے نہ اس کی چھاپ اپنے ماتھے اور ہاتھوں پر لگوائی تھی وہ زندہ ہوکر ہزار برس تک یسوع مسیح کے ساتھ بادشاہت کرتے رہے۔

(۲) ناراستوں کی قیامت:-

دانی ایل نبی (۱۲: ۱۔ ۲) میں بتاتے ہیں کہ بہتیرے جو زمین پر خاک میں سو رہے ہیں رسوائی اور ذلت ابدی کے لئے جی اٹھیں گے۔ یہ قیامت سزا کی قیامت بھی کہلاتی ہے یوحنا ۵: ۲۹۔ بائبل صاف بتلاتی ہے کہ راستبازوں کی قیامت اور ناراستوں کی قیامت کے درمیان ایک ہزار برس کا عرصہ ہے۔ اس کی بابت لکھا ہے کہ وہ یعنی راستباز لوگ زندہ ہوکر ہزار برس تک مسیح کے ساتھ بادشاہت کرتے رہے۔ اور جب تک یہ ہزار برس پورے نہ ہوئے باقی مُردے زندہ نہ ہوئے مکاشفہ ۲۰: ۴، ۵۔ پھر یہ تعلیم بھی پائی

جاتی ہے کہ ناراستوں کی قیامت دنیا کے آخر میں ہوگی۔ اس کے بعد آخرت ہوگی۔ اس وقت وہ ساری حکومت اور سارا اختیار اور قدرت نیست کرکے بادشاہت کو خدا یعنی باپ کے حوالے کر دے گا۔ کیونکہ جب تک کہ وہ سارے دشمنوں کو پاؤں تلے نہ لے آئے اس کو بادشاہی کرنی ضرور ہے۔ سب سے پچھلا دشمن جو نیست کیا جائے گا وہ موت ہے کیونکہ خدا نے سب کچھ اس کے پاؤں تلے کر دیا ہے۔ مگر جب وہ فرماتا ہے کہ سب کچھ اس کے تابع کر دیا وہ الگ رہا۔ اور جب سب کچھ اس کے تابع ہو جائے گا تو بیٹا خود اس کے تابع ہو جائے گا۔ جس نے سب چیزیں اس کے تابع کر دیں تاکہ سب میں خدا ہی سب کچھ ہو۔ ۱۔ کرنتھیوں ۱۵: ۲۴ - ۲۸۔

(۳) **دو قسم کی قیامتوں پر اعتراضات:۔**

(۱) بعض اعتراضات کرنے والے کہتے ہیں کہ صرف ایک قیامت آخری دن میں ہوگی جس میں راستباز اور ناراست جی اٹھیں گے۔ اس کی نسبت یسوع مسیح نے کہا کہ میں ان کو جو مجھ پر ایمان لاتے ہیں آخری دن اٹھاؤں گا۔ یوحنا ۶: ۳۹، ۴۰، ۴۴، ۵۴۔ اگر راستبازوں کی قیامت آخری دن میں واقع ہوگی، تو پھر اس کے بعد بدوں کی قیامت کے پہلے ہزار سال کا زمانہ باقی نہیں رہتا۔ جواب:۔ اس اعتراض کے جواب میں یہ صرف یہ کہنا کافی ہے کہ کلام الٰہی کے بموجب آخری دن چوبیس گھنٹے کا دن نہیں ہوگا بلکہ ایک زمانہ کا دن ہوگا۔ اس کی بابت لکھا ہے کہ خداوند کے نزدیک ایک دن ہزار برس کا اور ہزار برس ایک دن کے برابر ہیں۔ ۲۔ پطرس ۳: ۸۔

(۲) پھر اعتراض کرنے والے کہتے ہیں کہ یہ قیامت کا ذکر جو مکاشفہ کی کتاب کے بیسویں باب میں آیا ہے۔ روحانی طور پر سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ قیامت کوئی جسمانی قیامت نہیں بلکہ اس سے روحانی زندگی مراد ہے۔

جواب:۔ اس اعتراض کے جواب میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر پہلی قیامت روحانی

ہے تو دوسری یا آخری قیامت بھی روحانی ہونی چاہئے۔ لیکن کوئی بھی ایسا نہیں جو یہ مانتا ہو۔ لہٰذا صاف ظاہر ہے کہ اگر آخری قیامت حقیقی ہے تو پہلی بھی ایسی ہی ہوگی۔

(۳) ان کے علاوہ اعتراض کرنے والے کہتے ہیں کہ بائبل میں صرف ایک جگہ دو قیامتوں کا ذکر پایا جاتا ہے یعنی مکاشفہ بیسویں باب میں۔ اس سبب سے ٹھیک نہیں کہ ایسی بڑی بنیادی تعلیم کے لئے صرف اسی ایک جگہ پر تکیہ کیا جائے۔

جواب:۔ اگرچہ اس بات کا بیان ایک ہی جگہ پایا جاتا ہے لیکن یہ کافی ہے کیونکہ مکاشفہ کی کتاب میں ترتیب کے ساتھ ہونے والی باتوں کا ذکر صرف ایک ہی بار دیا جاتا ہے۔ اس کے سوا بائبل میں بہت باتیں پائی جاتی ہیں جن کا ذکر ایک ہی بار دیا گیا ہے۔ تو کیا ہم ان کو منظور کرتے ہیں کہ وہ ٹھیک ہیں۔ ثابت ہوتا ہے اور کوئی انکار نہیں کر سکتا ہے کہ بائبل میں دو قیامتوں کا آشکارہ پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ اس باب میں پہلے بتلایا گیا ہے۔

(۴) پھر ایک یہ اعتراض پیش ہے کہ مکاشفہ کی کتاب کے بیسویں باب کے بیان سے صرف وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے نہ اس حیوان کی پرستش کی تھی نہ اس کے بت کی۔ اور نہ اس کی چھاپ اپنے ماتھوں اور ہاتھوں پر لگوائی تھی۔ وہ زندہ ہو کر ہزار برس تک مسیح کے ساتھ بادشاہی کرتے رہے۔

جواب:۔ ہم بھی مانتے ہیں کہ ان لوگوں کا اظہار اس میں مراد ہے۔ جو بڑی مصیبت کے وقت یسوع مسیح کو قبول کریں گے۔ اور اس سبب سے شہید ہوں گے۔ لیکن یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ بائبل میں یہ بات صفائی کے ساتھ پیش کی جاتی ہے کہ اس وقت سے پیشتر مومنوں کی قیامت ہو چکی۔

(۵) ان کے علاوہ اعتراض کرنے والے کہتے ہیں کہ قیامت دنیا کے آخر میں سبھوں

کے لئے ایک ہی وقت میں ہوگی۔ دو قیامتوں کا خیال پرانے عہدنامے سے لیا گیا ہے۔ پھر وہی خیال نئے عہدنامے میں نئی کہانت اور زبان کے بیان کرنے میں استعمال ہوا ہے۔ جب سب چیزیں اپنی حالت پر آئیں گی۔ اعمال ۳: ۲۱

جواب:۔ اس اعتراض کے جواب میں یہ بات پیش کرنی کافی ہے کہ نئے عہدنامے میں قیامتوں کے اشارے پائے جاتے ہیں یعنی پہلی قیامت مکاشفہ ۲۰: ۵، ۶ دوسری قیامت مکاشفہ ۲۰: ۶۔ راستبازوں کی قیامت لوقا ۱۴: ۱۴۔ جو لوگ اس لائق ٹھہریں گے کہ اس جہان کو حاصل کریں اور مُردوں میں سے جی اٹھیں قیامت کے فرزند ہو کے خدا کے بھی فرزند ہوں گے۔ لوقا ۲۰: ۳۵۔ ۳۶۔

(۴) مخالفِ مسیح یا اینٹی کرائسٹ:۔

یوحنا رسول اینٹی کرائسٹ کا ذکر ایسے لفظوں میں کرتے ہیں کہ اے بچو! یہ آخری زمانہ ہے اور جیسا تم نے سنا ہے کہ مخالفِ مسیح آنے والا ہے۔ اس کے موافق اب بھی بہت سے مخالفِ مسیح پیدا ہو گئے ہیں۔ اس سے ہم جانتے ہیں کہ یہ آخری وقت ہے۔ یوحنا ۲: ۱۸ پھر وہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی روح یسوع کا اقرار نہ کرے وہ خدا کی طرف سے نہیں۔ اور یہی مخالفِ مسیح کی روح ہے۔ جس کی خبر تم سن چکے ہو کہ وہ آنے والا ہے۔ بلکہ اب بھی دنیا میں موجود ہے۔ ۱۔ یوحنا ۴: ۳۔ کون جھوٹا ہے۔ سوا اس کے جو یسوع کے مسیح ہونے کا انکار کرتا ہے؟ مخالفِ مسیح وہی ہے جو باپ اور بیٹے کا انکار کرتا ہے ۱۔ یوحنا ۲: ۲۲۔ کیونکہ بہت ایسے گمراہ کرنے والے دنیا میں نکل کھڑے ہوئے ہیں جو یسوع مسیح کے مجسم ہو کر آنے کا اقرار نہیں کرتے، گمراہ کرنے والا اور مخالفِ مسیح یہی ہے ۲۔ یوحنا ۱: ۷۔ یوحنا رسول کا مطلب یہی ہے کہ مخالفت کرنے والے کی روح دنیا میں موجود ہے۔ لیکن وہ ایک خاص شخص کا ذکر بھی کرتے ہیں۔

(۱) مخالفِ مسیح کے متفرق نام:۔

شاندار فرزند۔ یسعیاہ ۱۴: ۱۲۔ چھوٹا سا سینگ۔ دانی ایل ۷: ۸ گناہ کا شخص، ہلاکت کا فرزند، اور بے دین ۲۔ تھسلنیکیوں ۲: ۳۔ ۸۔ مخالفِ مسیح۔ ۱۔ یوحنا ۲: ۱۸ حیوان مکاشفہ ۱۳: ۱

(۲) مخالفِ مسیح کی نسبت بہت قسم کے خیالات اور رائیں ہیں۔

بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ پوپ مخالفِ مسیح ہے کیونکہ ان کی تعلیم اور ان کا انتظام نہایت غلط اور بائبل کی تعلیم کے خلاف ہے لیکن جب ہم اس بات پر غور کرتے اور مخالفِ مسیح کی بابت بائبل میں پڑھتے ہیں تو ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ ثبوت کے ساتھ کوئی ہم کو بتا نہیں سکتا کہ پوپ مخالفِ مسیح ہیں۔ کیونکہ پوپ لوگوں کا دربدر آدمیوں کا ایک قطاری سلسلہ ہے۔ پوپ لوگوں کا سلسلہ وار حکومت بارہ سو برس سے چلی آ رہی ہے۔ مخالفِ مسیح کے حق میں لکھا ہے کہ جو باپ اور بیٹے کا انکار کرتا ہے۔ وہی مخالفِ مسیح ہے۔ ۱۔ یوحنا ۲: ۲۲۔ وہ اپنے آپ کو بلند کرے گا اور اپنے تئیں سارے معبودوں سے بڑا جانے گا اور الٰہوں کے الٰہ کے خلاف بہت سی حیرت انگیز باتیں کہے گا۔ دانی ایل ۱۱: ۳۶۔ پولس رسول اس کی بابت یہ کہتا ہے کہ وہ ہر ایک سے جو خدا یا معبود کہلاتا ہے اپنے آپ کو بڑا ٹھہراتا ہے یہاں تک کہ وہ خدا کے مقدس میں بیٹھ کر اپنے آپ کو خدا ظاہر کرتا ہے۔ ۲۔ تھسلنیکیوں ۲: ۴۔ پوپ لوگوں کی نسبت کوئی ایسی بات نہیں ہے یا خدا کا بیٹا نہیں ہے۔ میں ہی خدا ہوں یا میری پرستش کرو۔ بہت سے لوگ کہتے ہیں۔ انٹوکس ایپی فنیس

(ANTIO CHUS EPI PHANUS) مخالفِ مسیح تھا کیونکہ اس نے خدا کی عبادت کی مخالفت کی۔ اور ہیکل میں سوروں کی قربانیاں چڑھائیں۔ گو کہ وہ خود مخالفِ مسیح نہیں تھا۔ تاہم وہ اس کی پیش نشانی تھا۔ بائبل سکھلاتی ہے کہ وہ ایک خاص شخص

ہوگا۔ جو آخری زمانے میں مسیح کی اور اس کے مقدس لوگوں کی مخالفت میں اٹھے گا۔
دانی ایل (۱۱۔۳۶) یہ بات پیش کرتے ہیں کہ وہ ایک بادشاہ ہوگا۔ مکاشفہ ۱۷: ۱۰-۱۱ میں آٹھ بادشاہوں کا ذکر پایا جاتا ہے۔ یعنی پانچ تو ہو چکے ہیں اور ایک موجود ہے اور ایک ابھی آیا نہیں اور جب آئے گا اور کچھ عرصہ تک اس کا رہنا ضروری ہے اور جو حیوان پہلے تھا۔ اور اب نہیں۔ وہ آٹھواں ہے۔ مانا جاتا ہے کہ یہ پانچ بادشاہ جو یوحنا کے زمانے میں ہو چکے ہیں۔ نبوکدنضر۔ خورش۔ سکندر بڑا انطیوکس۔ اور انطیوکس ایپی فانس تھا۔ اور وہ جو اس وقت موجود تھا۔ ططس یا نیرو تھا۔ اور وہ جو اس وقت آیا نہیں تھا۔ وہ نپولین بونا پارٹ تھا۔ لیکن وہ حیوان جو پہلا تھا۔ اور اب نہیں وہ آٹھواں یا مخالف مسیح ہے۔

(۴) **اینٹی کرائسٹ یا مخالفِ مسیح کا مطلب:۔**

اینٹی (ANTI) ایک یونانی لفظ ہے۔ جس کا ترجمہ اردو زبان میں خلاف ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک خاص شخص اٹھے گا جو پورے طور سے مسیح اور مسیحیوں کے خلاف ہوگا۔ اور بہت طرح سے مسیح کے برابر بھی ہوگا۔

(الف) **یسوع مسیح اور مخالفِ مسیح کا مطالعہ:۔**

جس طرح یسوع مسیح خدا کے جلال کا نقش ہے اسی طرح مخالف مسیح بھی شیطان کا نقش ہے۔

(۱) یسوع آسمان سے آیا۔ یوحنا ۶: ۳۸ مخالف مسیح اتھاہ گڑھے سے نکلا۔ مکاشفہ ۱۱: ۷

(۲) یسوع مسیح اپنے باپ کے نام سے آیا۔ یوحنا ۵: ۴۳۔ مخالف مسیح اپنے ہی نام سے آئے گا۔ یوحنا ۵: ۴۳۔

(۳) یسوع مسیح نے اپنے آپ کو پست کر دیا۔ فلپیوں ۲: ۸۔ مخالف مسیح اپنے

آپ کو بڑا ٹھہرائے گا۔ ۲۔ تھسلنیکیوں ۲: ۴

(۴) یسوع مسیح آدمیوں میں بے نہایت ذلیل اور حقیر گنا گیا۔ یسعیاہ ۵۳: ۳ مخالف مسیح کی نسبت لکھا ہے کہ ساری دنیا تعجب کرتی ہوئی اس کے پیچھے پیچھے ہو لی۔ مکاشفہ ۱۳: ۳

(۵) یسوع مسیح بہت سربلند کیا جائے گا۔ فلپیوں ۲: ۹ مخالف مسیح آگ کی اس جھیل میں زندہ ڈال دیا جائے گا۔ مکاشفہ ۱۹: ۲۰

(۶) یسوع مسیح اپنے باپ کی مرضی کو پورا کرنے کو آیا۔ یوحنا ۶: ۳۸۔ مخالف مسیح اپنی مرضی کو پورا کرے گا۔ دانی ایل ۱۱: ۳۶

(۷) یسوع مسیح نجات دینے کے لیے آیا۔ لوقا ۱۹: ۱۰ مخالف مسیح برباد کرنے کے لیے آئے گا۔ دانی ایل ۸: ۲۴

(۸) یسوع مسیح اچھا چرواہا ہے۔ یوحنا ۱۰: ۱۱ مخالف مسیح بدذات خود گڈریا ہے زکریاہ ۱۱: ۱۶-۱۷۔

(۹) یسوع مسیح انگور کا حقیقی درخت ہے۔ یوحنا ۱۵: ۱۔ مخالف مسیح زمین کا انگور مکاشفہ ۱۴: ۱۹

(۱۰) یسوع مسیح حق ہے۔ یوحنا ۱۴: ۶ مخالف مسیح جھوٹ ہے۔ ۲۔ تھسلنیکیوں ۲: ۱۱

(۱۱) یسوع مسیح خدا کا قدوس ہے۔ مرقس ۱: ۲۴ مخالف مسیح بے دین ہے۔ ۲۔ تھسلنیکیوں ۲: ۸

(۱۲) یسوع مسیح مرد غمناک اور رنج کا آشنا ہوا۔ یسعیاہ ۵۳: ۳ مخالف مسیح گناہ کا شخص ہے۔ ۲۔ تھسلنیکیوں ۲: ۳

(۱۳) یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ لوقا ۱: ۳۵ مخالف مسیح ہلاکت کا فرزند ہے۔ ۲۔ تھسلنیکیوں ۲: ۳

(۱۴) یسوع مسیح دینداری کا بھید ہے۔ ۱۔ تیمتھیس ۳: ۱۶۔ مخالف مسیح بے دینی کا بھید ہے۔ ۲۔ تھسلنیکیوں ۲: ۷

(ب) اینٹی کرائسٹ یا مخالف مسیح ساڑھے تین برس تک بادشاہی کریگا۔

جس طرح مسیح اس دنیا میں ساڑھے تین سال تک کام کرتا رہا اسی طرح مخالف مسیح بھی ساڑھے تین سال بادشاہی کرے گا۔ اس کی نسبت لکھا ہے کہ وہ ہی سینگ یعنی مخالف مسیح مقدسوں سے جنگ کرتا اور ان پر غالب ہوتا رہا۔ اور وہ اس کے قبضے میں دیئے جائیں گے۔ یہاں تک کہ ایک مدت اور مدتوں اور آدھی مدت یعنی اس کے ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔ دانی ایل ۷: ۲۱-۲۵۔ پھر دانی ایل ۱۲: ۷ میں لکھا ہے کہ وہ ایک مدت اور مدتوں اور آدھی مدت تک رہیں گے۔ اسی بیالیس مہینے کام کرنے کا اختیار دیا جائے گا۔ جس وقت سے دائمی قربانی موقوف ہو جائے گی۔ اور وہ مکروہ چیز جو خراب کرتی ہے، قائم کی جائے گی۔ ایک ہزار دو سو نوے دن ہوں گے۔ دانی ایل ۱۲: ۱۱۔ ان باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ مخالف مسیح کو یہ اختیار دیا جائے گا کہ وہ مقدسوں کو ساڑھے تین برس تک ستائے اور بہتوں کو مار ڈالے گا۔ مکاشفہ ۱۳: ۵۔ دو دفعہ ساڑھے تین برس کے عرصے کا ذکر پایا جاتا ہے یعنی مکاشفہ ۱۱: ۲-۳ میں لکھا ہے کہ غیر قومیں مقدس شہر کو بیالیس مہینے تک پامال کریں گی اور میں اپنے دو گواہوں کو اختیار دوں گا۔ اور وہ ٹاٹ اوڑھے ہوئے ایک ہزار دو سو ساٹھ دن نبوت کریں گے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ساڑھے تین سال بیالیس مہینے کے یا ایک ہزار دو سو ساٹھ دنوں کے برابر ہیں۔ پھر مکاشفہ ۱۲: ۶ میں مسیح کی کلیسیا جو مخالف مسیح کی بادشاہت کے زمانہ میں اس دنیا میں موجود ہوگی۔ اس کی بابت یہ لکھا ہے۔ وہ عورت بیابان کو بھاگ گئی جہاں خدا کی طرف سے اس کے لئے جگہ تیار کی گئی تھی تاکہ وہاں ایک ہزار دو سو ساٹھ دن تک اس

کی پرورش کی جائے۔

(ج) مخالف مسیح اس طرح بھی مسیح کے برابر ہے کہ اس کا زخم کاری اچھا ہو گیا اس کی بابت لکھا ہے کہ اس کا زخم کاری اچھا ہو گیا۔ اور ساری دنیا تعجب کرتی ہوئی اس حیوان کے پیچھے پیچھے ہو لی۔ مکاشفہ ۱۳: ۳۔ ۱۲۔ اور ۱۷: ۱۱ کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مخالف مسیح پہلے تھا اور پھر آئے گا۔

(۴) **مخالف مسیح کا اختیار:-**

دانی ایل نبی نے اس کی بابت پیشین گوئی کی کہ وہ اپنے آپ کو بلند کرے گا اور اپنے تئیں سارے معبودوں سے بڑا جانے گا۔ اور الٰہوں کے الٰہ کے مقابل بہت سی حیرت انگیز باتیں کہے گا اور اقبالمند ہوگا یہاں تک کہ قہر کے دن پورے ہوں۔ کیونکہ جو کچھ ٹھہرایا گیا ہے سو واقع ہوگا۔ اور وہ اپنے باپ دادوں کے الٰہوں کی طرف متوجہ نہ ہوگا اور نہ کسی کو الٰہ مانے گا بلکہ اپنے آپ سب سے بالا جانے گا۔ اور اس معبود کی جسے اس کے باپ دادا نہ جانتے تھے سونا چاندی اور قیمتی پتھر اور نفیس ہدیہ دے کر تکریم کرے گا اور سرزمین جلال (یہودی ملک) میں داخل ہوگا۔ اور بہت سے لوگ گرائے جائیں گے اور وہ اپنا ہاتھ ملکوں پر چلائے گا۔ اور وہ شاندار مقدس پہاڑ اور سمندر کے درمیان شاہی خیمے لگائے گا۔ دانی ایل ۱۱: ۳۶-۴۵۔ اور ایک منہ تھا جو بڑی گھمنڈ کی باتیں بولتا تھا۔ دانی ایل ۷: ۸۔ ۲۰ وہ اپنے آپ کو بڑا ٹھہراتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ خدا کے مقدس میں بیٹھ کر اپنے آپ کو خدا ظاہر کرتا ہے۔ ۲۔ تھسلنیکیوں ۲: ۴۔ ہر طرح کی جھوٹی قدرت اور نشانوں اور عجیب کاموں کے ساتھ اور ہلاک ہونے والوں کے لئے ناراستی کے ہر طرح کے دھوکے کے ساتھ ہوگی۔ اس واسطے کہ انہوں نے حقیقی محبت کو اختیار نہ کیا جس سے ان کی نجات ہوتی۔ ۲۔ تھسلنیکیوں ۲: ۹-۱۰۔ ۱۔ یوحنا رسول

فرماتے ہیں کہ بڑا بول بولنے اور کفر بکنے کے لئے اسے ایک منہ دیا گیا۔ اور اسے
بیالیس مہینے تک کام کرنے کا اختیار دیا گیا۔ اس نے خدا کی بابت کفر بکنے کے لئے
منہ کھولا کہ اس کے نام اور اس کے خیمہ یعنی آسمان کے رہنے والوں کی بابت کفر
بکے اور اسے یہ اختیار دیا گیا کہ مقدسوں سے لڑے اور ان پر غالب آئے۔ اور اسے
ہر قبیلہ اور امت اور اہل زبان اور قوم پر اختیار دیا گیا۔ اور زمین کے سب رہنے والے
جن کے نام اس برہ کی کتاب حیات میں لکھے نہیں گئے جو بنائے عالم کے وقت سے
ذبح ہوا ہے اس حیوان کی پرستش کریں گے۔ مکاشفہ ۱۳: ۵-۸۔ یہودی لوگ
شروع میں مخالف مسیح سے خوش ہوں گے۔ جب وہ ان کے ساتھ سات برس
کا ایک عہد باندھیں گے۔ اس لئے کہ وہ اسے اپنا مسیح جان کے قبول کریں گے۔
اس وقت تو وہ پورا ہو جائے گا۔ جو خداوند یسوع مسیح نے اپنی بابت پیش گوئی کی کہ
میں اپنے باپ کے نام سے آیا ہوں اور تم مجھے قبول نہیں کرتے۔ اگر دوسرا اپنے ہی نام
سے آئے تو تم اسے قبول کر لو گے۔ یوحنا ۵: ۴۳۔ یہ مخالف مسیح کا اشارہ ہے۔
جب یہودی لوگ ساڑھے تین برس تک اس کو اپنا مسیح جان کے اپنے ملک میں رکھیں
گے۔ تب وہ اپنی خرابی ظاہر کرے گا۔ یہودی لوگ اس زمانے کے شروع میں اپنی
ہیکل کو پھر بنا لیں گے اور اپنے یہودی دستور کے مطابق قربانی چڑھائیں گے۔ مخالف مسیح
اس عہد کو یہودیوں کے ساتھ ایک ہفتے کے لئے کرے گا۔ اور ہفتے کے بیچ ذبیحہ اور ہدیہ
موقوف کرے گا۔ دانی ایل ۹: ۲۷۔ اس بات کا ذکر خداوند یسوع مسیح ایسے الفاظ میں
بیان کرتے ہیں کہ جب تم اس اجاڑنے والی مکروہ چیز کو جس کا ذکر دانی ایل نبی کی معرفت
ہوا مقدس مقام میں کھڑا ہوا دیکھو۔ متی ۲۴: ۱۵ اور دوسرا حیوان جو مخالف مسیح کا بڑا
مددگار ہے۔ زمین کے رہنے والوں سے کہے گا کہ تم اس حیوان یعنی مخالف مسیح کی مورت
بناؤ۔ جتنے لوگ اس حیوان کے بت کی پرستش نہ کریں ان کو قتل کروا دے۔ اس پچھلے

ہفتے کے بیچ میں مخالف مسیح سب لوگوں کو حکم دے گا کہ میری مورت کی پوجا کرو نہیں
تو قتل کئے جاؤ گے۔ مخالف مسیح جو شروع میں یہودیوں کا طرفدار تھا۔ ان کا بڑا دشمن
ہوگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ وقتوں اور شریعتوں کو بدل ڈالے گا۔ اس کی بابت دانی ایل
نبی نے پیش خبری دیکھ کے کہا کہ جب وہ آئے گا تو وقتوں اور شریعتوں کو بدل ڈالے گا۔
دانی ایل ۷: ۲۵

(۵) مخالفِ مسیح کی مُہر:۔

مخالف مسیح کی بادشاہت کے زمانے میں ایسا ہوگا کہ اگر کوئی خرید و فروخت کرنا
چاہے گا تو اس کو مخالف مسیح کی چھاپ لینی پڑے گی۔ لکھا ہے کہ اس نے چھوٹے بڑے
دولت مندوں اور غریبوں آزادوں غلاموں کے داہنے ہاتھ یا ان کے ماتھے پر چھاپ
کرا دی تاکہ اس کے سوا جس پر نشان یعنی اس حیوان کا نام یا اس کے نام کا عدد ہو
اور کوئی خرید و فروخت نہ کر سکے۔ مکاشفہ ۱۳: ۱۶-۱۷۔ جتنے لوگ اپنے ماتھوں پر
اس کے نشان لگوانے سے انکار کریں گے۔ بڑی بے رحمی سے ستائے جائیں گے۔ ان
میں سے بہت شہید ہو کے اپنی شہادت پر مُہر کریں گے۔

(۶) مخالفِ مسیح کی ہلاکت:۔

بائبل کی صاف تعلیم یہ ہے کہ مخالف مسیح اپنی فوجوں کو یہودیوں کے ملک میں لے
کے ان پر چڑھائی کرے گا۔ اور بہتیرے یہودیوں پر خون خرابہ لائے گا۔ لیکن اس وقت اس
کا اختیار ختم ہونے پر ہے۔ کیونکہ خداوند یسوع مسیح آئے گا۔ اور اپنے سارے مقدسوں کے
ساتھ جو پہلے اس سے ملنے کو ہوا میں اڑ گئے تھے۔ اس کے ساتھ لڑائی کر کے اس کی
بڑی فوجوں کو ہلاک کرے گا۔

مخالف مسیح بغیر ہاتھ کی زور سے شکست پائے گا۔ دانی ایل ۸: ۲۵ کیونکہ خداوند
یسوع مسیح اپنے منہ کے دم سے اس کو ہلاک کرے گا۔ ۲۔ تھسلنیکیوں ۲: ۸۔ اس

دن یہ پورا ہوگا جو لکھا ہے کہ میں ساری قوموں کو فراہم کروں گا کہ یروشلم پر چڑھو اور لڑو۔ اور شہر جلایا جائے گا۔ گھر کے گھر لوٹے جائیں گے۔ تب خداوند خروج کرے گا اور ان قوموں کے ساتھ جس طرح سابق میں جنگ کے دن لڑا تھا لڑائی کرے گا۔ اور اس کے پاؤں اسی دن زیتون کے پہاڑ پر یروشلم کے سامنے جو پورب کو ہے جمے رہیں گے زکریاہ ۱۴ : ۲، ۳، ۴ مخالف مسیح اپنی اجل کو پہنچے گا۔ اور کوئی اس کا مددگار نہ ہوگا۔ دانی ایل ۱۱ : ۴۵ وہ حیوان اور اس کے ساتھ وہ جھوٹا نبی پکڑا گیا جس نے اس کے سامنے ایسے نشان دکھائے تھے جن سے اس نے حیوان کی چھاپ لینے والوں اور اس کے بت کی پرستش کرنے والوں کو گمراہ کیا تھا۔ وہ دونوں آگ کی جھیل میں زندہ ڈالے گئے۔ جو گندھک سے جلتی ہے۔ مکاشفہ ۱۹ : ۲۰ وہ رات دن ابدالآباد عذاب میں رہیں گے۔ مکاشفہ ۲۰ : ۱۰

(۷) بڑی کسبی :۔

یوحنا رسول اس بڑی کسبی کی نسبت یہ کہتا ہے۔ مکاشفہ ۱۷ : ۱۸ کہ اس نے ایک عورت کو دیکھا جس کو فرشتہ کہتا تھا کہ وہ بڑی کسبی ہے جو بہت پانیوں پر بیٹھی ہے۔ اور اس کے ساتھ زمین کے بادشاہوں نے حرامکاری کی تھی۔ اور زمین کے رہنے والے اس کی حرامکاری کی مے سے متوالے ہو گئے تھے۔ وہ کسبی پانیوں پر بیٹھی تھی۔ یوحنا نے اس عورت کے ہاتھ میں ایک سونے کا پیالہ دیکھا جو مکروہات اور اس کی حرامکاری کی گندگی سے بھرا ہوا تھا۔ اور اس کے ماتھے پر یہ نام تھا۔ راز بڑا شہر بابل کسبیوں اور زمین کی مکروہات کی ماں۔ یوحنا کہتا ہے کہ میں نے اس عورت کو مقدسوں کے خون اور یسوع کے شہیدوں کے خون پینے سے متوالا دیکھا اور اسے دیکھ کر سخت حیران ہوا۔ بائبل کے طور پر لفظ دلہن سے مسیحی کلیسیا مراد ہے اور لفظ کسبی سے گرے ہوئے مسیحی مراد ہیں۔ جب یوحنا کو فرشتے کے ذریعہ سے معلوم ہوا۔ فرشتے نے

کہا کہ وہ سات سر سات پہاڑ ہیں۔ جن پر وہ عورت بیٹھی ہوئی ہے جو پانی تو نے دیکھے جن پر کسبی بیٹھی ہے۔ وہ امتیں اور گروہ اور قومیں اور اہل زبان ہیں۔ مانا جاتا ہے کہ وہ شہر روم ہے۔ اس رنڈی کی نسبت یہ نہیں لکھا ہے کہ وہ شراب سے متوالی رہتی تھی بلکہ مقدسوں اور یسوع کے شہیدوں کے خون سے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گرے ہوئے یا صرف نام کا مسیحی جو کسبی کی مانند ہے۔ مسیح کی دلہن کو ستائیں گے اور ستاتے بھی ہیں۔ اس بیان میں ضرور ایک جماعت کا ذکر موجود ہے۔ جو مقدسوں کے ستانے والی ہے یہ عام ظاہر ہوتی ہے۔ کہ رومی کیتھولک مذہب کا نقشہ اس کسبی میں موجود ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعے سے چند کروڑ دین دار مسیحی مار ڈالے گئے آخری دنوں میں جب مخالف مسیح اپنے آپ کو ظاہر کرے گا۔ تب رنڈی یا پوپوں کا اختیار اس کو ملے گا اور اس وقت بہت مسیحیوں کا خون بہایا جائے گا۔ نہ صرف اسی مذہب میں کسبیاں پائی جاتی ہیں بلکہ ہر ایک کلیسیا میں گرے ہوئے مسیحی ہیں جو دلہن کو ستاتے ہیں۔ اس کسبی کا انجام یہ ہوگا کہ اس کے بڑے دوست اس سے عداوت رکھیں گے۔ اور اسے بے کس اور برہنہ کریں گے اور اس کا گوشت کھائیں گے اور اسے آگ سے جلائیں گے۔

(۸) بڑی سخت مصیبت کا ذکر :۔

بائبل یہ تعلیم نہایت صفائی کے ساتھ پیش کرتی ہے کہ ایک وقت آنے والا ہے جو بڑی سخت مصیبت کا زمانہ کہلاتا ہے۔ نبیوں نے اپنی کتابوں میں بہت سی جگہوں میں یہودیوں کی مصیبت کے زمانے کا ذکر کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قوم پر جب وہ بھی تباہ ہو کے اپنے وطن میں پہنچے گی اور جب تک مسیح کی مخالفت میں رہے گی۔ بڑی بڑی مصیبت پڑیں گی۔ بائبل سے ہم کو پتہ لگتا ہے کہ یہ مصیبت صرف [illegible] کے لئے نہیں لیکن قوموں کے لئے بھی ہو گی۔ یہودیوں کی بے ایمانی کے سبب

سے اور غیر قوموں کے خدا کے کلام کو رد کرنے کے سبب سے ان کے واسطے بڑی سخت مصیبت ہوگی۔

(۱) بڑی سخت مصیبت کب شروع ہوگی؟

پاک کلام کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تک خداوند یسوع مسیح اپنے مقدس لوگوں کو اٹھانے کے واسطے نہ آئے گا۔ تب تک یہ زمانہ شروع نہیں ہوگا۔ کیونکہ مقدس لوگ جو مسیح کے آنے پر اس سے ملاقات کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔ بڑی مصیبت میں شریک نہ ہوں گے۔ پولس رسول اس کی نسبت یہ فرماتے ہیں کہ ایک روکنے والا ہے اور جب تک وہ دور نہ کیا جائے روکے رہے گا۔ ۲ تھسلنیکیوں ۲: ۷ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تک مقدس لوگ اٹھا نہ لئے جائیں تب تک مخالف مسیح کو کام کرنے کا اختیار نہیں دیا جائے گا۔ جب تک نوح کشتی میں داخل نہ ہوا تب تک خداوند نے اس دنیا پر طوفان نہ بھیجا۔ اور جب تک لوط سدوم سے باہر نہیں گیا تب تک خدا نے اس شہر کو ملیامیٹ نہیں کیا۔ اس کی نسبت پطرس رسول فرماتے ہیں کہ خداوند دینداروں کو آزمائش سے نکال لائے گا۔ ۲۔ پطرس ۲: ۹۔ یہ زمانہ آزمائش کا زمانہ بھی کہلاتا ہے۔ مسیح نے اپنی کلیسیا سے کہا ہے کیونکہ تو نے میرے صبر کے کلام پر عمل کیا ہے اس لئے میں بھی آزمائش کے اس وقت تیری حفاظت کروں گا جو زمین کے رہنے والوں کے آزمانے کے لئے تمام دنیا پر آنے والا ہے۔ مکاشفہ ۳: ۱۰۔ ظاہر ہوتا ہے کہ بڑی سخت مصیبت کی مدت کے شروع میں خداوند یسوع مسیح اپنے مقدسوں کو آسمان پر پہنچا دے گا۔ وہ یسعیاہ نبی کی معرفت کہتا ہے۔ میری قوم اپنے اندر کی کوٹھریوں میں داخل ہو اور اپنا دروازہ اپنے پیچھے بند کر لے اور اپنے تئیں تھوڑی دیر چھپا لے۔ جب تک کہ غضب اتر جائے۔ یسعیاہ ۲۶: ۲۰۔ داؤد فرماتے ہیں کہ مصیبت کے وقت مجھے اپنے خیمہ میں چھپا لے گا۔ زبور ۲۷: ۵۔ ہر وقت جاگتے

اور دعا مانگتے رہو تاکہ تم کو ان سب ہونے والی باتوں سے بچنے اور ابن آدم کے حضور کھڑے ہونے کا مقدور ہو۔

بائبل کی تعلیم سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ بڑی مصیبت سے پیشتر مسیح اپنی دلہن کو آسمان پر پہنچا دے گا۔ جس طرح یوسف پورے طور سے خداوند یسوع مسیح کی تشبیہ ہے۔ اور جس طرح اس نے اپنے آپ کو بھائیوں پر ظاہر کرنے سے پیشتر اپنی دلہن غیر قوموں میں سے چن لی کہ وہ اس بھاری مصیبت میں شریک نہ ہو۔ اسی طرح یسوع مسیح بھی اپنی دلہن کو بڑی سخت مصیبت سے پیشتر اٹھا لے گا۔ موسیٰ نے بھی جو یسوع مسیح کی تشبیہ ہے۔ یوسف کی مانند اپنے آپ کو بنی اسرائیل پر ظاہر کرنے سے پیشتر اپنی دلہن غیر قوموں میں سے چن لی۔ حنوک جو کلیسیا کی ایک پیش نشان اور ان مقدسوں کی تشبیہ ہے جو یسوع مسیح کے آنے پر بادلوں پر اٹھائے جائیں گے۔ مسیح نے اپنے لوگوں سے نہیں کہا کہ مصیبت کا انتظار کرو بلکہ جب وہ آئے تم کو معلوم ہو جائے کہ میرا آنا نزدیک ہے۔

اگر ہم مکاشفہ کے چودھویں باب سے لے کر انیسویں باب تک جس میں بڑی ہی مصیبت کا ذکر پایا جاتا ہے پڑھتے ہیں ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ بڑی مصیبت کے زمانے کے شروع میں کچھ خاص لوگ آسمان میں موجود تھے۔ کس طرح وہ آسمان پر پہنچ گئے۔ اس کی نسبت کچھ لکھا نہیں لیکن یہ لکھا ہے کہ وہ اس دنیا میں سے آئے ہیں اور مسیح نے ان کو اپنے خون سے ہر ایک قبیلہ اور اہل زبان اور امت اور قوم میں سے خدا کے واسطے خرید لیا ہے۔ وہ سفید پوشاک پہنے ہوئے بیٹھے ہیں۔ وہ پہلی قیامت کے فرزند ہیں اور وہ بدل گئے ہیں۔ ان کو ہمارے خدا کے لئے ایک بادشاہت اور کاہن بنا دیا۔ اور وہ زمین پر بادشاہی کرتے ہیں۔ جب ہم اس زمین کی بابت دریافت کرتے ہیں۔ تب یہ لازم یہ سوال ہمارے دل میں پیدا ہوتا ہے کہ۔

(۲) بڑی سخت مصیبت کتنے دن رہے گی ؟ :-

جب یہودی لوگ گناہ کرنے کے سبب سے بابل کی اسیری میں چلے گئے۔ اس وقت دانی ایل نبی نے پاک نوشتوں میں ان برسوں کا حساب سمجھا جن کی بابت خداوند کا کلام یرمیاہ نبی کو پہنچا تھا کہ وہ یروشلم کی ویرانی کے ستر برس پورے کرے۔ معلوم ہوتا ہے کہ دانی ایل نے سوال کیا کہ کتنے برس باقی رہیں۔ خدا نے اپنے پاک فرشتے کی معرفت ستر ہفتوں کا ذکر کرکے اس کا بھید ظاہر کر دیا۔ یعنی ستر ہفتے تیرے لوگوں اور تیرے شہر مقدس کے لئے مقرر کئے گئے ہیں تاکہ اس مدت میں شرارت ختم ہو۔ اور خطاکاری اور گناہ کا خاتمہ ہو جائے۔ اور بدکاری کی بابت کفارہ کیا جائے اور ابدی راستبازی پیش کی جائے اور رویا اور نبوت پر مہر ہو اور اس پر جو سب سے زیادہ قدوس ہے مسح کیا جائے۔ سو تو جان لے اور سمجھ لے کہ جس وقت سے یروشلم کے دوبارہ تعمیر کرنے کا حکم نکلے۔ مسیح بادشاہ تک سات ہفتے ہیں اور باسٹھ ہفتوں کے بعد مسیح قتل کیا جائے گا پر نہ اپنے لئے۔ دانی ایل ۹: ۲۴-۲۶۔ اس میں ستر مرتبوں کے ہفتوں کا ذکر مندرج ہے۔ یعنی سات ہفتے اور باسٹھ (۶۲) ہفتے کا وقت لیکن سات برس ٹھہرا یعنی سات ہفتے۔ ۴۹ برس اور ۶۲ ہفتے ۴۳۴ برس اور ایک ہفتہ سات (۷) برس ہیں۔ تو سب کو جمع کرکے ۴۹۰ برس ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے ہم کو سات ہفتوں کا حساب کرنا مناسب ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت سے لے کر جب نحمیاہ کو حکم دیا گیا کہ یروشلم دوبارہ تعمیر کرے اور اس کام کو تمام کرنے کے وقت تک سات ہفتے یا ۴۹ سال گزرے پھر اس وقت سے اور مسیح کے تصلیب تک ٹھیک ۶۲ ہفتے یا ۴۳۴ برس گزرے۔ ابھی ہم نے ۶۹ ہفتوں کے حساب کا ذکر کیا لیکن ایک ہفتہ یا سات برس کا ذکر اب تک باقی رہا۔ میرا یقین ہے کہ جس وقت سے کہ یہودیوں نے اپنے مسیح کو رد کرکے کہا کہ ہم نہیں چاہتے ہیں

کہ وہ ہمارے اوپر بادشاہی کرے اس وقت سے خدا نے انہیں کچھ زمانے کے لئے رد کیا اور اس وقت سے ان ہفتوں کا حساب رک گیا۔ اور ان کی تواریخ بھی بند ہوئی۔ یہودی لوگ تمام جہان میں تتر بتر ہو گئے اور ایسی حالت میں رہیں گے جب تک غیر قوموں کا وقت پورا نہ ہو۔ اس کی بابت خداوند یسوع مسیح فرماتا ہے کہ یہودی لوگ تلوار کا لقمہ ہو جائیں گے اور اسیر ہو کر سب قوموں میں پہنچائے جائیں گے۔ اور جب تک غیر قوموں کا وقت پورا نہ ہو یروشلم غیر قوموں سے پامال ہوتا رہے گا۔ یہ غیر قوموں کا وقت اب ہے اس عرصے میں خدا انجیل کی منادی کے وسیلے سے غیر قوموں میں سے اپنی دلہن گویا کلیسیا کو چن لیتا ہے۔ اعمال ۱۵: ۱۴۔ ہم لوگ غیر قوموں میں سے چنے ہوئے ہیں۔

جب یہودی لوگ پراگندگی سے جمع ہو کے پھر اپنے ملک میں بس جائیں گے تب ان کی تواریخ پھر چلے گی۔ اور ان کا آخری ہفتہ یعنی باقی سات برسوں کی باتیں واقع ہوں گی۔ پچھلا ہفتہ بڑی سخت مصیبت کا واقع ہے۔ ان ستر ہفتوں کا حساب کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑی مصیبت سات برس تک رہے گی۔ جب ہم اس بڑی بات پر غور کرتے ہیں تب یہ سوال لازمی پیدا ہوتا ہے کہ اس پچھلے ہفتہ میں کیا کیا واقع ہوگا۔

(۳) بڑی سخت مصیبت کا حال :-

اس کی بابت نبیوں نے یہ پیش خبری دے کر کہا کہ ایسی تکلیف کا وقت ہوگا جو امت کی ابتدا سے لے کر اس وقت تک کبھی نہ ہوا تھا۔ دانی ایل ۱:۱۲۔ خداوند یوں کہتا ہے کہ ہم نے تھرتھراہٹ کی آواز سنی خوف ہوتا اور سلامتی نہیں ہے۔ اب پوچھو اور دیکھو کیا کسی مرد کو دردِ زہ ہوگا کیا سبب کہ جننے والی عورت کی مانند اپنے ہاتھ کمر پر رکھے ہوئے دیکھتا ہوں۔ اور سب کے چہرے زرد ہو گئے؟ ہائے! وہ دن بڑا ہے یہاں تک کہ اس کی مانند کوئی نہیں۔ وہ یعقوب کی مصیبت کا وقت ہے۔ پر وہ اس

سے رہائی پائے گا۔ کیونکہ اس دن ایسا ہوگا خدا کہتا ہے کہ میں اس کا جُوا (مخالف
مسیح) تیری گردن پر سے اتاروں گا۔ اور تیرے بندھنوں کو کھول دوں گا یرمیاہ ۳۰: ۵-۹۔
میں تم کو قوموں کے بیابان میں لاؤں گا اور روبرو تم سے مباحثہ کروں گا۔ جس طرح
میں نے تمہارے باپ دادا کے ساتھ مصر کے بیابان میں مباحثہ کیا۔ خداوند یوں
فرماتا ہے کہ میں چھڑی کے نیچے سے گزرواؤں گا اور تمہیں عہد کے بندھن میں لاؤں گا۔
حزقی ایل ۲۰: ۳۵۔ ۳۷ خداوند کا بڑا دن قریب ہے قریب ہے، ہاں نزدیک ہے۔
خداوند کے دن کی آواز ہوتی ہے وہاں زبردست آدمی پھوٹ پھوٹ کر روئے گا۔ وہ
دن قہر کا دن ہے۔ دکھ اور رنج کا دن، ویرانی اور خرابی کا دن، تاریکی اور اداسی
کا دن۔ ابر اور تیرگی کا دن اور میں انسان پر مصیبت ڈالوں گا۔ یہاں تک کہ وہ اندھوں
کی مانند چلیں گے۔ اس لئے کہ وہ خداوند کے گنہگار ہوئے۔ ان کا خون دھول کی
طرح گرایا جائے گا۔ اور ان کا گوشت نجاست کی مانند۔ خداوند کے قہر کے دن میں
نہ ان کی چاندی نہ ان کا سونا بچا سکے گا۔ پر ساری سرزمین کو اس کی غیرت کی آگ
کھا جائے گی۔ کیونکہ وہ یک لخت ملک کے باشندوں کو تمام کر ڈالے گا۔ صفنیاہ ۱: ۱۴-۱۸
دیکھ خداوند کا دن آتا ہے تیری لوٹ تیرے درمیان بانٹی جائے گی۔ اور میں ساری
قوموں کو فراہم کروں گا کہ یروشلیم پر چڑھیں اور لڑیں۔ اور شہر لے لیا جائے گا
اور گھر کے گھر لوٹے جائیں گے اور آدھا شہر اسیر ہو جائے گا۔ زکریاہ ۱۴: ۱-۲
یہ خداوند کے انتقام کے روز کہلاتے ہیں۔ یسعیاہ ۳۴: ۸۔ ۶۱: ۲۔ اور یوایل (۲: ۱)
کہتے ہیں کہ یہ خداوند کا بڑا اور خوفناک دن آپہنچا۔

جب خداوند یسوع مسیح اس مصیبت کی بابت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ
اس وقت ایسی بڑی مصیبت ہوگی کہ دنیا کے شروع سے اب تک نہ ہوئی اور نہ
کبھی ہوگی۔ اگر وہ دن گھٹائے نہ جاتے تو کوئی بشر نہ بچتا۔ متی ۲۴: ۲۱-۲۲۔

سورج، چاند اور ستاروں میں نشان ظاہر ہوں گے اور زمین پر قوموں کو تکلیف
ہوگی کیونکہ وہ سمندر اور اس کی لہروں کے شور سے گھبرا جائیں گے۔ اور ڈر کے
مارے اور زمین پر آنے والی بلاؤں کی راہ دیکھتے دیکھتے لوگوں کی جان میں جان نہ رہے
گی اس لئے کہ آسمان کی قوتیں ہلائی جائیں گی۔ لوقا ۲۱: ۲۵-۲۶

بائبل سکھاتی ہے کہ بڑی مصیبت کا زمانہ خدا کے انتقام کا روز ہوگا۔ تو بھی
ایسی تعلیم بھی پائی جاتی ہے۔ بہت لوگ مسیح کو قبول کریں گے۔ کیونکہ بائبل میں
نہایت صاف لکھا ہے کہ میں سب کو جو غمزدہ ہیں تسلی بخشوں گا۔ یسعیاہ ۶۱: ۲
اور میرے چھڑائے ہوؤں کا سال آپہنچا ہے یسعیاہ ۶۳: ۴ اور دانی ایل ۱۲: ۱
میں لکھا ہے کہ اس وقت تیرے لوگوں میں سے ہر ایک جس کا نام کتاب میں
لکھا ہوگا۔ رہائی پائے گا۔ یوایل نبی (۲: ۳۲) فرماتے ہیں کہ اس وقت ایسا
ہوگا کہ جو کوئی خداوند کا نام لے گا۔ سو نجات پائے گا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ جو
اس وقت مسیح پر ایمان لائیں گے ان کے لئے بہت مشکل ہوگی۔ کیونکہ مخالف مسیح
جو اس وقت اس دنیا میں بادشاہی کرے گا سب لوگوں کو حکم دے گا کہ میری
بادشاہت کی مورت کو پوجا کرو۔ نہیں تو قتل کئے جاؤ گے۔ اس کو یہ اختیار دیا جائے
گا کہ زمین سے صلح اٹھا لے تاکہ لوگ ایک دوسرے کو قتل کریں۔ مکاشفہ ۶: ۴
ظاہر ہوتا ہے کہ بہت سے لوگ جو مخالف مسیح کی چھاپ اپنے داہنے ہاتھ یا
ماتھے پر لینا نہیں چاہیں گے قتل کئے جائیں گے۔ یوحنا رسول نے قربان گاہ کے
نیچے ان کی روحیں دیکھیں۔ جو خدا کے کلام کے سبب اور گواہی پر قائم رہنے
کے باعث مارے گئے تھے۔ اور وہ بڑی آواز سے چلا کر بولیں کہ اے مالک
اے قدوس و برحق تو کب تک انصاف نہ کرے گا۔ اور زمین کے رہنے والوں
سے ہمارے خون کا بدلہ نہ لے گا؟ اور ان میں سے ہر ایک کو سفید جامہ دیا گیا۔

اور ان سے کہا گیا کہ اور تھوڑی مدت آرام کرو جب تک کہ تمہارے ہم خدمت اور بھائیوں کا بھی شمار پورا نہ ہو لے جو تمہاری طرح قتل ہونے والے ہیں۔ مکاشفہ ۶: ۹-۱۱۔ پھر میں نے تخت دیکھے اور عدالت ان کے سپرد کی گئی۔ اور ان کی روحوں کو بھی دیکھا جن کا سر یسوع کی گواہی دینے اور خدا کے کلام کے سبب سے کاٹا گیا تھا۔ اور جنہوں نے نہ اس حیوان کی پرستش کی تھی نہ اس کے بت کی نہ اس کی چھاپ اپنے ماتھے اور نہ ہاتھوں پر لی تھی۔ وہ زندہ ہو کر ہزار برس تک مسیح کے ساتھ بادشاہی کرتے رہے۔ مکاشفہ ۲۰: ۴۔ یوحنا نے ایک ایسی بڑی بھیڑ دیکھی جسے کوئی شمار نہیں کر سکتا۔ مکاشفہ ۷: ۹۔ اس بڑی بھیڑ کی بابت یہ فرمایا گیا ہے کہ یہ وہی ہے جو بڑی مصیبت میں سے نکل کر آئے ہیں۔ مکاشفہ ۷: ۱۴۔ وہی بڑی بھیڑ مصیبت کے زمانے میں مسیحی ہو گئی۔

وہ لوگ بیوقوف کنواریوں میں سے ہیں جو مسیح کے آنے کے وقت پر تیار نہ تھیں لیکن مصیبت کے وقت میں سچے ایماندار ہو گئے۔ اس زمانے میں خداوند اپنے دو گواہوں کے وسیلے سے منادی کرے گا۔ ان کو اختیار دیا جائے گا کہ وہ ایک ہزار دو سو ساٹھ دن (یعنی ساڑھے تین برس تک) نبوت کریں۔ اگر کوئی انہیں نقصان پہنچانا چاہے گا تو ان کے منہ سے آگ نکل کر ان کے دشمنوں کو کھا جائے گی ان کو اختیار ہے کہ وہ آسمان کو بند کر دیں تاکہ ان کی نبوت کے زمانے میں پانی نہ برسے اور پانیوں پر اختیار ہے کہ انہیں خون بنا ڈالیں اور جتنی دفعہ چاہیں زمین پر ہر طرح کی آفت لائیں۔ جب وہ اپنی گواہی دے چکیں گے تو وہ حیوان ان کو مار ڈالے گا اور ان کی لاشیں تین دن تک یروشلم کے شہر میں پڑی رہیں گی۔ اس وقت دشمن ان کے مرنے کے سبب سے نہایت خوش ہوں گے اور آپس میں تحفے بھیجیں گے کیونکہ ان دونوں نبیوں نے زمین کے رہنے والوں کو ستایا تھا لیکن

دشمنوں کی شادمانی تھوڑے دنوں تک قائم رہے گی کیونکہ ساڑھے تین دن کے بعد خدا کی طرف سے ان میں زندگی کی روح داخل ہو گی۔ اور وہ اپنے پاؤں کے بل کھڑے ہو جائیں گے اور ان کے دشمن انہیں دیکھیں گے۔ اس وقت ایک بڑا بھونچال آئے گا۔ شہر کا دسواں حصہ گر جائے گا اور سات ہزار آدمی مر جائیں گے اور باقی ڈر جائیں گے۔ اور آسمان کے خدا کی تمجید کریں گے۔ مکاشفہ ۱۱: ۳-۱۳۔ ممکن ہے کہ وہ ایک لاکھ چوالیس ہزار شخص جن کا ذکر مکاشفہ کی کتاب ۱۴: ۱ میں یوحنا کہتے ہیں کہ جو صیون کے پہاڑ پر کھڑے تھے جن کے ماتھے پر مسیح کا اور اس کے باپ کا نام لکھا ہوا تھا ان دو گواہوں کی منادی کے ذریعے خدا اور برہ کے لئے پہلے پھل ہونے کے واسطے آدمیوں میں سے خرید لئے گئے ہیں کیونکہ ان کی نسبت یہ لکھا ہے کہ وہ بنی اسرائیل کے سب قبیلوں میں سے ہیں۔ یعنی جب تک ہم اپنے خدا کے بندوں کے ماتھے پر مہر نہ کر لیں زمین اور سمندر اور درختوں کو ضرر نہ پہنچے گا۔ اور جن پر مہر کی گئی میں نے ان کا شمار سنا کہ بنی اسرائیل کے قبیلوں میں سے ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مہر کی گئی۔ مکاشفہ ۷: ۳-۴۔ وہ ایک نیا گیت گا رہے تھے اور ان ایک لاکھ چوالیس ہزار شخصوں کے سوا جو دنیا میں سے خرید لئے گئے تھے کوئی اس گیت کو نہیں سیکھ سکا۔ اس کے بعد خدا کا فرشتہ ابدی خوشخبری تمام دنیا کے لوگوں کو سنانے کے واسطے آسمان سے آیا۔ اس نے بڑی آواز سے کہا کہ خدا سے ڈرو اور اس کی تمجید کرو کیونکہ اس کی عدالت کا وقت آ پہنچا ہے اور اس کی عبادت کرو۔ پھر اس کے بعد ایک اور دوسرے فرشتے نے یہ بتا دیا کہ مخالف مسیح کا شہر گر پڑا۔ اور تیسرے فرشتے نے بڑی آواز سے کہا کہ مخالف مسیح کے بت کی پرستش مت کرنا یا اپنے ماتھے یا اپنے ہاتھ پر اس کی چھاپ مت لینا مکاشفہ ۱۴: ۱-۱۱۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں خدا انسان کو توبہ کرنے کا موقع دے گا۔

لیکن لوگ توبہ کرنے کی فکر نہ کریں گے۔ مکاشفہ ۱۶: ۹۔ اور اپنے کاموں سے توبہ نہ کریں گے۔ مکاشفہ ۱۶: ۱۱۔ ۱۲۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ دو گواہ موسیٰ اور ایلیاہ ہیں۔ ان دو گواہوں کی نسبت لکھا ہے کہ وہ آسمان کو بند کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔ ایلیاہ نے اخی اب بادشاہ کے دنوں میں آسمان کو ساڑھے تین برس تک بند کر رکھا کہ پانی نہ برسے۔ ۱۔ سلاطین ۱۷: ۱۔ پھر ان کی گواہی کی بابت لکھا ہے کہ اگر کوئی چاہے تو ان کو ضرر پہنچائے تو ان کے منہ سے آگ نکلتی اور ان کے دشمنوں کو کھا جاتی ہے۔ ایلیاہ کے بارے میں لکھا ہے کہ اس کے ذریعے سے مل کر پہاڑ پر آگ آسمان سے نازل ہوئی۔ ۱۔ سلاطین ۱۸: ۳۸۔ پھر جب اخی اب بادشاہ نے ایک بڑے سردار اور اس کے پچاس مردوں کو ایلیاہ کے پاس بھیجا کہ اس کو اس کے پاس لائیں تو آگ نازل ہونے سے دشمن ہلاک ہوئے۔ ۲۔ سلاطین ۱: ۹۔ ۱۲۔ اسی سبب سے ایلیاہ ضرور ان دو گواہوں میں سے ایک ہوگا۔ یہ بھی اس کی نسبت لکھا ہے کہ دیکھو خداوند کے بزرگ ہولناک دن کے آنے سے پیشتر میں ایلیاہ نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا۔ ملاکی ۴: ۵۔ بعض لوگوں کی رائے یہ ہے کہ دوسرا گواہ موسیٰ ہے کیونکہ اس نے دریائے نیل کو خون بنا دیا اور بری طرح کی آفتیں فرعون اور مصریوں کے اوپر لایا تھا۔ یہ بھی ان دو گواہوں کے بیان میں لکھا ہے کہ وہ پانیوں پر اختیار رکھتے ہیں کہ انہیں خون بنا دیں اور جب چاہیں زمین پر ہر طرح کی آفت لائیں۔ موسیٰ اور ایلیاہ دو گواہ ہیں یا نہیں یہ بات ٹھیک بتانا نہایت مشکل ہے لیکن ان کا کام یہ ہوگا کہ وہ ایک ہزار دو سو ساٹھ دن یا بیالیس مہینے یا ساڑھے تین برس تک نبوت کریں گے اور معجزے دکھائیں گے اور آخر میں جلیں گے اور پھر زندہ ہو کر آسمان پر چڑھ جائیں گے۔ اس وقت مخالفِ مسیح یہودی ملک کو اپنے قبضے میں کرے گا۔ اس کی بابت دانی ایل نبی نے پیشگوئی کی کہ وہ سرزمین جلالی میں بھی داخل ہوگا اور بہت سے

مغلوب ہو جائیں گے لیکن ادوم اور موآب اور بنی عمون کے خاص لوگ اس کے ہاتھ سے چھڑا لئے جائیں گے۔ وہ دیگر ممالک پر بھی ہاتھ چلائے گا اور ملک مصر بھی بچ نہ سکے گا۔ بلکہ وہ سونے چاندی کے خزانوں اور مصر کی تمام نفیس چیزوں پر قابض ہوگا اور لوبی اور کوشی بھی اس کے ہمرکاب ہوں گے لیکن مشرقی اور شمالی اطراف سے افواہیں اسے پریشان کریں گی، اور بڑے غضب سے نکلے گا کہ بہتوں کو نیست و نابود کرے اور وہ شاندار مقدس پہاڑ اور سمندر کے درمیان شاہی خیمے لگائے گا۔ لیکن اس کا خاتمہ ہو جائے گا اور کوئی اس کا مددگار نہ ہوگا۔ دانی ایل ۱۱: ۴۰۔ ۴۵۔ اس سے نہایت ہی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جب مخالفِ مسیح ملک مصر میں لڑائی کرنے کو ہے تب اس کو یہ خبر دی جائے گی کہ یورپ سے بادشاہ آنے والے ہیں۔ یہ خبر پاکر وہ فوراً یہودی ملک میں لڑائی کرنے کے لئے داخل ہوگا۔ یوحنا رسول بتاتا ہے کہ دریائے فرات کا پانی سوکھ جائے گا تاکہ یورپ سے آنے والے بادشاہوں کے لئے راہ تیار ہو جائے مکاشفہ ۱۶: ۱۲۔ اس وقت زمین کے بادشاہ اس جگہ جمع ہوں گے جس کا نام عبرانی میں ہرمجدون ہے۔ مکاشفہ ۱۶: ۱۶۔

(۹) ہرمجدون کی جنگ کا ذکر۔

اس بڑی لڑائی کی بابت یوحنا رسول بتاتے ہیں کہ اس نے یہ دیکھا کہ اس حیوان (مخالفِ مسیح) کے منہ سے اور اس اژدہا (شیطان) کے منہ سے اور اس جھوٹے نبی کے منہ سے تین ناپاک روحیں مینڈکوں کی صورت میں نکلتی دیکھیں۔ یہ شیاطین کی نشان دکھانے والی روحیں ہیں۔ جو قادرِ مطلق خدا کے روزِ عظیم کی لڑائی کے واسطے جمع کرنے کے واسطے ساری دنیا کے بادشاہوں کے پاس نکل کر جاتی ہیں مکاشفہ ۱۶: ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ دیکھو ان ہی دنوں میں اور اسی وقت میں جب یہودی اور یروشلم کے اسیروں کو پھیر لے آؤں گا۔ تب ساری قوموں کو اکٹھا کروں گا اور انہیں

یہوسفط کی وادی میں لے آؤں گا اور وہاں ان پر میرے گروہ اور میری میراث کے لئے جن کو انہوں نے پراگندہ کیا اور میرے ملک کو بانٹ لیا۔ حجت ثابت کروں گا۔ یوایل ۳: ۱-۲ قوموں کے درمیان اس بات کی منادی کرو۔ لڑائی کی تیاری کرو۔ بہادروں کو برانگیختہ کرو۔ جنگی جوان حاضر ہوں۔ وہ چڑھائی کریں۔ اپنے ہل کی پھالوں کو پیٹ کر تلواریں بناؤ اور ہنسوؤں کو پیٹ کر بھالے۔ کمزور کہے کہ میں زورآور ہوں۔ اے اردگرد کی سب قومو۔ جلد آکر جمع ہو جاؤ۔ اے خداوند اپنے بہادروں کو وہاں بھیج دے۔ یوایل ۳: ۹-۱۱

پھر یوحنا فرماتے ہیں کہ میں نے آسمان کو کھلا ہوا دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید گھوڑا ہے اور اس پر ایک سوار ہے جو سچا اور برحق کہلاتا ہے اور وہ راستی کے ساتھ انصاف اور لڑائی کرتا ہے۔ اور اس کی آنکھیں آگ کے شعلے ہیں اور اس کے سر پر بہت سے تاج ہیں اور اس کا ایک نام لکھا ہوا ہے جسے اس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ اور وہ خون کی چھڑکی ہوئی پوشاک پہنے ہوئے ہے اور اس کا نام کلام خدا کہلاتا ہے۔ اور آسمان کی فوجیں سفید گھوڑوں پر سوار اور سفید اور صاف مہین کتانی کپڑے پہنے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے ہیں۔ اور قوموں کے مارنے کے لئے اس کے منہ سے ایک تیز تلوار نکلتی ہے اور وہ لوہے کے عصا سے ان پر حکومت کرے گا۔ اور قادرِ مطلق خدا کے سخت غضب کی مے کے حوض میں انگور روندے گا اور اس کی پوشاک اور ران پر یہ نام لکھا ہوا ہے۔ بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند۔ مکاشفہ ۱۹: ۱۱-۱۶ پھر میں نے ایک اور فرشتہ کو آفتاب پر کھڑے ہوئے دیکھا اور اس نے بڑی آواز سے چلا کر آسمان میں کے سب اڑنے والے پرندوں سے کہا آؤ۔ خدا کی بڑی ضیافت میں شریک ہونے کے لئے جمع ہو جاؤ تاکہ تم بادشاہوں کا گوشت اور فوجی سرداروں کا گوشت اور زورآوروں اور گھوڑوں اور ان کے سواروں

کا اور سب آدمیوں کا گوشت کھاؤ۔ خواہ آزاد ہوں خواہ غلام خواہ چھوٹے ہوں خواہ بڑے (اس گھوڑے کا سوار یعنی خداوند یسوع مسیح) اور اس کی فوج سے مراد مسیح کے چنے ہوئے مقدس لوگ) مکاشفہ ۱۹: ۱۷-۱۹۔ اس وقت یہ پورا ہوگا جو لکھا ہے۔ زبور ۲: ۲ کہ زمین کے بادشاہ سامنا کرتے ہیں۔ اور سردار آپس میں خداوند کے اور اس کے مسیح کے مخالف منصوبے باندھتے ہیں۔ جب بڑی مصیبت کی بابت زیادہ زور ہوگا اور جب مخالف مسیح اور اس کے پیرو جنگ کے لئے جمع ہونے لگیں گے تاکہ یہودی قوم کو نیست کریں، تب خداوند یسوع مسیح اپنے آپ کو بادلوں پر ظاہر کرے گا اور ہر ایک آنکھ اسے دیکھے گی۔ اور زمین پر سارے قبیلے اس کے سبب سے چھاتی پیٹیں گے۔ مکاشفہ ۱: ۷۔ اس وقت لوگ ابن آدم کو قدرت اور بڑے جلال کے ساتھ بادلوں پر آتے دیکھیں گے۔ لوقا ۲۱: ۲۷۔ وہ بے دین (مخالف مسیح) کا وقت بھی ختم ہو جائے گا اور مسیح اپنے منہ کی پھونک سے اس کو ہلاک اور اپنی آمد کی تجلی سے نیست کرے گا۔ ۲۔ تھسلنیکیوں ۲: ۸۔ اس مسیح کا پاؤں زیتون کے پہاڑ پر پڑے گا اور وہ بیچ سے پھٹ جائے گا۔ اور اس کے مشرق سے مغرب تک ایک بڑی وادی ہو جائے گی کیونکہ آدھا پہاڑ شمال کو سرک جائے گا اور آدھا جنوب کو اور خداوند ساری دنیا کا بادشاہ ہو جائے گا۔ اس دن ایک خداوند ہوگا اور اس کا نام ایک ہوگا۔ زکریاہ ۱۴: ۴-۹۔ اس وقت یہ پورا ہوگا جو یسعیاہ ۶۳: ۱-۶۔ اور یوایل ۳: ۱۳-۱۷۔ میں لکھا ہے۔

(۱۰) ہزار سالہ بادشاہت کا ذکر۔

بائبل کی تعلیم یہ ہے کہ ایک جلالی زمانہ جو ہزار سالہ بادشاہت یا خداوند یسوع مسیح کی بادشاہت کا زمانہ کہلاتا ہے مسیح کے دوبارہ آنے کے بعد شروع ہوگا۔

(۱) بائبل کی تعلیم اس ہزار سالہا بادشاہت کی بابت:۔

اس ابدی بادشاہت کی بابت دانی ایل نبی کی کتاب کے دوسرے باب میں بہت کچھ لکھا ہے نبوکدنضر بادشاہ نے رویا میں ایک بڑی مورت کی صورت کو دیکھا جس میں خداوند یسوع مسیح کی سلطنت کا ذکر پایا جاتا ہے۔ اس بڑی مورت کا سر سونے کا تھا اس کا سینہ اور بازو چاندی کے اور اس کا شکم اور رانیں تانبے کی تھیں اس کی ٹانگیں لوہے کی اور اس کے پاؤں کچھ لوہے کے اور کچھ مٹی کے تھے چونکہ نبوکدنضر اس رویا کا مطلب نہیں سمجھا تھا۔ لیکن خدا نے دانی ایل نبی کی معرفت اس کا بھید ظاہر کر کے کہا کہ اس میں چار شہروں کا ذکر ہے اور ہر ایک شہر ایک بادشاہت کا نشان ہے۔ بائبل سے نہایت صفائی کے ساتھ یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ نبوکدنضر کے زمانے میں ان بادشاہوں کا شروع ہوا اور یسوع مسیح کی دوسری آمد پر تمام ہوں گے۔ جب وہ اپنی صلح سلامتی کی بادشاہت اس زمین پر برپا کرے گا۔ اس بڑی مورت میں نبوکدنضر کو سونے کے سر سے مثال دی گئی ہے۔ وہ بائبل کی بادشاہت کا بڑا بادشاہ تھا جو ۶۰۰ سو برس مسیح کی پیدائش سے پیشتر بابل پر حکومت کرتا تھا۔ اس کی سلطنت ۷۰ برس تک قائم رہی اس کی موت کے بعد جب بیلشضر بابل پر حکومت کرتا تھا۔ خورس نے جو مادی اور فارس کا بادشاہ تھا اس پر حملہ کر کے بابل کی بادشاہت کو اپنے قبضے میں کر لیا۔ اس نے مادی اور فارس کی بادشاہت کو قائم کیا۔

وہ مادی اور فارس کی بادشاہت بابل کی سلطنت سے کم ہو کے چاندی کا سینہ اور بازو تھی۔ وہ بادشاہت ۲۰۰ برس تک قائم رہی لیکن مکدنیہ کے شاہ سکندر نے دارا شاہ کو شکست دی اور اس کی بادشاہت اپنے قبضے میں کر کے یونانی بادشاہت کو قائم کیا۔ لیکن یہ بادشاہت پہلے دونوں بادشاہوں کے برابر نہیں تھی۔ وہ ۳۰۰ برس تک قائم رہی۔ وہ تیسری بادشاہت تانبے کی ہوگی اور ساری زمین پر حکومت کرے گی۔

چوتھی سلطنت جو لوہے کی مانند مضبوط ہوگی۔ روم کی سلطنت ہے۔ روم کے قیصر نے ۱۳۰ برس مسیح کے مجسم ہونے سے پیشتر یعنی بادشاہت کو اپنے قبضے میں کر کے روم کی سلطنت کو قائم کیا۔ اس بادشاہت کی بابت دانی ایل نے پیشین گوئی کی کہ اس طرح لوہا سب چیزوں کو توڑ ڈالتا ہے اور ان پر غالب ہوتا ہے۔ لوہے کی طرح سے جو سب چیزوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے اسی طرح سے وہ ٹکڑے ٹکڑے کرے گی۔

تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے موجب روم کے قیصر بڑی سختی اور زبردستی کرتے تھے۔ پھر کچھ تو کمہار کی مٹی اور کچھ لوہے کی تھیں۔ سو اس سلطنت میں تفرقہ ہوگا۔ مگر جیسا اس میں لوہا گیلا وے سے ملا ہوا تھا تو لوہے کی توانائی اس میں ہوگی۔ اور جیسا کہ پاؤں کی انگلیاں کچھ لوہے کی اور کچھ مٹی کی تھیں۔ سو وہ سلطنت کچھ قوی کچھ ضعیف ہوگی۔ اور جیسا لوہا گیلا وے سے ملا ہوا ہے وہ اپنے کو انسان کی نسل سے ملا دیں۔ لیکن جیسا لوہا مٹی سے مل نہیں سکتا تیسا وہ باہم مل نہ جائیں گے۔ مانا جاتا ہے کہ جیسے پاؤں کی دس انگلیاں تھیں ویسے آخری دنوں میں روم کی بادشاہتیں ہو جائیں گی۔ اور ان کا حال ایسا ہوگا کہ وہ بادشاہتیں کچھ قوی اور کچھ کمزور ہوں گی۔ وہ سلطنتیں مضبوط نہیں ہوں گی کیونکہ لوہا اور مٹی ان دسوں میں ہوگا۔ بلکہ اس سے ان کی بربادی ہوگی یہ سب آخری زمانہ میں واقع ہوگا۔ دانی ایل نبی ایک پتھر کا ذکر کرتے ہیں، جو بغیر اس کے کوئی ہاتھ سے کاٹ کر نکالے آپ سے نکلا جو اس شکل کے پاؤں پر جو لوہے اور مٹی کی تھی لگا ملا۔ اور وہ پتھر جس نے اس مورت کو مارا ایک بڑا پہاڑ بن گیا اور تمام زمین کو بھر دیا۔ یہ پتھر جو اوپر سے آیا اور جس نے لوہے مٹی تانبے چاندی اور سونے کو ٹکڑے ٹکڑے کیا۔ سو خداوند یسوع مسیح ہے جو آسمان سے اترے گا۔ اور تمام دنیا کی سلطنتوں کو نیست کرے گا اور اپنی ہزار سالہا بادشاہت برپا کرے گا اس کی بابت دانی ایل نبی بتاتے ہیں کہ ان بادشاہوں کے ایام میں آسمان کا خدا ایک

میں دیکھتا رہا جب تک اس کے پنکھ اکھاڑے گئے، اور وہ زمین سے اٹھایا گیا، اور انسان کا دل دیا گیا۔ یہ پہلی یا آج بابل کی بادشاہت کی تشبیہ ہے۔ پھر دانی ایل نے کہا کہ اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک دوسرا حیوان ریچھ کی مانند تھا اور وہ ایک طرف سیدھا کھڑا تھا اور اس کے منہ میں اس کے دانتوں کے درمیان تین پسلیاں تھیں اور انہوں نے اس سے کہا کہ اٹھ اور بہت گوشت کھا یہ دوسری یعنی مادی اور فارس کی بادشاہت کی مثال ہے۔ بعد اس کے میں نے نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک اور حیوان تیندوے کی مانند اٹھا جس کی پیٹھ پر پرندے کے سے چار پر تھے اور سلطنت اسے دی گئی یہ تیسری یعنی یونانی بادشاہت کی تشبیہ ہے۔ پھر دانی ایل نے کہا کہ چوتھا حیوان، ہولناک اور ہیبت ناک اور نہایت زبردست تھا اور اس کے دانت لوہے کے تھے۔ اور بڑے تھے وہ نگل جاتا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا اور باقی کو اپنے پاؤں سے لتاڑتا تھا اور یہ ان سب حیوانوں سے جو اس کے آگے تھے متفرق تھا اور اس کے دس سینگ تھے۔ یہ چوتھی یعنی روم کی بادشاہت ہے۔ وہ ایک نہایت بڑی بادشاہت ہوگی جیسے نبوکدنضر کی بڑی مورت میں پاؤں کی دس انگلیاں دس بادشاہ اور دس بادشاہتوں کا نشان ہیں۔ ویسے چوتھے حیوان کے دس سینگوں کے بیان میں دس بادشاہ اور دس بادشاہتوں کا ذکر ہے۔ مانا جاتا ہے کہ آخری دنوں میں قدیم روم کی بادشاہت کے علاقے کی سرزمین میں دس سلطنتیں ہوں گی۔ اس کی بابت دانی ایل کہتے ہیں کہ میں نے دس سینگوں پر غور سے نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ ان کے بیچ میں ایک اور چھوٹا سینگ نکلا جس کے آگے پہلوں میں سے تین سینگ جڑ سے اکھاڑے گئے۔ اور کیا دیکھتا ہوں کہ اس سینگ میں انسان کی سی آنکھیں ہیں۔ اور ایک منہ ہے جس سے گھمنڈ کی باتیں نکلتی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ چھوٹا سینگ مخالف مسیح ہے جو ان دس انگلیوں یا دس بادشاہوں کا شہنشاہ ہو جائے گا۔ جب یہ چاروں بادشاہتیں نیست ہو چکیں گی۔ تب

سلطنت برپا کرے گا جو تا ابد نیست نہ ہوگی اور وہ سلطنت دوسری قوم کے قبضے میں نہ پڑے گی۔ وہ ان سب مملکتوں کو ٹکڑے ٹکڑے اور نیست کرے گی۔ اس بیان سے ظاہر ہوتا تھا کہ آخری دنوں میں اس دنیا کی سلطنتوں کا حال الٹا پلٹا ہو جائے گا اور بادشاہتوں میں بڑی غریبی اور لڑائیاں ہوں گی۔ وہ پتھر جسے راجگیروں نے رد کیا وہی کونے کا سرا ہوا ہر ایک جو اس پتھر پر گرے چور ہوگا۔ اور جس پر وہ گرے اسے پیس ڈالے گا۔ لوقا ۲۰ : ۱۷، ۱۸۔ جب ہم اپنے زمانے کا حال اس بات کی بابت دریافت کرتے ہیں تب یہ سوال لازمی آتا ہے کہ کیا ہے یا نہیں؟ بے شک! اگر ایسا ہوتا تو ہم کو معلوم ہے کہ خداوند یسوع مسیح اپنی سلطنت کو قائم کرنے کے لئے جلد آئے گا۔ حزقی ایل نبی کی معرفت یہ پیشین گوئی دی گئی ہے کہ میں ہی اسے الٹ پلٹ دوں گا۔ یہ بھی نہ ہوگا۔ اور جب تک وہ جس کا حق ہے آئے گا میں وہ اسے دوں گا۔ حزقی ایل ۲۱ : ۲۷ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آسمان کا خدا اپنی قدرت سے دنیا کی سلطنتوں کو الٹا دے گا اور انتشار رکھے گا جب تک کہ وہ جس کا تمام زمین پر سلطنت کرنے کا حق ہے آئے گا اور سلطنت اسے دی جائے گی۔

اس کی مانند ایک اور بیان دانی ایل کی کتاب میں لکھا ہے جس میں چار بادشاہتوں کا اور خداوند یسوع مسیح کی بادشاہت کا زیادہ ذکر مندرج ہے۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ پہلے بیان میں چار بادشاہتوں کی مثال ایک بڑی مورت سے دی گئی لیکن یہ بیان جو ہم ابھی کریں گے اور جس کا ذکر دانی ایل کے ساتویں باب میں پایا جاتا ہے۔ اس میں چار بادشاہتوں کی تشبیہ چار جنگلی جانوروں سے دی جاتی ہے۔ اس کی بابت لکھا ہے کہ دانی ایل نے کہا کہ میں نے رات کو ایک رویا دیکھی اور کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان کی چار ہوائیں بڑے سمندر پر باہم زور سے چلائیں اور سمندر سے چار بڑے حیوان جو ایک دوسرے سے متفرق تھے پہلا شیر ببر کی مانند تھا اور عقاب کے سے پنکھ رکھتا تھا اور

خداوند یسوع کی سلطنت روئے زمین پر قائم ہوگی۔ دانی ایل اس کی بابت کہتے ہیں کہ میں نے رات کی رویاؤں کے وسیلے سے دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص آدم زاد کی مانند آسمان کے بادلوں کے ساتھ آیا اور تسلط حشمت اور سلطنت اسے دی گئی کہ سب قومیں اور امتوں اور مخالف زبان بولنے والے اس کی خدمت گزاری کریں اس کی سلطنت ابدی سلطنت ہے۔ اور ساری مملکتیں اس کی بندگی کریں گی۔ اور فرماں بردار ہوں گی۔ دانی ایل ۷: ۱۳، ۱۴، ۲۷۔ پھر دانی ایل فرماتے ہیں کہ اس کی مملکت ایک ابدی مملکت ہے اور اس کی سلطنت پشت در پشت (دانی ایل ۴: ۳) اور وہی زندہ خدا ہے اور ہمیشہ قائم ہے اور اس کی سلطنت لازوال ہے اور اس کی مملکت آخر تک رہے گی۔ دانی ایل ۶: ۲۶۔ اس بڑی صلح و سلامتی کی سلطنت کے اقبال اور سلامتی کی کچھ انتہا نہ ہوگی یسعیاہ ۹: ۷۔ اور وہ اپنے بزرگوں کے گروہ کے آگے حشمت کے ساتھ سلطنت کرے۔ یسعیاہ ۲۴: ۲۳۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ دیکھو ایک بادشاہ راستی سے سلطنت کرے گا اور شہزادے عدالت سے حکمرانی کریں گے۔ یسعیاہ ۳۲: ۱ یرمیاہ نبی ایسے لفظوں میں اس بادشاہت کا ذکر کرتے ہیں کہ دیکھو وہ دن آتے ہیں کہ داؤد کے لئے صداقت کی ایک شاخ نکالوں گا۔ اور ایک بادشاہ بادشاہی کرے گا۔ اور اقبال مند ہوگا۔ اور عدالت و صداقت زمین پر کرے گا۔ ان ہی دنوں میں یہوداہ نجات پائے گا اور اسرائیل سلامتی سے سکونت کرے گا اور اس کا نام یہ رکھا جائے گا۔ خداوند ہماری صداقت۔ یرمیاہ ۲۳: ۵-۶

جب یہودی لوگ مسیح کی پہلی آمد دیکھتے تھے۔ تب وہ ایمان رکھتے تھے کہ یسوع مسیح ضرور اپنی سلطنت بنی اسرائیل پر قائم کرکے داؤد کے تخت پر بیٹھے گا۔ اس کی بابت فرشتے نے مریم سے کہا کہ تو حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی۔ وہ بزرگ ہوگا اور خدا تعالیٰ کا بیٹا کہلائے گا۔ اور خداوند خدا اس کے باپ داؤد کا تخت اسے دے گا اور وہ یعقوب کے

گھرانے پر ابد تک بادشاہی کرے گا۔ اور اس کی بادشاہت کا آخر نہ ہوگا۔ لوقا ۱: ۳۰-۳۳۔ شاگردوں کا ارادہ یہ تھا کہ مسیح ان کے زمانے میں اپنی بادشاہت اس زمین پر برپا کرے گا۔ اس لئے انہوں نے مسیح سے سوال کیا کہ اے خداوند کیا تو اسی وقت اسرائیل کی بادشاہت کو پھر بحال کیا چاہتا ہے؟ مسیح کے جواب سے نہایت صفائی کے ساتھ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنی بادشاہت اس دنیا میں جاری کرنے کا انکار نہیں کرتا تھا یاد رکھنا چاہئے کہ اس نے نہیں کہا کہ ایسی بڑی بادشاہت میں اس دنیا میں کبھی نہیں برپا کروں گا۔ لیکن اس نے صرف یہ جواب دیا کہ ان وقتوں اور میعادوں کا جاننا تمہارا کام نہیں کیونکہ وہ صرف میرے باپ کے اختیار میں ہے۔ اعمال ۱: ۷ مسیح نے خود اپنے شاگردوں سے کہا کہ جب تم دعا مانگو تو یہ بھی کہو کہ تیری بادشاہت آئے لوقا ۱۱: ۲۔ اس سلطنت کی بابت مکاشفہ کی کتاب ۱۱: ۱۵ میں لکھا ہے کہ دنیا کی بادشاہت ہمارے خداوند اور اس کے مسیح کی ہوگی اور وہ ابد الآباد بادشاہی کرے گا۔

(۴) تمام دنیا کے سب لوگ مسیح کے ذریعے محکوم ہو جائیں گے

تواریخ ہمیں بتاتی ہے یعنی تواریخ کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ ہر ایک زمانے میں بادشاہوں کا ارادہ تھا کہ سارا جہاں اپنے قبضے میں کر لیں نبوکدنضر بادشاہ نے اس ارادے میں کامیاب ہونے کے لئے بہت قسم کے وسیلے نکالے لیکن کامیاب نہ ہوا۔ اس کی نہایت بڑی بادشاہت بیلشضر کی حکومت کے زمانے میں ٹوٹ گئی۔ سکندر بھی یہی چاہتا تھا اس لئے وہ ہندوستان تک آیا اور بہت سے ملکوں کو اپنے تابع میں کیا۔ لیکن اس کی موت کے بعد اس کی بڑی سلطنت ٹوٹ گئی اور اس کو چار سپہ سالاروں نے اسے آپس میں بانٹ لیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ روم کا بڑا قیصر ایک ایسی بڑی سلطنت برپا کرنے کا ارادہ رکھتا تھا مگر وہ کبھی کامیاب نہ ہوا۔ کچھ عرصے کے بعد فرانس کے

بادشاہ نپولین بوناپارٹ نے یہ چاہا کہ سب بادشاہتیں اپنے قبضے میں کر لے لیکن اس کی بادشاہت گر گئی اور وہ ایک ٹاپو میں قید ہو کے تمام ہوا۔ نہایت صفائی کے ساتھ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بڑا بادشاہ اس لئے کامیاب نہ ہوا کہ خدا کا کلام جو اس نے اپنے نبی کی معرفت فرما دیا تھا پورا ہو۔ میں ہی اسے الٹ الٹ کر دوں گا پھر یوں بھی نہ رہے گا اور وہ آئے گا جس کا حق ہے اور میں اسے دوں گا۔ حزقی ایل ۲۱: ۲۷
اور اس کی سلطنت سمندر سے سمندر تک اور دریائے فرات سے انتہائی زمین تک ہوگی۔ زکریاہ ۹: ۱۰۔ زبور ۷۲: ۸ بلکہ سب بادشاہ اس کے سامنے سرنگوں ہوں گے۔ کل قومیں اس کی مطیع ہوں گی۔ زبور ۷۲: ۱۱۔ مجھ سے مانگ اور میں قوموں کو تیری میراث کے لئے اور زمین کے انتہائی حصے تیری ملکیت کے لئے تجھے بخشوں گا۔
زبور ۲: ۸۔ ساری دنیا خداوند کو یاد کرے گی اور اس کی طرف رجوع لائے گی اور قوموں کے سب گھرانے تیرے حضور سجدہ کریں گے کیونکہ سلطنت خداوند کی ہے وہی قوموں پر حاکم ہے۔ زبور ۲۲: ۲۷، ۲۸۔ آخری دنوں میں یوں ہوگا کہ خداوند کے گھر کا پہاڑ پہاڑوں کی چوٹی پر قائم کیا جائے گا اور ٹیلوں سے بلند ہوگا اور سب قومیں وہاں پہنچیں گی بلکہ بہت سی امتیں آئیں گی اور کہیں گی، آؤ خداوند کے پہاڑ پر چڑھیں یعنی یعقوب کے خدا کے گھر میں داخل ہوں اور وہ اپنی راہیں ہم کو بتائے گا اور ہم اس کے راستوں پر چلیں گے کیونکہ شریعت صیہون سے اور خداوند کا کلام یروشلم سے صادر ہوگا۔ یسعیاہ ۲: ۲-۳ سب خداوند سے دعا کریں اور ایک دل ہو کر اس کی عبادت کریں۔ صفنیاہ ۳: ۹۔ رب الافواج یوں فرماتا ہے کہ ان ایام میں مختلف اہل لغت میں سے دس آدمی ہاتھ بڑھا کر ایک یہودی کا دامن پکڑیں گے اور کہیں گے کہ ہم تمہارے ساتھ جائیں گے کیونکہ ہم نے سنا ہے کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔ زکریاہ ۸: ۲۳۔ پر سلطنت اب تک ظاہر نہیں ہوئی کیونکہ اس کا بادشاہ یعنی

خداوند یسوع مسیح اب تک ظاہر نہیں ہوا۔ وہ آسمان پر اپنے باپ کے دہنے بیٹھا ہے اور بیٹھا رہے گا جب تک وہ وقت نہ آئے کہ خدا اس کے دشمنوں کو اس کے پاؤں تلے نہ کر دے۔ وہ ان پر اور ساری دنیا پر حکومت کرے گا۔

(۳) خداوند یسوع مسیح کی سلطنت نہ کوئی روحانی بادشاہت بلکہ حقیقی اور ظاہری ہوگی

مسیحی لوگ ہزار سالہ بادشاہت کی راہ تکتے ہیں جس میں نیکی اور راستی کی حکومت اس دنیا میں جاری ہوگی۔ لیکن کس طرح یہ ہزار سالہ زمانہ برپا کیا جائے گا۔ اس کی نسبت مسیحیوں کے مختلف خیالات ہیں۔ کچھ کہتے ہیں کہ رفتہ رفتہ تمام جہان کے لوگ مسیحی ہو جائیں گے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ مسیح کی بادشاہت ایک روحانی سلطنت ہے جو ایمانداروں کے دل میں ہے اور جب سب لوگ مسیحی ہو جائیں گے تب ہزار سالہ بادشاہت کا دور شروع ہوگا اس کے بعد مسیح آئیگا۔

(۴) خداوند یسوع مسیح کی سلطنت کب برپا ہوگی:۔

سب مسیحی لوگ مانتے ہیں کہ ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں ساری زمین پر نیکی و راستی کی سلطنت برپا ہوگی اور اس سلطنت میں مقدس لوگ مسیح کے ساتھ ہزار برس تک بادشاہی کریں گے۔ مکاشفہ ۲۰: ۴۔ اس تعلیم کی نسبت دو خاص رائے ہیں۔ ایک کو پیش ہزار سالہ کہا جاتا ہے۔ پیش ہزار سالہ کا مطلب یہ ہے کہ یسوع مسیح ہزار سالہ سلطنت کو برپا کرنے کے لئے آئے گا۔ دوسرے کو پس ہزار سالہ۔ اس سے یہ مراد ہے کہ یسوع مسیح ہزار سالہ سلطنت کے بعد آئے گا۔

(الف) بائبل کی تعلیم اس کی بابت حسب ذیل ہے:۔

بائبل ہم کو سکھاتی ہے کہ یسوع مسیح ہزار سالہ سلطنت کے بعد نہیں بلکہ ہزار سالہ سلطنت کے ہونے سے پیشتر آئے گا کیونکہ۔

(۱) کیونکہ مسیح کے آنے پر پہلی قیامت ہوگی اور یہ ضرور ہزار سالہ سلطنت ہونے سے پیشتر ہوگی۔ لکھا ہے کہ اس وقت خدا کا نرسنگا پھونکا جائیگا پہلے تو وہ جو مسیح میں موئے جی اٹھیں گے۔ ۱ تھسلنیکیوں ۴: ۱۶ جنہوں نے نہ اس حیوان کی پرستش کی تھی اور نہ اس کے بت کی اور نہ اس کی

چھاپ اپنے ماتھے اور ہاتھوں پر لی تھی وہ زندہ ہو کر ہزار برس تک مسیح کے ساتھ بادشاہی کرتے رہے
مکاشفہ ۲۰: ۴۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح کے آنے سے پیشتر یہ مبارک سلطنت برپا نہ ہو گی
بلکہ اس کے آنے کے بعد۔

(۲) مسیح بڑی مصیبت کے بعد اپنی صلح اور سلطنت برپا کریگا۔ مسیح خداوند فرماتے ہیں۔ متی ۲۴: ۲۹-۳۰
کہ فوراً ان دنوں کی مصیبت کے بعد سب لوگ ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں
پر آتے دیکھیں گے۔ پطرس رسول نہایت صاف طور پر یہ بیان کرتے ہیں کہ مسیح آسمان میں اس وقت
تک رہے گا جب تک کہ سب کچھ بحال نہ کیا جائے۔ اعمال ۳: ۲۱

(۳) مسیح کے آنے پر شیطان گرفتار ہو گا۔ وہ ہزار برس تک قید میں رہے گا یعنی پھر میں نے ایک
فرشتے کو آسمان سے اترتے دیکھا جس کے ہاتھ میں اتھاہ گڑھے کی کنجی اور ایک بڑی زنجیر تھی۔
اس نے اژدھا یعنی پرانے سانپ کو جو ابلیس اور شیطان ہے پکڑ کر ہزار برس کے لئے باندھا
اور اسے اتھاہ گڑھے میں ڈال کر بند کر دیا۔ اور اس پر مہر کر دی تاکہ وہ ہزار برس کے پورے
ہونے تک قوموں کو گمراہ نہ کرے اس کے بعد ضرور ہے کہ تھوڑے عرصہ کیلئے کھولا جائے۔ مکاشفہ ۲۰: ۱-۳

(۴) مسیح کے آنے پر مخالف مسیح ہلاک کیا جائے گا۔ بائبل کی یہ تعلیم بھی ہے کہ مخالف مسیح یعنی
گناہ کا شخص یا ہلاکت کا فرزند مسیح کے آنے سے پیشتر ظاہر ہو گا۔ اس کی بابت پولس
رسول کہتے ہیں کہ اس وقت وہ بے دین ظاہر ہو گا۔ جسے خداوند یسوع اپنے
منہ کی پھونک سے ہلاک اور اپنی آمد کی تجلی سے نیست کرے گا۔ ۲-تھسلنیکیوں ۲: ۸
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گناہ کا شخص مسیح کے آنے پر دنیا میں موجود ہو گا لیکن مسیح کی
صلح اور سلامتی کی سلطنت کا وجود اس زمانے میں نہیں ہو گا۔ اور وہ حیوان اور اس کے ساتھ
جھوٹا نبی بھی پکڑا جائے گا، جس نے اس کے سامنے ایسے نشان دکھائے تھے جن سے اس نے
حیوان کی چھاپ لینے والوں اور اسکے بت کی پرستش کرنے والوں کو گمراہ کیا تھا۔ وہ دونوں آگ
کی جھیل میں زندہ ڈالے گئے، جو گندھک سے جلتی ہے۔ مکاشفہ ۱۹: ۲۰۔

(۵) مسیح کی دوسری آمد پر تھوڑے ایمان دار پائے جائیں گے بائبل اس بات کی نسبت صاف
ثبوت پیش کرتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آخری دنیا میں اس دنیا سے دینداری اور
ایمانداری جاتی رہے گی۔ لیکن بے دینی اور بے ایمانی پھیل جائے گی بعض لوگوں کا خیال یہ
ہے کہ دنیا کا حال بہتر ہوتا جائے گا اور رفتہ رفتہ ہزار سالہ یا خداوند مسیح کی بادشاہت
برپا ہو جائے گی۔ مگر ذیل کی باتوں سے صاف ظاہر ہے کہ دنیا کا حال بہتر نہیں بلکہ
ابتر ہوتا جائے گا، جب یسوع مسیح اس زمانے یا فضل کے زمانے کی آخری باتوں کا ذکر
کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کیا ابن آدم جب آئے گا تو زمین پر ایمان پائے گا؟ لوقا ۱۸: ۸۔
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کے آنے پر دنیا بے دینی بے ایمانی اور بدی اور ہر طرح کی
خرابی میں بڑھتی جائے گی۔ جیسا نوح کے دنوں میں ہوا اسی طرح ابن آدم کے دنوں میں
بھی ہو گا کہ لوگ کھاتے پیتے بیاہ کرتے اس دن تک کہ نوح کشتی میں گیا اور طوفان نے
آکے سب کو برباد کیا۔ اور جیسا لوط کے دنوں میں ہوا کہ لوگ کھاتے پیتے اور خرید و فروخت
کرتے اور درخت لگاتے اور گھر بناتے تھے۔ پر جس دن لوط سدوم سے نکلا آگ اور
گندھک نے آسمان سے برس کر سب کو برباد کیا۔ ابن آدم کے ظاہر ہونے کے دن بھی
ایسا ہی ہو گا۔ لوقا ۱۷: ۲۶-۳۰،

پولس رسول اس کی نسبت کہتے ہیں کہ پاک روح فرماتا ہے کہ آخری زمانے
میں بعض لوگ گمراہ کرنے والی روحوں اور شیاطین کی تعلیم کی طرف متوجہ ہو کر ایمان
سے برگشتہ ہو جائیں گے۔ ۱-تیمتھیس ۴: ۱

اور یہ جان رکھ کہ آخری زمانے میں برے دن آئیں گے ۲-تیمتھیس ۳: ۱

ان سے زیادہ اور آیتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ جن کے ذکر کرنے کی ابھی ضرورت نہیں ہے
کیونکہ ان آیتوں سے صفائی کے ساتھ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح کے آنے پر اس دنیا
کے لوگوں کا حال یہاں تک برا ہو گا کہ صرف ایک چنا ہوا گروہ مسیح کیلئے ایماندار رہے گا

اور وہ اس کے ساتھ ہزار برس تک بادشاہت کرے گا یہ اس بات کا ایک ثبوت ہے کہ مسیح ہزار سالہ سلطنت سے پیشتر آئے گا۔

۶۔ مسیح کی آمد پر بنی اسرائیل لوٹ کر ملکِ کنعان کو پھر آباد کریں گے۔ مسیح کے آنے کے نشان کے بیان میں اس کا بیان دیا گیا ہے۔

۷۔ مسیح نے اپنے شاگردوں کو حکم دیا کہ جاگتے رہیں اور اس کی پھر آنے کی راہ دیکھتے رہیں۔ یعنی جاگتے رہو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ کس دن تمہارا خداوند آئے گا متی ۲۴ : ۴۲ پس جاگتے رہو کیونکہ تم نہ اس دن کو جانتے ہو نہ اس گھڑی کو متی ۲۵ : ۱۳ لیکن اس دن یا گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا نہ آسمان کے فرشتے نہ بیٹا مگر باپ۔ پھر لکھا ہے کہ خبردار جاگتے اور دعا مانگتے رہو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ وہ وقت کب آئے گا۔ یہ اس آدمی کا سا حال ہے جو پردیس گیا اور اس نے گھر چھوڑتے وقت اپنے نوکروں کو اختیار دیا یعنی ہر ایک کو اس کا کام بانٹ دیا اور دربان کو حکم دیا کہ جاگتا رہے۔ پس جاگتے رہو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ گھر کا مالک کب آئے گا۔ شام کو یا آدھی رات کو یا مرغ کے بانگ دینے کے وقت یا صبح کو۔ ایسا نہ ہو کہ اچانک آکر وہ تم کو سوتا پائے اور جو میں تم سے کہتا ہوں وہ میں سب سے کہتا ہوں کہ جاگتے رہو مرقس ۱۳ : ۳۲-۳۷۔ دیکھو میں چور کی طرح آتا ہوں۔ مبارک وہ ہے جو جاگتا ہے اور اپنی پوشاک کی حفاظت کرتا ہے مکاشفہ ۱۶ : ۱۵ بہت اور قسم کی دلیلیں ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح ہزار سالہ سلطنت سے پیشتر آئے گا لیکن اس کے برعکس کوئی صاف تعلیم پائی جاتی جس سے ہم یہ ثبوت پیش کر سکیں کہ مسیح ہزار سالہ سلطنت کے بعد آئے گا۔

۸۔ بائبل کی صاف تعلیم یہ ہے کہ ہزار برس تک صلح و سلامتی کا مبارک زمانہ ہوگا لیکن اگر اس کے برعکس ایسا ہو جیسا لکھا ہے کہ مسیح کے آنے سے پیشتر زمین پر بڑی لڑائیاں ہوں گی لوقا ۲۱ : ۱۰ تب ہزار سالہ صلح و سلامتی کا مبارک زمانہ ہوگا۔

۹۔ جب یسوع مسیح اپنی سلطنت برپا کرے گا تب اس کی سلطنت تا ابد نیست نہ ہوگی اور نہ دوسری قوم کے قبضے میں پڑے گی بلکہ سب مملکتوں کو ٹکڑے ٹکڑے اور نیست کرے گی۔ مسیح وہ پتھر ہے جس کا ذکر دانی ایل کے دوسرے باب میں آتا ہے کہ وہ پتھر بغیر ہاتھ لگائے پہاڑ سے کاٹا گیا اور اس نے لوہے اور تانبے اور مٹی اور چاندی کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا یسوع مسیح آسمان سے اُترے گا اور تمام دنیا کی سلطنتوں کو نیست کر دے گا اور اپنی ہزار سالہ بادشاہت برپا کرے گا۔

(ب) اس بات پر اعتراض کرنے والوں کی رائیں ذیل کی باتوں میں پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) وہ کہتے ہیں کہ یہی روحانی بادشاہت جس کی بنیاد مسیح اور اس کے رسولوں کے ذریعے سے ڈالی گئی ہے۔ اس وقت سے آج تک دھیرے دھیرے تمام دنیا کی قوموں پر غلبہ پاتی جاتی ہے خوشخبری سنانے سے سب لوگ رفتہ رفتہ ایماندار ہو جائیں گے۔ بلکہ اس کے برعکس یہ تعلیم پائی جاتی ہے کہ مسیح کے آنے سے پیشتر انجیل کی منادی کرنے کے سبب سے تمام دنیا کے سب لوگ مسیح پر ایمان لا کر اور اس کے تابع ہو کر راستباز ہو جائیں گے۔ بلکہ اس کے برعکس تعلیم پائی جاتی ہے کہ اس خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں ہوگی تاکہ سب قوموں کے لئے گواہی ہوگی متی ۲۴ : ۱۴ باقی لوگ بے ایمانی میں بڑھتے چلے جائیں گے۔ جب دنیا ایسی حالت میں ہوگی تب یسوع مسیح اپنے لوگوں کو رہائی دینے اور اپنی بادشاہت جاری کرنے کیلئے آئے گا۔ آج کے زمانے میں انجیل کی منادی اس سبب سے کی جاتی ہے کہ ساری دنیا کے لوگ مسیح پر ایمان لا کے اس کے تابع ہوں۔ بلکہ اس سبب سے کہ ایک چنی ہوئی گروہ یعنی دلہن دولہا کے لئے جمع کی جائے۔ اعمال ۱۵ : ۱۳، ۱۴، ۱۷۔

۲۔ وہ کہتے ہیں کہ مسیح کی سلطنت دنیوی نہیں بلکہ سچائی کی سلطنت ہے اور اس کے دارالسلطنت یروشلم نہیں بلکہ آسمانی یروشلم ہے۔ اس زمانے میں جو اب گزرتا ہے

بادشاہت کی بڑی خدمت یہ ہے کہ مسیح کے حکم کے مطابق سب قوموں کو شاگرد بنانا ہے اسی طرح دھیرے دھیرے دنیا کی حالت نہایت اچھی ہو جائے گی۔

جواب :- بائبل صاف بتلاتی ہے کہ جب مسیح اس دنیا میں اپنی سلطنت برپا کریگا تب اس کا دارالسلطنت یروشلم ہوگا۔ یہ بھی لکھا ہے کہ اس وقت دنیا کا حال دھیرے دھیرے بہتر نہیں ہو جائے گا۔ بلکہ اس کے برعکس وہ یہاں تک خراب ہو جائے گا۔ کہ جب ابن آدم آئے گا تو کیا زمین پر ایمان پائے گا۔ لوقا ۱۸ : ۸ ۔

۴ - وہ کہتے ہیں کہ یہودیوں کا اپنے ملک میں پھر لوٹنا ایک بڑا سوال ہے وہ مانتے ہیں کہ تعلیم اس کی نسبت موجود ہے اگر ہم لفظی تفسیر کریں تو یہ گمان پیدا ہوگا کہ وہ پھر لوٹ کر ملک کنعان کو آباد کریں گے ۔ بلکہ جب ایمان لائیں گے تب مسیحیوں میں بہت ہی عمدہ جگہ پائیں گے ۔ اگر وہ لوٹیں گے تو مسیحی ہو کر لوٹیں گے ۔

جواب : اس اعتراض کے جواب میں فقط یہی کہنا کافی ہے کہ اس بات کی نسبت کثرت کے ساتھ بائبل میں پیشنگوئیاں موجود پائیں گے ۔ آج کل ہم دیکھتے ہیں کہ پیشنگوئیاں لفظی اور حقیقی طور پر پوری ہو رہی ہیں ۔ یہودی قوم بے ایمانی کی حالت میں ملک کنعان میں واپس جائیگی اور وہاں اپنے ہیکل کو پھر بنائے گی۔

۵ - وہ کہتے ہیں کہ ہمارا یہ گمان ہے کہ صرف ایک ہی ضیافت ہوگی نہ کہ دو - اور ہماری سمجھ میں یہ بات ہے کہ صرف راستباز لوگ مسیح کے آنے پر جی اٹھیں گے بے بنیاد ہے کیونکہ لکھا ہے کہ وقت آتا ہے کہ جتنے مردے قبروں میں ہیں اُس کی آواز سنکر نکلیں گے جنہوں نے نیکی کی ہے زندگی کی قیامت کے واسطے اور جنہوں نے برائی کی ہے سزا کے واسطے ۔ یوحنا ۵ : ۲۸ - ۲۹ ـــ

وہ ایک سوال اور پیش کرتے ہیں کہ مسیح کی دوسری آمد پر صرف راستباز ہی اپنی قبروں سے جی اٹھیں گے ؟ کیا ناراستوں کا جی اٹھنا ہزار برس کے بعد ہوگا ؟ اس کا جواب نہایت صاف ہے جیسا کہ لکھا ہے کہ وہ زندہ ہو کر ہزار برس تک مسیح کے ساتھ بادشاہت کرتے رہے

:: رجب تک وہ ہزار برس پورے نہ ہو لئے باقی مردے زندہ نہ ہوئے پہلی قیامت یہی ہے مبارک اور مقدس وہ ہے جو پہلی قیامت میں شریک ہو ۔ مکاشفہ ۲۰ : ۵ - ۶

اگر ہم غور سے ہزار سالہ کی رائے منظور کرتے ہیں کہ مسیح ہزار سالہ سلطنت کے بعد آئے گا تب بائبل میں بہت سی عجیب تعلیم ہو جائے گی جو بے معنی ثابت ہوگی اور ہماری سمجھ میں بھی نہیں آئے گی اس لئے ہر ایک کو مناسب ہے کہ دریافت کرے کہ ان سب باتوں کے حق میں بائبل کیا سکھلاتی ہے

۵ - خداوند یسوع مسیح تمام دنیا کا بادشاہ ہوگا - انجیل کی صاف تعلیم یہی ہے کہ سارے بادشاہ اس کے حضور سجدہ کریں سارے گروہ اسی کی بندگی کریں : زبور ۷۲ : ۱۱ سلطنت اس کے کندھے پر ہوگی اور اس کا نام اس نام سے کہلاتا ہے "عجیب مشیر" خدائے قادر ابدیت کا باپ سلامتی کا شہزادہ ہوگا ' اس کی سلطنت کے اقبال اور سلامتی کی کچھ انتہا نہ ہوگی وہ داؤد کے تخت اور اس کی مملکت پر آج سے ابد تک حکمراں رہے گا اور عدالت اور صداقت سے اسے قیام بخشے گا۔ رب الافواج کی غیوری یہ کرے گی یسعیاہ ۹ : ۶ - ۷ - رب الافواج صیہون پر اور یروشلم میں اپنے بزرگوں کے گروہ کے آگے حشمت کے ساتھ سلطنت کریگا یسعیاہ ۲۴ : ۲۳ میں نے رات کو رویا میں دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص آدم زاد کی مانند آسمان کے بادلوں کے ساتھ آیا اور قدیم الایام تک پہنچا - وہ اُسے اس کے حضور لائے ' اور سلطنت و حشمت اور مملکت اُسے دی گئی تاکہ سب لوگ اور اُمتیں اور اہل لغت اس کی خدمتگزاری کریں - اس کی سلطنت ابدی سلطنت ہے جو جاتی نہ رہے گی ' اور اس کی مملکت لازوال ہوگی دانی ایل ۷ : ۱۳ - ۱۴ - اور تمام آسمان تلے کے سب ملکوں کی سلطنت اور مملکت اور سلطنت کی حشمت حق تعالیٰ کے مقدس لوگوں کو بخشی جائے گی - اس کی سلطنت ابدی سلطنت ہے اور ساری مملکتیں بندگی کریں گی اور فرمانبردار ہوں گی دانی ایل ۷ : ۲۷ اسکے بعد بنی اسرائیل پھریں گے اور خداوند اپنے خدا کو اور داؤد اپنے بادشاہ کو ڈھونڈیں گے

اور آخری دنوں میں وہ ڈرتے ہوئے خداوند کی اور اس کی مہربانی کی پناہ لیں گے۔ حزقی ایل ۳: ۵
اور اس سے یوں کہہ کہ رب الافواج یوں فرماتا ہے کہ دیکھ وہ شخص جس کا نام شاخ ہے اپنی
جگہ سے اُگے گا۔ اور وہ خداوند کی ہیکل کو بنائے گا اور وہ صاحب شوکت ہوگا اور اپنے تخت پر
بیٹھے گا اور حکومت کرے گا اور وہ اپنے تخت پر بیٹھ کر کاہن بھی ہوگا اور سلامتی کی مشورت
دونوں کے درمیان ہوگی۔ زکریاہ ۶: ۱۲-۱۳۔ اور خداوند ساری دنیا کا بادشاہ ہو جائے گا۔
اس دن ایک خداوند ہوگا اور خدا تعالیٰ کا بیٹا کہلائے گا اور داؤد کا تخت اُسے دے گا اور
وہ یعقوب کے گھرانے پر ابد تک بادشاہی کرے گا اور اس کی سلطنت کا آخر نہ ہوگا۔ لوقا ۱: ۳۲-۳۳
۴۔ مقدس لوگ خداوند یسوع مسیح کے ساتھ بادشاہی کریں گے۔ انجیل کی صاف تعلیم یہ ہے
کہ مسیح اپنے مقدسوں کے ساتھ وہ جو یسوع مسیح کے آنے پر مُردوں میں سے جی اٹھے اور لائق
پائے جائیں گے بادشاہی کریں گے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ زندہ ہو کر ہزار برس تک خداوند
یسوع مسیح کے ساتھ بادشاہی کرتے رہے۔ مکاشفہ ۲۰: ۴۔ اور وہ زمین پر بادشاہی کرتے
ہیں مکاشفہ ۵: ۱۰۔ دیکھ ایک بادشاہ راستی سے سلطنت کرے گا۔ اور شاہزادے
مقدس لوگ راستی سے سلطنت کریں گے یسعیاہ ۳۲: ۱۔ یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں
سے کہا کہ تم بھی بارہ تختوں پر بیٹھے ہوگے اور اسرائیل کے بارہ قبیلوں کی عدالت کرو گے متی ۱۹: ۲۸
پولس رسول یہ سوال پیش کرتے ہیں کیا تم نہیں جانتے کہ مقدس لوگ جہان کی عدالت کریں گے؟
۱ کرنتھیوں ۶: ۲۔ مسیح نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ جیسے میرے باپ نے میرے لئے ایک بادشاہت
مقرر کی ہے میں بھی تمہارے لئے مقرر کرتا ہوں تاکہ میری بادشاہت میں میری میز پر کھاؤ پیو بلکہ
تم تختوں پر بیٹھ کر اسرائیل کے بارہ قبیلوں کا انصاف کرو گے لوقا ۲۲: ۲۹-۳۰۔ پولس رسول کہتے ہیں کہ
اگر ہم دکھ سہیں گے تو اس کے ساتھ بادشاہی بھی کریں گے۔ ۲ تیمتھیس ۲: ۱۲۔ جو غالب
آئے وہ لوہے کے عصا سے حکومت کرے گا مکاشفہ ۲: ۲۶-۲۷۔ جو غالب آئے میں اُسے
اپنے تخت پر بٹھاؤں گا جس طرح میں بھی غالب آکر اپنے باپ کے ساتھ اس کے تخت پر بیٹھ گیا مکاشفہ ۳: ۲۱

مقدس لوگ سلطنت کے مالک ہوں گے دانی ایل ۷: ۲۲۔ ممکن ہے کہ یسوع مسیح روحانی طور
پر اپنے لوگوں کے ساتھ بادشاہی کرے لیکن اس بات کی بابت کوئی صاف تعلیم پیش کرنا نہایت
مشکل ہے۔ تو بھی یسوع مسیح یہ بتاتے ہیں کہ جو لوگ اس لائق ٹھہریں گے کہ اس جہان کو حاصل
کریں اور مُردوں میں سے جی اٹھیں وہ پھر مرنے کے بھی نہیں اس لئے کہ فرشتوں کے برابر ہوں گے
لوقا ۲۰: ۳۵-۳۶۔ معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے غیر فانی ہیں اس لئے وہ ان دیکھی طور پر نجات
کی میراث پانے والوں کی خدمت کو بھیجے جاتے ہیں۔ عبرانیوں ۱: ۱۴۔ اگر مقدس لوگ فرشتوں
کے برابر ہوں گے تو یہ ممکن ہے کہ وہ یسوع مسیح کی بادشاہت کے زمانے میں اس طرح ان دیکھی
طور پر اور اگر ضرورت ہو تو وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ کو جا سکیں اور خدا کی خدمت اور اس
کے ساتھ بادشاہی کریں۔ پولس رسول فرماتے ہیں کہ یسوع مسیح ہماری پست حالی کے بدن کی شکل
بدل کر اپنے جلال کے بدن کی صورت پر بنائیں گے۔ فلپیوں ۳: ۲۱ اس سے صاف ظاہر ہوتا
ہے کہ ہمارا غیر فانی اور جلالی بدن یسوع مسیح کے بدن کی مانند ہوگا۔ جیسا جی اٹھنے کے بعد
ان کا تھا۔ ہم جانتے ہیں کہ یسوع مسیح نے بہت دفعہ اپنے آپ کو شاگردوں پر ظاہر کیا اور
ان کے ساتھ کھانا کھایا اور پھر وہ ان کی نظروں سے غائب ہو گیا اس سے بھی یہ نتیجہ نکلتا ہے
کہ جس طرح مسیح اپنے جی اٹھنے کے بعد ظاہری طور پر ایک جگہ سے دوسری جگہ جا سکتا ہے
اسی طرح مقدس لوگ ہزار سالہ سلطنت کے زمانے میں ہوں گے۔ فرض کریں کہ جس
طرح سے فرشتوں کے ذریعے آسمان پر سے دنیا کا انتظام کرتا ہے اسی طرح ہزار سالہ سلطنت
کے زمانے میں خداوند یسوع مسیح اپنے مقدسوں کے وسیلے سے زمین کی بادشاہت
کے کام انجام دے گا۔

اس زمانے میں یہودی لوگ پھر خدا کی مقدس قوم ہوں گے اور ان کے وسیلے سے
غیر قوموں کو بڑی برکتیں ملیں گی۔ وہ خداوند یسوع مسیح کے کاہن کہلائیں گے۔ اور
اور [illegible] دنیا میں ہزار سالہ سلطنت کے زمانے میں انجیل کی منادی کرنے والے ہوں گے

یہودیوں کے بارہ فرقے پراگندگی میں سے پھر آ کے اسرائیل کے ملک کو دوبارہ آباد کریں گے اس وقت یہ پورا ہوگا جو لکھا ہے کہ تمام اسرائیل بچ جائے گا ۔ رومیوں ۱۱ : ۲۶ غیر قوموں کے لوگ یہودیوں کی بڑی مدد کریں گے ۔ اس کی بابت لکھا ہے کہ ترسیس کے جہاز پہلے آئیں گے کہ تیرے بیٹوں کو ان کے روپے اور سونے سمیت دور سے خداوند تیرے خدا اور اسرائیل کے قدوس کے نام کے لئے لائیں کیونکہ اس نے تجھے بزرگی دی ہے اور اجنبیوں کے بیٹے تیری دیواریں بنائیں گے اور ان کے بادشاہ تیری خدمت گزاری کریں گے اور تیرے پھاٹک نت کھلے رہیں گے ۔ وہ دن رات کبھی بند نہ ہوں گے تاکہ قوموں کی دولت تیرے پاس لائیں اور ان کے بادشاہوں کو دھوم دھام کے ساتھ ۔ یسعیاہ ۶۰ : ۹ - ۱۱ کئی ایک آیتوں سے اس امر کا اشارہ ملتا ہے کہ صرف بنی اسرائیل بلکہ دور دور سے قومیں بھی یروشلم میں خدا کی پرستش کرنے کے لئے جایا کریں گی ۔

۷ ہزار سالہ کا حال ۔ خدا کے کلام کے مطابق یہ حکومت راستی اور نیکی ایمانداری کی حکومت ہوگی اور جس طرح سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے اسی طرح زمین خداوند یسوع مسیح کی سلطنت جاری ہوگی تو بیابان اور ویرانہ اُن کے سبب سے شادمان ہوں گے ۔ اور دشت خوشی کرے گا اور نرگس کی مانند شگفتہ ہوگا وہ کثرت سے کھلیان لائے گا ۔ اور شادمان ہو کے نعرے مار کے خوشی کرے گا ۔ لبنان کی شوکت اور شارون کی زینت اسے دی جائے گی ۔ وہ خدا کا جلال اور ہمارے خدا کی حشمت دیکھیں گے ۔ کمزور ہاتھوں کو زور دو اور ناتواں گھٹنوں کو توانائی بخشو ۔ ان کو جو کچے دلے ہیں کہو ہمت باندھو مت ڈرو تمہارا خدا سزا اور جزا لئے آتا ہے ۔ ہاں خدا ہی آئے گا اور تمہیں بچائے گا اس وقت اندھوں کی آنکھیں وا کی اور بہروں کے کان کھولے جائیں گے تب لنگڑے ہرن کی مانند چوکڑیاں بھریں گے اور گونگے کی زبان گائے گی کیونکہ بیابان میں پانی اور دشت میں ندیاں پھوٹ نکلیں گی یسعیاہ ۳۵ : ۱ - ۶ ہزار سالہ کا زمانہ نیک بختی اور مبارک خیالی کا

زمانہ ہوگا اور صلح وسلامتی ساری سرزمین میں ہوگی ۔ سب لوگ سال بہ سال عید خیام کو منانے اور خدا کی عبادت کرنے کے لئے یروشلیم میں حاضر ہوں گے ۔ اس کی بابت لکھا ہے اور یوں ہوگا کہ ہر ایک جو ان سب قوموں سے جو یروشلیم پر چڑھ آئیں بچ رہے گا ۔ سال بہ سال بادشاہ رب الافواج کے آگے سجدہ کرنے کو یروشلیم میں نہ آئیں گے ۔ ان پر مینہ نہیں برسے گا اگر مصر کا گھرانہ نہ آئے گا تو ان پر بھی مینہ نہیں برسے گا ۔ بلکہ ان پر بھی مری ہوگی جس سے خداوند ان غیر قوموں کو جو نہیں جاتی ہیں کہ عید خیام کو منائیں مارے گا ۔ یہی مصر کی سزا ہوگی اور ساری قوموں کی سزا جو نہیں جاتی ہیں ۔ کہ عید خیام کو منائیں ۔ زکریاہ ۱۴ : ۱۶ - ۱۹ رب الافواج یوں فرماتا ہے کہ آگے کو ایسا ہوگا کہ قومیں اور بہتیرے شہروں کے رہنے والے آئیں گے ۔ ایک شہر کے باشندے دوسرے شہر میں جا کر کہیں گے آؤ جلدی سے تاکہ ہم خداوند کی اور خداوند کے چہرے کو دیکھنے کو یروشلیم میں آئیں ۔ رب الافواج یوں فرماتا ہے کہ ان دنوں ایسا ہوگا کہ قوموں کے دس مرد [illegible] ہاتھ بڑھائیں گے ۔ ہاں ایک یہودی کے دامن کو پکڑیں گے اور کہیں گے کہ ہم تمہارے ساتھ جائیں گے کیونکہ ہم نے سنا ہے کہ خدا تمہارے ساتھ ہے ۔ زکریاہ ۸ : ۲۰ - ۲۳ ۔ آخری دنوں میں ایسا ہوگا کہ خداوند کے گھر کا پہاڑ پہاڑوں کی چوٹی پر نصب کیا جائے گا ۔ اور سب ٹیلوں سے بلند ہوگا اور سب قومیں اس کی طرف روانہ ہوں گی اور بہتیری قومیں آئیں گی اور کہیں گی کہ چلو ہم خداوند کے پہاڑ پر اور یعقوب کے خدا کے گھر کو چڑھ جائیں اور وہ ہمیں اپنی راہیں سکھلائے گا اور ہم اس کے راستوں پر چلیں گے کیونکہ شریعت صیون سے اور خداوند کا کلام یروشلیم سے نکلے گا ۔ یسعیاہ ۲ : ۲ - ۳ نہ صرف یہودیوں کے ملک بلکہ ساری روئے زمین پر ویسی ہی ہوگی کہ زمین پھر باغ عدن کی مانند ہو جائے گی ۔ اس وقت یہ پورا ہوگا جو لکھا ہے کہ میں ٹیلوں پر نہریں اور وادیوں میں چشمے کھولوں گا ۔ میں صحرا کو تالاب اور سوکھی زمین کو پانی کی نہریں کر دوں گا ۔ میں بیابان میں دیودار اور ببول اور آس اور زیتون کے درخت لگاؤں گا ۔ میں صحرا میں سرو اور صنوبر اور چیڑ کے درخت [illegible]

لگاؤں گا تاکہ وہ سب دیکھیں اور جانیں اور غور کریں اور سمجھیں کہ خداوند ہی کے ہاتھ نے یہ بنایا اور اسرائیل کے قدوس نے یہ پیدا کیا۔ یسعیاہ ۴۱: ۱۸-۲۵

(و) شیطان کی گرفتاری

شیطان کے اتھاہ گڑھے میں بند ہونے کے سبب سے ہزار سالہ سلطنت نہایت خوب ہوگی۔ بائیبل کی تعلیم یہ ہے کہ شیطان کی گرفتاری اور اس کے اتھاہ گڑھے میں ڈالا جانا ہرمجدون کی بڑی لڑائی کا ایک نتیجہ ہے لکھا ہے کہ اس بڑی جنگ کے بعد ایک فرشتے کو آسمان سے اترتے دیکھا جس کے ہاتھ میں اتھاہ گڑھے کی کنجی اور ایک بڑی زنجیر تھی اس نے شیطان کو پکڑ کر ہزار برس کے لئے باندھا اور اسے اتھاہ گڑھے میں ڈال کر بند کر دیا اور اس پر مہر لگا دی۔ جب ہزار برس پورے ہو چکیں گے تو شیطان قید سے چھوڑ دیا جائے گا مکاشفہ ۲۰: ۱-۸

(ب) سب چیزوں کا تبدیل ہونا

اس زمین پر جس پر اب خرابی اور شرارت حکمرانی کر رہی ہے مسیح اپنی بادشاہت کو برپا کرکے صلح اور سلامتی کے ساتھ حکومت کرے گا۔ لیکن اس سے پیشتر یہ نہایت ضروری ہے کہ سب ٹھوکر کھلانے والی باتیں اس میں سے جدا کی جائیں۔ مسیح زمین کی صفائی کرے گا اور سب چیزیں بحال کرے گا۔ شروع میں یہ زمین نہایت خوب تھی۔ لیکن گناہ کے سبب سے خراب ہو گئی۔ یعنی آدم اور حوا کے گناہ میں گر جانے کے بعد زمین پر خدا نے لعنت بھیجی اور آدم سے کہا کہ اس واسطے کہ تو نے اپنی بیوی کی بات سنی اور اس درخت سے کھایا جس کی بابت میں نے حکم دیا کہ اس سے مت کھانا زمین تیرے سبب سے لعنتی ہوئی اور تکلیف کے ساتھ تو عمر بھر اس کی پیداوار کھائے گا اور اپنے منہ کے پسینے کی روٹی کھائے گا پیدائش ۳: ۱۷ - ۱۹۔ لیکن اس سلامتی اور مبارک بادشاہت میں یہ لعنت جاتی رہے گی اور اس وقت وہ پورا ہوگا جو لکھا ہے کہ کانٹوں کی

جگہ صنوبر نکلے گا اور جھاڑی کی جگہ سے درخت اُگیں گے۔ اور یہ خداوند کے نام کے لئے ہوگا۔ ایک نشان جو کبھی کاٹ ڈالا نہ جائے گا۔ یسعیاہ ۵۵: ۱۳

(ج) انسان کی عمر بہت بڑھائی جائے گی

جیسا کہ دنیا کے شروع میں انسان کی بڑی عمر تھی ویسی پھر ہوگی۔ بائیبل کی تواریخ سے ہم کو معلوم ہے کہ نوح کے طوفان کے پہلے کسی مرد کی عمر ہزار برس پہنچی تھی۔ لیکن گناہ کے سبب سے یہ حالت بدل گئی اور انسان کی عمر جیسا کہ داؤد بادشاہ کہتے ہیں ستر برس تک گھٹائی گئی زبور ۹۰: ۱۰ بائیبل فرماتی ہے کہ اس مبارک ہزار سالہ سلطنت کے زمانے میں انسان کی عمر پھر بہت بڑھائی جائے گی۔ یہاں تک کہ بعض لوگ اس ہزار سالہ سلطنت کے ایام تک زندہ رہیں گے اور اس کے آخر میں مسیح کے ساتھ جلال پائیں گے اس عمر کی بابت (یسعیاہ ۶۵: ۲۰) یسعیاہ کہتے ہیں کہ آگے کو وہاں ایسا کوئی لڑکا نہ ہوگا جو سو برس کا ہو کے مرے پھر گنہگار جو سو برس کے ہو کے مر جائیں وہ ملعون ہوں گے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس مبارک زمانے میں سو سال کی عمر لڑکے کی عمر ہوگی اور خدا کے سچے لوگوں کی پوری عمر درخت کے ایام کی مانند ہوگی یعنی ان کی عمر آٹھ نو سو برس سے شاید زیادہ ہوگی۔ وہ گھر بنائیں گے اور ان میں بسیں گے۔ وہ تاکستان لگائیں گے اور اُن کے میوے کھائیں گے۔ اور ایسا نہ ہوگا کہ وہ بنائیں اور دوسرا بسے، اور وہ لگائیں اور دوسرا کھائے۔ کیونکہ میرے بندوں کے ایام درخت کے مانند ہوں گے۔ اور میرے برگزیدہ اپنے ہاتھوں کے کام سے فائدہ اٹھائیں گے۔ ان کی مشقت بے ثمر نہ ہوگی اور وہ جنیں گے جو ناگہاں ہلاک ہوں کیونکہ وہ اپنی اولاد سمیت خداوند کے مبارکوں کی نسل ہیں گے
یسعیاہ ۶۵: ۲۰-۲۵

(د) کوئی بیماری نہ ہوگی

اس کی بابت یسعیاہ نبی (۳۳: ۲۴؛ ۳۵: ۵-۶) فرماتے ہیں کہ وہاں کے

باشندوں میں بھی کوئی نہ کہے گا کہ میں بیمار ہوں۔ ان لوگوں کے گناہ جو اس میں بستے ہیں بخشے گئے۔ اس وقت اندھوں کی آنکھیں وا کی جائیں گی اور بہروں کے کان کھولے جائیں گے، تب لنگڑے ہرن کی مانند چوکڑیاں بھریں گے اور گونگوں کی زبان گائے گی کیونکہ بیابان میں پانی اور دشت میں ندیاں پھوٹ نکلیں گی۔

(ت) **کوئی درندے نہ ہوں گے**

معلوم ہوتا ہے کہ جانوروں کی بُری حالت بھی اس زمانے میں بدل جائے گی۔ ابھی جانوروں کے درمیان موافقت نہیں ہے۔ بلکہ اس کے برعکس ایک جانور دوسرے کو ستاتا ہے۔ خداوند کی سلطنت میں جانوروں میں بھی موافقت ہوگی۔ اس کی بابت یہ لکھا ہے کہ اس وقت بھیڑیا برّہ کے ساتھ رہے گا، حلوان کے ساتھ بیٹھے گا، بچھیا اور شیر بچہ اور پلا ہوا بیل مل جل کر رہیں گے اور ننھا بچہ ان کی پیش روی کرے گا۔ اور گائے اور ریچھنی مل کے چریں گی۔ ان کے بچے مل جل کر بیٹھیں گے۔ اور شیر ببر بیل کی طرح بھوسا کھائے گا۔ اور دودھ پیتا بچہ سانپ کے بل کے پاس کھیلے گا اور وہ لڑکا جس کا دودھ چھڑایا گیا ہو افعی کے بل میں ہاتھ ڈالے گا وہ میرے تمام کوہِ مقدس پر نہ ضرر پہنچائیں گے نہ ہلاک کریں گے کیونکہ جس طرح سمندر پانی سے بھرا ہے اسی طرح زمین خداوند کے عرفان سے معمور ہوگی یسعیاہ ۱۱: ۶ - ۹۔ پھر لکھا ہے کہ وہاں شیر ببر نہ ہوگا اور نہ کوئی درندہ اس پر چڑھے گا، وہ وہاں نہ ملے گا یسعیاہ ۳۵: ۹ اور بھیڑیا اور برّہ ایک ساتھ چریں گے اور شیر ببر بیل کی مانند بھوسا کھائے گا لیکن مقدس پہاڑ پر وہ نہ ضرر پہنچائیں گے اور ہلاک نہ کریں گے۔ خداوند فرماتا ہے۔ یسعیاہ ۶۵: ۲۵ اور میں ان کے ساتھ صلح کا عہد باندھوں گا اور برے درندوں کو زمین پر سے نابود کر دوں گا اور وہ بیابان میں سلامتی سے رہا کریں گے اور جنگلوں میں سوئیں گے اور زمین کے درندے کسی کو نگل نہ سکیں گے۔ حزقی ایل ۳۴: ۲۵، ۲۸

مسیح کی بادشاہت میں نہ صرف انسانوں میں بلکہ حیوانوں میں بھی صلح و سلامتی ہوگی جیسی کہ دنیا کی پیدائش کے وقت میں تھی۔ پولس رسول فرماتے ہیں کہ مخلوقات کمال آرزو سے خدا کے بیٹوں کے ظاہر ہونے کی راہ دیکھتی ہے۔ اس لئے کہ مخلوقات بطالت کے اختیار میں کر دی گئی تھی نہ اپنی خواہش سے بلکہ اس کے باعث سے جس نے اس کو اس امید پر بطالت کے اختیار میں کر دیا کہ مخلوقات بھی فنا کے قبضہ سے چھوٹ جائے۔ خدا کے فرزندوں کے جلال کی آزادی میں داخل ہو جائے گی۔ کیونکہ ہم کو معلوم ہے کہ ساری مخلوقات مل کر اب تک کراہتی ہے اور دردِ زہ میں پڑی تڑپتی ہے۔ رومیوں ۸: ۱۸ - ۲۲

(ٹ) **ہزار سالہ سلطنت کے زمانے میں لڑائی نہیں ہوگی**

اس روئے زمین پر کسی جگہ لڑائی نہیں ہوگی کیونکہ ساری زمین پر صلح و سلامتی کا زمانہ ہوگا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس دنیا کا حال ایسا ہے کہ ہر جگہ جنگ و جدل ہوتی ہیں اور مسیح کی سلطنت برپا ہونے تک یہی حال رہے گا۔ لیکن جب بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند اپنی بادشاہت قائم کرے گا، تب جنگ کا ذکر نہ ہوگا بلکہ اس کے برعکس یسعیاہ نے (۲: ۴) پیشنگوئی کی کہ خداوند یسوع مسیح امتوں کے درمیان عدالت کرے گا اور بہت سے لوگوں کو ڈانٹے گا اور وہ اپنی تلواروں کو توڑ کے پھالیں اور بھالوں کو ہنسوئے بنا ڈالیں گے اور قوم قوم پر تلوار نہ چلائے گی اور وہ کبھی جنگ نہ سیکھیں گے پھر میکاہ ۴: ۳ میں لکھا ہے کہ وہ اپنی تلواروں کو توڑ کر پھالیں بنائیں گے اور اپنی برچھیوں کو ہنسوئے۔ ایک قوم دوسری قوم پر تلوار نہیں چلائے گی اور وہ پھر جنگ کی تعلیم نہ لیں گے۔

(ث) **گناہ ہزار سالہ سلطنت کے زمانے بھر میں زمین پر ہوگا۔**

بائیبل سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس زمانے میں بھی گناہ زمین پر موجود ہوگا۔ لیکن

اس طرح اب گناہ کا زور انسان پر ہے کیونکہ شیطان دنیا کا سردار ہو کر برے لوگوں کے دلوں میں حکومت کرتا ہے۔ اس طرح مسیح کی سلطنت کے زمانے میں جب شیطان اتھاہ گڑھے میں بند کیا جائے گا۔ گناہ کا زور بہت کم ہوگا۔

خداوند یسوع مسیح تمام زمین پر حکومت اور عدالت کرے گا اور ہر ایک بری تری بات کے لئے فوراً اپنی سزا پائے گا اور وہ بات دبائی جائے گی۔ مسیح کی سلطنت میں کوئی اس کے خلاف اٹھنے نہ پائے گا اور سب لوگ خوشی کے ساتھ اس کی خدمت کریں گے۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی قسم کی بت پرستی نہ رہے گی بلکہ اس کے برعکس روئے زمین پر حق پرستی ہوگی۔ یسعیاہ ۲: ۱۸ - ۲۵ کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی قسم کی بت پرستی کا نام و نشان نہ رہے گا۔ مسیح لوہے کے عصا سے قوموں پر حکومت کرے گا۔ اس کی بابت خداوند کہتا ہے کہ میں نے تو اپنے بادشاہ کو کوہ مقدس صیون پر بٹھایا ہے۔ میں حکم کو آشکارا کروں گا اور زمین سراسر تیرے قبضے میں کر دوں گا تو لوہے کے عصا سے ان کو توڑے گا، کمہار کے برتن کی مانند تو انھیں چکنا چور کرے گا زبور ۲: ۶-۹۔ اس سے ظاہر ہے کہ یسوع مسیح کی بادشاہت نہ صرف راستی کی سلطنت ہوگی بلکہ عدالت کی بادشاہت بھی ہوگی وہ اپنے دشمنوں پر لوہے کے عصا سے حکومت کرے گا۔ لیکن اپنے مقدسوں پر وہ اپنی راستی کی سلطنت میں رحم میں بادشاہی کرے گا۔

(ش) موت ہزار سالہ سلطنت کے زمانے میں پھر بھی زمین پر ہوگی۔

موت گناہ کا نتیجہ ہے اس لئے اگر گناہ موجود ہے تو بیشک موت بھی موجود ہوگی اس کی بابت لکھا ہے کہ لڑکا سو برس کا ہو کر مرے گا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یسوع مسیح کی بادشاہت کا حال آسمانی یا کاملیت کا زمانہ نہیں ہوگا کیونکہ اس کی بابت پیدا ہونے اور مر جانے کا ذکر پایا جاتا ہے۔ اس کے برعکس آسمان کی بابت یہ لکھا

ہے کہ موت نہیں رہے گی مکاشفہ ۲۱: ۴ جب پولس رسول اس بات کا بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ سب سے پچھلا دشمن جو نیست کیا جائے گا موت ہے۔ ۱۔ کرنتھیوں ۱۵: ۲۶

۱x آخری لڑائی یاجوج و ماجوج کی لڑائی کا ذکر۔

ہم نے پاک کلام کے مطابق ہزار سالہ بادشاہت کے زمانے کا بیان کیا اور دیکھا کہ وہ ایک نہایت اور جلالی زمانہ ہوگا جس میں خداوند یسوع مسیح اپنے مقدس لوگوں کے ساتھ تمام زمین پر صلح و صداقت کی بادشاہت کرے گا۔ ہم یہ بھی دیکھ چکے ہیں کہ اس وقت سب قومیں مسیح کی تابع ہوں گی۔ لیکن ان میں سے ایسے لوگ بھی ہوں گے کہ جو اس وقت مسیح کی بڑی قدرت کے ڈر کے مارے صرف ظاہری طور پر اس پر ایمان لائیں گے مگر دل سے اس کے خلاف ہوں گے۔ شیطان اس وقت اتھاہ گڑھے میں بند کیا جائیگا اس لئے گناہ کا زور بہت کم ہوگا اور برے لوگ اپنی برائی میں اعلانیہ نہ چلیں گے لیکن جب ہزار سال پورے ہو چکیں گے تو شیطان قید سے چھوڑ دیا جائے گا۔ اور ان قوموں کو جو زمین کے چاروں طرف ہوں گی یعنی یاجوج و ماجوج کو گمراہ کرکے لڑائی کے لئے جمع کرنے کو نکلے گا۔ ان کا شمار سمندر کی ریت کے برابر ہوگا اور وہ تمام زمین پر پھیل جائے گا۔ اور مقدسوں کے لشکرگاہ اور عزیز شہر کو چاروں طرف سے گھیر لیں گے مکاشفہ ۲۰: ۷ — ۹ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لوگ صرف ظاہری طور پر یسوع مسیح پر ایمان لائیں گے شیطان کی سننے کو تیار ہوں گے اور جوج ماجوج کی اس جنگ کے لئے اکٹھے ہوں گے۔ اس جنگ کی بابت حزقی ایل نبی نے ۳۸، ۳۹ باب میں پیشگوئی کی ہے کہ اے آدم زاد تو جنگ کے مقابل جماجوج کی سرزمین کا ہے اور روش اور مسک اور توبل کا سردار ہے اپنا منہ کر اور کہہ کہ خداوند یہوواہ یوں کہتا ہے کہ دیکھ اے جوج، روش اور مسک اور توبل کے سردار میں تیرا مخالف ہوں اس سے ظاہر

ہے کہ ہزار سالہ بادشاہت میں آخری دنوں میں بہت سے لوگ شیطان سے گمراہ ہو
جائیں گے کہ خدا کے لوگوں سے لڑائی کریں۔ روشش اور مسک، جوج اور اس کے
ملک کے لوگ، اور اس کے ساتھ بہت سی اور قومیں جو شمار میں سمندر کی ریت کی
مانند ہوں گی، مل جائیں گی کہ مسیح اور اس کے لوگوں سے لڑائی کریں۔

بیان ہو چکا ہے کہ تمام دنیا کی سب غیر قومیں خداوند یسوع مسیح کی مہیا ایک
بادشاہت میں شریک ہو کر مسیح کے تابع ہو جائیں گی۔ لیکن صاف آشکارہ اور ظاہر
ہے کہ ان میں سے بہت صرف ظاہری طور پر مسیح کی تابعداری کریں گی اور وہ بھی
صرف ناچار ہو کر کیونکہ ان کا بڑا امیر یعنی شیطان ہزار سال تک اتھاہ گڑھے میں
جکڑا ہوا پڑا رہے گا۔ لیکن جب ہزار برس ہو چکیں گے۔ شیطان اپنی قید سے چھوٹے
گا اور نکلے گا تا کہ اپنی پرانی زندگی کے مطابق خدا اور اس کے مقدسوں سے لڑائی کرے
وہ ان لوگوں کو جو اس مبارک زمانے میں صرف ظاہری طور پر مسیح کی فرمانبرداری
کرتے تھے جمع کرے۔ یہ فوج جو لڑائی کے لئے جمع ہوئی نہایت بڑی ہو گی کیونکہ لکھا
ہے کہ وہ شمار میں سمندر کی ریت کی مانند ہوں گی۔ شیطان پھر اس کا بڑا سردار
ہو گا۔ شیطان کی بڑی فوج سے تنگ ہو کر بچاؤ کے واسطے یروشلم شہر کے نزدیک
پناہ ڈھونڈیں گے۔ خدا کے مقدسوں کو شیطان کو نیست کرنے کا مقدور ہو گا۔

اس لڑائی کا عرصہ لمبا نہیں ہو گا۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ نہیں ہو گا کہ شیطان
اور اس کی بڑی فوج کامیاب ہو گی لیکن اس کے برعکس ایسا ہو گا کہ اس وقت بدی
کو کامل شکست ہو گی۔ کیونکہ مسیح اور اس کے لوگوں کو پوری فتح یابی ہو گی۔ اور شیطان
اور اس کی نہایت بڑی فوجوں کو بالکل شکست ہو گی۔ اس کی بابت بائبل سکھلاتی
ہے کہ آسمان پر سے آگ نازل ہو کر انہیں کھا جائے گی مکاشفہ ۲۰: ۹، حزقی ایل ۳۹: ۶
شیطان آگ اور گندھک کی اس جھیل میں ڈالا جائے گا جہاں وہ حیوان اور جھوٹا

نبی بھی ہو گا اور وہ رات دن ابد الآباد عذاب میں رہیں گے۔ مکاشفہ ۲۰: ۱۰

الف۔ عدالتوں کا ذکر

بائبل سکھلاتی ہے کہ خدا نے ایک دن ٹھہرایا ہے جس میں وہ دنیا کی عدالت
کرے گا۔ اعمال ۱۷: ۳۱ یہ عدالت کا وہ چوبیس گھنٹے کا دن نہیں ہو گا جب پولس
رسول (۲۔ کرنتھیوں ۶: ۲) فضل کے زمانے میں یا انجیل کے زمانے کی نسبت کا
دن کہتا ہے اور یہ زمانہ مسیح کے وقت سے لیکر قریباً ۱۹۰۰ برس کا ہوا اسی طرح
عدالت کا دن چوبیس گھنٹے کا دن نہیں ہو گا۔ بلکہ خداوند یسوع مسیح کی دوسری آمد کے
وقت سے لیکر جب تک وہ اپنے دشمنوں کو ہلاک کرکے عدالت کو شروع کریگا تب
تک کا زمانہ عدالت کا زمانہ دن کہلاتا ہے۔ اس عدالت کی بابت لوگوں کی مختلف
رائیں ہیں۔ کچھ لوگوں کا ایسا خیال ہے کہ آخری دنوں میں سب زمانوں کے لوگ یعنی
راستباز اور ناراست دونوں طرح لوگ خداوند یسوع مسیح کے تخت عدالت کے
آگے کھڑے ہوں گے اور مسیح ہر ایک آدمی کے کاموں اور خیالوں کا انصاف کرے گا لیکن اس
رائے میں کچھ غلطی ہے۔ اگرچہ تمام بنی آدم خدا کے تخت کے آگے حاضر کئے جائیں گے تا کہ اعمال
کے مطابق اپنے کئے ہوئے کا بدلہ پائیں تاہم تمام سب کے سب ایک وقت پر حاضر نہیں
کئے جائیں گے۔ کیونکہ بائبل یہ تعلیم پیش کرتی ہے کہ تین قسم کی عدالتیں ہوں گی اور
تینوں مختلف وقتوں پر ہوں گی۔

پہلی عدالت مقدسوں کی عدالت

۱۔ پہلی عدالت کب ہو گی؟

بائبل کی تعلیم ہے کہ یہ عدالت خداوند یسوع مسیح کی دوسری آمد کے پہلے
حصے میں ہو گی۔ جب وہ اپنے سچے ایمانداروں کو لینے کے لئے آتا ہے اس وقت

وہ لوگ جو مسیح میں سو گئے ہیں، خداوند یسوع مسیح کے آنے پر غیر فانی و جلالی ہو کر جی اٹھیں گے اور یسوع مسیح کے تختِ عدالت کے سامنے کھڑے ہوں گے اور اُن کے ساتھ وہ مقدس لوگ جو زمین پر زندہ ہوں گے اور اپنے خداوند کے آنے کے انتظاری میں ہیں خداوند کو ملنے کے لئے ہوا میں اٹھائے جائیں گے۔ وہ بھی تبدیل ہو کر مسیح کے جلالی بدن کے مانند بن جائیں گے اور مسیح کے تختِ عدالت کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

۲- پہلی عدالت کہاں پر ہوگی؟

یہ عدالت نہ زمین پر ہوگی نہ آسمان میں بلکہ بادلوں پر یا ہوا میں ہوگی یعنی ہم جو زندہ ہوں گے اُن کے ساتھ بادلوں پر اٹھائے جائیں گے۔ اسی طرح ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہیں گے ۱۔تھسلنیکیوں ۴: ۱۷۔ مسیح کے تختِ عدالت کے سامنے ۲۔کرنتھیوں ۵: ۱۰۔

۳- پہلی عدالت کن کی ہوتی ہے؟

عدالت فقط ایمانداروں ہی کی ہوگی اور اس میں گناہ کا کوئی ذکر نہیں پایا جاتا ہے۔ پُولس رسول اس عدالت کی نسبت کہتے ہیں کہ ضرور ہے کہ مسیح کے تختِ عدالت کے سامنے جا کر ہم سب کا حال ظاہر کیا جائے۔ تاکہ ہر شخص اپنے کاموں کا بدلہ پائے جو اس نے بدن کے وسیلے سے کئے ہوں خواہ بھلے کئے ہوں خواہ بُرے ۲۔کرنتھیوں ۵: ۱۰ اس بات میں لفظ ہم ۲۶ دفعہ پایا جاتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ لفظ ہم میں مسیحی لوگ مراد ہے۔ اس خط کے پڑھنے والے کی بابت یہ لکھا ہے کہ وہ مسیح یسوع میں پاک کئے جانے اور مقدس لوگ ہونے کیلئے بلائے گئے ہیں۔ اگرچہ ثابت ہوتا ہے کہ اس میں مقدسوں کی عدالت کا ذکر ہے تاہم اس میں گناہ کا کوئی ذکر نہیں پایا جاتا ہے۔

بائبل سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مقدسوں کی عدالت نہیں ہوگی کیونکہ

ان کی عدالت ہو چکی اور ان پر سزا کا حکم نہیں رومیوں ۸: ۱ وہ لوگ جو مسیح پر ایمان لاتے ہیں ہمیشہ کی زندگی ان ہی کی ہے اور ان پر سزا کا حکم نہیں ہے بلکہ وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گئے ہیں یوحنا ۵: ۲۴ جب مسیح گناہوں کی سزا اپنے اوپر لے کر صلیب پر چڑھ گیا تو اُس نے گناہ کی عدالت کا خاتمہ کیا اور اپنے لوگوں کے واسطے ایک پورا کامل کفارہ دیا۔ اس کے ذریعے سے سب ایمان لاتے ہیں، خدا کے حضور راستباز ٹھہرائے گئے اور پاک کئے جاتے ہیں۔

۴- ایمانداروں کے کاموں کے مطابق عدالت کی جائے گی۔

پولُس رسول اس کی نسبت فرماتے ہیں کہ مسیح کے تختِ عدالت کے سامنے جا کر ہم سب کا حال ظاہر کیا جائے گا تاکہ ہر شخص اپنے ان کاموں کے بدلے پائے جو اس نے بدن کے وسیلے سے کئے ہیں۔ جب تک خداوند نہ آئے تب تک یا اس وقت سے پہلے کسی بات کا فیصلہ نہ کرو۔ وہی تاریکی کی پوشیدہ باتیں روشن کرے گا اور دلوں کے منصوبے ظاہر کر دے گا اور اس وقت ہر ایک کی تعریف خدا کی طرف سے ہوگی ۱۔کرنتھیوں ۴: ۵ ہم تو سب خدا کے تختِ عدالت کے آگے کھڑے ہوں گے اور ہر ایک ہم میں سے خدا کو اپنا اپنا حساب دے گا رومیوں ۱۴: ۱۰- ۱۲ جو دن آگ کے ساتھ ظاہر ہوگا وہ اس کام کو بتا دے گا۔ اور وہ آگ خود ہر ایک کا کام آزما لے گی کہ کیسا ہے۔ جس کا کام اُس پر بنا ہوا باقی رہے گا۔ وہ اجر پائے گا اور جس کا کام جل جائے گا وہ نقصان اٹھائے گا لیکن خود بچ جائے گا مگر جلتے جلتے ۱۔کرنتھیوں ۵: ۱۳- ۱۵۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس عدالت میں مقدسوں کے کاموں کی آزمائش ہوگی۔ اس روز عدالت کا منصف یعنی خداوند مسیح یہ سوال پیش کرے گا کہ تو نے میرے لئے کیا کیا ہے؟ معلوم ہوتا ہے کہ جس ارادے سے ہم اپنے کام کرتے ہیں، اسی کے مطابق ہمارے کام کی عدالت کی جاتی ہے خدا ہمارے کاموں کو آگ سے پرکھے گا۔ جو کچھ ہم نے اپنی بہبودی کرنے کیلئے جسمانی طاقت سے کیا یہ جو کچھ ہم نے

کریں۔ ہماری تعریفیں کریں، تو ہمارے سب کام اس آگ سے بھسم کیے جائیں گے۔ اس لئے ہمارے لئے نہایت ضروری ہے کہ جو کچھ ہم کلام یا کام کرتے ہیں سب خدا کے جلال کے لئے کریں کیونکہ ہمارے کام اور ہماری زبان کی باتیں پرکھی جائیں گی۔ مسیح نے کہا کہ جو نکمی بات لوگ کہیں گے عدالت کے دن اس کا حساب دیں گے۔ متی ۱۲ : ۳۶

۵۔ مقدسوں کا روز اجر

اس عدالت میں خدا کی خدمات کرنے والے اپنی مختاری کا حساب دیں گے اس بات کی نسبت یہ لکھا ہے کہ ایک امیر دور ملک کو چلا گیا تاکہ بادشاہت حاصل کر کے پھر آئے اس نے اپنے نوکروں میں سے دس کو بلا کر انہیں دس اشرفیاں دیں اور ان سے کہا کہ میرے واپس آنے تک لین دین کرنا۔ لوقا ۱۹ : ۱۲ ۔ ۱۳، معلوم ہوتا ہے کہ جیسا کہ ان دونوں نے بیچ کر کیا اس نے اپنے پھر آنے پر اجر دیا۔ جس نے دس اشرفیاں کمائیں اس کی خدمات محبت اور خوشی کے ساتھ کرتے ہیں تو خداوند یسوع مسیح اپنے پھر آنے پر ہم کو اپنی بادشاہت میں اجر دے گا۔ جب دانی ایل نبی (دانی ایل ۱۲ : ۳) اس روز اجر کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اہل دانش نور فلک کی مانند چمکیں گے اور جن کی کوشش سے بہتیرے صادق ہو گئے ستاروں کی مانند ابدالآباد تک روشن ہوں گے۔ پولس کہتے ہیں کہ جو چیزیں نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سنیں نہ آدمی کے دل میں آئیں وہ سب خدا نے اپنے محبت رکھنے والوں کے لئے تیار کر دیں۔ ۱۔ کرنتھیوں ۲ : ۹

انجیل میں پانچ قسم کے تاجوں کا ذکر موجود ہے جو خدا نے ان کو اپنے محبت رکھنے والوں کے لئے تیار کیا ہے۔

(۱) زندگی کا تاج

یہ شاید اُن لوگوں کا تاج ہے جن کا ذکر انجیل میں دو دفعہ آتا ہے۔ یعنی مبارک وہ شخص ہے جو آزمائش کی برداشت کرتا ہے کیونکہ جب مقبول ٹھہرا تو زندگی کا وہ

تاج حاصل کرے گا۔ جس کا خداوند نے اپنے محبت کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے۔ یعقوب ۱ : ۱۲۔ جو دُکھ تجھے سہنے ہوں گے اُن سے خوف نہ کر دیکھو ابلیس تم میں سے بعض کو قید میں ڈالنے کو ہے تاکہ تمہاری آزمائش ہو۔ اور دس دن تک مصیبت اٹھاؤ گے۔ جان دینے تک بھی وفادار رہ تو میں تجھے زندگی کا تاج دوں گا۔

(ب) جلال کا تاج

یہ تاج وفادار پاسبانوں (پادری) یا گلہ بانوں کے لئے ہے یعنی خدا کے اس گلے کی گلہ بانی کرو۔ جو تم میں ہے۔ لاچاری سے نگہبانی نہ کرو بلکہ خدا کی مرضی کے موافق خوشی سے اور ناجائز نفع کے لئے نہیں بلکہ دلی شوق سے اور جو لوگ تمہارے سپرد ہیں ان پر حکومت نہ جتاؤ بلکہ گلہ کے لئے نمونہ بنو۔ اور جب سردار گلہ بان ظاہر ہو گا تو تم کو جلال کا ایسا سہرا ملے گا جو مرجھانے کا نہیں۔ ۱۔ پطرس ۵ : ۲ ۔ ۴

(ج) فخر کا تاج

ہماری امید اور خوشی اور فخر کا تاج کیا ہے؟ کیا وہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے سامنے اُس کے آنے کے وقت تم ہی نہ ہو گے۔ ۱۔ تھسلنیکیوں ۲ : ۱۹ اسی واسطے اے میرے پیارے بھائیو جن کا میں مشتاق ہوں جو میری خوشی اور تاج ہو۔ فلپیوں ۴ : ۱۔ وہ لوگ جو ہمارے ذریعہ بچ گئے۔ مسیح کے آنے پر ہمارے فخر کا تاج ہوں گے۔

(د) راستبازی کا تاج

یہ تاج ان کو دیا جائے گا جیسا لکھا ہے کہ آئندہ کے لئے میرے واسطے راستبازی کا وہ تاج رکھا ہوا ہے جو عادل منصف یعنی خداوند مجھے اس دن دے گا اور صرف مجھے ہی نہیں بلکہ ان سب کو بھی جو اس کے ظہور کے آرزومند ہوں۔

۲۔ تیمتھیس ۴ : ۸

(۳) غیرفانی تاج

کیا تم نہیں جانتے کہ دوڑ میں دوڑنے والے دوڑتے تو سب ہی ہیں مگر انعام ایک ہی لے جاتا ہے۔ تم بھی ایسے دوڑو تا کہ جیتو۔ اور ہر پہلوان ہر طرح کا پرہیز کرتا ہے۔ وہ لوگ تو مرجھانے والا سہرا پانے کے لئے کرتے ہیں، مگر ہم اس سہرے کیلئے کرتے ہیں جو نہیں مرجھاتا۔ پس میں بھی اسی طرح دوڑتا ہوں یعنی بے ٹھکانہ نہیں۔ میں اسی طرح مکوں سے لڑتا ہوں یعنی اس کی مانند نہیں جو ہوا کو مارتا ہے بلکہ میں اپنے بدن کو مارتا کوٹتا اور قابو میں رکھتا ہوں ۱۔کرنتھیوں ۹: ۲۴-۲۷ یہ تاج ایسے لوگوں کو دیا جائے گا جو اپنے بدن کو قابو میں رکھتے ہیں اور جسم کی خواہشوں کے قابو میں نہیں ہیں۔ اگر ہم مسیح کے آنے پر اس کے سامنے شرمندہ ہونا نہیں چاہتے تو ہم اسی طرح سے اپنے بدن کو قابو میں رکھیں تاکہ ہم کو اس کا تاج دیا جائے پھر ہر ایک اپنا اجر اپنی محنت کے موافق پائے گا ۱۔کرنتھیوں ۳: ۸ اور جس کا کام اس پر بنا ہوا باقی رہے گا وہ اجر پائے گا ۱۔کرنتھیوں ۳: ۱۴۔ اس وقت ہر ایک کی تعریف خدا کی طرف سے ہوگی ۱۔کرنتھیوں ۴: ۵ ہر پہلوان سب طرح کا پرہیز کرتا ہے وہ لوگ تو مرجھانے والا سہرا پانے کیلئے یہ کرتے ہیں، مگر ہم اس سہرے کے لئے کرتے ہیں جو نہیں مرجھاتا ۱۔کرنتھیوں ۹: ۲۵ جو کوئی جیسا اچھا کام کرے گا خواہ غلام ہو خواہ آزاد خداوند سے ویسا ہی پائے گا۔ افسیوں ۶: ۸ ہر شخص اپنے ان کاموں کا بدلہ پائے گا جو اس نے بدن کے وسیلہ سے کئے۔ ۲۔کرنتھیوں ۵: ۱۰ خداوند کی طرف سے اس کے بدلے میں تم کو میراث ملے گی تم خداوند یسوع مسیح کی خدمات کرتے ہو کلسیوں ۳: ۲۴ آئندہ کے لئے میرے واسطے راستبازی کا وہ تاج رکھا ہوا ہے جو عادل منصف یعنی خداوند مجھے اس دن دے گا اور صرف مجھے ہی نہیں بلکہ ان سب کو بھی جو اس کے ظہور کے آرزو مند ہوں ۲۔تمتھیس ۴: ۸ مبارک وہ شخص ہے جو آزمائش کی

برداشت کرتا ہے، کیونکہ جب مقبول ٹھہرا تو زندگی کا وہ تاج حاصل کرے گا جس کا خداوند نے اپنے محبت رکھنے والوں سے وعدہ کیا ہے یعقوب ۱: ۱۲ جب سردار گلہ بان ظاہر ہوگا تو تم کو جلال کا ایسا سہرا ملے گا جو مرجھانے کا نہیں ۱۔پطرس ۵: ۴ جان دینے تک بھی وفادار رہ تو میں تجھے زندگی کا تاج دوں گا مکاشفہ ۲: ۱۰ دیکھ میں جلد آنے والا ہوں اور ہر ایک کے موافق دینے کیلئے اجر میرے پاس ہے مکاشفہ ۲۲: ۱۲۔ اس روز اجر کی عدالت کے ذکر سے ہم دیکھتے ہیں کہ اس وقت کسی کو زیادہ اور کسی کو کم دیا جائے گا اور کسی کا کام جل بھی جائے گا۔

دوسری عدالت یا زندہ قوموں کی عدالت

۱- یہ عدالت کب ہوگی؟

بائبل سے ہم کو پتہ لگتا ہے کہ جب بڑی سخت مصیبت ختم ہونے پر ہے اور ہرمجدون کی جنگ میں جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اور ان کے پیرو کی پوری شکست ہوگی اور وہ آگ کی جھیل میں ڈال چکے جائیں گے اور جب شیطان ہزار برس کیلئے باندھا جائے گا اور اتھاہ گڑھے میں ڈالا جائے گا تب دوسری عدالت کی جائے گی۔ پہلی اور دوسری عدالت کے درمیان تقریباً سات برس کا عرصہ ہے جب خداوند یسوع مسیح اپنی بادشاہت قائم کرنے کیلئے آپ کو ظاہر کرے گا تب یہ عدالت ہوگی۔

۲- یہ عدالت کہاں پر ہوگی؟

معلوم ہوتا ہے کہ یہ عدالت اس زمین پر ہوگی یعنی یہوسفط کی وادی میں جو شہر یروشلم کے پورب کی طرف اور زیتون کے پہاڑ اور شہر یروشلم کے درمیان ہے ہوگی یہ وادی قدرون کی وادی بھی کہلاتی ہے۔ جب یوایل نبی (۳: ۱۲-۱۳) اس بات کا ذکر کرتے ہیں تب وہ کہتے ہیں کہ گروہ پر گروہ انفصال کی وادی میں آ پہنچا۔ قوموں

بیدار ہو جائیں اور یہوسفط کی وادی میں آئیں۔ کیونکہ خداوند وہاں جلوس کرے گا۔ تاکہ چاروں طرف کی قوموں کی عدالت کرے اسی وادی سے ہو کر خداوند یسوع مسیح باغ گتسمنی کو گیا؛ اور وہاں وہ پکڑا گیا اور بڑے حاکم کے پاس لایا گیا کہ اس کی عدالت وہ کرے مسیح منصف ہو کر اپنے جلال میں اسی جگہ پر پھر آئے گا کہ وہ زندہ قوموں کی عدالت کرے۔

۳۔ یہ عدالت کن کی ہوگی؟

یہ عدالت ان لوگوں کی ہوگی جو خداوند یسوع مسیح کے آنے کے وقت زمین پر جیتے ہوں گے۔ اس لئے یہ زندہ قوموں کی عدالت ہے۔ اس عدالت میں تین قسم کے لوگ ہیں یعنی خداوند یسوع مسیح کے بھائی "بھیڑیں" اور بکریاں۔

پہلی قسم کے لوگ جو خداوند یسوع مسیح کے بھائی کہلاتے ہیں یہودی قوم ہے وہ سب کے سب جسمانی طور پر یسوع مسیح کے بھائی ہیں۔ جب انہوں نے خداوند یسوع مسیح کو رد کیا تب تھوڑی مدت کے لئے رد کئے گئے کہ وہ تمام جہان میں تتر بتر ہو گئے اور ایسی حالت میں رہیں گے جب تک غیر قوموں کا وقت پورا نہ ہو۔ اس وقت ان لوگوں کے دکھ کا وقت ختم ہو جائے گا اور یسوع مسیح ان کا انصاف کرے گا۔

دوسری قسم کے لوگ جو بھیڑیں کہلاتے ہیں خداوند کے داہنے ہاتھ پر کھڑے کئے جائیں گے۔ وہ مخالف مسیح کی پرستش نہ اس کے بت اور نہ اس کی چھاپ اپنے ماتھے اور ہاتھوں پر لئے ہوں گے اس لئے ان لوگوں کے لئے بہت مشکل ہو گی اور ان میں سے بہت شہید بھی ہوں گے لیکن وہ مسیح کے آنے پر زندہ ہوں گے یہودی لوگوں کی مدد کریں گے۔ اور ان سے مسیح کہے گا کہ آؤ میرے باپ کے مبارک لوگو جو بادشاہت بنائے عالم کے وقت سے تمہارے لئے تیار کی گئی ہے اسے میراث میں لے لو چونکہ تم نے میرے ان سب سے چھوٹے بھائیوں

(یہودی قوم) میں سے کسی ایک کے ساتھ یہ کیا اس لئے میرے ہی ساتھ کیا۔

تیسری قسم کے لوگ وہ ہیں جنہوں نے قوم یہود کو ستایا ہے اور بڑی سخت مصیبت کے زمانے میں مخالف مسیح کے پیرو ہوتے اس کا نشان اپنے ہاتھ اور ماتھے پر لگایا۔ وہ عدالت کے منصف کے بائیں ہاتھ پر کھڑے کئے جائیں گے کیونکہ انہوں نے مسیح کے بندوں کو ستایا ہے۔ میرے خیال میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کی ان رائیوں اور خیالوں کو مسیح عدالت میں لائے گا جو وہ قوم یہود کے بارے میں رکھ کر ان سے بری طرح سے پیش آئے اس لئے عدالت کا نتیجہ ان بکریوں کے لئے ایسا ہو گا کہ منصف ان سے کہے گا کہ چونکہ تم نے میرے ان سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے کسی ایک کو ستایا اس لئے تم ہمیشہ سزا پاؤ گے۔ متی ۲۵: ۴۱-۴۶ جو ہر ایک قوم نے یہودیوں کے ساتھ کیا ہے اس کے مطابق اس کے اوپر فتویٰ دیا جائے گا

۴۔ اس عدالت کے منصف کون ہونگے؟

(الف) ابن آدم:-

بائبل سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ابن آدم اس عدالت کا منصف ہوگا۔ اسے عدالت کرنے کا اختیار بخشا گیا اس لئے کہ وہ آدم زاد ہے یوحنا ۵: ۲۷ جب مسیح آسمان پر چڑھ گیا تب سے وہ اپنے باپ کے تخت پر بیٹھا ہوا ہے۔ لیکن اب جب وہ زندہ قوموں کی عدالت کرنے کے لئے اس زمین پر آتا ہے تب وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا۔ اور سب قومیں اس کے آگے حاضر کی جائیں گی متی ۲۵: ۳۱، ۳۲ وہ بادشاہ ہو کر داؤد کے تخت پر بیٹھے گا۔ خدا نے ایک دن ٹھہرایا ہے جس میں راستی سے دنیا کی عدالت مسیح کے وسیلے سے کرے گا۔ اعمال ۱۷: ۳۱ خدا نے مسیح کو زندوں کا انصاف کرنے کے لئے مقرر کیا اعمال ۱۰: ۴۲ باپ نے عدالت بیٹے کو

سو تب ہی دی یوحنا ٥ : ٢٢ معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں مسیح زندوں کی عدالت کرے گا کیونکہ وہ لوہے کے عصا سے لوگوں پر حکومت کرے گا ۔

(ب) دلہن :-

بائیبل صاف سکھاتی ہے کہ دلہن دولہا کے ساتھ عدالت کرے گی اور اس کے ساتھ بیٹھے گی اور اسرائیل کے بارہ قبیلوں کا انصاف کرے گی متی ١٩ : ٢٨ مگر تم وہ ہو جو میری آزمائشوں میں برابر میرے ساتھ رہے اور جیسے میرے باپ نے میرے لئے ایک بادشاہت مقرر کی ہے میں بھی تمہارے لئے مقرر کرتا ہوں تاکہ میری بادشاہت میں میری میز پر کھاؤ پیو بلکہ تم تختوں پر بیٹھ کر اسرائیل کے بارہ قبیلوں کا انصاف کرو گے لوقا ٢٢ : ٢٩ ـ ٣٠ مقدس لوگ دنیا کا انصاف کریں گے ا کرنتھیوں ٦ : ٢ جو غالب آئے اور جو میرے حکم کے موافق آخر تک عمل کرے میں اُسے قوموں پر اختیار دوں گا اور وہ لوہے کے عصا سے اُن پر حکومت کرے گا مکاشفہ ٢ : ٢٦-٢٧

٥- اس عدالت کا نتیجہ

اس عدالت کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ لوگ جو مخالف مسیح کے پیرو ہیں اور یہودی قوم کے ستانے میں اس کے ساتھی ہیں ان کی پوری شکست ہوگی سب بدکار مسیح کے منہ کی تلوار سے مر جائیں گے مکاشفہ ١٩ : ١٥-٢١ جب مسیح کے سارے دشمن ہلاک ہو چکیں گے تب خداوند یسوع مسیح اپنے لوگوں کے ساتھ ہزار سال کے لئے بادشاہی کرے گا ۔ مسیح نے اس سے کہا اے اچھے نوکر شاباش اس لئے کہ تو نہایت تھوڑے میں دیانتدار نکلا اب تو دس شہروں پر اختیار رکھ ۔ اس نے دوسرے سے کہا کہ تو بھی پانچ شہروں کا حاکم ہو لوقا ١٩ : ١٧-١٩ ۔

تیسری عدالت آخری یا مُردوں کی عدالت کہلاتی ہے

اس عدالت کی نسبت بائیبل میں بہت اشارے پائے جاتے ہیں ۔ یعنی

خدا نے ایک دن ٹھہرایا ہے جس میں وہ عدالت کرے گا ، خداوند ابد تک تخت نشین ہے ۔ اس نے عدالت کے لئے اپنی مسند تیار کی ہے زبور ٩ : ٧ انسان کے لئے ایک بار مرنا اور اس کے بعد عدالت کا ہونا مقرر ہے عبرانیوں ٩ : ٢٧ ۔ اس عدالت کی نسبت حنوک نے بھی پیشین گوئی کی تھی کہ دیکھو خداوند اپنے لاکھوں مقدسوں کے ساتھ آیا تاکہ سب آدمیوں کا انصاف کرے یہوداہ ١٤ آیت اس عدالت میں خدا کا جلال انصاف تمام قوموں کے آگے آشکارا کیا جائے گا تاکہ سب جانیں کہ اس کی حکمت راست اور پاک حکمت ہے جو ہر ایک کو اس کے کاموں کے مطابق بدلہ دیتا ہے ۔

ا- یہ عدالت کب ہوگی ؟

بائبل کی تعلیم یہ ہے کہ جب مسیح کی ہزار سالہ سلطنت تمام ہو چکے گی تب شیطان آگ اور گندھک کی اس جھیل میں ڈالا جائے گا تب آخری عدالت واقع ہوگی ۔ اس سے ہم کو پتہ لگتا ہے کہ دوسری اور تیسری عدالت کے درمیان ایک ہزار برس کا عرصہ ہے ۔ وہ تمام عدالت ہے جو دنیا کے آخیر میں دوسری قیامت کے بعد ہوگی ۔

٢- یہ عدالت کہاں ہوگی ؟

اس کی نسبت لکھا ہے کہ آخری عدالت بڑے سفید تخت کے آگے ہوگی یہ عدالت نہ زمین پر نہ آسمان پر ہوگی اس کی نسبت یہ لکھا ہے مکاشفہ ٢٠ : ١١ کہ زمین اور آسمان بھاگ گئے اور انہیں کہیں جگہ نہ ملی ممکن ہے کہ آسمان اس لئے بھاگ جائے گا کہ وہ شیطان اور اس کی روحوں کی سکونت تھا اور یہ زمین اس لئے بھاگ جائے گی کہ اس پر گناہ کا دور دورہ رہا اور مسیح کے خون کا نشان ہے ۔

۳- یہ عدالت کن کی ہے؟

(ا) بے ایمانوں کی عدالت

صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس عدالت میں بے ایمانوں کی عدالت ہو گی جن پر فتویٰ دیا جائے گا۔ وہی عام عدالت ہے جس میں سب زمانے کے بدکار۔ یعنی آدم کے دنوں سے لے کر اس پچھلے آدمی تک جو ہزار سالہ سلطنت کے ختم ہونے کے بعد آخیری لڑائی میں مسیح کے منہ کی تلوار سے ہلاک ہوئے تھے دوسری قیام میں جی اٹھیں گے۔ اور اس عدالت میں کھڑے ہوں گے۔ یوحنا رسول کے بیان سے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ اس نے چھوٹے بڑے سب مُردوں کو دیکھا اور موت اور عالم ارواح نے اپنے اندر کے مُردوں کو دے دیا وہ جو مسیح پر ایمان نہیں لاتے مجرم ٹھہرائے جائیں گے مکاشفہ ۲۰: ۱۲-۱۳۔ اور ان پر خدا کا غضب رہتا ہے یوحنا ۳: ۳۶ وہ جو خدا کو نہیں پہچانتے اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کی خوشخبری کو نہیں مانتے اس سے بدلہ لے گا۔ وہ خداوند کے چہرے اور اس کی قدرت کے جلال سے دور ہو کر ابدی ہلاکت کی سزا پائیں گے ۲۔ تھسلنیکیوں ۱: ۸-۹ جتنے لوگ حق کا یقین نہیں کرتے بلکہ ناراستی کو پسند کرتے ہیں وہ سب سزا پائیں گے یوحنا ۲: ۱۲ اس وقت کے آسمان اور زمین اسی کے کلام کے ذریعے سے اس لئے رکھے ہیں کہ جلائے جائیں اور وہ بے دین آدمیوں کی عدالت اور ہلاکت کے دن تک محفوظ رہیں گے ۲ پطرس ۳: ۷ یہ سب دنیا کے آخیر میں ہوگا۔ ابن آدم اپنے فرشتوں کو بھیجے گا اور وہ سب ٹھوکر کھلانے والی چیزوں اور بدکاروں کو اس کی بادشاہت میں سے جمع کریں گے اور انھیں آگ کی بھٹی میں ڈال دیں گے وہاں رونا اور دانتوں کا پیسنا ہوگا۔

متی ۱۳: ۴۰-۴۴

(ب) گناہ کرنیوالے فرشتوں کی عدالت

گناہ کرنیوالے فرشتوں کو نہ چھوڑا بلکہ جہنم میں بھیج کر تاریک غاروں میں ڈال دیا تاکہ عدالت کے دن تک حراست میں رہیں۔ ۲-پطرس ۲: ۴ جن فرشتوں نے اپنی حکومت کو قائم نہ رکھا بلکہ اپنے خاص مکان کو چھوڑ دیا۔ ان کو اس نے دائمی قید میں تاریکی کے اندر روزِ عظیم کی عدالت تک رکھا ہے یہوداہ ۶/ کرنتھیوں ۶: ۳

(ج) چھوٹے بچوں کی عدالت

یوحنا رسول فرماتے ہیں کہ میں نے چھوٹے مُردوں کو دیکھا مکاشفہ ۲۰: ۱۲

۴- اس عدالت کے منصف کون کون ہوں گے؟

(ا) یسوع مسیح

ہم پیشتر دیکھ چکے ہیں کہ پہلی اور دوسری عدالت میں خداوند یسوع مسیح عدالت کا منصف ہوگا۔ ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح آخری عدالت کا منصف بھی ہوگا خدا نے اس کو مُردوں کا انصاف کرنے کیلئے مقرر کیا ہے اعمال ۱۰: ۴۲۔ باپ کسی کی عدالت بھی نہیں کرتا۔ بلکہ اس نے عدالت کا سارا اختیار بیٹے کے سپرد کیا ہے۔ یوحنا ۵: ۲۲ اسے عدالت کرنے کا بھی اختیار بخشا، اس لئے کہ وہ آدم زاد ہے یوحنا ۵: ۲۷ جو کلام میں نے کیا ہے آخری دن وہی اُسے مجرم ٹھہرائے گا یوحنا ۱۲: ۴۸۔ خدا نے ایک دن ٹھہرایا ہے جس میں وہ راستی سے دنیا کی عدالت اس آدمی کی معرفت کرے گا جسے اس نے مقرر کیا ہے۔ اعمال ۱۷: ۳۱ پھر میں نے ایک بڑا سفید تخت اور اس کو جو اس پر بیٹھا ہوا تھا (یسوع) دیکھا جس کے سامنے سے زمین اور آسمان بھاگ گئے مکاشفہ ۲۰: ۱۱ یہ خاص حق اور اختیار اسی کو دیا گیا ہے اس لئے کہ وہ ابن آدم ہے، وہ ایک

بڑے سفید تخت پر بیٹھے گا اور اُس کے آگے سب بدکار مردے بلائے جائیں گے
مسیح راستی سے عدالت کرے گا اور ہر ایک کا انصاف بلا طرفداری کے ہوگا - رومیوں
۲ : ۲ ، ۵ - ۱۱ - اور کلسیوں ۳ : ۲۰ - کیونکہ عدالت اور صداقت اس کے تخت کی
بنیاد ہیں زبور ۸۹ : ۱۴ اور اس کے فیصلے درست اور راست ہیں مکاشفہ ۱۶ : ۷
یسوع کے نام پر ہر ایک گھٹنا ٹیکے - اور خدا باپ کے جلال کیلئے ہر ایک زبان اقرار
کرے کہ یسوع مسیح خداوند ہے فلپیوں ۲ : ۱۰ - ۱۱ - اگر کسی کو اس بڑے سفید
تخت کے سامنے کھڑا ہو کر دعا کرنے کا موقع ملے تو کوئی اپنی صفائی کے لئے کچھ نہیں
بول سکتا - کیونکہ ہر ایک کا منہ بند ہو جائے گا اور سب لوگ سزا کے لائق ٹھہریں گے -

(ب) دُلہن

آخری عدالت میں بھی دُلہن دولہا کے ساتھ عدالت کرے گی کیا تم
نہیں جانتے کہ ہم فرشتوں کا انصاف کریں گے ۱ - کرنتھیوں ۶ : ۳ جو غالب
آئے میں اُسے اپنے ساتھ تخت پر بٹھاؤں گا جس طرح میں غالب آکر اپنے
باپ کے ساتھ اس کے تخت پر بیٹھ گیا مکاشفہ ۳ : ۲۱ دیکھو خداوند اپنے لاکھوں
مقدسوں کے ساتھ آیا تاکہ سب آدمیوں کا انصاف کرے یہوداہ ۱۴ ، ۱۵ مقدس
لوگ اپنے خداوند میں پیوند ہو کر تخت پر بیٹھتے ہیں - یعنی اس کا حکومت کرنا
ان کا حکومت کرنا ہے وہ مسیح کے ہم میراث ، اور اگر اس کے ساتھ دکھ اٹھائیں تو
عدالت کرنے میں بھی کیونکر شریک نہ ہوں گے ؟ مسیح نے کہا کہ نینوہ کے لوگ اور
دکھن کی ملکہ عدالت کے روز اٹھ کر اس زمانہ کے لوگوں کو قصوروار ٹھہرائیں
گے متی ۱۲ : ۴۱ - ۴۲ - لکھا ہے کہ غیر قوم والے شریعت کو توڑنے والے یہودیوں
کی عدالت کریں گے -

رومیوں ۲ : ۲۷

۵ - اس عدالت کے کرنے کا طریقہ

بائبل سکھلاتی ہے کہ موقع اور علم کے مطابق عدالت اور فیصلے میں فرق
ہوگا - جو علم اور موقع رکھتا تھا زیادہ سزا وار ہوگا اور بہت مار کھائے گا جو کم قصوروار
ہوگا وہ کم مار کھائے گا لوقا ۱۲ : ۴۷ - ۴۸ یوحنا ۹ : ۴۱ ، ۱۵ : ۲۲ ، اعمال ۱۷ : ۳۰
یعقوب ۴ : ۱۷ یوحنا رسول اس آخری عدالت کا بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں
نے دیکھا کہ کتابیں کھولی گئیں پھر ایک اور کتاب کھولی گئی یعنی کتاب حیات اور جس
طرح ان کتابوں میں لکھا ہوا تھا ان کے اعمال کے مطابق مُردوں کا انصاف کیا گیا
اور ان میں سے ہر ایک کے اعمال کے موافق اس کا انصاف کیا مکاشفہ ۲۰ باب -
اس وقت جو کچھ ان کتابوں میں لکھا ہوگا اس کے موافق ہر ایک کا انصاف کیا
جائے گا - بائبل صاف تعلیم دیتی ہے کہ وہ لوگ جو مسیح کے پیدا ہونے سے پیشتر
اپنے گناہوں میں مر گئے ہیں ضمیر کی کتابوں کے مطابق اُن لوگوں پر فتویٰ دیا جائے گا اس
کی نسبت لکھا ہے کہ جنہوں نے شریعت کے ماتحت ہو کر گناہ کیا ان کی سزا شریعت
کے موافق ہوگی رومیوں ۲ : ۱۲ - لیکن وہ لوگ جنہوں نے خوشخبری کو منظور نہ کیا
اور اپنے گناہوں میں مر گئے ہیں انجیل کی کتاب کے مطابق ان لوگوں پر
فتویٰ دیا جائے گا - مسیح اس کی نسبت کہتا ہے کہ جو کلام میں نے کیا ہے
آخری دن وہی اُسے مجرم ٹھہرائے گا یوحنا ۱۲ : ۴۸ یہ کلام پاک اور راست اور
اس کے بموجب کیا جائے گا راست ہوگا - پولُس رسول فرماتے ہیں کہ جس روز
خدا میری خوشخبری کے مطابق یسوع مسیح کی معرفت آدمیوں کی پوشیدہ باتوں
کا انصاف کرے گا رومیوں ۲ : ۱۶ لیکن جنہوں نے انجیل کو سننے کا موقع نہیں
پایا - ان کا انصاف ان کی طبیعت کے بموجب ہوگا - لکھا ہے کہ جنہوں نے
بلا شریعت پائے گناہ کیا - وہ بلا شریعت کے ہلاک بھی ہوں گے رومیوں ۲ : ۱۲

یوحنا رسول کے بیان سے صاف ظاہر ہے کہ ان کتابوں میں کام کی نسبت لکھا ہے جن کے مطابق مُردوں کا انصاف کیا جائے گا۔ لیکن ایک اور کتاب کا ذکر اس بیان میں مندرج ہے وہ کتاب حیات کہلاتی ہے اس میں کوئی اعمال کا ذکر نہیں پایا جاتا ہے۔ لیکن ایک دفتر ہے جس میں مقدسوں کا نام لکھا ہے۔

۴۔۱ اس عدالت کا نتیجہ

روح خدا سے الگ ہو جائے گی۔ اور جس کا نام کتاب حیات میں لکھا ہوا نہ ملے گا وہ آگ کی جھیل میں ڈالا جائے گا اور موت اور عالم ارواح آگ کی جھیل میں ڈالے جائیں گے۔ یہ آگ کی جھیل دوسری موت ہے مکاشفہ ۲۰: ۱۴۔۱۵ مکاشفہ ۲۱: ۸ وہ خداوند کے چہرے سے اور اس کی قدرت کے جلال سے ابدی ہلاکت کی سزا پائیں گے ۲۔ تھسلنیکیوں ۱: ۹ وہ ایک ایسی جگہ میں جائیں گے جہاں ان کے عذاب کا دھواں ابد تک اٹھتا رہے گا۔ مکاشفہ ۱۴: ۱۱ جہاں ان کا کیڑا نہیں مرتا اور آگ نہیں بجھتی (مرقس ۹: ۴۳۔۴۴) کیونکہ انہوں نے مسیح کو رد کیا۔

آگ کا ذکر۔ جو بائبل میں کیا گیا ہے لفظی طور پر نہ لینا چاہئے۔ اس سے ایسا سخت عذاب مراد ہے جس سے دل میں ہول پیدا ہوتا ہے۔ جیسے آگ سے جلائے جانے کے خیال سے دل میں دہشت پیدا ہوتی ہے۔ یونانی زبان میں لفظ (GEHENNA) گی ہنہ بدکاروں کی سزا کے مقام کا نام ہے، اور یشوع ۱۵: ۸ کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے، کہ یہ ایک وادی کی نسبت۔ دوسری تاریخ ۲۸: ۳ میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اپنے بچوں کو مُلک (MOLAK) (ایک دیوتا) کے آگے پھینک دیتے تھے۔ یسعیاہ نے اس وادی کو ناپاک کیا۔ ۲۔ سلاطین ۲۳: ۱۰ اس کے بعد وہ ایک (GHURA) کوڑا گیا جہاں کیڑے چیزوں

کو کھاتے اور آگ برابر جلتی رہتی تھی، اور سب کچھ بھسم کرتی تھی یسوع مسیح بھی اس بات کا ذکر کرتے ہیں یعنی آگ کے جہنم کا سزاوار ہوگا۔ متی ۵: ۲۲ اور تیرا سارا بدن جہنم میں نہ جائے متی ۵۔ ۲۹۔۳۰ - تم جہنم کی سزا سے کیونکر بچو گے؟ متی ۲۳: ۳۳ جہنم کے بیچ اس آگ میں جائے جو کبھی بجھنے کی نہیں مرقس ۹: ۴۳ جہنم میں ڈالا جائے مرقس ۹: ۴۵ ؛ ۴۷ جہاں ان کا کیڑا نہیں مرتا اور آگ نہیں بجھتی مرقس ۹: ۴۸ جہنم میں ڈالے لوقا ۱۲: ۵ بائبل میں ناراستوں کی روح کی ہلاکت اور رہنے کی جگہ کے لئے آگ کی جھیل اور جہنم نام کے سوا اور بھی نام دئے گئے ہیں۔ مثلاً باہر کا اندھیرا بادشاہت کے بیٹے باہر اندھیرے میں ڈالے جائیں گے وہاں رونا اور دانتوں کا پیسنا ہوگا متی ۸: ۱۲ اس سے گناہ کا انجام مراد ہے۔ ناراستوں کی قیامت رسوائی اور ذلت کے لئے ہوگی دانی ایل ۱۲: ۲ روح کی موت۔ گناہ کی مزدوری کی موت ہے رومیوں ۶: ۲۳ مصیبت اور عذاب :- مصیبت اور تنگی ہر ایک بدکار کی جان پر آئے گی۔ رومیوں ۲: ۹ اور ان کے عذاب کا دھواں ابدالآباد اٹھتا رہے گا لوقا ۱۴: ۱۱ خدا کا قہر اور عذاب :- جو بیٹے کی نہیں مانتے اس پر خدا کا عذاب رہتا ہے۔ نافرمانی کے فرزندوں پر خدا کا غضب نازل ہوتا ہے افسیوں ۵: ۶ اگرچہ آخری عدالت کا فیصلہ ہمیشہ کے لئے ہوگا اور جو فیصلہ ہوگا اس میں کوئی رد و بدل نہیں ہو سکتا تاہم ہر ایک زمانے میں جہنم کی سزا کی تعلیم سے بچنے کیلئے بہت لوگوں نے ہر ایک قسم کی رائیں پیش کیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ موت سب کچھ ختم کر دیتی ہے کیونکہ گناہ کا نتیجہ موت ہے۔ اس لئے انسان کی روح بالکل نیست ہو جائے گی۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ انسان کی روح غیر فانی نہیں ہے۔ اس تعلیم کو جانچنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کوئی پکا ثبوت نہیں ہے۔ کوئی کوئی یہ تعلیم بھی پیش کرتے ہیں۔ کہ انسان کو اگر اس زندگی میں

موقع نہ ملا۔ تو اس کو مرنے کے بعد ایک اور موقع ضرور ملنا چاہئے۔ کچھ لوگ
سمجھتے ہیں کہ تھوڑے دنوں تک گناہوں کی سزا مل جانے سے بھی اس کا انصاف
پورا ہو جاتا ہے لیکن تعلیم کا ثبوت بائبل میں نہیں پایا جاتا ہے۔ برعکس اس کے
یہ تعلیم صفائی کے ساتھ ہمیشہ کی باقی ہے کہ گنہگاروں کی روح ہمیشہ کے عذاب
میں رہے گی۔ بائبل کی تعلیم سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ راستبازوں کی جزا
اور گنہگاروں کی سزا بہ لحاظ دائمی ہونے کے دونوں برابر ہیں۔ گنہگار ہمیشہ کے
عذاب میں جائیں گے۔ پر راستباز ہمیشہ کی زندگی میں۔ متی ۲۵: ۴۶ اگر سزا
ختم ہو سکے تو جزا بھی ہو سکتی ہے۔ جہنم کی سزا کے ابدی ہونے کی نسبت
بعضوں کا اعتراض یہ ہے کہ یونانی الفاظ "Aion" اور "Aionios" انجیل میں
ابدی اور ابدالآباد کے مطلب میں استعمال نہیں کئے گئے ہیں بلکہ اس کا اصل
مطلب زمانے اور زمانوں کے زمانے ہیں۔ چنانچہ اس لئے عرصے کا آخر ہوگا
اس اعتراض پہ کئی باتیں پیش کرنی مناسب ہیں۔ ہماری بائبل میں یونانی لفظ
"Aionos" (ہمیشہ) بار بار آتا ہے کبھی اس لفظ سے تثلیث کی بابت
مراد ہے کبھی راستبازوں کی آبادی خوشحال اور گنہگاروں کی سزا کیلئے یہی
ایک لفظ "ہمیشہ" استعمال میں آتا ہے پس کیا ہم یہ خیال کریں کہ آسمان
کی خوشی میں بھی زمانے کی کمی بیشی پائی جاتی ہے۔ یا تثلیث کا آخر بھی ہوگا؟
کیا ان کے موجود ہونے کا وقت بھی محدود ہے؟ اگر ہم یہ منظور کریں کہ گنہگاروں
کو ہمیشہ کی آگ اور سزا (متی ۲۵: ۴۱-۴۶) صرف ایک محدود زمانے تک
رہے گی پس ہم کو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ راستبازوں کی ہمیشہ کی زندگی بھی
(متی ۲۵: ۴۶) صرف ایک محدود زمانے تک رہے گی۔ اس باب میں راستباز
کی جزا اور گنہگار کی سزا کی بابت ایک لفظ یعنی "ہمیشہ" استعمال میں آتا ہے

بعض کہتے ہیں کہ جب لفظ "ہمیشہ" راستبازوں اور آسمانی خوشی اور جلال اور تثلیث
کی نسبت استعمال کیا جاتا ہے۔ تب لفظ "ہمیشہ" کا مطلب فقط ایک زمانہ نہیں بلکہ
زمانوں کا زمانہ ہے۔ لیکن جب وہ ناراستوں کی بابت استعمال کیا جاتا ہے تب
لفظ "ہمیشہ" سے صرف ایک زمانہ مراد ہوتا ہے۔ یہ بات ناممکن سے یا نامعلوم ہوتی
ہے اور اس کا منظور کرنا قرین قیاس نہیں کہ لفظ "ہمیشہ" محدود اور لامحدود ہے ہم
مانتے ہیں کہ بائبل میں پیش یا ترجمہ کرنا مشکل ہے اس سبب سے ہمیشگی سے مناسب
کے لئے شاید اس سے بہتر لفظ یونانی زبان میں پایا نہیں جاتا تھا۔ اس آخری عدالت
کے بعد آخرت ہوگی۔ اور اس وقت ساری حکومت اور سارا اختیار اور قدرت تثلیث
کے بادشاہت کو خدا یعنی باپ کے حوالے کر دے گے کیونکہ جب تک وہ سارے دشمنوں
کو اپنے پاؤں تلے نہ لے آئے اس کو بادشاہی کرنی ضرور ہے۔ سب سے پچھلا دشمن جو
نیست کیا جائے گا۔ وہ موت ہے کیونکہ خدا نے سب کچھ اس کے پاؤں تلے کر دیا ہے
مگر جب وہ کہتا ہے کہ سب کچھ اس کے تابع کر دیا گیا تو ظاہر ہے کہ جس نے سب کچھ
اس کے تابع کر دیا وہ خود بھی اس کے تابع ہو جائے گا جس نے سب چیزیں اس کے
تابع کر دیں تاکہ سب میں خدا ہی سب کچھ ہو۔ ۱ کرنتھیوں ۱۵: ۲۴-۲۸

XIII نئے آسمان اور نئی زمین اور یروشلم

بائبل میں آسمان کا بیان بار بار ملتا ہے اور اس کی بابت بہت کچھ لکھا
ہے اس کے حق میں یسوع نے کہا ہے "میرے باپ کے گھر میں بہت سے
مکان ہیں اگر نہ ہوتے تو میں تم سے کہہ دیتا۔ کیونکہ میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے
لئے جگہ تیار کروں۔ تو پھر آکر تمہیں اپنے ساتھ لے لوں گا۔ تاکہ جہاں میں ہوں
تم بھی ہو" یوحنا ۱۴: ۲-۳ "یہ وہی ہیں جو اس بڑی مصیبت میں سے

نکل کر آئے ہیں انہوں نے اپنے جامے برّے کے خون سے دھو کر سفید کئے ہیں اسی
سبب سے یہ خدا کے تخت کے سامنے ہیں اور اس کے مقدس میں رات دن اس کی
عبادت کرتے ہیں اور جو تخت پر بیٹھا ہے وہ اپنا خیمہ ان کے اوپر تانے گا۔ اس کے
بعد نہ کبھی ان کو بھوک لگے گی نہ پیاس اور نہ کبھی دھوپ اُن کو ستائے گی نہ گرمی۔
کیونکہ جو برّہ تخت کے بیچ میں ہے وہ ان کی گلہ بانی کرے گا اور انہیں آبِ حیات
کے چشموں کے پاس لے جائے گا اور خدا اُن کی آنکھوں کے سب آنسو پونچھ دیگا
مکاشفہ ۷: ۱۴-۱۷۔ لفظ "آسمان" ان الفاظ میں مراد ہے "تیسرا آسمان"
۲-کرنتھیوں ۱۲: ۲ "ہمیشہ کی زندگی" متی ۲۵: ۴۶ "فردوس" لوقا ۲۳: ۴۳ "زیادہ
بھاری اور ابدی جلال" ۲-کرنتھیوں ۴: ۱۷ "ابدی نجات" عبرانیوں ۵: ۹ "عالم بالا
کی یروشلم" گلتیوں ۴: ۲۶- آسمانی بادشاہت ۲-تمتھیس ۴: ۱۸- ابراہام اور اسحاق
اور یعقوب کے ساتھ آسمان کی بادشاہت کی ضیافت میں شریک ہوں گے ۱۸: ۱۱
بائبل میں اس جگہ کی بابت کہ کہاں اور کیسی ہے - بہت تعلیم موجود ہے۔ اس کی
بابت بائبل کے سب مصنف خاموش ہیں، صرف اتنا بتایا گیا ہے "ان کا کہنا آدمی
کو روا نہیں" ۲-کرنتھیوں ۱۲: ۴ آسمان کی بابت ہمارا علم ناقص ہے اور ہماری
نبوت ناتمام ہے۔ اب ہم کو آئینہ میں دھندلا سا دکھائی دیتا ہے مگر اس وقت
روبرو دیکھیں گے۔ اس وقت میرا علم ناقص ہے۔ مگر اس وقت ایسے پورے طور
پر پہچانوں گا جیسا میں پہچانا گیا ہوں ۱-کرنتھیوں ۱۳: ۹-۱۲ مقدسوں کے لئے
یہ کافی ہے کہ وہ خدا کا منہ دیکھیں گے۔ اور اس کا نام ان کے ماتھوں پر لکھا
ہوا ہوگا مکاشفہ ۲۲: ۴- آسمانی خوشی میں درجے بھی ہوں گے اور یہ درجے کسی
طرح اس زندگی کی وفاداری کے مطابق ہوں گے۔ راستباز اپنے باپ
کی بادشاہت میں آفتاب کی مانند چمکیں گے اور وہ جن کی کوشش سے بہتیرے

چمکدار ہو گئے ستاروں کی مانند ابدالآباد تک دانی ایل ۱۲: ۳ اس وقت مقدس
اس بادشاہت کے جلال میں داخل کئے جائیں گے جو ان کے لئے بنائے عالم کے
وقت سے تیار کی گئی۔ متی ۲۵: ۳۴ بائبل کی تعلیم یہ ہے کہ آسمان اور زمین
جو اب ہیں، خدا کے کلام سے اس لئے ہیں کہ جلائے جائیں اور بے دین آدمیوں
کی عدالت اور ہلاکت کے دن تک محفوظ رہیں گے اس دن آسمان بڑے شور وغل
کے ساتھ برباد ہو جائیں گے اور عناصر حرارت کی شدت سے پگھل جائیں گے لیکن
اس کے وعدے کے موافق ہم نئے آسمان اور نئی زمین کا انتظار کرتے ہیں جس
میں راستبازی بسی رہے گی ۲-پطرس ۳: ۷، ۱۰، ۱۳- اس کی بابت یسعیاہ ۶۵: ۱۷
میں لکھا ہے کہ دیکھو جو آگے تھے ان کا پھر ذکر نہ آئے گا۔ معلوم ہوتا ہے کہ جب
خداوند یسوع مسیح اس سفید تخت پر عدالت کے لئے بیٹھے گا تب آسمان اور زمین
بھاگ جائیں گے۔ پہلا آسمان اور پہلی زمین جاتی رہی تھی مکاشفہ ۲۱: ۱- اور دیکھ
میں ساری چیزوں کو نیا بنا دیتا ہوں مکاشفہ ۲۱: ۵

اس پرانی زمین پر جو گناہ کے سبب سے لعنتی ہوئی بہت خون بہایا گیا
اور جان اور بدن کا دکھ اور رونا دھونا بہت ہوا کرتا ہے لیکن نئی زمین ایسی نہیں
ہوگی کیونکہ خدا ان کی آنکھوں کے سب آنسو پونچھ دے گا۔ موت جو ہماری دشمن
ہے اور ایک دوست کو دوسرے دوست سے جدا کرتی ہے نہیں رہے گی اور نہ
ماتم رہے گا، نہ آہ و نالہ، نہ درد۔ پہلے فردوس میں شیطان داخل ہونے پایا
لیکن نئے فردوس میں داخل ہو نہیں سکتا اور کوئی چیز جو ناپاک، یا نفرت انگیز یا
جھوٹ ہے اس میں کسی طرح اندر نہ آئے گی۔ خدا نئی زمین کو بہشت بنائے گا
اور خود اس پر اپنے مقدسوں کے ساتھ بود و باش کرے گا باغ عدن کا فردوس
کھو دیا گیا لیکن دوسرا فردوس ہمیشہ تک قائم رہے گا پرانے فردوس میں خدا

وقت بھی وقت آیا کرتا تھا اور آدم سے بات کرتا تھا لیکن نئے فردوس میں خدا
اپنے لوگوں کے ساتھ سکونت کرے گا۔ اور وہ اس کے لوگ ہوں گے اور خدا
ان کا خدا آپ ... ساتھ رہے گا۔

بائبل میں نئے یروشلم کی بابت ایسے الہٰی علم کا ذکر پایا جاتا ہے۔ جس
کا ہماری انسانی عقل میں آنا نہایت مشکل ہے۔ یہ ہماری پیش بینی و قیاس اور
حساب سے بالکل باہر ہے۔ اس لئے یہ بہت ضروری ہے کہ اس بات پر دعا
کے ساتھ غور کیا جائے۔ تاکہ اوپر سے روشنی ملے۔ انسان کی عقل محدود
اور الہٰی باتیں لامحدود ہیں۔ اس لئے لازم ہے کہ روح القدس الہٰی بھید
ہم پر ظاہر کرے۔ مکاشفہ کی کتاب (۲۱: ۱ ، ۲۲: ۵) میں نئے یروشلم کا بیان
دیا گیا ہے۔ یوحنا رسول اس کی بابت فرماتے ہیں کہ میں نے شہرِ مقدس نئے
یروشلم کو آسمان پر سے خدا کے پاس سے اترتے دیکھا اور وہ اس دلہن
کی مانند آراستہ تھا۔ جس نے اپنے شوہر کے لئے سنگار کیا ہو۔ اگر ہم یوحنا
رسول کا ذکر نئے یروشلم کی بابت دوسرے بائبل کے بیان کے ساتھ پڑھتے
ہیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ نیا یروشلم ہاتھ کا بنا ہوا شہر نہیں۔ بلکہ ابدی
ہے اور غیر فانی سامان سے بنایا گیا ہے۔ جس کو یوحنا نے نہ صرف نئے یروشلم
کی صورت میں دیکھا بلکہ وہ صاف فرماتے ہیں کہ ایک فرشتے نے مجھ سے
کہا کہ ادھر آ۔ میں تجھے دلہن یعنی برہ کی بیوی دکھاؤں۔ اور مجھے روح میں ایک
بڑے اور اونچے پہاڑ پر لے گیا اور شہرِ مقدس یروشلم کو آسمان پر سے خدا
کے پاس سے اترتے دکھایا۔ اگر نیا یروشلم اور دلہن ایک ہی نہیں تو یوحنا
رسول نے دلہن کو نہیں دیکھا۔ لیکن اس خیال کے برعکس یہ لکھا ہے
کہ فرشتے نے کہا کہ ادھر آ میں تجھے دلہن دکھاؤں۔ لہٰذا یروشلم مثال کے طور

پر دلہن ہے۔ جب یوحنا رسول پہاڑ پر پہنچ گیا تو اس نے یروشلم کو دیکھا۔
اس شہر میں خدا کا جلال ظاہر تھا۔ اور اس کی چمک نہایت قیمتی پتھر یعنی
یشب کی سی تھی جو بلور کی طرح شفاف ہو۔ وہ نیا یروشلم زمین پر نہیں
ہوگی۔ بلکہ اس کے اوپر بادلوں میں اور نئی زمین اس کا دارالسلطنت ہوگی۔ اس
میں خدا اپنے لوگوں کے ساتھ بادشاہی کرے گا۔ وہ شہر زمین سے اتنا نزدیک
ہوگا کہ اس شہر سے زمین کا انتظام بخوبی ہو سکے گا۔ وہ شہر بارہ ہزار فرلانگ
تک کا (یعنی ساڑھے سات سو کوس) اس کی لمبائی اور چوڑائی اور اونچائی برابر تھی۔
اس شہر کے پھاٹک اور دیوار۔ اس کی دیوار بیش قیمت پتھروں سے
بنائی گئی۔ اس کے بارہ پھاٹکوں پر بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں کے نام لکھے
ہوئے ہیں۔ اس کا ہر ایک پھاٹک ایک موتی کا ہے۔ اس کے مکانات سونے
کے ہیں اور سڑک کی تیاری میں کنکر کی طرح سونا اور بیش قیمت پتھر کام میں
آئے۔ پورب کی طرف تین پھاٹک، دکھن کی طرف تین پھاٹک اور پچھم کی طرف
تین پھاٹک تھے۔ اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں بنی اسرائیل کا ذکر
پایا جاتا ہے۔ وہ اس شہر کے پھاٹک ہیں۔ یہ دیوار نئی زمین پر ہے کیونکہ نئے
یروشلم میں کسی قبیلے وغیرہ کا ذکر نہیں پایا جاتا ہے۔ اس میں صرف دلہن
کا ذکر ہے۔ جو ہر قوم اور قبیلے اور اہل زبان سے آئی ہے۔ اس سے ظاہر
ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل یہ پھاٹک ہیں جس سے ہو کر شہر سے زمین کا انتظام
ہوگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل یہ پھاٹک ہیں جن کے ذریعے سے خدا کا کلام
ہم تک پہنچ گیا۔ مسیح نے صاف فرمایا کہ نجات یہودیوں میں سے ہے یوحنا ۴: ۲۲۔
اس کی بابت پولس رسول کہتے ہیں کہ یہودی ہونے سے بہت کچھ فائدہ ہے
کیونکہ خدا کا کلام ان کے سپرد ہوا۔ رومیوں ۳: ۱-۲۔ اور جسم کی رو سے

مسیح بھی انھیں میں سے تھا رومیوں ۹ : ۵ لکھا ہے کہ اس شہر کی دیوار کی بارہ بنیادوں پر رسولوں کے بارہ نام لکھے تھے۔ بارہ رسول اس شہر کی بنیاد ہیں۔ پولس رسول بتاتے ہیں کہ میں نے نیو رکھی ۱-کرنتھیوں ۳ : ۱۰۔ اور کلیسیا ہی کی بابت یہ لکھا ہے کہ وہ رسولوں کی نیو پر جس کے کونے کے سرے کا پتھر خود مسیح یسوع نے رکھا ہے تعمیر کی گئی ہے افسیوں ۲ : ۲۰ مسیح کلیسیا و اور بنی اسرائیل کی بنیاد ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ نئے یروشلم میں بارہ رسولوں کو اونچا مرتبہ دیا جائے گا۔ اس کی بابت پطرس نے مسیح سے پوچھا کہ ہم تو سب کچھ چھوڑ کر تیرے پیچھے ہو لئے ہیں۔ پس ہم کو کیا ملے گا؟ یسوع نے اُن سے کہا کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب ابن آدم نئی پیدائش میں اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا تو تم بھی جو میرے پیچھے ہو لئے ہو بارہ تختوں پر بیٹھ کر اسرائیل کے بارہ قبیلوں کا انصاف کرو گے متی ۱۹ : ۲۸ شہر کی دیوار ایک سو چوالیس ہاتھ نکلی اور اس کی دیوار یشب کی تھی۔ اور شہر ایسے خالص سونے کا تھا جو شفاف شیشے کی مانند ہو۔ اور اس شہر کی دیوار کی بنیادیں ہر طرح کے جواہر سے آراستہ تھیں۔ پہلی بنیاد یشب کی تھی۔ دوسری نیلم۔ تیسری شب چراغ کی۔ چوتھی زمرد کی۔ پانچویں عقیق کی۔ چھٹی لال کی۔ ساتویں سنہرے پتھر کی آٹھویں فیروزے کی۔ نویں زبرجد کی۔ دسویں یاسن کی۔ گیارھویں سنگ سنبل کی اور بارھویں یاقوت کی۔

اور بارہ دروازے بارہ موتیوں کے تھے ہر دروازہ ایک ہی موتی کا تھا۔ اور شہر کی سڑک شفاف شیشے کی مانند خالص سونے کی تھی اور اس میں کوئی مقدس نہیں ہے، کیونکہ خداوند خدا اور مسیح اس کا مقدس ہیں اور اس شہر میں سورج یا چاند کی روشنی کی کچھ حاجت نہیں، کیونکہ خدا کے جلال نے اسے روشن کر رکھا ہے اور برہ اس کا چراغ ہے۔ نئی زمین کے بادشاہ اُن

قوموں پر جو نئے یروشلم کی روشنی میں چلیں پھریں گے۔ اور بادشاہی کریں گے۔ اور اس جلالی شہر میں اپنا جلال اور عزت پائیں گے۔ اور بادشاہوں کے بادشاہ کی بندگی کریں گے قومیں اس شہر کی روشنی میں چلیں پھریں گی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ شہر بہت ... ٹھیک ویسا ہوگا جس طرح یہودی لوگ بیابان کے سفر کے زمانے میں آگ کے کھمبے کی روشنی میں چلتے پھرتے تھے۔ اس طرح نئی زمین کی قومیں نئے یروشلم کے جلال کی روشنی میں پھریں گی۔ زمین کے بادشاہ اپنی شوکت و شان کا سامان اس میں لائیں گے۔ ممکن ہے کہ یہ آپس کی موافقت کا ذکر ہے۔ جو نئی زمین کے لوگوں اور نئے یروشلم کے باشندوں کے درمیان ہوگی۔

اس شہر میں بدکار داخل نہ پائیں گے۔ بلکہ مقدس لوگ۔ فرشتوں کی کثیر جماعت۔ پہلوٹھوں کی کلیسیا۔ کامل کئے ہوئے راستبازوں کی روحیں۔ خدا اور نئے عہد کے درمیانی یسوع کے ساتھ رفاقت اور سنگت رکھیں گے عبرانیوں ۱۲ : ۲۲-۲۴ اور اس میں کوئی ناپاک چیز۔ یا کوئی شخص جو گھنونے کام کرتا یا جھوٹی باتیں گھڑتا ہے۔ ہرگز داخل نہ ہوگا۔ مگر وہی جن کے نام برہ کی کتاب حیات میں لکھے ہوئے ہیں۔ شہر کے بیچ میں آب حیات کی ایک صاف ندی ہے جو بلور کی طرح شفاف۔ اور خدا اور برہ کے تخت سے نکلتی ہے۔ یہ سب زندگی اور آسمانی آرام۔ اور سلامتی کا نشان ہے۔ اب ہم کو آئینے میں دھندلا سا دکھائی دیتا ہے۔ مگر اس وقت روبرو دیکھیں گے۔ ۱-کرنتھیوں ۱۳ : ۱۲۔ اور اس کا منہ دیکھیں گے۔ اور اس کا نام ان کے ماتھوں پر لکھا ہوا ہوگا۔ مکاشفہ ۲۲ : ۴

جب ہم ذیل کی آیتیں غور کے ساتھ پڑھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس پانی سے روحانی برکات کا مطلب پایا جاتا ہے۔ یعنی حزقی ایل ۴۷ : ۱-۹ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ پانی گھر کے آستانہ کے نیچے سے پورب کی طرف کو

نکل رہا ہے اور یوں ہوگا کہ جہاں کہیں یہ دریا پہنچے گا ہر ایک چلنے پھرنے والا جاندار زندہ رہے گا۔ اور مچھلیوں کی بڑی کثرت ہوگی کیونکہ یہ پانی وہاں پہنچا اور وہ شیریں ہوگیا۔ پس جہاں کہیں یہ دریا پہنچے گا زندگی بخشے گا۔ زکریاہ ۱۴: ۸۔ اور خداوند کے گھر سے ایک چشمہ جاری ہوگا یوایل ۳: ۱۸ یہ آبِ حیات کی ندی ہم کو یاد دلاتی ہے کہ اس جیتے پانی کی دھاروں نے ہر ایک زمانے میں خدا کو خوش کیا ہے۔

اور دریا کے وار پار زندگی کا درخت تھا۔ اس میں بارہ قسم کے پھل آتے تھے اور وہ ہر ایک مہینے میں پھلتا تھا۔ اور اس درخت کے پتوں سے قوموں کو شفا ہوتی ہے۔ باغِ عدن کے فردوس میں زندگی کا درخت تھا لیکن اس کا پھل آدم و حوا کھا نہیں سکتے تھے۔ گناہ کے سبب سے خداوند نے اُن کو باغِ عدن سے باہر کر دیا اور کروبیوں کو چمکتی تلوار کے ساتھ جو چاروں طرف پھرتی تھی مقرر کیا کہ درختِ حیات کی راہ کی نگہبانی کریں۔ نئے فردوس کے درختِ حیات کی راہ کی کوئی نگہبانی کرنے والا نہیں ہے اور نہ کوئی چمکتی تلوار۔ اس بات کا عکس پرانے عہدنامے میں پایا جاتا ہے۔ یعنی دریا کے کنارے پر اس طرف اور اُس طرف ہر قسم کے میوے دار درخت اُگیں گے۔ جن کے پتے کبھی نہیں مرجھائیں گے۔ اور جن کے میوے کبھی چکھے نہ جائیں گے۔ وہ اپنے اپنے مہینے میں نئے میوے لائیں گے۔ اس لئے کہ پانی مقدس میں سے نکلتا ہے اور ان کے میوے کھانے کیلئے۔ اور ان کے پتے دوا کے لئے ہوں گے حزقی ایل ۴۷: ۱۲۔ اور پھر لعنت نہ ہوگی۔ اور خدا اور برے کا درخت اس شہر میں ہوگا اور اس کے بندے اس کی عبادت کریں گے۔ اور پھر رات نہ ہوگی۔ اور وہ چراغ اور سورج کی روشنی کے محتاج نہ ہوں گے۔ کیونکہ خداوند خدا اُن کو روشن کرے گا اور وہ ابدالآباد تک بادشاہی کریں گے!

سوالات

۱۔ جسم کی موت کا کیا مطلب ہے؟

۲۔ روح کی موت کا کیا مطلب ہے؟

۳۔ دوسری موت کا کیا مطلب ہے؟

۴۔ بائبل میں موت کا مطلب کن مثالوں میں دیا گیا ہے؟

۵۔ کس سبب سے موت مقدسوں کے واسطے خوفناک نہیں ہے؟

۶۔ کیا انسان کی روح نیست ہونے والی ہے یا نہیں؟

۷۔ خاص وجہ کیا ہے کہ موت میں انسان کی روح نیست نہیں ہوتی ہے؟

۸۔ انسان کی روح کے غیر فانی ہونے کا کیا ثبوت ہے؟

۹۔ کس طرح سے یسوع کا جی اٹھنا روح کے غیر فانی ہونے پر روشنی ڈالتا ہے؟

۱۰۔ کس طرح سے موت گناہ کا ایک نتیجہ ہے؟

۱۱۔ ہمیشگی کی بابت عقل کیا بڑا سوال پیش کرتی ہے؟

۱۲۔ ہمیشگی کی نسبت انسان کے دل کی کیا گواہی ہے؟

۱۳۔ درمیانی حالت کا کیا مطلب ہے؟

۱۴۔ کتنی درمیانی حالتیں موجود ہیں؟

۱۵۔ موت کے بعد راستبازوں کی روحیں کہاں رہتی ہیں؟

۱۶۔ موت کے بعد ناراستوں کی روحیں کہاں رہتی ہیں؟

۱۷۔ موت کے بعد روحیں بے خبری اور بے عملی کی حالت میں رہتی ہیں یا نہیں؟

۱۸۔ یسوع کے جی اٹھنے سے پیشتر لعضوں کے خیال کے بموجب راستبازوں

کی روحیں کہاں رہتی ہیں؟

۱۹- جب راستباز درمیانی حالت میں رہتے ہیں کیا ان کو جلالی بدن دیا جاتا ہے یا نہیں؟

۲۰- کیا بدکاروں کو دوبارہ تیاری کا موقع ملتا ہے؟

۲۱- کیا یہ تیاری کی تعلیم ہے یا نہیں؟

۲۲- کون سے خاص لوگوں کے درمیان پرہیزگاری کی تعلیم پیش کی جاتی ہے؟

۲۳- یسوع مسیح کی آمد کا ذکر انجیل میں کتنی دفعہ آیا ہے؟

۲۴- پرانے عہد نامے میں کتنی دفعہ۔

۲۵- جب یسوع مسیح پہلی بار آیا تو کس حالت میں اس نے اپنے آپ کو ظاہر کیا؟

۲۶- کس حالت میں یسوع اپنی دوبارہ آمد پر اپنے آپ کو ظاہر کرے گا؟

۲۷- کس طرح سے یسوع مسیح کی پہلی آمد کی پیشینگوئیاں پوری ہوئیں لفظی اور حقیقی طور پر یا روحانی اور تمثیلی طور پر؟

۲۸- کونسی نشانوں کے ذریعے سے یسوع مسیح نے اپنی دوبارہ آمد کی پیشینگوئیاں دی ہیں؟

۲۹- یسوع کی دوبارہ آمد کی بابت بے ایمان لوگ کیا بولتے ہیں؟

۳۰- بعض مسیحی لوگ یسوع کی آنے کی بابت کیا بولتے ہیں؟

۳۱- واپس یسوع کے آنے کی بابت کیا بولی؟

۳۲- یسوع مسیح کے آنے کا کیا نشان ہے؟

۳۳- کس طرح یسوع آئے گا؟

۳۴- یسوع کی آمد کے پہلے حصے میں کون کون سے بڑے واقعات ہوں گے؟

۳۵- یسوع کی آمد کے دوسرے حصے میں کون کون سے بڑے واقعات ہوں گے؟

۳۶- جسم کی قیامت کی بابت پرانے عہد نامے کی گواہی کیا ہے؟

۳۷- خاص وجہ کیا ہے کہ نئے عہد نامے کی تعلیم قیامت کی نسبت پرانے عہد نامے سے نہایت صاف ہے؟

۳۸- بائبل میں کتنی قیامتوں کا ذکر مندرج ہے؟

۳۹- پہلی قیامت کب ہوگی؟

۴۰- پہلی قیامت میں کون کون شریک ہوں گے؟

۴۱- پہلی اور دوسری قیامت کے درمیان کتنے برس کا عرصہ ہے؟

۴۲- دوسری قیامت میں کون کون شریک ہوں گے؟

۴۳- مخالف مسیح یا (ANTI CHRIST) اینٹی کرائسٹ کے کیا معنی ہیں؟

۴۴- مخالف مسیح کتنے برس تک بادشاہی کرے گا؟

۴۵- مخالف مسیح کا کیا اختیار ہوگا؟

۴۶- مخالف مسیح کی مہر کا کیا مطلب؟

۴۷- مخالف مسیح کی ہلاکت کب ہوگی؟

۴۸- بڑی مصیبت کب شروع ہوگی؟

۴۹- کونسی چیز روک رہی ہے کہ بڑی مصیبت کا شروع ابھی نہیں ہوگا؟

۵۰- کیا ثبوت ہے کہ کلیسیا بڑی سخت مصیبت میں شریک نہیں ہوگی؟

۵۱- بڑی سخت مصیبت کتنے برس تک رہے گی؟

۵۲- بڑی سخت مصیبت کا کچھ حال بیان کرو؟

۵۳- ہرمجدون کی جنگ کب شروع ہوگی؟

۵۴- ہرمجدون کی جنگ کا کیا نتیجہ؟

۵۵- ہزار سالہ بادشاہت کب برپا ہوگی۔؟

۵۶- بائبل میں کیا ثبوت ہے کہ یسوع ہزار سالہ بادشاہت سے پیشتر آئے گا؟۔ سات ثبوت کہیں؟

۵۷- ہزار سالہ سلطنت کا کچھ حال بیان کرو؟

۵۸- ہزار سالہ سلطنت کے وقت شیطان کی حالت کیسی ہوگی؟

۵۹- کتنی باتیں تبدیل ہوں گی؟

۶۰- انسان کی عمر کہاں تک بڑھائی جائے گی؟

۶۱- بیماری کی نسبت کیا ہوگا؟

۶۲- پھاڑنے والے جانوروں کی نسبت کیا لکھا ہے؟

۶۳- لڑائی کی نسبت کیا لکھا ہے؟

۶۴- ہزار سالہ سلطنت میں گناہ موجود ہوگا یا نہیں؟

۶۵- ہزار سالہ سلطنت میں موت موجود ہوگی یا نہیں؟

۶۶- ہزار سالہ سلطنت کی تعلیم پر اعتراض کرنے والے کیا کہتے ہیں؟

۶۷- آخری لڑائی کب ہوگی۔؟

۶۸- آخری لڑائی کا کیا نتیجہ ہوگا؟

۶۹- کتنی عدالتوں کا ذکر ہے؟

۷۰- پہلی عدالت کب ہوگی؟

۷۱- پہلی عدالت کہاں ہوگی؟

۷۲- پہلی عدالت کن کی ہوگی؟

۷۳- پہلی عدالت میں کن باتوں کی عدالت ہوگی؟

۷۴- مقدسوں کے روز اجر میں کتنے تاج دئے جائیں گے؟

۷۵- دوسری عدالت کب ہوگی؟

۷۶- دوسری عدالت کہاں ہوگی؟

۷۷- دوسری عدالت کن کی ہوگی؟

۷۸- دوسری عدالت کے منصف کون کون ہوں گے؟

۷۹- دوسری عدالت کا کیا نتیجہ ہوگا؟

۸۰- تیسری عدالت کب ہوگی؟

۸۱- تیسری عدالت اور دوسری عدالت کے درمیان کتنے برس ہوں گے؟

۸۲- تیسری عدالت کہاں ہوگی۔؟

۸۳- تیسری عدالت کن کی ہوگی؟

۸۴- تیسری عدالت کے منصف کون کون ہوں گے؟

۸۵- تیسری عدالت کا کیا نتیجہ ہوگا؟

۸۶- گنہگاروں کا کیا انجام ہوگا؟

۸۷- مقدسوں کا کیا انجام ہوگا۔؟

پندرھواں باب

گزرے اور آئندہ زمانوں کے اعتبار سے خدا کی مرضی اور خواہش

صاف آشکارا کیا گیا ہے کہ خدا نے گزرے زمانے میں اپنے آپ کو بے گواہ نہ چھوڑا بلکہ اپنی مرضی انسان پر ظاہر کیا کرتا تھا۔ زمانہ در زمانہ الہٰی انتظام اور ارادہ لوگوں پر زیادہ صاف ظاہر کیا گیا۔ ہر ایک زمانے کے شروع میں انسان کی حالت نہایت خوب اور درست تھی۔ لیکن گناہ کے سبب ہر ایک زمانے کا آخیر بہت خراب ہوا کہ اس کا خاتمہ کسی نہ کسی آفت سے ہوا۔

پہلا زمانہ

پہلا زمانہ باغِ عدن کا زمانہ کہلاتا ہے۔ پیدائش ۲ و ۳ [illegible] یہ بے گناہی کا زمانہ تھا۔ یہ زمانہ باغِ عدن کی پیدائش سے لیکر انسان کے گناہ میں گر جانے تک گِنا جاتا ہے۔ بائیبل میں کوئی ثبوت نہیں ہے جس سے ہم کو معلوم ہو کہ یہ زمانہ کتنے برس تک رہا۔ خدا نے عدن میں پورب کی طرف ایک باغ لگایا اور آدم کو جسے اُس نے بنایا تھا وہاں رکھا اور خدا نے ہر درخت کو جو دیکھنے میں خوشنما اور کھانے میں خوب تھا آدم کو دیا۔ باغ کے بیچوں بیچ حیات کے درخت اور

نیک و بد کی پہچان کے درخت کو زمین سے اُگایا اور عدن سے ایک ندی باغ کے سیراب کرنے کو نکلی اور وہاں سے تقسیم ہو کر چار ایسی نہروں کی بنی۔ یہ باغ نہایت خوبصورت تھا اگرچہ آدم اس خوبصورت باغ میں رہتا تھا جس کی بابت خدا نے کہا کہ یہ بہت اچھا ہے۔ تاہم خدا نے کہا کہ اچھا نہیں کہ آدم اکیلا رہے ہم اُس کے لیے ایک ساتھی اُس کی مانند بنائیں گے۔ خداوند خدا نے آدم کی پسلیوں میں سے ایک پسلی نکالی اور ایک عورت بنا کے آدم کے پاس لایا اور آدم نے کہا کہ یہ میری ہڈیوں میں سے ہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت ہے۔ اس سبب سے وہ ناری کہلائیں گے۔ کیونکہ وہ نر میں سے نکالی گئی۔ ہم نہیں جانتے کہ کتنے برس تک آدم اکیلا تھا۔ لیکن ضرور کچھ عرصہ گذرا ہوگا۔ کیونکہ آدم نے ہر ایک جانور اور پرندے کا نام رکھا۔ آدم اور حوا بیگناہی کی حالت میں بہت خوش تھے لیکن یہ زمانہ لمبا نہیں ہوا کیونکہ شیطان حوا کی آزمائش کرنے کے لئے باغ میں آیا اُس نے حوا کے دل میں خدا کے کلام کی نسبت شک و شبہ ڈال دیا۔ تب حوا نے دیکھا کہ وہ درخت کھانے میں اچھا اور دیکھنے میں خوشنما اور عقل بخشنے میں خوب ہے تو اس کے پھل میں سے لیا اور کھایا۔ اور اپنے آدمی کو بھی دیا۔ اور اُس نے کھایا تب اُن کی آنکھیں کھل گئیں اور انہیں معلوم ہوا کہ وہ ننگے ہیں۔ انہوں نے انجیر کے پتوں کو سی کر اپنے لیے لنگیاں بنائیں۔ لیکن اس پوشاک کے بدلے خدا نے اُن کے واسطے چمڑے کے کرتے بنا کر اُن کو پہنائے۔ کوئی بیگناہ جانور قتل کیا گیا۔ اس میں ایک عجیب بیان ہے جو یسوع مسیح کے کفارے کی طرف اشارہ کرتا ہے اور بتلاتا ہے کہ بغیر خون بہائے معافی نہیں ہوتی۔ عبرانیوں ۹ : ۲۲

خدا نے آدم اور حوا کو نکال دیا اور باغ عدن کے پورب کی طرف کروبیوں کو چمکتی تلوار کے ساتھ جو چاروں طرف پھرتی تھیں مقرر کیا۔ کہ درخت حیات کی راہ کی نگہبانی کریں۔ خدا نے انسان کو اسی بری حالت میں نہیں چھوڑ دیا بلکہ اُس نے وعدہ کیا کہ ایک نجات دینے والا یعنی یسوع مسیح آئے گا جو شیطان کے سر کو کچلے گا۔ اِس طرح وہ نہایت مبارک زمانہ ختم ہوا۔

دوسرا زمانہ

(طوفان سے پہلے کی مخلوق) طوفان سے پہلے کی مخلوق۔ یہ زمانہ گناہ میں گر جانے سے لیکر طوفان تک گنا جاتا ہے۔ یہ زمانہ ۱۶۵۶ برس تک رہا۔ اُس وقت کوئی لکھی ہوئی صورت موجود نہ تھی لیکن خدا کی مرضی کی بابت روشنی اور علم تھا۔ کیونکہ آدم اُن کے بیچ میں ۹۳۰ برس تک رہا۔ ممکن ہے کہ خدا نے اُس زمانے میں خون کی قربانی کی نسبت سکھلایا۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ آدم کی بابت کچھ ذکر نہیں پایا جاتا ہے۔ جن کا بیان عبرانیوں گیارہ باب میں دیا گیا ہے۔ اُن ایمانداروں کی فہرست ہابل سے شروع ہوتی ہے وہ پہلا شخص تھا جس نے خون کی قربانی چڑھائی۔ قائن نے اپنی مرضی کے بموجب اپنے کھیت کے حاصل میں سے جس کو خدا نے لعنت دی۔ خدا کے واسطے قربانی چڑھائی لیکن خدا نے اُس کو قبول نہیں کیا اور آسمانی آگ اس پر نہیں گری۔ اس کے برعکس جب ہابل اپنی پہلوٹھی موٹی بھیڑ بکریوں میں سے لایا تب خدا نے اُس کو قبول کیا پیدائش ۴:۴۔ ۵۔ جب قائن نے دیکھا کہ خدا نے میری قربانی کو قبول نہیں کیا لیکن ہابل کی قربانی کو قبول کیا تب وہ نہایت غصے ہوا۔ خدا نے اُس سے کہا تجھے کیوں غصہ آیا اگر تو اچھا نہ کرے تو گناہ دروازے پر موجود ہے۔ پر تو اُس پر غالب آ۔ قائن نے خدا کا حکم نہ مانا اور جب وہ دونوں کھیت میں تھے تو یوں ہوا کہ قائن نے اپنے بھائی ہابل پر حملہ کیا اور اُسے مار دیا۔ پیدائش ۴: ۸۔ اگرچہ اُس وقت اُن لوگوں کے بیچ میں حنوک تین سو برس خدا کے ساتھ چلتا رہا اور خدا کی مرضی کی نسبت ان کو بتلاتا رہا تاہم رفتہ رفتہ لوگوں کا چال

چنانچہ نہایت خراب ہوتا گیا۔ اُس زمانے کے لوگ شروع سے آخر تک خدا کی مرضی کی بابت نہ جان سکے۔ جبکہ آدم، حنوک اور نوح تقریباً ۱۶۵۰ برس تک اُن کے بیچ میں رہے۔

جب روئے زمین پر آدمی بہت ہونے لگے اور اُن سے بیٹیاں پیدا ہوئیں تو خدا کے بیٹوں نے آدمیوں کی بیٹیوں کو دیکھا کہ وہ خوبصورت ہیں اور اُن میں سے جنہیں جو پسند آئیں اپنے لئے بیویاں بنا لیں۔ پیدائش ۶: ۱-۲۔

بعض لوگوں کی رائے یہ ہے کہ خدا کے بیٹے سیت کے بیٹے تھے اور آدمیوں کی بیٹیاں قائن کی بیٹیاں تھیں۔ لیکن اس کے برعکس چند لوگوں کا خیال زیادہ (معتبر) ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ لفظ خدا کے بیٹے کا مطلب پرانے اور نئے عہدنامے میں ایک ہی معنی نہیں ہیں۔ نئے عہدنامے میں لفظ خدا کے بیٹے اُن لوگوں کی نسبت استعمال کیا گیا ہے جو نئی پیدائش کے ذریعے سے خدا کے فرزند ہو گئے۔ یوحنا ۱: ۱۲، رومیوں ۸: ۱۴-۱۹، گلتیوں ۴: ۶، ۱ یوحنا ۳: ۱-۲۔ اس کے برعکس پرانے عہدنامے میں لفظ خدا کے بیٹوں سے فرشتے مُراد ہیں۔

پیدائش ۶: ۲-۴، ایوب ۱: ۶، ۲: ۱، ۳۸: ۷۔ اس تعلیم کی بابت یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ یسوع مسیح نے کہا کہ جو لوگ اس لائق ٹھہریں گے کہ اُس جہان کو حاصل کریں اور مُردوں میں سے جی اُٹھیں اُن میں بیاہ شادی نہ ہوگی کیونکہ وہ فرشتوں کے برابر ہوں گے۔ لوقا ۲۰: ۳۴، ۳۶۔ یسوع صدوقی لوگوں کو یہ سکھلاتا تھا کہ انسان قیامت میں غیرفانی ہوں گے اس لئے شادی کرنے کی ضرورت نہیں۔ پیدائش کی کتاب کے بیان سے یہ دکھائی دیتا ہے کہ فرشتوں اور انسانوں کے درمیان تعلقات ہونا ممکن ہے۔ اس کی بابت پطرس رسول کہتے ہیں کہ خدا نے گناہ کرنے والے فرشتوں کو نہ چھوڑا بلکہ جہنم میں بھیج کر تاریک غاروں میں ڈال دیا تاکہ عدالت کے دن تک حراست میں رہیں۔ ۲ پطرس ۲: ۴۔ یہوداہ یہ کہتا ہے کہ جن فرشتوں نے اپنی حکومت کو قائم نہ رکھا بلکہ اپنے خاص مقام کو چھوڑ دیا اُن کو اُس نے دائمی قیدوں میں تاریکی کے اندر روزِ عظیم کی عدالت تک رکھا ہے۔ یہوداہ ۶۔ یہ حرامکاری کا گناہ تھا کیونکہ وہ غیر جسم کی طرف راغب ہوئے تھے۔ یہوداہ ۷۔ یہ گناہ طوفان سے پیشتر کیا گیا۔ ۲ پطرس ۲: ۵۔ اسی گناہ کے سبب سے سدوم اور عمورہ برباد ہوئے۔ جب سدوم شہر کے رہنے والوں نے اُن دو فرشتوں کو دیکھا جو لوط کے گھر میں داخل ہوئے تھے تو وہ چاہتے تھے کہ لوط اُن کو باہر نکالے تاکہ وہ اُن سے شہوت کریں یعنی جسمانی خواہش پوری کریں۔ پیدائش ۱۹: ۵۔ پیدائش کی کتاب کے اشارے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے جسمانی بدن میں ظاہر ہو کر آدمیوں کی بیٹیوں سے شادی کرتے تھے۔

ایک اور دلیل بعض لوگ پیش کرتے ہیں جو کہ ان باتوں پر گواہی دیتی ہے کہ اس صحبت کی اولاد جبار اور زبردست ہوتی تھی۔ پیدائش ۶: ۴۔ اس سے پیشتر قائن کی بیٹیاں اور سیت کے بیٹوں کے درمیان اولاد ہوئی لیکن اُن کی اولاد جبار نہ تھی۔ لفظ جبار کا اصل مطلب گرے ہوئے کے ہیں۔ اس زمانے کے آخر میں انسان کی حالت یہاں تک خراب ہو گئی کہ خدا نے کہا کہ میری روح انسان کے ساتھ ہمیشہ مزاحمت نہ کرتی رہے گی کیونکہ وہ بھی تو بشر ہے تو بھی اُس کے دن ایک سو بیس برس کے ہوں گے۔ پیدائش ۶: ۳۔ مقررہ وقت کے بعد طوفان آیا اور نوح اور اُن کے رشتہ داروں کے سوا سب لوگ برباد ہو گئے۔ اس طرح یہ زمانہ بھی تمام ہو گیا۔

تیسرا زمانہ

انسانی حکومت :-

یہ زمانہ طوفان سے لے کر بابل کی پراگندگی تک گنا جاتا ہے۔ یعنی تقریب ۴۵۰ برس کا زمانہ۔ اس نئے زمانے کا شروع نہایت مبارک تھا۔ اس زمانے میں نوح کی عمر ۶۰۰ برس کے اوپر تھی (پیدائش ۷: ۶) اور اُس کے سب سے چھوٹے بیٹے کی عمر ۹۸ برس کی تھی۔ پیدائش ۱۱: ۱۰۔ نوح اور اُس کے خاندان کی قربانی چڑھانے سے اس زمانے کا شروع ہوا۔ یعنی نوح نے خداوند کے لئے ایک مذبح بنایا۔ اور سارے پاک چرندوں میں سے لے کر اُس مذبح پر سوختنی قربانیاں چڑھائیں۔ خداوند نے خوشنودی کی خوشبو سونگھی اور خداوند نے اپنے دل میں کہا کہ انسان کے سبب سے میں پھر کبھی زمین پر لعنت نہیں بھیجوں گا اور نہ پھر سب جانداروں کو جیسا اب کیا ہے ماروں گا۔

پیدائش ۸: ۲۰ - ۲۱ خدا نے نوح اور اُس کے خاندان سے اپنا عہد قائم کیا اور کہا کہ میں اپنی کمان کو بدلی میں رکھتا ہوں، وہ میرے اور زمین کے درمیان عہد کا نشان ہوگا۔ پیدائش ۹: ۱۳ اُس وقت خدا نے نوح اور اُس کے خاندان کو برکات دیں اور اُنہیں کہا کہ بڑھو اور پھلو اور زمین کو معمور کرو۔ اُس زمانے میں انسان خدا کے حکم سے گوشت کھانے لگے۔

پیدائش ۹: ۳ اگرچہ اُس زمانے کا شروع نہایت مبارک تھا۔ تاہم جب لوگ

شمار میں بڑھ گئے تب وہ خدا کے خلاف کام کرنے اور اُس سے دُور چلنے لگے۔ جب لوگ کثرت سے زمین پر پھیل گئے۔ تب وہ پھیلنے کے ساتھ ہی بت پرستی میں مبتلا ہو گئے۔ اُس وقت تک تمام زمین پر ایک ہی بولی تھی۔ پیدائش ۱۱: ۱، وہ خدا کی بابت فکر نہیں کرتے تھے لیکن اپنا نام بڑا کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے انہوں نے کہا کہ آؤ ہم اپنے واسطے ایک شہر بنائیں اور ایک بُرج جس کی چوٹی آسمان تک پہنچے اور یہاں اپنا نام کریں ایسا نہ ہو کہ تمام روئے زمین پر پراگندہ ہو جائیں۔ پیدائش ۱۱: ۴

وہ لوگ اپنے کام میں کامیاب نہ ہوئے کیونکہ جب خدا نے اُن کے کام کو دیکھا تب اُس نے کہا کہ ہم اُتریں اور اُن کی بولی میں اختلاف ڈالیں۔ خدا نے اُن کو وہاں سے تمام روئے زمین پر پراگندہ کیا۔ پیدائش ۱۱: ۶ - ۸ اسی طرح یہ زمانہ بھی ختم ہو گیا۔

چوتھا زمانہ

چنے ہوئے خاندانوں کا زمانہ

یہ زمانہ ابراہیم کی بلاہٹ سے لے کر مصر کی اسیری میں غلام ہونے تک گنا جاتا ہے۔ یعنی ۴۳۰ برس تک۔ بابل کی پراگندگی کے بعد نوح کی اولاد بت پرست ہو گئی۔ ابراہیم کا باپ بھی بت پرست تھا جب خدا نے ابراہیم کو بت پرستوں میں سے بلایا۔ تب وہ خدا کے کہنے کے مطابق اپنے ملک کسدیوں کے اور سے روانہ ہوئے کہ کنعان کے ملک کو جائیں۔ خدا نے اُس سے کہا کہ میں تجھے ایک بڑی قوم بناؤں گا اور تجھے برکت دوں گا۔ پیدائش ۱۲: ۱-۳۔ ابراہیم ایک بڑا اور ایماندار شخص ہو گیا اگرچہ اُس کا بیٹا اضحاق ایک اچھا آدمی تھا تاہم وہ اپنے باپ ابراہیم سے کم قدر تھا۔ اور اضحاق کا بیٹا یعقوب بھی اپنے باپ کے مطابق اچھا نہ تھا۔ یوسف کے سوا یعقوب کے بیٹے اپنے باپ سے کم قدر تھے۔ یہ زمانہ اسی طرح ختم ہو گیا کہ ابراہیم کی اولاد مصر کی اسیری میں قید ہوئی۔

پانچواں زمانہ

شریعت کا زمانہ :-

یہ زمانہ بنی اسرائیل کے مصر کی اسیری سے رہائی پانے سے لے کر یسوع مسیح کی موت تک گنا جاتا ہے۔ یعنی ۱۴۹۰ یا ۱۵۰۰ برس کا زمانہ تھا۔ اُس زمانے کے شروع میں موسیٰ خدا کا چنا ہوا وسیلہ تھا جس کے ذریعے سے خدا اپنے چُنے ہوئے لوگوں کو مصر کی اسیری سے نکال لایا۔ جب بنی اسرائیل اپنے سفر میں کنعان کی طرف سینا پہاڑ تک پہنچ گئے تب موسیٰ کو شریعت ملی کہ بنی اسرائیل کو دے۔ اس زمانے میں خدا اپنی مرضی بنی اسرائیل پر شریعت کے ذریعے سے اپنے لوگوں کے درمیان ظاہر کرتا ہے۔ وہ زبردست ہاتھ سے انہیں مصر سے نکال لایا اور کوئی چالیس برس تک بیابان میں اُن کی عادتوں کو برداشت کرتا رہا۔ اور کنعان کے ملک میں سات قوموں کو غارت کر کے تخمیناً ساڑھے چار سو برس میں اُن کا ملک ان کے حوالے کر دیا۔ اعمال ۱۳: ۱۷-۱۹۔ موسیٰ کی موت کے بعد بنی اسرائیل کا کوئی حکومت کرنے والا نہ تھا۔ صرف لڑائی کے وقت خدا نے اُن میں قاضی مقرر کئے جو بنی اسرائیل پر ۴۵۰ برس تک حکومت کرتے رہے۔ اس کے بعد انہوں نے بادشاہ کے لئے درخواست کی۔ اور خدا نے ساؤل، قیس کے بیٹے کو چالیس برس کے لئے اُن پر مقرر کیا۔ اعمال ۱۳: ۲۰-۲۲۔ اس کے بعد

داؤد بادشاہ ہو کر بنی اسرائیل پر چالیس برس تک بادشاہی کرتا رہا۔ سلیمان کی موت کے بعد یعنی قبل از مسیح ۹۷۵ برس بنی اسرائیل کی سلطنت ٹوٹ کر دو حصے ہو گئی یعنی اسرائیل اور یہوداہ کی بادشاہتیں۔ اسرائیل کی سلطنت قبل از مسیح ۷۲۲ ختم ہو گئی جب شاہ اسور نے قبضہ کیا اور اسرائیلیوں کو اسیر کر کے اسور میں لے گئے۔ اس کے بعد قریب ۱۱۵ برس سب یہودی لوگ بابل کی اسیری میں گرفتار رہے۔ اس اسیری میں ستر برس گرفتار رہنے کے بعد یہودی لوگ اپنے ملک میں واپس آ گئے۔ لیکن قبل از مسیح چالیس برس ہیرودیس رومی حاکموں کے وسیلے سے بادشاہ مقرر کیا۔ عیسوی ۷۰ میں شہر یروشلم برباد ہوا اور یہودی لوگ پراگندہ ہو گئے۔ اس زمانے میں خدا اپنے لوگوں کی فکر کرتا تھا اور اُن کی اُن کے دشمنوں سے حفاظت کیا کرتا تھا۔ لیکن جب اُنہوں نے خدا کو چھوڑ دیا اور بت پرست ہو گئے تب اُس نے اُن کو اُن کے دشمنوں کے ہاتھ میں سونپ دیا۔ جب مسیح اپنے لوگوں کے پاس آیا تھا تو اُنہوں نے اُس کو قبول نہ کیا، لیکن اُس کو صلیب دیا۔ اس طرح یہ زمانہ بھی ختم ہوا۔

چھٹا زمانہ

فضل کا زمانہ

یہ رُوح القدس کے نازل ہونے سے یعنی پنتکُست کے دن سے لے کر مسیح کے آنے اور اپنی بادشاہت کو قائم کرنے تک گنا جاتا ہے۔ ابھی ۱۹۰۰ برس سے زیادہ سال گزر گئے جبکہ اس زمانہ کا شروع ہوا اور کتنے برس باقی ہیں۔ کسی کو معلوم نہیں۔ یہ زمانہ غیر قوموں کا زمانہ بھی کہلاتا ہے۔ خدا کے انتظام کا مطلب اس زمانے میں یہ ہے کہ غیر قوموں اور یہودیوں میں سے اپنے نام کی ایک اُمت جمع کرے۔ یعنی کلیسیا۔ یہ بات پرانے عہدنامے کے وقت کسی کو معلوم نہیں ہوئی کہ خدا کا ایسا انتظام اس زمانے کے لئے مقرر ہے جس سے غیر قومیں بھی خوشخبری کے وسیلے سے میراث میں شریک۔ اور بدن میں شامل اور وعدے میں داخل ہیں۔ پولس کہتا ہے خدا کا ارادہ عجیب انتظام ہوا کہ اس زمانے میں روح القدس کی معموری کے زمانے مقدسوں کی میراث میں شامل ہوں۔

بیان ہو چکا کہ گزرے زمانوں کا انجام بُرا ہوا بلکہ کسی نہ کسی آفت سے اُن کا خاتمہ ہوا۔ پہلا زمانہ انسان کے گناہ میں گر جانے سے ختم ہو گیا۔ دوسرا زمانہ طوفان سے ختم ہوا۔ تیسرا زمانہ بابل کی پراگندگی سے ختم ہوا۔ چوتھا زمانہ مصر کی اسیری سے ختم ہوا۔ پانچواں زمانہ یسوع مسیح کے صلیب دینے سے ختم ہو گیا۔ اب یہ بڑا سوال پیدا ہوتا ہے کہ کس طرح موجودہ زمانہ آخر ہوگا۔ بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ خوشخبری کی منادی کی معرفت یہ زمانہ آدے گا جب یسوع مسیح اپنے لوگوں کے ساتھ اس دنیا میں ہزار برس تک بادشاہی کرے گا۔ لیکن یہ بائیبل کی تعلیم نہیں بلکہ یہ سکھلاتی ہے کہ کڑوے دانے

گیہوں کاٹنے کے وقت تک ایک ساتھ رہیں گے یعنی اس زمانے کے آخیر تک
یسوع مسیح خود کہتا ہے کہ جب ابنِ آدم آئے گا تو کیا زمین پر ایمان پائیگا۔
لوقا ۱۸: ۸۔ پھر اس کی نسبت یہ لکھا ہے کہ جیسا لوط کے دن میں ہوا تھا کہ
لوگ کھاتے پیتے اور خرید و فروخت کرتے اور درخت لگاتے اور گھر بناتے
تھے۔ لیکن جس دن لوط سدوم سے نکلا۔ آگ اور گندھک نے آسمان
سے برس کر سب کو ہلاک کیا۔ ابنِ آدم کے ظاہر ہونے کے دن بھی ایسا ہی ہوگا۔
لوقا ۱۷: ۲۸-۳۰۔ یہ زمانہ موجودہ خراب جہاں کہلاتا ہے۔ گو کہ اس
زمانے کے شروع سے آخیر میں کلیسیا یہودیوں اور غیر قوموں کی عدالت ہوگی۔
اُن دنوں کی عدالت کے شروع میں کلیسیا اٹھائی جائے گی اور مسیح کے تخت
عدالت کے سامنے کھڑی ہوگی تاکہ اپنے کاموں کا بدلہ پائے جو اُس نے بدن
کے وسیلے سے کئے ہیں۔ ۲ کرنتھیوں ۵: ۱۰۔ یہودیوں کے لئے بڑی مصیبت
ہوگی جو کہ یعقوب کی مصیبت کہلاتی ہے۔ یرمیاہ ۳۰: ۷۔ دانی ایل ۱۲: ۱
مصیبت کے وقت مخالف مسیح بادشاہی کرے گا لیکن یسوع مسیح اپنے مُنہ کے دم
سے اُس کو ہر مجدون کی جنگ میں ہلاک کرے گا۔ شیطان اتھاہ گڑھے میں
ڈالا جائیگا اور زندہ قوموں کی عدالت ہوگی۔ جب یسوع مسیح اپنے جلال
میں آئے گا اور اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا اور سب قومیں اُس کے
سامنے جمع کی جائیں گی۔ تب وہ بھیڑوں سے کہے گا کہ میری بادشاہت
میں داخل ہو۔ اور بکریوں سے کہے گا کہ میرے سامنے سے اُس ہمیشہ کی آگ
میں چلے جاؤ۔ یہودی لوگ مسیح کی طرف پھریں گے۔ اس طرح موجودہ
زمانہ کا آخیر ہوگا۔

ساتواں زمانہ

ہزار سالہ بادشاہت کا زمانہ

بائیبل سکھلاتی ہے کہ موجودہ زمانہ کے بعد ایک ایسا مبارک زمانہ آنیوالا
ہے جب خداوند یسوع مسیح اپنی دُلہن کے ساتھ اس دنیا میں ایک ہزار
برس تک بادشاہی کریگا۔ یہ حکومت راستی اور نیکی اور ایمانداری کی حکومت
ہوگی اور جس طرح پانی سے سمندر بھرا ہوا ہے۔ اُسی طرح زمین خداوند
یسوع مسیح کے جلال کی شہنشاہی سے معمور ہوگی۔ یسعیاہ ۱۱: ۹،
حبقوق ۲: ۱۴۔ شیطان گرفتار ہوگا۔ اس زمانے کے آخیر میں شیطان چھوڑا
جائے گا اور وہ اُن قوموں کو جو زمین کے چاروں طرف موجود ہوں گی گمراہ کرکے لڑائی
کے لئے جمع کرنے کو نکلے گا۔ جس طرح شیطان گذرے زمانوں میں کامیاب ہوا۔ اُسی
طرح اس زمانے میں ہوگا۔ لیکن شکست کھائیگا۔ وہ حیوان اور جھوٹا نبی بھی
ہوگا۔ اور وہ رات دن ابد الآباد عذاب میں رہیں گے۔ مکاشفہ ۲۰: ۱۰۔
زمین اور اُس پر کے کام جل جائیں گے اور آسمان آگ سے پگھل جائیں
گے۔ لیکن اُس کے وعدے کے موافق۔ ہم نئے آسمان اور نئی زمین کا
انتظار کرتے ہیں جن میں راستبازی بسی رہیگی۔ ۲۔ پطرس ۳: ۱۰-۱۳

سوالات

۱۔ باغِ عدن کا زمانہ کب شروع ہوا۔؟

۲۔ باغِ عدن کا زمانہ کیسا تھا۔؟

۳۔ باغِ عدن کا زمانہ کتنے برس رہا۔؟

۴۔ باغِ عدن کا زمانہ کس طرح سے ختم ہوا۔؟

۵۔ دوسرا زمانہ کب شروع ہوا۔؟

۶۔ دوسرا زمانہ کتنے برس رہا۔؟

۷۔ دوسرے زمانے میں کسی شخص نے پہلے خون کی قربانی چڑھائی۔؟

۸۔ قائن کی قربانی کیسی تھی۔؟

۹۔ کسطرح سے قائن کو معلوم ہوا کہ خدا نے اُس کی قربانی قبول نہیں کی۔؟
بلکہ ہابل کی قربانی کو قبول کیا۔؟

۱۰۔ پہلا خونی کون تھا۔؟

۱۱۔ کتنے برس تک آدمؔ، حنوکؔ اور نوحؔ اُس زمانے کے لوگوں کے درمیان رہے تھے؟

۱۲۔ اُس زمانے کا سب سے بڑا گناہ کیا تھا۔؟

۱۳۔ کس طرح وہ زمانہ ختم ہو گیا۔؟

۱۴۔ تیسرا زمانہ کب شروع ہوا۔؟

۱۵۔ تیسرا زمانہ کتنے برس تک رہا۔؟

۱۶۔ نوحؔ کی عمر طوفان کے وقت کتنے برس تھی۔؟

۱۷۔ جو عہد خدا نے نوحؔ سے قائم کیا اُس کا نشان کیا ہے۔؟

۱۸۔ طوفان کے بعد انسان کو کھانے کے واسطے کون سی چیز دی گئی۔؟

۱۹۔ وہ زمانہ کس طرح سے ختم ہو گیا۔؟

۲۰۔ چنے ہوئے خاندانوں کا زمانہ کب سے شروع ہوا۔؟

۲۱۔ یہ زمانہ کتنے برس تک رہا۔؟

۲۲۔ بابل کی پراگندگی کے بعد نوحؔ کی اولاد کس کی پرستار ہو گئی۔؟

۲۳۔ ابراہیم کا پیدائش کی جگہ کہاں تھی۔؟

۲۴۔ کس طرح یہ زمانہ ختم ہو گیا۔؟

۲۵۔ شریعت کا زمانہ کتنے برس تک رہا۔؟

۲۶۔ موسیٰ کا جانشین کون ہوا۔؟

۲۷۔ یشوع کی موت کے بعد بنی اسرائیل پر کس کس نے حکومت کی۔؟

۲۸۔ قاضی لوگ کتنے برس تک بنی اسرائیل پر حکومت کرتے رہے۔؟

۲۹۔ بنی اسرائیل کا پہلا بادشاہ کون تھا۔؟

۳۰۔ بنی اسرائیل کا دوسرا بادشاہ کون تھا۔؟

۳۱۔ بنی اسرائیل کا تیسرا بادشاہ کون تھا۔؟

۳۲۔ ساؤل نے کتنے برس تک بادشاہت کی۔؟

۳۳۔ داؤد نے کتنے برس تک بادشاہت کی۔؟

۳۴۔ سلیمان نے کتنے برس تک بادشاہت کی۔؟

۳۵۔ سلیمان کی موت کے بعد اُس کی بادشاہت کا کیا حال ہوا۔؟

۳۶۔ اسرائیل کی بادشاہت مسیح کی پیدائش سے پیشتر کتنے برس تک قائم رہی۔؟

۳۷۔ یہودیوں کی بادشاہت اسرائیل کی بادشاہت سے کتنے برس زیادہ قائم رہی تھی۔؟

۳۸۔ کتنے برس یہودی لوگ بابل کی اسیری میں رہے تھے۔؟

۳۹۔ کس طرح سے شریعت کا زمانہ ختم ہوا تھا۔؟

۴۰۔ فضل کا زمانہ کب شروع ہوا۔؟

۴۱۔ خدا کے انتظام کا مطلب فضل کے زمانے میں کیا ہے۔؟

۴۲۔ کس طرح سے فضل کا زمانہ ختم ہوا۔؟

۴۳۔ ہزار سالہ بادشاہت کا زمانہ کب شروع ہوگا۔؟

یہ زمانہ کس طرح ختم ہوگا۔؟

۴۴۔ یہ زمانہ کس طرح ختم ہوگا؟